# غراس الجنة

طبع فی مطبع مفید عام الکائن
فی بلدة اگره سنة ١٣٠٥
الهجرية

135915

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد خاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین **امابعد** رسالہ **ضوء الشمس** مین بیان ابنیۂ خمسۂ اسلام کا لکھا گیا ہی اور رسالہ **بذل المنفعہ** مین ذکر ارکان اربعہ اسلام کا کیا گیا ہے اور مسائل واسرار ضروری نماز و روزہ و زکوۃ و حج کے لکھے گئے ہین اور ترکیب نماز کی مطابق سنت صحیحہ کے تعلیم کی گئی ہی اور رسالہ فصل الخطاب فی فضل الکتاب مین فضائل و منافع کتاب عزیز کے لکھے گئے ہین مع فوائد بعض سور وآیات وغیرہ اور رسالہ الداء والدواء مین اعمال قرآنی واعمال اکابر مشائخ کا ذکر کیا گیا ہی اس رسالہ صالحہ مین بیان اذکار و ادعیہ صحیحہ جامعہ نافعہ ماثورہ کا کیا جاتا ہی جنکا پڑہنا صبح وشام اور رات اور دن مین عموما و خصوصا نوما و یقظۃ سنت مطہرہ سے ثابت ہی اور الفاظ یسیرہ پر وعدہ اجور کثیرہ کا فرمایا ہے یہ اذکار و ادعیہ اگرچہ بہت ہین لکن اسجگہ قدر قلیل پر اکتفا کیا گیا تاکہ ہر شخص کو مرد ہو یا عورت یاد کر لینا اونکا نوک زبان پر آسان ہو اور ہمیشہ اونپر مواظبت

Marfat.com

ہو سکے اور اونکی مداومت مین کچہہ بھی دشواری پیش نہ آئے پہر جس نمازی سے اتنا ہی نہ ہو
تو اوسکی محرومی کی کچہہ نہایت نہین ہے اوسکو چاہیے کہ اپنا ماتم کرے اور اسد تعالیٰ کا شاکی نہو
اور جان لے کہ سب سے زیادہ اوسکا دشمن اوسیکا نفس ہو واللہ المستعان **مقدمہ**
اس رسالہ مین جو اذکار صحیحہ اور ادعیۂ ماثورہ لکھے گئے ہین یہ وہ ہین جنکے فضائل سنت مطہرہ مین جید
و عمدہ روایات صحیحہ آئے ہین انپر مداومت کرنے سے وعدہ دخول جنت کا بلا شک وشبہ فرمایا گیا ہے
جو کوئی انپہ مواظبت کرے گا وہ جنت کو آباد کرے گا اسلئے نام اس رسالہ کا **غراس الجنۃ**
رکہا گیا ہے ایک حصہ اسکا بیان مین اذکار کے ہے دوسرا حصہ اسکا بیان مین ادعیہ نماز وغیرہ
کے ہے گویا جنت کو دونون جہت فوق وتحت سے احاطہ کیا ہے ؎

| | |
|---|---|
| براہِ دیدہ دو رویہ درختہاے مژہ | نشاندہ ام کہ خیال تو راہ گم نکند |

جزری رحمہ نے حق مین ان اذکار وادعیہ ونحوہا کے یہ کہا ہے لوکتب بماء الذھب لکان
من حقہ ان یکتب بل بسواد الاحداق لا ستحق وکان اجدر ان یسطر علی
کل حدیث منہ صحیح مجرب اسأل اللہ ان ینفع بہ اھلہ وان یولینا جمیعا
فضلہ انتہی تفصیل مجموع اذکار وادعیۂ مذکورہ کی اس رسالہ مین یہ ہے ——

| اذکار صبح وشام | ادعیہ ماثورہ | ادعیہ نماز | ادعیۂ مختلفہ | ذکر ماثور |
|---|---|---|---|---|
| ۲۷ | ۱۰ | ۳۳ | ۲۴ | ۷ |

## ما یقال فی الصباح والمساء

بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع
العلیم - حدیث عثمان بن عفان مین فرمایا ہے کہ جو کوئی شخص اسکو تین بار صبح وشام یعنی بعد
نماز فجر ومغرب کے کہیگا اوسکو کوئی شئ نقصان نہ پہنچائیگی رواہ اھل السنن الاربعۃ
وصححہ الترمذی **حکایت** ابان بن عثمان کو قدرے فالج ہو گیا تہا ایک شخص جسنے

اس حدیث کو اونسے سنا تہا اونکی طرف دیکہنے لگا ابان نے کہا تو کیا دیکہتا ہے حدیث اسیطرح
پر ہے جسطرح کہ مینے بیان کی ہے لکن مینے آجکے دن اسکو نہین پڑہا تہا اسد کی تقدیر جاری
ہونے والی تہی بہرحال حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ یہ کلمات وافع ہر بلا ہین کوئی سی بلا
کیون نہو اوسدن اوس رات قاری کو کوئی آفت نہ پہنچے گی و لسد الحمد ۳ اعوذ بکلمات
الله التامات من شر ما خلق حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے جو کوئی اسکو وقت شام
کے تین بار کہیگا اوسکو کسی چیز کا ڈنک نہ لگیگا رواہ الطبرانی وحسنہ الترمذی عدۃ
الحصن الحصین مین کہا ہے کہ صبح و شام تین بار کہے بعض اہل علم نے کہا ہے ھی النافعات
الکافیات الشافیات من کل ما یتعوذ منہ انتہی ۴ اعوذ باللہ السمیع العلیم
من الشیطان الرجیم حدیث معقل بن یسار مین فرمایا ہے جو کوئی اسکو مع سہ آیت سورہ
حشر اللہ لا الہ الا ھو عالم الغیب والشہادۃ تا آخر سورہ تین بار صبح کو پڑہیگا اللہ تعالی
ستر ہزار فرشتے مقرر کرے گا کہ شام تک اوسپر رحمت بہیجین اور اگر اوسدن مرجائیگا تو شہید
مرے گا ترمذی نے اسکو حسن غریب کہا ہے اور نووی نے بسند ضعیف بتایا ہے ۴ قل ھو اللہ
احد الخ کا تین بار قل اعوذ برب الفلق الخ کا تین بار قل اعوذ برب الناس الخ کا تین
بار پڑہنا حدیث عبد اللہ بن خبیب مین مرفوعًا آیا ہے صبح و شام پڑہنا انکا کفایت کرتا ہے
ہر شئے سے انتہی یعنے جس سے کہ وہ ڈرتا ہے کوئی سی شئے بھی کیون نہو اسکو ابو داؤد و ترمذی
ونسائی نے روایت کیا ہے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ۵ امسینا وامسی
الملک للہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
وھو علی کل شئ قدیر اللھم انی اسألک من خیر ھذہ اللیلۃ وخیر ما فیھا
واعوذ بک من شرھا وشر ما فیھا اللھم انی اعوذ بک من الکسل والھرم
وسوء الکبر وفتنۃ الدنیا وعذاب القبر اور وقت صبح کے اصبحنا واصبح الملک
للہ الخ کہی اسکو مسلم وابو داؤد نے روایت کیا ہے ۶ اللھم بک اصبحنا وبک امسینا

Marfat.com

وبك نحيي وبك نموت واليك النشور اسكو سنن اربعہ وابن حبان نے ابی ہریرہ
سے رفعاً روایت کیا ہو وقت صبح کے الیک المصیر کہے اور وقت شام کے الیک النشور کہے
۷ اللھم انی اسالک العفو والعافیۃ فی دینی ودنیای واہلی ومالی اللھم استر
عوراتی وامن روعاتی اللھم احفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی
وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بعظمتک ان اغتال من تحتی ابن عمر کہتے ہین
حضرت صبح وشام ان کلمات کا کہنا ترک نکرتے اسکو ابو داود وابن حبان ونسائی
وابن ماجہ وحاکم نے روایت کیا ہو حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے ابن حبان نے کہا صحیح ہو
نووی نے کہا روینا باسانید الصحیحۃ ۸ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شی قدیر ابن عیاش کہتے ہین حضرت نے
فرمایا ہے جو کوئی اسکو وقت صبح کے کہیگا اوسکو برابر آزاد کرنے دس رقبہ کے اولاد اسمعیل
سے اجر ملیگا اور دس نیکیان لکھی جائینگی اور دس برائیان دور ہونگی اور دس درجے
بلند کیے جاوینگے اور وہ اوسدن شیطان سے محفوظ رہیگا رواہ ابو داود والنسائی واحمد
وابن ماجۃ یہی حکم شام کے کہنے کا بھی ہے وبسا الحمد **حکایت** ایک شخص نے حضرت صلعم
کو خواب مین دیکھا کہا ای رسول خدا ابا عیاش نے آپ سے یہ حدیث نقل کی ہے فرمایا وہ سچا
ہو ھذا لفظ ابی داود ترغیب اس ذکر کی بلا قید صبح بھی بہت سی حدیثون مین آئی ہو
حدیث ابو امامہ مین فرمایا ہے جو کوئی اس ذکر کو کہیگا کوئی عمل اوس پر سبقت نکریگا اور کوئی
سیئہ ہمراہ اوسکے باقی نرہیگا رواہ الطبرانی باسناد رجالہ رجال الصحیح لکن تعداد اسکی
دس بار آئی ہے اخرجہ النسائی وابن حبان وصححہ واحمد حاکم نے بلا قید وقت اسکو
روایت کیا ہے اور حدیث ابو ہریرہ مین نزدیک مسلم و بخاری کے سو بار اور نزدیک
احمد کے دو سو بار پڑہنا آیا ہو منذری نے کہا اسکی اسناد جید ہو ۹ رضینا باللہ ربا و
بالاسلام دینا وبمحمد صلعم رسولا حدیث سلام خادم آنحضرت صلعم مین فرمایا ہو

کہ جو کوئی اسکو صبح و شام کہیگا اللہ پر حق ہے کہ اوسکو راضی کرے رواہ اهل السنن الاربع
اور روایت ابن ابی شیبہ مین لفظ نبیًا آیا ہے ورواہ احمد ایضا ہیثمی نے کہا رجال
احمد و طبرانی ثقات ہین لکن تین بار کہنا ذکر کیا ہے حدیث ابو سعید خدری مین فرمایا ہے
جسنے یہ کہا اوسکے لیے جنت واجب ہوگئی رواہ النسائی و مسلم ٥ یاحی یاقیوم برحمتك
استغیث اصلح لی شانی کله ولا تکلنی الی نفسی طرفة عین انس کہتے ہین حضرت نے
فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا تھا تجھکو کون مانع ہے میری وصیت سننے سے تو صبح شام یہ کلمات
کہا کر اخرجه النسائی حاکم نے کہا یہ صحیح ہے شرط شیخین پر ورواہ البزار والطبرانی
منذری نے کہا باسناد صحیح ١١ اللهم انت ربی لا اله الا انت خلقتنی وانا عبدك
وانا علی عهدك ووعدك ما استطعت ابوء لك بنعمتك علی وابوء بذنبی
فاغفر لی فانه لا یغفر الذنوب الا انت اعوذ بك من شر ما صنعت اسکو
بخاری نے اوس بن اوس سے روایت کیا ہے حضرت نے اسکو سید الاستغفار کہا ہے اور
فرمایا ہے کہ جو کوئی اسکو شام و صبح کہیگا پھر اوس رات یا اوس دن مین مرجائیگا تو اہل
جنت مین سے ہوگا ابو داود وابن السنی کی روایت مین لفظ اعوذ بك من شر
نفسی بعد لفظ ما استطعت آیا ہے اور اسکو احمد و بخاری نے بھی روایت کیا ہے اس
روایت مین مطلق نہار و مطلق لیل آیا ہے بلا قید صبح و شام حدیث انس مین فرمایا ہے جسکے
اول و آخر صحیفہ مین استغفار ہوتا ہے اللہ اوسکو بخشدیتا ہے ہر دو فرشتے روزانہ صحیفہ
اعمال لیجاتے ہین رواہ البزار حدیث عبد اللہ بن بسر مین فرمایا ہے طوبی لمن وجد فی
صحیفته استغفارا کثیرا اخرجه ابن ماجة ١٢ حسبی الله لا اله الا هو علیه
توکلت وهو رب العرش العظیم اسکا کہنا سات بار حدیث ابو الدردا مین صبح
و شام آیا ہے رواہ ابن السنی حضرت نے فرمایا جو کوئی اسکو کہیگا اللہ اوسکے ہر امر مہم
دنیا و امر آخرت کو کفایت کرے گا سچا ہو یا جھوٹا اسکو ابو داود نے موقوفا روایت کیا ہے

Marfat.com

لکن حکم رفع مین ہے ۱۳ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم حدیث ابوہریرہ
مین فرمایا ہے جو اسکو صبح وشام کہیگا یعنی ایکسو بار توکوئی شخص دن قیامت کے
بہتر اوس سے نہ لائیگا مگر وہ شخص جسنے اتنی بار یا زیادہ اس سے کہا ہے رواہ مسلم وابوداود
والترمذی والنسائی حاکم کا لفظ یہ ہے کہ بخشے جائینگے گناہ اوسکے اگرچہ برابر زبد بحر
کے ہون حاکم نے کہا یہ صحیح ہے شرط مسلم پر ۱۴ سبحان اللہ سوبار الحمد للہ سوبار لا الہ
الا اللہ سوبار اللہ اکبر سوبار حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین فرمایا ہے کہ جوکوئی
اس تسبیح کو غداۃ وعشیّ مین سوسو بار کہیگا اوسنے گویا سو حج کئے اور جوکوئی اس تحمید کو
کہیگا اوسنے گویا سو اسپ پر راہ خدا مین سوار کرایا یا سو جہاد کئے اور جسنے اس تہلیل کو
کہا اوسنے گویا سو بردہ اولاد اسمعیل سے آزاد کئے اور جسنے اس تکبیر کو کہا اوس سے بہتر اوس دن
کوئی نہ لائیگا مگر وہ شخص جسنے اتنی بار کہا یا زیادہ اس سے رواہ الترمذی وقال ھذا
حدیث حسن غریب اسکا بیان پھر آئیگا ۱۵ نماز فجر جماعت سے پڑھ کر طلوع آفتاب تک
بیٹھ کر ذکر اللہ کرنا پھر دو رکعت نماز پڑھنا اسکا اجر برابر حج وعمرہ تامہ کے ہے اسکو ترمذی
وطبرانی نے انس سے روایت کیا ہے ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے طبرانی کا لفظ
یہ ہے کہ وہ اجر حجہ وعمرہ لیکر پھرتا ہے منذری نے کہا اسکی اسناد جید ہے ۱۶ لا الہ الا
اللہ واللہ اکبر لا الہ الا اللہ وحدہ لا الہ الا اللہ لا شریک لہ لا الہ الا اللہ لہ الملک
ولہ الحمد لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے
جوکوئی ان پانچ کلمات کو دن مین یا رات مین یا ماہ مین کہے گا پھر اوس دن یا رات یا ماہ
مین مرجائیگا تو اوسکے گناہ بخشدیے جائینگے اخرجہ النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ اجر کبیر اور ثواب عظیم
اور فضل اللہ کے ہاتھ مین ہے ۱۷ دو آیت آخر سورہ بقرہ کا رات کو پڑھنا کفایت کرتا ہے اسکو
اصحاب صحاح ستہ نے ابومسعود سے مرفوعاً روایت کیا ہے مراد کفایت ہر قرارت قرآن سے
یا ہر شر ومکروہ سے یا شر شیطان یا شر ثقلین سے یا ہر خوف سے اللہ کا فضل واسع ہے

Marfat.com

۱۸ رات کو قل ہو اللہ احد کا پڑہنا برابر ثلث قرآن کے ہے اسکو شیخین نے حدیث ابو سعید
خدری سے روایت کیا ہے روایت عقیلی مین تین بار پڑہنا آیا ہے مگر سند ضعیف ہے احمد کا
لفظ معاذ بن انس سے یہ ہے کہ جو اوسکو دس بار پڑہیگا اوسکے لئے ایک محل جنت مین بنیگا
اسکی سند بھی ضعیف ہی اور احادیث ضعیفہ مین بیس بار اور پچاس بار اور سو بار اور دو سو
بار اور ہزار بار پڑہنا بھی آیا ہے ۱۹ ۳۴ بار اللہ اکبر ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ
علی مرتضی کہتے ہین یہ تسبیح حضرت نے فاطمہ علیہا السلام کو عوض عطار خادم کے سکہائی
تہی اخرجہ الشیخان ایک روایت بخاری مین آیا ہے کہ اسکو وقت سونے کے بستر پر
پڑہے ۲۰ حضرت جب بستر پر سونے کو آتے قل ہو اللہ و معوذتین پڑہ کر ہر دو کف دست
پر دم کرکے جہان تک بدن پر ہاتہ جاتا سامنے سے مسح کرتے سر و رو سے مسح شروع کرتے تین
بار اسیطرح کرتے رواہ البخاری ۲۱ اللهم انت خلقت نفسي وانت توفاها لك
مماتها ومحياها ان احييتها فاحفظها وان امتها فاغفر لها اللهم اني اسالك
العافية اسکو بستر پر پڑہ کر سوے اخرجہ مسلم ۲۲ سوتے وقت آیۃ الکرسی کو پڑہے
رواہ البخاری اسکے پڑہنے سے اللہ کی طرف سے ایک حافظ رہیگا اور شیطان صبح تک
پاس نہ پہٹکیگا ۲۳ استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحی القیوم واتوب الیہ
حدیث ابو سعید مین فرمایا ہے کہ جو کوئی اسکو تین بار پڑہیگا اوسکے گناہ بخشے جائینگے
اگرچہ دریا کی جہاگ کے برابر ہون یا برابر عدد اوراق شجر کے یا برابر عدد ریگ عالج کی یا برابر
عدد ایام سال تمام کے اخرجہ الترمذی وقال حدیث حسن غریب ایک روایت مین
برابر عدد نجوم کے بھی آیا ہے اللہ کا فضل بہت بڑا ہے اگر تین بار پڑہنے پر یہ فضیلت جلیل
ملتی ہے تو کیا تعجب ہی ۲۴ سورۂ کافرون کے خاتمہ پر سو رہنا رات ہی شرک سے رواہ
الطبرانی عن عروۃ بن نوفل واخرجہ ابو داود والنسائی والحاکم وقال صحیح
الاسناد وصححہ ابن حبان ۲۵ جب پہلو بستر پر رکہا اور فاتحہ اور قل ہو اللہ پڑہی

تو اب ہر چیز سے امن ہوگیا مگر موت رواہ البزار عن انس وسندہ جید یہ دلیل ہی
اسبات پر کہ مجرد قرارت محصل امن ہر کسی امر زائد کا اسکیمہ اعتبار نہین ہر ۲ ۳ جب جاگے
یون کہے الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور اسکو بخاری نے حذیفہ
سے روایت کیا ہے واخرجہ ابوداود والترمذی والنسائی ومسلم من حدیث
البراء بن عازب ۷ ۲ لا الہ الا اللہ الواحد القہار رب السموات والارض
وما بینہما العزیز الغفار حدیث عایشہؓ مین آیا ہے کہ جب حضرت راتکو فراش پر منقلب
ہوتے تو ان کلمات کو کہتے اخرجہ النسائی وابن حبان -

## دعوات ماثورہ

لا الہ الا اللہ تاقدیر ولا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ یہ پانچ کلمہ
ہوئے جو کوئی انکے ساتھ اللہ سے کچھ سوال کرے گا اللہ اوسکو دیگا اخرجہ الطبرانی
من حدیث معاویۃ رفعًا منذری نے کہا باسناد حسن ۲ یا ذا الجلال والاکرام
حدیث معاذ بن جبل مین آیا ہے کہ حضرت نے ایک شخص کو یہ کلمہ کہتے ہوے سنا فرمایا تیری
دعا قبول ہوئی اخرجہ الترمذی وحسنہ معلوم ہوا کہ دعا کا اس کلمہ سے شروع
کرنا سبب اجابت ہی وفضل اللہ واسع ۳ یا ارحم الراحمین حدیث ابو امامہ مین آیا ہی
اس کلمہ پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو کوئی اسکو تین بار کہتا ہے فرشتہ کہتا ہے ارحم الراحمین
نے تیری طرف منہ کیا اب تو مانگ رواہ الحاکم وصححہ مگر ذہبی نے اسپر بضعف راوی
تعقب کیا ہی ۴ جو کوئی اللہ سے سوال جنت کا تین بار کرتا ہے جنت کہتی ہے اللھم
ادخلہ الجنۃ اور جو کوئی تین بار نار سے پناہ مانگتا ہے نار کہتی ہے اللھم اجرہ من
النار رواہ الترمذی وابن حبان عن انس والنسائی وابن ماجۃ وصححہ
الحاکم وابن حبان ۵ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین جو مسلمان



Marfat.com

کسی شئی مین کبھی ساتھہ اسکے دعا کرتا ہے تو اللہ اوسکی دعا قبول فرماتا ہے اسکو ترمذی و
حاکم نے سعد بن ابی وقاص سے رفعًا روایت کیا ہے ورواہ النسائی وقال الحاکم
صحیح الاسناد ایک روایت مین آیا ہے کہ ایک شخص نے کہا اے رسول خدا کیا یہ دعا خاص
تھی ساتھہ یونس علیہ السلام کے یا عام ہے واسطے سب مومنین کے فرمایا تو نے اللہ کا
کہنا نہین سنا فنجیناہ من الغم وکذلك ننجی المومنین ابن جریر کا لفظ یہ ہے کہ یہ وہ
اسم اعظم ہے کہ جب اوسکے ساتھہ دعا کرو قبول ہو جو مانگو وہ ملے ۶ اللھم رب ھذہ
الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ آت محمد الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ
مقاما محمود الذی وعدتہ جو کوئی ان کلمات کو اذان سنکر کہتا ہے اوسکے لئے
حضرت کی شفاعت دن قیامت کے ثابت ہو جاتی ہے اسکو بخاری واہل سنن نے
جابر بن عبد اللہ سے رفعًا روایت کیا ہے ۷ جو شخص واسطے مومنین و مومنات کے
ہر دن ۲۷ یا ۲۵ بار استغفار کرتا ہے وہ اون لوگون میں ہے جنکی دعا قبول ہوتی ہے
اور جنکے سبب سے زمین والون کو رزق دیا جاتا ہے اسکو طبرانی نے ابوالدرداء سے روایت
کیا ہے منذری نے کہا اسکے رجال ثقات ہین شوکانی رح نے کہا ان دو اعداد مین
سے ایک عدد پر اقتصار کرے زیادہ و کم نکرے تنصیص عدد کا علم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھہ خاص ہے ۸ اسم اعظم کی تعیین مین چالیس قول ہین سیوطی نے اونکو ایک تالیف
مستقل مین لکھا ہے ابن حجر نے کہا ارجح اقوال من حیث السند یہ ہے اللہ لا الہ الا ھو
الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد انتہی جزری نے کہا
میرے نزدیک یہ ہے لا الہ الا ھو الحی القیوم ابن القیم نے کہا الحی القیوم ہے
کذا فی الھدی النبوی بعض اہل علم نے کہا ہے دعاء یونس علیہ السلام ہے ہمنے
منافع و ترکیبات اس دعا کے رسالہ فصل الخطاب و رسالہ الداء والدواء مین لکھے
ہین حدیث بریدہ کا لفظ یہ ہے اللھم انی اسألك بانی اشھد انك انت اللہ

لا الہ الا انت الاحد الصمد **الی قولہ** کفوا احد اخرجہ اہل السنن
الاربع وابن حبان وصححہ والترمذی وحسنہ والحاکم وقال صحیح
علی شرطہما ولفظہ لقد سألت اللہ باسمہ الاعظم منذری نے کہا
ہمارے شیخ ابوالحسن مقدسی کہتے ہین اسکے اسناد مین کوئی مطعن نہین ہے اور اس
سے اجود تر اسناد مین کوئی حدیث نہین آئی پہلے گزر چکا کہ حافظ ابن حجر نے کہا ہو
ان ہذا الحدیث ارجح ما ورد من حیث السند انس کا لفظ رفعا یہ ہے
اللہم انی سألک بان لک الحمد لا الہ الا انت المنان بدیع السموات
والارض ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم اسکو اہل سنن اربع وابن حبان
واحمد وحاکم نے روایت کیا ہے ابن حبان نے کہا صحیح ہے حاکم نے کہا صحیح ہی شرط
مسلم پر احمد وابن ماجہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا لقد دعا اللہ باسمہ الاعظم
الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطے ایک روایت حاکم مین اتنا اور
زیادہ کیا ہو اسألک الجنۃ واعوذ بک من النار **۹** اسماء حسنے انکو جو یاد
کرلیتا ہے وہ جنت مین جایگا اسکو بخاری نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہو اکثر
اہل علم کا یہی قول ہے کہ مراد احصار سے حفظ ہے اور یہی راجح اور مطابق معنے
لغوی کے ہے یہ حدیث ایک جماعت صحابہ سے خارج صحیحین بھی آئی ہے لیکن
روایت صحیحین بانفرادہا ایک حجت قائمہ ہی یہ اسماء معروف ہین ۱۰ اللہم احسن عاقبتنا
فی الامور کلہا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الاخرۃ جو شخص یہ دعا
کرتا ہے اوسکو کوئی بلا نہین پہنچتی اسکو طبرانی نے بسر بن ابی ارطاۃ سے اور احمد و
ابن حبان وحاکم نے روایت کیا ہے ہیثمی نے کہا رجال اسناد احمد اور ایک
اسناد طبرانی کے ثقات ہین ؛

# ادعیۂ ماثورۂ صلوٰۃ مکتوبہ

۱ وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا مسلما وما انا من المشرکین ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وانا من المسلمین اسکو مسلم نے علی بن ابیطالب سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت نماز کو کھڑے ہوتے تو یون کہتے دوسری روایت مسلم و ترمذی مین آیا ہے کہ بعد تکبیر کے کہتے تیسری روایت ترمذی مین آیا ہے کہ جب نماز فرض کے لئے کھڑے ہوتے تب کہتے اسکو ترمذی نے حدیث حسن صحیح کہا ہے یہ حدیث چوتھی روایت مین نزدیک مسلم کے مقید بنماز شب آئی ہے **بین التکبیر والقراءۃ** ۲ اللھم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللھم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد اللھم نقنی من خطایای کما نقیت الثوب الابیض من الدنس اس دعا کا پڑھنا درمیان سکتہ تکبیر و قرارت کے حدیث ابوہریرہ مین رفعًا آیا ہے رواہ الشیخان واھل السنن شوکانی رح نے کہا ہے یہ حدیث اصح احادیث واردہ ہی دربارہ توجہ اگرچہ ہر توجہ صحیح مجزی ہے لکن عدول طرف اصح کے اولی ہے اگرچہ غیر اصح بھی کافی و صحیح کیون نہو ۳- **آمین** مقتدی کا ہمراہ امام کے آمین کہنا موجب محبت خدا ہے اسکو مسلم نے ابو موسے اشعری سے رفعًا روایت کیا ہے صحیحین مین ابوہریرہ سے رفعًا آیا ہے جسکی تامین ملائکہ کی تامین سے موافق ہوجاتی ہے اسکے اگلے گناہ بخشدئے جاتے ہین آمین کا بصوت و رفع کہنا حدیث وائل بن حجر مین نزدیک احمد و ابوداود و ابن ماجہ و طبرانی کے آیا ہے ترمذی نے اوسکو حسن کہا ہے اور حاکم نے صحیح بتایا ہے اور رب اغفرلی کو حاکم و طبرانی نے روایت کیا ہے ۴ **رکوع و سجود** **مین** سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کہنا حدیث عقبہ

Marfat.com

بن عامر مین رفعًا نزدیک مسلم کے آیا ہو رواہ احمد وابوداود والنسائی ایضا **۴ تحمید** ال
اسمین یون کہے سمع اللہ لمن حمدہ اللہم ربنا لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا
فیہ اسکو شیخین واہل سنن نے حدیث ابی ہریرہ وحدیث رفاعہ بن رافع سے رفعًا
روایت کیا ہے اللہم ربنا لک الحمد کا کہنا جب موافق قول ملائکہ ہوتا ہی تو ذنوب
متقدمہ مغفور ہوجاتے ہین جمع کرنا درمیان تسبیح وتحمید کے امام ومنفرد وموتم سبکو جائز ہی
ایک شخص نے حمدا کثیرا الخ کہا تہا فرمایا کچھہ اوپر تیس فرشتے اوسکے لکھنے کو دوڑے کہ کون
پہلے لکہے **۵ بعد رفع الراس** اللہم لک الحمد ملأ السموات وملأ
الارض وملأ ما بینہما وملأ ما شئت من شئ بعد اہل الثناء والمجد احق
ما قال العبد وکلنا لک عبد لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع
ذا الجد منک الجد ابن عباس نے کہا حضرت رکوع سے سر اوٹہاکر یہ دعا کرتے اخرجہ مسلم
وابوداود والنسائی **۷ قنوت فجر** اسکا پڑہنا حدیث انس مین نزدیک بزار وحاکم
کے آیا ہے لکن حق یہ ہے کہ قنوت مختص بنوازل ہی امام جب قنوت پڑہے ماموم آمین
کہین رواہ احمد وابوداود من حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما **۸ رکوع سجود**
انمین علاوہ سبحان ربی العظیم وسبحان ربی الاعلی کے سبحانک اللہم ربنا وبحمدک
کہنا حدیث عایشہ مین رفعًا آیا ہے رواہ الشیخان واخرجہ اہل السنن الا
الترمذی دوسری روایت مسلم مین زیادت اللہم اغفر لی بھی آئی ہی **۹ سجدہ
مطلق** جو شخص سجدہ مین تین بار رب اغفر لی کہتا ہے اوسکے گناہ بخشد ئے
جاتے ہین قبل اسکے کہ سر اوٹھاے اسکو طبرانی نے ابی مالک عن ابیہ سے رفعًا اور
ابن ابی شیبہ نے ابو سعید سے موقوفًا روایت کیا ہے یہ وقف حکم رفع مین ہی فضائل
مین سجدہ اور دعا فی السجدہ کے احادیث کثیرہ صحیحہ آئی ہین یہ ایک عبادت مستقل
ہی علاوہ سجدۂ نماز کے اللہ تعالی سجدہ مین بندہ سے بہت قریب ہوتا ہی رواہ مسلم

Marfat.com

عن ابی ھریرۃ بیہقیؒ نے کیا خوب کہا ہے

| | |
|---|---|
| من اعتز بالمولی فذاک جلیل | ومن رام عزا من سواہ ذلیل |
| ولو ان نفسی مذ براھا ملیکھا | مضی عمرھا فی سجدۃ لقلیل |
| احب مناجاۃ الحبیب باوجہ | ولکن لسان المذنبین کلیل |

**ما بین السجدتین** اللھم اغفر لی وارحمنی وعافنی واھدنی وارزقنی واجبرنی وارفعنی کے اسکو ابوداؤد وترمذی وحاکم نے ابن عباس سے رفعًا روایت کیا ہے حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے نووی نے کہا اسنادہ حسن اور رب اغفر لی رب اغفر لی کہنا بھی درمیان ہر دو سجدہ کے حدیث انس سے رفعًا صحیحین مین آیا ہے **التشھد** یہ تشہد حدیث ابن مسعود مین رفعًا ثابت ہو نزدیک اصحاب صحاح ستہ کے ابن مسعود کہتے ہین حضرت ہمکو یہ تشہد اسطرح سکہاتے جسطرح کوئی سورت قرآن کی سکہاتے رواہ الشیخان ترمذی نے کہا ھذا اصح حدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی التشھد والعمل علیہ عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلعم ومن بعدھم من التابعین انتھی بزار نے کہا ھو اصح حدیث فی التشھد وقد روی من نیف وعشرین طریقا مسلم صاحب صحیح نے کہا انما اجمع الناس علی تشھد ابن مسعود لان الصحابۃ لا یخالف بعضھم بعضا وغیرہ قد اختلف اصحابہ انتھی ذہلی نے کہا انہ اصح حدیث روی فی التشھد وکذا قال البغوی فی شرح السنۃ شوکانی رحہ نے کہا ومن مرجحاتہ انہ اتفق علی لفظہ ولم یختلفوا فی حرف منہ بل نقلوہ مرفوعًا علی صفۃ واحدۃ انتھی دوسرا صیغہ تشہد کا ابن عباس سے نزدیک مسلم کے آیا ہے واخرجہ ایضا اھل السنن شوکانی کہتے ہین وقد رویت عن رسول اللہ صلعم تشھدات کثیرۃ من طریق جماعۃ من الصحابۃ والحق انہ یجزی التشھد بکل واحد منھا

اذا کان صحیحا وان اختیار اصحہا وھو تشھد ابن مسعود اولی واحسن لکن ھذہ الاولویۃ والاحسنیۃ لا تنافی جواز التشھد بغیرہ ولا ینافی کونہ مجزیا انتہی مختار حنفیہ کا بھی یہی تشہد ابن مسعود ہے ۱۲ **صیغہ صلوۃ** اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید یہ صیغہ حدیث کعب بن عجرہ مین نزدیک اصحاب صحاح ستہ کے رفعا آیا ہی اسمین ذکر سلام کا اسلیئے نہین آیا کہ تشہد مین سلام آچکا ہے اہل علم کا اختلاف ہی کہ درود تشہد مین واجب ہی یا نہین اول راجح ہے اسکے سوا اور بہت صیغے آئے ہین لکن یہ اصح ہے اور اسی کے پڑہنے کا معمول ہے وبد الحمد بعد درود کے پہر جو دعا پسند ہو وہ مانگے رواہ البخاری عن ابن مسعود شوکانی رح کہتے ہین اسمین مصلے کو اختیار دیا ہے کہ جو دعا چاہے مانگے خواہ کلام نبوت سے ہو یا اپنے کلام ۱۲ **دعا بعد تشہد و درود** اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم اسکو شیخین نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے رفعا روایت کیا ہے اونہون نے حضرت سے کہا تہا مجھے کوئی دعا سکہا دو کہ مین اوسکو نماز مین پڑہا کرون اوسپر آپ نے یہ دعا سکہائی واخرجہ ایضا النسائی والترمذی وابن ماجۃ ۱۲ **دعای دیگر** اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت اسکو مسلم نے علی مرتضی سے روایت کیا ہے کہ حضرت درمیان تشہد وتسلیم کے سب سے پیچہے یہ دعا کرتے تہے واخرجہ ایضا ابوداود والترمذی والنسائی ۱۲ **دعای دیگر** اللھم انی

Marfat.com

اعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من فتنة المسيح الدجال واعوذ بك
من فتنة المحيا والممات اللهم انی اعوذ بك من الماثم والمغرم حدیث عائشه
مین آیا ہے کہ حضرت اس دعا کو اندر نماز کے پڑھتے رواہ الشیخان واخرجه ایضا
ابوداود والنسائی اس مین تعیین محل کا نہین ہے لکن دوسری روایت مین
آیا ہے کہ کان اخر مایقول بین التشهد والتسلیم اور تیسری روایت مین فرمایا
ہے اذا فرغ احدکم من التشهد الاخیر اخرجه مسلم من حدیث ابی هریرة
واهل السنن اس صورت مین مطلق محمول ہے مقید پر ۱۶ **دعاے بعد سلام** لا اله
الا الله تا قدیر تین بار پڑھے رواہ الشیخان عن مغیرة رفعًا مع زیادة اللهم
لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذالجد منك الجد ورواہ
ابوداود والنسائی ایک روایت مین بخاری کے فقط اس تہلیل کا تین بار کہنا
آیا ہے طبرانی کے دوسرے طرق مین مغیرہ سے زیادت یحیی ویمیت وهو حی لا یموت
بیده الخیر وهو علی کل شی قدیر آئی ہے اسکے رواۃ موثقین ہین بزار نے
بھی اسکو حدیث عبدالرحمن بن عوف سے بسند صحیح روایت کیا ہے لکن ادعیۂ
صباح ومسا مین نہ اس موضع مین ۱۷ **دعای دیگر** ثوبان نے کہا حضرت
جب نماز پڑھ چکتے تین بار استغفار کرتے اور کہتے اللهم انت السلام ومنك
السلام تبارکت یاذالجلال والاکرام رواہ مسلم ولید نی اوزاعی سے
پوچھا استغفار کیونکر کہے کہا یون کہے استغفر الله استغفر الله استغفر الله
رواہ اهل السنن الاربع ۱۸ - **تسبیح بعد سلام** سبحان الله ۳۳ بار
الحمد لله ۳۳ بار الله اکبر ۳۳ بار پھر لا اله تا قدیر ایکبار یہ سب سو بار ہوا اس
کے کہنے سے خطایا مغفور ہو جاتے ہین اگرچہ برابر زبد بحر کے ہون رواہ مسلم عن ابی
هریرة رفعًا رواہ ابوداود والنسائی ایضا حدیث کعب بن عجرہ مین

Marfat.com

فرمایا ہے یہ معقبات ہین انکا قائل یا فاعل پیچھے ہر نماز فرض کے خائب نہین ہوتا رواہ مسلم
اور سو سو بار پڑہنا بہی انکا روایت ترمذی وغیرہ مین آیا ہی ۱۹ **ایضا بعد سلام**
حدیث عقبہ بن عامر مین آیا ہے کہ مجھکو حکم دیا کہ مین بعد ہر نماز کے معوذات پڑہا کرون
رواہ النسائی وابوداود والترمذی وصححہ ابن حبان مراد سورۂ ناس و سورۂ
فلق ہے وقال الحاکم صحیح علے شرط مسلم ۲۰ **ایضا بعد سلام** آیۃ الکرسی کا پڑہنا
بعد ہر نماز فرض کے حدیث ابو امامہ مین رفعاً آیا ہی اس لفظ سے کہ جو کوئی اوسکو پیچھے ہر نماز
فرض کے پڑہیگا کوئی چیز اوسکو دخول جنت سے نہ روکے گی مگر موت رواہ النسائے
وابن حبان وصححہ والطبرانی واسنادہ جید وفی بعض اسانید زیادۃ
قل هو الله احد منذری نے کہا اسکی سند جید ہے حسن بن علی کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ
وہ اللہ کے ذمہ مین ہوگا دوسری نماز تک مجمع الزوائد مین کہا ہے واسنادہ حسن
۲۱ **ایضا بعد سلام** عائشہ کہتی ہین حضرت بعد ہر نماز کے یون کہتے تہے اللهم
رب جبریل ومیکائیل واسرافیل اعذنی من حر النار وعذاب القبر رواہ
الطبرانی مجمع الزوائد مین کہا ہے کہ دو رکعت نماز قبل نماز فجر پڑہ کر اسکو کہتے تے اور
لفظ ورب محمد زیادہ کیا ہے اسکو نسائی نے بہی روایت کیا ہے مگر بلا قید دو رکعت
مذکور ۲۲ **ایضا بعد سلام** معاذ سے فرمایا تہا تو پیچھے کسی نماز کے اس دعا کا
کہنا ترک نکر اللهم اعنی علی ذکرك وشکرك وحسن عبادتك رواہ ابوداود
والنسائی وابن حبان وابن خزیمۃ حاکم نے کہا صحیح علی شرط الشیخین وهذا
الحدیث مسلسل بالمحبۃ ۲۳ **ایضا بعد سلام** سبحان ربك
رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین
اسکا کہنا بعد ہر نماز کے حدیث عبد اللہ بن ارقم مین رفعاً آیا ہے رواہ ابو یعلی
الموصلی اور تین بار کہنا آیا ہے رواہ ابو یعلی وحسنہ السیوطی ۲۴



Marfat.com

**مسح سر** انس کہتے ہین حضرت جب نماز پڑھ چکتے سر پر ہاتھ پھیرتے اور کہتے بسم اللہ الذی لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم اللھم اذھب عنی الھم والحزن رواہ البزار والطبرانی روایت ابن السنی مین یون کہا ہی کہ داہنے ہاتھ کو سر پر پھیرتے اور کہتے اشھد ان لا الہ الا اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی اذھب عنی الھم والحزن واخرجہ الخطیب فی التاریخ ایضا ۲۵ **بعد نماز صبح** لا الہ الا اللہ وحدہ تا قدیر دس بار قبل گردش پاے و قبل تکلم کہنا حدیث ابی ذر مین رفعاً آیا ہی رواہ الترمذی والطبرانی فرمایا ہے اگر سو بار کہیگا افضل اہل ارض ہوگا عمل مین اسکے اصل حدیث ابوہریرہ سے صحیحین مین بھی آئی ہی ۲۶ **ایضا بعد نماز صبح** اللھم انی اسالك رزقا طیبا و علما نافعا و عملا متقبلا اسکو طبرانی نے ام سلمہ سے رفعاً روایت کیا ہے مجمع الزوائد مین کہا ہی رجالہ ثقات اور ان دونون کا کہنا بعد نماز مغرب کے بھی اسیطرح پر حدیث ابی ایوب مین نزدیک احمد و نسائی و ابن حبان کے آیا ہے ۲۷ **بعد نماز مغرب** قبل بات کرنے کے اللھم اجرنی من النار سات بار کہے رواہ ابوداود و ابن حبان من حدیث مسلم بن الحارث فرمایا اگر اوس رات مین مرجائیگا تو اوسکے لئے جوار نار سے لکھا جائیگا صححہ ابن حبان ۲۸ **نماز وتر** اگر تین رکعت پڑھے تو پہلی رکعت مین سبح اسم اور دوسری رکعت مین کافرون اور تیسری رکعت مین قل ہو اللہ پڑھی اخرجہ النسائی واحمد و ابوداود و ابن ماجہ تین رکعت وتر کو احمد و نسائی و بیہقی و حاکم نے عائشہ سے روایت کیا ہے اور حاکم نے صحیح کہا ہی اور اسکے خلاف بھی صحیح ہوا ہے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے تم تین رکعت وتر نکرو کہ مشابہ مغرب کے ہو بلکہ پانچ یا سات یا نو یا گیارہ یا زیادہ رکعات پڑھو عراقی نے کہا اسکی سند صحیح ہی اخرجہ محمد بن نصر اور حدیث سہ رکعت محمول ہی اسپر کہ تشہد

Marfat.com

اوسط اور نمین نہ تہا شوکانی کہتے ہین اولی ترک ایتار بسہ رکعت ہی اسد نے اس کام مین
وسعت رکھی ہے اسلئے ایک رکعت یا پانچ یا ساتہہ یا نو پڑہے **۲۹ قنوت وتر**
یہ وہ قنوت ہی جو حضرت نے حسن بن علی علیہما السلام کو سکہا یا تہا اللھم اھدنی
فیمن ھدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارك لی فیما
اعطیت وقنی شر ما قضیت انك تقضی ولا یقضی علیك وانہ لایذل
من والیت ولا یعز من عادیت تبارکت ربنا وتعالیت رواہ اھل السنن
وابن حبان والحاکم وابن ابی شیبۃ حسن نے کہا علمنی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کلمات اقولھن فی الوتر وفی روایۃ فی قنوت الوتر وصححہ ابن
حبان والحاکم واخرجہ ایضا احمد وابن خزیمۃ والدارقطنی والبیھقی
حاکم نے اسکو ابو ہریرہ سے بھی بلفظ حدیث حسن رضی اسد عنہ مقید بنماز صبح روایت
کیا ہے اور کہا ہے کہ صحیح ہے لکن ابن حجر نے کہا نہین بلکہ ضعیف ہی ورواہ بنحوہ
الطبرانی من حدیث بریدۃ **۳۰ بعد سلام از وتر** سبحان الملك
القدوس تین بار بمد صوت ورفع صوت بار سوم مین کہے رواہ ابوداود
والنسائی والدارقطنی من حدیث ابی بن کعب **۳۱ دعای آخر
وتر** اللھم انی اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك و
اعوذ بك منك لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك علی بن
ابیطالب کہتے ہین حضرت یہ دعا آخر وتر مین پڑہتے تھے اخرجہ اھل السنن
ابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ واحمد والحاکم وصححہ والبیہقی
مقیدا بالقنوت والدارمی وابن خزیمۃ وابن الجارود وابن حبان ولیس
فیہ ذکر الوتر قال الترمذی حدیث حسن غریب ایک روایت نسائی مین
یون آیا ہے کہ جب نماز پڑہ کر بستر پر جاتے تو اسکو پڑہتے دوسری روایت مین اس

Marfat.com

نفظ سے ہے لا احصے ثناء علیك ولو حرصت ولكن انت الخ **۳۲ سنت فجر**
اسمین کافرون وقل ہو اللہ پڑہے رواہ مسلم و ابن حبان من حدیث ابی
ھریرۃ و اھل السنن من ابن عمر والبزار عن انس واسنادہ ثقات وابن ماجۃ
عن عایشہ والطبرانی عن عبد اللہ بن جعفر و ابن جان عن جابر
صحیحین مین آیا ہے انہ صلعم لم یکن علے شئ من النوافل اشد تعاھدا منہ
علی رکعتی الفجر اور حدیث عایشہ مین فرمایا ہے رکعتا الفجر خیر من الدنیا و ما
فیھا رواہ مسلم والترمذی **ف** منجملہ صلوات منصوصات کے جو سنت
مطہرہ سے ثابت ہین نماز ضحی اور نماز باران اور نماز طواف اور نماز کعبہ اور
نماز استخارہ اور نماز زداج اور نماز توبہ اور نماز آبق اور نماز حفظ قرآن اور نماز
ضرورحاجت اور نماز تسبیح اور نماز واپسی از سفر ہے یہ سب بارہ نمازین ہین جنکو عدۃ
حصن الحصین مین ذکر کیا ہے منجملہ انکے نماز تسبیح کی ثبوت مین بحث طویل ہی ایک
جماعت اہل علم درپے اثبات ہی اور ایک جماعت حفاظ حدیث نافی ہے شوکانی رح
نے فرمایا ہے ولاشك ولاریب ان ھذہ الصلوۃ فی صفتہا وھیئتہا نکارۃ
شدیدۃ لمخالفۃ لما جرت علیہ التعلیمات النبویۃ والذوق یشھد والقلب
یصدق وعندی ان ابن الجوزی قد اصاب بذکرھا فی الموضوعات
وما احسن ما قالہ السیوطی فی کتابہ اللآلی بعد ذکرہ لطرق ھذا
الحدیث والحق ان طرقہ کلھا ضعیفۃ وان حدیث ابن عباس
یقرب من شرط الحسن الا انہ شاذ لشدۃ الفردیۃ فیہ وعدم
المتابع والشاھد من وجہ معتبر ومخالفۃ ھیئتہا لھیئۃ باقی الصلوات
انتہی غزالی رح نے احیاء العلوم مین انکے سوا اور بہت سی نمازین لکھی ہین جیسے
صلوۃ الرغائب وغیرہ وہ کوئی ثابت نہین ہین انسان اگر پابندی و خبرگیری

Marfat.com

نماز پنجگانہ کے ہمراہ رعایت آداب وسنن وواجبات کے رکھے اور دعوات مذکورہ
کو اونمین التزامًا و دوامًا پڑہا کرے تو غنیمت کبرے ہے ہمنے ذکران نماز و نکا اسجگہہ
اسلئے نہین کیا ہے کہ اکثر نمازین انمین متعلق با وقات وحاجات خاصّہ ہین ضرورت
کے وقت انسان اونکو بمراجعت کتاب معلوم کرکے بجالا سکتا ہے ہان اسجگہہ ذکر
نماز توبہ کا ہم اسلئے کرتے ہین کہ کوئی بشر گناہ سے معصوم نہین ہے مگر انبیاء ورسل
سوجس مومن سے بشامت نفس واغواء ابلیس گناہ ہوجاے اوسکو چاہیئے
کہ وہ توبہ بجالائے اور اس نماز کو پڑہے کہ یہ عمدہ طریقہ توبہ کرنے کا اور دستور
مسنون گناہ بخشوانے کا ہے اگرچہ توبہ بے اس نماز کے بھی ہوسکتی ہے مگر عمل افضل
کا اختیار کرنا افضل اعمال ہوتا ہے وباللہ التوفیق **۳۳ نماز توبہ**
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سمعًا رفعًا کہا ہے نہین ہے کوئی شخص جسنے کوئی گناہ
کیا ہو پہر وہ اوٹھہ کر وضو کرے پہر نماز پڑہے پہر اللہ سے استغفار کرے لکن اللہ
اسکو بخشدیتا ہے پھر حضرت نے یہ آیت پڑہی والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا
انفسھم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبھم ومن یغفر الذنوب الا اللہ
الخ اخرجہ اھل السنن وابن حبان وابن السنی ابن حبان وبیہقی نے
بعد لفظ یصلی کے اتنا اور کہا ہے کہ دو رکعت پڑہے وھکذا ذادھا ابن خزیمۃ
فی صحیحہ وقد حسن ھذا الحدیث الترمذی وصححہ ابن حبان وابن خزیمۃ
بیہقی کا لفظ حسن بصری سے رفعًا یون ہے کہ نہین ہے کوئی بندہ جسنے کوئی گناہ
کیا ہو پہر اچھی طرح وضو کرکے طرف زمین میدان کے نکلا اور وہان دو رکعت
نماز پڑہے پھر اوس گناہ سے استغفار کی لکن اللہ اوسکو بخشدیتا ہے یہ حدیث مرسل
ہے حدیث ابو الدرداء مین فرمایا ہے جو شئے کہ تکلم کرتا ہے بندہ ساتھہ اوسکے وہ
لکہی جاتی ہے اور پہر سو جب کوئی خطا کرے یا کوئی گناہ اور چاہے کہ اللہ اوسکی توبہ

Marfat.com

قبول کرے تو دونون ہاتھ اپنی طرف اللہ کے پھیلاے پھر کہے اللھم انی اتوب
الیك منھا لا ارجع الیھا ابدا تو اللہ اوسکو بخشدیتا ہے جبتک کہ پھر اوس عمل مین
وہ رجوع نہین کرتا رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرطھما واقرہ الذھبی ف
تلخیصہ للمستدرك لکن مہذب مین اسکو منکر کہا ہے واخرجہ ایضا الطبرانی
فی الکبیر جابر کہتے ہین ایک شخص نے پاس حضرت کے آکر کہا واذنوباہ واذنوباہ حضرت نے
اوس سے فرمایا کہہ اللھم مغفرتك اوسع من ذنوبی ورحمتك ارجیٰ عندی
من عملی اوسنے اسیطرح کہا فرمایا پھر کہہ اوسنے پھر کہا فرمایا جا اللہ نے تجکو بخشدیا رواہ
الحاکم فی المستدرك وصححہ ایک روایت مین آیا ہے کہ تین بار کہلایا پھر فرمایا قم
فقد غفر اللہ لك حدیث عایشہ مین آیا ہے کہ حبیب بن الحارث سے کہا عفو اللہ
اکبر من ذنوبك رواہ ابو نعیم والعسکری والدیلمی

## ادعیۂ امور مختلفہ

۱- **برای طعام ولباس** معاذ بن انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب کوئی
کھانا کھاے تو یون کہے الحمد للہ الذی اطعمنی ھذا الطعام ورزقنیہ من
غیر حول منی ولا قوۃ اس کہنے سے اوسکے اگلے گناہ بخشے جاتے ہین اور جب نیا کپڑا
پہنے تو کہے الحمد للہ الذی کسانی ھذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ
اس کہنے سے بھی گناہ متقدم مغفور ہوتا ہے رواہ ابو داود والحاکم وھذا لفظ ابی داود
وقال الحاکم صحیح علی شرط البخاری والترمذی وقال حسن غریب وابن ماجۃ اور حدیث انس
مین فرمایا ہے جب کپڑا اوتارے تو بسم اللہ کہے جن کی انکھون سے پردہ رہیگا رواہ
ابن ابی شیبۃ ۲- **کفارۂ مجلس** رافع بن خدیج کہتے ہین حضرت کے پاس
جب اصحاب جمع ہوتے اور آپ ارادہ برخاست کا کرتے تو کہتے سبحانك اللھم وبحمدك

135915

اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرك واتوب الیك عملت سوء وظلمت نفسی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ہمنے کہا آپنے یہ کلمات جدید نکالے فرمایا ہاں جبریل میرے پاس آئے اور کہا کہ اے محمدؐ یہ کفارہ ہے مجلس کا اخرجہ النسائی والحاکم والطبرانی باسناد رجالہ ثقات ۳۔ **تعویذ طفل** حضرت حسن وحسین کو یہ تعویذ کرتے اور فرماتے ابراہیم علیہ السلام اسمعیل واسحق کو انہیں کلمات سے تعوذ کرتے تھے اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ اسکو بخاری نے ابن عباس سے روایت کیا ہے ہامۃ سے مراد سارے ہوام ارض وذوات سموم ہین ۴ بچہ جب بولنے لگی تو اوسکو لا الٰہ الا اللہ سکہائے اسکو ابن السنی نے ابن عمرو سے رفعًا روایت کیا ہے ۵ رؤیت امر محبوب ومکروہ جب ایسی چیز دیکھے جسکو دوست رکہتا ہے تو یون کہے الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات اور جب کوئی مکروہ چیز دیکھے تو کہے الحمد للہ علی کل حال اسکو ابن ماجہ وحاکم نے عایشہ سے رفعًا روایت کیا ہے حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے نووی نے کہا جید الاسناد ہے واخرجہ ایضا ابن السنی ۶۔ جب آئینہ دیکھی یون کہے اللھم انت حسنت خلقی فحسن خلقی اسکو ابن مردویہ نے ابن مسعود سے رفعًا روایت کیا ہے وصححہ ابن حبان ورواہ احمد وابو یعلی برجال ثقات والبیہقی واحمد ایضا برجال الصحیح ابن مردویہ نے وحرم وجھی علی النار بھی زیادہ کیا ہے ۷ **آگ** کو اللہ اکبر کہکے بجھائے رواہ ابو یعلی عن ابی ھریرۃ والطبرانی وابن السنی جزری نے اسکو مجرب کہا ہے وللہ الحمد ۸ **مبتلی ببلا کو دیکھی** تو یون کہے الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاك بہ وفضلنی علی کثیر من خلقہ تفضیلا اسکے کہنے سے وہ بلا اسکو نہینچے گی اسکو ترمذی وطبرانی نے ابوہریرہ سے رفعًا روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا حسن غریب ہے

Marfat.com

مجمع الزوائد مین کہا ہے اسناد ہ حسن عمر بن خطاب کا لفظ رفعًا یون ہے علی کثیر
ممن خلق تفضیلا پھر فرمایا جو اسکو کہیگا وہ اس بلا سے عافیت مین رہیگا کوئی سی
بلا کیون نہو جب تک کہ زندہ رہیگا لکن ترمذی نے اس حدیث کے اسناد کو ضعیف
کہا ہے اہل علم کہتے ہین اس ذکر کو چپکے سے کہے تا کہ بتلا او سکو سنکر رنجیدہ و متالم نہو
**۹ علاج بد فالی** حدیث عروہ بن عامر مین فرمایا ہے تم مین جب
کوئی فال مکروہ دیکھے تو یون کہے اللھم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا
یذھب بالسیئات الا انت ولا حول ولا قوۃ الا باللہ اخرجہ ابن
ابی شیبۃ **۱۰ دعاء ھم و غم و حزن** لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم
لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات و رب
الارض و رب العرش الکریم اخرجہ الشیخان وابو عوانۃ من حدیث
ابن عباس رفعًا واھل السنن ابو عوانہ نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ اسکے بعد
دعا کرے **۱۱ ایضًا** اسماء بنت عمیس سے فرمایا تھا کیا مین تجھے ایسے کلمات نسکھادون
جسکو تو وقت کرب کے کہا کر اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا رواہ ابو داود
والنسائی وابن حبان طبرانی نے کہا ہے تین بار کہے رواہ ابن ماجۃ وصححہ
ابن حبان عایشہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ کچھہ نفر بنی ہاشم سے کہا تھا کہ یہان کوئی
اور بھی ہے اونہون نے کہا نہین مگر ہمارا بہانجا اور غلام فرمایا تم مین جب کسیکو
ہم یا مصیبت پہنچے تو یون کہے اللہ اللہ الخ **۱۲ ایضا** ابو ہریرہ مرفوعًا کہتے ہین
مجھکو کبھی کرب نہوا مگر جبریل میرے سامنے آئے اور کہا کہہ اے محمد توکلت علے
الحی الذی لا یموت والحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریك
فی الملك ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا اخرجہ الحاکم وقال
صحیح الاسناد **۱۳ ایضا** ابن مسعود کہتے ہین حضرت پر جب کبھی ہم و غم

Marfat.com

نازل ہوتا تو کہتے یا حی یا قیوم برحمتك استغیث حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح
الاسناد ہے ورواہ الترمذی عن ربیعة بن عامر حدیث علی بن ابی طالب
مین آیا ہے کہ دن بدر کے حضرت سجدہ مین پڑے ہوے یا حی یا قیوم بار بار کہتے
تہے یہانتک کہ اللہ نے فتح دی ہذا لفظ النسائی وصححہ الحاکم ۱۴ **ایضًا**
واسطے رفع کرب وغم وہم وحزن کے دعاء یونس علیہ السلام مجرب ہے ذکر اس کا
ہوچکا اس دعا کو اسم اعظم کہا ہے ۱۵ **ایضًا** واسطے دور ہونے فکر ورنج کے
لا حول ولا قوة الا باللہ کہے حدیث ابو ہریرہ مین رفعًا آیا ہے یہ کلمہ دوا ہے ننانوے
بیماری کی ادنٰے اونمین ہم ہے رواہ الحاکم والطبرانی ۱۶ **ایضًا** لزوم استغفار
اور اکثار اوسکا ایک سبب مخرج ہے ہر ضیق سے اور موجب ہے کشادگی کا ہر ہم سے اور
باعث ہے حصول رزق کا ایسی جگہہ سے جہان کا گمان بھی نہو رواہ ابو داود والنسائی
وابن حبان من حدیث ابن عباس رفعًا وصححہ ابن حبان ورواہ ابن ماجة
شوکانی رہ نے کہا ہے من اجتمع له ذلك عاش فی نعمة سالمًا من کل نقمة انتہی مین
کہتا ہون کہ یہ مجرب ہے ۱۷ **برای امر ہولناك** جو شخص متوقع بلا کا یا
کسی امر ہولناک کا ہو تو وہ یون کہے حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا حتی کہ خوف نفخ
صور سے بھی رواہ الترمذی عن ابی سعید وحسنه ۱۸ **بر وقوع امر
غیر مختار** یون کہے بقدر اللہ وماشاء فعل رواہ مسلم عن ابی ہریرة
والنسائی ولفظه قدر اللہ وما شاء صنع وابن ماجة ۱۹ **وقت مصیبت**
یون کہے انا للہ وانا الیه راجعون اللہم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا
منہا رواہ مسلم ۲۰ **برای خوف از سلطان** اللہم اللہ جبریل
ومیکائیل واسرافیل واله ابراہیم واسمعیل واسحق عافنی ولا تسلطن
احدا من خلقك علی بشیء لا طاقة لی به اسکوابن ابی شیبہ نے وقفًا روایت



Marfat.com

کیا ہے علقمہ بن یزید سے **حکایت** علقمہ کہتے ہین جو شخص خاص شعبی ہو ناوسکو وہ یہ دعا سکہاتے ایک شخص او سکو پڑہ کر سامنے امیر کے گیا امیر نے اوسکو چہوڑ دیا شعبی امام جلیل تابعی کبیر ہین حجاج نے اونکو ظلما قتل کیا تہا **۲۱ علاج وسوسہ** حدیث ابوہریرہ مین واسطے دفع ابتلا روسوسہ کے استعاذہ باللہ کرنا آیا ہے رواہ الشیخان وابوداؤد والنسائی ایکروایت مسلم مین یون ہے کہ اسطرح کہے آمنت باللہ ورسلہ ابوداؤد کی روایت مین یون ہے فقولوا اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ورواہ النسائی ایضا پہر تین بار بائین طرف تہتکار دے اور استعاذہ کرے **۲۲ برای ادای قرض** اللهم اکفنی بحلالك عن حرامك واغننی بفضلك عمن سواك اسکو ترمذی نے علی مرتضے سے روایت کیا ہے اور حسن غریب کہا ہے حاکم نے کہا صحیح ہے **۲۳ برای دیوانہ وگزدم گزیدہ** تین دن تک صبح وشام فاتحہ پڑہ کر اور آب دہن جمع کرکے تہوکے اور لدیغ کے لئے سات بار فاتحہ پڑہے اول کو ابوداؤد نے علاقہ بن صحار سے روایت کیا ہے اور ثانی کو اصحاب صحاح ستہ نے وللہ الحمد **۲۴ وقت احتضار کی یون کہی** اللهم اغفرلی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلی اخرجہ الشیخان عن عایشۃ اور دوسری روایت مین نزدیک ترمذی کے یون آیا ہے اللهم اعنی علی غمرات الموت وسکرات الموت حدیث معاذ مین فرمایا ہے جسکا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہوگا وہ جنت مین جائیگا رواہ ابوداؤد واحمد والحاکم وقال صحیح الاسناد ؛

## اذکار مأثورہ کا بیان

ا۔ حدیث جابر مین فرمایا ہے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے رواہ الترمذی واحمد

وفی روایۃ لاحمد والبزار وھی افضل الحسنات شوکانی کہتے ہین
حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ کلمۂ توحید افضل ذکر اور افضل حسنات ہو وحق لہا ذلک
فانہا مفتاح الاسلام بل بابہ الذی لایدخل الیہ الا منہ بل عمادہ الذی
لا یقوم بغیرہ وھی اکد ارکان الاسلام وھی الفرقان بین الاسلام والکفر
وبین الحق والباطل انتھی حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے جو شخص اسکو خالص دلسے
کہیگا وہ اسعد ناس بشفاعت ہوگا دن قیامت کے اخرجہ البخاری اور جو کوئی
اسکو کہہ کر مرجائیگا وہ داخل ہوگا جنت مین اگرچہ اوسنے زنا کیا ہوگا یا چوری کی ہوگی
رواہ مسلم عن ابی ذر یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جو مختار عاقل اسکو کہکر مرجائے گا
اوسکے لئے جنت واجب ہوگی اور معاصی متقدمہ اوسکو ضرر نہ کرینگے اگرچہ کبائر
ذنوب ہون جیسے زنا وسرقہ وذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء قال الشوکانی
ومن ابی ھذا قلنا لہ صح ھذا عن الصادق المصدوق علی رغم انفک
وھو لا یقول الا الحق لمکان العصمۃ لاسیما فیما طریقہ البلاغ وقد تکلف
قوم لرد ھذا الحدیث الصحیح وما ورد فی معناہ بما لا یسمن ولا یغنی من
جوع وبعضھم تکلف تقییدہ بعدم المانع ولیس علی ذلک اثارۃ من علم
انتھی پھر اسکے تحقیق پر حدیث بطاقہ مفصل طور پر کی ہے **۲ دو کلمۂ سبک**
حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے دو کلمے ہین سبک زبان پر گران ترازو مین محبوب
رحمن کو سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم رواہ الشیخان جویریہ رضی
اللہ عنہا سے فرمایا تھا چار کلمے ہین کہ اگر وزن کئے جائین ساتھ اوسکے جو تونے
آجکے دن کہا تو بھاری نکلین سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضا نفسہ
وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ رواہ مسلم دوسری روایت مین ہر کلمے کے سر پر
سبحان اللہ آیا ہے حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ جو کوئی سبحان اللہ عدد کذا کہتا ہے

Marfat.com

اوسکے لئے اسیقدر لکھا جاتا ہے یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہے اوسپر منت کرے اسجگہہ یہ نہین کہہ سکتے کہ مشقت اسکی قائل کی اخف ہے بنسبت مشقت اوس شخص کے جو انکو مکرر کہہ کر اس عدد تک پہنچے اسلیئے کہ فاتح اس باب کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اونہون نے طرف اس طریق کے ارشاد عباد کیا ہے اور تخفیف مشقت و تکثیر اجور بدون تعب و نصب کے ہے وللہ الحمد اس باب مین اور بھی حدیثین آئی ہین ۳ ایضا حدیث ابو ذر مین فرمایا ہے ہر تسبیح صدقہ ہے ہر تکبیر صدقہ ہے ہر تحمید صدقہ ہے ہر تہلیل صدقہ ہے رواہ مسلم حدیث سمرہ بن جندب مین ان کلمات کو افضل کلام بعد قرآن فرمایا ہے اور کہا ہے کہ یہ خود قرآن ہی مین کے ہین اخرجہ احمد حدیث ابن عمر مین کہا ہے کہ انمین سے ہر حرف پر دس نیکیان لکھی جاتی ہین رواہ الطبرانی حدیث ابوہریرہ مین کہا ہے کہ یہ محبوب تر ہین مجھکو اوس چیز سے جسپہ سورج نکلا ہے رواہ مسلم مراد ساری دنیا ہے حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے کہ جنت خاک پاک و شیرین آب ہے اور وہ میدان ہے اوسمین درخت لگانا انہین کلمات کا کہنا ہے اخرجہ الترمذی حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہر کلمہ پر ایک درخت جنت مین لگایا جاتا ہے اخرجہ ابن ماجہ والحاکم دوسری روایت ابوہریرہ مین کہا ہے لو سپر اپنی آگ سے کہو ان کلمات کو یہ آئینگے دن قیامت کی مجنبات معقبات یہ باقیات صالحات ہین اخرجہ النسائی والحاکم والطبرانی مجنبات یعنے تمہارے آگے آگے چلین گے یا داہنے بائین رہینگے معقبات یعنے تمہارے پیچھے پیچھے ہونگے ایکروایت مین منجیات بھی آیا ہے یعنے نجات دینے والے ہین نار جہنم سے وللہ الحمد حدیث ابو الدرداء مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ بھی زیادہ کیا ہے رواہ الطبرانی انکا نام باقیات صالحات کئی حدیثون مین آیا ہے حدیث ابن ابی اوفے مین فرمایا ہے یہ کفایت کرتے ہین قرآن سے اوس شخص کو جو قرآن نہین پڑھ سکتا ہے رواہ ابن

Marfat.com

ابی شیبۃ حدیث ابوہریرہ مین فرمایاہے کہ اللہ نے کلام سے ان چار کلمون کو چن
لیاہے ہر کلمہ پر بیس نیکیان لکھی جاتی ہین اور بیس برائیان دور ہوتے ہین اور
جسنے الحمد للہ رب العالمین کہا اوسکے لیے تیس حسنات لکھے جاتے ہین
اور تیس سیات اوسکے دور ہوتے ہین رواہ احمد والنسائی والحاکم حدیث
عمران بن حصین مین ہر کلمہ کو انمین سے اعظم تر کوہ احد سے کہاہے رواہ البزار
والطبرانی حدیث ابی موسے مین لا حول ولا قوۃ الا باللہ کو ایک کنز منجملہ کنوز
جنت کے فرمایاہے رواہ اصحاب الستۃ حدیث معاذ مین باب من ابواب الجنۃ
کہاہے حدیث ابوایوب انصاری مین غراس الجنۃ کہاہے اخرجہ ابن حبان ۴۰

استغفار برای مومنین و مومنات جو شخص ہر دن یہ
استغفار کرے گا اوسکے لیے اللہ عوض ہر مومن و مومنہ کے ایک حسنہ لکھیگا رواہ
الطبرانی عن ابی ھریرۃ رافعًا دوسرا لفظ یہ ہے جسکے پاس صدقہ دینے کو کچھ نہو
اوسکے لیے یہی صدقہ ہے رواہ الطبرانی غرضکہ اگر جماعت محصورین ہوگی تو حسنات
محصور بعدد اونکے ہونگے اور جو شخص اللہ کے فضل سے استکثار حسنات چاہے وہ یون
لکھے اللھم اغفر للمومنین والمومنات اوسکے لیے حسنات بیحساب لکھی جائینگے اللہ
کا فضل وسیع ہے اس حدیث مین تعداد استغفار نہین آئی ہے مگر حدیث ابوالدرداء مین
ہر دن ۲۷ بار یا ۲۵ بار کہنا آیاہے اسکا ذکر پہلے ہوچکا مین ہر نماز فرض مین بعد
تشہد کے یون استغفار کرتا ہون اللھم اغفر لی ولوالدی ولمن توالدا وارحمھما
کما ربیانی صغیرا وکبیرا ولجمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات
الاحیاء منھم والاموات انک مجیب الدعوات اس دعا مین والدین کے لیے
بھی استغفار ہوجاتی ہے اور سب اہل ایمان واسلام کے لیے بھی اور بجا آوری حکم
قرآن و حدیث کی بھی ہوجاتی ہے قال تعالی والذین جاؤا من بعدھم

يقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان الآية اور حديث مین آیا ہے او ولد صالح يدعو له الحديث استغفار کے فضائل بیحساب ہین رسالہ محو الحوبہ اسی بیان مین ہر وہ کون سا چاہی جو استغفار سے حاصل نہین ہوتا وہ کونسی بلا ہے جو دور نہین ہوتی اگر حضور دل و رعایت آداب و شروط سے ادا ہوتی ہے تو شعلۂ آتش کا حکم رکھتی ہے اور اگر بے اسکے پڑہی جاتی ہے تب بھی خالی فوائد سے نہین ہوتی ہے اپنی طرف سے تو زبان ساتھہ ان اذکار وادعیہ و استغفار کے تر و تازہ رہے پھر اللہ کا فضل وسیع ہے

| | |
|---|---|
| ہم بھی تسلیم کی خو ڈالین گے | بے نیازی تری عادت ہی سہی |

مومن کو چاہیے کہ اپنی تقصیر رعایت آداب و شروط مین ملاحظہ کرکے تارک ان فضائل وحسنات کا ہو بلکہ امید رکھے کہ طول عادت سے سب شرائط بھی بسہولت ادا ہونے لگین گی

| | |
|---|---|
| لنگ و لوک و خفتہ شکل و بے ادب | سوئے او مے خیز و او را میطلب |

واللہ الموفق والهادی وعلیہ اعتمادی

## ۵ دعاء رفع بلا

اللهم انا نعوذ بك من جهد البلاء ودرك الشقاء وسوء القضاء وشماتة الاعداء ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا تم اللہ سے ان چیزون کی پناہ مانگو اخرجه الشيخان والنسائی۔

## ۶ دعای عافیت

ابن عباسؓ کہتے ہین حضرت نے اپنے چچا عباس سے فرمایا تہا ای عم دعاے عافیت بہت کیا کر رواہ الطبرانی جزری نے کہا ہے عاقل کو مقدار اس کلمہ مین جسکو حضرت نے اپنے چچا کے لیے اختیار فرمایا تہا بہت نظر کرنا چاہیے اور اس بات پر ایمان لاے کہ حضرت کو جوامع کلم عطا

ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انك رءوف رحیم ۱۲

Marfat.com

ہوئی تھی اور حکم مختصر کر کے دے گئے تھے کیونکہ جسکو عافیت ملی اوسکو ہر امید ملی قلباً و
قالباً و دیناً و دنیاً اور وہ ہر خوف داریں سے علماً و یقیناً محفوظ رہا حضرت سے دعای
عافیت کرنا بتواتر لفظاً و معنیً پچاس طریق سے ثابت ہوا ہے حالانکہ آپکے سارے گناہ
اگلے پچھلے مغفور ہو چکے تھے اور آپ علی الاطلاق حقیقۃً معصوم تھے پہر ہماری کیا
ہستی ہی کہ ہمتو نشانہ تیر قدر اور عرض نفس و ہوی و شیطان مین پڑے ہین جسطرح کہ
حدیث مین آیا ہے اللھم انا نسالك العافیۃ فی الدنیا و الاخرۃ انس کہتے ہین
ایک آدمی نے حضرت کے پاس آکر کہا کون دعا افضل ہے فرمایا تو اپنے رب سے عافیت
ومعافات دنیا و آخرت مین مانگ اوسنے دوسرے دن آکر پھر یہی کہا آپ نے پھر وہی
فرمایا اوسنے تیسرے دن آکر پہر یہی کہا فرمایا اذا اعطیت العافیۃ فی الدنیا واعطیتھا
فی الاخرۃ فقد افلحت رواہ الترمذی وقال حدیث حسن انتہی معاذ بن جبل
کا لفظ رفعاً یہ ہے ما من دعوۃ احب الی اللہ ان یدعوبھا عبد من ان یقول اللھم
انی اسألك المعافاۃ والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ رواہ الطبرانی و رجالہ
رجال الصحیح بالجملہ احادیث اس باب مین عموماً و خصوصاً بہت آئی ہین جنکا استیفا
محتاج مزید بسط ہی اور جس شخص کو ساتھ علم سنت مطہرہ کے خبرت حاصل ہی وہ جان
سکتا ہے کہ جو کچھ جزری رحمہ نے اس باب مین کہا ہے اور اوپر گذر چکا وہ درست ہے
یعنے یہ دعا پچاس طریقہ سے ثابت ہی حالانکہ تواتر اس مقدار سے کم مین بھی ثابت ہوتا ہے
اسجگہہ سے معلوم ہوا کہ ثبوت دعاے عافیت کا حضرت سے قولاً و تعلیماً للغیر
یقینی ہی صدق و صحت اوسکی معلوم ہے منجملہ اوسکے فوائد کے ایک حسن خاتمہ ہی
وللہ الحمد

## ۷ دعای جامع

انس کہتے ہین اکثر دعا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ تھی اللھم آتنا فی الدنیا

Marfat.com

حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار رواہ البخاری ومسلم صحیح
مسلم مین اتنا اور زیادہ کیا ہی کان انس اذا اراد ان یدعو بدعوۃ دعا بہا
واذا اراد ان یدعو بدعاء دعا بہا فیہ واخرجہ من حدیثہ ابوداود
والنسائی شوکانی رحہ نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث جوامع الکلم مین سے ہے حضرت جوامع
کو ادعیہ مین سے مستحب رکھتے تھے اور ما سوے کو ترک فرماتے کما اخرجہ ابن ماجۃ
باسناد جید من حدیث عایشۃ رضی اللہ عنہا تفسیر حسنتین مین اختلاف ہی
بہت سی اشیا کا ذکر کیا ہے فتح القدیر مین تفصیل اوسکی مذکور ہے حاصل یہ ہی کہ
یہ صیغہ عام ہے ہر خصلت کو خصال حسنہ دارین سے شامل ہی انتہی حاصلہ

## خاتمہ

اذکار وادعیہ جو احادیث صحیحہ مین آئے ہین وہ بہت کثرت سے ہین اور ہر کام
کی دعا اور ہر مقام کا ذکر جدا جدا آیا ہے اور ہر حاجت کی دعا علیحدہ علیحدہ آئی ہی
کتب اذکار وادعیہ مین مع الفاظ احادیث مذکور ہین خوبی ذکر کی یہ ہے کہ ذاکر
ذکر مین اتنا مستغرق ہو کہ مذکور ذکر ہوجاے ولنعم ما قیل ؎

| | |
|---|---|
| نقد کنت دھرًا قبل ان یکشف الغطا | اخالك انی ذاکر لك شاکر |
| فلما اضاء اللیل اصبحت شاھدا | بانك مذکور و ذکر و ذاکر |

رسالہ کشف الستر عن وجہ الفکر والذکر مین فضائل وطرایق ان دونون امر
کے لکھے گئے ہین اوسکی طرف مراجعت کرنا چاہیے لکن اس زمانہ مین یہ ہمت ہزار
مین دوچار کو بھی میسر نہین ہے کہ اونکو عمل مین لاے اگرچہ گاہ گاہ ہو پھر اوس پر مداومت
کرنیکا کیا ذکر ہے اور کسکا ایسا حوصلہ ہے جو ان سبکو اپنا وظیفہ مقرر کرلے
الا من شاء اللہ تعالی ودفقہ ورحمہ اس رسالہ مین ایک قطرہ دریا سے
اور ایک ذرہ بیابان سے لیا گیا ہے مگر اصح الصحیح اگر کوئی طالب آخرت اور تاجر

Marfat.com

عقبی اسیقدر اذکار واد کا حافظ و محافظ رہے تو سمجھو کہ اوسنے اپنی ناؤ ڈوبنے سی بچالی اور ساری خوبی کونین کی حاصل کرلی اللہ تعالیٰ مجھکو اور میری اولاد و احفاد کو توفیق دے کہ وہ اسقدر ذکر و دعا مین کسی طرح تقصیر روا نرکھین شاید اللہ تعالیٰ اونپر اپنا رحم وکرم کرے اور ورطۂ ہلاک سی بچاکر ساحل نجات بلکہ موطن مراد پر پھنچاے وما ذلك علی اللہ بعزیز الحمد للہ تعالیٰ کہ یہ رسالہ دو روز مین بتاریخ نہم ربیع الاول ۱۳۰۵ھ ہجری تمام ہوا الحمد للہ الذی بنعمته وعزته تتم الصالحات اللھم انا نسألك العفو والعافیة والمعافاة والسلامة وحسنة الدارین والوقایة من کل شر فیھما ومن عذاب النار وصلی اللہ علی خیر خلقه محمد واله وصحبه سید الکائنات الی ابد الآباد فقط

تمت

# صحت نامہ غراس الجنۃ

| صفحہ | سطر | خطا | صواب | صفحہ | سطر | خطا | صواب |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۳ | ۱۹ | پہچائیگی | پہونچائیگی | ۱۸ | ۱۷ | والنسائی | النسائی |
| ۵ | ۲ | صبح | شام | ۲۱ | ۳ | بااوقات | باوقات |
| 〃 | 〃 | شام | صبح | ۲۲ | 〃 | دواقرہ | واقرہ |
| ۶ | ۲۰ | السنن | ابن السنی | ۲۳ | ۶ | التا | التامۃ |
| ۷ | ۷ | غدات | غدا | ۲۵ | ۳ | محرب | مجرب |
| 〃 | ۱۵ | ولا | لا | ۲۷ | ۱۲ | ویقول | یقول |
| 〃 | ۱۸ | اوراجر | مگراجر | 〃 | ۱۹ | آچکے | آچکے |
| 〃 | 〃 | غنیم | عظیم ہے | ۲۸ | ۱۵ | اوسپر | سپر |
| ۱۰ | ۱۲ | زبن | زمین | ۳۰ | ۱۲ | لوگ | لوک |
| ۱۲ | ۹ | خطای | خطایای | ۳۱ | ۲ | ودینا | ودنیا |
| ۱۳ | ۲ | کثرا | کثیرا | 〃 | ۵ | قدرا | قدر |
| 〃 | ۲ | کیثرا | کثیرا | 〃 | 〃 | عرض | غرض |
| ۱۶ | 〃 | فراغ | فراغ | 〃 | ۱۲ | اوالعافیۃ | والعافیۃ |
| 〃 | ۱۸ | درواہ | رواہ | ۳۲ | ۳ | بدعا | بدعاء |
| ۱۷ | ۱۸ | بالمجبۃ | بالمحبۃ | 〃 | ۱۷ | نرار | نزار |
| ۱۸ | ۴ | سرسر | سرپر | + | + | + | + |

تمت بالخیر

Marfat.com

# كشف الستر عن

# وجه الذكر والفكر

طبع في المطبع مفيد عام

الكائن في بلدة آكره

سنة ١٣٠٥ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل ذکرہ عدۃ للصالحین وفکرہ جنۃ و واقیۃ عن الشیاطین
والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد سید المرسلین الذی یتوصل بہ الی خیر الدنیا والدین
وعلی آلہ الطاہرین واصحابہ الہادین **اما بعد** اللہ تعالی نے کتاب عزیز
مین فرمایا ہے الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم ویتفکرون فی
خلق السموات والارض ربنا ما خلقت ہذا باطلا یعنے وہ لوگ جو یاد کرتے ہین
اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور دہیان کرتے ہین آسمان وزمین کی پیدایش
مین اے رب ہمارے نہین بنایا تو نے اونکو عبث یہ آیت دلیل ہو اس بات پر کہ اللہ پاک کا یاد کرنا اور اوسکے
مخلوقات مین دہیان کرنا ایک امر لایق مدح وثنا کے ہے ولہذا قرآن وحدیث مین فضائل ذکر وفکر
کے بہت آئے ہین عبادت بہی انہین دو قسم مین منحصر ہے اعمال ظاہری ذکر ہوتے ہین
افعال قلب فکر ہوتے ہین مسلمان پر واجب ہے کہ جب اس آیت کو سنے کہ وما خلقت
الجن والانس الا لیعبدون تو جان لے کہ مقصود میری آفرینش سے یہی ہو کہ مین تمام عمر اپنی



Marfat.com

ابتدا از زمان تکلیف سے تا موت پرستش خدا مین صرف کرون اور یہ پرستش اسی طرح پر ہوسکتی ہے کہ کبھی مشغول ذکر رہون اور کبھی مصروف فکر اور یہ مشغلہ جب ہی آدمی سے بن سکتا ہے کہ ان دونون الفاظ کے معنے و کیفیت پر آگاہ ہو ورنہ طلب مجہول کی ہوگی لہذا اس رسالہ مین بیان متعلقات ذکر و فکر کا آیات و احادیث و کلام علماء آخرت سے کیا جاتا ہے اور منظور یہ ہے کہ تحریر ان امور کے نہایت اختصار سے عمل مین آئی اسلیے کہ ہمتین قاصر ہین و خیر الکلام ما قل و دل یہ رسالہ ایک مقدمہ و دو باب و ایک خاتمہ پر تمام ہے رب یسر و تمم بالخیر اس سے پہلے اگرچہ ایک رسالہ زیادۃ الایمان نام بیان اذکار مین بزبان اردو لکھا گیا ہے لکن طرز اوسکے بیان کا جدا ہے اور روش اس رسالہ کی علیحدہ ہے اوسمین فقط حال الفاظ ذکر کا ہے اور ادعیہ صحیحہ ماثورہ مذکور ہین اور اسمین ہمراہ آداب ذکر کے طریق فکر کا بھی بتایا گیا ہے اور بعض اذکار خاصہ کا بیان مع فوائد بعینہ لکھا گیا ہے و باللہ التوفیق

## مقدمہ بیان مین مطلق فضیلت ذکر کے

قال اللہ تعالی فاذکرونی اذکرکم تم یاد رکھو مجکو مین یاد رکھون تمکو ثابت بنانی نے کہا تھا مجھے معلوم ہے کہ میرا رب مجکو کب یاد کرتا ہے لوگ ڈر گئے اور کہا آپ یہ بات کیسی جانتے ہین فرمایا جب مین اوسکو یاد کرتا ہون تو وہ مجکو یاد کرتا ہے وقال تعالی اذکروا اللہ ذکرا کثیرا یعنے اللہ کو بہت سا یاد کیا کرو وقال تعالی فاذا افضتم من عرفات فاذکروا اللہ عند المشعر الحرام واذکروہ کما ھدٰکم یعنے جب طواف کو چلو عرفات سے تو یاد کرو اللہ کو پاس مشعر حرام کے اور ذکر کرو اوسکا جسطرح تمکو سکھایا وقال تعالی فاذا قضیتم مناسککم فاذکروا اللہ کذکرکم آباءکم او اشد ذکرا جب کر چکو تم اپنے حج کے کام تو یاد کرو اللہ کو جیسے یاد کرتے تھے اپنے باپ دادون

بلکہ اس سے بہی زیادہ یاد کرو اور فرمایا فاذا قضیتم الصلوٰۃ فاذکروا اللہ قیاما و قعودا و علے جنوبکم پہر جب نماز پڑہ چکو تو یاد کرو اللہ کو کہڑے اور بیٹہے اور پڑے ابن عباس نے کہا اس سے یہ مراد ہے کہ رات کو اور دن کو خشکی و تری و حضر و سفر و تونگری و مفلسی و بیماری و تندرستی مین باطنًا و ظاہرًا ذکر کرتے رہو ۞

| | | | |
|---|---|---|---|
| ورد زبان و مونس جانست نام یار | | یکدم نمی رود کہ مکرر نمی شود | |

اور تہوڑا ذکر کرنے والون کی مذمت کی ہے فرمایا و لا یذکرون اللہ الا قلیلا یہ حقین منافقین کے کہا ہے اور فرمایا واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفۃ ودون الجہر من القول بالغدو والآصال ولا تکن من الغافلین یاد کرتا رہ اپنے رب کو جی مین گڑگڑاتا اور ڈرتا اور پکار سے کم آواز بولنے مین صبح و شام کے وقتون مین اور مت رہ غافل ابن عباس نے کہا اس آیت کے دو معنے ہین ایک یہ کہ جتنا تم اللہ کو یاد کرتے ہو اللہ کا تمکو یاد کرنا اوس سے بڑا ہے دوسرے یہ کہ خدا کا ذکر ساری عبادتون سے بڑہ کر ہے اسکے سوا اور بہت آیات ہین جیسے و لذکر اللہ اکبر ای اکبر مما سواہ من الاعمال الصالحۃ وقولہ واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون وقولہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب وقولہ والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے قال اللہ تعالی انا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا ذکرنی فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منہ اخرجہ البخاری ومسلم والترمذی یہ حدیث قدسی ہے اسمین اللہ نے اپنے بندون کو اسبات کی ترغیب دی ہے کہ وہ ساتہ اللہ کے نیک گمان رکہین اللہ بہی مطابق اونکے گمان کے اونکے ساتہ معاملہ کریگا سو جو کوئی اللہ سے گمان خیر و حسن ظن رکہتا ہے اللہ اوسپر خیرات جزیلہ و تفضلات جمیلہ و محاسن تکرمات و سوابغ عطیات کا افاضہ فرماتا ہے اور جسکا گمان ساتہ اللہ کے ایسا نہین ہوتا ہے تو اللہ کا معاملہ بہی ساتہ اوسکے ویسا نہین ہوتا یہی معنے ہین اسبات کے کہ اللہ نزدیک

Marfat.com

اپنے بندے کے گمان کے ہوتا ہے اب بندہ کو چاہیے کہ اپنے رب کے ساتھ جمیع حالات مین نیک گمان رہے اور اس امر کی تحصیل مین استحضار اولۂ سعت رحمت سے استعانت چاہیے
**حکایت** خلیفۂ عادل عمر بن عبد العزیز رح کہتے تھے یامن وسعت رحمتہ کل شئ انی شئ فلیسعنی رحمتک یا ارحم الراحمین مین کہتا ہون یا من کتب علے نفسہ الرحمۃ لعبادہ انی من عبادک فارحمنی یا ارحم الراحمین یہ بھی ثابت ہوا کہ اللہ وقت ذکر کے ہمراہ اپنے بندے کے ہوتا ہے اسکا مقتضی یہ ہے کہ بندہ کیطرف رحمت سے دیکھے اور توفیق دیوے اوسکی مدد و تسدید کرے معیت اللہ کی اگرچہ عموماً بھی آئی ہے جیسے ھو معکم اینما کنتم لکن یہ معیت خاص ہے جو کہ ذاکر کو حاصل ہوتی ہے اسکا مقتضی مزید عنایت و وفور اکرام وتفضل تام ہے

| | | | |
|---|---|---|---|
| صاحبا در حق آزاد عنایت فرما | | بندۂ خاص جناب ست تو ہم میدانی | |

مراد ذکر نفسی سے یا تو یہ ہے کہ دلمین یاد کرتا ہے نہ زبان سے اسکا اجر بھی لوگونسے مخفی طور پر دیا جائیگا یا یہ مراد ہے کہ ذکر تو زبان ہی سے کرتا ہے مگر چپکے سے نہ چلاکر ملاء سے مراد مجمع و حلقہ ہے یعنے اگر مجلس مین بیٹھ کر ہمراہ مجلس والون کے ذکر کیا تو اسکا ذکر بھی اللہ اپنے مجمع ملائکہ مین کرتا ہے اور درجہ بلند فرماکر اسکی شان کو بڑھاتا ہے ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ما صدقۃ افضل من ذکر اللہ رواہ الطبرانی فی الاوسط والسیوطی فی الجامع الصغیر وحسنہ المنذری وقال الہیثمی ان رجالہ موثقون اسمین دلیل ہے اسبات پر کہ کوئی چیز جمیع انواع صدقہ سے اللہ کے ذکر پر بڑھ کر نہین ہے کیونکہ نکرہ سیاق نفی مین آیا ہے ہر صدقہ کو شامل ہے اسکا مقتضا یہ ہوا کہ کوئی سا صدقہ کیون نہو ذکر اللہ سے افضل نہوگا یا تو برابر اوسکے ہوگا یا کمتر اور ذکر برابر اوس صدقہ کے ہوگا یا افضل تر اوس سے مگر کمتر نہوگا ابو الدرداء کا لفظ مرفوع یہ ہے الا اخبرکم بخیر اعمالکم وخیر لکم من اطباق

Marfat.com

الذهب والفضة وخير لكم من ان تلقوا عدوكم فتضربوا اعناقهم ويضربوا
اعناقكم قالوا بلى قال ذكر الله اخرجه احمد والترمذي والحاكم وغيرهم
اسمین دلیل ہے اسبات پر کہ ذکر بہترین اعمال ہے عموما تواب سارے اعمال عباد
سے نزدیک اللہ کے افضل ٹھیرا اور درجہ مین بلند اور برکت مین سبسے زیادہ نامی ہوا
یہ ترغیب عظیم ہے واسطے ذکر کے پہر اوسکو طبق زر وسیم وجہاد سے بھی بہتر فرمایا اس سے
مزید تاکید ومبالغہ فضیلت نکلا احادیث اس باب مین کہ اللہ کا ذکر نفس جہاد وصدقہ سے
افضل تر ہے بہت آئی ہین تحفۃ الذاکرین ونزل الابرار مین مذکور ہین اور حدیث ابو موسیٰ
مین مثال ذاکر کی زندے سے اور مثال غیر ذاکر کی مردہ سے ارشاد فرمائی ہے رواہ البخاری
اس تمثیل مین ایک بڑی منقبت وفضیلت ہے ذاکر کی کہ اوسکو حی اور غافل کو میت ٹھیرایا ہے
ابو ہریرہ وابو سعید کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے لا یقعد قوم یذکرون اللہ تعالی الا حفتہم
الملائکة وغشیتهم الرحمة ونزلت علیہم السکینة وذکرہم اللہ فیمن عندہ
اخرجه مسلم اسمین ترغیب عظیم ہے واسطے اجتماع علی الذکر کی ہر خصلت ان خصال اربع
مین سے رغبت راغبین کو اوبہاتی ہے اور عزم صالحین کو قوت ذکر رب العالمین پر بخشتی
ہے معاذ کا لفظ یہ ہے ما عمل ابن ادم عملا انجی له من عذاب اللہ من ذکر اللہ قالوا
ولا الجہاد فی سبیل اللہ قال ولا الجہاد فی سبیل اللہ الا ان یضرب بسیفه حتی ینقطع
ثلاث مرات اخرجه الطبرانی فی الکبیر وابن ابی شیبة یہ حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ ذکر
افضل ہے جہاد سے ابو موسےٰ نے رفعا کہا ہے لو ان رجلا فی حجرہ دراہم یقسمها وآخر
یذکر اللہ لکان الذاکر افضل رواہ الطبرانی وحسن اسنادہ المنذری فی الترغیب
والترہیب وقال الہیثمی رجاله وثقوا اسمین دلیل ہے اسبات پر کہ ذکر افضل تر ہے صدقہ
سے حدیث انس مین حلق ذکر کو ریاض جنت فرمایا ہے رواہ الترمذی مراد حلق سے
جماعت مردم ہے جو بشکل دائرہ بیٹھ کر ذکر کرین ابو سعید خدری کا لفظ رفعا یہی اکثر

Marfat.com

ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون رواہ ابن حبان فی صحیحہ اس حدیث مین دلیل ہے جواز
جہر بالذکر پرا ور پہلے حدیث من ذکرنی فی ملاء الخ گذر چکی ہے یہ مجنون کہنا اہل ذکر کو
اسلئے ہوگا کہ لوگ اونکو دیکھینگے کہ وہ ہمیشہ ذکر مین لگے رہتے ہین اونکے ہونٹ ذکر سے
ہلتے رہتے ہین بدن خوف سے اللہ کے کانپتا رہتا ہے دیکھنے والے یہ خیال کرتے ہین کہ یہ لوگ
موسوس مصاب بدیوانگی ہین اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ مشغول طاعت نہین ہین اور
گناہون مین پہنسے رہتے ہین وہ اہل ذکر کے ساتھہ مسخراپن اور استہزا کیا کرتے ہین
اسلئے کہ اونکے دلون پہ مہر لگ گئی ہے وہ شمار مین مخذولین کے ہین شوکانی رحمہ نے
تحفۃ الذاکرین مین لکھا ہے کہ بعض احادیث مقتضی اسرار ذکر آئے ہین اور بعض مقتضی
جہر ذکر کے جمع میان احادیث اسطرح پر ہے کہ یہ امر مختلف ہے باختلاف احوال واشخاص
کبھی جہر افضل ہوتا ہے جبکہ ریا سے امن حاصل ہو یا جہر مین تذکیر غافلین اور اونکے
تنشیط اس شخص کی اقتدا کرنے مین متصور ہو اور کبھی اسرار افضل ہوتا ہے جبکہ امر
برخلاف اسکے ہو انتہے مین کہتا ہون دوسری صورت یہ ہے کہ جہان جہر آیا ہے وہان
جہر کرنا بہتر ہے اور جہان اسرار آیا ہے وہان اسرار کرنا افضل ہے اور جہان نہ جہر
آیا ہے اور نہ اسرار وہان ذاکر کو اختیار ہے چاہے جہر کرے چاہے اسرار انس کہتے
ہین حضرت نے فرمایا ہے اگر مین پاس ایسی قوم کے بیٹھون جو نماز صبح سے سورج نکلنے تک
اللہ کا ذکر کرتے ہین تو یہ دوستتر ہے مجھکو اس بات سے کہ مین چار نفس اولاد اسمعیل
سے آزاد کرون اور اگر بیٹھون مین پاس ایسے لوگون کے جو ذکر کرتے ہین اللہ کا
عصر سے سورج ڈوبنے تک تو یہ دوستتر ہے مجکو چار نفس آزاد کرنے سے اخرجہ ابوداؤد
بیضاوی نے کہا یہان چار چیزین ہوئین ایک ذکر اللہ کا دوسرے بیٹھنا واسطے ذکر
کے تیسرے مجتمع ہونا ذکر پر چوتھے استمرار ذکر کا طلوع یا غروب تک حدیث دلیل ہے
مزید شرف ذکر پر ان دو وقتون مین ہمراہ جماعت ذاکرین کے حدیث مین آیا ہے کہ جو

کوئی ایک گردن آزاد کرتا ہے تو اللہ ہر عضو اوسکا عوض ہر عضو رقبہ کے آگ دوزخ
سے آزاد کردیتا ہے اور یہان چار نفس کا آزاد کرنا ایکوقت کے ذکر مین فرمایا ہے
یہ بڑی فضیلت ہے ذکر خدا کی ابوہریرہ نے مرفوعاً کہا ہے جو لوگ کسی مجلس مین بیٹھ کر ذکر
الٰہی کرتے ہین تو اونکو فرشتے گھیر لیتے ہین اور رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ اونکا
ذکر اپنے پاس کے لوگون یعنی ملا اعلیٰ مین کرتا ہے رواہ مسلم۔

## باب اول بیان مین ذکر کے

اس باب مین کئی فوائد ہین **فا** سب سے پہلے اذکار مین تلاوت قرآن مجید کی
ہے اسکی بہت بڑی فضیلت ہے خود اللہ نے اسکا نام ذکر رکھا ہے فرمایا انا نحن
نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور حدیث عثمانؓ مین رفعاً آیا ہے خیرکم من تعلم
القرآن وعلمہ رواہ البخاری یعنے بہتر تم مین وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھاوے
ابوسعید کا لفظ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس شخص کو قرآن کا پڑھنا مجھسے سوال
کرنے اور دعا مانگنے سے روکتا ہے مین اوسکو شکر گزارون کے ثواب سے بہتر دیتا
ہون رواہ الترمذی نسائی وابن ماجہ کا لفظ رفعاً یون ہے اھل القران اھل
اللہ وخاصتہ ابوامامہ باہلی نے کہا قرآن کو پڑھو یہ لٹکے ہوے قرآن کہین تمکو
مغالطے مین نڈالین اللہ اوس دل کو عذاب نہین کرتا جو قرآن کا ظرف ہو ابن مسعودؓ
نے کہا جب تم علم کا ارادہ کرو تو قرآن کو حاصل کرو کہ اوسمین اگلے پچھلون کا علم
ہے دوسرا لفظ انکا رفعاً نزدیک ترمذی کے یہ ہے کہ حضرت نے کہا جسنے پڑھا ایک حرف
کتاب اللہ کا اوسکے لئے نیکی ہے ہر نیکی دس گنی ہوتی ہے یعنے ہر حرف پر دس نیکیون
کا ثواب ملتا ہے مین یہ نہین کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام
ایک حرف اور میم ایک حرف عمرو بن العاص نے کہا کہ قرآن کی ہر ایک آیت جنت کا

Marfat.com

ایک درجہ ہے اور تمہارے گھرون کا چراغ ہے جو شخص قرآن پڑہتا ہے اُسکے دونون
پہلومین نبوت مندرج ہوجاتی ہے اتنا فرق ہے کہ اوسپر وحی نہین آتی **حکایت**
امام احمد فرماتے ہین مینے اللہ پاک کو خواب مین دیکھا عرض کیا الٰہی جن چیزون سے
طالب تقرب تیرا قرب حاصل کرتے ہین اونمین سے افضل کون سی چیز ہے فرمایا اے احمد
سب سے افضل میرا کلام ہے مینے عرض کیا کہ الٰہی سمجھنے کے ساتھہ یا بے سمجھے فرمایا دونون
طرح سے فضیل بن عیاض نے کہا ہے جو شخص قرآن کا حافظ ہے وہ اسلام کا نشان
بردار ہے اوسکو چاہیے کہ لہو وسہو ولغو والون کے ساتھہ ان امور مین مشغول نہو
کہ تعظیم حق قرآن کی اسی باتکو چاہتی ہے **حکایت** ولید بن مغیرہ نے حضرت سے
کہا کہ میرے سامنے قرآن پڑہو آپنے یہ آیت پڑہی ان اللہ یامر بالعدل والاحسان
وایتاء ذی القربی وینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون
کہا دوبارہ پڑہو دوبارہ پڑہی کہا اسمین حلاوت وطلاوت ہے اسکے نیچے کا حصہ
مینہہ کی طرح برستا ہے اور اوپر کا حصہ بہت پہل رکھتا ہے اور یہ آدمی کا قول نہین
ہے **حکایت** قاسم بن عبد الرحمن نے ایک عابد سے پوچھا یہان کوئی ایسا نہین
ہے جس سے تمکو اُنس ہو اوسنے اپنا ہاتھہ قرآن شریف کی طرف بڑہا کرا وسکو اپنی
گود مین رکھہ لیا اور کہا کہ یہ انیس ہے **ف** انس بن مالک نے کہا بہت لوگ قرآن
کی تلاوت کرتے ہین حالانکہ قرآن اونکو لعنت کرتا ہے میسرہ نے کہا بدکار آدمی کے پیٹ
مین قرآن مسافر و بیکس ہے بعض علما نے کہا ہے کہ جب آدمی قرآن پڑہتا ہے پھر
اور گفتگو اوسمین ملا دیتا ہے پہر پڑہنے لگتا ہے تو اوس سے یہ کہا جاتا ہے کہ تجکو
ہمارے کلام سے کیا علاقہ ابن رباح نے کہا مین قرآن کو یاد کرکے پچتایا اسلیئے کہ
مینے سنا ہے کہ قیامت مین قرآن والون سے وہ سوال ہوگا جو انبیا علیہم السلام
سے ہوگا حدیث عقبہ بن عامر مین فرمایا ہے کہ اس امت کے اکثر منافق قاری ہونگے



Marfat.com

رواہ احمد باسنادفیہ ابن لہیعۃ بعض اہل علم نے کہا ہے آدمی قران کی تلاوت کرتا ہے اور نادانستہ اپنی آپکو لعنت کرتا ہے یعنے الا لعنۃ اللہ علی الظالمین کہتا ہے حالانکہ خود اپنے نفس پر ظلم کرنیوالا ہے اور یہ آیت پڑہتا ہے الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور خود جہوٹا ہوتا ہے ابن مسعود نے کہا ہے قرآن لوگون پر اسلئے اوتارا گیا ہے کہ بموجب اوسکے عمل کرین یارون نے اوسکے پڑہنے پڑہانے کو عمل ٹہیرالیا ہی ایک شخص اول سے آخر تک سارا قرآن پڑہ جاتا ہے ایک حرف بہی اوس سے باقی نہین رہتا مگر بموجب اوسکے عمل نہین کرتا ہے ابن عمر وجندب نے کہا ہمکو ایمان قرآن سے پہلے ملتا تہا جب کوئی سورت اترتی اوسکے حلال وحرام کو سیکہتے امر ونہی سے واقف ہوتے جس جگہہ توقف چاہیے اوسکو معلوم کرتے اب ہمنے ایسے لوگ دیکہے جنکو قرآن ایمان سے پہلے ملتا ہے وہ الحمد سے لیکر آخر تک پڑہ جاتے ہین اور نہین سمجہتے کہ امر ونہی کیا ہے اور کس جگہہ توقف کرنا مناسب ہے کہانس سی کاٹتے چلے جاتی ہین **ف** آداب ظاہری تلاوت قرآن کے دس ہین ایک یہ کہ باوضو ادب و وقار سے کہڑا ہو یا بیٹہا قبلہ رخ گردن جہکائے پڑہے نہ چارزانو تکیہ لگائے ہوے جیسے شاگرد ساشنے اوستاد کے بیٹہتا ہے پہر سب حالتون سے بہتر یہ ہے کہ قرآن کو نماز کے اندر کہڑے ہوکر مسجد مین پڑہے اور اگر بے وضو لیٹ کر پڑہیگا تو بہی ثواب ملیگا قال تعالی الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم اس آیت مین سب حالتون کی تعریف کی ہے مگر قیام کو پہلے ذکر کیا پہر قعود کو پہر لیٹنے کو علی رضے نے کہا قیام مین ہر حرف پر سو حسنات کا ثواب ہوتا ہے اور قعود مین ہر حرف پر پچاس نیکیون کا اور بے وضو مین لیٹ کر دس نیکیون کا پہر رات کا قیام بہتر ہے کہ اوسدم دلجمعی ہوتی ہے ابی ذر غفاری نے کہا کثرت سجدات دنکو ہوتی ہے اور زیادت قیام رانکو دوسرے یہ کہ مقدار قرات مین موافق سنت کے ہو یعنے تین

Marfat.com

دن سے کم مین ختم نکرے حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے من قرء القران فی اقل من ثلاث لم یفقهه اور خود ابن عمر سے کہا تہا کہ ایک ہفتہ مین ایک ختم کیا کرو روا ہ الشیخان حضرت عثمان و زید بن ثابت و ابن مسعود و ابی بن کعب سبکا یہی دستور تہا کہ ایک ہفتہ مین ختم کیا کرتے تہے دوسرا مقدار یہ ہے کہ ہر دن ایک پارہ پڑہے مہینے مین ایک ختم کرے یہ بہت کم ہے جسطرح کہ ہر تین دن مین ایک ختم کرنا بہت ہے عابد کو نچاہیے کہ ایک ہفتہ مین دو ختم سے کم کرے مگر اوس صورت مین کہ دل کے اعمال طے کرتا ہو تو ہفتہ وار ایک ختم کا مضائقہ نہین اور عالم اگر قرآن کے معانی مین خوب غور کرتا ہو تو اوسکو مہینے مین ایک ختم کافی ہے تیسرے یہ کہ صحابہ نے سات منزلین قرآن کی یون مقرر کی تہین کہ شب جمعہ کو فاتحہ سے مائدہ تک اور شنبہ کی شبکو انعام سے ہود تک روز یکشنبہ کی راتکو یوسف سے مریم تک اور دوشنبہ کی شبکو طہ سے قصص تک اور منگل کی رات کو عنکبوت سے صاد تک اور بدہ کی راتکو زمر سے رحمن تک اور جمعرات کی شبکو واقعہ سے آخر قرآن تک پڑہتے حضرت عثمان کا یہی دستور تہا ابن مسعود بہی ہفتہ مین ایک ختم کرتے لکن اونکی ترتیب جدا تہی بعض نے کہا کہ سات منزلین یون ہین کہ پہلی منزل فاتحہ کی تین سورتون تک دوسری پانچ کی تیسری سات کی چوتہی نو کی پانچوین گیارہ کی چہٹی تیرہ کی ساتوین ق سے آخر تک ان منازل کو فمی بشوق کہتے ہین کہ ہر حرف اول منزل کی سورت کا پہلا حرف ہے صحابہ اسیطرح پڑہتے تہے اس باب مین ایکحدیث بہی اوس بن حذیفہ سے نزدیک ابو داؤد و ابن ماجہ کے مروی ہے چوتہے یہ کہ قرآن مجید کو خوشخط و صاف لکہے کہ پڑہنے والے غلطی نکرین حسن بصری و ابن سیرین خمس و عشر و جزو کو برا جانتے تہے اسلئے کہ رفتہ رفتہ کہین اور زیادتیان نہو جائین ابن سیرین قرآن معرب مین پڑہنے حالانکہ اعراب کو برا جانتے تہے حجاج بن یوسف نے اعراب

نکالے کلمات و حروف گنوائے تیس پارسے مقرر کیے نصف و ثلث و ربع لکھوایا
پانچوین یہ کہ قرآن پاک کو اچھی طرح ٹہیر کر پڑہنا مستحب ہی کیونکہ قرات سے مقصود
تفکر ہے ام سلمہ نے کہا حضرت کلمہ کلمہ کو جدا جدا پڑہتے تھے رواہ ابوداود والترمذی
والنسائی ابن عباس نے کہا اگر مین اذا زلزلت و قارعہ کو سمجھکر پڑہون تو اس
سے بہتر ہے کہ بقرہ و آل عمران کو گھسیٹ جاؤن غرضکہ ٹہیر کر پڑہنے مین توقیر و حرمت
واثر زیادہ ہے یہ کچھ اسلیئے نہین ہے کہ معنے سمجھے مرد عجمی جو لغت عربی نہین جانتا
وہ اوسکے معنے کیا سمجھیگا چھٹے یہ کہ رونا ہمراہ قرارت کے مستحب ہی حدیث سعد بن
ابی وقاص مین فرمایا ہے قرآن پڑہو اور رؤو اگر رو نسکو تو رونے کی صورت بناؤ
رواہ ابن ماجۃ ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین لیس منا من لم یتغن بالقرآن رواہ البخاری
یعنے وہ ہم مین سے نہین ہے جو قرآن کو خوش الحانی سے نہ پڑہے **حکایت** صالح
مری نے کہا مینے حضرت کے سامنے خواب مین قرآن پڑہا فرمایا صالح یہ تو قرارت
ہوئی رونا کہان ہے پہر تکلف رونے کی یہ تدبیر ہے کہ اپنے دل پر حزن لائے
کہ غم سے رونا آتا ہے اسکے موجود کرنے کی یہ صورت ہے کہ قرآن کی تہدید و وعید
و زجر و عہد و پیمان کو سوچے پہر اپنی کوتاہی کو اوسکی بجاآوری مین خیال کرے اگر اسپر بہی
حزن نہو تو حزن نہونے پر رو ہے کہ یہ بڑی سختی ہے **مصرع** موم سمجھے تھے تیری دل کو سو پتھر نکلا
ساتوین یہ کہ حقوق آیات کا لحاظ رکھے جب آیت سجدہ پر گزری سجدہ کرے
قرآن مین چودہ سجدہ ہین اور سورۂ حج مین دو سجدے اور ص بے سجدہ ہے ادنی درجہ
اس سجدہ کا یہ ہے کہ ماتہا زمین پر لگادے کامل سجدہ یہ ہے کہ تکبیر کہکر سجدہ کرے اور
یہ دعا کہے سجد وجھی للذی خلقه وصوره وشق سمعه وبصره بحوله وقوته فتبارک
الله احسن الخالقین یا موافق آیت سجدہ کے دعا مانگے پہر تکبیر کہکر سر اوٹہائے
آٹھوین یہ کہ اعوذ و بسم اللہ سے تلاوت شروع کرے اور اثنا تلاوت مین

جب آیت تسبیح پر گزری تو سبحان اللہ کہی اور تکبیر پر اللہ اکبر اور دعا و استغفار پر دعا و استغفار
کرے آیت رجا پر سائل ہو آیت خوف پر مستعیذ خواہ زبان سے نعوذ باللہ یا اللھم
ارزقنا یا اللھم ارحمنا کہے خواہ دل مین کہلے جب تلاوت کر چکے تو دعاے ختم پڑہے
جو حضرت صلعم پڑہتے تہے اللھم ارحمنی بالقرآن واجعلہ لی اماما ونورا وھدی و
رحمۃ اللھم ذکرنی منہ ما نسیت وعلمنی منہ ما جھلت وارزقنی تلاوتہ اناء
اللیل واطراف النھار واجعلہ لی حجۃ یا رب العالمین نوین یہ کہ قرارت کو اتنا
پکار کر پڑہے کہ آپ سنے اس سے کم نہو اور اتنا پکار کر پڑہنا کہ دوسرا شخص سنے اچہا
بہی ہے اور بُرا بہی آہستہ آہستہ پڑہنا مستحب ہی حدیث عقبہ بن عامر مین فرمایا ہے کہ
چپکے پڑہنے کی فضیلت پکار کر پڑہنے پر اتنی ہے جتنی خفیہ صدقہ دینی کی علانیہ خیرات
کرنے پر رواہ ابو داود والترمذی والنسائی ابو بکرؓ آہستہ پڑہتے تہے کہا جس سے
کہ مین مناجات کرتا ہون وہ بیشک میری سنتا ہی عمرؓ پکار کر پڑہتے تہے کہا مین سوتونکو
جگاتا اور شیطان کو جہڑکتا ہون حضرت نے فرمایا تم سب نے بہتر کیا رواہ ابو داود
عن ابی ھریرۃ بطولہ آہستہ پڑہنا ریا سے دور تر ہے جسکو خوف ریا ہو وہ چپکے پڑہے
اور جسکو یہ ڈر نہو اور نہ دوسرکے پڑہنے مین خلل ہوتا ہو تو پکار کر پڑہے کہ یہ افضل
ہے پکار کر پڑہنا قاری کے دلکو ہوشیار کرتا ہے وانچہ از دل خیزد بر دل ریزد پہر اس
پڑہنے مین جتنی نیتین ہونگی جیسے سوتے کا جگانا نیند کا دور کرنا قرارت سے غیرہ اوٹہانا
غیر کو شوق تلاوت دلانا اوتنا ہی اجر بہی زیادہ ہوگا کیونکہ کثرت نیات سے اعمال
بڑہتے ہین ثواب مضاعف ہوتا ہے اگر ایک کام مین دس نیتین ہون گی تو دس ثواب
ملینگے اسی بنیاد پر یہ بات ہے کہ مصحف مین دیکہہ کر پڑہنا افضل ہے کہ اسمین
آنکہہ کا کام اور مصحف کا دیکہنا اور ہاتہہ سے اوٹہانا زیادہ ہے بعض نے کہا ہے کہ
دیکہکر پڑہنا سات گنا ثواب رکہتا ہے کیونکہ مصحف کا دیکہنا بہی تو عبادت ہے

اکثر صحابہ و عثمان رض کا یہی دستور تہا کہ دیکھکر پڑہتے تہے اور یہ بُرا سمجھتے تہے کہ کوئی دن ایسا گزرے کہ اوسین مصحف کو نہ دیکھین دسوین یہ کہ قرآن کو خوش آوازی سے پڑہے اور قرارت کو سنوار کر ادا کرے مگر حروف کو اتنا نہ کہینچے کہ لفظ بدل جاے اور انتظام مین ابتری ہو حدیث برا ابن عازب مین فرمایا ہے زینوا القرآن باصواتکم رواہ ابو داود والنسائی والحاکم اور حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے ما اذن اللہ لشئ ما اذن للنبی یتغنی بالقران رواہ الشیخان یعنے کان نہ رکہا اللہ نے کسی چیز کے لئے جتنا کہ کان لگایا واسطے پیغمبر کے جو قرآن کو پکار کر اچہی طرح سنوار کر پڑہتا ہے غزالی نے کہا مراد تغنی سے لہجہ کا سنوارنا اور الحان سے پڑہنا ہے نزدیک اہل لغت کی یہی معنے صواب ہین انتہی بخاری مین معنے یتغنی کے ابن عباس سے یہی ذکر کئے ہین جسنے یہ سمجہا کہ مراد تغنی سے طرز موسیقی ہے اوسنے غلط سمجہا بلکہ ایسا پڑہنا منع ہے اور سخت مکروہ حضرت نے فرمایا ہے من اراد ان یقرء القران غضا کما انزل فلیقرء علی قراءۃ ابن ام عبد یعنے جو شخص چاہے کہ قران تر و تازہ آہستہ و اچہی آواز سے پڑہے تو وہ ابن مسعود کے طرز پر پڑہے ایکبار حضرت نے ابو موسے اشعری کا پڑہنا سنا فرمایا اس شخص کو آل داود کے مزامیر مین سے کچہہ عنایت ہوا ہے یہ بات اونکو پہونچی کہا اے رسولخدا اگر مجکو معلوم ہوتا کہ آپ سنتے ہین تو مین آپکے لئے اور بہی سنوار کر پڑہتا رواہ الشیخان مراد مزامیر سے اسجگہہ خوش آوازی و حسن لہجہ ہے نہ راگنی مین پڑہنا اور گانے کی طرح آواز بنانا **حکایت** قاری ہشیم نے حضرت کو خواب مین دیکہا آپنے فرمایا کہ ہشیم تو ہی ہے جو قرآن کو اپنے آواز سے سنوارتا ہے عرض کیا ہان فرمایا اللہ تجکو جزای خیر دے اصحاب جب جمع ہوتے تو اپنی مجمع مین ایکشخص کو کہتے کہ تم کوئی سورت قرآنکی پڑہو حضرت عمر رض حضرت ابو موسیٰ سے فرماتے کہ ہمکو ہمارے رب کی یاد دلاؤ۔

ف اعمال باطنی تلاوت قرآن پاک کے دس ہین ایک سمجھنا اصل کلام کا اور اوسکی عظمت و بزرگی کو جاننا اور اللہ کے فضل و احسان کا خلق پر سمجھنا کہ اوس نے عرش برین سے اس کلام کو زمین پر ایسے درجے مین اوتارا کہ خلق کی سمجھ مین آجاے اگر کلام آلہی کے کُنہ جلال پیرایہ حروف مین چھپے نہوتے تو عرش بہی اوس کلام کے سننے پر ٹھہیرتا نہ خاک کو تاب اوسکے سننے کی ہوتی بلکہ اوسکی عظمت و جلالت و اشعۂ انوار سے عرش سے فرش تک سب متفرق ہوجاتے یہ کلام نہایت نفیس خزانون کی کنجی ہے اور ایک ایسا آب حیات ہے کہ جسنے اوسمین سے پیا وہ زندۂ جاوید ہوا اور ایسی داروی شفا ہے جسنے اوسکو نوشجان کیا پہر کبھی وہ بیمار نہوا دوسرے تعظیم متکلم کی قاری کو بدایت تلاوت مین متکلم کی عظمت اپنے دلمین حاضر کرنا چاہیے یہ جانے کہ جو کچھ مین پڑہتا ہون وہ آدمی کا کلام نہین ہے اور اوسکی تلاوت مین بڑا خطرہ ہے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے لایمسہ الا المطھرون سو جسطرح کہ ظاہر جلد قرآن کی اور اوسکے ورق اس بات سے محفوظ ہین کہ آدمی کے جلد بدون طہارت کے اوسکو لگے اسیطرح معنے اوسکے اندر کے بہی بوجہ اوسکے عزت و عظمت و کرامت و جلالت کے اندر دلکے بغیر پاک ہونے دلکے ہر طرحکی ناپاکی سے اور منور ہونیکی نور تعظیم و توقیر سے نہین آسکتے اور جسطرح کہ ہر ایک ہاتہہ لائق چہونے جلد مصحف کے نہین ہے اسیطرح ہر ایک زبان اوسکے حروف پڑہنے کی لیاقت نہین رکھتی ہے اور نہ ہر ایک دلکو اوسکے معانی حاصل کرنے کی قابلیت ہے اسی تعظیم وہیبت کی جہت سے عکرمہ بن ابی جہل جب قرآن عظیم کہولتے تو بیہوش ہو جاتے اور کہتے کہ یہ کلام میرے رب کا ہے غرضکہ کلام کی عظمت سے متکلم کی عظمت ہوتی ہے پہر متکلم کی عظمت دلمین نہین آتی جب تک کہ اوسکے صفات و بزرگی و افعال مین فکر نکرے سو جبکہ قاری

کے دلمین ملک و ملکوت اور تمام مخلوقات ما بینہما کا خیال آئیگا اور اون سبکا خالق و رازق و قادر اللہ ہی کو جانیگا اور ساری کائنات کو متردد درمیان فضل و رحمت و عذاب و سطوت خدا کی دیکھیگا اور ثواب کو اوسکا انعام اور عقاب کو اوسکا عدل سمجھیگا اور ھؤلاء خلقتہم للنار ولا ابالی وھؤلاء خلقتہم للجنۃ ولا ابالی پر لحاظ کریگا تو ایسی باتون کے سوچنے سمجھنے سے دلمین متکلم کے عظمت آتی ہے پھر اوس سے تعظیم کلام کی دلمین سماتی ہے تیسرے دل کا حاضر ہونا اور حدیث نفس کا نہونا بعض مفسرین نے کریمۂ یا یحیی خذ الکتاب بقوۃ کے معنے یہ کہے ہین کہ وقت اوسکے پڑھنے کے اوسیکا ہورہے اور ساری ہمت کو اوسیکے سمجھنے بوجھنے مین صرف کردے دلکو کسی اور طرف جانے ندے ٥

| | | |
|---|---|---|
| ذات من نقش خیال خوش تست<br>نقش اندیشۂ من جملہ تست | مثنوی | من مگر خود صفت ذات توام<br>گوئے الفاظ و عبارات توام |

**حکایت** کسینے ایک بزرگ سے پوچھا کہ جب تم قرآن پڑھتے ہو تو اپنے جی مین کسی چیز کی بات کرتے ہو یا نہین کہا بھلا قرآن سے زیادہ مجھے کون چیز پیاری ہے جسکی بات مین اپنے جی مین کرون آور بعض سلف کا دستور تھا کہ جب کوئی سورت پڑھتے اور دل حاضر نہوتا تو اوسکو پھر دہراتے قرآن مین وہی چیزین ہین جنمین انس ہو اور دل لگے بشرطیکہ پڑھنے والا اوسکا اہل ہو پھر کیسے ہو سکتا ہے کہ جو قرآن پڑھے وہ دوسری شے مین فکر کرنے سے طالب انس ہو قرآن تو خود ایک سیرگاہ عالم اور جام جہان نما ہے جو شخص مقامات سیر کا تماشا کریگا وہ اور چیزون مین فکر کیون کرنے لگا ٥

| | | |
|---|---|---|
| باغ مرا چہ حاجت سرو و صنوبر ست | | شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمتر ست |

چنانچہ کہتے ہین کہ قرآن مین میدان و بستان و مقصورات و عرائس و دیبا

Marfat.com

و گلزار دسرائین ہین میلہ اوسکے میدان ہین ب بستان ہین حم حجرے ہین
جن سور کا آغاز سبحان یا سبح یا یسبح ہے وہ اوسکے عروسین مسین اور
ساتون حسن دیبا ہین اور سور مفصل گلزار ہین باقی سرائین ہین جسوقت
قاری میدانون مین داخل ہوا اور بستانون کے میوے توڑے اور حجرون مین
گہسے اور عروسون کو دیکھے اور دیبا پہنے اور گلزار کا گلگشت کرے اور سراون
کی کہڑکیون مین ٹہیرے تو یہ چیزین اوسکو دوسری طرف ہرگز متوجہ نہونے
دینگی انہین مین ڈوبا رہیگا نہ دل اوسکا جدا ہوگا نہ نکہ بٹے گی ع

| | | |
|---|---|---|
| جس جای سرا پا ہین نظر جاتی ہے اوسکے | | آتا ہے مرے جی مین یہین عمر بسر کر |
| | ع | |
| ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم | | کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست |

چوتہے قرارت مین تامل کرنا یہ امر حضور دل کے سوا ہے اسلیئے اوسکو ٹہیر کر
پڑہنا مسنون ہے کہ دلمین اوسکے معانی و لطائف سوچا سمجھا جائیگا علی مرتضی
نے کہا ہے جس عبادت مین سمجھ نہین وہ بے برکت ہے اور جس تلاوت مین تامل
نہین وہ بے خیر ہے ابوذر نے کہا حضرت نے ایکرات ہمکو نماز پڑہائی تمام رات
ایک ہی آیت کو مکرر پڑہتے رہے وہ آیت یہ تہی ان تعذبهم فانهم عبادک وان
تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم رواه النسائي وابن ماجة ع

| | | |
|---|---|---|
| تری ہر ایک گرہ اور ہماری سارات | | تو بر ہمی نکرای زلف یار ہارے رات |

تمیم داری نے ایک رات اپنی اسی آیت مین بسر کردی ام حسب الذين اجترحوا
السيئات ان نجعلهم كالذين امنوا وعملوا الصالحات سواء محياهم
ومماتهم ساء ما يحكمون اور سعید بن جبیر نے اس آیت کو پڑہتے پڑہتے صبح
کردی وامتازوا اليوم ايها المجرمون بعض اکابر نے کہا کہ مین ایک سورت شروع



Marfat.com

کرتا ہون اوسمین بعضی بات ایسی دیکہتا ہون کہ صبح تک کہڑا رہتا ہون وہ سورۃ پوری نہین ہوتی ابو سلیمان دارانی کہتے ہین مین ایک آیت پڑہتا ہون چار یا پانچ راتین اوسی مین بسر ہوجاتی ہین اگرمین خود اوسمین فکر کرنا نچہوڑون تو دوسری آیت کی نوبت ہی نہ آوے بعض اکابر سورہ ہود مین چہ مہینے تک ہے اوسیکو مکرر پڑہا کئے اوس مین فکر کرنے سے فرصت نہ ملی

| محذرات سراپردہ ہای قدسہ آنی | | چہ دلبرانند کہ دل میبرند نہانی |
|---|---|---|

پانچوین تفہم ہے یعنے ہر آیت سے لائق اوسکے مضمون نکالنا کیونکہ کتاب اللہ مین ذکر اللہ کی صفات وافعال وانبیاء وحالات مکذبین رسل وایام اللہ وامثال ومواعظ واوامر ونواہی وجنت ونار کا ہے غزالی نے اسجگہہ بعض آیات صفات وافعال واحوال انبیا کا ذکر بطور نمونہ کے لکہا ہے چہٹے موانع فہم سے الگ ہونا کیونکہ شیطان نے اونکے دلون پر ایسے پردے ڈالے ہین کہ قرآن کے عجائب اونکو نہین سوجہتی حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے لولا ان الشیاطین یحومون علی قلوب بنی آدم لنظروا الی الملکوت رواہ احمد سومعانی قرآن کے بہی ملکوت مین داخل ہین اور جو چیز حواس سے غائب ہے اور بدون نور عقل ونظر بصیرت کے معلوم نہین ہوتی ہے وہ ملکوت ہے اس فہم کے چار حجاب ہین ایک صرف ہمت کا حرف کو مخارج سے نکالنے مین اسکا متولی ایک شیطان ہے جو قاریون پر معین ہے وہ اونکو اسی بات پر لگائے رکہتا ہے کہ حرف کو مکرر سہ کرر اداکرین اور اونکے خیال مین بسا دیتا ہے کہ ابہی یہ حرف اپنے مخرج سے نہین نکلا جو شخص اس شیطان کے دہوکے مین آجاتا ہے وہ اوسکا بڑا ہی مسخرہ بنتا ہے دوسرا یہ کہ کسی مذہب کو سنکر اوسکا معتقد ہوگیا ہو اور اوسکے دلمین اوسکی پیچ جم گئی ہو ایسا شخص اپنے اعتقاد کے زنجیر مین مقید رہتا ہے وہ اوسکو ٹلنے نہین دیتا اور

Marfat.com

اگر کوئی چمک دورسے ہوجاتی ہے اور کچھہ معنے خلاف اوسکے اعتقاد کے ظاہر ہوتے ہین تو شیطان تقلید اوسپر حملہ کرتا ہے کہ یہ بات تیرے دلمین کیسے گزری یہ تو مخالف عقائد اکابر تیرے کے ہے وہ اوس معنے سے احتراز کرتا ہے اسیلئے صوفیہ کرام نے کہا ہے کہ علم حجاب اکبر ہے مراد اس علم سے علم عقائد تقلیدی یا مذہب فقہی ہے ورنہ علم حقیقی جو کشف و نور بصیرت کا ثمرہ ہے وہ کسطرح حجاب ہو سکتا ہے تیسرا حجاب یہ ہے کہ کسی گناہ پر جما ہو یا متکبر ہو یا خواہش دنیا مین مبتلا ہو کہ یہ چیزین دل کو زنگ آلودہ و تاریک کرتی ہین اور یہ حجاب دلکے لئے سب مین بڑا ہے اکثر لوگ اسی سے محجوب ہوگئے ہین اور دلپر جتنا انبوہ شہوات کا زیادہ ہوگا اوتنا ہی حجاب معانی قرآن سے اوسپر ہوگا اور جتنا یہ بوجھہ دلپر ہلکا ہوگا اوتنی ہی تجلی معنے کی نزدیک آجائیگی اللہ پاک نے فہم و تذکر مین انابت کو شرط کیا ہے فرمایا ہے تبصرۃ و ذکری لکل عبد منیب اور فرمایا وما یتذکر الا من ینیب اور فرمایا انما یتذکر اولوا الالباب تو جو کوئی دنیا کو دہوکے کو آخرت کی نعمت پر اختیار کرے وہ عقلمند نہین اسوجہ سے اسرار قرآنی اوسپر منکشف نہین ہوتی چوتہا حجاب یہ ہے کہ کوئی تفسیر ظاہر مین پڑھ لی ہو اور یہ اعتقاد کرلے کہ مثلاً جو کچھہ حضرت ابن عباس و مجاہد نے کہا ہے وہی درست ہے سوا اوسکے اور کچھہ معنے نہین ہین تو یہ بھی ایک پردہ ہے کیونکہ علی مرتضی نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی کسی بندہ کو قرآن مین سمجھہ عنایت فرماتا ہے مین کہتا ہون کہ تفسیر کے لئے مدارج ہین پہلا درجہ تفسیر مرفوع کا ہے جو حضرت سے ثابت ہو بسند صحیح پھر وہ تفسیر ہے جو صحابہ مفسرین سے ماثور ہے پھر وہ تفسیر حسب لغت عرب شہادت دے اس قسم کی تفسیر فتح البیان و ابن کثیر و فتح القدیر مین ملتی ہے اور ابن عباس کی تفاسیر مین معتمد تفسیر وہی ہے جو بخاری نے اپنی صحیح مین اوسنے روایت کی ہے تعہذا بعض معانی بعض تفاسیر مین ملتے ہین اور بعض مین نہین ملتے اسلئے جمود کرنا کسی ایک تفسیر مذہب خاص پر ٹھیک نہین ہے جسطرح کہ تقلید کسی ایک مذہب خاص کے ایمۂ اربعہ مذاہب مین سے ایک حجاب ہے دلپر طالب علم آخرت کے بلکہ جس امام و عالم و مجتہد و فقیہ و صوفی کا قول موافق ظاہر کتاب و سنت ہو وہ لائق قبول کے ہے اور جو

Marfat.com

خلاف اوسکے ہو وہ قابل رد ہے اسلئے کہ ایسا شخص جسکی ہر بات مان لیجائے سوا رسول خدا صلعم کے اور کوئی نہین ہے گو کتنا ہی بڑا رتبہ دین یا علم مین رکہتا ہو ؎

| | | |
|---|---|---|
| دعوا کل قول دون قول محمدؐ | | فما آمن في دينه كمخاطر |

ساتوین خاص کرنا یعنے ہر خطاب قرآن کا مخاطب اپنے آپ ہی کو جانے جب کوئی امر ونہی سنے تو فرض کرے کہ یہ حکم خاص مجکو ہوا ہے اور مجہی کو منع کیا ہے اسیطرح ہر وعد وعید کو اپنے حقمین سمجہو اور انبیاء کے قصص پڑہ کر یہ جانے کہ اس سے داستان سرائی مقصود نہین ہے بلکہ عبرت پکڑنا منظور ہے اور یہ غرض ہے کہ انمین جو اپنے کام کی بات ہو اوسکو اختیار کرنا چاہئے ولہذا اللہ نے کہا ہے ما نثبت به فؤادك اور وجہ اس تخصیص و فرض کی یہ ہے کہ قرآن کچہہ خاص آنحضرت صلعم ہی کے لئے نہین اوترا ہے بلکہ سارے جہان کے لئے نور وہدایت وشفا اور رحمت ہے اسیلئے اللہ نے سب لوگون سے شکر اوسکے نزول کا طلب فرمایا ہے واذكروا نعمة الله عليكم وما انزل عليكم من الكتاب والحكمة يعظكم به اور فرمایا لقد انزلنا اليكم كتابا فيه ذكركم افلا تعقلون اور فرمایا وانزلنا اليك الذكر لتبين للناس ما نزل اليهم اور فرمایا هذا بصائر للناس وهدى ورحمة لقوم يوقنون اور فرمایا هذا بيان للناس وهدى وموعظة للمتقين ان آیات سے ثابت ہوا کہ یہ خطاب ہے سب لوگون کو تو قاری بہی اونمین بیشک داخل ہوگا اسلئے اوسکو فرض کرنا چاہئے کہ مقصود اس خطاب سے مین ہون محمد بن کعب قرظی نے کہا جس شخص کو قرآن پہنچا تو گویا خدا نے اوس سے بات کی اب تلاوت کرنے والا آپ کو نرا مخاطب سمجہکر اپنا عمل صرف سرسری پڑہ لینا نہ ٹہیراے بلکہ اوسکو اسطرح پڑہے جیسے کوئی غلام اپنے آقا کا پروانہ یا کلامت نشان یا فرمان واجب الاذعان پڑہتا ہے جسمین آقا نے یہ لکہا ہو کہ اوسکو خوب سوچ سمجہکر مطابق اوسکے تعمیل کرو قتادہ نے کہا ہمنشین قرآن کا فائدہ ہی لیکر اوٹہتا ہے یا نقصان یا کما قال تعالیٰ هو شفاء ورحمة للمومنين ولا يزيد الظالمين الا خسارا آٹہوین متاثر ہونا یعنے

جسطرح مضامین مختلف کے آیات آتے جاوین اوسیطرح دلمین مختلف آثار پیدا ہوتے جاوین اور جو مضمون حزن یا خوف یا رجا وغیرہا کا آوے وہی حالت دلکی ہوتی جاے آدمی کی معرفت جب کامل ہوگی تو دلپر اکثر خوف ہی غالب ہیگا کیونکہ آیات قرآنی مین تنگی بہت ہے مثلاً ذکر رحمت و مغفرت کو ایسی شرطون سے وابستہ کیا ہے کہ عارفاونکے حاصل کرنے سے قاصر ہوتا ہے دیکھو مغفرت کے لئے چار شرطین ذکر کی ہین وانی لغفار لمن تاب و امن وعمل صالحا ثم اهتدی اور فرمایا والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر اسمین بہی چار شرطین مذکور ہین اور جس جگہہ اختصار کیا ہے وہان ایک ایسی شرط لگا دی کہ وہ سبکے جامع ہے مثلاً فرمایا ان رحمة الله قریب من المحسنین اگر کوئی قرآن کو اول سے آخر تک ڈہونڈے تو ایسے ہی مضامین بہت پائیگا اسی جگہہ سے حسن بصری نے کہا ہے کہ جو بندہ آج قرآن پڑہتا ہے اور اوسپر ایمان رکھتا ہے اوس کا حزن بہت ہو جاتا ہے اور خوشی کم اور رونا زیادہ ہوتا ہے اور ہنسنا تہوڑا اور رنج و شغل بہت ہو جاتا ہے اور راحت و بیکار رہنا کم غرضکہ بندہ کا تلاوت سے اثر پذیر ہونا یون ہے کہ جو آیت پڑہے اوسکے رنگ مین رنگ جاے مثلاً آیت وعید یا اور جہان مغفرت کو وابستہ شرائط کیا ہے وہان خوف سے اتنا گہلے کہ گویا مر جائیگا اور جس جگہہ وسعت رحمت و وعدہ مغفرت ہو وہان اتنا خوش ہو کہ گویا مارے خوشی کے اُڑ جائیگا اور آیات صفات و اسماء سے سرنگون وخاضع ہو جاے اور جب وہ اقوال کفار پڑہے جو اللہ پر محال ہین تو اپنی آواز پست کردے اور دلمین شرمندہ ہو جنت کی صفت پڑہ کر باطن مین شوق بہشت کا اور پہر دوزخ کا حال پڑہ کر مارے ڈر کے بدن تہرا اوٹہے حضرت نے ابن مسعود سے کہا تہا کہ مجکو قرآن سناؤ اونہون نے سورہ نسا شروع کی جب اس آیت پر پہنچے فکیف اذا جئنا من کل امة بشهید وجئنا بك علی هؤلاء شهیدا تو دیکہا کہ آپکی آنکہون سے آنسو بہتے ہین فرمایا اب بس کر دو اسلئے کہ اوس حالت کے مشاہدہ مین آپکا دل بالکل مستغرق

Marfat.com

ہوگیا تہا خوف والون مین بعضے اسطرحکے تہے کہ وعید کی آیتون پر بیہوش ہوکر گر جاتے اور
بعض اون مین انتقال کر گئے غرضکہ اس طرحکے احوال سے تلاوت کرنے والا انتقال نہین
رہتا مثلاً جب کہا انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم اور دلمین خوف نہوا تو یہ
پڑہنا صرف نقل کلام ٹہیرا اور جب کہا علیک توکلنا والیک انبنا والیک المصیر
اور حالت توکل و انابت نہوئی تو یہ کہنا فقط ایک حکایت زبانی ہوئی اسیطرح باقی آیات کو
سمجہو حق تلاوت یہ ہے کہ زبان و عقل و دل شریک ہون زبان کا کام یہ ہے کہ حرفون کو
صحیح نکالے ٹہیر کر پڑہے عقل کا کام یہ ہے کہ معانی کو بیان کرے مطلب سمجہاے دل کا کام یہ
ہے کہ حکم اوٹہاے جہڑکی سے متاثر ہو گویا زبان واعظ ہے اور عقل ترجمان اور دل نصیحت
پذیر نوین ترقی کرنا یہانتک کہ قرآن کو اللہ سے سنے نہ اپنے آپ سے کیونکہ تلاوت کے تین
درجے ہین سب مین ادنے یہ ہے کہ بندہ یون سمجہے کہ مین سامنے خدا کے کہڑا ہوا پڑہتا ہون
اور وہ میری طرف دیکہہ رہا ہے اور میرے پڑہنے کو سنتا ہے تو حالت اوسکے سوال و تملق
وانکسار و عاجزی ہوگی دوسرا درجہ یہ ہے کہ اپنے دل سے مشاہدہ کرے کہ گویا اللہ
تعالی اوسکو دیکہتا ہے اور اپنے الطاف سے اوسکو خطاب کرتا ہے اور براہ انعام و احسان
اوس سے بہید کہتا ہے اسصورت مین مقام قاری کا حیا و تعظیم و سننا و سمجہنا ہوگا تیسرا درجہ یہ ہے
کہ کلام مین متکلم کو دیکہے اور کلمات مین صفات پر نظر کرے یعنے نہ اپنے نفس کو دیکہے اور
نہ اپنی قرارت پر لحاظ کرے بلکہ اپنی فکر و ہمت کو متکلم مین منحصر کردے کہ گویا اوسکے
مشاہدہ مین غیر کی طرف سے کچہہ خبر نہین ہے

| | |
|---|---|
| در عالم خیال کہ آمد کدام رفت | مستم چنان بکن کہ ندانم ز بیخودے |

یہ درجہ مقربین کا ہے اور دو درجہ اول اصحاب الیمین کی تہی اور جو درجہ ان تینو
کے سوا ہو وہ غافلون کا درجہ ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے درجہ سوم کے
حقین فرمایا ہے کہ اللہ نے اپنے کلام مین اپنی مخلوق کے لئے تجلی فرمائی ہے مگر خلق

مگر خلق اوسکو نہین دیکھتی اسد رحہ بین لذت مناجات کی بہت ہوتی ہے عثمانؓ و حذیفہ رضہ
نے کہا ہے کہ اگر دل پاک ہوجائین تو قرارت قرآن سے سیر نہون آدمی اگر متکلم ہی کو مشاہدہ
کرے اور اوسکے سوا پر نظر نڈالے تو ففروا الی اللہ اور لا تجعلوا مع اللہ الہا اخر کا عامل
ہوجاے جو شخص غیر اللہ کیطرف ملتفت ہوگا اوسکے التفات مین کسیقدر شرک خفی ہوگا توحید
خالص یہی ہے کہ ہر چیز مین سوا خدا کے اور کچھہ نہ دیکھے و تسوین الگ ہونا ہے اپنی طاقت و قوت
سے مثلاً جب آیات مدح صلحا پڑہے تو آپکو اونمین نہ گنے بلکہ اون مدارج کو واسطے موقنین
و صدیقین کے خیال کرے اور اسبات کا مشتاق ہو کہ مجکو بھی اسد اونمین شامل کرے اور جب آیات
اعقاب عُصاۃ پڑہے تو اونمین اپنے نفس کو مشاہدہ کرے اور جانے کہ یہ خطاب میری ہی نفس کو ہے
تاکہ دلمین خوف آئے ابن عمر کہتے الٰہی مین تجسے اپنے ظلم و کفر سے مغفرت چاہتا ہون کہا
ظلم تو معلوم ہے کفر کیا ہی کہا اللہ نے فرمایا ہے ان الانسان لظلوم کفار اور جو کوئی اپنے
نفس کو بچشم رضا دیکھے گا تو خود اوسکا نفس ہی درمیان اوسکے اور اسرار کے حجاب ہجائیگا
وہ اور کچھہ نہ دیکھگا ع تو خود حجاب خودی حافظ از میان برخیز۔ ہان جب اپنے نفس کیطرف
التفات کرنا چھوڑ دیتا ہے اور سوا خدا کے قرارت مین اور کوئی چیز مشاہدہ نہین کرتا تب البتہ
اوسکو اسرار عالم ملکوت کے واضح ہونے لگتے ہین پہر کوی آیات رجا پڑہتا ہے اور اوس کے
حال پر بشارت غالب ہوتی ہے تو اوسپر صورت جنت کی کہل جاتی ہے گویا آنکھہ سے ظاہر مین
دیکھہ رہا ہے اور اگر خوف غالب ہوتا ہے تو دوزخ منکشف ہوتی ہے یہانتک کہ طرح طرح
کے عذاب معلوم ہونے لگتے ہین **ف** ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے ما اجتمع قوم
فی بیت من بیوت اللہ یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ الا نزلت علیہم السکینۃ
وغشیتہم الرحمۃ وحفتہم الملائکۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ رواہ مسلم
حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ مسجد مین جمع ہوکر تلاوت قرآن و درس تفسیر کرنے پر سکینہ اوترتا ہے
اور رحمت ڈہانپ لیتی ہے اور فرشتے گہیر لیتے ہین اور اسد ذکر اونکا اپنے پاس کے لوگون مین کرتا ہے

Marfat.com

ب

| | |
|---|---|
| اهلا بمن لم اكن اهلا لموقعه | قول المبشر بعد الياس بالفرج |
| لك البشارة فاخلع ما عليك فقد | ذكرت ثم على ما فيك من عوج |

دوسرا لفظ ابوہریرہ کا مرفوعًا یہ ہے من استمع الی اية من كتاب الله كتبت له حسنة
مضاعفة ومن تلاها كانت له نورا يوم القيامة رواه احمد اسمین فضیلت ہے
استماع قرآن کی دوسرے شخص سے جو اوسکو پڑہ رہا ہے پہر تلاوت کا کیا پوچھنا ہے ابوسعید کا
لفظ یہ ہے فضل كلام الله على سائر الكلام كفضل الله على خلقه رواه الترمذی جب
یہ بات ٹہیری کہ اللہ کے کلام کا مرتبہ ویسا ہی ہے جیسا کہ اوسکا مرتبہ ساری خلق پر ہے تو اس
کلام پاک کی جو اوسکی ایک صفت قدیم ہے نہایت درجہ عظمت وجلالت کرنا فرض ہوا اسیکے
کلام کو قولًا وعملًا واعتقادًا وحالًا وفعلًا اوسپر ترجیح ندے عایشہؓ کہتی ہین حضرت نے فرمایا
الماهر بالقران مع السفرة الكرام البررة والذی یقرء القران ويتعتع فيه
وهو عليه شاق له اجران اس مین مدح علما رتفسیر کی دوسرا لفظ یون ہے والذی یقرءه
ويشتد عليه له اجران رواه البخاری ومسلم واللفظ له ہمین بشارت ہر عوام اہل
اسلام کو جو مشکل سے اس کلام کو سیکہتے اور پڑہتے ہین ابوذر سے فرمایا تہا علیك بتلاوة
القران فانه نور لك فی الارض وذخر لك فی السماء رواه ابن حبان فی صحیحه
حدیث معاذ مین یہ بہی آیا ہے کہ جو کوئی قرآن کو پڑہ کر اوسپر عمل کریگا اوسکے ماں باپ کو دن
قیامت کے تاج پہنایا جائیگا جسکی چمک سورج کی چمک سے دنیا کے گہرون مین بہتر ہوگی رواہ
داود یہ ثواب شہر و طالعمل ہر ابوہریرہ کہتے ہین آئیگا صاحب قرآن دن قیامت کو قرآن کہیگا ای رب اوسکو خلعت دے اوسکو
تاج کرامت پہنایا جائیگا پہر کہیگا ای رب اور دے تب حلہ کرامت پہنایا جائیگا پہر کہیگا ای رب اس سے راضی ہو اللہ اوس سے راضی ہوگا
پہر اوس سے کہا جائیگا کہ پڑہ اور چڑہ اور ہر آیت پر ایک نیکی بڑہے گی رواه الترمذی وقال جاء فی
الاثر ان عدد آی القران على قدر درج الجنة خطابی نے کہا جسنے پورا قرآن پڑہا ہوگا

Marfat.com

وہ سارے درجون پر جنت کے مستولی ہوگا اور جسنے ایک پارہ پڑہا ہے وہ اوسیقدر درجے پر رہیگا غرضکہ منتہی ثواب کا منتہاے قرارت پر ہوگا اسمین ترجیح ہے حافظ قرآنکی ناظرہ خوان پر ابوذر کا لفظ مرفوع یہ ہے انکم لا ترجعون الی اللہ بشئ افضل مما خرج منہ یعنی القرآن رواہ الحاکم

| | |
|---|---|
| روز قیامت ہر کسے در دست گیرد نامۂ | من نیز حاضر میشوم تفسیر قرآن در بغل |

ابن عباس کہتے ہین قاری قرآن ارذل عمر کو نہین پہنچتا ہے رواہ الحاکم یعنے خرف نہین ہوتا حدیث ابو ذر مین فرمایا ہے یا اباذر لان تغدو فتعلم ایۃ من کتاب اللہ خیر لک من ان تصلی مائۃ رکعۃ رواہ ابن ماجۃ اس فضیلت کا کیا حساب ہے کہ ایک آیت قرآن کا سیکہنا سو رکعت نماز نفل سے بہتر ہے پہر جو کوئی اوسکو سیکہہ کر اوسکی تلاوت کرتا ہے اور اسکا عامل ہے اوسکی فضیلت کا کیا حساب ابوامامہ رفعًا کہتے ہین اقرؤا القران فانہ یاتی یوم القیامۃ شفیعا لاصحابہ الحدیث اخرجہ مسلم حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ قرآن کریم اپنے پڑہنے والون کی شفاعت کرے گا جابر کا لفظ رفعًا یون ہے القران شافع مشفع اخرجہ ابن حبان معلوم ہوا کہ قرآن کی شفاعت قبول ہوگی یہ شفاعت اوسکے لئے ہوگی جو قاری یا عالم مخلص یا عامل و قدر شناس قرآن ہے پہر جسطرح کہ فضائل مطلق تلاوت و قرارت قرآن عظیم کے احادیث صحیحہ مین آئے ہین اسیطرح فضائل سور و آیات خاصہ کے بہی وارد ہین ترغیب و ترہیب منذری و کتاب حصن حصین و کتاب نزل الابرار اون اخبار پر مشتمل ہے اسکے مقابل وہ احادیث ہین جنمین وعید شدید نسیان قرآن پر بعد تعلم کی آئی ہے جیسے حدیث انس مین رفعًا آیا ہے لم ار ذنبا اعظم من سورۃ من القران او ایۃ اوتیہا رجل ثم نسیہا رواہ ابوداود سعد بن عبادہ کا لفظ مرفوعًا یون ہے ما من امرئ یقرء القران ثم ینساہ الا لقی اللہ اجذم رواہ ابوداود محمد بن محمد جزری نے عدہ مین کہا ہے افضل الذکر القران الا فیما شرع بغیرہ انتہی شوکانی نے تحفہ مین



Marfat.com

فرماتے ہین کون هذا الذکر افضل من هذا الذکر انما یظهر بما یترتب علیہ من الاجر فما کان اجرہ اکثر کان افضل ولا ریب ان کلام الله سبحانه من حیث ذاته اشرف الکلام علی الاطلاق واین یقع کلام البشر من کلام خالق القوی والقدر انتہی مراد شرع بغیرہ سے وہ مواطن ہین جہان قرارت سے نہی آئی ہے جیسے رکوع وسجدہ **ف** لا اله الا الله کہنے کی فضیلت مین ابوہریرہ سے مرفوعا آیا ہے ما قال عبد لا اله الا الله الا فتحت له ابواب السماء حتی یفضی الی العرش ما اجتنبت الکبائر رواہ الترمذی اسمین یہ شرط لگی ہوئی ہے کہ کبائر سے پرہیز کیا ہو معلوم ہوا کہ عمل مرتکب کبائر کا اوپر کونہین چڑہتا دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ من قال لا اله الا الله نفعته یوما من دهرہ یصیبه قبل ذلك ما اصابه رواہ الطبرانی معلوم ہوا کہ مطیع کا کلمہ طیبہ کہنا عرش تک فی الحال پہنچ جاتا ہے اور عاصی کو بھی ایک نہ ایک دن فائدہ دیگا وہ فائدہ یہی ہے کہ اگر اخلاص سے کہا ہے تو ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا اگرچہ بقدر گناہ کم یا زیادہ سزا پاے کیونکہ حدیث ابوسعید خدری مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا موسی علیہ السلام نے کہا تہا ای رب ایسی چیز سکھادے جس سے مین تجھکو یاد کیا کرون اور وہی میری دعا ہو فرمایا لا اله الا الله کہہ کہا ای رب یہ تو ساری بندے تیرے کہتے ہین فرمایا یہی کہہ عرض کیا مین ایک شی خاص اپنے لئے چاہتا ہون فرمایا یا موسی لو ان السموات السبع والارضین السبع فی کفة ولا اله الا الله فی کفة لمالت بهم لا اله الا الله رواہ النسائی معلوم ہوا کہ کلمہ طیبہ کا پلہ ساتون آسمان وساتون زمین کے پلہ سے بھاری ہوجاتا ہے جبکہ اوسکو اخلاص سے کہا ہو جابر کا لفظ مرفوع یہ ہے افضل الذکر لا اله الا الله وافضل الدعا الحمد لله رواہ النسائی کلمہ کو افضل ذکر فرمایا ہے اور حدیث ابوہریرہ مین ارشاد کیا ہے کہ تم اپنے ایمان کو تازہ کرتے رہو پوچھا ہم کیونکر اپنے ایمان کو تازہ کرین فرمایا لا اله الا الله بہت کہا کرو رواہ احمد حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ یہ کلمہ شریفہ جسطرح کہ ابتداءً محصل ایمان ہے اسیطرح

مجدد ایمان ہی ہے اور یہ مقتضی ہے اس امر کو کہ اس کا کہنا ایمان کو قوی و زیادہ کرتا ہے
جو ایمان اسکے کہنے سے پہلے تھا اب وہ اسکے بار بار کہنے سے تازہ و تر ہو جاتا ہے دوسرا
لفظ انکا رفعًا یہ ہے اکثروا شہادۃ ان لا الہ الا اللہ قبل ان یحال بینکم و بینہا
رواہ ابو یعلے معلوم ہوا کہ اس کلمہ کو بلفظ اشہد بہت کہا کرے جو کہ یہ کلمہ ہادم خطایای
ماقبل ہے اسلئے اس شہادت سے جو گناہ پہلے اس کہنے سے ہوتی رہتی ہین وہ مٹتے رہین گے
ابن عمرو نے رفعًا کہا کیا خبر ندون مین تمکو اوس وصیت کی جو نوح علیہ السلام نے
اپنے بیٹے کو کی تہی کہا ہان فرمایا نوح نے اپنے بیٹے کو یہ وصیت کی تہی یا بنی اوصیک
بقول لا الہ الا اللہ فانہا لو وضعت فی کفۃ و وضعت السموات والارض فی کفۃ
لرجحت بہن ولو کانت حلقۃ لقصمتہن حتی تخلص الی اللہ الحدیث رواہ البزار
حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ اس کلمہ کو بہت کہنا چاہیئے کہ یہ کہنا ہی ایک عمل صالح ہے
اور یہ ایسا عمل ہے کہ ترازو مین سب اعمال پر راجح ہوگا اگر اخلاص دل اور یقین
صادق سے کہا ہے اور اوس اخلاص و یقین پر مرتے دم تک جا ہوا ہو گو اور اعمال مین
قاصر ہو جابر مرفوعًا کہتے ہین افضل الذکر لا الہ الا اللہ اخرجہ الترمذی احمد کا
لفظ جابر سے یون ہے لا الہ الا اللہ افضل الذکر وھی افضل الحسنات وھکذا
فی مسند البزار یہ حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ کلمۂ توحید بہترین ذکر و بہترین حسنات
ہے شوکانی فرماتے ہین وحق لہا ذلک فانہا مفتاح الاسلام بل بابہ الذی لا یدخل
الیہ الا منہ بل عمادہ الذی لا یقوم بغیرہ وھی احد ارکان الاسلام وھی
الفرقان بین الاسلام والکفر وبین الحق والباطل انتہی ابو ہریرہ کا لفظ رفعًا
یہ ہے یا رسول اللہ من اسعد الناس بشفاعتک یوم القیامۃ قال اسعد الناس
بشفاعتی یوم القیامۃ من قال لا الہ الا اللہ خالصًا من قلبہ رواہ البخاری یہ دلیل ہے اسپر کہ بڑا
سعادتمند واسطے شفاعت حضرت کے وہی شخص ہے جو کہ قائل کلمۂ توحید ہے لکن یہ شفاعت

Marfat.com

مقیدہے ساتھ اخلاص قلب کے نہ یہ کہ بغیر اخلاص کے پھر مراد شفاعت سے بعض انواع شفاعت ہے کیونکہ اسعد بشفاعت عظمے وہ شخص ہوگا جو بغیر حساب کے جنت مین جائیگا ابو ذر کہتے ہین حضرت نے فرمایا ما من عبد قال لا الٰہ الا اللہ ثم مات علے ذلک الا دخل الجنۃ مین نے عرض کیا وان زنی وان سرق فرمایا ہان تین بار میرے سوال کے جواب مین یون ہی کہا چوتھی بار مین فرمایا علے رغم انف ابی ذر مین یہی کہتا ہوا نکلا وان رغم انف ابی ذر اخرجہ مسلم حدیث مین دلیل ہے اسبات پر کہ یہ کلمہ توحید کا ہے جب کوئی بندہ اس قول پر مریگا اور خاتمہ اوسکے کلام کا اسپر ہوگا درحالیکہ وہ مختار عاقل ہے تو جنت اوسکے لئے واجب ہو جائیگی معاصی متقدمہ اوسکو ضرر نکرینگی اگرچہ کبائر ہون جیسے زنا چوری و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء شوکانی رح فرماتے ہین ومن ابی ہذا قلنا لہ صح ہذا عن الصادق المصدوق علے رغم انفک وھو لا یقول الا الحق لمکان العصمۃ لا سیما فیما طریقہ البلاغ وقد تکلف قوم لرد ہذا الحدیث الصحیح وما ورد فی معناہ بما لا یسمن ولا یغنی من جوع وبعضہم تکلف تقییدہ بعدم المانع ولیس علے ذلک اثارۃ من علم انتہی امام علامہ ولی اللہ ہاشم بن یحیی شامی اسکنہ اللہ غرفات الجنان نے یہ ابیات انشاد کئے ہین وللہ درہ ؎

| | |
|---|---|
| علے رغم انف للوعیدی بنیتی | بتوحیدک اللہم فی الخلد مسکنا |
| وھل یقنط العبد المسیئ و ربہ | کریم عظیم الصفح یغفر ما جنا |
| اذا خاف من وصفا لشدید عقابہ | اتاہ الرجا من موضع الجود والغنا |
| وان اوعد النیران ثم عفا فلم | یکن مخلفا لکن کریما ومحسنا |
| ولم لا یکون الفوز بالعفو ایھا | وقد سبقت وصان رحمۃ ربنا |
| سینجو من النیران لکن بفضلہ | ونسکن فی الجنات طیبۃ الجنا |
| ومن یتاول من یشاء فقل لہ | متی صرت بوابا علیہا فمن دنا |

حدیث طویل ام ہانی بنت ابی طالب مین فرمایا ہے قول لا الہ الا اللہ لا یترک ذنبا ولا یشبہہا عمل رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد والنسائی حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ یہ کلمہ کسی گناہ کو اپنے قائل کے باقی نہین چھوڑتا بلکہ اسدا اوسکے گناہون کو بخش ہی دیتا ہے اور اسکا کہنا اور اعمال پر فائق ہے یہانتک کہ کوئی عمل اوسکے مانند نہین ہے اور نہ اوسکے درجہ تک پہنچتا ہے کوئی سا عمل بھی کیون نہو ابن عمرو رفعا کہتے ہین لا الہ الا اللہ لیس لہا من دون اللہ حجاب حتی تخلص الیہ اخرجہ الترمذی وقال حدیث غریب معلوم ہوا کہ یہ کلمہ منجملہ اون حسنات فاضلہ کے ہی جو بہر حال اللہ تک پہنچ جاتے ہین اور یہ پہنچنا بے روک ٹوک کے ہوتا ہے یہ کنایہ ہی قبول وحصول ثواب سے واسطے قائل کے اور یہ کہ کہنا اسکا اعمال مقبولہ سے ہے ہر حال مین معاذ بن جبل کا لفظ مسموع مرفوع یون ہی لا الہ الا اللہ لیس لہا نہایۃ دون العرش رواہ الطبرانی فی الکبیر شوکانی فرماتے ہین وفی الباب احادیث کثیرۃ دالۃ علی شرف ہذہ الکلمۃ واختصاصہا بمزایا عاجلۃ وآجلۃ انتہی حدیث انس مین آیا ہے کہ حضرت نے معاذ بن جبل سے فرمایا ما من احد یشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ صادقا من قلبہ الا حرمہ اللہ علی النار الحدیث اخرجہ الشیخان حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ یہ کلمہ جو مشتمل ہے شہادتین پر مقتضی اسکا ہے کہ قائل کلمہ آگ دوزخ پر حرام ہے اور جبکہ آگ حرام ہوئی تو پھر اوسکو کبھی نہ چھوئیگی ظاہر یہ ہے کہ یہ کلمہ مکفر جمیع ذنوب ہے باوجود اختلاف انواع کے وللہ الحکمۃ البالغۃ وھو الغفور الرحیم مین کہتا ہون سب سے بڑھ کر بشارت مین حدیث بطاقہ ہے جسکو ابن ماجہ وحاکم وابن حبان نے ابن عمرو سے رفعا روایت کیا ہے اوس کا مضمون یہ ہے کہ اللہ پاک ایک مرد کو میری امت مین سے سامنے خلائق کے دن قیامت کو الگ بلا کر ننانوے سجل یعنے مکتوبات وسپر کھولیگا ہر سجل برابر مد

نگاہ کے ہوگا

| | |
|---|---|
| بپرسش گنہم روز حشر آخر شد | بمنسکات گناہان خلق پارہ کنید |

پہر فرمائیگا کیا تو انمین سے کسی شے کا انکار کرتا ہے کیا میری کاتبین حافظین نے
تجہپر ظلم کیا ہے وہ کہیگا نہین ای رب اسد فرمائیگا کیا تجھکو کچہ عذر ہے وہ کہیگا نہین
ای رب اسد تبارک وتعالے کہیگا ہمارے پاس تیرے ایک نیکی ہے اور آجکے دن
تجہپر ظلم نہوگا پہر ایک پرچہ کاغذ نکالیگا اوسمین اشہد ان لا الہ اللہ واشہد ان محمد
عبدہ ورسولہ لکہا ہوگا اسد ارشاد کریگا کہ اپنے وزن پر حاضر ہو وہ کہیگا اے رب
بہلا یہ بطاقہ ہمراہ ان سجلات کے کیا چیز ہے ارشاد ہوگا کہ تجہپر ظلم نہین کیا جائے گا پہر
اون سجلات کو ایک پلہ ترازو مین اور اس بطاقہ کو ایک پلہ مین رکہین گے فطاشت
السجلات وثقلت البطاقة ولا یثقل مع اسم اللہ شئ اس حدیث کو ابن حبان وحاکم
نے صحیح اور ترمذی نے حسن غریب کہا ہے بیہقی بہی اسکے مخرج ہین حدیث مین یہ ثابت فرمایا ہے
کہ یہ شہادت مکفر جمیع ذنوب ہے وللہ الحمد لکن اس شرط سے کہ باخلاص دل ویقین
خاطر ادا کی ہو اور قلب اوسکے مضمون پر مطمئن ہو ایک قوم نے اس کا انکار
کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث اور مانند اسکے ابتدار اسلام مین تہی جبکہ لوگ طرف
نرے اقرار توحید کے بلائے جاتے تہے لکن جب فرائض وحدود مقرر ہوگئے تو حکم
اس حدیث کا منسوخ ہوگیا ضحاک وزہری وثوری اسیطرف گئے ہین لکن غیر
مخفی ہے کہ یہ مجرد رائے بحث غیر معتضد بدلیل ہی وارد ہونا عقوبات معینہ کا کر
فرائض پر کچہ منافی اس حکم کے نہین ہے کیونکہ جمع ممکن ہے بدون ابدار ان ادلہ صحیحہ
متواترہ کے جسکو انکے تواتر مین شک ہو وہ طرف دواوین حدیث کے رجوع کرے
اونے بحث کرنے سے اس بات پر واقف حال ہو جائیگا پہر بہلا کہین دعوی نسخ متواتر
کا مجرد رائے واستبعاد سے ہو سکتا ہے اگر یہ دعوی اس غرض وقصد سے ہے کہ

Marfat.com

کہین لوگ اس عطاء ربانی پر بہروسا کرکے بیٹھہ رہین تو یہ بات بدون ناامید کرنے بندون کے اور بلا دعوے نسخ امر مشروع کے بہی ممکن ہے دوسری قوم نے کہا کہ حاجت دعوے نسخ کی نہین ہے لکن قیام ساتہہ فرائض دین کے اور بچنا منہیات سے منجملہ لوازم اقرار و متممات اس شہادت کے ہے تیسری قوم نے کہا کہ تلفظ ساتہہ اس شہادت کے سبب ہے واسطے دخول جنت وعصمت کے نار سے بشرطیکہ فرائض بجالاے اور محرمات سے مجتنب ہے ورنہ بجانہ لاتا واجبات کا اور نہ بچنا محرمات سے مقتضا سے ان احادیث صحیحہ کثیرہ کے مانع ہے شوکانی رحمہ اللہ نے بعد ذکر کرنے اقوال مذکورہ کے فرمایا ہے وهذه الاقوال كما ترى لم ترتبط بما يشد من عضدها ولم تعتمد بعماد يقتضى قبولها ولا بنيت على اساس قوى ولا على راى سوى والرد التفضل الربانى جحد للنعمة وانكاره كفران لها والهداية الى الحق بيد الوهاب العليم پہر کہا ہے کہ حدیث عبادہ بن صامت جو صحیحین مین اس لفظ سے آئی ہے ادخله الله الجنة على ما كان منه من عمل وہ ان تاویلات کو دور دفع کرتی ہے انتہی بطاقہ کہتے ہین ایک ذرا سے پرچہ کاغذ کو جسمین کچہہ لکہین سجل کہتے ہین بڑی کتاب وصحیفہ کو اس حدیث مین ذکر ننانوے طومار معاصی کا کیا ہے غالبًا یہ سب کبائر ذنوب ہونگے اسلیے کہ صغائر نماز وروزہ وجمعہ و رمضان وغیرہ حسنات سے دور ہوتے رہتے ہین اور حدیث شخص اسرائیلی مین ذکر ننانوے خون کرنے کا آیا ہے لکن اللہ نے اوسکو بہی بخشدیا تہا جسطرح کہ اسکو بخشدیگا ہم جب اپنے اعمال مین نظر کرتے ہین تو اوس مرد اسرائیلی اور اس مرد صاحب بطاقہ سے اپنکو کچہہ کم نہین پاتے بلکہ کثرت معاصی مین یقینًا بڑہ کر دیکہتے ہین اور بظاہر صورت مین کوئی شکل ایسی بہی دکہائی نہین دیتی کہ آگ ہی سے بچ جائین پہر گلزار جنت مین جانے کا کیا خیال ہوسکتا کاش برابر ایک تازیانہ ہی کے ہمکو جنت مین کسی جگہہ ٹہکانا ملجاے یا ہم اہل اعراف

Marfat.com

ہی مین ہون کیونکہ ہمارے گناہ ہمکو مایوس کئے دیتے ہین خصوصًا اس جہت سے
کہ ہم ہرچند چاہتے ہین کہ گناہ سے بچین اور طاعت پر جھکین لکن شیطان جو ہماری
رگون مین خون کیطرح دوڑتا پہرتا ہے وہ ہردم ہمکو وسوسہ معصیت ہی کا دیتا رہتا
ہے لکن معہذا جو کہ ہمکو یاس سے منع کیا ہے اور نا امیدی کو رحمت خدا سے کفر ٹہرایا ہے
اسلئے ہم ہی باوجود ہزار گناہ اور لاکہہ نا فرمانی اور کروڑ معصیت ظاہر و باطن
کے اوسکی رحمت واسع سے محرومی اپنی نہین چاہتے خصوصًا ہوتے ہوے ایسی احادیث
صحیحہ کے جو اسجگہ لکہی گئی ہین اللھم غفرا و توفیقا ابن عمر مرفوعا کہتے ہین لا الہ الا
اللہ کہنے والون کو نہ قبر مین وحشت ہے نہ قبرون سے اوٹہنے مین گویا مین اون کو
دیکہہ رہا ہون کہ وہ وقت نفخ صور کے اپنے سر سے مٹی جہاڑتے ہین اور کہتے ہین
الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور رواہ ابو یعلی والطبرانی
والبیھقی بسند ضعیف غزالی کہتے ہین اللہ نے فرمایا ہے ھل جزاء الاحسان الا الاحسان
اسمین کہا گیا ہے کہ دنیا مین تو احسان لا الہ الا اللہ کا کہنا ہے اور آخرت مین جنت
ہے اسیطرح للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ مین کہا ہے کہ حسنی کلمہ ہے اور زیادت
رؤیت خدا یتعالی اللھم ارزقنا **ف** ابو ایوب مرفوعا کہتے ہین من قال لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریك لہ لہ الملك ولہ الحمد وھو علی کل شیٔ قدیر عشر
مرات کان کمن اعتق اربعۃ من ولد اسمعیل رواہ الشیخان والترمذی
والنسائی حدیث مین دلیل ہے اسبات پر کہ یہ ذکر اجر مین قائم مقام آزاد کرنے چار ولد
اسمعیل کے ہے جو کہ اشرف عرب ہین پہر جبکہ بموجب حدیث دیگر ایک گردن آزاد
کرنے پر ہر عضو آگ سے آزاد ہوتا ہے تو اس ذکر کے دس بار کہنے پر چار بار اجر کا ہونا
دلیل کثرت ثواب وعظم اجر ہے یعقوب بن عاصم نے دو مرد صحابی سے سمعًا ورفعًا
روایت کیا ہے ما من عبد قال لا الہ الا اللہ الی قولہ قدیر مخلصا بھا روحہ مصدقا

بہا قلبہ ناطقا بہا لسانہ الا فتق اللہ لہ السماء فتقا حتی ینظر الی قائلہا من السماء وحق لعبد نظر اللہ الیہ ان یعطیہ سولہ رواہ النسائی اس مین یہ شرط لگی ہوئی ہے کہ وہ سچے دل وزبان سے اس ذکر کو باخلاص روح وتصدیق دل کہے تب کہین اللہ اوسکی طرف نظر فرماتا ہے اور اوسکا مطلب پورا کرتا ہی عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ نے رفعا کہا ہے خیر الدعاء یوم عرفۃ وخیر ما قلت انا والنبیون من قبلی لا الہ الی قولہ قدیر رواہ الترمذی دوسری روایت مین اس لفظ سے آیا ہے افضل ما قلت الخ ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہے جو کوئی اس ذکر کو ہر روز سو بار کہے اوسکو دس بردے آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا اور سو نیکیان واسطے اوسکے لکھی جائین گی اور سو برائیان اوسکی دور ہون گی اور اوسدن شام تک اوسکو شیطان سے پناہ رہیگی اور اوسکے عمل سے بڑھ کر اور کسی کا عمل نہوگا بجز اوس شخص کے جو اوسکو دس بار سے زیادہ کہے رواہ الشیخان ابو عیاش نے کہا حضرت نے فرمایا ہے کہ جسنے یہ ذکر کیا وقت صبح کے اوسکو اجر ہوگا برابر آزاد کرنے چار بردے کے اولاد اسمعیل سے اور لکھی جائینگی اوسکے لئے دس نیکیان اور دور ہونگی اوسسے دس برائیان اور بلند ہونگے دس درجہ اور پناہ مین رہیگا شیطان سے شام تک اور اگر شام کو کہیگا تو بھی اسیطرح ہوگا صبح تک **حکایت** ایک آدمی نے حضرت کو خواب مین دیکھا کہا ای رسول اللہ ان ابا عیاش یحدث عنک بکذا وکذا فرمایا صدق ابو عیاش رواہ ابو داود وابن ماجۃ اس حدیث مین ذکر صبح کا آیا ہے ولکن اور حدیثون مین بلا قید بھی وارد ہے ابو امامہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا من قال لا الہ الخ لم یسبقہا عمل ولم یبق معہا سیئۃ اخرجہ الطبرانی باسناد رجالہ رجال الصحیح **ف** ابن عمر کہتے ہین حضرت نے ایکدن اپنے اصحاب سے کہا تم سبحان اللہ وبحمدہ سو بار کہو جو کوئی اسکو ایکبار کہیگا اوسکے لئے دس نیکیان لکھی جائینگی اور جو کوی دس بار کہیگا اوسکے



Marfat.com

یہی کلمات ہین ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ابوہریرہ کہتے ہین کہ حضرت کا گزر مجھپر ہوا مین درخت لگا رہا تھا فرمایا کیا لگتے ہو مینے عرض کیا کہ درخت لگا تا ہون فرمایا کیا مین تجکو اس سے بہتر درخت نہ بتاوٴن سبحان اللہ الخ ہر کلمہ کے عوض ایک درخت جنت مین تیرے لئے لگایا جاے گا حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے ورواہ ابن ماجۃ وحسنہ المنذری ابن عباس کا لفظ یہ ہے من قال سبحان اللہ الخ غرس لہ بکل واحدۃ منہن شجرۃ فی الجنۃ منذری نے کہا اسکی اسناد حسن ہے یہ حدیث متابعات مین لاباس بہ ہے ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا لو اپنی ڈہال پوچھا کیا کوئی دشمن حاضر ہوا ہے فرمایا نہین ولکن آگ سے ڈہال ہے کہو سبحان اللہ الخ یہ کلمات دن قیامت کو مجنبات معقبات ہو کر آئین گے یہ باقیات صالحات ہین اخرجہ النسائی والحاکم والطبرانی حاکم نے کہا یہ حدیث شرط مسلم پر ہے طبرانی نے لفظ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ بہی زیادہ کیا ہے منذری نے اسکی اسناد کو جید کہا ہے مجمع الزوائد مین رجال طبرانی کو رجال صحیح بتایا ہے مجنبات کے معنے ہین مقدمات معقبات کے معنے ہین موخرات حدیث ابوالدرداء مین ان کلمات کو مع لاحول الخ کے باقیات صالحات فرمایا ہے اور کہا ہے ہن یحططن الخطایا کما تحط الشجرۃ ورقہا وہن من کنوز الجنۃ رواہ الطبرانی انکا احادیث مین کئی جگہہ باقیات صالحات نام رکہا ہے جیسے حدیث ابوسعید مین فرمایا ہے استکثروا من الباقیات الصالحات قیل وما ہن یا رسول اللہ قال التہلیل والتکبیر والتسبیح والحمد ولاحول ولاقوۃ الا باللہ اخرجہ النسائی وابن حبان واحمد وابویعلی باسنادین حسنین اور حدیث ابن ابی اوفی مین آیا ہے کہ ایک اعرابی نے کہا اے رسول اللہ اپنے قرآن سیکھنے مین بہت کچھہ محنت کی مگر مجھے نہ آیا ایسی چیز سکھاوٴ جو قرآن سے کفایت کرے فرمایا یہ کلمات کہا کر لا الہ الا اللہ

Marfat.com

ان چارون کو انگلیون پر گنکر کہا اے رسول خدا یہ تو میرے رب کے لئے ہوے میرے لئے
کیا ہے فرمایا کہہ اللھم اغفر لی وارحمنی وعافنی وارزقنی واھدنی اعرابی چلا گیا
فرمایا اما ھذا فقد ملأ یدیہ خیرا اخرجہ ابن ابی شیبۃ وابن ابی الدنیا وابوداود
والنسائی حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ جو شخص قرآن نلے سکے تو یہ ذکر اوسکو نماز مین
کافی ہوگا اس حدیث کی اصل صحیح مسلم مین بہی ہے ابو ہریرہ و ابو سعید کہتے ہین حضرت
نے فرمایا بیشک اللہ نے کلام سے ان چار کلمون کو چن لیا ہے سو جسنے کہا سبحان اللہ
لکہی گئین اوسکے لئے بیس نیکیان اور دور ہوئین اوس سے بیس برائیان اور جسنے کہا
الحمد للہ اوسکے لئے بھی مثل اسکے ہے اور جسنے کہا لا الہ الا اللہ اوسکے لئے بہی اسیطرح
ہے اور جسنے کہا اللہ اکبر اوسکے لئے بہی برابر اسیکے ہے اور جسنے کہا الحمد للہ رب العالمین
اپنی طرف سے لکہی گئین اوسکے لئے تیس نیکیان اور دور ہوئین اوس سے تیس برائیان
اخرجہ احمد والنسائی حاکم نے کہا یہ حدیث شرط مسلم پر ہے مجمع الزوائد مین کہا رواہ
احمد والبزار ورجالہما رجال الصحیح حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ اللہ نے ان چارون
کلمات کو سائر کلام پر مصطفے کیا ہے اور جسکو اللہ نے چن لیا بندہ کو لائق ہے کہ اوسکے ساتھ
اشتغال رکہے اور کثرت و محبت سے اونکو کہکر اللہ کا تقرب حاصل کرے یہ کلمات اجر پایدار سے
ایک نصیب وافر و ثواب عظیم پر مشتمل ہین وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون حدیث عمران
بن حصین مین ہر کلمہ کو انمین سے کوہ احد سے اعظم تر فرمایا ہے رواہ البزار والطبرانی
سو جب ہر کلمہ احد سے بڑا ٹہیرا اور احد اعظم جبال دار الہجرۃ ہے تو اس ترغیب و تشویق
استکثار مین ہزار عطاف راغبین و جذب قلوب صالحین ہے ام ہانی کہتے ہین حضرت کا گزر مجہپر
ہوا مین بیٹہی تہی مین نے کہا مجہکو کوئی عمل بتاؤ کہ مین بجالاؤن فرمایا سو بار تسبیح کر یہ برابر آزاد
کرنے سو بردے کے ہے اولاد اسمعیل سے سو بار تحمید کر یہ برابر سو گہوڑون کے ہے
جنپر زین و لگام ہو اور راہ خدا مین اونپر سوار کرایا جائے سو بار تکبیر کہہ یہ برابر سو اونٹ

کے ہے جنکی قلادہ پڑا ہوا ور مقبول ہون سو بار تہلیل کرے یا بین زمین و آسمان کو پُر کر دیتی ہے رواہ النسائی وقال الحاکم صحیح الاسناد و احمد باسناد حسن ابو سلمی راعی آنحضرت صلعم کا لفظ مسموعًا مرفوعًا یہ ہے بخ بخ لخمس ما اثقلهن فی المیزان لا اله الا الله والحمد لله وسبحان الله والله اکبر والولد الصالح یتوفی للمرء المسلم فیحتسبه اخرجه النسائی واحمد وابن حبان والطبرانی بخ بخ ایک کلمہ ہے کہ وقت راضی ہونے کے کسی شے سے بارادہ مبالغہ کہا جاتا ہے نعمان بن بشیر کہتے ہین حضرت نے فرمایا ان مما تذکرون من جلال الله سبحان الله ولا اله الا الله والحمد لله ینعطفن حول العرش لهن دوی کدوی النحل تذکر لصاحبها اما یحب احدکم ان لا یزال من یذکر به اخرجه ابن ماجة والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم یعنے یہ کلمات گرد عرش کے چکر مارتے ہین انکی آواز مثل بھنبھناہٹ نحل کے ہے یعنے مگس شہد یہ اپنے صاحب کی یاد اوس مقام اعلیٰ مین دلاتی ہین حدیث ابو سعید خدری مین فرمایا ہے استکثار کرو باقیات صالحات سے پوچھا وہ کیا ہین فرمایا تہلیل تکبیر تسبیح الحمد لله لا حول ولا قوة الا بالله رواہ النسائی وصححه ابن حبان واخرجه احمد وابو یعلی والحاکم وقال صحیح الاسناد **ف** حضرت نے ابو موسےٰ سے فرمایا کہ لا حول ولا قوة الا بالله کہ یہ ایک خزانہ ہے بہشت کے خزانون مین سے اخرجه اصحاب الستة معاذ کا لفظ یہ ہے مجھسے فرمایا الا ادلك علی باب من ابواب الجنة قال وما هو قال لا حول الخ اخرجه احمد والطبرانی منذری نے کہا اسنادهما صحیح ان شاء الله تعالی مجمع الزوائد مین کہا رجالها رجال الصحیح اور حدیث ابو ایوب انصاری مین اس کلمہ کو غراس جنت کہا ہے رواہ ابن حبان وصححه اور حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے دواء من تسعة وتسعین داء ایسرها الهم رواہ الحاکم والطبرانی دوسری روایت مین اتنا اور زیادہ کیا ہے ولا منجا من الله الا الیه پھر کہا کشف الله له سبعین بابا من الضر ادناهن الفقر رواہ النسائی والترمذی

تیسری روایت ابو ہریرہ کی رفعًا یون ہے الا ادلک علی کلمة من تحت العرش من کنز الجنة لاحول ولا قوة الا باللہ یقول اللہ تعالی اسلم عبدی واستسلم رواہ البیھقی فی الدعوات الکبیر **ف** حدیث ابو سعید خدری مین فرمایا ہے جسنے کہا رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیًا واجب ہوگئی اوسکے لئے جنت ابوسعید نے متعجب ہوکر کہا پہر فرمائیے آپنے پہر فرمایا رواہ مسلم والنسائی حدیث دلیل ہی اسبات پر کہ تکلم کرنا ساتھہ اس دعا کے موجبات جنت سے ہے آبو داؤد و نسائی و حاکم کا لفظ انس خادم آنحضرت سے یون ہے کہ جو کوئی صبح کو یہ کہہ لیا کرے تو ضرور ہے کہ اللہ اوسکو قیامت کے دن راضی کردے رہی یہ بات کہ ذکر آلہی باوجود زبان پر ہلکے ہونے اور تہوڑی مشقت کے سب عبادتون سے مفید تر و بہتر کیون ہے حالانکہ عبادت مین بہت محنت ہوتی ہے سو اسکی شکل یہ ہے کہ اس امر کی تحقیق بدون علم مکاشفہ کے اور جگہہ زیبا نہین اسجگہہ اتنا کہنا بس ہے کہ جس ذکر سے اثر و نفع ہوتا ہے وہ ذکر ہی جو ہمیشہ ساتھہ حضور دل کے کیا جاے اور نری زبان سے ذکر کرنا ہمراہ غفلت دل کے بہت کم نافع ہوتا ہے ؎

| | |
|---|---|
| زبان در ذکر و دل در فکر خانہ | چہ حاصل زین نماز پنجگانہ |

یہی بات احادیث سے ہی معلوم ہوتی ہے اور ایک لحظہ دل کا ذکر پر حاضر ہونا پہر دنیا مین مشغول ہوکر اللہ سے غافل ہونا بھی کمتر مفید ہے بلکہ جو ذکر ہمراہ حضور دل کے ہوتا ہے وہ اکثر اوقات سب عبادات پر مقدم ہوجاتا ہے بلکہ اوسی سے سب عبادتون کو شرف ہے وہی عبادات عملیہ کی علت غائی ہے پہر ذکر کا ایک آغاز ہے اور ایک انجام ابتداء ذکر تو موجب انس و محبت کا ہوتا ہے اور اوسکی انتہا یہ ہے کہ انس و محبت اوسکی موجب ہوجائین اور اونہین کے باعث سے ذکر سرزد ہوا ور مطلوب ہی وہی انس و محبت ہوتی ہے جو باعث ذکر کے ہو کیونکہ ذاکر شروع مین کبھی بتکلف اپنے دل و زبان کو وسواس سے روک کر مصروف ذکر خدا ہوتا ہے پہر جب بتوفیق آلہی اوسپر مداومت کرتا ہے تو اوسی سے مانوس ہوجاتا ہے

اور اوسکے دلمین محبت ذکر کی جم جاتی ہے پہر انجام کو تو وہ کثرت ذکر پر مجبور ہو جاتا ہے اسطرح کہ اوس سے صبر نہین کر سکتا کیونکہ دستور ہے کہ جو کوئی شخص کسی چیز سے محبت رکھتا ہے تو اوسکا ذکر زیادہ کیا کرتا ہے من احب شیئاً اکثر ذکرہ اور جو شخص کسی چیز کا بہت ذکر کرتا ہے گو تکلف ہی سے ہو تو وہ اوسی شے کو محبوب جانتا ہے اسیطرح ذکر الٰہی اول وہلہ مین تکلف کے ساتہہ ہی اس امر کا ثمرہ دیتا ہے کہ آدمی کو مذکور کے ساتہہ یعنے اللہ پاک سے انس و محبت ہو جاے اور انس و محبت جبہی حاصل ہوتا ہے کہ بہت مدت تک بتکلف مشقت اوٹہائی جائے یہانتک کہ تکلف سرشت ہو جاے پہر جب اللہ کے ذکر سے انس حاصل ہو جاتا ہے تو اوسکے ماسوا سے انقطاع ہوتا ہے ماسوا اللہ وہ چیزین ہین جو مرنے کے وقت جدا ہو جاتی ہین جیسے مال و اولاد و اہل و اصحاب و حکومت انمین سے کوئی بہی قبر مین ہمراہ نہوگی بجز ذکر الٰہی کے اور کچہہ ساتہہ باقی نہ رہیگا ؎

| | |
|---|---|
| ہمہ دوستان تا بدر با من اند | تو ئی آنکہ تا من منم با منے |
| چو من رفتم این دوستان دشمن اند | وزین در بسا داتھی دامنی |

پس اگر یہ شخص ذکر الٰہی سے انس رکہتا ہوگا تب تو جو علاقے ماسوا کے اوس سے روکتے ہین اونسے منقطع ہونے کی لذت پائیگا کیونکہ دنیا مین ضرورتین حاجات کی ذکر اللہ سے روکتے ہین موت کے بعد کوئی مانع نرہیگا تو گویا اوسوقت درمیان اسکے اور اسکے محبوب کے تخلیہ ہو جائیگا اسصورت مین حال ذاکر کا بہت بہتر ہوگا اور وہ اوس قید خانہ سے چہوٹ جائیگا جسمین اپنے انس کی چیز سے رکا ہوا تہا اب اس انس سے بندہ بعد موت کے لذت پاتا رہیگا یہانتک کہ جوار ارحم الراحمین مین نازل ہوکر ذکر سے طرف لقا کے ترقی کر جاے ذکر ہی کے شرف سے رتبہ شہادت کا بہی بڑا ٹہیرا ہے کیونکہ مقصود حسن خاتمہ ہے اور ہماری غرض خاتمہ سے دنیا کا رخصت کرنا اور اللہ کے سامنے ایسے حال مین آنا ہے کہ دل اللہ مین ڈوبا ہوا اور ماسوا اللہ سے منقطع ہو اسی جگہ سے معرفت والی خاتمہ

سے بہت ڈرتے تہے کیونکہ دل ہرچند ملازم ذکر الٰہی ہو مگر تاہم بدلتا رہتا ہے کچہہ نکچہہ التفات
دنیا کی طرف رکہتا ہے مبادا اسی حالت مین کوچ کر جاے اس صورت مین اسخطرہ
سے بچاو کی شکل شہادت کا خاتمہ ہے بشرطیکہ غرض شہید کی حاصل کرنا مال کا یا نام کے
شجاعت کی نہو ہم اللہ سے سوال کرتے ہین کہ ہمکو اون لوگون مین سے کر دے جو
حال وقال وظاہر و باطن مین لا الہ الا اللہ والے ہین تاکہ ہم دنیا کو اس طرح چہوڑین
کہ اوسکی طرف ذرا بہی دہیان ہمارا نہو بلکہ اوس سے دق ہون اور اللہ کی لقا کے
طالب ہون کیونکہ حضرت نے فرمایا ہے من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ
لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ یہ بیان اوس ذکر کا تہا جسکے لئے کوئی خاص مقرر نہین
ہے رہے وہ اذکار جو اوقات صبح وشام مین کہے یا پڑہے جاتے ہین وہ بہت ہین
کتب اذکار مین خصوصًا نزل الابرار مین سب ترتیب وار مذکور ہین اور رسالہ
زیادۃ الایمان مین بہی فضائل اونکے مع الفاظ نبوی مرقوم ہین جزری نے عدہ
حصن مین آداب ذکر یہ لکہے ہین کہ جس مکان مین ذاکر ذکر الٰہی کرے وہ جگہہ
پاکیزہ وخالی ہو اور دہان مسواک سے صاف کر لیا گیا ہو بہر رو بقبلہ ہو کر جو
کچہہ کہے اوسمین تدبر کرے اوسکے شنے سیہے اگر نجانتا ہو تو معلوم کر لے جو ثواب
شارع نے ذکر پر مرتب کیا ہے اوسکو اوسیوقت معتد بہ سمجہے جبکہ ساتہہ اوسکے
تلفظ بہی کیا ہو افضل ذکر تلاوت قرآن ہے مگر جہان کہین کہ کوئی اور ذکر مشروع
کیا گیا ہے اور جو شخص کہ اذکار ماثورہ پر صبح وشام واحوال مختلفہ مین مواظبت
رکہتا ہے وہ منجملہ الذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات کے ہے اور جس شخص کے لئے
کوئی ورد معروف مقرر رہا ہو اور وہ اوس سے فوت ہو گیا ہے تو وقت امکان کے
اوسکا تدارک کر لے تاکہ عادت ملازمت کی پڑی رہے انتہی کتاب حزب اعظم مولفہ
علی قاری رح جامع دعوات ماثورہ واوراد صحیحہ ہے بعد تلاوت قرآن وکثرت درود



Marfat.com

شریف کے کوئی وظیفہ بہتر اوس سے معلوم نہین ہوتا ہے واللہ اعلم **ف**
دعا کے لئے فضائل وآداب ہین اللہ تعالی نے فرمایا ہے واذا سألك عبادی عنی
فانی قریب اجیب دعوة الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی اور فرمایا ادعوا
ربکم تضرعا وخفیة انه لا یحب المعتدین اور فرمایا قل ادعوا الله او ادعوا
الرحمن ایا ما تدعوا فله الاسماء الحسنى اور فرمایا قال ربکم ادعونی استجب لکم
ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جهنم داخرین حدیث نعمان
بن بشیر مین فرمایا ہے الدعاء هو العبادة پہر آیۂ ادعونی ربکم پڑہے رواہ اہل
السنن وصححه الترمذی انس کا لفظ رفعًا یہ ہے الدعاء مخ العبادة رواہ الترمذی
آیت وحدیث مذکور دلیل ہین اسبات پر کہ دعا اعلی انواع مناجات وارفع واشرف
عبادات ہے ولہذا دعا کو مغز عبادت فرمایا ہے اور آیت شریف مین دعا کو عین
عبادت ٹھرایا ہے حدیث سلمان مین فرمایا ہے لا یرد القضاء الا الدعاء ولا یزید
فی العمر الا البر اخرجه الترمذی وابن حبان اسمین دلیل ہے اسبات پر کہ اللہ دعا کی
وجہ سے قضا کو پہیر دیتا ہے آیت یمحو الله ما یشاء ویثبت وعنده ام الکتاب
بہی اسی کی موئید ہے یہ مسئلہ معرکة الآرا ہے شوکانی رح نے اس باب مین ایک رسالہ مستقل
لکہا ہے اور ہمنے بہی دلیل الطالب مین اسپر بحث کی ہے

| | |
|---|---|
| بیا کہ قاعدۂ آسمان بگردانیم | قضا بگردش رطل گران بگردانیم |

ابن عمر کہتے ہین حضرت نے کہا ہے من فتح له منکم باب الدعاء فتحت له ابواب الرحمة
وما سئل الله شیئا احب الیه من ان یسأل العافیة دوسری روایت مین لفظ
ابواب الاجابة آیا ہے اخرجه ابن ابی شیبة والترمذی وابن حبان والحاکم وقال
صحیح الاسناد حدیث عایشہ مین فرمایا ہے لا یغنی حذر من قدر والدعاء ینفع مما نزل
ومما لم ینزل وان البلاء لینزل فیتلقاه الدعاء فیعتلجان الی یوم القیامة اخرجه

الحاکم وقال صحیح الاسناد والبزار حدیث دلیل ہے اسبات پرکہ جو قدر اللہ نے
بندہ پر لکھدی ہے اوس سے بچنا نہین ہوسکتا مگر بطفیل اسی دعا کے یہ ہر بلا نازل
وغیر نازل سے نافع ہوتی ہے قیامت تک دعا و بلا کی کشتی ہوتی رہتی ہے حاصل یہ
ٹہیرا کہ دعا خود ایک قدر خدا ہے کبھی اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر کوئی حکم مقید بعدم دعا
جاری کرتا ہے پہر جب بندہ دعا کرتا ہے تو اوس حکم کو دور فرما دیتا ہے عایشہؓ رفعاً
کہتی ہین لیس شئ اکرم علی اللہ من الدعا اخرجہ الترمذی وابن حبان واحمد والبخاری
فی التاریخ وابن ماجۃ والحاکم وقال صحیح واقرہ الذہبی وقال ابن حبان حدیث
صحیح کہا ہے کہ یہ اکرام اسلئے ہے کہ دلیل ہے اللہ کی قدرت اور آدمی کے عجز پر لکن
اولیٰ یہ ہے کہ جب دعا عبادت و مغز عبادت ٹہیری تو اس حیثیت سے اللہ پر اکرم
ہوئی کیونکہ اللہ نے خلق کو اسی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے ولہذا حدیث ابوہریرہ
مین مرفوعاً آیا ہے کہ جو کوئی اللہ سے سوال نہین کرتا ہے تو اللہ اوس پر غصہ فرماتا ہے
رواہ الترمذی سبحان اللہ اس جگہہ فرق خالق و مخلوق کا معلوم ہوتا ہی کیونکہ
مخلوق سوال سے خفا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ترک سوال پر غصہ کرتا ہے جل
الخالق وذل المخلوق دوسرا لفظ یہ ہے من لم یدع اللہ غضب علیہ رواہ
ابن ابی شیبۃ سو جب معبود ہمسے طالب سوال و دعا ہو تو بڑا خسران ہو کہ ہم ترک دعا
کرکے مستحق غضب ٹہیرین ؎

| | |
|---|---|
| گر طمع خواہد زمن سلطان دین | خاک بر فرق قناعت بعد ازین |

بلکہ ہمین تو یہ لازم ہے کہ ہم ہردم ہر حاجت اپنی اوسی سے مانگین اور سوا اوسکے
کسی غیر کیطرف ہرگز التفات نکرین ؎

| | |
|---|---|
| از خدا خواہم واز غیر نخواہم بخدا | کہ نیم بندۂ دیگر نہ خدائے دگر ست |

اور ہر حال مین اوسیکو پکارا کرین اگر ہانڈی مین نمک نہو یا پاپوش کا تسمہ ٹوٹ

Marfat.com

تو وہ بہی اوڑی سے طلب کرین کیونکہ اوسکے رسول کی ہدایت ہمکو اسیطرح ہے حدیث
انس مین ارشاد فرمایا ہے لا تعجزوا فی الدعاء فانہ لن یھلک مع الدعاء احد
اخرجہ ابن حبان والضیاء فی المختارۃ والحاکم وصححوہ اس حدیث مین نہی فرمائی
ہے اسبات سے کہ انسان دعا کرنے سے تہک کر بیٹہہ رہے عاجز ہو جاے کیونکہ اس
ترک کا ضرر اسی پر پہر کر آتا ہے اور دعا کے ہوتے ہوے کوئی آدمی ہلاک نہین ہوتا
وھذہ المزیۃ یھتز لھا کل طالب للخیر وینشط بسببھا کل عارف بمعانی
الکلام ولا سیما مع ما مر من ان الدعاء یرد القضاء ویدفع القدر حدیث
ابوہریرہ مین فرمایا ہے جسکو یہ بات خوش آے کہ قبول کرے اللہ دعا اوسکی وقت
سختیون اور کرب کے تو اوسکو چاہیئے کہ وقت رخا کے بہت سی دعا کیا کرے رواہ
الترمذی مراد کرب سے جو جمع ہے کربت کی غم ہے اور مراد رخا سے حال صحت و رفاہیت کا
مخاوف سے اور سلامتی کا محن سے ہے دوسرا لفظ ابوہریرہ کا مرفوعًا یہ ہے کہ دعا
ہتیار ہے مومن کا اور ستون ہے دین کا اور نور ہے آسمانون اور زمین کا اخرجہ
الحاکم وقال صحیح الاسناد ابو یعلی کا لفظ جابر سے رفعًا یون ہے الا ادلکم علی ما ینجیکم
من عدوکم ویدر لکم ارزاقکم تدعون اللہ فی لیلکم ونھارکم فان الدعاء
سلاح المومن دعا کو تشبیہ دی ہے اوس ہتیار سے جس سے مقابلہ دشمن کا کیا جاتا ہے گویا
داعی اپنی دعا سے مقابلہ اون مصائب و سوء عواقب کا کرتا ہے جو اوس کے سامنے
آتے ہین اور اونسے ڈرتا ہے بڑا عاجز وہ شخص ہے جو اس ہتیار کو نہ اوٹہاے اور
اس عماد پر اعتماد نکرے مینے بارہا امتحان کیا کہ اللہ نے برکت دعوات سے بڑے
بڑے مخاوف میرے دور کر دیئے حالانکہ وہ دعا یقینًا مطابق آداب کے نہوگی اور نہ
اوسمین حضور دل جیسا کہ چاہیئے تہا موجود ہوگا اور مجھسا نابکار گنہگار داعی تہا تو پہر اوس دعا کا
کیا ذکر ہے جو کہ موافق اپنے شرائط و آداب کے اوقات اجابت مین ہمراہ حضور

Marfat.com

دل کی واقع ہوتی ہے اللھم وفقنا ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے مامن
مسلم ینصب وجھہ اللہ فی مسئلۃ الا اعطاہ ایاھا اما ان یعجلھا لہ واما
ان یدخرھا لہ رواہ احمد باسناد لا باس بہ والبخاری فی الادب المفرد
والبزار وابو یعلے منذری نے کہا باسانید جیدۃ حدیث ابو سعید مین اتنا اور زیادہ
کیا ہے واما ان یصرف عنہ من السوء مثلھا رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد
سلمان کا لفظ مرفوع یون ہے ان اللہ حیی کریم یستحیی اذا رفع الرجل الیہ
یدیہ ان یردھما صفرا خائبتین رواہ ابوداود والترمذی وحسنہ وابن
ماجۃ وابن حبان والحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین انس کا لفظ یہ ہے
کہ حضرت نے فرمایا ان اللہ حیی کریم یستحیی من عبدہ ان یرفع الیہ یدیہ ثم لا
یضع فیھما خیرا رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ دعا
مسلمان کی بیکار و برباد نہین جاتی ہے بلکہ اوسکا اوسکا سوال ملتا ہے خواہ جلدی
خواہ دیر مین یا کوئی بلا دور ہو جاتی ہے اہل دعا کو اس امر کا تجربہ ہوا ہے وللہ
الحمد ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے نیکی کرنے کے ساتھ دعا اسقدر کافی ہے جیسے
کہانے کے ساتھ نمک کا مقدار ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ صلحاء کی تھوڑیسی دعا بھی بہت
سا اثر کرتی ہے اور جلد محل قبول مین پہنچ جاتی ہے کیونکہ پاک زبان و پاک دل
سے ساتھ کمال حضور کے نکلتی ہے **ف** آداب دعا کے دس ہین ایک یہ کہ واسطے
دعا کے اوقات عمدہ تاکتا رہے جیسے روز عرفہ ماہ رمضان یوم جمعہ وقت سحر
وآخر شب قال تعالی وبالاسحار ھم یستغفرون حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے
کہ اللہ تعالی ہر رات کو جب تہائی پچھلی رات کی رہتی ہے آسمان دنیا پر اوترکر فرماتا ہے
کوئی ہے جو مجھسے دعا مانگے مین قبول کرون کوئی ہے جو مجھسے سوال کرے اور مین
دون کوئی ہے جو مجھسے مغفرت چاہے اور مین اوسکو بخشدون رواہ الشیخان

Marfat.com

یعقوب علیہ السلام نے جو اپنی اولاد سے کہا تھا سوف استغفر لکم ربی مراد اوس سے یہی وقت سحر تھا چنانچہ آپ پچھلے ترڑکے اوٹھے اور دعا مانگی اولاد نے آپکے پیچھے آمین کہی اللہ نے وحی بھیجی کہ مینے اونکا قصور معاف کیا دوسرے یہ کہ عمدہ حالت کو غنیمت جانے جیسے صف جنگ یا بارش باران یا تکبیر نماز فرض کہ ان اوقات مین دروازے آسمان کے کھل جاتے ہین حدیث انس مین آیا ہے کہ اذان و تکبیر کے بیچ مین دعا رد نہین ہوتی رواہ اھل السنن ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ روزہ دار کی دعا رد نہین ہوتی اخرجہ اھل السنن سحر کا وقت اشیاء مشوشہ سے خالی اور صفا و اخلاص کے ساتھہ حالی ہوتا ہے اور عرفہ و جمعہ کا دن جمع ہمم کا ہے اسیطرح سجدہ کی حالت بہی مناسب باجابت دعا ہوتی ہے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے کہ سب حالتون سے زیادہ بندہ اپنے رب سے قریب سجدہ کی حالت مین ہوتا ہے سو سجدہ مین بہت دعا کیا کرو رواہ مسلم تیسرے یہ کہ دعا قبلہ رخ ہوکے مانگے اور اپنے ہاتھہ اتنے اونچے کرے کہ بغلون کی سفیدی معلوم ہونے لگے حدیث انس مین فعل نبوی سے ایسطرح آیا ہے رواہ الشیخان ابو الدردا نے کہا ہے کہ ان ہاتون کو دعا کے لئے اوٹھاؤ پہلے اس سے کہ زنجیرون مین جکڑے جائین پہر جب دعا کر چکے تو دونون ہاتون کو مونہہ پر پہیرے عمر رضی نے کہا حضرت یون ہی کرتے تھے رواہ الترمذی وقال غریب ابن عباس نے کہا حضرت جب دعا مانگتے تو دونون ہتیلیان ملا لیتے اور اونکا رخ اندر کا اپنے منہہ کی طرف رکہتے رواہ الطبرانی فی الکبیر بسند ضعیف حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے چاہئے کہ کچہہ لوگ اپنی نگاہین دعا کے اندر آسمان کی طرف اوٹھانے سے باز رکہین ورنہ اونکی نگاہین اچک لیجائینگے رواہ مسلم لکن یہ روایت نماز کی دعا مین آئی ہے چوتھے یہ کہ پست آواز سے دعا مانگے عایشہ نے کریمہ ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا مین کہا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ دعا مین جہر و اخفات

Marfat.com

نکرا اور اللہ نے زکریا علیہ السلام سے نقل کیا ہے اذ نادی ربہ نداء خفیا اور فرمایا ہے ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ انہ لا یحب المعتدین پانچوین یہ کہ دعا مین قافیہ کا تکلف نکرے کیونکہ حالت دعا کی مقتضی تضرع وانکسار کے ہوتی ہے تکلف مناسب حال اوسکے نہین بعض اہل علم نے کہا ہے کہ مراد معتدین سے آیۂ مذکورہ مین تکلف کرنے والے قافیہ بندی مین ہین غزالی کہتے ہین بہتر یہ ہے کہ دعوات ماثورہ کے سوا اور کچھہ نہ مانگے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ دعا مین حد سے تجاوز کر جاوے اور ایسی چیز مانگنے لگے جو مصلحت نہو ہر کوئی اچھی طرح دعا مانگنا نہین جانتا معاذ بن جبل نے کہا ہے کہ علما کی حاجت جنت مین بھی ہوگی جنت والون سے کہا جائیگا کہ تمنا کرو وہ سمجھا نہین گے کہ کسطرح تمنا کرین ناچار علما سے سیکھکر تمنا کرینگے سلف نے کہا ہے کہ دعا زبان ذلت وعاجزی سے مانگو نہ زبان فصاحت وطلاقت سے کہتے ہین کہ علما وابدال مین سے کوئی شخص دعا مین سات جملون سے زیادہ نہین پڑھتا تھا اسکا شاہد آخر سورۂ بقرہ ہے کہ اللہ نے اپنے بندون کی دعا کسی جگہہ اوس سے زیادہ نہین بتائی ہے جتنی کہ اوس رکوع مین ہے اور جو قافیہ بے تکلف آجاوے وہ اس حکم سے باہر ہے بہرحال لائق یہی ہے کہ جو دعائین حدیث مین آئی ہین انہین پر اکتفا کرے اور اپنے مطلب کو اونہین ڈھونڈھکر وقت دعا کے اوسیکو پڑھے یہ ادعیہ کتاب اذکار وکتاب نزل الابرار وحصن حصین وسلاح المومن وغیرہا مین الگ الگ ہر کام وموقع کے لئے مذکور ہین اور غالبًا مختصر ہین چھٹے یہ کہ تضرع وخشوع ورغبت وخوف ظاہر کرے قال تعالیٰ انہم کانوا یسارعون فی الخیرات ویدعوننا رغبًا ورہبًا وقال تعالےٰ ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ ساتوین یہ کہ قطعی طور پر یقین قبول کا کر کے دعا کرے صحیحین مین ابوہریرہ سے آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا تم مین جب کوئی دعا مانگے تو یہ نکہے کہ الٰہی تو مجھے بخشدے اگر چاہے اور تو مجھپر رحم کر اگر چاہے بلکہ قطعی درخواست

کرے کہ مجھے بخشدے اور مجھپر رحم کر اسلئے کہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہین ہے دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا یہ ہے کہ تم مین جب کوئی دعا مانگے تو بہت رغبت کرے کیونکہ اللہ کو کوئی چیز بڑی معلوم نہین ہوتی رواہ مسلم تیسرا لفظ انکا رفعًا یہ ہے اللہ سے اسطرح دعا مانگو کہ تمکو قبول ہونے کا یقین ہو اور جانلو کہ اللہ غافل دلکی دعا قبول نہین کرتا ہے رواہ الترمذی وقال غریب سفیان بن عیینہ کہتے ہین تم اپنے نفس کی خرابی پر واقف ہو کر دعا سے باز نہ ہوا اور یہ مت جانو کہ ہم برے ہین ہماری دعا قبول نہوگی اسلئے کہ اللہ نے بدترین خلق شیطان لعین کی دعا بھی قبول فرمائی قال رب انظرنی الی یوم یبعثون قال فانک من المنظرین آٹھوین یہ کہ دعا مین مبالغہ کرے ساتھہ مداومت کے اور دعا کو تین بار کہے ابن مسعود نے کہا ہے حضرت جب دعا مانگتے تو تین بار مانگتے اور اگر سوال کرتے تو تین بار سوال کرتے رواہ الشیخان اور جب قبول مین دیر ہو تو یہ نہ سمجھے کہ دیر ہو گئی حضرت نے فرمایا ہے تم مین سے کسی کی دعا جب قبول ہوگی کہ وہ جلدی نکرے اور یہ نکہے کہ مینے دعا مانگی اور قبول نہوئی اور جب دعا مانگو تو اللہ سے بار بار سوال کرو کہ تم کریم سے مانگتے ہو **حکایت** ایک بزرگ نے کہا مین بیس برس سے ایک حاجت مانگتا ہون اور وہ قبول نہین ہوئی مگر مجھکو اوسکے قبول کی توقع ہے وہ یہ ہے کہ مینے اللہ سے سوال کیا کہ مجھکو بیفائدہ چیز کے چھوڑنے کی توفیق دی حضرت نے فرمایا ہے من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ ابو ہریرہؓ رفعًا کہتے ہین جب کوئی تم مین اپنے رب سے سوال کرے اور جانے کہ قبول ہو گیا تو یون کہے الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات اور جسکے لئے قبول مین دیر ہو تو وہ یون کہے الحمد للہ علی کل حال رواہ البیہقی فی الدعوات نوین یہ کہ دعا کو اللہ کی ذکر سے شروع کرے اول ہی اول سوال نکرے

Marfat.com

سے لگے حدیث سلمہ بن الاکوع مین آیا ہے کہ حضرت دعا سے پہلے یہ کلمات کہتے تھے
سبحان ربی الاعلی الوھاب رواہ احمد والحاکم ابو سلیمان دارانی کہتے
ہین جو کوئی اپنی حاجت اللہ سے مانگے وہ اول وآخر دعا کے درود پڑہے کیونکہ
اللہ دونون درودون کو قبول کرتا ہے وہ اس بات سے بزرگتر ہے کہ بیچ کے
مطلب کو چھوڑ دے حدیث ترمذی و حاکم مین آیا ہے جسکو کوئی حاجت ہو طرف اللہ
کے یا کسی آدمی کے تو وہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑہے پہر اللہ پر ثنا
اور حضرت پر درود بہیجے الحدیث دسوین یہ کہ توبہ کر کے اور حقدارون کے حق
پہنچا کر تمام ہمت سے طرف اللہ کے متوجہ ہو کہ قبول ہونے مین اصل وسبب
قریب یہی ہے موسی علیہ السلام نے مع بنی اسرائیل کے واسطے باران کے دعا کی
تہی پانی نہ برسا اونمین ایک چغلخور تہا جب اوس سے توبہ کرائی تب دعا قبول ہوئے
اسیطرح دوسری بار سات برس تک خشک سالی ہوئی جب اہل حقوق کو اونکے
حق دئے تب دعا سے پانی برسا اس قسم کی بہی حکایات صحیحہ بہت ہین **حکایت**
اوزاعی نے کہا ہے لوگ مینہہ مانگنے کو نکلے بلال بن سعد نے کہڑے ہو کر بعد حمد و
ثنائے الہی کے کہا کہ اے گروہ حاضرین تمکو اپنے خطاوار ہونے کا اقرار ہے کہ نہین
کہا بیشک ہمکو اقرار ہے بلال نے کہا اے رب ہمنے سنا کہ تو نے اپنی کتاب مین
فرمایا ہے ما علی المحسنین من سبیل یعنے نیک کارون پر کچہہ الزام نہین ہے اور ہمتو
اپنی برائی کا اقرار کر چکے سو تیری مغفرت ہم جیسون کے لئے ہے اے رب ہماری
مغفرت کر ہمپر رحم فرما مینہہ برسا یہ کہکر اپنے ہاتہہ اوٹہائے لوگون نے بہی ہاتہہ
اونچے کئے خوب ہی پانی برسا **حکایت** مالک بن دینار سے کہا کہ ہمارے لئے اپنے
رب سے پانی برسنے کی دعا کرو کہا تم مینہہ مین دیر سمجہتے ہو مین پتہرون کے برسنے
مین دیر جانتا ہون یعنے ہماری خطائین اس قابل نہین ہین کہ پانی برسے بلکہ پتہر

برسین تو کچھ اچنبھا نہین ہے **حکایت** یحیی غسانی کہتے ہین حضرت داؤد علیہ السلام کے عہد مین خشکسالی ہوئی لوگون نے اپنے علما مین سے تین شخص منتخب کئے اونکے ساتھہ واسطے دعا کے نکلے ایک نے کہا اے رب تو نے توریت مین کہا ہے کہ جو ہمپر ظلم کرے ہم اوسکو معاف کر دین ہمنے اپنی جانون پر ظلم کیا ہے تو ہمکو معاف کر دے دوسرے نے کہا آلہی تو نے توریت مین فرمایا ہے کہ ہم اپنے غلامون کو آزاد کرین ہم تیرے غلام ہین تو ہمکو آزاد کر تیسرے نے کہا اے رب تو نے توریت مین ارشاد کیا ہے کہ جب ہمارے دروازون پر مسکین آکھڑے ہون تو ہم اونکو محروم نہیرین ہم تیرے مساکین ہین تیرے در پر کھڑے ہین تو ہماری دعا کو نامنظور نفرما اسکے بعد فورا مینھہ برسا ولله الحمد **حکایت** عطار سلمی کہتے ہین ایک سال قحط پڑا ہم مینھہ کی دعا کو باہر نکلے سعدون مجنون قبرستان مین تھے مجھے دیکھہ کر کہا کیا قیامت کا دن ہے یا قبرون سے لوگ نکل پڑے ہین مینے کہا یہ تو کچھہ بھی نہین ہے بلکہ مینھہ نہین برستا ہے اوسکے لئے دعا کرنے نکلے ہین کہا اے عطا کون سے دلون سے دعا مانگتے ہو زمینی سے یا آسمانی سے کہا ہرگز نہین اے عطا کھوٹے سکہ والون سے کہدو کہ کھوٹے دام نچلا ہین کہ پرکھیا بڑا بینا ہے پھر آنکھہ سے آسمان کو دیکھکر کہا کہ آلہی وسیدی و مولائی اپنے شہرون کو اپنے بندون کے گناہون سے ویران نکر بلکہ طفیل سے اپنے اسمار مکنون و نعمار مخزون کی ہمکو بہت سا میٹھا پانی دے جس سے تو عباد کو زندہ اور بلاد کو سیراب کرے تو ہی ہر چیز پر قادر ہے عطا کہتے ہین کہ سعدون نے یہ دعا تمام نکی تھی کہ آسمان سے رعد کی صدا بلند ہوئی اور بجلی چمکی اور پانی موسلا دھار گرنے لگا سعدون وہان سے چلدئے **حکایت** ابن مبارک فرماتے ہین مین ایکسال مدینہ مین آیا خشکی بہت تھی لوگ دعا کو نکلے مین بھی اونکے ساتھہ نکلا اتفاقاً ایک غلام حبشی آیا ایک موٹی چادر کا تہمد باندہے تھا ایک چادر شانے

پر ڈال رکھی تھی وہ میرے برابر بیٹھہ گیا مینے سنا کہ اوسنے یون کہا الٰہی گناہون کی کثرت سے اور اعمال بد کی وجہ سے تیرے نزدیک یہ صورتین ذلیل ہوگئی ہین تونے مینہہ کو آسمان سے روکدیا ہے کہ اس سے تو اپنے بندون کی تادیب کرے سوای حلم و وقار والے اور اے وہ شخص کہ تیرے بندے تیری طرف سے سوا نیکی و احسان کے اور کچھہ نہین جانتے مین تجھسے سوال کرتا ہون کہ تو اونکو اسیوقت اسی گھڑی پانی دے وہ غلام یہی کہتا رہا کہ ابھی اور اسیدم یہانتک کہ آسمان بادلون مین چھپ گیا اور ہر طرف سے مینہہ آیا ابن مبارک کہتے ہین کہ پھر مین پاس فضیل رح کے گیا کہا تم اوداس معلوم ہوتے ہو مینے کہا ایک بات تھی جسپر دوسرا شخص ہمسے آگے بڑھ گیا اور وہی اوسکا کفیل ہوا ہم تک نوبت نہ پہونچی پھر مینے وہ قصہ کہا وہ چیخ مار کر بیہوش گر پڑے حکایت حضرت عمر رض مینہہ کی دعا کے لئے حضرت عباس کو ساتھہ لیگئے جب عمر دعا سے فارغ ہوے تو حضرت عباس نے کہا اے رب کوئی بلا آسمان سے بدون گناہ کے نہین اوترتی اور نہ بدون توبہ کے کبھی ٹلے لوگون نے میرے قرابت تیرے نبی صلعم سے معلوم کر کے مجھے تیرے سامنے کر دیا ہے یہ ہاتھہ ہمارے گناہون کے ساتھہ تیری طرف پھیلے ہین اور ہمارے ماتھے کے بال تیرے طرف کھنچے ہوے ہین تو وہ نگہبان ہے کہ بھٹکے ہوؤن سے بیخبر نہین رہتا اور نہ شکستہ حالون کو موقع تلف مین چھوڑتا ہے اب چھوٹے گڑگڑاتے ہین اور بڑے روتے ہین اور دہائی کی آوازین اونچی ہو رہی ہین اور تو باطن اور سب سے زیادہ خفیہ امر کو جانتا ہے اے رب اپنی فریادرسی کے صدقے مین اونکو پانی دے پہلے اس سے کہ وہ ناامید ہو کر تباہ ہوجائین تیری رحمت سے سوا کفار کے کوئی ناامید نہین ہوتا ہے راوی نے کہا یہ کلام پورا نہوا تھا کہ پہاڑ جیسا بادل گھر آیا اور پانی برسنے لگا انتہی غرضکہ توبہ و استغفار و اقرار گناہ اصل ہے اجابت دعا و قبول سوال مین والموفق من حمد

Marfat.com

اللہ تعالی یہ دس آداب دعا کے غزالی نے لکھے ہین اور جزری رحمہ کا بیان عدۃ حصن
مین یہ ہے کہ آداب دعا مین موکد تر ادب بچنا ہے اکل و شرب و لباس حرام سے اور
با اخلاص ہونا اللہ سے اور مقدم کرنا عمل صالح کا اور باوضو قبلہ رخ ہو کر نماز
پڑہنا پہر گھٹنون کے بل ہو کر بعد ثنا الہی و درود و رسالت پناہی کے اولاً و آخراً
ہاتہہ پہیلا کر اور برابر دوش کے اونچے کر کے اونکا کہولنا ادب و خشوع و مسکنت
و خضوع کے ساتہہ اور دعا کرنا ساتہہ اسماء حسنے و ادعیہ ماثورہ کے باواز پست اور
اقرار کرنا گناہ کا اور سوال کرنا ساتہہ عزم کے بجد و اجتہاد و حضور دل و حسن رجا و
تکرار دعا و الحاح کے اور دعا نکرنا ساتہہ اثم و قطع رحم یا امر مفروغ منہ یا محال کے
اور تحجر نکرنا اور ساری حاجات کا سوال کرنا اور آمین کہنا داعی و مستمع کا اور
مونہہ پر پہیرنا دونون ہاتون کا بعد فراغ کے دعا سے انتہی **ف** بعد تلاوت
قرآن کریم و ذکر و ادعیہ ماثورہ کے سب سے بڑہ کر فضیلت درود شریف کی ہے حدیث
ابو ہریرہ مین فرمایا ہے جس مجلس مین کوئی قوم بیٹھتی ہے اور اپنے پیغمبر پر درود
نہین بہیجتے وہ مجلس دن قیامت کے اونپر حسرت ہوگی گو ثواب کے لئے وہ جنت
مین جائین رواہ ابن حبان و ابو داؤد و الترمذی ســـہ

فضل صلوات

| کسے کز لذت طاعت بود محروم من ضامن | کہ بگزارند در جنت ولی با داغ حرمانش |
|---|---|

ابن مسعود رفعا کہتے ہین اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علی صلوۃ اخرجہ
الترمذی و ابن حبان مراد اولی سے اسجگہہ قرب بشفاعت ہے یہ وصف اکثار صلوۃ
کا جسقدر کہ مشتغلین بالحدیث مین پایا جاتا ہے اوتنا اور مسلمانون مین معلوم نہین
ہوتا واللہ یختص برحمتہ من یشاء حدیث حسین بن علی علیہما السلام مین فرمایا ہے
بخیل ہے وہ شخص جسکے پاس میرا ذکر ہوا اور اوسنے درود نہ بہیجی رواہ الترمذی
و ابن حبان اسمین دلیل ہے وجوب صلوۃ پر وقت ذکر آنحضرت صلعم کے بلکہ حدیث

ابو ہریرہ مین ایسے شخص کو بدعا دی ہے اور فرمایا ہے رغم انف رجل ذکرت
عندہ فلم یصل علی اخرجہ الترمذی وابن حبان یہ حدیث بہی دلیل ہے وجوب
درود پر اگر واجب نہوتی تو اوسپر دعاے ذلت وخواری وزاری یکجا تی واہنداحدیث
انس مین فرمایا ہے کہ جسکے پاس میرا ذکر ہو وہ مجہپر درود بہیجے رواہ النسائی والطبرانی
صیغہ امر کا واسطے وجوب کے آتا ہے جب تک کہ کوئی صارف نہو اور یہان کوی صارف
موجود نہین ہے تو وجوب قائم رہا رہی فضیلت درود کی سو حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے
من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا اخرجہ مسلم یہ مضمون بہت سی حدیثون
مین بالفاظ وطرق متعددہ آیا ہے اور حدیث ابوطلحہ مین دربارۂ سلام بہی اسیطرح ارشاد
آیا ہے کہ ولا یسلم علیک احد من امتک الا سلمت علیہ عشرا رواہ النسائی
وابن حبان یہ دلیل ہے اسپر کہ سلام مثل صلوۃ کے ہے اسنے بہی حکم اسکا ہمراہ درود
کے فرمایا ہے صلوا علیہ وسلموا تسلیما اور حدیث ابن مسعود مین رفعا آیا ہے کہ
ان اللہ ملائکۃ سیاحین یبلغونی السلام اخرجہ النسائی وابن حبان والحاکم
بلکہ حدیث ابو ہریرہ مین یون ہے کہ جب کوئی مجہپر سلام کرتا ہے تو اسد مجہپر میری روح
کو پہیر دیتا ہے یہانتک کہ مین اوسکے سلام کا جواب دیتا ہون اخرجہ ابو داود یہی
حکم درود کا بہی ہے معلوم ہوا کہ دور کا درود وسلام ذریعۂ ملائکہ سیاحین پہنچتا ہے
اور نزدیک کے سلام وصلوۃ کا جواب خود حضرت دیتے ہین حدیث انس مین فرمایا ہے
کہ ایک درود پڑہنے پر دس خطیات دور اور دس درجے بلند ہوتے ہین اخرجہ النسائی
وابن حبان والطبرانی ابن عمرو کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ ایک درود پڑہنے پر اسد وملائکہ ستر بار
درود بہیجتے ہین اخرجہ احمد باسناد حسن پہلے دس گنا ثواب معلوم ہوا تہا پہر شیئا
فشیئا ستر گنا معلوم ہوا ولمسند احمد ابی بن کعب نے حضرت سے عرض کیا جعلت لک
صلوتی کلہا فرمایا اذن تکفی ہمک ویغفر ذنبک الحدیث اخرجہ الترمذی

Marfat.com

وقال حسن صحیح والحاکم وصححہ واحمد مراد صلوۃ سے اسجگہہ دعا و درود ہے نہ نماز
اسمین دلیل ہے اسبات پر کہ درود قضاء حوائج دارین کے لئے کافی وافی ہوتی ہے شیخ
عبدالرحیم رح والد ماجد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے فرمایا ہے بہا وجدنا ما وجدنا
حدیث اوس بن اوس مین ارشاد کیا ہے کہ بہت درود بہیجو مجہپر دن جمعہ کو کہ تمہاری
درود مجہپر عرض کیجاتی ہے رواہ ابو داود وابن حبان ہر چند ہر دن کی درود
حضرت کے سامنے پیش کیجاتی ہے لکن اسدن کے درود مین مجہ وابلاغ پر کچھہ زیادت
ہوتی ہے یہ خصوصیت حدیث ابوالدرداء مین بہی نزدیک حاکم کے آئی ہے علی مرتضیٰ
وعمر فاروق سے مروی ہے کہ ہر دعا محجوب ہے یہانتک کہ حضرت پر درود بہیجی جاسے اخرجہ
الطبرانی والترمذی شوکانی رح فرماتے ہین وللوقف فی مثل ہذا حکم الرفع لان
ذلک مما لا مجال للاجتہاد فیہ اسکی شاہد وہ حدیث فضالہ بن عبید ہے جسمین
یہ آیا ہے کہ حضرت بیٹھے تہے ایک آدمی نے آکر نماز پڑہی پہر کہا اللھم اغفرلی وارحمنی
حضرت نے فرمایا اے شخص تونے جلدی کی تو جب نماز پڑہے تو بیٹھہ کر اسکی حمد کر
پہر مجہپر درود بہیج پہر دعا مانگ پہر دوسرے شخص نے اسیطرح کی نماز پڑہی اور حمد
کرکے درود بہیجی تو فرمایا ایھا المصلی ادع تجب رواہ احمد واھل السنن **حکایت**
ایک بزرگ نے کہا کہ مین حدیث لکہا کرتا تہا اوسمین حضرت پر درود لکہہ لیتا مگر سلام
نہ لکہتا مینے آپکو خواب مین دیکہا فرمایا تو مجہپر پوری درود کیون نہین لکہتا تب سے
مینے صلوۃ وسلام دونون کا لکہنا شروع کیا بہتر درود وہ ہے جو نماز مین پڑہی جاتی
ہے اوسمین سلام اسلئے نہین آیا ہے کہ تحیات مین آپ پر سلام آگیا ہے جب علیحدہ
پڑہے تو سلام بڑہالے اسیطرح جب تک آپکی آل کو درود مین شامل نکیا جاے امتثال
امر کا نہین ہوتا اسلئے کہ صیغہ تعلیم مین لفظ آل کا داخل ہے کتب حدیث مین جو
فقط صلی اللہ علیہ وسلم آتا ہے اور لفظ آلہ نہین ہوتا اسکی وجہ بعض اکابر نے

Marfat.com

یہ بیان کی ہے کہ بسبب تعصب خلفاء عباسیہ کے لفظ مذکور لکھنے مین نہ آتے تھے وقت
قرارت و درس کے زبان سے کہہ لیتے تھے مقصود حاصل ہو جاتا تھا **حکایت**
ابوالحسن شافعی نے کہا مینے حضرت کو خواب مین دیکھا عرض کیا کہ امام شافعی نے جو اپنے
رسالہ مین کہا ہے وصلی اللہ علی محمد کلما ذکرہ الذاکرون وغفل عن ذکرہ
الغافلون آپکی طرف سے اونکو کیا ملا فرمایا ہماری طرف سے یہ عوض ملا کہ میدان قیامت
مین اونکو واسطے حساب کے کھڑا نکیا جائیگا صیغے درود کے جو ماثور ہین کچھہ کم تیس صیغے
ہین جنکو ہمنے کتاب نزل الابرار مین یکجا جمع کیا ہے اکثر اونمین کے حزب اعظم علی
قاری مین بھی مذکور ہین اگرچہ ہر صیغہ درود کا امتثال امر مین کافی ہے لیکن بہتر یہ ہے
کہ صیغۂ ماثورہ پر مواظبت کرے اور حضرت پر درود وسلام بہیجنے کی بڑی قیمت
سمجھے بعد ذکر خدا کے کوئی فضیلت اس عمل سے بڑھ کر نہین ہے جب اللہ و ملائکہ خود
مشتغل بصلوۃ رہتے ہین تو پہر کسی دوسرے کا کیا ذکر ہے قال تعالی ان اللہ وملائکتہ
یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اسمین سارے
مومنین کو حکم ہے کہ وہ حضرت پر صلوۃ وسلام بہیجا کرین صحیحین مین ابو حمید ساعدی
سے آیا ہے کہ صحابہ نے عرض کیا ای رسولخدا صلعم ہم آپ پر درود کسطرح بہیجین
فرمایا کہ یون کہو اللہم صل علی محمد عبدک وعلی آلہ وازواجہ وذریتہ کما صلیت
علی ابراہیم وآل ابراہیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت علی
ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید اسمین آل وازواج وذریت سبکا ذکر
ہے مگر سلام نہین اوسکو زیادہ کر لینا چاہیئے **ف** استغفار کی فضیلت مین اللہ
نے فرمایا ہے والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکروا اللہ فاستغفروا
لذنوبہم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ابن مسعود نے کہا قرآن مین دو آیتین
ہین جو بندہ گناہ کرے اور اونکو پڑھے تو اللہ اوسکا گناہ بخشدیتا ہے ایک

ف استغفار

Marfat.com

تو یہی آیت دوسری یہ آیت ومن یعمل سوء او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد
اللہ غفورا رحیما اور فرمایا فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا اور
فرمایا والمستغفرین بالاسحار ابوہریرہ مرفوعا کہتے ہین قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ
مین میری جان ہے اگر تم گناہ نکروگے تو اللہ تم کو لیجا کر ایسی قوم لائیگا جن سے
گناہ ہون گے وہ لوگ استغفار کرینگے اللہ اونکو بخشدیگا اخرجہ مسلم معلوم
ہوا کہ استغفار رافع ذنوب و دافع آثم ہے اللہ نے بہی قرآن مین فرمایا ہے کہ وما
کان اللہ معذبہم وہم یستغفرون انس کا لفظ مرفوع یہ ہے قسم ہے اوسکی جسکے
ہاتہہ مین ہے جان میری اگر خطا کروگے تم اتنے کہ بہرجاے مابین ارض وسما پہر استغفار
کروگے تم اللہ سے تو بخشدیگا وہ تمکو الحدیث رواہ احمد وابویعلی حدیث زبیر
مین فرمایا ہے من احب ان تسرہ صحیفتہ فلیکثر فیہا من الاستغفار اخرجہ
الطبرانی ورجالہ ثقات ابن عمر نے رفعا کہا ہے جو کوئی استغفار کرتا ہے اوسکے آئندہ اللہ
اوسکو بخشدیتا ہے اخرجہ الترمذی حدیث ام عصمہ مین فرمایا ہے کہ فرشتہ تین
ساعت تک گناہ نہین لکہتا اگر گناہ سے استغفار کرلے تو پہر اوسکو واقع نہین کرتا
اور نہ اوس پر دن قیامت کے عذاب ہوگا اخرجہ الحاکم ابوسعید کہتے ہین حضرت
نے فرمایا ابلیس نے اللہ سے کہا مجہکو قسم ہے تیرے عزت وجلال کی مین ہمیشہ بنی آدم
کو بہکاتا رہونگا جب تک کہ اونمین جان ہے اللہ نے فرمایا مجہے بہی اپنی عزت وجلال
کی قسم ہے کہ مین بہی ہمیشہ اون کو بخشتا رہونگا جبتک کہ وہ مجہسے استغفار کرتے
رہینگے اخرجہ احمد وابویعلی حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ جو گناہ اغواء شیطان
اور اوسکے تزئین سے واقع ہوتے رہتے ہین استغفار اونکو دفع کرتی ہے حدیث
انس مین فرمایا ہے دونون فرشتے نگہبان صحیفے پاس اللہ کے لیجاتے ہین اللہ
اول وآخر صحیفے مین استغفار دیکہہ کر فرماتا ہے قد غفرت لعبدی ما بین طرفی

ھذہ الصحیفۃ اخرجہ البزار معلوم ہوا کہ بمجرد وقوع کتابت استغفار کے اول وآخر صحیفہ مین اللہ صاحب صحیفہ کو بخشدیتا ہے شوکانی رح نے فرمایا ہے ینبغی ان یکون الاستغفار عنوان الاعمال التی یختنی العبد من عفایہا کما ینبغی ان یکون فی خاتمتہا انتہی ولہذا حدیث عبداللہ بن بسر مین بمعنًا ورفعًا آیا ہے طوبی لمن وجد فی صحیفتہ استغفارا کثیرا اخرجہ ابن ماجۃ و اسنادہ صحیح وھکذا صححہ المنذری وغیرہ ابوہریرہ نے رفعًا کہا ہے جو کوئی استغفار کرتا ہے واسطے مومنین ومومنات کے ہر دن لکھتا ہے اللہ واسطے اوسکے عوض ہر مومن ومومنہ کے ایک حسنہ اخرجہ الطبرانی مجمع الزوائد مین کہا ہے اسنادہ جید دوسری روایت مین ستائیس یا پچیس بار استغفار کرنا واسطے مومنین ومومنات کے آیات رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء ہمکو کشف کرنا علت عدد منصوص علیہ کا کچھ ضرور نہین ہے یہ ایک بھید ہے اسرار شرع سے حدیث ابن عباس مین رفعًا آیا ہے کہ لزوم وکثرت استغفار سے اللہ ہر تنگی سے ایک نکاسی کر دیتا ہے رواہ اھل السنن حکایت ایک شخص نے حضرت سے شکوہ اپنی زبان درازی کا کیا تھا فرمایا این انت من الاستغفار رواہ النسائی وابن ماجۃ والحاکم عقبہ بن عامر کہتے ہین ایک آدمی نے آکر کہا اے رسول خدا ہم مین ایک آدمی گناہ کرتا ہے وہ اوسپر لکھ لیا جاتا ہے پھر اوس سے استغفار کرتا ہے اور توبہ بجالاتا ہے فرمایا یغفر لہ ویتاب علیہ ولا یمل اللہ حتی تملوا رواہ الطبرانی واسنادہ حسن یعنے اللہ نہین تھکتا جب تک کہ تم نہ تھکو عائشہ کہتی ہین خبیب بن الحارث نے آکر کہا اے رسول خدا انی اتوب واعود فرمایا جب تجھسے گناہ ہو تو توبہ کر ذال کہا اذن تکثر ذنوبی فرمایا عفو اللہ اکثر من الذنب یا خبیب بن الحارث رواہ الطبرانی وفیہ ضعف انس کہتے ہین ایک شخص نے آکر کہا ای رسول خدا مین گناہ



Marfat.com

کرتا ہون فرمایا تو جب گناہ کرے تو استغفار کر کہا مین استغفار بہی کرتا ہون
پہر وہی گناہ کرتا ہون فرمایا جب تو گناہ کرے تو پہر استغفار کر چوتھی بار مین
ارشاد کیا استغفر ربك حتی یکون الشیطان ھو المحسور رواہ البزار بسند
ضعیف ان حدیثون مین دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ اوس شخص کی استغفار کو بہی
قبول کرتا ہے جو بار بار گنہگار ہوجاتا ہے جبکہ وہ بار بار استغفار کرتا ہے شوکانی
فرماتے ہین وھذہ بشارۃ جلیلۃ ینبغی ان یفرح بھا عباد اللہ ویحمدوا اللہ
علی سعۃ رحمتہ ولطفہ بعبادہ انتھی حدیث انس مین فرمایا ہے اللہ تعالی کہتا ہے
اے ابن آدم تو جب تک مجکو پکاریگا اور مجسے امید رکہیگا مین تجہکو بخشونگا تجہسے
کچہہ بہی کیون نہوا اور کچہہ پروا نکرونگا اے ابن آدم اگر پہنچ جاینگے گناہ تیرے ابر آسمان
تک پہر تو مجسے استغفار کریگا تو مین تجکو بخشدونگا تجہسے کچہہ ہی کیون نہوا ہو ولا
ابالی اخرجہ الترمذی وقال حدیث حسن غریب حدیث مین دلیل ہے نہایت
رحمت خدا پر واسطے اپنے بندون کے کہ جب تک کوئی بندہ داعی و راجی رہیگا تب تک
بخشا جائیگا گو اوسکے گناہ بیحد و بیحساب خارج دائرہ حصر و وقوف علی القدر ہی ہون
شوکانی فرماتے ہین فانظر الی ھذا الکرم الفیاض والجود المتبالغ ومثل ھذا غیر
مستبعد من التفضل الربانی والتطول الرحمانی فھو الذی یغفر ولا یبالی
ویعطی بغیر حساب لیس لمن وھب اللہ سبحانہ لہ نصیبا من العلم وحظا من
الحکمۃ ان یقنط عباد اللہ ویباعدھم من حسن الرجا وجمیل الظن
انتھی مین کہتا ہون کہ جسطرح جناب شوکانی پر حالت رجا کے غالب ہے اسیطرح حضرت
غزالی رح پر جانب خوف مسلط ہے سوا یمان ہر مومن کا درمیان اسی رجا و خوف کے
ہونا چاہیئے اس باب مین ہمارا رسالہ صدق الملجا نہایت دلچسپ ہے نووی نے کہا ہے
کہ حالت حیات مین رجا و خوف برابر ہون اور وقت موت کے غلبہ رجا کا درکار ہے

Marfat.com

حدیث بلال بن یسار مین فرمایا ہے جسنے کہا استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو
الحی القیوم واتوب الیہ وہ بخشا گیا اگرچہ جہاد سے بھاگا ہو اخرجہ ابوداود
والترمذی وابن حبان یہ حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ استغفار ماحی ذنوب ہوتا ہے
خواہ کبائر ہون یا صغائر کیونکہ فرار زحف سے بلاخلاف گناہ کبیرہ ہے حضرت ہر دن
مین ستر بار یا زیادہ یا سو بار استغفار کیا کرتے تہے رواہ البخاری وغیرہ ابن عمر نے
کہا ہے ہم ایک مجلس مین گنتے کہ حضرت سو بار یون کہتے رب اغفر لی وتب علی
انک انت التواب الرحیم رواہ ابو داود وابن حبان ہمنے آیات واحادیث
استغفار کو رسالہ محو الحوبہ مین لکہا ہے افضل استغفار سید الاستغفار ہے جو
صحیحین مین مرفوعًا ائی ہے اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک
وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذبک من شر ما صنعت ابؤلک
بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت قتادہ
نے کہا قرآن شریف مین تمہاری بیماری و دوا دونون کو بتایا ہے تمہارا روگ
تو گناہ ہے اور دوا اوسکی استغفار ہے علی مرتضٰے نے کہا جو شخص تباہ ہوتا ہے
اوس سے تعجب آتا ہے کہ نجات تو اوسکے ساتھ ہے پہر وہ کیسے ہلاک ہوتا ہے پوچہا
نجات کیا ہے کہا استغفار ہے یہ بہی فرماتے تہے اللہ کسی بندہ کے دل مین استغفار نہین
ڈالتا کہ اوسکو عذاب دینا چاہتا ہو یعنے الہام استغفار کا اوسیکو ہوتا ہے جسکو
عذاب دینا منظور نہین ہے بعض علمانے کہا ہے بندہ درمیان گناہ و نعمت کے ہے
ان دونون کی اصلاح بجز استغفار و شکر کے نہین فضیل نے کہا کہ استغفار بدون
ترک کرنے گناہ کے توبہ کذابین ہے رابعہ نے کہا ہمارے استغفار بہت سے استغفار
کی محتاج ہے یعنے جب دل غافل ہوا تو استغفار ایک ہنسی دل لگی ٹہیری استغفار کی
بہن توبہ ہے توبہ کا بیان ہمنے رسالہ تفریج الکروب مین کیا ہے **ف** غزالی نے

Marfat.com

فصل ادعیۂ ماثورہ مین سترہ دعائین لکھی ہین لیٔنے چوڑسے جنکا صبح وشام اور ہر
نماز کے پیچہے پڑہنا مستحب بتایا ہے ہم اسجگہہ اونکو ذکر نہین کرتے اسلیٔے کہ کتاب اذکار
وحصن حصین و نزل الابرار اون سے مغنی ہین اور رسالہ زیادۃ الایمان مین ہمنے دعوات
مختصرات ماثورہ کو جو اصح الصحیح ہین یکجا جمع کر دیا ہے غزالی نے پہلے دعاے آنحضرت
لکھی ہے پہر دعا حضرت عایشہؓ پہر حضرت فاطمہؓ پہر حضرت ابو بکر صدیقؓ پہر بریدۂ
اسلمیؓ پہر قبیصہؓ پہر ابو درداؓ پہر حضرت ابراہیمؑ پہر عیسیٰؑ پہر خضرؑ پہر معروف کرخیؒ
پہر عتبہ غلام پہر آدم علیہ السلام پہر علی مرتضیٰؓ پہر ابو المعتمر سلیمان تیمیؒ پہر ابراہیم بن ادہم
کے رضی اللہ عنہم اجمعین کلمات ان دعوات کے مطابق مذاق ہر داعی اور حالت
ہر دعا خوان کے ہین اگر کوئی اونکو پڑہا چاہے تو فائدہ سے خالی نہین اکثر الفاظ و جمل
ان ادعیہ کے حزب اعظم مین بہی آگئے ہین الا ماشاء اللہ تعالیٰ اسکے بعد اون دعاون کا ذکر کیا ہے جو
حضرتؐ سے اور اصحابؓ سے مروی ہین پہر وہ ادعیہ لکہے ہین جو کسی کام کے واقع ہونے پر آئی ہین سو ان سب سے
کتاب عدۃ الحصن الحصین مغنی ہے پہر کہا ہے کہ اگر یہ کہو کہ دعا سے فائدہ کیا ہے اللہ کا حکم تو کسیطرح ٹل نہین
سکتا تو اسکا جواب یہ ہے کہ دعا سے بلا کا ٹلنا بہی حکم خدا ہے دعا سبب ہے واسطے دفع
بلا و جلب رحمت کے جیسے ڈہال تیر کے روکنے کا سبب ہے اور پانی سبزہ نکلنے کا
باعث سو جسطرح ڈہال تیر کو روکتی ہے اسیطرح دعا و بلا کا مقابلہ ہوتا ہے اور
حکم خدا کے ماننے سے یہ ضرور نہین ہے کہ آدمی ہتیار نہ باندہے کیونکہ خود اللہ نے
کہا ہے خذوا حذرکم یا بیج ڈالنے کے بعد زمین کو پانی ندے اور کہے کہ اگر تقدیر
مین جمنا ہو گا تو جم جائیگا بلکہ اصل یہ ہے کہ مسببات کا اسباب سے وابستہ ہونا حکم
اول ہے پہر آہستہ آہستہ ایک سبب پر مسبب کا مرتب ہوتا جانا دوسرا حکم ہے پہلے حکم کا نام
قضا ہے اور دوسرے حکم کا نام قدر ہے اور جس ذات نے خیر کو مقدر کیا ہے اور
کسی سبب پر منحصر رکہا ہے اوسینے جو شر کو بنایا ہے تو اوسکے دور کرنے کا ایک

سبب بھی رکھدیا ہے اس صورت مین جس شخص کی بصیرت کھلی ہوئی ہے اوسکے
نزدیک ان باتونمین کچھہ مخالفت نہین علاوہ اسکے دعاسے اللہ کے ساتھہ دل کی
حضوری ہوسکتی ہے جو منتہاے عبادت ہے ولہذا حضرت نے دعا کو مغز عبادت
فرمایا ہے اور خلق کا اکثر یہی معاملہ ہے کہ اونکا دل طرف ذکر آلہی کے جبہی مائل ہوتا ہے
کہ جب کوئی حاجت یا مصیبت پڑتی ہے کما قال اللہ تعالی واذا مسه الشر فذو دعاء
عریض سو ضرورت دعا کی حاجت کے لئے ہے اور دعا دل کو طرف اللہ کے ساتھہ
تضرع و مسکنت کی پہیر دیتی ہے اور اسیکے ذریعہ سے ذکر حاصل ہوتا ہے جو اشرف
عبادات ہے اور تونگری اکثر باعث تکبر ہوتی ہے کما قال اللہ تعالی ان الانسان
لیطغی ان راٰه استغنی **ف** اللہ نے جو اپنے بندون کے لئے زمین کو تابع کیا ہے تو اس
غرض سے نہین کہ زمین کے اونچے مکانون مین رہین بلکہ مراد یہ ہے کہ اوسکو فرودگاہ
جانین اور اوس سے ایسا توشہ لین جو اونکو سفر مین وطن اصلی کے کام آئے اور نجات
جات عمل و فضل کے اپنے لئے ذخیرہ کرین اور اوسکے پہندون و مہلک جگہون سے بچے
رہین اور جانلین کہ یہ عمر اونکو اسطرح لئے جاتی ہے جیسے کشتی اپنے سوارون کو لئے
جاتی ہے اس جہان مین سب آدمی مسافر ہین اونکی پہلی منزل مہد ہے اور پچھلی لحد اور وطن
سبکا جنت ہے یا دوزخ اور سفر کا فاصلہ عمر ہے برس مرحلے ہین مہینے فرسخ ہین دن میل
ہین سانس قدم ہین طاعت اس سفر کا سرمایہ ہے اوقات راس المال ہین شہوات و اغراض
اس رستہ کے راہزن ہین یہان کا نفع یہ ہے کہ دار السلام مین بڑی سلطنت و دائم نعمت
کے ساتھہ اللہ کے دیدار سے کامیاب ہو ٹوٹا یہ ہے کہ طوق و قید و عذاب الیم و عقاب
شدید طبقات دوزخین ہمراہ بُعد کے اللہ سے نصیب ہو اس صورت مین جو شخص اپنے
ایک سانس سے بھی غفلت کریگا یہانتک کہ اوس مین کوئی طاعت موجب قرب خدا نہو
تو وہ قیامت کے دن اتنا خسارہ اوٹھائیگا جسکی کچھہ حد نہین اسے بڑی خطر و امر ہولناک

Marfat.com

کے لئے اہل توفیق نے مستعد ہوکر لذات نفسانی کو بالکل جواب دیدیا اور بقیۂ عمر کو غنیمت جانکر راتدن ذکر خدا مین رہنے لگے اور ہر ایک وقت مین جدا جدا وظیفہ مقرر کیا تاکہ طالب قرب خدا اور ساعی الی دار القرار ہون سو مواظبت کرنا اَوراد اذکار پر ایک رستہ ہے اللہ کی طرف جانے کا نور بصیرت سے دیکھنے والون نے جان لیا ہے کہ نجات کی شکل بدون اللہ کے لقا کے نہین اور لقا کی سبیل اسکے سوا نہین کہ بندہ اللہ کا محب و عارف ہوا اور اسی حال پر مرے اور محبت و انس بغیر ذکر دائمی محبوب کے میسر نہین ہوتا اور نہ معرفت بغیر فکر دائمی کے اوسکی ذات و صفات و افعال مین حاصل ہوتی ہے اور بجز اللہ اور اوسکے افعال کے کچھہ موجود ہی نہین اور دوام ذکر و فکر جب ہی میسر ہوتا ہے کہ دنیا اور اُسکے شہوات کو رخصت کرے اور اس جہان سے بجز اوس مقدار کے کہ واسطے زندگی کے ضرور ہو جدائی اختیار کرلے اور یہ سب باتین اوسوقت ہوتی ہین کہ آدمی اپنی تمام راتدن کے اوقات کو ذکر و فکر مین ڈوبا رکھے یہ ذکر و فکر تمام اوقات کو حاوے ہو کیونکہ نفس اپنی طبیعت سے تمام لذات کی طرف مائل ہے سو اگر آدمی اپنی نصف اوقات دنیا کی تدبیرات اور اوسکے مباح خواہشون مین مصروف اور نصف اوقات عبادت کے لئے رکھی تو چونکہ پہلے نصف مین بوجہ میل طبعی ترجیح موجود ہے تو برابری دونون وقت کی نرہیگی کیونکہ دنیا کے کامون مین ظاہر و باطن موافق ہوتا ہے اور دل تلاش دنیا مین خوب صاف و مجرد رہتا ہے اور پھیرنا اوسکا طرف عبادت کے بناوٹ و زبردستی سے ہوتا ہے اسلئے خلوص و حضور دل کا عبادات مین کبھی میسر آتا ہے پس جو شخص جنت مین بیحساب جانا چاہے تو اوسکو چاہیے کہ اپنی ساری اوقات طاعت مین مصروف رکھے ایسی ہی آدمی کے حسنات کا پلہ بھاری ہوگا اور جو کوئی کچھہ اچھے عمل کرے اور کچھہ برے تو اوسکا معاملہ خطرناک ہے تاہم اللہ کے کرم سے امید منقطع نہین ہے بلکہ معاف ہونے کی توقع ہے کیا عجب

Marfat.com

ہے کہ وہ اپنی جود و رحم سے اوسکو بخشدے اوقات لیل و نہار کا ذکر و فکر مین مصروف رکہنا اہل انوار بصیرت کو کہل جاتا ہے لکن جو کوئی اہل بصیرت سے نہین ہے تو وہ انتہائی کرے کہ اللہ کا خطاب اپنے رسول کیطرف دیکھ کر نور ایمان سے خیال کرلے کہ وہ اس خطاب سے کیا سمجہا جاتا ہے یعنے باوجودیکہ حضرت سب عباد سے زیادہ تر مقرب و عالے درجہ تھے اونکو فرمایا ہے ان لك فی النهار سبحا طویلا۔ واذکر اسم ربك وتبتل الیه تبتیلا اور فرمایا واذکر اسم ربك بكرة واصیلا ومن اللیل فاسجد له وسبحه لیلا طویلا اور فرمایا وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل الغروب ومن اللیل فسبحه وادبار السجود اور فرمایا وسبح بحمد ربك حین تقوم ومن اللیل فسبحه وادبار النجوم اور فرمایا ان ناشئة اللیل هی اشد وطأ واقوم قیلا اور فرمایا ومن اناء اللیل فسبح واطراف النهار لعلك ترضی اور فرمایا واقم الصلوة طرفی النهار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذهبن السیئات ذلك ذکری للذاکرین پہر تامل کرے کہ جو بندے اللہ کے کامیاب ہین اونکی کیا صفت فرمائی ہے امن هو قانت آناء اللیل ساجدا وقائما یحذر الآخرة ویرجو رحمة ربه قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون اور فرمایا تتجافی جنوبهم عن المضاجع یدعون ربهم خوفا وطمعا اور فرمایا والذین یبیتون لربهم سجدا وقیاما اور فرمایا کانوا قلیلا من اللیل ما یهجعون وبالاسحار هم یستغفرون اور فرمایا فسبحان الله حین تمسون وحین تصبحون وله الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظهرون یعنے شام وصبح اللہ کی پاکی بیان کرو اور فرمایا ولا تطرد الذین یدعون ربهم بالغداة والعشی یریدون وجهه ان آیات مین تامل کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ طریق الی اللہ یہی نگرانی اوقات کی اور پہر لیے رکہنا اونکا اوراد و اذکار سے ہے ولہذا حدیث ابن ابی اوفی مین فرمایا ہے اللہ کے

Marfat.com

نزدیک اوسکے بندون مین زیادہ ترمحبوب وہ لوگ ہین جو سورج و چاند و سایون کو اللہ کے ذکر کے لئے دیکھتے رہتے ہین رواہ الطبرانی والحاکم قرآن پاک مین سورج و چاند کا حساب سے چلنا اور سایہ کا دراز ہونا او قمر کے لئے منازل مقرر کرنا اور نجوم سے تاریکی بر و بحر مین راہ پانا ذکر کیا ہے اس سے کوئی یہ گمان نہ کرے کہ انکی رفتار مرتب و منتظم و روشنی نجوم و درازی ظل سے یہ غرض ہے کہ امور دنیا پر انسے مدد لیجاوے بلکہ انکو اسلئے بنایا ہے کہ انسے مقادیر اوقات پہچانکر انمین طاعات بجالائی جائین اور لوگ آخرت کی تجارت مین لگین کما قال اللہ تعالی وھو الذی جعل اللیل والنہار خلفۃ لمن اراد ان یذکر او اراد شکورا یعنے رات دن کو ایک دوسریکا نائب بنایا تاکہ ان دونون مین سے اگر ایک کے اندر کچھ عبادت رہجائے تو اوسکا تدارک دوسرے وقت مین ہو سکے پھر یہ کہا کہ یہ امر واسطے ذکر و شکر کے ہے نہ واسطے کسی اور کام کے اور فرمایا وجعلنا اللیل والنہار آیتین فمحونا آیۃ اللیل وجعلنا آیۃ النہار مبصرۃ لتبتغوا فضلا من ربکم ولتعلموا عدد السنین والحساب مراد فضل سے اسجگہہ ثواب و مغفرت ہے اور اگر مراد تلاش معاش ٹھیرے تو بھی اللہ کے بندے اللہ سے حالت طلب رزق مین غافل نہین رہتے ہین کما قال تعالی رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ یعنے دست بکار دل بیار

**ف** دن کے ورد سات ہین اور راتکے پانچ پہلا وظیفہ دن کا طلوع صبح صادق سے آفتاب نکلنے تک ہے اسوقت کا شرف یون معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے اوسکی قسم کھائی ہے والصبح اذا تنفس اور اپنی مدح مین کہا ہے فالق الاصباح اور فرمایا قل اعوذ برب الفلق اور اسوقت مین تسبیح کرنے کا حکم دیا فسبحان اللہ حین تمسون و حین تصبحون اور فرمایا فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس اور فرمایا من اناء اللیل فسبح واطراف النہار اور فرمایا واذکر اسم ربک بکرۃ واصیلا ترتیب اوراد کی

ف
شبانہ اوراد
روز و شب

یون ہے کہ جب جاگے کہے الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور
پھر کپڑا پہننے مین نیت ستر عورت کی کرے پھر اگر حاجت ہو پاخانہ مین جاے اور دعا
خلا پڑہے پھر مسنون طور پر مسواک کرے پھر وضو مع سنن وادعیہ کرکے دو رکعت
سنت فجر پڑہے یعنے گھر مین پھر مسجد کو چلے دعاے مسجد پڑہے اور نماز کے لئے جھپٹ
کر چلے پھر تحیۃ المسجد پڑھ کر انتظار جماعت کا کرے اور صف اول مین جگہہ تلاش
کرے اور جماعت کسی وقت کی نہ چھوڑے خصوصًا صبح و عشا کی کہ انمین ثواب زیادہ ہے
پھر بعد نماز فرض کے بعد سورج نکلنے تک ذکر الٰہی کرتا رہے پھر دو رکعت اشراق
پڑہے حضرت اسیطرح کرتے تھے طلوع آفتاب تک چار طرح کا وظیفہ ہے ایک ادعیہ دوم
تسبیح سوم تلاوت قرآن چہارم فکر ادنے درجہ تکرار دعا و ذکر کا یہ ہے کہ ہر کلمہ کو تین بار
یا سات بار کہے اکثر یہ ہے کہ ستر یا سو بار کہے اوسط یہ ہے کہ دس بار کہے یہ بات گنجایش
و فرصت وقت پر منحصر ہے بہتر کام وہ ہے جسپر ہمیشگی ہو گو تھوڑا ہو اسکی تاثیر دل پر بہت
ہوتی ہے بہ نسبت اوس بہت کے جو ناغہ ہو وہ کلمات دس ہین ایک لا الہ الا اللہ وحدہ
تا قدیر دوم سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ
الا باللہ سوم سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح چہارم سبحان اللہ
وبحمدہ سبحان اللہ العلی العظیم پنجم استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم
واتوب الیہ ششم اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا راد لما قضیت
ولا ینفع ذا الجد منک الجد ہفتم لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین ہشتم بسم اللہ
الذی لا یضر مع اسمہ شئ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم نہم اللھم
صل علی محمد عبدک ونبیک ورسولک النبی الامی وعلی آلہ وصحبہ وسلم
دہم اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم رب اعوذ بک من
ھمزات الشیاطین واعوذ بک رب ان یحضرون ان دس کلمات کو اگر دس



Marfat.com

دس بار پڑہیگا تو سو بار ہو جائینگے یہ اس سے بہتر ہے کہ ایک ہی کلمہ کو سو بار پڑہے
اسلئے کہ انمین ہر اک کلمہ کی فضیلت و ثواب جداگانہ ہے اور قرآن شریف کی وہ آیتین
پڑہے جنکے فضائل حدیث مین آئے ہین یعنے فاتحہ و آیۃ الکرسی و آمن الرسول سے آخر بقرہ
تک اور آیہ شهد الله انه لا اله الا هو اور دو آیتین قل اللهم مالك الملك تؤتی
الملك من تشاء تا بغیر حساب اور لقد جاءکم رسول من انفسکم آخر سورہ
تک اور لقد صدق الله رسوله الرؤیا بالحق آخر سورہ فتحنا تک اور قل الحمد
لله الذی لم یتخذ ولدا آخر سورہ بنی اسرائیل تک اور پانچ آیتین اول سورۂ حدید
کی اور هو الله الذی لا اله الا هو عالم الغیب والشهادة آخر سورۂ حشر تک
اور اگر مسبعات عشر پڑہے تو اور بہی بہتر ہے وہ یہ ہین فاتحہ و ہر چہار قل اور آیۃ الکرسی
انکو سات سات بار پڑہے پہر سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر
سات بار پہر درود سات بار پہر استغفار کرے واسطے اپنے اور والدین اور جملہ
مومنین و مومنات کے سات بار پہر یہ دعا پڑہے سات بار اللهم افعل بی وبهم
عاجلا واٰجلا فی الدین والدنیا والآخرة ما انت له اهل ولا تفعل بنا یا
مولانا ما نحن له اهل انك غفور حليم جواد كريم رؤف الرحيم ان وظائف
پر اپنی معمول منزل بہی پڑہ لے یا اسی پر اکتفا کرے کیونکہ قرآن مین ذکر و فکر و دعا سبکا
ثواب ہے اگر تامل کے ساتہ پڑہے اور فکر بہی اپنا معمول ٹہرا لے فکر کا ذکر باب دوم مین اس کتاب
کے آئیگا لکن مجموع فکر دو قسم مین آجاتی ہے ایک فکر کرنا ایسی چیزون مین جو علم معاملہ
مین مفید ہون جیسے حساب لینا نفس کا تقصیرات گذشتہ پر اور ترتیب کرنا اس دن کے
وظائف کا جو دن کہ سامنے ہے اور موانع خیر کا دفع کرنا اور معاملات مسلمین مین عمدہ
نیت کا حاضر کرنا دوم فکر کرنا ان اشیاء مین جو علم مکاشفہ مین نافع ہون جیسے
نعمت ہای الہی مین اور انکے پے درپے آنے مین ظاہرا اور باطنا تاکہ انکی معرفت

زیادہ حاصل ہوا ور ان کا بہت سا شکر بن پڑے ہر نفسے کہ فرو میرود ممد حیات است
دچون بر می آید مفرح ذات ہے

از دست وزبان کہ برآید ۔۔ کز عہدہ شکرش بدر آید

یا اللہ کے عقوبات مین وفکر کرنا کہ اس سے بھی معرفت معبود بڑہتی ہے اور انتقامات الٰہی سے ڈرنا انمین ہر ایک کے بہت شعبے ہین کہ بعض کو اون مین شکر کرنے کی گنجایش ہوتی ہے اور بعض کو نہین جب ایسی فکر میسر ہوجاے تو یہ اشرف عبادت ہے کیونکہ اسمین ذکر الٰہی بھی ہے اور معرفت کا جو کلید کشف ہے زیادہ ہونا اور محبت الٰہی کا بڑہنا عاشق کی محبت ایسی ہے جیسے دیکھنے والے کی ہوتی ہے اور ذاکر کی محبت مثل سننے والے کے ہے

ملحقہ

یارکیا ذات ہے تیری کہ ندیدہ ہوکر ۔۔ سب کے دیدہ نظر آتا ہے شنیدہ ہوکر

جو لوگ اللہ کے ذکر پر دل وزبان سے مداومت رکھتے ہین اور صرف ایمان تقلیدی سے تصدیق ماجاء بہ الرسول کرتے ہین اونکے پاس محاسن صفات الٰہی سے چند امور مجمل ہین جن پر انکا اعتقاد دوسرون کے تبلانے سے آگیا ہے اور جو عارف ہین اونہون نے اوس جمال وجلال کو چشم بصیرت سے دیکھ لیا ہے جو ظاہری بینائی سے قوی تر ہے معہذا وہ کنہہ ماہیت پر واقف نہین ہوسکتے ہین اسلیے کہ یہ امر تو خلق مین سے کسیکی تاب نہین جو معلوم کرسکے لیکن ہر شخص اوتنا مشاہدہ کرتا ہے جتنا کہ حجاب اوس سے دور ہوتا ہے جمال حضرت الوہیت کی انتہا نہین ہے اور نہ اوسکے حجابون کی کچھ تعداد لاتقف عندہ ہے

اے برادر بے نہایت درگہی ست ۔۔ ہرچہ بروے میرسی بروے مایست

جن حجابون کو نور کہنا چاہیے اور جن تک سالک پہنچکر انکو وا اصل جانتے ہین وہ ستر حجاب ہین حدیث مین آیا ہے اللہ کے ستر پردے نور کے ہین اگر وہ اونکو

اوٹہاوے تو اوسکے چہرے کے انوار جس کسیکو اوسکی بینائی پہنچے پہونک دین یعنے
تمام خلق جل جاے ایسے لوگ بہت کم ہین جنپر یہ دروازہ کہلتا ہے جمہور خلق کی
فکر اسی علم معاملہ مین ہوتی ہے اسکا فائدہ بھی بہت ہے اگر میسر آجاے غرضکہ طالب
آخرت کو چاہیے کہ ان چار چیزون یعنے ذکر و فکر و دعا و قرارت کا وظیفہ بعد نماز
صبح کے نچھوڑے بلکہ اگر ہر نماز کے بعد بھی یہ وظایف رکھے تو سبسے بہتر ہے دوسرا
وقت دن کا آفتاب نکلنے سے چاشت تک ہے یعنے پہر بہر دن چڑہنے تک کہ وقت
زوال تک کا نصف ہوتا ہے اس ایک پہر مین دو وظیفے ہین اول نماز چاشت
چار یا چہہ یا آٹہہ رکعت اس سے پہلے نماز اشراق تھی جبکہ سورج بقدر نیم نیزہ اونچا
ہو تو دو رکعت پڑہے قال تعالی یسبحن بالعشی والاشراق اور چاشت کے حقمین
فرمایا ہے والضحی واللیل اذا سجی کم سے کم چار رکعت ہے اور اگر دونون نپڑہے
تو چاشت کا وقت بہت افضل ہے دوم یہ کہ جو عمدہ کام خلق سے متعلق ہون جیسے عیادت
بیمار کی کرنا یا ہمراہ جنازہ کے جانا اور تقوے پر مدد کرنا اور مجلس علم مین حاضر ہونا
اور کسی کی حاجت پوری کرنا ونحو ذلک اون کو بجالاے اگر یہ کام نہون تو پہر اونہین
چار وظیفون کی طرف رجوع کرے تیسرا وقت دن کا چاشت سے لیکر زوال تک ہے
مراد چاشت سے چوتہائی دن کا چڑہنا اور اوسسے تہوڑا سا پہلے کا وقت ہے اسطرح کہ
کہ ہر تین گہنٹون کے بعد نماز کا حکم ہے مثلاً طلوع سے تین گہنٹے گذرنے پر نماز ضحی ہے
پہر تین گہنٹے اور گذرین تو ظہر ہے پہر اتنی دیر کے بعد عصر پہر اسیقدر کے بعد مغرب ہے
اس وقت مین دو امر علاوہ اون چار وظائف کے ہین ایک کسب و تدبیر معیشت کرنا
اور بازار مین جانا اگر یہ شخص تاجر ہے مگر ذکر الٰہی کو نہ بہولے اور اگر ہر دن کی کمائی
پر قادر ہے تو اوتنی ہی کمائی پر اکتفا کرے جو اوسدن کو کافی ہو پہر گہر مین جاکر توشۂ
آخرت لے کہ اسکی زیادہ ضرورت ہے اور اسسے دائمی نفع لینا ہے کسینے کہا ہے

کہ ایماندار آدمی تین امر مین سے ایک نہ ایک مین مشغول ملتا ہے یا تو مسجد کو نماز
وغیرہ سے آباد رکھتا ہے یا اپنے گھر مین لوگون سے کنارہ کش ہے یا اپنی کسی حاجت
ضروری مین مصروف ہی ایسے لوگ کم ہین جو ضروری چیز کی مقدار جانین کہ کیا ہے
اکثر جن چیزون سے اونکو مفر ہے اوسکو بھی ضروری ٹھیرا لیتے ہین ؎

| | |
|---|---|
| حرص قانع نیست بیدل ورنہ اسباب جہان | انچہ من درکار دارم اکثرش درکار نیست |

اسکی وجہ یہ ہے کہ شیطان اونکو مفلسی سے ڈراتا ہے اور بری باتون کا حکم کرتا ہی
تو اوسکے کہنے پہ لگ جاتے ہین اور اللہ نے اپنے فضل و مغفرت کا وعدہ کیا ہی اوس
سے روگردان ہو جاتے ہین دوسرا وظیفہ اسوقت کا سونا ہے دوپہر کا یہ مسنون ہی
اسلئے کہ راتکے جاگنے پر مدد ملے جیسے سحر کھانا اسلئے مسنون ہی کہ روزہ پر اوس
سے مدد ملے جو کوئی دن کو نہین سوتا غالبًا وہ اہل غفلت مین بیٹھکر گپ ہانکتا ہے
اسلئے سونا ہی اچھا ہے اگر تعلق دلکا اذکار و وظائف سے نہین ہی تو سونے مین سکوت
وسلامتی تو ہے بعض اکابر نے کہا ہے ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ اوسمین سکوت و سونا
افضل اعمال ہوگا جس عبادت مین اخلاص نہو اوس سے عابد کا سونا عمدہ حالت
ہی پھر بدکار کا سونا کیسے اچھا نہوگا ؎

| | |
|---|---|
| ظالمی را خفتہ دیدم نیمروز | گفتم این فتنہ است خوابش بردہ بہ |

مگر زوال سے اتنا پہلے جاگے کہ نماز ظہر کی پوری طیاری کرلے یعنے وضو کرکے
نماز کیوقت سے پہلے مسجد مین آجاے کہ یہ عمدہ عمل ہے اور اگر دن کو نسو [illegible]
کمائی کرے بلکہ نماز و ذکر و فکر مین رہی تو پھر کیا کہنا ہے کہ اوقات مین دن سے یہی وقت
واسطے عبادت کے افضل ہے کہ اہل دنیا تو غافل اور اپنے تردد ات مین شاغل ہون
اور یہ ذاکر عابد ہوا سوقت کی عبادت کا ثواب راتکی عبادت کے ثواب کے برابر ہے
کہ وہ وقت بھی لوگون کے سونے کی وجہ سے غفلت کا ہی جو تھا وقت دن کے وظائف

کا زوال سے لیکر ظہر کے فرائض وسنن سے فارغ ہونے تک ہے یہ وقت سب اوقات سے چھوٹا اور بہتر ہے سورج ڈہلنے سے پہلے وضو کرکے مسجد میں آئے اذان سنکر جواب دیکر مابین اذان وتکبیر عبادت کرنے کو کہڑا ہو چار رکعت سنت پڑہے اور لمبی لمبی پڑہے کہ اسوقت دروازے آسمان کے کہلتے ہیں پہر فرض کے بعد دو سنتیں ادا کرے پانچواں وقت دن کا ظہر کے بعد سے عصر تک ہے اسوقت میں مستحب ہے کہ مسجد میں بیٹہکر ذکر یا نماز یا درس علم یا کسی اور چیز میں مشغول ہو اور نماز عصر کے انتظار میں معتکف رہے کہ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا حکم رباط میں ہے اور اگر گہر میں رہنے سے سلامتی دین وجمعیت فکر کی ہو تو پہر گہر پر چلا آنا افضل ہے یہ وقت بہی غفلت کا ہوتا ہے اسکو عمل خیر میں بسر کرنا اچہا ہے رات دن کی چوبیس گنٹھے ہوتے ہیں اونمیں سے آٹہہ گہنٹے راتدن میں صرف کرنا بس ہے کہ اگر ساٹہہ برس کی عمر ہو تو بیس برس عمر میں سے کم ہو گئے کیونکہ آٹہہ گہنٹے کل راتدن کی تہائی ہے اس سے کم سونا کبہی بدن کو مضطر کر دیتا ہے اور آصال جسکا ذکر قرآن میں آیا ہے وللہ یسجد من فی السموات والارض طوعا وکرھا وظلالھم بالغدو والآصال اونمیں سے ایکوقت یہ ہے وجبکہ اوسوقت میں جمادات اللہ کو سجدہ کریں تو کیسے ہو سکتا ہے کہ بندہ باوجود عقل کے عبادت سے غافل رہے چہٹا وقت دنکا جیسے شروع ہوتا ہے کہ عصر کا وقت داخل ہو سورہ عصر میں اسیوقت کی قسم کہائی ہے اور عشے سے بہی یہی وقت مراد ہے اسوقت میں چار نفل اور چار فرض عصر کے پڑہے اوپہر چار وظائف مذکورہ میں مصروف ہو یہانتک کہ سورج زرد ہو کر منڈیر پر چلا جاے اسوقت تلاوت قرآن کریم کرے کہ وہ ذکر وفکر ودعا سبکو شامل ہے ایک تلاوت میں تینوں باتیں وہ بہی آجائینگی تو گویا چاروں وظیفوں کا ثواب حاصل ہوگا بعض اکابر اہل علم ومعرفت مابین عصر ومغرب کے درس تفسیر کتاب اللہ کا وظیفہ رکہتے تہے ساتواں وقت وظائف دن کا سورج کی زردی پڑجانے سے آغاز ہوتا ہے غروب تک فسبحان اللہ حین تمسون سے یہی وقت مراد ہے اور فسبح واطراف النہار

بھی یہی وقت ہی حسن بصری نے کہا سلف اول روز کی نسبت آخر روز کی زیادہ تعظیم
کیا کرتے تھے پہر بعض اونمین اول روز کو دنیا کے لئے اور آخر روز کو آخرت کے لئے
رکھتے تھے اس وقت تسبیح واستغفار بالخصوص مستحب ہی آفتاب اسیطرح ڈوبے کہ استغفا
پڑھ رہا ہو پہر اذان سنے تو یون کہے اللھم ھذا اقبال لیلک وادبار نھارک الخ
پہر موذن کا جواب دیکر نماز مین مشغول ہو سورج ڈوبا دن تمام ہوا اب بندہ اپنے
حالات کا ملاحظہ کرکے نفس کا حساب لے کیونکہ ایک منزل اوسکے راہ کی طی ہوگئی
اگر اسدن برابر روز گذشتہ کے رہا تو خسارہ ہوا اور اگر کم اور برا رہا تو ملعون ہوا
اور اگر تمام دن خیر کی کثرت مین رہا اور تکلف سے جدا تو یہ ایک مژدہ ہے اللہ کا
شکر کرے کہ اوسنے توفیق دی اور طریق پر قائم رکھا اور اگر دن مین کچھہ خیر اچھی
طرح نہ بن پڑے تو رات دن کی نائب ہے رات مین اوسکا تدارک کرے کیونکہ نیکیون
سے برائیان جاتی رہتی ہین اور خدا کا شکر کرے کہ اوسنے بدن کو تندرست رکھا او
رات تک جلایا کہ اوسمین تدارک خطا کا ہو سکتا ہے سورج ڈوبنے پر اپنے دل مین
یہ دھیان کرے کہ روز زندگی کا بھی ایک آخر ہے کہ اوسمین آفتاب حیات ایسا غروب
ہوگا کہ پہر کبھی نہ نکلیگا اور اوسدم دروازہ عذر و تدارک کا بند ہوجائیگا **ف**
رات کے پانچ وظیفے ہین اول وقت کا آغاز سورج ڈوبنے سے ہے اور آخر اوسکا
سرخی شفق کے دور ہونے پر جسکے بعد عشا کا وقت آجاتا ہے اسوقت کا وظیفہ
یہ ہے کہ مغرب کی نماز پڑہے پہر عشا تک نوافل پڑہتا رہے اللہ نے اسیوقت کی
قسم کھائی ہے فلا اقسم بالشفق اور اسیوقت مین نماز پڑہنا ناشیۃ اللیل ہے اور
من اناء اللیل فسبح مین منجملہ اونکے ایک یہ بار ہی ہے صلوۃ الاوابین بھی اسیوقت
کی نماز ہے اور کریمہ تتجافی جنوبھم عن المضاجع سے بھی یہی نماز مراد ہے بعد فرض
کے دو سنت متصل پڑہے کوئی گفتگو بیچمین حائل نہو پہر چار نفل پڑہے پہر سرخی شفق

کی غائب ہونے تک جو کچھ بن پڑے پڑھ لے چاہے گھر جاکر پڑہے اور اگر انتظار عشا ہو تو
مسجد مین پڑہنا افضل ہے بشرطیکہ نمود و تکلف سے بچا ہوا ہو دوسرا وقت آغاز عشا سے
لوگون کے سونیکے وقت تک ہے یہ وقت استحکام تاریکی کا آغاز ہے اللہ نے اسوقت کی قسم کہائی
ہے واللیل وما وسق اور غسق اللیل سے بہی یہی وقت مراد ہے اسمین تین وظیفے ہین اول
یہ کہ عشا کے سوا دس رکعتین پڑہے چار فرض سے پہلے تاکہ اذان و تکبیر کے درمیان کا وقت
خالی نجائے اور چھہ بعد عشا کے اول دو پہر چار اور انمین قرآن کی مخصوص آیتین پڑہے
جیسے آخر سورہ بقرہ و آیۃ الکرسی و شروع سورۂ حدید و آخر سورۂ حشر دوم یہ کہ تیرہ
رکعتین پڑہے جنکا آخر وتر ہو حدیث عائشہؓ مین آیا ہے کہ حضرت نے راتکو زیادہ سے
زیادہ اتنی ہی رکعتین پڑہی ہین ہوشیار آدمی آغاز شب مین اوقات ان رکعات کی
ٹہرالیتے ہین اور قوی لوگ آخر شب کی اوقات اختیار کرتے ہین احتیاط اسی مین ہے کہ
اول شب اختیار کی جاے ہان اگر پچہلی راتکو اوٹہنا عادت ہو تو پہر آخر شب افضل ہے
پہر انمین وہ سورہ پڑہے جو حضرت پڑہتے تہے سوم سونے سے پہلے وتر پڑہ لے اگر تہجد
کی عادت نہو اور اگر تہجد کی عادت ہو تو تاخیر وتر افضل ہے تیسرا وقت وظائف شب کا
سونا ہے اور سونے کو وظیفہ جاننا کچہہ مضایقہ نہین اسلئے کہ اگر سونے کے آداب
مرعی رہین تو اوسکے گنتی بھی عبادت مین ہے ابوالدردا نے کہا جب بندہ طہارت
کے ساتہہ سوتا ہے تو اوسکی روح عرش تک اوٹہائی جاتی ہے یہ عام بندون کے حقمین
ہے تو علما اور صاف دل والون کے لئے کیون نہوگا کہ اونکو سونے مین اسرار معلوم
ہوتے ہین اور سونے کی آداب دس ہین ایک طہارت کرنا دوسری مسواک و وضو
کا پانی اپنے سرہانے رکھہ لینا راتکو اوٹہنے کی نیت سے اور اگر پانی نملے تو اوٹھ کر
ذکر و فکر کرنا بہی قائم مقام تہجد ہے سوم اگر کسیکو کچہہ وصیت کرنا ہو تو وصیت
لکھہ کر سرہانے رکھہ لے کیونکہ سونے ہین مرنے کا ڈر ہے چوتھے ہر ایک گناہ سے توبہ

Marfat.com

کرکے سب مسلمانون سی صاف دل ہوکر سونا کیکے ستانے کا ذکر اپنے جی مین کرے
اور نہ اوٹھنے کے بعد کسی گناہ کا ارادہ ہو پانچوین یہ کہ عمدہ بچھونا بچھانے سی آرام
طلب نہو بلکہ بستر کو ترک کرے سلف بستر کو مکروہ جانتے تھے اہل صفہ زمین پر بچھیہ
اپنے نیچے نڈالتے اور کہتے ہم خاک سے پیدا ہوے ہین اسی مین جاوینگے پھر اگر کسی شخص
کا دل اس مشقت کو گوارا نکرے تو وسط درجہ کا بستر بچھاوے نہ تکلف کا چھٹے یہ کہ جب
تک نیند غالب نہو تب تک نسوے نیند کو زبردستی اپنے اوپر نلے ہان اگر تہجد کے لئے
اوٹھنے کا ارادہ ہو تو بتکلف سو رہنے کا مضایقہ نہین ہے اکابر سلف غلبۂ نیند
کی حالت مین سوتے اور فاقہ کی صورت مین کھاتے اور ضرورت کے وقت بولتے
اللہ نے اونکا وصف فرمایا ہے وکانوا قلیلا من اللیل ما یھجعون اور اگر نیند اتنی
غالب ہو کہ نماز و ذکر سے روکے تو سو رہے جب تک کہ اپنا کہنا سمجھے ہفتم یہ کہ قبلہ رخ
ہوکر سوئے یہ دو طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ چت لیٹے منھہ اور تلوے قبلہ کی طرف
رہین جیسے مرنے والا لٹایا جاتا ہے دوسرے یہ کہ دہنی کروٹ پر لیٹ کر منھہ اور
سامنے کا دہڑ قبلہ کیطرف کرے ہشتم یہ کہ سونے کے وقت دعا مانگے اور کہے باسمک
ربی وضعت جنبی وبک ادفعہ وغیر ذلک اور خاص آیتین پڑہے جیسے آیۃ الکرسی
و آخر سورۂ بقرہ اور یہ آیت الھکم اللہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم ان
فی خلق السموات والارض الی قولہ لقوم یعقلون کہتے ہین جو کوئی اس آیت کو
سوتے وقت پڑہ لے اللہ اوسکو قرآن یاد کرادے کہ پھر کبھی نہ بھولے اور سورہ
اعراف سی یہ آیات پڑہے ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ
ایام الی قولہ ان رحمت اللہ قریب من المحسنین اور معوذتین کو اپنے دونون ہاتون
پر دم کرے اور منھہ اور سارے بدن پر پھیرے کہ حضرت اسیطرح کیا کرتے تھے
اور پچیس بار کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر یہ چارون



Marfat.com

کلمات ملکر سو بار ہو جاتے ہین تو ین وقت سونے کے یہ دہیان کرے کہ سونا ایکطرحکی
وفات ہی اور جاگنا ایکطرح کی حیات قال تعالی وھو الذی یتوفاکم باللیل اور جسطرح
جاگنے والیکو سونے مین وہ مشاہدات مکشوف ہوتے ہین جو مناسب اوسکے حالات
کے نہین ہوتے اسیطرح مرنے کے بعد جو شخص اوٹھتا ہے وہ ایسی چیزین دیکھتا ہی
جو کبھی اوسکے دلمین نہین گزرین حیات و ممات کی بیچمین سونا ایسا ہے جیسے دنیا
و آخرت کے بیچمین برزخ ہے لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تہا کہ تجکو اگر موت مین شک
ہی تو سونا مت جیسے تو سو جاتا ہے ویسے ہی مر جائیگا اور اگر مرنے کے بعد جی اوٹہنے
مین شک ہی تو سوکر جاگنا مت کہ جیسے سونے کے بعد جاگتا ہے ایسی ہی مرنیکے بعد
جی اوٹھیگا غرضکہ بندہ سوتے وقت اپنے جی کو ٹٹولے کہ کس بات پر سوتا ہے اور اوسدم
کون چیز دلپر غالب ہی محبت اللہ کی اور اوسکے ملنے کی غالب ہی یا محبت دنیا کی پہر یقین
کرے کہ میری موت بہی اسی حالت پر ہوگی جو دلپر غالب ہے اور اوسی پر حشر ہوگا اور کوشش
کرے کہ سونے کے وقت سب سی پیچھے دلپر اللہ کا ذکر جاری ہو اور جاگنے کیوقت
بھی سب سی اول ذکر اللہ دلپر جاری ہو کہ یہ محبت کی پہچان ہے جب جاگے اور اوٹھنا
چاہے تو کہے الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا و الیہ النشور و غیر ذلک
چوتہا وقت وظائف شب سے آدہی رات گزر جانے سے شروع ہوتا ہے اور انتہا اوسکی
اوسوقت تک ہی کہ رات کا چہٹا حصہ باقی رہجائے اوسوقت تہجد کو اوٹھے اللہ نے اسوقت
کی قسم کہائی ہے واللیل اذا یسر اسوقت کوئی آنکھہ جاگتی نہین بجز اوس ذات پاک
کی آنکھہ کے جسکو اونگھہ و نیند نہین ہی اس وقت مین دعا قبول ہوتی ہے اور اللہ
تعالی آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے اور عرش جہومتا ہے اور جنات عدن
سے ہوائین پہیلتی ہین غرضکہ جب جاگنے کی دعاؤن سے فارغ ہو تو برعایت آداب
و سنن وضو کرکے دعائین پڑہتا ہوا جانماز پر آکر قبلہ منہ کھڑا ہو کر نماز تہجد مین

Marfat.com

مشغول ہو اور موافق سنت کے ہر امر بجالاے ادعیہ و سور اسوقت کے حصن حصین وغیرہ
مین مذکور ہین اورد و دو رکعت پڑہے پہلے چھوٹی چھوٹی پہر لمبی لمبی اسطرح تیرہ
رکعتین مع وتر پوری کرے پانچوان وقت وظیفۂ شب کا راتکا چھٹا حصہ ہے جسکا
نام وقت سحر ہے قال تعالی وبالاسحار ھم یستغفرون اور یہ وقت فجر کے قریب ہی
اسوقت راتکے فرشتے جاتے اور دن کے فرشتے آنے کو ہوتے ہین اسی وقت مین سحر
کہانا بہی مستحب ہی پرند وغیرہ اسیوقت تسبیح زیادہ کرتے ہین چڑیان یادیچون
مین چون چون کرتی ہین ؎

| مرغان چمن بہر صباحی | خوانند ترا باصطلاحے |
|---|---|

اور وظیفہ اسوقت کا اور چوتھے وقت کا نماز ہی ہے جب صبح صادق ہوگئی وظائف
شب ختم ہوے اوقات دن کے آے اب اوٹھہ کر فجر کی سنتین پڑہی یہی معنی ہین اس
آیت کے فسبحہ وادبار النجوم پہر آیات وادعیہ پڑہے غرضکہ ترتیب عابدون کی
اوقات کی یہ تہی ہمنے یہ اوقات بطور اشارات لکھے ہین تفصیل اسکی کتاب احیاء العلوم
مین مرقوم ہے اسکے سوا اکابر سلف ہر روز چار امر اور بہی مستحب جانتے تھے روزہ کہنا
صدقہ دینا اگرچہ کم ہی ہو بیمار کا پوچہنا جنازہ پر حاضر ہونا حدیث ابوہریرہ مین فرمایا کہ
جوکوئی ان چار کامون کو ایکدن مین کرے اوسکے گناہ بخشدیے جائینگے رواہ مسلم
ایک روایت مین ہی کہ وہ جنت مین جائیگا اگر اتفاقاً کوئی کام بہی میسر نہو تو اوسکو
ثواب ان سب باتون کا نیت سے ملیگا سلف اسبات کو برا جانتے تھے کہ سارا دن گذر جا
اور کچھہ خیرات نکرین گو ایک خرما یا پیاز یا روٹی کا ٹکڑا ہی کیون نہو کیونکہ حضرت نے
فرمایا ہے کہ آدمی اپنے صدقہ کے سایہ تلے رہیگا جبتک کہ آدمیون مین حکم اخیر ہو
دوسری حدیث مین آیا ہے اتقوا النار ولو بشق تمرۃ **حکایت** عائشہ نے
ایکسائل کو صرف ایک انگور دیا اوسنے لے لیا وہان جو لوگ تھے ایک دوسری کیطرف

Marfat.com

تا کہنے لگا فرمایا تمکو کیا ہوا ہے اس انگو زمین بہت سی ذرون کا وزن ہی یعنے اللہ نے فرمایا ہی ومن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ اور اکابر سلف سائل کا پھیرہ دینا اچھا نہین جانتے تھے

| | |
|---|---|
| صد ابا خجالت سائل بزمین منم در کرد | بی زری کرد بمن انچہ بقارون زرکرد |

**ف** جو شخص آخرت کی کھتی کرنا چاہتا ہے اور طریق آخرت اختیار کرتا ہی وہ چھہ حال سے خالی نہین یا عابد ہوگا یا عالم یا طالب علم یا حاکم یا اہل حرفہ یا موحد کہ واحد احد مین ڈوبا رہے ماسوا کی طرف ملتفت نہوان سبکے معمولی وظائف جدا جدا ہین اول عابد یعنے وہ شخص کہ نری عبادت کا ہو رہے اسکے سوا کوی کام اوسکو نہو اور اگر عبادت کو چھوڑدے تو نکما بیٹھا رہے اسکے لئے دہی وظائف اوقات راتدن کے ہین جنکا ذکر ہوچکا اور کچھہ بعید نہین کہ انمین قدری اختلاف ہو اسطرح کہ اکثر اوقات کو فقط نماز یا تلاوت یا سبحان اللہ کہنے مین مستغرق کردی صحابہ مین کوئی صحابی ایکدن مین بارہ ہزار بار تسبیح پڑہتا اور کوئی تیس ہزار بار سبحان اللہ کہتا اور کوئی تین سو رکعات سے لیکر چھہ سو یا ہزار رکعت تک پڑہتا اور کم سے کم رکعات جو اونسے مروی ہین وہ سو رکعتین ہین اور کوئی ایکدن مین ایک ختم قرآن کرتا اور کوئی دو ختم اور کوئی ایکدن یا تمام راتا ایک ہی آیت کی ذکر و فکر مین گزار دیتا کُرز رح مکہ معظمہ مین ستر طواف سات پھیرون مین کیا کرتے اسیطرح ہر شب ستر طواف کرتے پھر رات مین دو ختم بھی کرتے اس حساب سی قریب تیس کوس کے مسافت پڑتی ہی اور جملہ طواف کی دو سو اسی رکعتین ہوتی ہین اور دو ختم کی مشقت علحدہ رہی لکن جس صورت مین کہ غرض وظائف سے تزکیہ و تطہیر قلب اور ذکر خدا سے آراستگی باطن کی ہی تو طالب جی مین غور کرے جس کا اثر اوس مین زیادہ ہو اوسی پر جم جاسے اور جب دلکا اکتانا دیکھے تو دوسرا وظیفہ بدل لے تسبیح ہو یا تہلیل یا تحمید یا تکبیر دوم عالم اوسکے اوراد عابد سے الگ ہین کیونکہ اوسکو مطالعہ کرنا یا تصنیف و تعلیم کرنا

اقسام مردم

ضرور ہے وہ اگر اپنی سارے اوقات انہین کامون مین مستغرق کر دے تو بعد فرائض
وسنن کے کوئی چیز اوس سے بڑہ کر نہین اور کیسی نہو کہ علم مین تو ذکر اللہ کی مواظبت
اور اللہ ورسول کے کلام مین تامل کرنا ہوتا ہے اور لوگون کو فائدہ پہنچانا اور طریق
آخرت بتانا مراد اس علم سے جو عبادت پر مقدم ہے وہ علم ہے جو آخرت مین رغبت دلائے
اور دنیا مین زاہد بنائے اور جب اوسکو واسطے سلوک طریق آخرت کے سیکھین تو اونکا
مدد و معین ہو وہ علوم مراد نہین جنسے مال وجاہ و قبول خلق کی خواہش زیادہ ہو
عالم کے لئے یہ بہتر ہے کہ تقسیم اوقات کر دے صبح سے سورج نکلنے تک ذکر و وظائف
مین رہے اور طلوع کے بعد سے دوپہر تک پڑہانے مین صرف کرے اگر طالب علم
واسطے آخرت کے پڑہتا ہو ورنہ فکر مین بسر کرے اور وہ چیزین سوچے جو علم دین
مین مشکل ہون اور دوپہر سے عصر تک تصنیف وکتاب بینی مین رہے اور بجز
کہانے اور پاخانے و نماز فرض اور قدرے قیلولہ کرنے کے اور کسیوقت مین
اوسکو ترک نکرے اور عصر سے آفتاب کے زرد ہونے تک درس تفسیر و حدیث و علم
مفید مین رہے سورج کے زرد پڑ جانے سے غروب تک استغفار و تسبیح مین مشغول
رہے غرضکہ اول وقت طلوع سے پہلے کا تو عمل زبانی مین گزرے گا اور دوسرا وقت
دوپہر تک دلکے عمل مین بسر ہوگا اور تیسرا وقت عصر تک آنکہ اور ہاتہ کے عمل مین
تمام ہوگا آنکھون سے مطالعہ کریگا اور ہاتہ سے لکہے گا اور چوتہا وقت کان کے عمل
مین ختم ہوگا اور پانچوان وقت زردی کے بعد کا پہر ذکر زبانی مین مصروف ہوگا
اب کوئی حصہ دن کا اعمال جوارح سے خالی نرہیگا اور سب مین دل بہی حاضر رہیگا
اور رات کی تقسیم عالم کے حق مین یہ بہتر ہے کہ رات کے تین حصہ کرے ایک تہائی مطالعہ
وعلم پڑہانے مین دوسری تہائی نماز شب مین اور پچہلی تہائی سونے مین جائے اور یہ
بات جاڑون مین تو ہوسکتی ہے مگر موسم گرمی مین دن کو بہت سا سولیوے سوم طالبعلم

Marfat.com

اوسکو شغل علم مین رہنا بنسبت شغل نوافل کے اچھا ہی اسی لیئے ترتیب اوقات مین اسکا
اور عالم کا ایک حکم ہے اتنا فرق ہے کہ جسوقت مین عالم افادہ مین مشغول ہو اوسوقت
طالب علم استفادہ مین مصروف رہی اور جو وقت عالم کے تصنیف کا ہے اوسوقت وہ
تحشیہ یا کتابت کرے باقی اوقات موافق عالم کے ہین علم کا سیکھنا ان وظائف سے
بہتر ہے بسبب کثرت فضائل علم کے بلکہ اگر کوئی شخص مجلس علم مین حاضر ہوکر یون دیکھے
کہ لکھتا جاے یا یاد کرتا جاے کہ عالم ہوجاے بلکہ عوام ہی مین سے رہے تب بھی اوس کا ذکر
و وعظ و علم کی مجلسون مین حاضر ہونا اون وظائف سے کہین اچھا ہے جنکو ہم صبح و
طلوع کے بعد وغیرہ اوقات مین لکھ چکے ہین کعب احبار فرماتے تھے کہ اگر ثواب
مجالس علما کا لوگون پر ظاہر ہوجاے تو اوسپر کٹ مرین یہانتک کہ ہر امیر اپنی امارت
چھوڑ دے اور ہر بازاری اپنے بازار سے دست بردار ہو حضرت عمرؓ نے فرمایا ہے
آدمی اپنے گھر سے ایسا نکلتا ہے کہ اوسپر برابر جبال تہامہ کے گناہ ہوتے ہین مگر جب
کسی عالم کا کلام سنتا ہی تو اپنے گناہون پر افسوس و ندامت کرتا ہے اور اپنے گھر
ایسا پھر کر آتا ہی کہ اوسپر کوئی گناہ نہین ہوتا سو تم مجالس علما سے الگ نہ ہو کہ اللہ نے
تمام روے زمین پر کوئی جگہہ علما کی مجالس سے بزرگتر پیدا نہین کی ہے **حکایت** عمار
زاہد نے مسکینہ طفاویہ کو خواب مین دیکھا جو ہمیشہ حلقہ ہای ذکر مین حاضر ہوتے تھے
کہا اے مسکینہ مرحبا اوسنے کہا اب مسکنت دور ہوگئی تونگری آئی پوچھا کیا ہوا کہا
اوس شخص کا حال کیا پوچھتے ہو جسکے لئے جنت بالکل مباح کردی گئی کہا یہ درجہ کس
سبب سے حاصل ہوا کہا اہل ذکر کے پاس بیٹھنے سے غرضکہ اگر کسی واعظ خوش بیان
پاک سیرت کے کہنے سے دل کے اوپر سے ایک گرہ بھی محبت دنیا کی گرہون مین سے
کھلجاے تو یہ بہت سی رکعتین پڑھنے سے اشرف و مفید تر ہی چہارم اہل حرفہ جو اپنی
عیال کے لئے کمائی کے محتاج ہوتے ہین اون کو نچاہیے کہ وہ اپنی عیال کو ضائع

سے مار ڈالین اور ساری اوقات عبادتون مین ڈوبے رہین بلکہ پیشہ ور کو یہ چاہئے کہ کام کیوقت بازار جاے اور اپنے پیشہ مین مشغول ہو مگر ذکر آلہی کو نہ بھولے تسبیحات و ذکر و تلاوت پر مواظبت رکھے کہ یہ امور ہمراہ کام کو بھی ممکن ہین ہان نماز کام کے ساتھہ نہین ہوسکتی لکن اگر باغ کا محافظ ہے تو نماز کا ورد بھی ادا کرسکتا ہے اور جب مقدار کفایت کما چکے تو وظائف معمولی بجالاے اور اگر دن بھر پیشہ مین لگا رہے اور جو حاجت سے زائد ہوا وسکو دیڈالے تو یہ اورون سے بہتر ہے صدقہ و خیرات کی نیت سے کمانا خود ایک ایسی عبادت ہے جو اللہ سے نزدیک کرتی ہے پنجم حاکم جیسے امام و قاضی و متولی امور مسلمین ایسے شخص کے حق مین مسلمانون کی حاجتون کا پورا کرنا اور شریعت کے موافق بہ نیت اخلاص اونکی غرضین نکالنا بہ نسبت اوراد مذکورہ کے بہتر ہے اوسکو یہی مناسب ہے کہ دن کو نماز فرض پر اکتفا کرکے لوگون کے حقوق مین مشغول رہے اور وظائف مذکورہ کو رات مین ادا کرے جیسے کہ حضرت عمرؓ کیا کرتے تھے اونہون نے کہا ہی کہ مجھے نیند سے کیا علاقہ اگر مین دنکو سوتا ہون تو مسلمانون کو تلف کرتا ہون اور اگر رات کو سوتا ہون تو اپنے نفس کو تباہی مین ڈالتا ہون غرضکہ دو باتین عبادت بدنی پر مقدم ہوتی ہین ایک علم دوم مسلمانون کی ساتھہ نرمی کرنا کیونکہ یہ دونون چیزین بذات خود عبادت و عمل ہین عبادات مین اونہین کو فضیلت ہی جنکا فائدہ دوسرے کو پہنچے اور نفع پہیلے ششم وہ موحد ہی جو کہ واحد پاک مین غرقاب ہوا سکے سوا کوئی فکر اوسکو نہو اور نہ بجز اللہ کے اور سے محبت رکھتا ہو اور نہ سوا خدا کے کسی سے ڈرتا ہو اور نہ کسی دوسرے کے رزق کا متوقع ہو اور جب کسی چیز کو دیکھے تو اوسمین خدا ہی نظر آئے سو جس شخص کا رتبہ اس درجہ پر پہنچ جاے تو اوسکو اپنے اوقات کے تقسیم کرنے کی ضرورت نہین بلکہ بعد فرائض اوسکے لئے ایک ہی وظیفہ ہے کہ اللہ کے ساتھہ ہر حال مین دل حاضر رہے جو بات اوس کے



Marfat.com

دلمین گزرے اور جو آواز کان مین پڑے اور جو شے سامنے آنکھہ کے ہو سب مین اوسکو
عبرت و فکر مزید حاصل ہو نہ کوئی اوسکا محرک سوا خدا کے ہو اور نہ کوئی ساکن کرنے
والا ایسے شخص کے سارے حالات لائق اسکے ہوتے ہین کہ اوسکے لئے سبب زیادت
مراتب کے ہون اسیوجہ ایسے لوگون کے نزدیک ایک عبادت اور دوسری عبادت
مین کچھہ فرق نہین ہوتا یہی وہ لوگ ہین کہ اللہ کیطرف بہاگ کر آگئے ہین اور یہی اس
قول کے مصداق ہین واذ اعتزلتموهم وما یعبدون الا اللہ فاووا الی الکهف
ینشر لکم ربکم من رحمته وقوله تعالی انی ذاهب الی ربی سیهدین یہ درجہ نہایت
مراتب صدیقین ہے طالب آخرت کو نچاہیے کہ ان باتون کو سنکر براہ مغالطہ اپنے
نفس مین انکا مدعی ہو اور اپنی معمولی عبادتون مین سستی کرنے لگے کیونکہ ایسے
لوگون کی یہ پہچان ہے کہ اونکے دلون مین کوئی وسوسہ نہ کھٹکے نہ کسی گناہ کا خطرہ
ہو نہ ہجوم اہوال سے اپنی جگہہ سے ہلین نہ بڑے بڑے اشتغال خارج اونکے مقصود
کے ہون سو یہ رتبہ ہر شخص کو کہان نصیب ہے قل کل یعمل علی شاکلته فربکم
اعلم بمن هو اهدی سبیلا راہ یاب سب ہین مگر بعض کو نسبت بعض کے زیادہ ہدایت
ہے حدیث مین آیا ہے کہ ایمان کچھہ اوپر ستر شعبے ہے افضل اونمین کہنا لا الہ الا اللہ کا ہے
اور ادنی دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے بعض علما نے کہا ہے کہ جو ایمان دار اونمین
سے ایک خلق پر ہو وہ سالک طریق خدا ہے حاصل یہ کہ طریقے لوگون کی ادائے عبادت
مین مختلف ہین مگر سب راہ پر ہین اولئك الذین یدعون یبتغون الی ربهم
الوسیلة ایهم اقرب انمین اگر فرق ہے تو صرف درجات قرب کا ہے نہ اصل قرب مین
اور سب سے قریب تر اللہ کیطرف وہ ہین جو اعرف باللہ ہین اور سب سے زیادہ
اعرف وہی ہین جو بہت عبادت کرتے ہین کیونکہ جو اللہ کو پہچان لیتا ہے پھر وہ کسی
دوسرے کی عبادت نہین کرتا اور اصل ہر قسم وظائف مین مداومت ہے گاہ گاہ

Marfat.com

کے عمل کا اثر نہین ہوتا یا بہت ہی کم ہوتا ہی ولہذا حدیث مین آیا ہے احب الاعمال
الی اللہ ادومہا وان قل رواہ الشیخان عن عائشۃ رضی اللہ عنہا **ف**
مغرب وعشا کے درمیان کی نماز بڑی فضیلت رکھتی ہی اسکو صلوۃ الاوابین اور
ناشئۃ اللیل بھی کہتے ہین اسیطرح راتکے جاگنے اور عبادت کرنے کے فضائل بہت آئی
ہین قرآن وحدیث دونون سے ثابت ہین آثار بھی کثرت سے وارد ہوے ہین حضرت
عمر راتکے ورد مین کوئی آیت خوف کی پڑہتے تو گر جاتی کئی دن تک لوگ عیادت کو
آتے **حکایت** ایکرات سفیان ثوری نے کہانا پیٹ بھر کہایا پہر کہا گدہے کو جب
گہاس زیادہ دیجاتی ہے تو کام بھی زیادہ لیا جاتا ہی یہ صبح تک عبادت کرتے رہی
طاؤس جب اپنی بستر پر لیٹتے تو ایسے لپٹتے جیسے دانہ وقت بہوننے کے اچٹتا ہی پہر اچہلکر
صبح تک نماز پڑہتے پہر کہتے ع عابد کی نیند یا د جہنم مین اڑگئی + عبد العزیز بن ابی رواد رات کہی
اپنی بستر پر آتی اور اوسپر ہاتھ رکھکر کہتی کہ تو نرم تو ہی مگر واللہ جنت مین تجہسے بھی نرم تر بستر ہوگا پہر ساری
رات نماز پڑہتے رہتی حسن بصری نے کہا جب آدمی کوئی گناہ کرتا ہے تو رات کے اوٹہنے سے
محروم رہتا ہے فضیل نے کہا جب تمہی رات کا جاگنا اور دن کا روزہ رکہنا نہی تو جان لو کہ تم
محروم ہو تمہاری گناہ بہت ہوگئی ہین **حکایت** صلہ بن اشیم تمام رات نماز پڑہتی سحر کو دعا کرتے کہ
الٰہی مجہسا آدمی کیسے جنت مانگی لیکن تو اپنی رحمت سے مجہکو دوزخ سے پناہ دے اللھم
اجرنی من النار **حکایت** ایک شخص نے ایک حکیم سے کہا مجہسے شب بیداری
نہین ہوسکتی کہا تو دنکو اللہ کی نافرمانی مت کر پہر شب بیداری نکرنے کا کچھ
مضائقہ نہین امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نصف شب عبادت کیا کرتے لوگون نے
کہا یہ شخص تمام رات عبادت کرتا ہے تب سے ساری رات عبادت کرنے لگے **حکایت**
مالک بن دینار نے ایک رات اس آیت کو پڑہ پڑہ کر صبح کردی ام حسب الذین
اجترحوا السیئات ان نجعلهم کالذین امنوا وعملوا الصالحات سواء





Marfat.com

ذکر شب بیداری

محیاھم و مماتھم ساء ما یحکمون **حکایت** مسروق نے حج کیا تمام سفر میں
رات سجدے ہی میں بسر کردی **ف** رات کا اوٹھنا خلق پر مشکل ہی مگر جسکو اللہ
توفیق بخشے اسکے سہل ہونے کے لئے شروط ظاہری و باطنی ہیں ظاہری شرطیں چار
ہیں ایک کم کھانا کیونکہ بہت کھانے سے پانی بہت پیا جاتا ہی پھر نیند بہت آوے گی
الماء کلہ نوم پھر اوٹھنا بھاری پڑ جائیگا دوسرے یہ کہ اپنے نفس سے ایسا کام نلے
جس سے اعضا تھک کر چور ہو جائیں اور رگ و پٹھے سست پڑ جائیں کہ اس سے
بھی بہت نیند آتی ہے تیسرے یہ کہ دن کو سونا نچھوڑے کہ رات کے اوٹھنے کے
لئے یہ سونا سنت ہی چوتھے یہ کہ دن کو بہت سے گناہ نکرے اس سے دل سخت ہوتا ہی
اور بندہ میں اور سامان رحمت میں حائل ہو جاتا ہے سفیان ثوری نے کہا مین
ایک گناہ کے عوض مین پانچ مہینے تک تہجد سے محروم رہا پوچھا وہ کونسا گناہ تھا
فرمایا مینے ایک شخص کو روتے دیکھکر اپنے جی مین کہا کہ یہ ریاکار ہے ابو سلیمان دارانی
فرماتے تھے کہ جماعت کی نماز کسی شخص سے بدون کسی گناہ کے فوت نہین ہوتی اور
رات کو احتلام کا ہونا ایک سزا ہی جنابت کے معنے دوری ہین غرضکہ گناہون
سے دل سخت ہو جاتا ہے یہ سختی تہجد سے مانع ہوتی ہے خصوصًا حرام غذا کو اسمین
بہت تاثیر ہے اور صفائی دل و میل الی الخیرات مین لقمہ حلال کا بڑا اثر رکھتا ہے
اور جسطرح کہ نماز فحش و برائی سے روکتی ہی اسیطرح فحش و منکر نماز اور جملہ امور خیر
سے روکتی ہین رہے اسباب باطن سو وہ بھی چار ہین ایک صاف ہونا دل کا کینہ و
بدعات و ترددات دنیاوی سے کیونکہ ایسا آدمی اول تو رات کو اوٹھتا ہی نہین
ہے اور اگر اوٹھا تو نماز مین تامل نہین کرتا ہر طرف سے وسوسے اوسکے دل کو گھیرے
رہتے ہین **ف**

| | |
|---|---|
| شب چو عقد نماز می بندم | چه خورد بامداد فرزندم |

دوم ہر وقت دلپر خوف کا غالب رہنا اور توقع زندگی کی کم ہونا کیونکہ جب وہ آخرت کے ہولون اور دوزخ کے طبقات کو سوچے گا تو اوسکی نیند اوڑ جائیگی خوف بڑھ جائیگا سوم معلوم کرنا ثواب شب بیداری کا آیات واخبار وآثار سے اور اپنی توقع وشوق ثواب کو مضبوط کرنا تاکہ طلب مزید ورغبت درجات جنت کے شوق ذوق مین نیند جاتی رہی **ہے**

رہین دیدۂ شب زندہ دار خویشتنم — کہ تلخ کرد برائے تو خواب شیرین را

چہارم جو جملہ بواعث سے اشرف واعلی ہے وہ اللہ کی محبت اور اسباب کا اعتقاد قوی کرتا ہے کہ عبادت مین جو حرف بولتا ہون اوس سے اپنے رب کی ساتھہ مناجات وسرگوشی کرتا ہون وہ میرے حال پر مطلع ہے سو جب اللہ سے محبت ہوگی تو اوسکے ساتھہ خلوت کو بھی پسند کریگا اور مناجات سے لذت پائیگا اور یہی لذت بہت سی جاگنے کا باعث ہوگی اس لذت کے ثبوت پر نقل وعقل شاہد ہین عاشق کو معشوق کے پاس ہونے سے گو وہ آڑ مین یا اندھیرے مین ہو مزہ ملتا ہے اگرچہ وہ اسکی بات کا جواب نہ دے چپ رہے تب بھی اسکو اپنی عرض حال وما فی الضمیر کے پیش کر دینے مین لذت ہی ہوتی ہے

تغافل تو مرا خوش نماید از لطفت — کہ آن بہر کس واین خاص از برای منست

بعض علما نے کہا ہے کہ دنیا مین کوئی ایسا وقت نہین جو لذت اہل جنت کے مشابہ ہو مگر لذت مناجات کی راتکو تضرع وعاجزی کے ساتھہ **ف** رات کا جاگنا مقدار کے اعتبار سے سات طرح ہے اول یہ کہ ساری رات جاگے یہ طور اون زبردست لوگونکا ہے جو نری عبادت خدا کے ہو رہے ہین اور اوسکی مناجات سے لذت پاتے ہین اور شب بیداری اونکی غذا اور اون کے دلون کی جان ہوگئی ہے ولہذا وہ کثرت بیداری سے نہین تھکتے اور سونا دن کو مقرر کیا ہے جبکہ لوگ کام کاج مین ہون پہلے لوگون مین



Marfat.com

کچھ اکابر کا دستور یہی تہا کہ عشا کے وضو سے نماز صبح پڑہتے ابو طالب مکی نے لکھا ہے کہ یہ بات بتواتر چالیس تابعیون سے منقول ہے پہر انمین بعض نے چالیس برس تک یہی کیا جیسے سعید بن مسیب وصفوان بن سلیم وفضیل بن عیاض و وہب بن ورد وطاوس و وہب بن منبہ وربیع بن خیثم وحکم وابو سلیمان دارانی وعلی بن بکار وابو عاصم وابو جابر و مالک بن دینار و سلیمان تیمی ویزید رقاشی وحبیب بن ثابت ویحیی وکہمس وغیرہم دوم یہ کہ نصف شب جاگے یون کہ راتکی اول تہائی اور پچھلا چہٹا حصہ سوے تاکہ جاگنا وعبادت بیچا بیچ مین پڑے یہ شکل افضل ہے سوم یہ کہ تہائی شب جاگے یعنے نصف شب اول اور چہٹے حصے پچھلے شب مین سوے غرضکہ آخر شب مین سونا اچہا ہے کہ اس سے صبح کو اونگھہ نہین آتی اور چہرہ زرد نہین ہوتا ابو ہریرہ نے لکھا ہے کہ یہ لیٹنا صبح سے کچھہ پہلے سنت ہی چہارم یہ کہ راتکا چہٹا حصہ یا پانچوان حصہ جاگے اسکے لئے افضل یہ ہی کہ نصف آخر شب مین ہوا ور بعض نے کہا کہ راتکا پچھلا چہٹا حصہ جاگے پنجم یہ کہ جاگنے کا اندازہ ہی نہو اسکے لئے یہ مناسب ہی کہ اول شب مین اتنا جاگے کہ نیند آجاے پہر جب آنکھہ کہلے تو اوٹھہ کر عبادت کرے اور جب نیند کا غلبہ ہو تو سو رہے اس صورت مین ایک شب مین دو بار سونا اور دو بار جاگنا ہوگا اور رات کی محنت اوٹھانی اسیکا نام ہے اور یہ سب اعمال سے سخت ہی اور افضل بہی یہی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریف اسیطرح پر تہی اور اولوالعزم صحابہ اور بہت سے تابعین کا طریقہ یہی تہا حضرت کا جاگنا ایک نہج پر نہ تہا کبھی نصف شب جاگتے کبھی تہائی کبھی دو تہائی کبھی چہٹا حصہ ششم جو کم مقدار جاگنے کی ہے یہ ہے کہ بقدر چار یا دو رکعات کے جاگے یا وضو کرنا دشوار ہو تو قبلہ برخ ایک ساعت ذکر و دعا مین مشغول ہو کر بیٹھے تو انشاء اللہ اسکی رحمت وفضل سے تہجد گزارون کے زمرہ مین لکہا جائے گا طالب آخرت

پر انمین سے جو آسان ہو وہ کرے ہفتم یہ کہ جب رات کے ٹھیک درمیان مین اوٹھنا
دشوار ہو تو مغرب وعشا کے درمیان وقت کو اور عشا کے بعد کے وقت کو عبادت
سے خالی نچھوڑے پھر صبح صادق سے پہلے سحر کیوقت اوٹھہ کھڑا ہو ایسا نہو کہ صبح صادق
سونے مین گزرے اسصورت مین دونون طرفون مین جاگنا اور عبادت ہوجائیگی

ف برس کی جتنی راتون مین جاگنا اور عبادت کرنا مستحب ہے وہ پندرہ راتین
ہین طالب آخرت کو انسے غافل ہونا نچاہیے چھ راتین ماہ رمضان مین ہین
پانچ اخیر عشرہ کی طاق راتین ہین ۲۱-۲۳-۲۵-۲۷-۲۹ انمین شب قدر
کی تلاش کیجاتی ہے چھٹی سترہوین شب رمضان کی ہے جسکی صبحکو جنگ بدر ہوئی
تھی ابن زبیر نے اوسکو شب قدر کہا ہے باقی نو راتین یہ ہین ایک محرم کی پہلی رات
دوسری شب عاشورا تیسری اول شب رجب چوتھی پندرہوین شب رجب پانچوین
۲۷ رجب اسمین معراج ہوئی تھی جو حدیث اس راتکی نماز مین آئی ہے وہ منکر ہے
چھٹے ۱۵ شب شعبان کی ساتوین شب عرفہ آٹھوین نوین عیدین کی راتین واللہ اعلم
اور برس کے دنون مین عمدہ دن اونیس ہین جن مین وظائف کا پیاپے پڑھنا
مستحب ہے اول عرفہ دوم عاشورہ سوم ستائیسوان دن رجب کا اسدن جبرئیل علیہ
السلام حضرت پر رسالت لیکر آئے تھے چہارم سترہوان دن رمضان کا غزوہ بدر
اسیدن مین ہوا تھا پنجم پندرہوان دن شعبان کا ششم دن جمعہ کا ہفتم عید کا
دن اور دس دن ذیحجہ کے جو ایام معلومات کہلاتے ہین اور چونکہ عرفہ پہلے گزر چکا
تو یہ نو روز رہے اور تین دن ایام تشریق کی ۱۱-۱۲-۱۳ انکو ایام معدودات
کہتے ہین بعض علما نے کہا ہے کہ جو شخص دنیا مین پانچ دن اپنے لذتون مین رہیگا
وہ آخرت مین لذت نپائیگا مراد دو روز عید کے اور جمعہ وعرفہ وعاشورا ہے اور ہفتہ
اسکے دنون مین بہتر پنجشنبہ دوشنبہ ہے جنمین اعمال طرف اللہ کے اوٹھائے جاتے

Marfat.com

ہین اور روزہ رکھنے کے لئے جو مہینے اور دن اچھے ہین اونکو ہمنے رسالہ شرح حدیث بنی الاسلام علی خمس مین زیر ذکر صوم لکھا ہی الحمد للہ تعالی کہ باب اول متعلق احوال ذکر تمام ہوا یہ باب ایک اجمال ہی اوس تفصیل جمیل کا جو امام حجۃ الاسلام احمد غزالی رحنے کتاب احیاء العلوم مین لکھی ہے ہمنے اون دعوات کا ذکر کرنا اسجگہہ چھوڑ دیا جو اصل کتاب مین مذکور ہین اسلئے کہ کتاب حصن حصین و اذکار و نزل الابرار اس باب مین کافی ہین جس شخص کو حوصلہ استیفاء ادعیۂ ماثورہ کا ہو وہ طرف ان کتابون کے رجوع کرے اور جو قاصر ہمت ہوا وسکے لئے اوسقدر دعوات جو عدہ حصن حصین مین خود جزری رحنے بانتخاب روایات صحیحہ لکھے ہین کفایت کرتی ہین اگر اتنی ہمت بھی نہو تو اوسقدر دعوات سے جو رسالہ ازدیاد الایمان مین چن کر مختصر طور پر لکھے گئے ہین کسیطرح غفلت کرنا مناسب نہین ہے خصوصا وہ ادعیہ جو صبح و مسا پڑھنا چاہئین انکے سوا باقی دعوات کا تعلق احوال و اوقات خاصہ سے ہے

وباللہ التوفیق

## باب دوم بیان مین فکر کے

مقصد ...

قرآن پاک مین تفکر و تامل و عبرت و تدبر کے ترغیب بہت آئی ہے اور حدیث مین ایک ساعت کی فکر کو ساٹھہ برسکی عبادت سے بہتر بتایا ہے کما رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ رفعا بسند ضعیف اور ظاہر ہے کہ فکر کرنا کنجی ہے انوار کی اور آغاز ہے بصیرت کا اور جال ہے حصول علوم کا اور آلہ ہے معارف کے شکار کرنے کا لکن اکثر لوگ نہین جانتے کہ فکر کیسی کرتے ہین اور کن چیزون مین کرتے ہین اور کسلئے کرتے ہین اور مطلوب اوس سے کیا ہی اسلئے اسجگہہ ان سب امور کا بیان بطور نمونہ کے کیا جاتا ہے **ف** اللہ نے متفکرین کی تعریف مین فرمایا ہے یتفکرون

فی خلق السموٰت والارض ربنا ما خلقت ھذا باطلا وقال تعالیٰ ان فی خلق السموٰت والارض واختلاف اللیل والنھار لاٰیات لاولی الالباب کسینے اوزاعی سے پوچھا کہ تفکر کی حد ان آیات مین کیا ہے کہا انکو پڑہ کر سمجھ جاے **حکایت** ایک شخص بصری ابو ذر کی مان کے پاس بعد وفات ابو ذر رض کے گیا اور پوچھا کہ وہ کیا عبادت کرتی تہی کہا تمام دن گھر کے کونے مین بیٹھی ہوئی فکر کیا کرتی تہی حسن نے کہا ہے کہ ایک گھڑی فکر کرنا تمام رات کے جاگنے سے بہتر ہے فضیل رح نے کہا تفکر ایک آئینہ ہے جسمین آدمی کی ساری نیکیان بدیان معلوم ہوا کرتی ہین ؎

| | |
|---|---|
| خواہی کہ عیب ہاے تو بر تو شود عیان | یکدم منافقانہ نشین در کمین خویش |

ابراہیم ادہم سے کسینے کہا کہ تم فکر بہت کیا کرتے ہو کہا فکر عقل کا مغز ہے سفیان بن عیینہ یہ شعر بہت پڑھا کرتے ؎

| | |
|---|---|
| اذا المرء کانت لہ فکرۃ | ففی کل شیء لہ عبرۃ |

حواریین نے حضرت عیسیٰ سے کہا زمین کے پردہ پر کوئی تمسا بھی ہے کہا ہان جسکی گفتگو ذکر و سکوت فکر و نظر عبرت ہو حسن رح نے کہا جسکی بات مین حکمت نہو وہ لغو ہے جسکا سکوت فکر نہو وہ سہو ہے جسکی نظر عبرت کے لئے نہو وہ لہو ہے اس آیت کی تفسیر مین ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق کہا ہے کہ مراد روکدینا ہے اونکے دلون کا فکر سے **حکایت** لقمان اکیلے بہت بیٹھا کرتے اونکا آقا کہا تم تنہا ہمیشہ بیٹھتے ہو لوگون مین بیٹھو تو دل بہلے فرمایا تنہائی مین فکر خوب ہوتی ہے اور فکر جنت کی راہبر ہے عمر بن عبدالعزیز نے کہا اسکی نعمتون مین فکر کرنا بہترین عبادت ہے ابن مبارک نے سہل بن علی کو متفکر و خاموش دیکھہ کر پوچھا کہ کہان پہنچے کہا پلصراط پر بشر رح نے کہا لوگ اگر اسکی عظمت مین فکر کیا کرین تو اوسکی نافرمانی نکرین ابن عباس نے فرمایا دو رکعتین متوسط ساتھہ تفکر کے تمام رات کی نماز پڑہنے سے بہتر ہین جسمین دل حاضر نہو **حکایت** ابو شریح چلے جاتے تہے آتے ہی بیٹھ گئے جادر

منھہ پر لیکر رونے لگے کسینے پوچھا کہا اپنی عمر کے چلے جانے اور عمل کے کم ہونے اور موت کے قریب آجانے کی مجھے فکر ہوئی تھی ؏

| ایکہ پنجاہ رفت و در خوابے | مگر این پنج روز دریابے |
|---|---|

ابو سلیمان نے کہا ہی دنیا مین فکر کرنا آخرت کی آڑ ہی اور اولیا کی حقین عذاب اور آخرت این فکر کرنا مورث حکمت ہی اور دلون کو زندہ کرنا حاتم نے کہا تفکر سے خوف ذکر سے محبت عبرت سے علم زیادہ ہوتا ہی ابن عباس نے فرمایا امر خیر مین فکر کرنا مقتضے عمل ہوتا ہی اور شر مین فکر کرنا مقتضے ترک ف فکر کے معنے یہ ہین کہ دل مین دو معرفتون کو موجود کرنا جس سے تیسری معرفت پیدا ہو مثلا جو شخص دنیا کی طرف مائل ہو کر دنیا کی زندگی کو ترجیح دے اور یہ جاننا چاہے کہ دنیا کی نسبت آخرت کا اختیار کرنا بہتر ہے تو اوسکے دو طریق ہین ایک یہ کہ دوسرے سے سنے کہ آخرت کا اختیار کرنا بہتر ہے اور سنتے ہی مان لے اور اوسکو سچا جانے بدون بصیرت کے حقیقت امر پہ تو اس طریق کو تقلید کہتے ہین معرفت نہین کہتے دوسرا طریق یہ ہی کہ پہلے یہ جانے کہ جو شئے پایدار ہو اوسکو اختیار کرنا بہتر ہی پھر یہ جانے کہ آخرت پایدار ہے ان دو نون معرفت سے اوسکو تیسری معرفت حاصل ہوگی یعنے آخرت کا اختیار کرنا بہتر ہے سو اس تیسری بات کا جاننا بدون پہلے دو معرفتون کے ممکن نہین پس ان دو نون کا دل مین موجود کرنا تیسرے معرفت تک پہونچنے کو تفکر و اعتبار و تذکر و نظر و تامل و تدبر کہتے ہین یہ الفاظ اگرچہ جدا جدا ہین مگر ایک ہی معنے پر بولے جاتے ہین فکر کا ثمرہ علوم و احوال و اعمال سب ہو سکتے ہین لکن خاص ثمرہ اوسکا علم ہے جب دل مین علم آتا ہی تو دل کا حال بدلجاتا ہی جب حال بدلتا ہے تو اعمال جوارح بھی بدلجاتے ہین اس لئے کہ عمل تابع حال کا ہی اور حال تابع علم کا اور علم تابع فکر کا اس سے معلوم ہوا کہ فکر ساری خیرات کی اصل و مبدا ہے ولہذا بنسبت ذکر کے بہتر ہے کیونکہ

Marfat.com

فکر مین ذکر بھی ہے اور کچھ زیادتی بھی پائی جاتی ہے اور قلب کا ذکر اعضاء ظاہری کے عمل سے بہتر ہے بلکہ عمل کا شرف بھی پس ثابت ہوا کہ فکر سب اعمال سے افضل ہے ؛ جنکہ یہان پانچ درجے ہین ایک تذکر یعنے حاضر کرنا دونون معرفت کا دل مین دوم تفکر یعنے ان دونون سے معرفت مقصود کا طلب کرنا سوم حاصل ہونا معرفت مطلوب کا اور منور ہونا دل کا اوس سے چوتھے بدل جانا حال دل کا بسبب اس نور معرفت کے پنجم جسطرح حال دلکا بدلتا جاے اوسی طرح اعضاء ظاہری بھی دلکی خدمت کرین اس سے ثابت ہوا کہ ثمرہ فکر کا علوم و احوال ہین **ف** فکر کبھی امر دین مین ہوتی ہے اور کبھی غیر دین مین یہان غرض اوس فکر سے ہے جو دین سے متعلق ہے دین سے وہ معاملہ مراد ہے جو اللہ و بندے کے درمیان ہو تو اب فکر دو حال سے خالی نہین یا تو بندے اور اوسکے صفات و احوال سے متعلق ہوگی یا معبود اور اوسکے صفات و افعال سے جو فکر بندے سے متعلق ہے وہ دو قسم ہے یا تو بندے کے اون افعال وغیرہ مین ہوگی جو اللہ کے نزدیک محبوب ہین یا اون مین جو مکروہ ہین اور جو فکر اللہ سے متعلق ہے وہ یا اوسکے ذات و صفات و اسماء حسنے مین ہوگی یا اوسکے افعال و ملک و ملکوت اور ارض و سماء و ما بینہما کی چیزون مین قسم اول یعنے فکر کرنا اپنے نفس کے صفات و افعال مین تاکہ اونمین سے پسندیدہ و ناپسندیدہ کا تمیز کرے وہی فکر ہے جو متعلق علم معاملہ ہے اور دوسری قسم متعلق علم مکاشفہ ہے پھر جو افعال و صفات نزدیک اللہ تعالی کے محبوب یا مکروہ ہین وہ دو قسم ہین ایک ظاہری جیسے طاعات و معاصی دوسرے باطنی جیسے صفات مہلکات و منجیات جنکا محل دل ہے مہلکات کا بیان ہمنے رسالہ لسان العرفان مین کیا ہے پھر طاعات و معاصی دو قسم ہین ایک وہ معاصی ہین جنکا تعلق ساتون اعضا سے ہے اور بدن کی طرف منسوب ہین جیسے جہاد سے بھاگنا ماں باپ کی نافرمانی کرنا



Marfat.com

حرام جگہہ مین رہنا ان مکارہ مین تین طرح کی فکر واجب ہے اول
یہ کہ یہ امر نزدیک اللہ کے بھی مکروہ ہے یا نہین کیونکہ کراہت اکثر امور
کی بغیر نظر دقیق کے معلوم نہین ہوتی دوم یہ کہ اگر مکروہ ہے تو اوس
سے بچنے کی تدبیر کیا ہے سوم یہ کہ اوس مکروہ کا مرتکب فی الحال
ہے تاکہ اوس کو چھوڑ دے یا اوس کو کرنے کو ہے تو اوس سے باز رہے
یا پہلے کیا ہی تو اوس کا تدارک کرے اسی طرح محبوب چیزون کی تقسیم
کو خیال کرے پہر ان اقسام کے جمع کرنے سے راہین ان اقسام کی
بڑہ جاتی ہین اور بندہ کو ضرورت فکر کی سب مین یا اکثر مین پڑتی ہے
شرح ان اقسام کی جدا جدا طویل ہے لکن یہ قسم منحصر ہے چار نوع مین ایک طاعات
دوسرے معاصی تیسرے صفات مہلکہ چوتھے صفات منجیہ نوع اول معاصی
مین آدمی کو یہ چاہیے کہ ہر صبحکو اپنے ساتون اعضا مین تفصیل وار اور سارے زبان
بدن مین مجملاً فکر کرے کہ مین کسی معصیت کا فلان عضو سے مرتکب ہون یا نہین
اگر اوسی دم ہو تو اوسکو چھوڑ دے اور اگر گذشتہ ہی تو ندامت و توبہ سی اوسکا تدارک
کرے یا اوس دن کرنیکو ہو تو علیحدہ رہنے کو آمادہ ہو جاے مثلاً زبان کو دیکھے
کہ وہ غیبت و دروغ و خودستائی و ٹھٹھا و بات کاٹنے اور دوسرے کو بنانے اور
لایعنی امور مین دخل دہی کرتی ہے تو اول اپنے دلمین جانے کہ یہ سب امور نزدیک خدا
کے برے ہین اور آیات قرانی و احادیث جو انکی سزا مین شدت عذاب پر دلیل
ہین اونکو سوچے پہر اپنے حالات مین فکر کرے کہ بغیر جانے اور خبر ہوے کیسے
ان باتون مین جا گھستا ہی پہر یہ سوچے کہ ان سے بچنا کیسے ہوسکتا ہی اور جان
لے کہ آفات زبانی سے بچنا بدون گوشہ گزینی و تنہائی کے نبن پڑے گا یا کسی نیکبخت
پرہیزگار کی صحبت مین رہے کہ جب کوئی کلمہ بیجا اسکے منہہ سے نکلے تو وہ اس کو

Marfat.com

روکدیا کرے یا منہہ مین کنکر رکھے تاکہ یاد رہے کہ آفات زبانی سے بچنے کو یہ رکھا ہی
غرضکہ احتراز کے تدبیر مین اسطرحکی فکر کیا کرے اسیطرح کان مین فکر کرے کہ اوس
سے غیبت وجھوٹ وکلام فضول ولھو و بدعت کی باتین نسنے کہ یہ سب بُری ہین
سنے مین کوی شخص خاص نہین ہر کسیکی زبان سے سنے مین آجاتے ہین اب فکر بچنے
کی کرے وہ گوشہ گیری ہے یا دوسرا جب سامنے کہے تو اوسکو منع کرے پیٹ
مین یون فکر کرے کہ یہ اللہ کی نافرمانی کھانے پینے مین کرتا ہے اسطرح کہ حلال
رزق سے بہت کہا جاتا ہے جس سے شہوت بڑہتی ہے اور شہوت ہتیار ہی دشمن
خدا شیطان کا یا مال حرام ومشتبہ کہاتا ہی تو یہ فکر کرے کہ میری غذا ولباس ومسکن
ووجہ معیشت کہان سے ہے اور حلال رزق کی آمد کی صورتین سوچا اور یہ فکر کری
کہ اوسمین سے مجھے کسطرح ملے حلال کا کون ساحیلہ ہی اور کس تدبیر سے حرام کا
تارک ہوجاؤنگا اور یہ بات اپنے دلمین ٹہان لے کہ حرام غذا کے ساتھہ ساری
عبادتین بیکار رہین اور رزق حلال عبادات کی اصل ہی اور اللہ اوس بندے
کی نماز قبول نہین کرتا جسکے کپڑے مین ایکدرم حرام کا لگا ہو اسیطرح اپنے ساری
اعضا مین فکر کرے جب فکر سے ان سب امور کو واقعی طور پر جان لیگا تو تمام روز
نگران رہیگا اور جملہ اعضا کو ان سب آفات سے بچائیگا دوم وہ معاصی ہین
جنکا تعلق دل سے ہے نہ اعضا سے وہ بھی بہت ہین اونکے لئے طریق فکر کرنیکا وہ
ہے جو رسالہ لسان العرفان مین لکھا گیا ہی ظاہر کے کبائر چار سو ایک ہین اور
باطن کے گناہ چہیاسٹہہ انکا ذکر رسائل جداگانہ مین ہوچکا ہے دوسرے نوع
طاعات ہین تو اول اون فرائض کو دیکہے جو اوسکے ذمہ یہ فرض ہین کہ اونکو
نقصان وتقصیر سے ادا کرتا ہی یا نہین پہر اونکے نقصان کو نوافل سے پورا کرتا ہی
یا نہین پہر ہر ہر عضو مین فکر کرے کہ جو کام اللہ کو محبوب ہین وہ اوس سے

فکر کان

فکر پیٹ

Marfat.com

ہوتے بھی ہین یا خیر مثلاً کہے کہ آنکھہ دیکھنے کے لئے پیدا ہوئی ہے کہ اسرار ارض و سما کو بچشم عبرت دیکھے تاکہ طاعت خدا مین لگی رہے کتاب اللہ و حدیث شریف کو دیکھے اور مجھسے ہو سکتا ہے کہ مین آنکھہ کو طاعت مین مشغول کردن تو پھر کیون نہین کرتا یا فلان مطیع خدا کو بنظر تعظیم دیکھہ کر اوسکے دل کو خوش کرون اور فلان بدکار کو بنظر حقارت دیکھہ کر اوسکو نافرمانی سے روکون مگر کیا وجہ کہ مین یہ کام نہین کرتا اسیطرح کان کے بارہ مین کہے کہ مین مظلوم کی فریاد بھی سُن سکتا ہون یا حکمت و علم و قرأت و ذکر کے سننے پر تیار رہون پھر کان کو بیکار کیون رکھتا ہون خدا نے تو مجھکو یہ اسی لئے دیا ہے کہ شکر اوسکی نعمتون کا بجا لاؤن پھر نا شکری کرنا اوسکو ضائع و بیکار رکھنا کیسا ہے اسیطرح زبان مین فکر کرے کہ مین زبان سے تعلیم و وعظ کی وجہ سے اللہ کا تقرب حاصل کر سکتا ہون اور نیکبختون کے دل مین محبوب ہو سکتا ہون اور اگر کسی نیکبخت خواہ عالم کے سامنے کوئی عمدہ بات کہون تو اوسکے دل پر سرور لا سکتا ہون اور فقرا کے حالات پوچھہ سکتا ہون اور عمدہ کلمات کہہ سکتا ہون جنمین ہر کلمہ ایک صدقہ ہو تو پھر اس نعمت سے اپنی زبان کو کیون محروم رکھتا ہون اسیطرح مال مین فکر کرے کہ مین فلان مال صدقہ کر سکتا ہون کیونکہ مجھے اوسکی حاجت نہین اور اگر آیندہ حاجت ہوگی تو اللہ تعالیٰ اور دیگا اور بالفعل اگر حاجت بھی ہو تو دوسرا شخص اس چیز کا مجھسے زیادہ تر حاجتمند ہے پس سارے اپنے اعضا بدن و اموال و مواشی و ممالیک مین فکر کرے کہ یہ ساری چیزین آدمی کے آلات و اسباب ہین جن سے کہ اللہ کی طاعت پر قابو پا سکتا ہے اب جو جو طاعات انسے ممکن ہین وہ بجا لائے پھر وہ باتین سوچے جن سے ان کامون کی طرف رغبت ہو پھر اونمین اخلاص نیت کی تدبیر سوچے جس سے کہ عمل صاف و پاکیزہ ہو تیسری قسم وہ صفات مہلکہ ہین جنکا محل دل ہے جیسے غلبہ

Marfat.com

شہوت وغضب وبخل وکبر وعجب وریا وحسد وبدگمانی وغفلت وغرور وغیرہا
ان صفتون کا اپنے دل سے جویان رہے اگر دلکو انسے پاک سمجھے تو اوسکی کیفیت
وعلامت سے دلکا امتحان لے کیونکہ نفس ہمیشہ وعدہ خیر کا کرتا ہے پہر خلاف وسکے
بجالاتا ہے مثلاً اگر نفس مدعی خاکساری وعدم کبر ہو تو چاہیے کہ ایک بوجھ لکڑیون
کا اپنے سر پر رکھکر بازار مین لیجائے تاکہ صدق دعوی معلوم ہو سلف اپنے نفس کا
امتحان اسیطرح کیا کرتے تھے اگر حلم کا دعوے کرے توکسی بات سے دوسرے کو
غصہ مین لاکر دیکھے کہ مین غصہ پی سکتا ہون یا نہین اسیطرح تمام صفات مین
فکر ہونا چاہیے یہ فکر اسلیئے ہے کہ مین متصف باین صفات ہون یا نہین اسکے
لئے علامتین ہین پس اگر کسی علامت سے معلوم ہو کہ فلان صفت مجھمین موجود ہی
تو اون اسباب کی فکر کرے جنسے وہ صفات نظر مین برے معلوم ہون اور ظاہر
ہوجائے کہ اونکا منشا جہالت وغفلت وخبث باطن ہی مثلاً اگر اپنے جی مین عمل کرنے کی شیخی
پائے تو فکر کرے کہ یہ میرا عمل تو میرے بدن واعضا وقدرت وارادہ سے ہوا ہے
اور یہ سب چیزین نہ میری ہین نہ میری بس مین بلکہ وہ تو مخلوق خدا ہین اوسنے
انکا انعام مجھپر کیا ہی میرے ہاتھہ پاؤن قدرت ارادہ کو بنایا اور اعضا کو حرکت
دی مین اپنے عمل کی کیا شیخی مارون میرے نفس کو خود تو قیام بذات خود بھی
نہین اسیطرح جب نفس مین کبر پائے تو یون سمجھائے کہ تو آپکو بڑا سمجھتا ہی بڑا تو وہ ہی
جو اللہ کے نزدیک بڑا ہوا اور یہ بات بعد موت کی معلوم ہوگی کہ کون بڑا ہے خاتمہ کا
حال تو یہ ہے کہ بہت سے کافر زندگی بھر کفر کرتے ہین پھر مرتے وقت کفر سے باہر ہوکر
اللہ کے مقرب ہوجاتے ہین اور بہت سے مسلمان بدبخت مرتے دم خاتمہ کے بگڑنے
سے تباہ ہوجاتے ہین سو جب کبر مہلک ٹہیرا اور اسکا منشا حماقت ہی تو فکر کرے کہ اوسکا
علاج ہو وہ یہ ہی کہ تواضع کرنے والون کے سے افعال اختیار کرے اسیطرح جب اپنے

نفس مین کہانے کی شہوت و حرص پاے تو سوچے کہ یہ صفت بہائم کی ہے اگر اشتہاے
طعام و شہوت جماع مین کمال ہوتا تو یہ امر صفات خدا و ملائکہ مین داخل ہوتا جیسے
کہ علم و قدرت داخل ہین یہ تو اوصاف چوپایون کے ہین تو اگر اسپر حرص غالب ہوگئ
تو یہ بہائم کے مشابہ اور ملائکہ مقربین سے دور تر ہوگا اسیطرح غضب مین اپنی نفس پر
یہ تقریر کرے اور اوسکے علاج سوچے جسکو طریق فکر کی وسعت منظور ہو وہ ضرور
کتاب مہلکات کو دیکھہ لے چوتھی قسم منجیات ہی جیسے توبہ و ندامت و صبر کرنا بلا پر اور
شکر کرنا نعمت کا اور خوف و رجا و زہد کرنا دنیا مین اور اخلاص و صدق اور محبت و تعظیم
اللہ کی اور رضا بافعال آلہی اور شوق خدا ہمراہ تواضع و خشوع کے ان سبکے لئے
اسباب و علامات ہین اب بندہ ہر دن ان اوصاف مین فکر کرے جو اللہ سے نزدیک
کرتے ہین کہ مجھکو کس وصف کی حاجت ہی پہر جسکی حاجت ہو تو جانے کہ یہ صفات احوال
مین بے علم کے ہاتہہ نہین آتے اور علوم ثمرات ہین فکرون کے پس جبکہ اپنے نفس کے
لئے حال توبہ و ندامت کا حاصل کرنا چاہے تو پہلے اپنے گناہون کو تلاش کرے اور
سوچکر نفس پر سبکو سب جمع کرے اور دلمین اونکو بہت بڑا اور برا جانے پہر اون
وعیدون پر جو شرح مین اون گناہون پر آے ہین نظر ڈالے پہر اپنے جی مین ٹہانلے
کہ مین اللہ کے غضب کا کام کر رہا ہون اس تدبیر سے اوسکو حال ندامت کا پیدا ہوگا
اور جب یہ چاہے کہ شکر کا حال دل سے اوبہرے تو اللہ کے احسانات و انعامات
کو دیکھے اور سوچے کہ اوسنے اپنے فضل و کرم سے کیسا پردہ ڈال رکھا ہی اور گناہون
پر مجھے رسوا نہین کیا اور جب حال محبت و شوق کا پیدا کیا چاہے تو اللہ کے جمال و
عظمت و کبریا مین فکر کرے اوسکی عجائب حکمت و بدائع صنعت دیکھہ کر جلال و جمال مین
غور کرے اسکا ذرا سا ذکر آگے آئیگا اور جب حالت خوف کی پیدا کیا چاہے تو اول
اپنے گناہ ظاہری و باطنی پر نظر کرے پہر موت اور اوسکی سکرات و سوال منکر نکیر و

Marfat.com

عذاب قبر اور اوسکی سانپ بچھو کیڑی مکوڑی پہر نفخ صور کی پکار کا خوف پہر محشر کا ہول جبکہ
ساری خلق ایک میدان مین جمع ہوگی پہر حساب کا جھگڑا اور تنکے تنکے رتی رتی کی بازپرس
پہر پلصراط کی تیزی وباریکی اور اوسپر گذرنے مین یہ اندیشہ کہ اگر بائین رخ گیا تو اہل نار مین ہوا اور اگر
داہنے رخ رہا تو اہل جنت مین ٹھیرا پہر بعد فکر احوال قیامت کے طبقات وعقوبات
دوزخ مین فکر کرے زنجیر وطوق وپیپ وآب گرم وطرح طرحکے عذاب اور اوسپر فرشتون کی بری
صورتین حاضر خاطر کرے اور یہ کہ فرشتے جب مجرمونکی کھالین پک جائینگی دوسری کھالین
بدل دینگے اور اگر وہ دوزخ سے نکلنا چاہینگے تو پھر اوسی مین ڈالدئے جائینگے اور جب جہنم کو دور سے دیکھین گے تو اوسکی
گہڑ گہڑاہٹ اور چیخ سنینگی اسیطرح جتنی باتین قرآن وحدیث مین عقوبات دوزخ کی بابت آئی ہین اون سبکو پیش
نظر کرے ہمنے ذکر ان باتون کا رسالہ لیقظہ مین کیا ہے اور جب حال رجا کا پیدا کیا چاہے
تو جنت اور اوسکی لذت ودرخت ونہرین وحورین وغلمان ونعیم ابدی وآسایش
دائمی وراحت سرمدی وملک بے زوال پہ غور کرے غرضکہ وہ فکر جس سے ایسے علوم
مطلوب ہوتے ہین کہ اونسے حالات حسنہ حاصل ہون یا صفات ذمیمہ سے پاک ہوسکے
اوسکا طریق یہی ہے جو مذکور ہوا ایک جگہہ سے سبکا ذکر ملنے کے لئے تلاوت قرآن کے
برابر کوئی شئے نافع نہین ہے کیونکہ قرآن پاک سب مقامات وحالات کا جامع ہے اور وہ
لوگون کے لئے شفا ہے کیونکہ اوسمین وہ باتین ہین جنسے خوف ورجا وصبر وشکر ومحبت
وشوق وغیرہ احوال پیدا ہوتے ہین اور وہ امور یہی ہین جو تمام صفات ذمیمہ و
اخلاق ناپسندیدہ سے باز رکھین تو چاہیئے کہ آدمی قرآن کریم کی تلاوت بہت
کیا کرے اور جس امر مین تفکر منظور ہو اوس مضمون کی آیت کو دہرایا کرے گو سو
دفعہ ہو اسلئے کہ ایک آیت کو تفکر وفہم کے ساتھہ پڑھنا سارے کلام مجید کے ختم سے بہتر
ہے جسکو بے سمجھے پڑہے آیات کے سوچنے مین توقف کرنا چاہیئے گو ساری رات گزر جاے
کیونکہ ایک ایک لفظ کے نیچے وہ اسرار ہین جنکا شمار نہین اور جب تک صاف دل سے فکر

Marfat.com

باریک نکیجاے اور معاملہ درست نہو تب تک وہ معلوم ہی نہین ہوسکتی اسیطرح احادیث کا مطالعہ ہے کہ حضرت کو کلمات جامعہ عطا ہوی تھی ہر لفظ آپکا حکمت کا سمندر ہے اگر عالم کما حقہ اوسکو سوچے تو عمر بھر کبھی غور رادسکا پورا نہو یہ طریق ہی علوم معاملہ مین فکر کرنے کا یہ فکر اگرچہ سب عبادات سے افضل ہے مگر مطلب اصلی یہ نہین بلکہ شاغل ان افکار مین مطلب صدیقین سے محجوب ہی اونکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ کے جلال و جمال مین فکر کرنے سے لذت پائین اور دل اس مین اوس طرح ڈوبا رہے کہ اپنی نفس کے حالات و مقامات و صفات سب بھول جائین صرف محبوب حقیقی ہے مین اونکی نیت غرقاب ہو جسطرح کسی عاشق شیدا کو وقت دیدار محبوب کے اپنے حالات و صفات نفس پر نظر کرنے کی فرصت نہین ہوتی حیران سا رہجاتا ہے ؎

| | | |
|---|---|---|
| عاشقے چیست بگو بندہ جانان بودن | | دل بدست دگرے دادن و حیران بودن |

یہ کمال درجے کی لذت عشاق ہے اور جو کچھ ہمنے لکھا ہے وہ فکر باطن کی آبادی کے لئے ہے تاکہ صلاحیت قرب و وصال کی ہو جاے سو اگر ساری عمر اسی اصلاح نفس مین تلف کی تو پھر لذت قرب کب پائیگا واحد برحق مین فنا ہونا عمدہ مطلب طالبین کا اور نہایت درجہ صدیقین کی لذت کا ہے مہلکات سے بچنا ایسا ہے جیسے نکاح مین عدت سے نکلنا اور منجیات کا اختیار کرنا ایسا ہے جیسے عورت کا خاوند کے لئے آراستہ و پیراستہ ہونا اسیطرح دین کی راہ کو سمجھنا چاہیے بشرطیکہ اہلیت ہمنشینی کی رکھتا ہو اور اگر مثل غلام شریر کے ہر کہ بدون خوف زدوکوب و طمع اجرت کی جنبش نہین کرتا تو اپنے بدن کی مشقت رہنے دے اوسکے اور دل کے بیچمین ایک بڑا گاڑھا پردہ اعمال کا پڑا ہے اتنا ہوگا کہ اگر اچھی طرح یہ ادا کرے گا تو جنتی ہوگا مگر ہمنشینی کے لئے اور ہی لوگ ہین ؎

| | | |
|---|---|---|
| موسیا آداب دانان دیگر اند | | سوختہ جان و روانان دیگر اند |

Marfat.com

اب چاہیے کہ فکر کو صبح و شام دستور و عادت کرلی اور مقربات و مبعدات سے غافل
نرہے بلکہ اپنے پاس ایک بیاض رکھے جسمین سب صفات مہلکات و منجیات اور سارے
معاصی وطاعات لکھے ہون ہر دن اوس سے اپنے نفس کی پڑتال کیا کرے مہلکات
مین سے دس چیزمین نظر و فکر کرنا کافی ہے اگر انسے بچگیا تو سب سے بچا رہیگا بخل کبر
عجب ریا حسد شدت غضب حرص غذا کثرت شہوت محبت مال محبت جاہ منجیات مین
سے بھی دس بس ہین گناہون پر ندامت کرنا بلا پر صبر کرنا قضا پر راضی رہنا نعمتون
پر شکر کرنا خوف و رجا کا معتدل رہنا دنیا مین زہد کرنا اعمال مین اخلاص کرنا
خلق کے ساتھ بخوش خلقی پیش آنا اللہ سے محبت شدید رکھنا اللہ کے سامنے گڑگڑانا
یہ سب بیس باتین ہوئین جنمین سے دس بُری اور دس اچھی ہین پہلے ایک بات مین فکر
کرنا شروع کرے جب ایک بات بُری جاتی رہے تو اوس بیاض مین اوس صفت پر خط
کھینچدے اور اوسکی فکر چھوڑدے اللہ کا شکر کرے کہ اوس نے ایک سے نجات دی
اور دل کو اوس سے صاف کیا اور یہ جانے کہ یہ اللہ کی توفیق و مدد ہوئی ورنہ اگر مجھکو
میرے نفس ہی پر چھوڑ دیتا تو ذراسی صفت بھی مجھسے دور نہو سکتی اسیطرح ایک ایک
کو لیتا جاے جو دور ہو اوسپر بیاض مین قلم مارے یہانتک کہ دسون صفات مہلکات
دور ہو جائین پھر نفس سے اسبات کا طالب ہو کہ متصف بصفات منجیات بنے جب
ایک صفت کے ساتھ متصف ہو مثلاً صفت توبہ و ندامت آجاے تو اوسپر خط کردے
باقی صفات کے حاصل کرنے مین لگے تاکہ رفتہ رفتہ سبکا متصف ہو جاے یہ طریق اوسکے
لئے ہے جو نہایت مستعد ہو اور جو صلحا رہین اونکو چاہیے کہ وہ اپنے دفترون مین
ظاہری گناہ بھی لکھ لین جیسے شبہ کا کھانا غیبت و چغلی پر زبان کھولنا خصومت کرنا
اپنی مدح کرنا عداوت اعدا مین مبالغہ کرنا دوستی مین دوستون کے افراط کرنا
خلق کے منہہ دیکھے بات کرنا ترک امر و نہی کرنا وغیرہ کیونکہ اکثر لوگ جو بڑے صالح

گنے جاتے ہین اونمین یہ گناہ پاے جاتے ہین اور جب تک ظاہری گناہون سی عضا
پاک نہین ہوتے تب تک مشغول ہونا دل کی آبادی وصفائی مین ممکن نہین بلکہ جس
فریق پر جو معصیت غالب ہوا وسکے پیچھے لگے ایسے گناہ کی فکر نکرے جس سے کنارہ
پر ہو مثلاً عالم متقی اکثر اپنے علم کا اظہار کیا کرتا ہے اور شہرت وآوازہ کا طالب
ہوتا ہے خواہ تدریس سے خواہ وعظ سے اوسکو تنہائی وگمنامی کی طلب واجب ہی
اور فتوی دینے سے گریز کرنا لازم اور شیاطین الانس کے کہنے سے ترک عزلت نکری
یہ فکر عالم کے لئے ہے اور ہمسے آدمیون کو فکر اون باتون کی چاہیے جن سی ہمارا
ایمان روز حساب پر قوی ہو اسلئے کہ اگر ہمکو سلف دیکھین تو قطعًا یھی کہین کہ
یہ لوگ قیامت پر یقین نہین رکہتے ہین کیونکہ ہمارے اعمال ویسے نہین جیسے معتقدین
جنت ونار کے ہوا کرتے ہین جو کوئی کسی چیز سے ڈرتا ہے وہ اوس سے بہاگتا ہی اور
جس چیز کی توقع رکھتا ہی اوسکا طالب ہوتا ہی ہم جانتے ہین کہ دوزخ سے گریز ترک
حرام وشبہات سی ہوتا ہی مگر ہم اونمین ڈوبے رہتے ہین اور یہ بہی معلوم ہی کہ جنت
کی طلب کثرت نوافل سے ہوتی ہے مگر اوسمین قاصر ہین کیا اچھا ہوتا کہ ہم عوام کی
طرح ہوتے ہم مرجاتے تو ہمارے ساتھہ ہمارے گناہ بھی مرجاتے فکر جب پوری
ہوتی ہی کہ سب مہلکات سے جدا اور سب منجیات سی متصف ہو ورنہ روگ والا اور ناقص
دیر کدورت وجلد باز ہوگا دوسری قسم فکر کرنا ہے اللہ کے جلال وعظمت وکبریا
ہین اسمین کئی مقام ہین اعلی مقام یہ ہے کہ اللہ کی ذات وصفات واسماء حسنے
کے معنے مین فکر کرے مگر یہ فکر ممنوع ہی حکم شرع یہ ہی کہ اللہ کی مخلوق مین فکر کرے
اوسکی ذات مین فکر نکرے صفات پر ایمان لاے درپے دریافت کیفیت کی نہو اسماء
کے آثار کو سمجھ لے بس ہان اللہ کے افعال وعجائب صنعت وغرائب معاملات
مین غور کرے کہ ان سب سے اوسکا جلال وعظمت وکبریا و پاک ہونا وکمال علم وحکمت

اور جریان مشیت پایا جاتا ہے سوا اوسکے صفات پر غور اون صفات کے آثار سے کرنا چاہیے جیسے سورج چمکتا ہی تو اوسکی طرف نہین دیکھہ سکتے زمین کو دیکھتے ہین اوسکی روشنی نور آفتاب کے آثار ہین اثر کو دیکھہ کر مؤثر کچھہ کچھہ سمجھہ مین آتا ہے ساری کائنات دنیا ایک اثر ہے اوسکے آثار قدرت سے اور ایک نور ہے اوسکے انوار ذات مین سے بلکہ کوئی تاریکی عدم سے بڑہ کر نہین اور نہ کوئی نور وجود سے زیادہ اسلیئے تمام اشیاء کا وجود اوسکی ذات سے قائم ہی جو کہ خود بخود قائم ہے غرضکہ جو چیز سوا خدا کے موجود ہے وہ اوسیکا فعل وخلق ہے ہر ایک ذرہ مین بہت سی عجائب وغرائب ہین جنسے اللہ کی حکمت وقدرت وجلال وعظمت ظاہر ہوتی ہی اونکا شمار کرنا ممکن نہین بلکہ اگر سمندر روشنائی ہوجاے اور اوس سے وہ عجائب لکھے جائین تو اوسکا خاتمہ ہوجاے اور انکا اور چھور نکلے ۵

| | |
|---|---|
| فوا عجبا کیف یعصی الالٰہ | ام کیف یجحدہ الجاحد |
| وللہ فی کل تحریکۃ | وتسکینۃ ابدا شاھد |
| وفی کل شئ لہ آیۃ | تدل علی انہ واحد |

مخلوق دو طرح پر

اسجگہہ بطور نمونہ کے یہ کہا جاتا ہی کہ مخلوق دو طرح ہی ایک وہ جسکی اصل معلوم نہین اوسمین تفکر نہین ہوسکتا اور ایسے موجودات بہت ہین جنکو ہم نہین جانتے کما قال تعالیٰ ویخلق مالا تعلمون وقال سبحان الذی خلق الازواج کلھا مما تنبت الارض ومن انفسھم ومما لا یعلمون وقال ننشئکم فیما لا تعلمون دوسرے وہ ہین کہ اونکی اصل معلوم ہی اجمالاً پہچانی جاتی ہی مگر تفصیل نامعلوم ہی ایسے اشیاء مین ہم فکر کرسکتے ہین یہ اشیاء دو طرح ہین ایک وہ جو آنکھہ سے سوجھتے ہین دوسرے وہ جو آنکھہ سے نہین سوجھتے وہ فرشتے وجن وشیاطین وعرش وکرسی وغیرہ ہین ایسی اشیاء مین بھی فکر کی مجال تنگ ہی اسلیئے ہم اوسی قسم کی فکر کو لکھتے ہین جو قریب الفہم ہے یعنے وہ اشیاء جو آنکھہ سے

سوجھتے ہین دو آسمان وزمین وما بینہما ہو آسمان مین ستارے چاند سورج اور انکی حرکت وگردش اونکلنا ڈوب جانا نظر آتا ہی زمین پہاڑ کانین نہرین دریا حیوانات نباتات معلوم ہوتے ہین ما بین زمین وآسمان کے جو اشیا محسوس ہوتے ہین وہ یہ ہین بادل مینھ برف اولے رعد بجلی صاعقہ ٹوٹتے ستارے تند ہوائین غرضکہ اس قسم کی چیزین ما بینہما مین معلوم ہوتی ہین ہر جنس چند نوع ہے ہر نوع بہت قسم ہے ہر قسم کی فروع ہین اسیطرح شاخ درشاخ چلے گئے ہین زیادتی اقسام کی بقدر اختلاف صفات وہیأت ومعانی ظاہری وباطنی کے ہوتے جاتے ہین اوران سب شاخون مین فکر کو مجال ہے کوئی ذرہ جمادات نباتات حیوانات وآسمان وستارہ کا ایسا نہین حرکت کرتا کہ جسکا محرک خدا نہو یا اوسکی حرکت مین ایک یا دو یا دس یا ہزار حکمتین اللہ کی وحدانیت اور اوسکے جلال وعظمت پر دلیل نہون یہ سب اشیا آیات دالّہ ونشانیان ہین اللہ نے انمین فکر کرنے کی ترغیب دی ہے فرمایا ہے ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب اور لفظ من آیاتہ قرآن مین اول سے آخر تک بہت جا آیا ہے پھر بعض آیات مین کیفیت فکر کرنے کی ذکر کی ہے مثلا ایک اللہ کی آیتون مین سے یہ ہے کہ انسان نطفہ سے بنا ہے ۵

مثال آیات نطفہ

| | |
|---|---|
| قدیمی نکوکار نیکی پسند | بکلک قضا در رحم نقشبند |
| دہد نطفہ را صورتی چون پری | کہ کردست برآب صورتگری |
| ز ابر افگند قطرہ سوئے یم | ز صلب آورد نطفہ در شکم |
| ازان قطرہ لولوی لالا کند | وزین صورتے سرو بالا کند |

سب سے نزدیک آدمی سے اوسکا نفس ہے اوسمین خدا کی عظمت پر اتنے عجائب دلالت کرتے ہین کہ عمرین کٹ جائین اور ایک حصہ بھی معلوم نہو آدمی اون سے غافل ہے پھر بھلا جبکہ اوسکو اپنے نفس ہی سے غفلت ہو تو وہ کسی دوسری چیز کی

Marfat.com

معرفت کی طمع کیسی کرسکتا ہے قال تعالیٰ وفی انفسکم افلا تبصرون وقال قتل
الانسان ما اکفرہ من ای شئ خلقہ من نطفۃ خلقہ فقدرہ ثم السبیل
یسرہ ثم اماتہ فاقبرہ ثم اذا شاء انشرہ وقال من ایاتہ ان خلقکم من تراب
ثم اذا انتم بشر تنتشرون وقال الم یک نطفۃ من منی یمنی ثم کان علقۃ فخلق
فسوی وقال الم نخلقکم من ماء مہین فجعلناہ فی قرار مکین الی قدر معلوم
وقال اولم یر الانسان انا خلقناہ من نطفۃ فاذا ھو خصیم مبین وقال انا خلقنا
الانسان من نطفۃ امشاج پھر یہ بیان کیا کہ نطفہ کو پھٹکی کردیا پھر پھٹکی کو لوتھڑا پھر
لوتھڑے کو ہڈیان چنانچہ فرمایا ہے ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین ثم
جعلناہ نطفۃ فی قرار مکین ثم خلقنا النطفۃ علقۃ فخلقنا العلقۃ
مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظاما فکسونا العظام لحما نطفے کے بار بار ذکر کرنے
سے قرآن پاک مین یہ غرض نہین ہے کہ یہ لفظ ہی سنایا جاوے اور اسکے معانی مین تفکر
نہو بلکہ مطلب یہ ہے کہ نطفے مین غور کرو کہ وہ ایک پانی ناپاک کی بوند ہے اگر گھڑے
بھر چھوڑ دی جاوے کہ ہوا اوسکو لگتی رہے تو خراب ہوکر بدبودار ہو جاوے ایسی ناپاک
چیز کو دیکھو کہ رب کریم نے مرد کی پشت و عورت کی پستان سے کیسے نکالا مرد و عورت
کو کیسے اکٹھا کیا اور اونکے دلون مین الفت و محبت ڈالی اور اسی علاقہ محبت
و شہوت سے دونون آپس مین ملے پھر بحرکت جماع مرد مین سے اس نطفے کو نکالکر عورت
کے رحم مین ڈالا پھر حیض کا خون کہان کہان کی رگون کے اندر سے کھینچکر رحم مین
فراہم کیا اور نطفے سے بچا بناکر اوسکو خون حیض کھلایا پلایا یہانتک کہ بڑھا اور پرورش
پائی پھر نطفے کی لوٹ پھیر دیکھو کہ پہلے سفید چمکتا ہوا تھا پھر سرخ پھٹکی ہوا پھر لوتھڑا
بنا پھر اوسکے حصے ہوئے ٹکڑے تو یکسان تھے مگر کسیکو ہڈی کسیکو رگ کسیکو پٹھا
کسیکو گوشت کردیا انسے اعضائے ظاہر بنائے سر کو گول کیا اور کان و آنکھ و ناک

Marfat.com

ومنہہ وغیرہ منافذ کو کشادہ کیا ہاتہہ پاؤن کو لنبا بنایا اونکی سرون مین انگلیان اونگلیون مین پورین رکہدین پورون پر ناخن جماے پہر اعضاے باطنی یعنے دل معدہ جگر تلی پہیپڑا رحم مثانہ آنتین اسطرح بنائین کہ ہرایک کی شکل و مقدار و عمل معین ہی پہر انمین سے ہرایک کو اور اقسام سے مرکب کیا مثلاً آنکہہ کو ساتہہ طبقون پر ترتیب دیا جنمین ہرایک طبقے کا ایک جدا ہی وصف ہی اور جدا صورت اگر ایک طبقہ جاتا رہے یا اوسکی صفت دور ہو جاے تو آنکہہ دیکہنے سے رہجاے غرضکہ ایک ایک عضو مین جو عجائب جدا جدا ہین ایک ہی عضو کے اگر آدہے عجائب لکہی جائین تو عمر کا خاتمہ ہو جاے اب ہڈیون کو دیکہو کہ کیسے سخت و مضبوط ہوتے ہین اونکو پتلی نرم نطفہ سے کیسے بنایا ہی اور اونکو بدن کے سیدہے پن کا موجب ٹہیرایا ہی پہر اونکے مقادیر و صور جدا جدا ہین کوئی ہڈی چہوٹی اور کوئی بڑی کوئی لنبی کوئی چوڑی کوئی گول کوئی بیچ بیچ مین خالی کوئی ٹہوس کوئی پتلی باریک پہر انسان کو ضرورت تہی کہ سارے بدن یا بعض اعضا سے حرکت کرے اور جس عضو کو جس کام کے لئے ہلانے کی ضرورت ہو فقط اوسکو ہلالیا کرے تو اس لئے اوسکی ایک ہڈی نہین رکہی بلکہ بہت سی ہڈیان اور اونکے بیچمین جوڑ بنایے تاکہ اونسے حرکت کرنا سہل ہو اور ہر جوڑ و ہڈی کی شکل کو موافق حرکت مطلوب کے رکہا پہر جو ہڈیون کے جوڑ ملاے ہین تو ایک ہڈی کے کنارہ کو دوسرے کنارہ سے ریشون سے ملایا ہے یعنے وہ ریشے ایک کے سرے سے نکلکر دوسرے کے سرے مین جا چمٹے ہین گویا یہی بند ہین پہر ایک ہڈی کے سر مین زائد کونے اوس سے باہر نکلے ہوے بناے ہین اور دوسری کے سرے مین موافق اوسیکے گہراگڑہا بنادیا ہے تاکہ وہ زوائد اونمین خوب برابر سما جائین اب آدمی اپنے بدن کی جس چیز کو ہلایا چاہی ہلا سکتا ہی اگر جوڑ نہوتے تو یہ امر ہرگز نہو سکتا پہر سر کی ہڈیون کو کیسا پیدا کیا اور

کسطرح جمع کرکے ملا دیا وہ گنتی مین پچپن جدی جدی شکلون وصورتون کی ہین ان
سبکو ایک دوسرے سے ملا کر پورا جیسا نظر آتا ہے بنا دیا انمین چہہ ہڈیان کہوپڑی مین
اور چودہ اوپر کے جبڑے مین اور بارہ نیچے کے جبڑے مین باقی دانت مین ہین جنمین
کوئی چوڑا ہے کہ لیاقت پیسنے کی رکہتا ہی اور کوئی تیز قابل کاٹنے کے اور کوئی نکیلا
اون مین کچہہ داڑہین کچہہ کیلیان کچہہ سادی دانت ہین پہر گردنکو سرکی سواری بنایا
اور اوسکو سات منکون سے ترکیب دیا جو بیچمین سے خالی اور گول ہین ان مین
گہٹاؤ بڑہاؤ ہے جس سے ایک دوسرے پر منطبق ہوتی ہین وجہ حکمت کی لکہنے مین طول
ہوتا ہی پہر گردن کو پشت پر رکہا اور پشت کو گردن کے نیچے سے لیکر سرین کی ہڈی تک
چوبیس مہرون سے بنایا سرین کی ہڈی کو تین اجزا مختلف سی ترکیب دیا نیچے کی طرف تو
اوس سے ریڑہ کی ہڈی ملی ہوی ہی اور وہ بہی تین شی سے مرکب ہی پہر پشت کی ہڈیون
کو سینے کی ہڈیون اور مونڈہی اور ہاتون اور زیر ناف وسرین کی ہڈیون مین
ملایا پہر رانون اور پنڈلیون اور پاؤن کی اونگلیون کی ہڈیان ہین اونکا شمار ہم
نہین لکہتے مگر ساری بدن مین دوسو اڑتالیس ہڈیان ہین انمین وہ چہوٹی ہڈیان
داخل نہین جنسے جوڑون کے گڑہے بہرے گئے ہین اب سوچو کہ ان سب کو ایک
پتلے نرم نطفے سے کیسے بنایا ہڈیون کی گنتی سے یہ مطلب نہین ہے کہ اونکا شمار معلوم
ہوجاے بلکہ یہ غرض ہی کہ انکو دیکہہ کر جسنے انکو منتظم کیا اور بنایا ہے اوسکی طرف غور
کرین کہ کیا خوب بندوبست کیا ہی اور جدا جدا اشکال ومقادیر بناے ہین اور انکی
گنتی مقرر کی کہ اگر ایک ہڈی بڑہ جاے تو آدمی پر وبال ہو جاے اور اوسکے دور
کرنے کا محتاج ہو اور اگر ایک کم ہوجاے تو اوس کمی کا تدارک کرنا پڑے طبیب اون
پر علاج کے لئے غور کرتا ہے اور اہل بصیرت اسلئے کہ عظمت خالق کو غور کرین کہ کیا
صورت بنائی ہے دونون نظرون مین کتنا فرق ہے پہر ہڈیون کے ہلانے کا اسباب

کیسے بناے یعنے بدن مین پانسو اونتیس مچہلیان پیدا کین مچہلی گوشت اور پٹھے
و بند و جہلیون سے بنی ہے اور وہ سب مقدار و اشکال مین جیسی جگہہ اور جیسی
حاجت ہی اوسکے موافق جدا جدا ہین اونمین سے چوبیس مچہلیان تو آنکھہ کے ڈہیلے
اور پپوٹون کے ہلانے کو ہین کہ اگر اونمین سے ایک کم ہو جاے تو آنکھہ کا معاملہ نکما
ہو جاے اسیطرح ہر عضو کے لئے ایک مقرر گنتی و اندازہ پر مچہلیان بنی ہین اور پٹہون
اور رگون اور شریانون کا حال اور اونکی گنتی اور نکلنی کی جگہہ اور شاخون کے پہوٹنے
کا ماجرا اوس مین سے سب سے زیادہ عجیب ہی فکر کو ان اجزا مین جدا جدا مجال ہی اسی طرح
ساری بدن کے پہر ہر ہر عضو مین بدن کے یہ سب عجائبات و معانی و صفات لائق غور
کی ہین جو حواس سے معلوم نہین ہوتے آپ ظاہر انسان اور اوسکے باطن و بدن و صفات
مین غور کیا جاے تو اونمین بہی وہ عجائب و صنائع ہین جنسے تعجب آئے یہ ساری
صنعت خدا ایک قطرۂ آب ناپاک مین ہی اب نطفے کو دیکھو کہ اول کیا تہا پہر کیا ہوگیا
اگر تمام جن و انس اسبات پر متفق ہون کہ نطفے کے لئے کان آنکھہ عقل علم قدرت روح
پیدا کرین یا اوس مین ہڈیان رگین پٹہے چمڑا بال بنائین تو بہلا کب بنا سکتے ہین بلکہ اگر
یہ چاہین کہ اللہ کے بنانے کے بعد اوسکی کنہ حقیقت و کیفیت خلقت کو معلوم کرین
تو اوس سے بہی عاجز ہون گے تو اب تعجب آتا ہی کہ تصویر نقاش پر جو کسی دیوار پر
ہو یا کاغذ یا کپڑے پر اوس سے انسان تعجب کر کے استادی مصور کا قائل ہوتا ہی
اور خود آدمی کو دیکھہ کر تعجب نہین کرتا ہے کہ ایک قطرۂ ناپاک سی کسطرح انسان
جامع عجائب و غرائب بنا کر کہڑا کر دیا اوس قطرہ کو پشت و پستان سی نکالکر شکل و
مقدار و صورت عمدہ بخشی اوسکے اجزا جو ایک صورت کی تہے اونکو الگ الگ عضو بنایا
پہر ہڈیون کو مضبوط کیا اعضا کی شکلین اچہی کر کے ظاہر و باطن کو آراستہ کیا
اور رگون اور پٹہون کو ایک دوسرے پر رکھا اور راہ نمین غذا کے جانے کی جگہہ مقرر

کی تاکہ سبب اوسکے زندہ رہنے کا ہو پہر اوسکو سنتا دیکہتا جانتا بولتا کیا اور اوسکے
پشت کو بدن کی بنیاد ٹہیرائی اور پیٹ کو تمام آلات غذا کا حاوی اور سر کو سب حواس
کا جامع بنایا پہر آنکہون کو کھولا اور اونکے طبقون کو ایک دوسرے پر رکھا اور اونکی
شکلین اور رنگ ڈہنگ اچھے کیے پہر اونکو پپوٹون سے ڈہانکا کہ اونکی حفاظت وجلا کرتی
رہین اور خس وخاشاک روکتی رہین پہر اونکے تلون مین جو تل سے زیادہ نہین آسمان
کی صورت ظاہر کی باوجودیکہ اتنی پہیلی ہوئی اور لمبی چوڑی ہین مگر آنکہہ مین نظر آتی ہین
پہر کانون مین کڑوا پانی رکھدیا کہ سماعت بنی رہی اور کیڑے اندر اوسکے نجاوین اور
اونکے گرد سیپ کی شکل کے چمڑے رکھدیے تاکہ آواز اکٹھی ہوکر کان کے سوراخ مین جاے
یا اگر کوئی کیڑا چلے تو اوسکی چال ان چمڑون پر معلوم ہوجاے اور سوراخ گوش مین بہت
سی گرہین اور ٹیڑھے راستے رکھے تاکہ کیڑا اگر کان مین جاے تو بہت سا چلے اور آدمی
اگر سوتا ہو تو اوسکی بہت سی حرکت سے جاگ پڑے پہر ناک کو چہرے کے بیچمین اونچا
کیا اور عمدہ شکل بنائی اوسکے دو نتہنے رکہے اون مین سونگہنے کی قوت دی تاکہ لوگ
سونگہنے سے اپنی غذا اور کہانے کی چیزین معلوم کرسکے اور ہوا کی روح دل کی غذا کے
لئے نتہنون کی راہ سے پہنچ سکے اور اندر کی حرارت کو تسکین ہوتی رہے اور منہہ کو
کہلا رکہا اور اوس مین زبان رکھی جو دل کے اندر کی باتین بیان کرسکے اور منہہ کو ہونٹون
سے زینت دی تاکہ سامان پیسنے اور توڑنے اور کاٹنے کا حاصل ہو دانتون کی جڑون
کو مضبوط کیا اور اونکے سرون کو تیز اور رنگ کو سفید بنایا اور ایسا برابر رکہا کہ
گویا موتی جڑے ہین اور ہونٹون کو عمدہ رنگ وشکل پر بنایا تاکہ منہہ پر آپسمین ملسکین
اور اوسکی راہ بند ہوجاے اور بات کے حروف پورے نکلین پہر نرخرا بنایا کہ اوس سے
آواز نکلے اور زبان مین قوت حرکت اور جدا کرنے کی رکھی تاکہ جدا جدا مخارج مین
آواز کو علیحدہ کرے اور اس تدبیر سے بہت سے حرف بول سکے پہر تنگی وفراخی

ونرمی وسختی وصاف اور کھرا اور لنبے وچوڑے ہونے مین حرفون کو طرح طرح کا بنایا
کہ اوسکے سبب سے آوازین جدا ہو جائین اور دو آوازون مین خلط نہو بلکہ دونون
الگ الگ معلوم ہون یہانتک کہ آدمی ایک دوسرے کو اندہیرے مین آواز سے
پہچان لے پہر سر کو بالون اور زلفون سے زینت دی اور چہرے کو داڑہی وابرو
سے ابرو کو کمان کی صورت پتلی بالون سے کیا آنکھون کو پلکون سے زینت بخشی
پہر اعضاء باطن کو پیدا کر کے ہر ایک کو ایک مقرر کام کے لئے مخصوص کیا مثلاً
معدہ کو غذا کے پکانے کے لئے مسخر کیا جگر کو اسلئے بنایا کہ غذا کو خون کر دے تلی اور
پتے اور گردے کو جگر کا خادم ٹہیرایا تلی کی یہ خدمت ہے کہ سودا کو جگر سے کہینچتی ہے
پتّا صفرا کو گردہ رطوبت آبی کو پہنکنا گردے کا خادم ہے کہ پانی گردے مین سے
لیکر بول کے راستے سے نکال دیتا ہے رگین جگر کی یہ خدمت کرتی ہین کہ خون کو تمام
اطراف بدن مین پہنچاتے ہین پہر دونون ہاتون کو لنبا بنایا کہ چیزون کیطرف
بڑہ سکین اور ہتیلی کو چوڑا کر کے اوسکی تقسیم پانچ انگلیون مین کی اور ہر
انگلی مین تین تین پورین رکہین اور چار انگلیون کو ایکطرف رکہا اور انگوٹہے کو
ایکطرف تاکہ انگوٹہا سب پر گہوم سکے اور چارون انگلیون کو طول مین مختلف
رکہکر ایک صف مین ایک دوسرے کے بعد رکہا کہ اگر سب اول و آخر کے لوگ متفق ہو
کوئی اور شکل بڑی باریک فکر سے نکالا چاہین کہ اس وضع خاص سے جو انگلیون کو
حاصل ہے دوسرے طرز پر رکہین اور وہ سب کام دین جو کہ اب دیتی ہین تو ہرگز
نہو سکے اس ترتیب خدا داد سے بہت فائدے حاصل ہوتے ہین لینا دینا پکڑنا سب
اسی سے ہوتا ہے اگر انگلیون کو پہیلا ہموار رکہے تو ایک تشتری ہے جو جا ہو اوسپر رکہدو
اور اگر بند کر لو تو ایک مارنے کا آلہ گہونسا ہو جاے اور اگر ادہ کہلے رکہو تو چلو چمچے
کی شکل ہو جاے اگر ملا کر کہولدو تو کہرپی یا بیلچے کی صورت ہو جاے پہر انگلیون کی

Marfat.com

سِر دن پر ناخن بنائے کہ زینت کی زینت ہوا ور پشت کیطرف سے روک ہو کہ کٹ نجائین اور باریک چیزین جو پورون سے نہ اوٹھہ سکین اونکو بھی اوٹھا سکے اور اپنا بدن وقت حاجت کے اونسے کُھجا سکے ناخن سب اعضا مین ادنی ہے لکن اگر فرضاً نہو اور آدمی کو خارش ہو جائے تو نہایت عاجز و اضعف ہو جائے اور کوئی بدن کُھجلانے مین قائم مقام اوسکا نہو سکے ؎

| | |
|---|---|
| بغمخوارگی جز سر انگشت من | نخارد کسے درجہان پشت من |

پھر ہاتھہ کو خارش کی جگہہ تبلادے کہ اوسی جگہہ پہنچتا ہے گو آدمی خواب یا غفلت مین ہو اور اگر کُھجلانے مین دوسرے سے مدد لیتا تو جائے خارش کو بڑی مشقت کے بعد تبلاتا پھر یہ سب احوال نُطفے مین پیٹ کے اندر تین اندہیرون کے درمیان بنائے کہ اگر فرضاً رحم پر سے یہ سب پردے اوٹھا لیئے جاوین اور آدمی کو بچہ نظر آنے لگے تو دیکھے کہ یہ سب کام ایک دوسرے کے بعد بنتے چلے جاتے ہین نہ مصور معلوم ہوتا ہے اور نہ کوئی آلہ اوسکے بنانے کا دکہائی دیتا ہے تو بہلا کسینے بھی کوئی مصور یا کاریگر ایسا دیکہا ہے کہ اپنی اوزار کو ہاتھہ نہ لگائے نہ جس چیز کو بناتا ہے اوسکو چھوے نہ اوسکے پاس آئے اور تہہ کے اندہیرون کے اندر اوسمین تصرف کرے یہ شان اوسی ذات پاک کی ہے اور کسیکا مجال نہین پہر اوسکے کمال قدرت و رحمت تامہ کو دیکہو کہ جب بچہ بڑہا اور رحم مین گنجایش نرہے تو کیسے اوسکو تبادیا کہ اوندہا ہو کر اور وہان سے ہلکر اوس تنگی سے نکلنے کی راہ ڈہونڈہتا ہے گویا جس چیز کیطرف محتاج ہے اوسکو سمجھتا بوجھتا ہے پہر جب نکل آیا اور غذا کا محتاج ہوا تو کیسے اوسکو چہاتی منہہ مین دبانے کی ہدایت کی پہر چونکہ اوسکا بدن نرم تہا اور موٹی غذا کی برداشت نرکہتا تہا تو اوسکے لئے کیسی لطیف غذا یعنے دودہ کا بندوبست کیا اور خون و نجاست مین سے کیسا خالص شیر گلے مین اوترتا ہوا بنا دیا اور

Marfat.com

چہاتیون کو کسطرح بنایا اونمین دودہ جمع کردیا اور اونکے سر ایسے کردیے کہ لڑکے کے منہہ مین سما سکین پہر اونمین بہت باریک سوراخ رکہدئے تاکہ دودہ بغیر دبانے نکلے اور دبانے پر آہستہ آہستہ نکلے اسلئے کہ بچہ تہوڑا تہوڑا ہی تحمل کر سکتا ہی پہر اوسکو چوسنا سکہایا تاکہ وقت شدت بہوک کے اوس جاے تنگ سے بہت سا دودہ نکلے پہر اس مہر و محبت الٰہی کو دیکہو کہ دانتون کا نکالنا دو برس پورا ہونے پر رکہا کیونکہ دو برس تک اوسکی غذا دودہ ہی ہوتا ہی دانت کی حاجت نہین ہوتی اور جب بڑا ہوتا ہی تو نرم دودہ اوسکے موافق نہین ہوتا اوسوقت گاڑہی غذا چاہیئے پہر غذا کے چابنے اور پیسنے کی حاجت ہی اسلئے دانت دئے نہ پہلے نہ پیچہے یہ سخت ہڈیان ان نرم مسوڑون سے کیسی نکالین پہر مان باپ کے دلمین شفقت رکہی کہ جب وہ اپنے لئے کچہہ نہین کر سکتا اوسدم یہ اوسکی خدمت کرتے ہین اگر اللہ یہ رحمت اونکے دلمین نہ ڈالتا تو وہ اپنی تدبیر سے عاجز تر تہا پہر جون جون بڑہتا گیا قدرت و تمیز و عقل و ہدایت پاتا گیا یہانتک کہ بڑہتا گہٹتا ہوکر قریب بلوغ ہوا پہر جوان پہر ادہیڑ پہر بوڑہا اب ناشکر ہے یا شکر گزار مطیع ہی یا نافرمان ایماندار ہے یا کافر هل اتى على الانسان حين من الدهر لم يكن شيئا مذكورا انا خلقنا الانسان من نطفة امشاج نبتليه فجعلناه سميعا بصيرا انا هديناه السبيل اما شاكرا واما كفورا آدمی پہلے اوسکے لطف و کرم کو دیکہے پہر قدرت و حکمت مین فکر کرے تو عجائبات حضرت ربوبیت سی بکہ رہجاے یہ چند عجائب بدن انسان کے ہین سب کا لکہنا ممکن نہین آدمی اگر فکر کیا چاہے تو مجال فکر بہت قریب ہی اور ایک دلیل واضح ہی عظمت خالق پر لیکن وہ تو اس سے غافل اور اپنے پیٹ و شرمگاہ کے دہندے مین شاغل و لگا ہوا ہی اوسکو اسکے سوا اور کچہہ نہین آتا کہ بہوک لگی تو کہا لیا پیٹ بہرا تو سو رہا شہوت ہوئی تو صحبت کر لی غصہ آیا تو لڑ لیا حالانکہ ان امور مین بہایم و درندے اوسکے شریک ہین خاصۂ انسان جن سے چوپایے محروم ہین یہ تہا کہ آسمانون اور زمین کے اسرار اور

جان و جہان کے صنائع و بدائع و عجائب و غرائب مین فکر کرتا اللہ کو پہچاننا کیونکہ اس
شناخت سے بندہ جماعت مین ملائکہ مقربین کے داخل ہو سکتا ہی اور زمرہ انبیا و صدیقین
مین اوٹھہ کر اللہ پاک کا مقرب بن سکتا ہی یہ مرتبہ بہائم کو نہین ہے اور نہ اوس آدمی
کو جو دنیا سے فقط شہوات بہائم پر راضی ہوا بلکہ ایسا آدمی بہائم سے بھی زیادہ برا ہے
کیونکہ بہائم مین قدرت معرفت کی سرے ہی سے نہین اور انسان مین اللہ نے یہ قدرت
پیدا کی تھی لکن اوسنے اوسکو بیکار رکھا اور نعمت الٰہی کا شکر بجا نہ لایا تو ایسے لوگ بہائم کیا
بلکہ بہائم سے بھی بدتر و گمراہ ترین ہے

| | | | |
|---|---|---|---|
| گر آدمیئے ترا ہنر بایستے | | قول تو بلیغ و معتبر بایستے | |
| جز خوردن و خواب چون نیاری کارے | | گوشش تو از مین راز تر بایستے | |

ف جب آدمی کو اپنے نفس مین فکر کرنے کا طریق معلوم ہوگیا تو اب زمین کو دیکھے
کہ یہ اوسکی فرودگاہ ہے پہر اوسکے شہرون و دریاون اور نہرون اور پہاڑون اور
کانون مین غور کرے پہر بعد اسکے آسمانون کے اسرار پر ترقی کرے سو زمین مین بہت
نشانیان ہین ایک یہ ہے کہ زمین کو بچھونا و بستر بنایا اوسمین راستے اور سڑکین
ٹہرائین اونکو نرم کیا کہ اوسکے اطراف مین پہرے زمین کو ساکن کر دیا کہ ہلتی نہین
اوسمین پہاڑون کی میخین جڑ دین کہ حرکت کرنے ندین ہے

| | |
|---|---|
| زمین از تپ و لرزہ آمد ستوہ | فرو کوفت بر دامنش میخ کوہ |

پہر اطراف زمین کو ایسا چوڑا کیا کہ آدمی اوسکے سب اطراف مین پہرتے پہرتے عاجز
ہوا گو عمر کتنی ہی بڑی کیون نہو اور کتنی ہی گردش کیون نکرے قال تعالی والارض
فرشناہا فنعم الماہدون و قال تعالی وھو الذی جعل الارض ذلولا فامشوا
فی مناکبہا اور فرمایا الذی جعل لکم الارض فراشا اللہ نے ذکر زمین کا قرآن مبین
مین بہت جگہہ فرمایا ہی تاکہ عجائب زمین مین فکر کیا جاے کہ اوسکی پشت زندون کے

Marfat.com

رہنے کی جگہہ ہے اور پیٹ مُردون کے سونے کا مکان ہو ولہذا فرمایا ہو الم نجعل الارض
کفاتا احیاء واموا تا یعنے کیا نہین بنائی ہمنے زمین سمیٹنے والی جیتون اور مُردون
کو یہ زمین بیجان ہوتی ہو جب اوسپر پانی پڑتا ہو تو تروتازہ و زندہ ہو کرا وبہرتی
ہو سرسبز ہو کر عجیب سبزے و بہار نکالتی ہے اوس مین سے طرح طرحکے جاندار نکل پڑتے
ہین زمین کے کنارون کو کیسے سخت وٹہوس اونچے اونچے پہاڑون سے مضبوط کیا ہو
پہر اونکے نیچے پانی رکھا کہ چشمے و نہرین اور نالے ندی بہائین جو زمین پر چلتے ہین خشک
پتہر میلی مٹی سے کیسا میٹہا پتلا صاف نکہرا پانی نکالا اور اوس سے ہر چیز کو زندہ کیا طرح
طرحکے درخت و روئیدگی اناج وانگور و ترکاری و زیتون و خرما و انار و بیشمار
میوے جدی جدی شکل و رنگ و مزہ و بو و صفت کے پانی ہی سے پیدا کئے کھانے مین
ایک دوسرے سے بڑہ چڑہ کر ہین حالانکہ ایک ہی پانی سے سینچے جاتے ہین اور ایک ہی
زمین سے نکلتے ہین اگر کوئی یہ کہے کہ یہ اختلاف بیجون کے اختلاف سے ہے تو گٹہلی مین
خوشے کہان لگے ہوے تہے ایک دانہ مین سات سات بالین ہر بال مین سو دانے کہان تہی
پہر جنگلون کی زمین اور اوسکے ظاہر و باطن مین غور کرو تو ایک ہی سے مٹی معلوم
ہو گی جب اوسپر پانی پڑتا ہو تو اوبہرتی ہے اور رنگ برنگ کی جنسین اور طرح طرحکی
سبزی و پہول اُگاتی ہے کہ ہر ایک کا مزہ و رنگ و بو و شکل و خو دوسرے سے جدا
ہوتا ہو پہر اونکی کثرت و اختلاف اقسام و کثرت اشکال مین غور کرو پہر طبیعتون
کے اختلاف و کثرت منافع کو سوچو کہ اللہ پاک نے ان نباتات و حشائش و عقاقیر
مین کیسے فوائد عجیبہ رکھے ہین کوئی چیز غذا کے کام کی ہے کوئی قوت دیتی ہو کوئی موجب
حیات ہے کوئی زہر قاتل سبب ممات ہو کوئی سرد ہے کوئی گرم کوئی معدہ مین جاکر
صفرا کو رگون کے اندر سے دور کرتی ہو کوئی خود صفرا بن جاتی ہے کوئی دافع بلغم
وسوداہو کوئی بلغم وسودا بنجاتی ہے کوئی مصفی خون ہو کوئی خون ہو جاتی ہو

کوئی مفرح ہی کسی سے نیند آتی ہے کسی سے زور بڑہتا ہے کسی سے ضعف آتا ہے غرضکہ زمین
سے جو پتّا یا تنکا نکلتا ہی اوسمین ایسے فائدے ہین کہ آدمی اونکی ماہیت پر آگاہ نہین ہوسکتا
پہران نباتات کی پرورش مین کسانون اور مالیون کو جدا جدا کام کرنا پڑتا ہی مثلاً اخر
مین نرکا پانی مادہ مین دیا جاتا ہی انگورکو قطع کیا جاتا ہی کہیتی مین سے گہاس جدا کرنی پڑتی
ہے کسی چیز کا بیج زمین مین بکہیرتے ہین کسیکا پودہ لگاتے ہین کسیکی قلم جماتے ہین اگر نباتات
کے اجناس واقسام کا اختلاف اور منافع وحالات وعجائبات کا بیان کیا جاے
توایک مدت چاہیئے نکلہ کا طور جاننی کو اتنا ہی کافی ہے دوسری نشانی زمین کی یہ ہی کہ زمین کے پہاڑون
دکانون مین جواہر رکھے ہین یہی زمین ہے کہ اسمین بہت سی ٹکڑے پاس پاس ایک دوسریکی
صفات مین جدا جدا ہین پہاڑون مین سے جواہر نفیس چاندی سونا لعل فیروزہ وغیرہ
نکلتے ہین پہراونمین بعض ہتوڑون سے پٹتے ہین جیسے چاندی سونا تانبا رانگ
لوہا اور بعض نہین پٹتے جیسے فیروزہ لعل وغیرہ پہر اللہ نے لوگون کو انکا نکالنا
صاف کرنا انسے برتن وا وزار ونقد وزیور بنانا کیسے بتادیا پہر زمین کے کانون
سے رال گندہک قیر وغیرہ نکلتے ہین سب سے ادنی نمک ہی جسکی حاجت اصلاح طعام
مین ہوتی ہے اگر کسی شہر مین نہو تو جلد وہان کے لوگ مرنے لگین یہ اللہ کی رحمت
ہی کہ بعض زمینون کے جوہر کو شور بنایا ہے کہ اوسمین صاف پانی مینہ کا جمع
ہوکر نمک شور حار بنجاتا ہی ممکن نہین کہ کوئی اوسکو تنہا پیسا بہر کہا سکے بلکہ وہ ہر
کہانیکے درست کرنیکو بنایا گیا ہے غرضکہ کوئی پتہر حیوان نبات ایسی نہین ہے
کہ جسمین ایک حکمت یا زیادہ نہو کوئی شے بیکار اور کہیل کے لئے نہین ہی بلکہ سکو
جیسا کہ چاہیئے تہا اور جس طرح چاہیئے تہا اور جیسا کہ لائق اوسکے جلال ولطف و
کرم کی تہا ویسا ہی حق طور پر بنایا ہے ولہذا خود فرمایا ہے وما خلقنا السموات
والارض وما بینہما لاعبین ما خلقناہما الا بالحق تیسری نشانی طرح

Marfat.com

طرحکے جاندار ہین کوئی اونمین اوڑتا ہے کوئی چلتا پہر چلنے والون مین کوئی دو پاون
سے چلتا ہے کوئی چار کوئی دس کوئی سو پاؤن سے جسطرح کہ بعض حشرات مین
یہ بات دیکھی گئی ہے پہر وہ سب اپنے اپنے فوائد و طبائع و صور و اشکال مین الگ
الگ ہین پہر پرندون و خشکی کے وحشیون اور خانگی بہائم مین وہ عجائب غرائب
ہین جنسے اونکے خالق و مقدر و مصور کی حکمت و قدرت و عظمت صنعت مین
کچہہ شبہہ نہو سکے ان سبکا لکہنا ممکن نہین ہے بلکہ اگر ہم چہوٹے جانور کے عجائب بیان کرنا
چاہین جیسے مچہر یا چیونٹی شہد کی مکہی مکڑی کہ یہ گہر ایسے بناتے ہین اور غذائین
جمع کرتے ہین اور اپنے جوڑے سے باہم یون الفت ہوتی ہے اور گہر کی شکل
موزون بنانے مین ایسی مہارت رکہتے ہین اور اپنے حاجات کی طرف کیونکر رستہ
پالیتے ہین تو ہرگز ہم سے اسکا بیان نہوسکے ایک مکڑی کو دیکہتے ہو کہ اپنا گہر نہر کے
کنارے پر بناتی ہے تو پہلے ایسی جگہہ تلاش کرتی ہے کہ اون دونون مین تہوڑا سا
فاصلہ ایک ہاتہہ یا کم زیادہ کا ہو تاکہ دونون جگہون مین اپنا تار بچہا سکے پہر وہ اسطرح
شروع کرتی ہی کہ اپنا لعاب یعنی تار ایک کنارے پر ڈالتی ہے تاکہ اوسمین چمٹ جاے
پہر دوسری طرف جاکر وہان دوسرا سرا تار کا چپکا دیتی ہی اسیطرح دوبارہ سہ بارہ
آمد و رفت کرتی ہے اور فاصلہ تارونکا مناسب و موزون رکہتی ہے یہانتک کہ جب
تارون کے سرے دونون جگہون مین مضبوط ہو جاتے ہین اور اونکو تانے کی
شکل کرلیتی ہے تب بانے مین مصروف ہوتی ہے اور بانے کو تانے پر رکہنا شروع کرتی ہی اور جس جگہہ بانے کا تار تانے سے
ملتا ہی وہان مضبوط گرہ لگا دیتی ہی اور اوسمین بہی موزونیت و شکل ہندسے کو لحاظ رکہتی ہی اور اس تانے بانے سے اپنا
جال بناتی ہی جس مین مچہر و مکہی پہنس جاے اور خود ایک کونے مین تاک لگا کر بیٹہی رہتی ہے
کہ کوئی شکار جال مین آ پہنسے جب کوئی پہنس جاتا ہی تو لپک کر اوسکو پکڑ کر کہا جاتی
ہی جب اسطرح کی شکار کرنے سے تہک جاتی ہے تو کسی دیوار کا کونا ڈہونڈ کر

کے دونو جانب مین تار لگاکر ایک اوس تار مین آپ لٹک جاتی ہے اور اوسلئی ہوا مین لٹکی
رہتی ہے اور اوڑتی مکھی وغیرہ کی منتظر ہوتی ہے جب کسی مکھی کا گزر وہان ہوتا ہے تو
اوسکو پکڑکر اپنا تار اوسکے ٹانگون مین لپیٹ کر خوب مضبوط کر دیتی ہے پہر اوس کو
کہالیتی ہے سو کوئی چھوٹا یا بڑا حیوان ایسا نہین ہے کہ اوس مین بھی بیشمار عجایب ہون
اب کہو کہ مکڑی نے یہ صنعت اپنی آپ سیکہی ہے یا وہ خود بخود موجود ہوگئی ہے یا کسی آدمی نے
اوسکو بتائی ہے یا کوئی اوسکا معلم و ہادی نہین ہے کوئی عقلمند اس مین شک نکریگا کہ وہ
بیچارے عاجز و ناتوان ہے بلکہ ہاتی جسکا تن بہت بڑا اور اوسکی قوت ظاہر ہے وہ بھی
اپنے نفس کے امر سے عاجز ہے پچھر تو ایک ضعیف ہی جانور ہے پہر بہلا وہ اپنی
شکل و صورت و حرکت و ہدایت و صنعت عجیب سے کیا اپنے خالق حکیم قادر دانا
پر شہادت نہین دیتے ہوشیار آدمی تو ایسے چھوٹے سے جانور مین عظمت خالق
مدبر کی اور اوسکا جلال و کمال قدرت و حکمت کا ایسا کچھہ دیکھتا ہے جس سے
عقلین دنگ رہجاتی ہین بڑے حیوانون کا تو کیا ذکر ہے مینے خود ایک بہنگا دیکھا ہے جو
برابر ایک ذرا سے نقطہ قلم کے تہا وہ اوڑتا پہرتا تہا آنکھہ ناک کان پر پاؤن وغیرہ
اعضا سب کچھہ اوسکے تہا اور یہ قسم بھی بیشمار ہے کیونکہ حیوانات اور اون کے
اشکال و عادات و طبایع گنتی سے باہر ہین دلون کو جو اونسے تعجب نہین ہوتا ہے
سو اسلئے کہ وہ کثرت سے دیکھنے مین آتے ہین دیکھتے دیکھتے دل اونسے مانوس ہوگیا ہے
مگر کسی جاندار عجیب یا نئے کیڑے کو دیکھتے ہین تو تعجب سے سبحان اللہ کہتے ہین حالانکہ
انسان سب حیوانات سے عجیب تر ہے مگر اپنے آپکو دیکھہ کر تعجب نہین کرتا ہے بلکہ جن
چوپاؤن سے مانوس ہو رہا ہے اگر اونکے اشکال و منافع و فوائد پر لحاظ کرے
اور اونکے چمڑون اور اون اور بالون کو دیکھے کہ اللہ نے اپنے خلق کا لباس و گھر
سفر و حضر مین اور برتن پینے کے اور غذا رکھنے کے اور حفاظت پاؤن کے بنایا ہے

اور اونکے شیر و گوشت کو غذا خلق کی ٹھیرایا ہے پھر بعض کو زینت کے لئے اور بعض
کو بوجہ لادنی کے لئے اور دور دور کے جنگل و بیابان طے کرنے کو بنایا ہے تو دیکھنے
والیکو حکمت خالق سے کمال درجہ کا تعجب ہو کیونکہ انکے خالق نے انکو جب ہی پیدا
کیا کہ خلق سے پہلے سب فوائد انکے اپنے علم مین گھیر لئے وہ کیا ذات پاک ہی جسکے علم
مین بے فکر و تامل سب امور کھلے ہین اور کسی وزیر و مشیر کی مدد نہین لیتا دانا خبیر
حکیم قدیر ہے اوسنے اپنے ادنے مخلوق سے شہادت عارفون کو دل کی اپنی توحید پر قائم کی ہی
اب خلق کو اسکے سوا اور کچھہ نہین کہ اوسکے قہر و قدرت کا یقین کرین اور اوسکی
ربوبیت کے مقر ہون اور اوسکی عظمت و جلال کے معترف چوتھی نشانی گھرے
گھرے دریا ہین جو زمین کے حصون مین ہین یہ سب اوس بحر اعظم کے ٹکڑے ہین جو چوتھی نشانی
ساری زمین کے گرد ہے یہ سب اتنے ہین کہ جتنی زمین مع پہاڑ کے پانی سے کھلی
ہی وہ سب بنسبت پانی کے ایسے ہین جیسے سمندر مین ایک چھوٹا سا جزیرہ ہو اور
باقی زمین پانی سے پوشیدہ ہی سمندر کے عجائب مین فکر کرو کہ عجائب اوسکی بنسبت
اون جواہر و عجائب کے جو زمین پر نظر آتے ہین دگنی چوگنی ہین جیسے کہ پھیلاؤ سمندر
کا وسعت زمین سے زیادہ ہے اسیطرح اوسکے عجائب بھی زیادہ ہین اور اسلیئے
کہ سمندر بہت بڑا ہے اوسمین حیوانات بہی اتنے بڑے ہوتے ہین کہ اگر وہ سطح
آب پر دیکھے جائین تو یہ گمان ہو کہ کوئی ٹاپو ہے کبھی یہ بہی ہوا ہے کہ تری کی مسافر
حیوان آبی کی کمر کو جزیرہ سمجھکر اوتر پڑے اور اوسپر آگ جلائی جب اوس نے
آگ کی حرارت سے حرکت کی تو جانا کہ جانور ہی اور جتنی قسم کے جانور خشکی مین ہین
جیسے اسپ پرندگاو انسان وغیرہا یہی اقسام دگنی چوگنی بلکہ زیادہ تری مین
پائے جاتے ہین بلکہ سمندر مین بعض چیزین ایسی بھی ہین جنکی نظیر خشکی مین نہین ملتی
اون کے صفات اون کتب مین مذکور ہین جنہون نے مشقت سفر

Marfat.com

دریا اوٹہاکر عجائب بحر کو جمع کیا ہے اسیطرح اللہ نے موتی بنایا اوسکو سیپ کے
اندر پانی کے نیچے کیسے گول کیا مونگے کو زیر آب ٹھوس پتھر مین سے کیسے نکالا گویا
پتھر مین سے سبزہ نکلا ہے پھر عنبر وغیرہ نفائس اشیا ہین جنکو سمندر پہینکتا ہی پھر کشتیون
کے عجائب ہین کہ اللہ نے اونکو سطح آب پر روکا ہے اور تجار و طالبان مال کو اونمین
بہرایا اور ناؤن کو اونکا تابع کیا کہ اپنی بوجھ اوسمین لادین پھر ہواؤن کو بہیجا
کہ کشتیون کو چلائین پھر ملاحون کو ہواؤن کے رخ اور اونکے چلنے کی جگہہ و وقت
بتائے غرضکہ عجائب صنع الٰہی بحر مین بیشمار ہین جنکا بیان نہین ہو سکتا سب مین
عجیب و ظاہر تر کیفیت قطرہ آب کی ہے کہ وہ ایک پتلا شفاف جسم متصل الاجزا ہی
گویا ایک ہی چیز ہے اوسکی ترکیب نازک علیحدگی کو جلد قبول کرتی ہے جو چاہو
تصرف کرو خواہ ملا دو یا جدا کرو وخشکی کے سب جانورون کی زندگی اور نبات
کی حیات اسی پانی سے ہی اگر ایک شخص ایک گہونٹ پانی کا محتاج ہوا اور اوسکو نہ
پینے دیا جاے تو اگر اوسکے ملک مین تمام روے زمین کے خزانے ہون تو
وہ اس ایک گہونٹ کے لئے خرچ کر ڈالے پہر اگر پینے کے بعد پیشاب بند ہو جاے
تب بہی سارے خزانے جہان بہر کی دے ڈالے آدمی سے نہایت عجب ہی کہ دینار ودرم
وجواہر کو تو بڑا سمجھے اور ایک گہونٹ پانی کو جو اللہ کی ایسی نعمت ہی کہ جسکے پینے
اور نکالنے کے لئے تمام دنیا دیڈالے غافل رہنے فکر کو ان عجائب بحر ونہر وچاہ ہائے
جوانی کی نگاہ ہے اور یہ سب دلائل ایک دوسرے کے مددگار اور علامات متفقہ
ہین کہ اپنی زبان حال سے صراحۃً اپنے پیدا کرنے والے کا جلال بیان کر رہی ہین
اور اوسکے کمال حکمت کو جتا رہی ہین اور اہل دل اون اپنے نغمات دلاویز سے پکار کر
یون کہہ رہے ہین کہ کیا تو مجھے نہین دیکھتا کیا میری صورت و ترکیب و صفات
و فوائد و اختلافات حال پہ نظر نہین کرتا کیا تجھے یہ گمان ہے کہ مین خود بخود ہوگئی

ہون یا کسی میری جنس نے مجھے بنایا ہے کیا تجھے شرم نہین آتی کہ جب کوئی لفظ تین چار حرفون کا لکھا دیکھتا ہے تو یقین کر لیتا ہے کہ اوسکو کسی شخص دانا صاحب قدرت و ارادہ و کلام والے نے لکھا ہے اور تو یہ عجائب لکھے ہوئے اللہ کے میرے چہرے کے ورق پر اوس قلم قدرت خداوندی سے دیکھتا ہے اور پھر تیرے دلمین اوسکی کاریگری کا جلال نہین آتا ہے

| | |
|---|---|
| برگ درختان سبز در نظر ہوشیار | ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار |

اسیطرح نطفہ کان والون سے نہ اونسے جو کانون سے بہرے ہین یہ کہتا ہے کہ تو مجھکو یہ وہم کر کہ اندر کے پردون کے اندھیرے مین خون حیض مین ڈوبا ہون اوسدم کہ میرے چہرے پر نقش و تصویر ظاہر ہوتی ہے یعنے نقاش ازل میری آنکھہ پلکین پیشانی رخسارہ لب بناتا ہے پھر رفتہ رفتہ سارے نقش ایک دوسرے کے بعد بنتے چلے جاتے ہین نقاش نہ اندر نطفے کے نظر آتا ہے نہ باہر نہ بچہ دانئین پھر اون نقشون کی خبر نہ مان کو ہے نہ باپ کو نہ نطفہ کو نہ رحم کو تو بھلا کیا یہ نقاش اوس نقاش سے عجیب تر نہین ہے جو قلم سے ایک صورت عجیب نقش کیا کرتا ہے جسکو تم اگر ایکدو بار بناتے دیکھو تو سیکھہ جاؤ کیا تمسے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسطرح تم نقش و تصویر نطفہ کے ظاہر و باطن مع تمام اجزا سیکھہ لو اور نطفہ کو بے ہاتھہ لگائے اور اندر باہر سے پاس ہونے کے نقش بنا دو پھر اسپر بھی اگر تم نسمجھو کہ نطفے کا نقاش و مصور اپنا نظیر و مثل نہین رکھتا ہے اور کوئی نقاش و مصور اوسکے برابری نہین کر سکتا جیسیکہ اوسکا کام بے نظیر ہے اور اوسکے برابر کوئی نقش و صورت نہین ویسی ہی اوسکی ذات پاک ہے تو تمکو اسپر تعجب نہ کرنے سے تعجب کرنا چاہیئے جس چیز نے باوجود اس ظہور کے تمہاری بصیرت کو اندھا کر دیا ہے وہ بلاشک قابل زیادہ تر تعجب کے ہے بے شک وہ پاک ذات ہے جسنے ہدایت کی یا گمراہ کیا

Marfat.com

بدبخت یا نیکبخت بنایا اور اپنے دوستون کے دلکی آنکھین کھولدین تو اونھون نے
تمام ذرّات عالم اور اجزا جہان مین اوسکو مشاہدہ کیا اور اپنے دشمنون
کے دل اندہے کردیئے اور اپنی عزت وعظمت و جلالت اونسے مخفی رکھی فلہ
الخلق والامر والمنۃ والفضل واللطف والقہر نہ کوئی اوسکے حکم کو ٹال
سکے نہ کوئی اوسکے قضا کو پیچھے ڈال سکے پانچوین نشانی ہواے لطیف ہیجو درمیان
آسمان وزمین کے رُکی ہوئی ہے چلنے کے وقت تو اوسکا جسم بدن پر لگنے سے معلوم
ہوتا ہے مگر آنکھ سے وجود اوسکا نہین سوجھتا اور وہ مثل ایک دریا کے ہے
پرند آسمان کے جوّ مین اوسی سے پھرتے ہین اور جیسے آبی جانور اپنے بازو
ہاتھ پاؤن مارکر تیرتے ہین اسیطرح پرند ہوا مین اپنے بازؤن سے ہوا کو
چیرتے ہین اور جیسے تیز ہوا کے چلنے سے موجین دریا کی اوٹھتی ہین اسیطرح
ہوا کی آندہی سے دریا مین لہرین اوٹھتی ہین سو جب اللہ ہوا کو حرکت دیتا ہے
تو وہ چلتی ہوا ہو جاتی ہے پھر اگر چاہتا ہے تو اوسکو واسطے باران رحمت کے
خوش خبری کردیتا ہے کما قال تعالی وارسلنا الریاح لواقح اس حرکت سے ہوا
کے حیوانات ونباتات مین جان پہنچتی ہے اور وہ بڑھنے کے لئے تیار ہو جاتے ہین
اور اگر چاہتا ہے تو اوسکو حقمین اپنے نافرمانون کے عذاب کر دیتا ہے کما قال
تعالی انا ارسلنا علیھم ریحا صرصرا فی یوم نحس مستمر تنزع الناس کانھم
اعجاز نخل منقعر پھر ہوا کی نزاکت وسختی کو دیکھو کہ باوجود اس لطافت کے
کتنا زور اوسمین ہے ایک مشک مین ہوا بھر کے کوئی چاہے کہ اوسکو پانی مین
ڈبو دے کیا ذکر ہے اور سخت لوہا اگر پانی پر رکھا جاوے تو اندر بیٹھ جاوے اب
دیکھو کہ ہوا پانی سے باوجود لطافت کے کیسے رُکتی ہے کہ ہرگز اوسکے اندر نہین
رہتی اسی حکمت سے اللہ نے کشتیون کو سطح آب پر روکا ہے اسیطرح جیسے

Marfat.com

مجوف ہی اور اوسکے اندر ہوا ہے وہ پانی مین نہین ڈوبتی اسلیئے کہ وہ ہوا اوسکو ڈوبنے سی روکتی ہی سطح اندرونی کشتی کو نہین چھوڑتی بھاری کشتی باوجود قوت وسختی کے ایسی ہوائے لطیف کے سہارے سے پانی پر ٹھیری رہتی ہے جیسے کوئی کوئین مین گرپڑے مگر ایک زبردست کا دامن پکڑے ہو جو اوسمین نگر سکے اسیطرح ناؤ بھی اپنی خالی جگہہ سے ہوائے قوی کے دامن کو تھام لیتی ہے اور پانی مین ڈوبنے سے بچی رہتی ہی سو پاک ہی وہ ذات جسنے بھاری جہازونکو ہوائے نازک کے سہارے سے رکھا بدون کسی علاقہ یا گرہ یا بندش وغیرہ کے جو دکھائی دے عجائب جو دیکھو کہ اوسمین بادل ورعد وبجلی وباران وبرف وشہاب وکڑک کی عجیب آثار مابین زمین وآسمان مین اللہ نے مجملا انکی طرف اشارہ کیا فرمایا وما خلقنا السموات والارض وما بینہما لاعبین درمیان کی چیزین بھی ہین جنکا ذکر کیا گیا پھر کئی جگہہ انکی تفصیل کی طرف اشارہ کیا ہے مثلا فرمایا والسحاب المسخر بین السماء والارض اسیطرح وہ آیات جنمین رعد وبرق ومطر وبادل کا ذکر ہے پھر اگر انسان کو ان سب سی بجز اسکے بہرہ نہو کہ مینہہ کو آنکھہ سی دیکھہ لیا رعد کو کان سے سن لیا تو اس امر مین بہائم بھی اوسکے شریک ہین بلکہ اسکو تو یہ چاہیے کہ ظاہر کی آنکھہ بند کرکے دلکی آنکھہ سے باطن کے عجائب کو دیکھے تا کہ عمدہ وعجیب اسرار نظر پڑین اس قسم مین بھی مجال نظر بہت ہی گاڑھے بادل سیاہ اندھیری کو دیکھو کسطرح صاف جو مین جمع ہوتا ہے جسمین کہین کدورت نہین ہوتی اللہ پاک جب چاہے اور جہان چاہے اوسکو کیسے پیدا کر دیتا ہے اور وہ باوجود اپنی نرمی کے بھاری پانی کو اوٹھاتا ہے اور اوپر اوپر لئے پھرتا ہے یہانتک کہ اوسکو اجازت پانی چھوڑنے کی ہو پھر بعد اجازت کے قطرات باران ایسے جدا کرتا ہے جیسیکہ خدا نے مقدر کئے ہون اور جتنے اور جس شکل کے ارادہ کیے ہون مقدور نہین کہ ایک قطرہ دوسرے سے ملجاے یا ایک ہی جگہہ گرے بلکہ ہر ایک اوسیطرح پر گرتا ہے جو مقرر فرمادیا ہے ذرا انحراف نہین کرتا نہ پچھلا

Marfat.com

آگے بڑہے نہ اگلا پیچھے ہٹے بلکہ زمین پر قطرہ ہی قطرہ ہو کر گرتا ہے اگر سارے اگلے پچھلے لوگ جمع ہو کر یہ چاہین کہ بادلون مین سے ایک قطرہ پیدا کرلین تو ممکن نہین ہے یا جتنے قطرے ایک شہر یا ایک گاؤن مین گرتے ہین اونکی گنتی کرلین جو کہ جن وانس دونون کے حساب سے باہر ہونگے سوا موجد کے کوئی شمار اونکا نہین جانتا پہر ہر قطرہ مینہہ کا ایک حصہ زمین کے لئے معین ہے اور جس پرند یا چرند یا کیڑے مکوڑے وغیرہا کے لئے وہ قطرہ ہے تو اوس قطرے پر خط الٰہی سے لکہا ہوا ہے جو ظاہر کی آنکہہ سے نہین سوجہتا کہ یہ قطرہ فلان کیڑے کا رزق ہی جو فلان پہاڑ کی طرف ہی جب اوسکو پیاس لگے گی تو یہ قطرہ اوسکے پاس پہنچیگا اسیطرح جو عجائب کہ دلون کے اس لطیف پانی سے بستہ ہونے مین یا دہنی روئی کی طرح اسی پانی مین جمکر گرنے مین ہین اونکی کچہہ گنتی نہین یہ سب باتین جبار قادر کی فضل و خالق زبردست کی قدرت سے ہین جنمین کسی مخلوق کو شرکت نہین نہ اونمین کسیطرح کا دخل بلکہ ایمان دارون کو بجز مسکنت وخضوع کے اوسکے جلال و عظمت کے سامنے اور کچہہ بہرہ نہین جاہل مغالطے مین پڑا یہ کہتا ہی کہ پانی برسنے کا یہ سبب ہی کہ پانی اپنی سرشت مین بہاری ہے اسیلئے نیچے گرتا ہے اور اس سے خوش ہوتا ہے کہ مجھے وجہ معلوم ہو گئی تو اوس سے پوچھنا چاہیے کہ سرشت کے کیا معنے ہین اور سرشت کو کسنے پیدا کیا اور یہ پوچھہ اوسکے سرشت مین کسنے رکھا اور یہ کیا بات ہی کہ درخت کی جڑ مین پانی ڈالتے ہین وہ اوسکی شاخون مین اوپر کھنچ جاتا ہے وہ تو اپنی سرشت سے بہاری ہی تو نیچے گرکر پہر اوپر کیونکر چڑہ گیا اور درخت کی نلیون کے اندر سے تہوڑا تہوڑا اسیطرف کے پتون مین کسطرح پہیل گیا کہ آنکہون سے جاتا ہوا نظر نہ آیا اور پتے پتے کے ہر جزو کو غذا پہنچائی اور اون رگون مین ہو کر جو بال سے زیادہ باریک و چہوٹی ہین کیونکر گیا وہ یہی اسطرح کہ پہلے بڑی رگ مین گیا جو پتی کی جڑ ہے پہر اوس رگ سے اون رگون مین گیا جو پتے کے اندر چہوٹی چہوٹی و باریک باریک

پہیلی ہوئی ہین پہر اونسے اور چھوٹی و باریکتر ہین گویا بڑی رگ مثل نہر کے ہے پہر اوس سے جو شاخین نکلی ہین وہ چھوٹی نہرین ہین اور ان نہرون سے نالیان نکلی ہین اور نالیونسے مکڑی کے تار جیسے باریک دہاگے ہین کہ آنکہہ سے نہین سوجہتے اور ساری پتے کے عرض مین پہیلی ہوئی ہین انہین مین پانی ہو کر پتے کے ہر رگ و ریشہ مین پہنچ جاتا ہے اور اوسکو غذا دیکر بڑہاتا اور اوبہارتا ہے اور اوسکی تر و تازگی قائم رکہتا ہے اسیطرح ساری اجزار میوہ جات کا حال سمجہنا چاہیے پس اگر پانی اپنی طبیعت سے نیچے کو حرکت کرتا ہے تو پہر یہان اوپر کو کیون چڑہتا ہے اگر رگون کی کشش ہے تو وہ کشش کہان سے آئی آخر یہی کہوگے کہ اللہ نے اونمین یہ خاصیت رکھی ہے تو پہر اول ہی سے کیون نہین کہتے کہ اللہ کی حکمت و قدرت سے یہ باتین ہوتی ہین جہالت سے کیا فائدہ چہٹی نشانی آسمان کے اسرار ستارون کی کیفیتین ہین اور اصل یہی ہین اگر کسیکو سب امور معلوم ہون اور عجائب آسمان نجانے تو واقع مین اوسنے کچہہ نجانا کیونکہ زمین و دریا و ہوا اور جتنی چیزین آسمان کی ہین وہ بنسبت آسمانون کے ایسی ہین جیسے ایک بوند بنسبت سمندر کے بلکہ اس سے بہی کم اللہ نے اپنی کتاب مین آسمانون و ستارون کے امر کو کیسا بڑا کیا ہے کوئی صورت ایسی نہین جو انکی بڑائی پر شامل نہو انکی قسم بہی کہائی ہے جیسے والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق اور والسماء ذات الحبك اور والسماء وما بناها اور والشمس وضحاها والقمر اذا تلاها اور فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس اور والنجم اذا هوى اور فلا اقسم بمواقع النجوم وانه لقسم لو تعلمون عظيم سو عجائب نطفۂ ناپاک کی تو معلوم ہوئی کہ اوسکی معرفت سے اگلے پچہلے لوگ عاجز ہین مگر اوسکی قسم اللہ پاک نے نہین کہائی پر اس سے سمجہنا چاہیے کہ جسکی قسم کہائی ہے اوسکے عجائب کیا کچہہ نہونگے اور اوسکی صنعت ملکوت آسمانون اور ستارون مین کیا کچہہ ہوگی اور اونکے اوضاع

چہٹی نشانی

واشکال ومقادیر واعداد اور بعض کے یکجا ہونے پہر سبکی صورتین علیحدہ ہونے اور
نکلنے ڈوبنے کی جگہہ جدا ہونے مین کیا کچہہ حکمت ہوگی پیدایش کی روسے یہ مضبوط
اور صنعت کی راہ سے نہایت درست ہین اور بنسبت بدن انسان کے زیادہ تر
جامع عجایب ہین بلکہ تمام روی زمین کی چیزون کو آسمان کے عجایب سے کچہہ نسبت
نہین ہے ولہذا اللہ تعالی نے فرمایا ہے أأنتم اشد خلقا ام السماء بناها رفع
سمکها فسواها واغطش لیلها واخرج ضحاها پہر علاوہ قسم کہانے کے رزق کا
حوالہ بھی آسمان پر کیا ہے اور فرمایا وفی السماء رزقکم وما توعدون پہر جو لوگ
آسمانون مین فکر کرتے ہین اونکی ثنا فرمائی ویتفکرون فی خلق السموات والارض
روایت مین آیا ہے ویل لمن قرء هذه الاية ثم مسح بها سبلته یعنی خرابی
ہے اوسکی جو اس آیت کو پڑہے پہر اپنی موچھون کو تاؤ دے مطلب یہ کہ فکر نکرے آگے
بڑہ جاے اور جو لوگ معرض ہین اونکی مذمت کی ہے فرمایا وجعلنا السماء سقفا
محفوظا وهم عن اٰیاتها معرضون اب سوچو کہ تمام دریاؤن اور زمین کو آسمان
سے کیا نسبت ہے

| | |
|---|---|
| چہ نسبت ذرہ را با عین خورشید | چہ دعوے خاک را با عالم پاک |

علاوہ اسکے زمین وغیرہ کی چیزین جلد بدلتی رہتی ہین اور آسمان سخت محکم ہین
تغیر سے محفوظ یہانتک کہ اونکا وقت مقرری تغیر کا پہنچے ولہذا اللہ نے کہا ہے وبنینا
فوقکم سبعا شدادا اب انکے عجائب مین فکر کرنا چاہیئے تاکہ عزت وجبروت کی عجایب
نظر آئین ملکوت کے دیکہنے سے یہ غرض نہین کہ آنکہہ اوٹہا کر آسمان کا نیلا پن اور تارون
کی چمک اور چٹکنا دیکہہ لیا کہ اسمین تو بہائم بھی شریک انسان ہین اگر یہی نظر مراد ہوتی
تو اللہ تعالی ابراہیم علیہ السلام کی مدح کیون کرتا وکذلک نری ابراهیم ملکوت
السموات والارض بلکہ اصل بات یہ ہے کہ جتنی چیزین آنکہہ سے سوجہتے ہین قرآن



Marfat.com

کریم اونکو ملک و شہادت کے نام سے بیان فرماتا ہے اور جو آنکھہ سے غائب ہین اونکو
غیب و ملکوت کے نام سے یاد کرتا ہے اور اللہ غیب و شہادت دونون کو یکسان
جانتا ہے اور ملک و ملکوت دونون مین وہ حاکم و فرمان روا ہی کوئی شخص اوسکے
علم پر کچھہ بھی حاوی نہین مگر اوتنا کہ وہ چاہے عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا
الا من ارتضی من رسول اس بنیاد پر ایمان دار ہوشمند کو چاہئیے کہ ملکوت مین بہت
فکر کرے شاید اوسکے لئے آسمانون کے دروازے کہلجاوین اور وہ اپنے دل سے
اونکے اطراف مین جولانیان کرے یہانتک کہ اوسکا دل سامنے عرش الٰہی کے
جا کہڑا ہوا اور ان ہر شش نشانیون کی ترتیب وار دیکہنے کی وجہ یہ ہی کہ دور
کی چیز پر نزدیک کی چیز سے گزر کر پہنچا کرتے ہین اور سب سے نزدیک آدمی کا نفس ہی
پہر زمین جسپر رہتا ہی پہر ہوا جو اوسکے بدن سے متصل ہے پہر نبات وحیوانات
وغیرہ اشیاء زمین پہر اوپر کی چیزین پہر ساتون آسمان اور اونکے تارے پہر کرسی
پہر عرش جو ملائکہ حاملین عرش کہ خزانچی ہین سماوات کے پہر ان سبکے بعد نظر کرنا ہی
طرف مالک عرش و کرسی وارض وسما کے اس سے معلوم ہوا کہ آدمی اور خدا کے بیچ مین
اتنے جنگل وسیع و فاصلہ ہائے بعید اور گہاٹیان بلند ہین اور وہ ابہی سب سے نیچے
کی گہاٹی سے فارغ نہین ہوا یعنے ہنوز معرفت ظاہر نفس سے اوسنے فرصت نہین پائی
اور بیحیائی سے زبان واسطے دعوے معرفت کے کہولتا ہے اور کہتا ہے کہ مین اللہ
کو پہچان گیا اور سب اوسکے خلق کو جان لیا اب کس چیز مین فکر کرون اور کیا دیکہون
اوسکو کہنا چاہئیے کہ تو آسمانکی طرف اپنا سر کر اور اوسمین اور اوسکے ستارون
اور اونکی گردشون اور طلوع و غروب و سورج و چاند و مشرق و مغرب کے اختلاف
اور ہمیشہ حرکت کی مشقت مین نظر و فکر کر کہ کبہی وہ اپنی چال مین سستی و تغیر
نہین کرتے بلکہ سب کی سب بترتیب اپنی منزلون مین ایک حساب معین پر بلا کم و بیش

Marfat.com

پہرتے ہین یہانتک کہ اللہ اونکو مکتوب کیطرح تہ کردے اور ستارون کی گنتی اور اونکی کثرت و رنگ کے مختلف ہونے مین غور کر کہ کوئی سرخی مائل ہے کوئی سفیدی مائل کسیکا رنگ رانگ کا سا ہی پہر اونکی شکلون پر نظر کر کہ کوئی بچہو کی صورت کوئی بکری کے بچہ کی شکل کوئی بیل و شیر و انسان کی صورت پر ہے زمین مین کوئی صورت ایسی نہین ہے کہ جسکی مانند آسمان مین نہو پہر آفتاب کی چال کو برس دن کی مدت مین اوسکی آسمان پر سوچ کہ ہر دن طلوع و غروب اوسکا ایک نئی چال سے ہوتا ہی جو خالق نے اوسکے لئے معین کر دی ہو اگر سورج نکلتا و ڈوبتا نہین تو رات دن کسطرح ہوتے وقت پہچانا نجاتا ہمیشہ اندہیرا رہتا یا اوجالا معاش کی حاصل کرنے کا وقت اور آرام کا زمانہ نہوتا اب دیکہہ کہ اللہ نے کسطرح رات کو اوڑہنا اور سونے کو آرام اور دن کو معاش کے لئے بنایا ہے

| | |
|---|---|
| خورشید کا ماہ کا نکلنا دیکہو | تارون کا ہجوم کر کے چلنا دیکہو |
| ہے دن کو سفید شب کو پوشاک سیاہ | گردون کا ذرا رنگ بدلنا دیکہو |

پہر رات مین سے دنین اور دن سے راتین کیسی کم و بیش ایک ترتیب مقرر کی ہے کہ کبہی دن بڑہے اور کبہی رات اور کسطرح سورج کی چال کو بیچ سے آسمان کی جہکا دیا جسکے سبب سے گرمی جاڑا ربیع خریف نوبت بنوبت ہونے لگی جب سورج خط جدی کی طرف نیچی ہو جاتا ہے تو ہوا سرد ہو جاتی ہے جاڑا آجاتا ہے جب چال اوسکی عین خط سرطان کے بیچمین ہوتی ہے تو سخت گرمی پڑنے لگتی ہے جب نقطہ ہای اعتدال پر ہوتا ہے تو موسم اعتدال پر رہتا ہی آسمانون کے عجائب اتنی ہین کہ اونکی گنتی کی طمع نہین ہو سکتی اتنا فقط طریق فکر بتانے کو لکہدیا ہے غرضکہ یون اعتقاد کرنا چاہیئے کہ کوئی ستارہ نہین جسکی پیدائش مین اللہ پاک نے بہت سی حکمتین نرکہی ہون پہر اوسکی مقدار و رنگ و شکل مین پہر اوسکے ایک جاے معین پر آسمان سے رکہنے مین پہر خط استوا اور پاس کے ستارون کے نزدیک و دور ہونے مین بے گنتی حکمتین ہین

Marfat.com

اس امر کو اوسی پر قیاس کرو جو اعضار انسانی مین ہمنے لکھا ہے کہ کوئی جزر اعضار
کا ایسا نہین ہے جسمین ایک حکمت بلکہ بہت سی حکمتین نہون سو آسمان کا معاملہ تو اعضا
سے کہین بہت بڑا ہے بلکہ اس عالم زمین کو عالم آسمان سے کچھ بھی نسبت نہین نہ جسم
کے بڑائی مین نہ کثرت معانی مین اور کثرت معانی کے فرق کو ایسا جانو جیسا کہ دونون
کی بڑائی مین فرق ہی اور یہ تو معلوم ہی ہی کہ زمین اتنی بڑی ہی کہ آدمی اوسکے گرد نہین
پہر سکتا اور اسپر ناظرین کا اتفاق ہے کہ سورج کا پہیلاؤ بہ نسبت زمین کے چند اوپر ایکسو
ساٹھہ گنا زیادہ ہے اور جو ستارے نظر آتے ہین اونمین چھوٹا سا چھوٹا تارا زمین سے
اٹھہ گنا ہی اور بڑی کا تو کیا ٹھکانا اس سے اونکا فاصلہ و بلندی سمجھہ مین آتی ہی کہ کتنے
دور ہین باوجود اتنی بڑی ہونے کے کتنے چھوٹے نظر آتی ہین اسی جگہہ سے اللہ نے اون کی
دوری کیطرف اشارہ کیا ہی رفع سمکہا فسواہا اور احادیث مین آیا ہی کہ ایک آسمان
کا فاصلہ دوسرے آسمان تک پانسو برسکی راہ کا ہی رواہ الترمذی عن ابی ھریرہ
سو جب ایک ستاری کا مقدار زمین سے بہت گنا ہی تو اب اونکی کثرت پہ خیال کرو پہر
اوس آسمان کو دیکھو جسمین ستارے جڑے ہین کہ وہ کتنا بڑا ہوگا پہر سرعت سیر کو
دیکھو کہ اونکی چال معلوم نہین ہوتی پہر سرعت کے معلوم ہونے کا کیا ذکر ہے پہر آسمان
ایک لحظہ مین بمقدار عرض ستارے کے چلتا ہے کیونکہ جب ایک کنارہ ستارے کا نکلتا ہی
تو اوس سے دوسرے کنارے تک نکلنے کا وقت ایک لحظہ ہی پس اگر ستارہ کا عرض زمین
سے سو گنا ہو تو آسمان ایک لحظہ مین زمین کے عرض سے سو گنا چلا اسیطور پہ ہمیشہ چلتا
رہتا ہے مگر آدمی اوس سے غافل ہے حکیم مطلق کی قدرت کو دیکھو کہ باوجود اس
وسعت اطراف سماں کی کسطرح آنکہہ کے چھوٹے سے ڈہیلے مین اوسکی صورت قائم کی کہ
اگر زمین پہ بیٹہہ کر اوسکی طرف آنکہہ کھولو تو سارے ستاری دکہائی دین تو اب آسمان
اور ستارونکی کثرت و عظمت کی طرف نہ دیکھے بلکہ اونکے خالق کیطرف غور کرے کہ اوسنی

Marfat.com

کسطرح اونکو پیدا کیا اور کیونکر بے ستون اور بے کسی لگاؤ کے اون کو تھام رکھا ہی
اور سارا جہان ایک گھر کی طرح ہے جسکی چھت آسمان ہے پہر تعجب کی بات ہی کہ آدمی کسی
امیر کے گھر جاتا ہی اوسکو رنگ برنگ منقش سنہری کام سے آراستہ دیکھتا ہی تو اوسکا
تعجب تمام نہین ہوتا ہمیشہ اوسکو یاد کر کے اوسکی خوبی کی عمر بہر تعریف کیا کرتا ہی اور
اس بڑے گھر کو ہمیشہ دیکھتا ہی اور اوسکی زمین و ہوا و چھت و عمدہ امتعہ و نادر حیوانات
و عجائب نقوش پر روز مرہ نگاہ ڈالتا ہی لکن دل سے کبھی اوسکی طرف متوجہ نہین ہوتا حالانکہ
یہ گھر کچھہ اوس گھر سے کم نہین جسکی وہ تعریف کیا کرتا ہے بلکہ اگر سوچے تو وہ گھر ایک
جز اس زمین کا ہی جو اس عالیشان گھر کے اجزا مین سے ایک حقیر جزو ہے معہذا اسکی
طرف نہین دیکھتا سو اسکی وجہ یہی ہے کہ یہ جہان اوسکے رب کا گھر ہے اور اوسنے اسکو
تنہا بنایا ہی اور یہ شخص اپنے نفس اور اپنے رب اور اوسکے گھر کو سبکو بھول کر اپنے پیٹ
و شرمگاہ کے دہندے مین لگا ہے اسکو بجز اپنی شہوت و حشمت کے اور کچھہ فکر نہین
سو انجام اسکی شہوت کا یہ ہے کہ اپنا پیٹ بھر لے مگر یہ نہین ہو سکتا کہ چوپایہ کے دسوین
حصے کے برابر بھی کھا سکے تو اس باب مین چوپایہ اس سے دس درجہ زیادہ ہوا اور
غایت حشمت یہ ہی کہ اسکے پاس دس یا سو آشنا جمع ہو کر زبان سے خوشامد کرین
اور دل مین بدعقیدہ رہین اور اگر فرضاً دوستی مین سچے ہی ہون تب بہی اسکے لئے
یا اپنے لئے کسی نفع یا نقصان کے مالک نہین اور نہ حیات و ممات و بعد الحشر کے مالک
ہین حالانکہ اسکے شہر مین بہت سے کافر ہونگے جنکی دولت و جاہ اسکے دولت و جاہ
سے زیادہ ہوگی اور یہ اوسمین مشغول ہو کر جمال ملکوت زمین و آسمان سے غافل
ہے پہر اس کو اوس مزے سے بھی خبر نہین جو مالک ملک و ملکوت کے جمال دیکھنے سے
حاصل ہوتا ہے بلکہ اس شخص کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی چیونٹی کسی ایسے محل
عالیشان شاہی مین گھر کھودے جسکے پائے مضبوط اور عمارتین بلند و مکانات

Marfat.com

مین لونڈی غلام بنے سنوری حاضر اور طرح طرح کی نفیس چیزین اور ذخائر عمدہ مرتب رکھے ہوں تو وہ چونٹی جب اپنی سوراخ سے نکلیگی اور دوسری چونٹی سے ملیگی تو اگر بولنے پر قادر ہوگی تو اوس سے اور کچھہ گفتگو نکریگی صرف اپنے مکان کا حال اور غذا کا قصہ اور جوڑ رکھنے کی کیفیت بیان کرے گی بادشاہی محل کا حال اور بادشاہ کا اوس گھر مین رہنے کا حال اوسکو کچھہ معلوم نہوگا نہ اوسمین فکر کریگی بلکہ یہ مثال بھی ٹھیک نہین اسلئے کہ چونٹی کو تو یہ قدرت سرے ہی سے نہین ہے کہ وہ اپنی نظر کو اپنے نفس و غذا و گھر سے دوسری کیطرف بڑہاوے وہ بچاری جو محل شاہی اور اوسکی زمین و چھت و دیوار و تمام عمارت اور اوسکے باشندون سے غافل ہے تو بمجبوری غافل ہے کہ قدرت نہین رکھتی ہے

| | | |
|---|---|---|
| در بہاران زاد و مرگش در دی ست | | پشہ کے داند کہ بستان از کے ست |

اور آدمی جو خدا کے گھر اور اوسکے باشندون سے غافل ہے اور آسمان کو اتنا جانتا ہی جتنا کہ چونٹی اوسکے گھر کی چھت کو جانتی ہے اور آسمان کے فرشتون کو ایسا سمجھتا ہی جیسے وہ تمکو سمجھتی ہی حالانکہ اسکو یہ قدرت ہی کہ ملکوت مین جولانیان کرے اور اونکے عجائب مین وہ باتین معلوم کرے جنسے خلق غافل ہے تو باوجود اس قدرت کے متوجہ نہونا اس بات پر دلیل ہے کہ یہ چونٹی سے بھی بدتر ہے اب ہم اپنے قلم کی باگ اس فکر کے ذکر سے روکتے ہین اسلئے کہ یہ ایک ایسا میدان ہے جسکی کچھہ نہایت نہین اگر ہم بہت سی بڑھی بڑھی عمرین اسمین صرف کرین تب بھی ذرا سی شرح اوسکی معرفت کی نکرسکینگے اور جتنا ہمنے معلوم کیا ہے وہ بنسبت اور اہل علم اور اونکی علم کی نہایت کم و حقیر ہے جتنی حال اولیا کی معرفت کا بنسبت انبیار کی معرفت کے ہے انبیار کو جو معرفت ہی وہ بنسبت اوس معرفت کے جو سید المرسلین خاتم الانبیار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تھی نہایت قلیل و حقیر ہے اور جو معرفت سارے انبیا کو تھی وہ بنسبت

معرفت ملائکہ مقربین کے جیسے جبرئیل واسرافیل علیہما السلام ہین بہت تھوڑی ہے پہر ساری علوم ملائکہ وجن وانس اولین وآخرین کے ازل سے ابد تک اگر اللہ پاک کی علم کیطرف نسبت کئے جاوین تو اس لائق بھی نہین کہ اونکو علم کہا جاے بلکہ بہتر یہی کہ اونکا نام قصور وعجز وحیرت ومدہوشی رکھا جاے پاک ہی وہ ذات جسنے اپنے بندون کو جتایا جو جتایا پھر سبکو یہ فرمایا وما اوتیتم من العلم الا قلیلا یہ بیان ہے اون مجمل طریقون کا جنمین فکر اون لوگون کی دوڑتی ہے جو اللہ تعالی کے مخلوق مین فکر کرتے ہین اسمین بیان اللہ پاک کی ذات مین فکر کرنیکا نہین ہے ہان خلق مین فکر کرنے سے ضرور ہے کہ خالق کی معرفت اور اوسکی عظمت وہیبت وقدرت سمجھہ مین آجاے سو جتنی معرفت عجائب صنعت الٰہی کی زیادہ ہوگی اوتنی ہی اوسکے جلال وعظمت کی معرفت کامل تر ہوگی اوسکو ایسا جاننا چاہیے کہ جیسے کوئی شخص کسی عالم کے علم سے مطلع ہوکر اوسکی بڑائی کرے تو ہمیشہ یہ ہوگا کہ اگر کوئی اوسکی عمدہ تصنیف یا شعر دیکھیگا تو اوس سے اور زیادہ معرفت بڑہیگی اور اوتنی ہی اوسکی توقیر وعزت زیادہ کرے گا یہانتک کہ ہر ایک کلمہ اوسکے کلام کا اور ہر بیت اوسکے اشعار کی اوسکے دل مین جگہ زیادہ کرے گی اور اسبات کی خواہان ہوگی کہ یہ شخص اوسکی تعظیم کرے اسیطرح خدا کی مخلوق مین اور اوسکی تصنیف وتالیف مین تامل کرنے کا حال ہے اور جو چیز مخلوق کی موجود ہے وہ اوسیکے تصنیف وتالیف کی اوس مین فکر کرنا کبھی تمام نہین ہوتا بلکہ ہر ایک بندہ اوسیقدر فکر کرتا ہے جو اوسکو مرحمت ہوئی ہے یہ چیزین جنمین تجنے نظر کی ہے انہین مین فلسفی بھی نظر کرتا ہی لیکن اوسکی نظر اوسکی گمراہی وبدبختی کا باعث ہوتی ہے اور صاحب توفیق ان اشیا مین دیکھتا ہے تو اوسکی نظر سبب اوسکی ہدایت وسعادت کی ہوتی ہے اور کوئی ذرہ آسمان وزمین مین ایسا نہین کہ اللہ تعالی اوسکی وجہ سے جسکو چاہے گمراہ نکرے اور جسکو چاہے ہدایت ندے سو جو کوئی ان امور مین اس نظر سے فکر کرے گا کہ یہ اللہ پاک کی

Marfat.com

افعال وصنائع ہین تو وہ ان سی معرفت عظمت وجلال الٰہی کی حاصل کریگا اور ہدایت ورشد پائیگا اور جو کوئی اونمین نظر تصور سے دیکھیگا یعنے اس نظر سے کہ یہ سب چیزین ایک دوسرے مین مؤثر ہین اور مسبب الاسباب سے علاقہ نہین رکھتین تو وہ بدبخت وتباہ ہوگا اللہ ہمکو گمراہی وگناہون سے بچاے اور راہ سعادت ونجات پر لگائی اللھم آمین ان مقامات منجیات یعنے ذکر وفکر کو امام عالیمقام حجۃ الاسلام غزالی رحمہ اللہ تعالی نے نہایت شرح وبسط سے اپنی کتاب مستطاب احیاء العلوم مین لکھا ہی ہمنے جو کچھہ اس رسالہ مین وہانسے چنکر ذکر کیا ہے یہ ایک ذرہ ہے آفتاب سے اور ایک قطرہ ہے سحاب سے والمھدی من ھداہ اللہ سبحانہ وتعالی۔

## خاتمہ بیان مین موت کے

قرآن پاک مین ذکر موت کا جا بجا آیا ہے فرمایا کل نفس ذائقۃ الموت یعنے ہر جی مزہ موت کا چکھے گا اور فرمایا اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ یعنے جہان کہین تم ہوگے تمکو موت آپکڑے گی اگرچہ تم ہو مضبوط برجون مین اور فرمایا وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد افائن مت فھم الخالدون یعنے نہین دیا ہمنے تجھسے پہلے کسی آدمی کو ہمیشہ جینا پھر کیا اگر تو مرگیا تو وہ رہ جائینگے سہ

| | |
|---|---|
| تمنی رجال ان اموت وان مت | فتلک سبیل لست فیھا باوحد |

اور فرمایا انک میت وانھم میتون بیشک تو بھی مرنے والا ہے اور وہ بھی مرینگے اور فرمایا نحن قدرنا بینکم الموت وما نحن بمسبوقین علی ان نبدل امثالکم ہمنے ٹھہرادیا تم مین مرنا اور ہم ہار نہین رہے اس سے کہ بدل لاوین تمہاری طرح کے اور فرمایا قل ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملاقیکم تو کہہ موت وہ ہی جس سے تم بھاگتے

Marfat.com

ہو سو وہ تمسے ملنے والی ہے اور فرمایا ولن یؤخر اللہ نفسا اذا جاء اجلہا ہرگز ڈھیل
ندیگا اللہ کسی جی کو جب پہنچا اوسکا وعدہ اور فرمایا خلق الموت والحیاۃ لیبلوکم
ایکم احسن عملا بنایا مرنا جینا تاکہ جانچے تمکو کون تم مین اچھا کام کرتا ہے یعنے مرنا ہوتا
تو بھلے برے کام کی جانچ کیونکر ہوتی اس طرح کے آیات بہت ہین انمین دلیل ہے اسبات
پر کہ مرنا برحق ہے دنیا کے سارے اخبار مین موت سے بڑھ کر کوئی چیز سچی پکی نہین
کتاب حدیث الغاشیہ مین آیات موت کو یکجا جمع کیا ہے بہرحال جس کسیکے بچھڑنے کا
وقت موت ہو اور بستر خاک اوسکے خواب گاہ اور کیڑے مکوڑے اوسکے انیس اور منکر
ونکیر اوسکے جلیس گور اوسکا مقام اور شکم زمین جاے آرام اور قیامت جگہہ اوسکے وعدے
کی اور بہشت یا دوزخ جگہہ اوسکے اوترنے کی تو اوسکو یہ لائق ہے کہ بجز موت کسی
امر میں فکر نکرے نہ کسی اور چیز کا ذکر نہ کسی اور چیز کے لیے سامان بہم پہونچاے نہ کسی
سوا کوئی اور تدبیر عمل مین لاے نہ کسی اور چیز کی اوسکو تاک ہو نہ اوسکے سوا کسی
اور شی سے کچھ تپاک ہو اہتمام ہی اوسیکا ہو اور انتظار ہی اوسیکا بلکہ اپنی جان کو مردون
اور قبر والون مین گن لے کیونکہ جو چیز آنے والی ہے وہ بہت پاس ہے دور تو وہی ہے
جو نہ آئے حدیث مین آیا ہے جو مرا اوسکی قیامت قائم ہوگئی قبر پہلی منزل ہے آخرت
کی مرتے ہی احکام عقبے کے جاری ہونے لگتے ہین بھشتی دوزخی ہونے کا حال کھلجاتا ہے
سو ظاہر ہے کہ جب تک کسی چیز کا ذکر دلپر بار بار نہو تب تک اوسکی طیاری نہین ہوسکتی
ہے اور بار بار ذکر جب ہوتا ہے کہ یاد دلانے والے چیزین سنتا ہے اور جو چیزین اوسے ڈراوے
کرین اونکو دہیان کرتا رہے سفر کا وقت آپہنچا اور زندگی بہت تھوڑی رہی مگر لوگ
خواب خرگوش مین ہین کما قال تعالی اقترب للناس حسابہم وہم فی غفلۃ معرضون
جو شخص دنیا مین ڈوبا رہتا ہے اور اوسکے مغالطے مین سرگردان اور اوسکی شہوات
پر فریفتہ اوسکا دل موت سے غافل رہتا ہے ولہذا اوسکو یاد نہین کرتا اور اگر کوئی یاد

دلائے تو برا مانتا ہے اور اوسکے ذکر سے نفرت کرتا ہے پھر آدمی تین طرح کے ہین ایک ڈوبا ہوا دوسرے مبتدی تائب تیسرا عارف منتہی اول قسم کا آدمی موت کو یاد نہین کرتا اور اگر کرتا ہے تو اپنی دنیا پر مارے افسوس کے کرتا ہے اور اوسکی برائی کرنے لگتا ہے ایسے شخص کو یاد موت کی اللہ سے اور زیادہ دور کردیتی ہے اور تائب موت کو اسلئے زیادہ یاد کرتا ہے کہ اوسکے دلمین خوف اوٹھے اور توبہ کو انجام تک پورا کردے اور کبھی جو اوسکو برا جانتا ہے تو اس نظر سے کہ کہین پہلے توبہ کے کامل ہونے اور توشہ کی درستی کی مرنہ جائے یہ شخص موت کے برا جاننے مین معذور ہے اور اس حدیث کے مضمون مین من کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ داخل نہین اور اوسکی پہچان یہ ہے کہ ہمیشہ موت کے سامان مین لگا رہے کوئی کام سوا اسکے نہو ورنہ قسم اول مین شامل ہوجائیگا تیسرا شخص ہمیشہ موت کو یاد کرتا رہتا ہے کیونکہ موت پر وعدہ ملاقات حبیب کا ہے

| | |
|---|---|
| بے فنائے خود میسر نیست دیدار شما | میفروشد خویش را اول خریدار شما |

محب اپنے محبوب کے وعدۂ وصال کو کبھی نہین بھولتا سو ایسا شخص اکثر موت کی جلدی کیا کرتا ہے اور اوسکے آنے سے خوش ہوتا ہے اور اوسکو دوست رکھتا ہے تاکہ گناہگارون کی جگہہ سے رہا ہوکر ہمسایگی رب العالمین مین جا پڑے

| | |
|---|---|
| زبان دان محبت بودہ ام دیگر نمیدانم | ہمین دانم کہ گوش از دوست [illegible] |
| حزین از پارہ پیما بسی سرگشتگی دیدم | سر شوریدہ بر بالین آسایش رسید [illegible] |

حذیفہؓ نے قریب وفات کے کہا تہا دوست ضرورت کے وقت پر آیا ہے جو کوئی پشیمان ہو اوسکو فلاح نصیب نہین اے رب اگر تو جانتا ہے کہ [illegible] نسبت تونگری کے اور مرض بنسبت صحت کے اور مرنا بنسبت جینے کے [illegible] تو موت کو مجپر آسان کردے کہ مین تجہسے ملون غرضکہ تائب موت کے [illegible] اور عارف موت

کے اچھا جانتے ہین اور اوسکی تمنا کرنے مین معذور ہے ان دونون مین بڑہ کروہ ہے جو اپنا معاملہ اللہ پاک کو سپرد کردے اپنے لئے نہ موت پسند کرے نہ زندگی بلکہ سب سے زیادہ محبوب اوسکو وہی بات ہو جو اوسکے مالک کو پسند ہو ایسا شخص فرط محبت سے مقام تسلیم ورضا مین پہنچ جاتا ہے اور یہی علت غائی ومنتہا ہے تمنا ہی ع سر تسلیم خم ہی جو مزاج یار مین آئے بہرحال ذکر موت کا ثواب وفضیلت سے خالی نہین ہوتا بلکہ دنیا مین ڈوبا ہوا بھی یاد مرگ سے اتنا فائدہ اوٹھاتا ہے کہ دنیا سے کنارہ کشی کرتا ہے اسلئے کہ موت کی یاد اوسکی راحت کو مکدر اور اوسکے عیش کو تلخ کردیتی ہے سو جن چیزون سے آدمی کی لذات وشہوات گم یا کم ہون وہی چیزین نجات کی سبب ہین حضرت نے فرمایا ہے اکثروا ذکر ھاذم اللذات الموت رواہ اھل السنن عن ابی ھریرۃ مطلب یہ ہے کہ یاد موت سے اپنے لذائذ کو مکدر کرو تا کہ میل خاطر اونکی طرف سے جاتا رہے اور اللہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ حدیث ام حبیبہ مین فرمایا ہے کہ اگر چوپائے وہ بات جانین جو تم جانتے ہو تو تم اونمین سے کوئی فربہ جانور نکہاؤ رواہ البیہقی یعنے سب دبلے ہو جائین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا تھا بھلا ہمراہ شہدا رکے بھی کوئی اوٹھے گا فرمایا ہان وہ جو کہ موت کو رات دن مین بیس بار یاد کرے یہ اسلئے کہ یاد موت کی موجب علیحدگی کی دنیا سے اور باعث آخرت کے طیاری کی ہے حدیث ابن عمر مین موت کو تحفہ مومن فرمایا ہے رواہ الحاکم وغیرہ یہ اسلئے کہ دنیا ایماندار کا قید خانہ ہے ہمیشہ اوسمین رنج وتعب مین گرفتار اور مصائب نفس وشیطان بھگتا رہتا ہے تو موت کے سبب سے اس عذاب سے چھٹی ہو جاتی ہے چھوٹنا اوسکے حقمین تحفہ ہے انس کا لفظ رفعًا یہ ہی موت کفارہ ہی ہر مسلم کا رواہ البیہقی مراد مسلمان سے اسجگہہ سچا مسلمان پکا ایماندار ہے کہ اوسکے ہاتھ وزبان سے مسلمان بچر ہون اور اخلاق ایمانداروں کے رکھتا ہو اور بجز لغزشون اور صغیرہ گناہون کے کبائر مین آلودہ نہو ایسے گناہون سے موت اوسکے لئے کفارہ ہو جاتی ہے بشرطیکہ فرائض پر

Marfat.com

قائم رہا ہو جس نے کہا موت نے دنیا کو رسوا کر دیا عاقل کے لئے خوشی کا نام نہ چھوڑا ربیع
بن خثیم نے کہا ایماندار اگر کسی غائب کا انتظار کرے تو موت سے بہتر اوسکے لئے اور کچھ
نہین ؎ خاکی شو وانتظار بادی میکن ۔ پہر کہتے تھے کہ جب مین مرون تو میری
خبر کسیکو نکرنا آہستہ مجھکو میرے رب کی طرف کھسکا دینا عمر بن عبد العزیز ہر شب فقہاء
کو جمع کر کے موت و قیامت و آخرت کا چرچا کرتے اور اتنا روتے کہ گویا سامنے جنازہ
دہرا ہوا ہے کعب نے کہا جو شخص موت کو پہچان لیتا ہے دنیا کی مصیبتین اوسپر آسان
ہو جاتی ہین **حکایت** ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے سختی دل کی شکایت کی کہا موت
کو بہت یاد کیا کر تیرا دل نرم ہو جائیگا اوسنے ایسا ہی کیا اوسکا دل نرم ہو گیا وہ اونکے
پاس شکر ادا کرنے کو آئے حضرت عیسے کے سامنے جب موت کا ذکر ہوتا تو جلد سے
خون ٹپکنے لگتا ہے

| | |
|---|---|
| رگوں مین دوڑنے پہرنے کے ہم نہین قائل | جو آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پہر لہو کیا ہے |

حضرت داؤد ذکر موت و قیامت پر بیحد روتے یہانتک کہ بند او کھڑ جاتے جب رحمت
کا ذکر ہوتا تب سانس ٹہکانے پر آتی ہے

| | |
|---|---|
| بر سر کوئی توام یکبار میبایدگریست | ابر تا داند کہ این مقدار میباید گریست |

حسن نے کہا مینے جس عقلمند کو دیکہا ہے تو موت سے خائف اور اوسی سے اندوہناک
پایا ہے **حکایت** ربیع بن خثیم نے اپنے گھر مین ایک قبر کھود رکھی تھی ہر دن کئی
بار اوسمین لیٹا کرتے اسیطرح موت کی یاد پر ہمیشگی رکھتے مطرف نے کہا اس
موت نے اہل راحت کے آرام مین رخنہ کر دیا اب ایسی راحت ڈھونڈ جسکو
فنا نہو ے

| | |
|---|---|
| ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق | ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما |

**حکایت** ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے ام ہارون سے پوچھا کہ تم موت کو دوست

رکھتی ہو کہا نہین پوچہا کیا سبب کہا اگر تم کسی شخص کا قصور کروگے تو اوسکی ملاقات نچاہوگے ین اوسکی نافرمانی کرکے اوس سے ملنے کو کیونکر اچہا جانون **ف** موت ہولناک ہی اوسکا کہٹکا بہت بڑا ہے آدمی جو اوس سے غافل ہین تو اسلیئے کہ اوسکی یاد وفکر بہت کم کرتے ہین اور اگر کوئی یاد بھی کرتا ہے تو خالی دل سے نہین کرتا بلکہ اوس دل سے جو شہوات دنیا سے لبریز ہے ولہذا تاثیر اوس کی یاد کی نہین ہوتی ہے

| | |
|---|---|
| غیر حق ہر چہ دولت را بر بود | سد راہ تو ہمان خواہد بود |

سو ذکر موت کے جانے کا رستہ یہ ہی کہ آدمی اپنے دل کو بجز ذکر موت کے جو ہر دم سامنے ہی اور چیزون سے فارغ کرے جیسے کوئی مسافر کسی جنگل خطرناک یا کسی بہاز مین سوار ہوکر سمندر مین سفر کرنا چاہتا ہے تو اوسکو سواے سفر کے اور کوئی فکر نہین رہتی سو اسیطرح جب یاد موت کی دلمین جم جائیگی تو عجب نہین کہ اثر کرے اب خوشی و شادمانے دنیا کی کم پڑجائیگی اور دلمین شکستگی و نرمی آجائیگی زیادہ تر موثر اس باب مین یہ امر ہی کہ اپنے ہمسرون ہمعمرون کو جو پہلے مرچکے ہین یاد کرے اون کی صورتین اور عہدے ومناصب وحالات سوچے کہ اب مٹی نے اونکی وہ خوبصورتی خاک مین ملادی اونکے اعضا قبر مین پریشان ہوگئے وہ اپنی بی بیون کو بیوہ اپنے بچون کو یتیم چھوڑ گئے مال اونکے جاتے رہے مسجدین اونکی اوجاڑ ہوگئین بیٹہکین سونی پڑ گئین کچھ نشان باقی نہ رہا یا وہ کروفر تھا یا اب یہ قبر کا اندھیرا اور مٹی ہی ہے

| | |
|---|---|
| سب کہان کچھ لالہ وگل مین نمایان ہوگئین | خاک مین کیا صورتین ہونگی جو پنہان ہوگئین |
| یاد تہین ہمکو بھی رنگا رنگ بزم آرائیان | لیکن اب نقش ونگار طاق نسیان ہوگئین |

غرضکہ اسیطرح ایک ایک شخص کو جدا جدا یاد کرے اور اپنے جی مین اوسکے حال وکیفیت موت کی تفصیل کرے اور اوسکی صورت کا تصور کرکے اوسکا واسطے اپنی ہاست

وتقاو حیات کی توقع کرنا اور موت کا بھولے رہنا اور موافقت اسباب سے وہو کا کہانا اور اپنی قوت وجوانی پر اعتماد کرنا اور ہنسی ٹھٹے مین گھسا رہنا اور لہو ولعب تماشے مین پہسار ہنا اور اس مرگ جلد باز و موت شتابکار سے غافل رہنا یاد کرے اور سوچے کہ وہ کیسے چلتا پہرتا تہا اب اوسکے دونون پاون اور سارے جوڑ ٹوٹ گئے اور کیسے بولا کرتا تھا اور ہنسا کرتا تہا اب کیڑون نے زبان اوس کی نے دانت چاٹ لئے اپنے لئے ایسی تدبیرین نکالتا تہا کہ بیس برس تک اونکی حاجت نہ پڑے حالانکہ مرنے مین ایک ہی مہینا باقی تہا اور اوسکو خبر نہ تھی کہ مجھکو کیا پیش آنا ہے موت ایسے وقت مین آگئی کہ اوسکو گمان بہی نہ تہا یکایک موت کا فرشتہ اوسکے نظرون مین ظاہر ہوگیا اور اوسکے کان مین آواز بہشت خواہ دوزخ کی ڈالدی جب یہ فکر و تامل کر چکے تو پہر اپنے نفس پر غور کرے کہ مین بہی ویسا ہی ہون اور مجھکو بھی ویسی ہی غفلت ہے جیسی کہ اون لوگون کی تہی اور میرا انجام بھی ویسا ہی ہوگا جیسا کہ اونکا ہوا ۔

| | |
|---|---|
| جامی آن بہ کہ درین مرحلہ آن پیشہ کنے | کہ زمرگ دگران مرگ خود اندیشہ کنے |

قال تعالے وکم اہلکنا قبلھم من قرن ھل تحس منھم من احد او تسمع لھم رکزا ۔

| | |
|---|---|
| دم از سیر این دیر دیرینہ زن | صلاے بشاہان پیشینہ زن |
| ہمان مرحلہ است این بیابان دور | کہ گم شد درو لشکر سلم و تور |
| ہمان منزلست این جہان خراب | کہ بود ست ایوان افراسیاب |
| کجا رائے پیران لشکر کشش | کجا شیدۂ ترک خنجر کشش |
| نہ تنہا شد ایوان و قصرش بباد | کہ کس دخمہ اش ہم ندارد بیاد |
| چہ خوش گفت جمشید با تاج و گنج | کہ یک جو نیرزد سرای سپنج |

ابو الدردا ؓ نے فرمایا ہے جب تو مردون کو یاد کرے تو اپنے آپ کو بھی اونہین

مین گن لے ابن مسعود نے کہا نیکبخت وہ ہے جو اپنے غیر سے نصیحت پاے عبرت پکڑے یعنے دوسرون کی موت سے اپنا مرنا یاد کرے ف

| | | |
|---|---|---|
| امروز گر از رفتہ حریفان خبری نیست | | فرداست درین بزم ز ما ہم اثری نیست |

غرضکہ ان فکرون یا ان جیسی اور فکرون کو ہمیشہ کرنا اور قبرستان مین جانا اور بیمارون کا دیکھنا ایک ایسی تدبیر ہے جس سے موت کی یاد دلپرتازہ ہوتی چلی جاتی ہی یہانتک کہ ایسی غالب ہوجاتی ہے کہ ہردم گویا آنکھون کے سامنے رہتی ہی اب کچھہ دور نہین کہ آدمی موت کی طیاری کرے اور دنیا سے کنارہ کش ہو ف

| | | |
|---|---|---|
| یکے بگور غریبان شہر سیرے کن | | ببین کہ نقش املہا چہ باطل افتادست |

ورنہ زبان کی نوک اور ظاہر دل سے یاد کرنا فائدہ کم دیتا ہے اس سے نہ کچھہ آگاہی ہو اور نہ ڈر آدمی کا دل جب کسی دنیا کی چیز سے خوش ہو تو اوسی وقت وُ یاد کرلے کہ مجھے اس چیز کو چھوڑنا ضرور ہے **حکایت** ابن مطیع نے ایکدن اپنے گہر کو دیکھا اوسکی خوبی و زینت اچھی معلوم ہوئی پہر خوب روے اور کہا واللہ اگر موت نہوتی تو مین تجہسے خوش ہوتا اور اگر انجام ہمارا قبرون کی تنگی نہوتی تو دنیا سے ہماری آنکہین ٹھنڈی ہوتین اسکے بعد غزالی رح نے فضیلت قصر امل و مذمت طول امل کی لکھی ہے پہر مراتب لوگون کے طول امل کے باب مین ذکر کیئے ہین عمر ہزار سالہ کی تمنا سے لیکر ایک ساعت تک کا امل زندگی بیان کیا ہے پہر کہا ہے کہ اثر قصر امل کا عمل پر سبقت کرنے سے ظاہر ہوتا ہے ورنہ جہوٹا ہے کیونکہ جب ایسے اسباب کے درپے ہوا کہ غالبا برس روز مین بہی اونکی ضرورت نہوگی تو صاف ثابت ہوا کہ طول امل رکھتا ہے توفیق کی پہچان یہ ہے کہ موت آنکھون کے سامنے ہو ایک گہڑی اوس سے غفلت نہو ہردم اوسکی طیاری مین لگا رہے کہ ابھی آجایگی اور اگر شام تک بچ گیا تو اللہ کا شکر کرے کہ مجھسے اپنی طاعت کرائی اور اسبات

سے جی خوش ہو کہ دن ضائع نہوا بلکہ اوس مین جتنا نصیب تہا وہ ملگیا اور ذخیرہ
آخرت ہوا پہر جسکو از سر نو یون ہی کرے اور صبح و شام اسیطرح کام کرتا ہو لیکن
یہ بات اوس شخص کو میسر ہوتی ہے جسکو کل کی فکر نہو کہ کل کو کیا ہوگا ایسا شخص اگر
مریگا تو سعادت و غنیمت پائیگا اور اگر زندہ رہا تو عمدہ طیاری و لذت مناجات
سے خوش رہیگا موت اوسکی سعادت ہے اور حیات زیادت منزلت ورنہ مصداق
اس آیت کا ہوگا ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلهم کالذین امنوا
وعملوا الصالحات سواء محیاهم ومماتهم ساء ما یحکمون ف بندہ عاجز اگر
کوئی ہول و عذاب بجز سختی جان کندنی کے نہوتا تب بہی یہی زیبا تہا کہ اوسکا عیش تلخ
اور اوسکا سرور خمار ہوجاتا اور وہ سہو و غفلت سے دور رہتا اور بڑی بڑی
فکر موت کے باب مین کرکے بڑی دہشوم سے اوسکی طیاری کرتا خصوصًا ایسی حالت
مین کہ موت ہر دم درپے اسکے ہے ع والموت ادنی من شراک نعله بعض حکما نے
کہا ہے تیری سختیان دوسرے کے ہاتہہ مین ہین تجہے معلوم نہین کہ وہ تجہپر کب آگرے
لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تہا بیٹا موت کا حال تجہے معلوم نہین کہ کب آویگی تو پہلے
اس سے کہ وہ اچانک آدبائے اوسکی طیاری کرلے تعجب یہ ہے کہ آدمی اگر بڑی سی بزم
لذت اور عمدہ سی عمدہ مجلس تماشے مین ہوا اور یہ تصور کرے کہ ابہی ایک سپاہی آکر پانچ
لاٹہیان ماریگا تو وہ لذت خاک مین ملجائیگی اور عیش مین کدورت آجائیگی اور یہ معلوم
ہے کہ ملک الموت جان کندنی کی سختیان عین غفلت کے وقت مین لا ڈالیگا مگر اوس
سے اسکا کچہہ عیش تلخ نہین ہوتا ہے سو اسکا سبب بجز جہالت و مغالطہ کے اور کیا ہے جتنی
تکلیف نزع مین ہوتی ہے اوس کی ماہیت وہی جانے جو اوسکو چکہے کوئی اور کیا جانے
اور جسنے اوسکو نہین چکہا وہ دو طرح جان سکتا ہے ایک یہ کہ اور اوجاع پر قیاس
کرے جو درد کہ اوسکو ہوئے ہون یا اوروں کا کرب وقت نزع کے دیکہا ہو قیاس

Marfat.com

کی صورت یہ ہے کہ درد کی جاننے والی چیز روح ہے سو جب کوئی عضو زخمی ہوتا ہے یا اوسمین کسیطرحکی سوزش ہوتی ہے تو جتنا اثر اوسکا روح پر ہوتا ہے اوتنا ہی درد زیادہ ہوتا ہے مثلاً اگر آدمی کے کانٹا لگتا ہے تو درد اوسکا فقط روحکے اوسی حصہ مین ہوتا ہے جوکہ اوس جگہہ سے ملا ہوا ہے جہان کہ کانٹا لگا ہے اور جلنی کے ایذا اس سے زیادہ ہوتی ہے کہ آگ سارے اجزار بدن مین گہس جاتی ہے اور زخم فقط اوسی جگہہ ہوتا ہے جہان لوہا لگا ہے اسی لئے زخم کی تکلیف جلنے کی نسبت کم ہوتی ہے رہی جانکنی سو لفس روح پر ہوتی ہے روح کے سارے اجزار پر حاوی ہو جاتی ہے کیونکہ ہر ایک رگ وپے مین سے کہنکر نکلتی ہے کوئی جزو جوڑ و بال وکہال سر سے پاؤن تک ایسا باقی نہین رہتا جسمین سے جان نکالی نہ جاتی ہو تو اس تکلیف وسختی کا کیا پوچھنا ہ

| | |
|---|---|
| عاشق ہوا ہے درد مرے بند بند کا | اللہ ہی طبیب ہی مجھہ دردمند کا |

اسی لئے کہتے ہین کہ موت تلوارون کی مار اور آرے سے چیرنے اور قینچی سے کترنے کی نسبت بہت سخت ہی اور یہ بات کہ تکلیف ضرب پر آدمی چیختا چلاتا ہے اور جانکنی مین آواز نہین کرتا سو وجہ اوسکی یہ ہے کہ ضرب مین دل وزبان کے اندر قوت رہتی ہے اور موت کی سختی دل وزبان و ہر عضو پر چڑہ جاتی ہے اور ساری قوت کو برباد کر دیتی ہی اور ہر ایک عضو سست پڑجاتا ہے طاقت فریاد کی باقی نہین رہتی عقل کو جدا پریشان کر دیتی ہے زبان کو جدا گونگا بنا دیتی ہے ہاتھہ پاؤن کو جدا ڈہیلا کر دیتی ہے آدمی چاہتا ہے کہ اگر بن پڑے تو واویلا کرنے سے کچھہ دم لے مگر نہین ہو سکتا اسلئے کہ درد اندر و باہر پہیلا ہوا ہے یہانتک کہ آنکہہ کے ڈہیلے اوپر کو چڑہ جاتے ہین اور ہونٹ کہچ جاتے ہین زبان جڑ کیطرف دب جاتی ہے خُصیے اوپر کیطرف ہو جاتے ہین انگلیان سبز پڑجاتی ہین تو ایسے بدن کا حال کیا ہو گا جسکی ہر ایک رگ تنتی ہے فرضاً اگر ایک ہی رگ کہچتی تو بھی اوسکا درد بہت ہوتا اور جبکہ ساری جان ہی نکلتی ہے اور وہ



Marfat.com

بھی ایک رگ سی نہین بلکہ تمام رگون مین سے [illegible]
ہوسکتا ہے ایک ایک عضو مرنے لگتا ہے اول دونون پاؤن [illegible]
پھر پنڈلیان پھر رانین ہر ایک عضو مین نئی طرح کی سختی تھی انتہا کی [illegible]
یہانتک کہ نوبت گلے کی آتی ہے اوسدم اوسکی نگاہ دنیا و اہل دنیا سے [illegible]
اور دروازہ توبہ کا اوسپر بند ہوجاتا ہے حسرت و ندامت چھا جاتی ہے [illegible]

| | | |
|---|---|---|
| توبہ ہا ز انفس باز پسین دست ردست | | بخبر دید ز سیہ [illegible] محمل نبند |

حضرت نے فرمایا تھا اللهم اعنی علی سکرات الموت آدمی جو اس مصیبت سے پناہ
نہین مانگتے اور نہ اوسکو برا جانتے ہین اوسکی وجہ یہ ہے کہ وہ اوس تکلیف کو جانتے
نہین ہین کیونکہ چیزون کا حال ہونے سے پہلے نور نبوت و دلایت سے معلوم ہوا
کرتا ہے نہ اس آنکھہ ظاہری سے اسی لئے انبیا و اولیا موت سے بہت ڈرا کرتے تھے
عایشہ نے کہا ہے کہ حضرت کے انتقال کی سختی دیکھہ کر مجھکو کسیکی موت کی آسانی پر
رشک نہین آتا ابراہیم علیہ السلام نے کہا موت ایسی ہے جیسے کہ [illegible]
مین سے کھینچی جاے موسے علیہ السلام نے کہا جیسے زندہ چڑیا کو [illegible]
کہ نہ تو وہ مرے کہ چھٹی ہو نہ اوسکو نجات ملتی ہے کہ اوڑ جاے یا جیسے زندہ [illegible]
کھال قصاب کے ہاتھہ سے اور کعب احبار نے کہا جیسے کانٹے [illegible]
کے اندر گھسیڑ دی جاے اور ہر ایک کانٹا اوسکی رگون مین [illegible]
بڑا زبردست پکڑ کر کھینچے کہ جو ہاتھہ مین آیا سو آیا اور جو [illegible]
موت کی سختیون کا اسکے دوستون پر ہے ہم لوگ جو گنا [illegible]
حال ہوتا ہے ہمارے اوپر تو سکرات کے سوا اور [illegible]
کی مصیبتین تین ہین ایک سختی جانکنی کی دوسری ملک الموت [illegible]
سے دلپر سخت خوف و وحشت ہوگی ابراہیم علیہ السلام [illegible]

Marfat.com

سے کہا تہا کہ وہ صورت دکھاؤ جس سے گنہگار بدکار کی روح قبض کرتے ہو دیکہا تو ایک سیاہ آدمی بال کہڑے ہوے بدبودار کالے کپڑون والا کہڑا ہے اوسکے منہہ اور نتہنون سے اگ کی لپٹ اور دہوان نکلتا ہے ابراہیم علیہ السلام کو غش آگیا پہر کہا کہ اگر تو وقت اور کچہہ تکلیف نہو تو بھی تمہارا دیکہنا کافی ہے غرضکہ یہ مصیبت گناہگارون کو جہلتنی پڑتی ہے طاعت والے اوس سے محفوظ رہتے ہین انبیاء علیہم السلام نے فقط سختی جان کنی کی بیان کی ہے وہ خوف جو ملک الموت کے دیکہنے سے ہوتا ہے اوسکا بیان نہین کیا آدمی اوسکو اگر خواب مین بھی دیکہہ لے تو باقی عمر مین عیش تلخ ہوجاے تو پہر جو لوگ کہ اوس حال مین اوسکو دیکہتے ہونگے اونکا کیا حال ہوتا ہوگا اے اللہ اے رحیم کریم تو مجہپر موت کو آسان کردینا ایمان پر میری روح قبض فرمانا تجہپر یہ بات کچہہ مشکل نہین ہے ؎

| | |
|---|---|
| امید ہست دم مرگ ازلب توفیق | برآید اشہد ان لا الہ الا اللہ |

تیسری مصیبت یہ ہے کہ گناہگارون کو اپنا ٹہکانا دوزخ مین نظر پڑجاتا ہی اور دیکہنے سے پہلے ہی وہ ڈرجاتے ہین کیونکہ جانکنی مین اونکے قوے سست ہوجاتی ہین اور جان نکلنے کے لئے منقاد ہوتے ہین مگر اونکی روحین جب تک ایک نغمہ ملک الموت کا نہین سن لیتین تب تک نہین نکلتین اوسکے نغمے دو ہین ایک تو یہ کہ ای دشمن خدا تو دوزخ کی خوشخبری سن دوسرے یہ کہ اے دوست خدا جنت کی بشارت لی اہل عقل کا خوف اسی جگہ سے تھا صحیحین مین رفعًا آیا ہے کہ تم مین سے کوئی دنیا سے ہرگز باہر نہ نکلیگا جب تک کہ اپنا ٹہکانا نہ جانلے اور اپنی بیٹہک بہشت یا دوزخ مین سے دیکہہ نلے اوکما قال صلعم ؎

| | |
|---|---|
| عروسی بود نوبت ماتمت | اگر نیک روزی بود خاتمت |

**حکایت** کسی نے جابر بن زید سے وقت موت کے کہا تم کیا چاہتے ہو کہا

حسن بصری کا دیکھنا جب وہ آئی کہا لو بھائی اپنا [illegible]
کیطرف جاتی ہین **حکایت** محمد بن واسع نے موت [illegible]
علیکم دوزخ کی طیاری ہے مگر یہ کہ اللہ مجھسے درگذر فرماے [illegible]
عارفون کے دل ٹکڑے کر دیئے ہین ہمنے حال خوف ورجا کا [illegible]
لکھا ہے اوسطرف رجوع کرنا چاہیئے **ف** بہتر صورت مرنے کی یہ ہے کہ [illegible]
ہو اور زبان کلمہ شہادت سے گویا اور دل مین اللہ کے ساتھ حسن ظن ہو ماتھے پر
پسینا ہو آنکھین آنسوؤن سے تر ہون لب خشک ہون یہ علامتین ہین اللہ کے
رحمت کی اور اگر گلا گھونٹے ہوے کی طرح خرانا لے اور رنگ لال اور ہونٹ مٹی
کے رنگ ہون تو یہ علامت عذاب کی ہے زبان سے کلمہ شہادت کا نکلنا دلیل بخیر و
حسن خاتمہ کی حدیث مین آیا ہے انہا تھدم ما قبلہا من الخطایا یعنے کلمہ
ڈہا دیتا ہے اوس سے پہلے کی خطائین بلکہ حضرت عثمان نے رفعا کہا ہے من
مات وھو یعلم انہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ پھر کہا کہ جو مرنے لگے اوس کو
کلمہ طیبہ کی تعلیم کرو کیونکہ جس بندہ کا اس کلمہ پر خاتمہ ہوگا وہ اوسکا توشہ ہو واسطے
جنت کے غزالی کہتے ہین تعلیم کرنے والے کو چاہیے کہ تعلیم مین اصرار نکرے بلکہ
نرمی سے کہے کیونکہ بعض وقت بیمار کی زبان بولنے پر یاری نہین دیتی تو تعلیم کو گران
جاننے لگتا ہے اس سے ڈر ہے کہ کہین خاتمہ برا ہو جاے یعنے اس کلمہ کے یہ معنی ہین
کہ آدمی مرے اور اوسکے دلمین کوئی چیز سوا اللہ کے نہو تو ایسی موت موجب نجات
راحت کے ہوگی اور اگر دل دنیا مین مشغول اور طرف اوسکے ملتفت اور ترک
لذات فانی پر متاسف ہوا اور کلمہ فقط زبان پر ہے اور دلمین کچھ ثبوت [illegible]
نہین ہی تو معاملہ خطر مین پڑ جائیگا چاہیے اللہ راحت دے جانے [illegible]
حرکت زبان کی کم فائدہ دیتی ہے مگر یہ کہ اللہ اپنے فضل سے قبول کرے [illegible]

مین حسن ظن کی فضیلت آئی ہے اسوقت مین حسن ظن مستحب ہی حضرت ایک جوان پر نزع کی حالت
مین داخل ہوے فرمایا تواپنے آپکو کیسا پاتا ہے کہا اسد سے توقع رکھتا ہون اور اپنے گناہون
سے ڈرتا ہون فرمایا یہ دونون باتین ایسے وقت مین جس بندے کے دلمین اکٹھی ہوتی ہین اسد
اوسکو وہی دیتا ہے جسکا وہ متوقع ہی اور خوف سی اوسکو امن رکھتا ہے **حکایت** ثابت
بنانی کہتی ہین ایک جوان تیز مزاج تہا اوسکی مان اوس سے کہا کرتی کہ بیٹا تجھے ایکدن مرنا ہے
تو وہ دن یاد کر جب وہ مرنے لگا تو اوسکی مان اوسپر گر پڑی اور کہا کہ مین تجہے کہتی تھی کہا
ای مان میرا رب بڑا محسن ہے مجھے توقع ہے کہ آج بہی مجھے اپنے احسان سے محروم نرکیگا اسد نی
اوسکو بسبب حسن ظن کے بخشدیا **حکایت** ایک اعرابی بیمار ہوا اوس سی کہا تو مر جائے گا
پوچہا مرنے کے بعد مجھے کہان لیجائینگے کہا اسد کے پاس کہا اوسکے پاس جانے کو مین برا نہین جانتا
وہ تو ہمیشہ میرے ساتھہ سلوک ہی کرتا رہا ہے اکابر سلف مستحب جانتے تہے کہ موت کے وقت بندہ
کے سامنے ذکر اوسکی خوبی اعمال کا کیا جائے تاکہ وہ اسد کے ساتہہ نیک گمان کرے **حکایت**
جابر بن وداعہ کہتے ہین ایک جوان کو کبر تہا جب وہ مرنے لگا اوسکی مان نے کہا تو کچھہ
وصیت کرتا ہے کہا میری انگوٹھی مت نکالیو اوس مین اسد کا نام ہے شاید اسد مجھپر
رحم کرے جب دفن ہوا کسینے خواب مین اوسکو دیکہا کہا میری مان سے کہدیجیو کہ کلمہ نے
مجھکو فائدہ کیا اور اسد نے بخشدیا آسکے بعد غزالی نے کیفیت حضرت صلعم کے انتقال کی اور
حال وفات خلفاء اربعہ کا تفصیل وار لکہا ہے پہر کہا ہے کہ حضرت معاذ پر جانکنی کی سخت
تکلیف ہوئی جب ہوش مین آتے تو کہتے اے رب تو جتنا چاہے میرا گلا گھونٹ لے قسم ہے
تیرے عزت کی کہ میرا دل تجھسے محبت رکھتا ہے ابن مبارک نے مرنے کے وقت آنکہین کہولکر
اور ہنسکر کہا لمثل هذا فلیعمل العاملون فضیل نے مرتے دم بیہوش ہو گئے پہر آنکہین
کہولکر کہا افسوس اتنا بڑا سفر اور یہ ذرا سا توشہ **حکایت** عطا بن یسار کہتے ہین
ایک شخص کے سامنے شیطان مرتے وقت ظاہر ہوا اور کہا کہ بچ گئے جواب دیا کہ مین ابہی تک

Marfat.com

تجسسے ماہون نہین حکایت ایک بزرگ وفات...

آیت دلالتی ہے انما یتقبل اللہ من المتقین احیاء العلوم...

اہل علم وصوفیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے لکھے ہین پہر جنازہ ...

نے اونپر اور قبرستان مین وقت زیارت کے باتین کی ہین لکہا ہے...

| | |
|---|---|
| ای دوست بر جنازۂ دشمن چو بگذری | شادی مکن که بر تو همین ماجرا رود |

اسکے بعد احوال قبر لکہا ہی اس باب مین ہم رسالہ قضیۃ المتقین ...

شرح الصدور سیوطی جامع جملہ ابواب برزخ ہی ف نور عقل ... اور

سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے حاصل ہوتا ہی اور بصیرت کی ... بھی

ایک راہ ہی اوس سے ہمکو مردون کا احوال مجملاً معلوم ہوتا ہی کہ وہ ... مگر

کسی شخص خاص کا حال نور بصیرت سے بھی معلوم نہین ہوتا اگر ہم ...

مثلاً اعتماد کرین تو یہ نہین جانتے کہ اونکی موت کس حال پہ ہوئی اور ...

صلاحیت ظاہر پر اعتماد کر سکتے ہین مگر اس وجہ سے کہ تقوے کا مقام ...

باریک چیز ہی کہ خود متقی کو نہین معلوم ہوتی تو پہر دوسرے کو کیسے معلوم ...

اور اللہ نے فرمایا ہے انما یتقبل اللہ من المتقین اور انبیاء کی ...

ہوا تہا وہ عجائب ملکوت کو ملاحظہ کرتے تہے ... حضرت نے ...

بن معاذ اور اپنی بیٹی زینب کے ملاحظہ کیا ...

اونکو اپنے سامنے بے حجاب بٹھلایا ایسا مشاہدہ ...

قریب ہین ہوا کرتا ہے اور خواب بھی ایک انکشاف ہی ...

کہ دل سے پردہ ہٹ جاے ولہذا بجز صالح صادق کے ...

ہوتا اور جو شخص جہوٹ بہت بکتا ہے اوسکے ...

ہی پہر اوسکا خواب کیا سچ ہوگا اور جو شخص ...

ہوتا ہی تو جو کچھ وہ دیکھیگا وہ خواب پریشان ہوگا اور جب کسیکا باطن صاف ہوتا ہے
تو دلکی آنکھ مین وہ چیز منکشف ہوتی ہے جو آگے ہوگی اور خواب کا سچ ہونا اور اوس مین
غیب کا حال معلوم ہو جانا عجائب صنائع الٰہی سے ہے بہرحال منجملہ منامات کے ایک حضرت
صلعم کا خواب مین دیکھنا ہے ایک جماعت کثیر صحابہ وتابعین وصلحا امت نے حضرت کو خواب
مین دیکھا اور نفع اوٹھایا اور سوال کا جواب مناسب پایا اسیطرح بقیہ صلحا کا خواب مین
دیکھنا ہے **حکایت** کسی نے یوسف بن حسین کو خواب مین دیکھا پوچھا خدا نے تمسے
کیا معاملہ کیا کہا بخشدیا پوچھا کس بات پر کہا مینے ٹھیک باتکو ہزل سے نہین ملایا تہا **حکایت**
کسی نے مجمع ؒ کو خواب مین دیکھا پوچھا تمنے معاملہ کیسا پایا کہا جو لوگ دنیا مین زاہد تھے
وہ دنیا و آخرت کی خیر لے گئے محمد بن واسع نے کہا خواب مومن کو خوش کیا کرتی ہی معاملے
مین نہین ڈالا کرتی **حکایت** صالح بن بشیر نے عطا رسلمی کو خواب مین دیکھا کہا اللہ تمپر
رحم کرے دنیا مین تم بہت غم کیا کرتے تھے فرمایا لو یہ اب تو اوسکے بعد مجھکو بڑی خوشی
و فرحت دائمی ہوئی کہا تم کسدرجہ مین ہو کہا اون لوگون کے ساتھ ہون جنپر اللہ
نے انعام کیا ہی **حکایت** کسی نے زرارہ بن ابی اوفی سے خواب مین پوچھا کہ تمہارے
نزدیک کونسا عمل افضل ہے کہا رضا بقضا و قصر امل **حکایت** اوزاعی سے خواب
مین پوچھا ایسا عمل بتاؤ جس سے اللہ کا تقرب حاصل ہو کہا مینے علما کے رتبے سے
کسیکا رتبہ بڑھ کر نہین پایا پھر غمگین لوگون کا ــہ

| | |
|---|---|
| غم دین خور کہ غم غم دین است | ہمہ غمہا فروتر از این است |

**حکایت** ابن عیینہ نے اپنے بہائی کو خواب مین دیکھا حال پوچھا کہا جس گناہ سے
مینے استغفار پڑہا تہا وہ بخشدیا گیا اور جس سے استغفار نہین کیا تہا وہ نہین بخشا گیا **حکایت**
ابراہیم حربی نے زبیدہ کو خواب مین دیکھا کہا اللہ نے تمسے کیا کیا کہا مجھکو بخشدیا کہا
انہین خیراتون کے عوض مین جو تمنے مکہ کی راہ مین دی تہین کہا اونکا ثواب تو مالکون کے

Marfat.com

کے پاس چلا گیا مجھے تو صرف نیت کی باعث بخشدیا **حکایت** سفیان [illegible]
وفات کے خواب مین پوچھا تھا کہو اللہ تعالیٰ نے کیا کیا کہا مینے ایک قدم [illegible]
جنت مین **حکایت** کتانی رہ نے حضرت جنید کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے آپ سے
کیا معاملہ کیا فرمایا وہ اشارات تباہ ہوگئے اور وہ عبارتین کچھ کام نہ آئین بجز ان رکعتین
جو ہم راتکو پڑہا کرتے تھے ہمکو ملین **حکایت** بشر رہ کو کسی نے خواب مین دیکھا پوچھا اللہ
نے تمسے کیا سلوک کیا کہا مجھپر رحم فرمایا اور کہا بشر تجھے شرم نہ آئی تو مجھسے اسقدر ڈرتا تھا
**حکایت** ابو بکر کتانی رہ نے خواب مین ایک جوان کو دیکھا کہ اوس سے بہتر کبھی نہین
دیکھا تھا پوچھا تو کون ہی کہا مین تقوی ہون کہا تو کہان رہتا ہے کہا دل غمگین مین پھر جو
دیکھا تو ایک عورت کالی بھتنی نظر آئی پوچھا تو کون ہی کہا مین دل کی بیماری ہون
پوچھا تو کہان رہتی ہی کہا جو دل خوش اور اکڑباز ہو اوسمین رہتی ہون اوسدن سے
عہد کیا کہ پھر بی مجبوری کبھی نہ ہنسین **حکایت** ابو سعید خراز نے خواب مین شیطان
کو دیکھا کہ اوپر چڑہا آتا ہے لاٹھی اوٹھائی کہ اوسکو مارین غیب سے آواز آئی کہ یہ اس
سے نہین ڈرتا یہ تو اوس نور سے ڈرتا ہے جو دل کے اندر رہتا ہے **حکایت** [illegible]
کہتے ہین مینے شیطان کو خواب مین دیکھا کہ ننگا چلا جاتا ہے کہا تجھے آدمیون سے شرم
نہین آتی کہا سبحان اللہ یہ لوگ کیا آدمی ہین یہ آدمی ہوتے تو مین انکو [illegible] نہ بلونا
تا جیسے لڑکے گیند سے کہیلا کرتے ہین آدمی اور ہی لوگ ہین جنہون نے میرے جسم کو
بیمار کر دیا ہی پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ طرف صوفیہ صافیہ کے کیا **حکایت** ابن عیینہ
کہتے ہین مینے سفیان ثوری کو خواب مین دیکھا کہ جنت مین ایکدرخت سے دوسرے درخت
پر اوڑتے پھرتے ہین اور کہتے ہین لمثل ھذا فلیعمل العاملون مینے کہا مجھے کچھ نصیحت
کرو فرمایا لوگون کی شناسائی کم کر **حکایت** شبلی کو مرنے کے بعد خواب مین دیکھا حال
پوچھا کہا مجھسے ایسا مطالبہ کیا کہ مین نا امید ہوگیا جب میری نا امیدی [illegible]

اپنی رحمت مین ڈہانپ لیا ع تا امیدت نشود یاس براحت ترسی **حکایت** مجنون بنی عامر کو خواب مین دیکہا پوچہا اسد نے تمسے کیا کیا کہا مجہے بخشدیا اور محبین کے لئے مجھکو حجت ٹہیرادیا **حکایت** ثوری رح سے خواب مین حال ابن مبارک کا پوچہا کہا وہ اپنے رب کے پاس ہر روز دو بار جایا کرتے ہین **حکایت** ایک بزرگ کو خواب مین دیکہہ کر حال پوچہا کہا ــہ

| فاعتقنی | ثم منّ | حاسبونا فدققوا |
|---|---|---|

یعنے حساب کیا تو نہایت دقّت کی پہر احسان کرکے آزاد کردیا **حکایت** امام مالک کو خواب مین دیکہکر حال پوچہا کہا میری مغفرت اس کلمہ پر ہوئی جسکو عثمانؓ جنازہ دیکہکر کہا کرتے تھے سبحان الحی الذی لا یموت **حکایت** ربیع بن سلیمان نے امام شافعی کو خواب مین دیکہا پوچہا اسد نے آپ سے کیا معاملہ کیا فرمایا مجھکو ایک سونے کی کرسی پر بٹہایا اور میرے اوپر گوہر شاہوار اور دُرّ شاداب بکہیرے **حکایت** ابوبکر بن مریم نے ورقا بن بشیر حضرمی کو خواب مین دیکہا کہا تمہارا کیا حال ہے کہا بڑی جانکاہی کے بعد چھٹکارا ملا پوچہا تمنے کونسا عمل افضل پایا کہا اسد کے ڈر سے رونے کو **حکایت** یزید بن نعامہ کہتے ہین وباے عام مین ایک عورت مرگئی تہی اوسکے باپ نے اوسکو خواب مین دیکہا پوچہا بیٹی مجہسے آخرت کا حال کہہ اوسنے کہا بابا ہم ایک بہاری کام پر پہنچے ہین ہم جانتے ہین اور عمل نہین کرتے اور تم عمل کرتے ہو اور نہین جانتے واسد ایکبار یا دو بار سبحان اللہ کہنا یا ایک دو رکعت نماز کا میرے نامہ اعمال مین ہونا مجھکو دنیا و مافیہا سے محبوب تر ہے یہ تھے بعض مکاشفات جنسے احوال موتی معلوم ہوتا ہے اور اون اعمال و احوال پر دلالت کرتے ہین جو اسد سے قریب کرین تفصیل ان منامات کی نزالی رونے لکہی ہے ہم اپنے رب معبود سے سوال کرتے ہین کہ ہمکو توفیق اعمال صالحات و احوال باقیات کی مطابق اپنی مرضی کے دے اور ہماری اولاد کو راہ حق و طریق صواب پر



Marfat.com

رہنمائی کرے اور بطفیل حضرت خاتم الرسل شفیع العصاۃ کے ہمکو اور ہمارے آباء
و امہات مسلمین اور سارے مومنات و مومنین کو اہوال قبر و مخاوف حشر سے امن
بخشے اور وقت مرنے کے خاتمہ ہمارا کلمۂ طیبۂ توحید و حسن ظن بالله پر فرمائے اور بقیۂ
انفاس مستعار کو اپنی ذکر و فکر مین بسر کر دے اور محبت ماسوائے دل ہمارا پاک و صاف
رکھے اللھم امین ثم امین

یہ رسالہ ۱۲ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۴ ہجری روز چہارشنبہ کو
وقت عصر کی ایک عشرۂ کاملہ مین تمام ہوا والله
الحمد اولًا و اخرًا

## تمت

## صحتنامہ کشف الستر

| صفحہ | سطر | خطا | صواب | صفحہ | سطر | خطا | صواب |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۴ | ۱۳ | واذکرو | واذکروا | ۱۴ | ۱۷ | ہشیم | ہیثم |
| ۵ | ۲ | چاہیئے | چاہے | ۱۵ | ۷ | اتوار | انوار |
| // | ۱۲ | ببٹھہ | بیٹھہ | ۱۶ | ۴ | ایالی | ابالی |
| ۷ | ۱۸ | احرجہ | اخرجہ | // | ۵ | // | // |
| // | ۲۱ | گے | کے | ۱۸ | ۲۰ | متلمد | مقلد |
| ۹ | ۱۴ | پڑہاکر | بڑہاکر | ۲۰ | ۴ | کوی | کوئی |
| ۱۲ | ۸ | وقاص | ابی وقاص | ۲۲ | ۲۱ | نگر خلق | بر |
| ۱۳ | ۱ | پہردعا | پردعا | ۲۳ | ۹ | نہ گرے | نہ گنے |

| صفحه | سطر | غلط | صواب |
|---|---|---|---|
| ٢٥ | ٩ | پرجو | پھرجو |
| ٢٦ | ٢١ | ابتداءًا | ابتداءً |
| ٢٧ | ٩ | درحمت | لرحمت |
| ٢٨ | ١٥ | للوعيد | للوعيد |
| ٢٩ | ٢ | يشبهها | يشبهه |
| // | ٢١ | مسه | مد |
| ٣١ | ١٩ | پڑہ کر | پڑھ کر |
| ٣٣ | ٥ | يوم | دعا يوم |
| ٣٤ | ١ | ہزار بار | ہزار |
| ٣٦ | ١٥ | ودھن | وھن |
| ٣٧ | ١٧ | جہال | جبال |
| ٣٨ | ١٩ | ايسيرها | ايسرها |
| ٣٩ | // | ہی | بھی |
| ٤١ | ٨ | کوئی | کوئی وقت |
| // | ٢٠ | سولفہ | تاليف |
| ٤٢ | ١٢ | لبر | البر |
| // | ٢١ | فيعبلجان | فيعتلجان |
| ٤٥ | ٢ | الله | لله |
| // | ٥ | الأسناد | الإسناد |
| ٤٩ | ٢٠ | من | بين |
| ٥٠ | ٩ | وکلکو | دعاکو |
| // | ١٢ | کرلنے | کرنے کو |
| ٥٣ | // | الله | لله |
| ٦٣ | ٩ | وطئا | وطأ |
| // | ١١ | الليل | اللّيل |
| // | ١٥ | يبينثون | يبيتون |
| ٦٥ | ٧ | بعد سورج | سورج |
| ٦٦ | | وارجلا | وآجلا |
| ٦٦ | ١٤ | الرحيم | رحيم |
| // | ٢١ | ظاہراور | ظاہرًا اور |
| ٦٧ | ٢٠ | حانے | جانے |
| ٧٣ | ١٠ | قبلہُ | قبلہ |
| ٧٦ | ٥ | کہتی | کہیتی |
| ٧٩ | ٤ | لگن | لاکن |
| ٨٠ | ١١ | غارج | حارج |
| ٨١ | ٩ | لٹے | ليتے |
| // | ٢٠ | صبب | حسب |
| ٨٢ | ١٧ | سوہ | سودہ |
| ٨٣ | ٨ | کرتا ہے | کرتا ہی |
| // | ١٣ | عرص | عرض |

| صفحہ | سطر | خطا | صواب |
|---|---|---|---|
| ۸۴ | ۱۱ | یچٹا | چھٹا |
| ۸۵ | ۱۴ | عاشورہ | عاشوراء |
| ۸۶ | ۴ | احمد | محمد |
| ۸۶ | ۱۱ | چاہئین | چاہیین |
| ۸۷ | ۱۳ | جسن | حسن |
| ۹۴ | ۱۴ | شرح | شرع |
| ۹۷ | ۴ | فکرنا | فکرکرنا |
| 〃 | ۵ | منجبات | منجیات |
| ۹۹ | ۱۷ | ھما | دھما |
| ۱۰۱ | ۲ | خنقة | خلقه |
| 〃 | ۲۰ | ٹکرے | ٹکڑے |
| 〃 | ۲۱ | اغضاے | اعضاے |
| ۱۰۴ | ۱۳ | بیٹے | بیٹھے |
| ۱۰۵ | ۸ | رکھدی | رکھدیے |
| ۱۰۵ | ۱۰ | ٹھڑے | ٹھہرے |
| ۱۰۶ | ۱ | زحرون | زرخردن |
| 〃 | ۱۱ | یاکہ | تاکہ |
| ۱۰۷ | ۱۳ | ماتھہ | ہاتھہ |
| ۱۰۹ | ۱ | صنائع | صنائع |
| ۱۱۰ | ۹ | دصفت | وصفت |

| صفحہ | سطر | خطا | صواب |
|---|---|---|---|
| ۱۱۱ | ۸ | دکانون | وکانون |
| 〃 | ۱۶ | نزہر | نزے |
| ۱۱۵ | ۲۰ | ترکیت | ترکیب |
| ۱۱۶ | ۹ | دفترے | دفتریست |
| ۱۱۹ | ۸ | دلون | بادلون |
| 〃 | ۱۲ | چاہتے | چاہیے |
| 〃 | ۲۰ | یہی | بہی |
| ۱۲۰ | ۱۴ | صورت | سورت |
| ۱۲۱ | ۱۶ | [illegible] | [illegible] |
| ۱۲۲ | ۱۲ | [illegible] | [illegible] |
| ۱۲۵ | 〃 | [illegible] | [illegible] |
| ۱۲۹ | ۲ | بنیا | [illegible] |
| 〃 | ۵ | جیجر | جھجر |
| ۱۳۱ | ۱ | جاہیے | جانیے |
| 〃 | ۴ | منتہاہے | منتہاے |
| ۱۳۲ | ۱ | جس | حسن |
| ۱۳۶ | ۶ | الو | ام |
| ۱۴۳ | ۱۴ | جواب | خواب |

تمت

Marfat.com

# نصب الذريعة الى

# تحديد علوم الشريعة

قد طبع في المطبع مفيد عام الواقع
في بلدة آكره في سنة ١٣٠١
الهجرية

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی جعل كمال العلم وجمال الفهم وزلال الحلم حياة القلوب وزين النفوس و قوت الارواح وخصّ معارف العوارف وفوائد الافئدة بمزايا المعانی التی خلا عنها افراح الروح والراح والصلوة والسلام علی مصطفاه النبی الامیّ الذی كمل علوم الاوائل والاواخر بكتاب محكم وسنة قائمة وفريضة عادلة يا لها من انشراح وارتياح وعلی اله وصحبه اشباح الارواح القدسية وارواح الاشباح الملكوتية فی كل مساء وصباح

یہ ایک رسالہ مختصر ہے بیان مین علم وکتاب کے مراد اسکے لکھنے سے معلوم کرانا اسبات کا ہی کہ جب کوئی مسلمان یہ چاہے کہ وہ باطن وظاہر مین مطہر وطاہر ہوجائے اور سامنے اللہ کے قلب سلیم لیکر آئے تو وہ اولاً علم دین حاصل کرے اور تمیز مین علوم شریعت کے فنون وصنائع دنیا سے سعی بجلائے کہ جب شان علم کی اور نشان کتابون کا اوسکو معلوم ہوجائیگا اور وہ متحلی بعلم وعمل ہوکر مشغلۂ معرفت وعبادت ومطالعۂ کتب اسلام مین رہیگا تو اللہ سے امید ہے کہ ظاہر مین عالم دین اور باطن مین صاحب یقین ہوجائیگا دنیا مین فنون وصنائع بے گنتی ہین سب مین زیادہ اشرف واعلی یہی علم ہے ہر کوئی بشر کہ نہ ایک

فن یا صنعت یا حرفت سیکہتا ہے مسلمان کے لئے عمدہ حرفہ کسب علم ہے یہ علم بالاتفاق جملہ اہل علم وہ علم
ہے جو اللہ پاک کی طرف سے زبان انبیاء علیہم السلام پر اوترا ہے یا وہ علوم جو اس علم کے خدم وحشم ہین کیونکہ
وسائل کو حکم مقاصد کا ہوتا ہے بے معرفت علم نافع وعمل صالح کے ممکن نہین ہے کہ صلاح ظاہر وفلاح
باطن میسر آئے اکثر لوگ جو علوم زمانہ مین مشغول ہین وہ تمیز نافع کا ضار سے اور مہم کا غیر مہم سے نہین
رکہتے ہین اسیلئے نزدیک اللہ کے مبغوض ہوتے ہین گو نزدیک اہل دنیا کے عالم عارف ٹہہرین اور
عابر کتب وجامع یابس ورطب کیون نہون اہتمام ہمارے سلف کا تحصیل علم وتاہیل عمل مین تہا
اب نام ونشان اوسکا کسی جگہہ عربا وعجما دیکہا سنا نہین جاتا زہق الحق وجاء الباطل وفقد العالم
ووجد الجاہل اب تو ساری ہمت ابناء عہد کی تحصیل عیش ونشاط وجمع مال ومتاع انبساط مین منحصر
ہے پہر انمین اگر نادر کوئی فرد بشر علم سیکہتا ہے تو وہ دنیا کمانے کو نہ اسیلئے کہ نجات دارین حاصل ہو
یہ حال اونکا ہے جو متعلم علم دین ہین اونکا تو کچہہ ذکر ہی نہین ہے جو علم شرع سے معرض اور علوم
دنیا مین منہمک ہین اور اگر ہزار مین ایک نے یہ علم بنیت عمل سیکہا تو اوسکو یہ خبر نہین ہوتی ہے کہ کس
علم مین کون کتاب معتمد لائق العمل ہے اور کون نا معتبر مثلاً وہ نہین جانتا کہ اصول دین مین کون سی
کتاب ایسی ہے جسکے مطابق اپنے عقائد کو درست کرے یا کتب فقہ مین کونسی کتاب ایسی ہے
جسکے سارے مسائل مطابق نصوص کتاب وسنت ہین یا کتب حدیث مین کون کون سی کتابین مستند
ہین اور کون غیر مستند بلکہ وہ ساری کتب اسلام کو یکسان خیال کرتا ہے راجح مرجوح کا فرق نہین جانتا
حالانکہ واسطے عمل کرنے اور علم سیکہنے کے معلوم کرنا اس امر کا بہت ضرور ہے کہ کون حکم وروایت صحیح
ہے اور کون اصح اور کون ضعیف اور کون اضعف تاکہ ایسی حالت مین کہ یہ شخص ضعیف الاستعداد
قلیل العلم کثیر الجہل قصیر الفہم ہے اعلی سے اعلی علم کو اور افضل سے افضل عمل کو اپنے لئے اختیار کرے یہ نہو
کہ فرائض کو چہوڑے اور نوافل پر گرے اور واجب کو ترک کرے اور مباح ومستحب پر جہک پڑے
کیونکہ اکثر بیوقوف ایسا ہی کیا کرتے ہین اور اپنے خیال مین بڑے سمجہدار ہین بہت سے ہم ایسے ہین
کہ اونکو علم نہین اور چاہین تو حاصل کر سکتے ہین معہذا آپ کو عارف باللہ خدا کا ولی صاحب نسبت

خیال کرکے شغل علم و تکمیل علم سے علیحدہ رہتے ہین حالانکہ آدم سے تا این دم کوئی جاہل بلا عقیدہ اللہ کا ولی نہین ہوا ہے اور بہت سے عالم ہین کہ اونکو شعور و سلیقہ فرق کا درمیان خطا و صواب قوی وضعیف احکام و مسائل کے نہین ہے اور نہ کچہ بہرہ علم باطن سے رکھتے ہین معہذا آپکو علامۂ وقت فاضل برحق گمان کرتے ہین ؎

علم چندانکہ بیشتر خوانی ۔۔۔ چون عمل در تو نیست نادانی

یہ لوگ اگر چاہین تو بہت جلد علوم حقہ سے مستفید ہو سکتے ہین اسلئے کہ کتب علوم ظاہرہ و باطنہ تالیف ائمہ سلف و اولیاء امت جنکے ہم اور وہ دونون معتقد ہین کثرت سے میسر آتی ہین خصوصًا اس دور آخر مین اہل دین نے اونکے سہل الحصول کرنے مین بہت سعی فرمائی ہے عربی سے فارسی مین فارسی سے اردو مین ترجمہ کیا ہے اور طرح طرح سے قالب تیسیر مین لاکر اوسکی اشاعت کی ہے جزاہم اللہ عنا خیر الجزاء چنانچہ یہ دین حنیفیہ سے یسیر غیر عسیر تہا لکن اہل زمان و تمادا ست کو کسی وقت مین بہی اہل علم سے استغنا حاصل نہ تہا اور نہ ہو سکتا ہے شاؤ انام ابوا اور جبدن یہ استغنا حاصل ہو جائیگا جسکے آثار و قرائن فی الحال سر پر اہل زمان کے سایہ گستر ہین تو یکا یک ساعت عظمی بہی جلوہ گر ہو جائیگی غرضکہ اس رسالہ مین کچہ احوال علوم کا لکہا گیا ہے پہر ہر علم دین کے حدود و تعریفات بیان کرکے نشان کتب مولفہ اون علوم کا ذکر کیا ہے یہ وہ کتب ہین جو عدل کی ترازو مین تولی گئی ہین اور اپنے باب مین بیمثل و مثال ہین اور اوس باب مین ابواب علوم شرعیہ سے گویا نظیر اونکا تحقیقًا و تنقیحًا و تسدیدًا و تنقیدًا عزیز الوجود ہے طالب علم و راغب فی العمل اگر بوجہ قلت ہمت بحکم حولہا ندندن انہین چند کتب سنجیدہ و چیدہ کو جمع کرلے اور اونکے پڑہنے پڑہانے رواج دینے پر قناعت و کفایت کرے اور اپنے عقائد و اعمال و احوال و قالب کو میزان مین اون کتابون کے وزن کرے تو ہم اس بات کے اوسکے لئے ضامن ہوتے ہین کہ وہ سیدہا بہشت مین جائیگا اور فرضًا اگر بسبب ابتلاء ذنوب کبائر و صغائر اول وہلہ مین داخل جنت نہوا بلکہ جہنم مین گیا تو بہی بایک ندا یکدن بصورت مرنے کے توحید خالص مخلد فی النار نہوگا یہ بات ہمنے اسلئے لکہی ہے کہ حالت زمانہ دیکہکر یہ یقین آتا ہے کہ شاید اسوقت کے

نماز وروزہ وحج وزکوۃ والون مین ایسے لوگ کم ہین جنکے لیے توقع مغفرت ونجات کی بنیاد قواعد دین مبین پر کیجائے کیونکہ جب ظواہر حالات صحیح نہین ہین اور طرائق اسلام وسبل سلام سے ایک مسافت بعیدہ پر واقع ہین تو پھر ومعانی باطن کا کیا ذکر ہے کہ دل مین ایک ذرہ برابر ایمان بھی وقت امتحان کے ثابت نہین ہوتا ہے الا من علمہ اللہ ورحمہ آگے اللہ جانے کہ حقائق ماجریات اوسکے اماء وعبید کے کیا ہین انہ علیم بذات الصدور ہم خود جب اپنے حال ومآل پر نظر کرتے ہین تو بجز اسم کے کوئی رسم اور سوا اثر کے کوئی عین مراتب اسلام مین سے نہین پاتے ہین اگرچہ ہماری لن ترانی وبالاخوانی نے ایک جہان کو دہوکا دے رکھا ہے ؎

بہت شور سنتے تھے سینہ مین دل کا
جو دیکھا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا

حدیث مین آیا ہے ایک ایسا وقت آئیگا کہ آدمی صبح کو مومن شام کو کافر شام کو مومن صبح کو کافر ہو جایا کریگا وہ زمانہ شاید یہی ہمارا زمانۂ پرآشوب ہے یہ وہ وقت ہے کہ اوسمین مومن خدا پرست کے لئے کوئی رستہ نجات کا اور باعث بچاؤ کا آگ دوزخ سے سوا اسکے کہ لحد مین جا کر سو رہے باقی نہین رہا نہ امن ایمان کا ہے نہ سلامتی اسلام کی نہ آرام جان کا نہ اطمینان حفظ آبرو کا نہ بقا مال کا نہ صلاحیت اولاد کی ہے نہ موافقت احباب کی نہ انسانیت ازواج مین ہے نہ اہلیت اقارب مین ہر شخص بجائے خود آزاد ہے نہ قید دین کی ہے نہ پابندی شرع کی نہ پروا وضعداری کی نہ شرم کسی بڑے چھوٹے کی نہ حیا کسی دیندار سے بلکہ اہل علم ودین تو جیفۂ سگ وخوک سے بھی بدتر ہو گئے ہین اور بندگان درہم ودینار اشرف خلق ٹھیرے ہین ؎

بیا در بزم رندان تا ببینی عالم دیگر
بہشتے دیگر وابلیس دیگر آدمے دیگر

یہ ذکر اون علماء کا ہے جنکے فضائل وفواضل کتاب وسنت مین آئے ہین نہ ان علما کا جو اس عصر پرشور وشغب مین محصل ناموری وصاحب جنگ زرگری ہین اور بازارون وگلی کوچہ مین مجادلہ ومکابرہ وغلط گوئی وبالاخوانی ودعوی ہمہ دانی پر نازان وشادان پڑے پھرتے ہین اور اس عمل کو موجب فضیلت دنیا ومغفرت آخرت بلکہ باعث رضوان الہی سمجھکر سمجھے مسلمانون وعالمون صالحون

پر زبان طعن و دشنام کو کھول کر نظر حقارت سے سب کو دیکھتے اور اونکی غیبت زبان سے کرتے اور کان سے سنتے ہین اور اپنے مخالفین کو جاہل بیوقوف وابلہ و بے شعور سمجھتے ہین سو ہم اُنکے لئے بھی اس بات کے ذمہ دار ہوتے ہین کہ یہ کہڑے جہنم مین چلے جائینگے انکو جنت کی ہوا بھی نہ لگے گی دلیل ہماری اس دعوی پر وہ احادیث صحیحہ ہین جو بمقدمہ ترہیب آئی ہین حضرت نے بعض اہل ایمان کے لئے ضمانت جنت کی اور بعض اصحاب عصیان کے لئے ضمانت جہنم کی قبول فرمائی ہے سو اوسکا مصداق ہر زمانہ مین موجود ہوتا ہے اسمین جگہہ استبعاد کی کیا ہے ہم وارث پیغمبر بھی اوسی طرح ضامن وکفیل جنت و نار کا ہو سکتا ہے جسطرح کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئے تھے ہم کہان تہے کہان پہنچے اس رسالہ مین ایک مقدمہ ہے بیان مین علم کے اور تذکرہ ہے علوم شرع کا ترتیب حروف معجمہ پر خاتمہ مین فہرس ہے اپنی کتب مؤلفات کی جنکو ہمنے بغرض استفادہ جمع وتالیف کیا ہے نہ بغرض افادہ اور اگر افادہ بھی کسی جگہہ منظور ہے تو اولاً اپنی اولاد و احفاد کا پہر اون لوگون کا جو تعصب دین اور محبت دنیا سے کسی قدر فارغ البال ہین نہ اونکا جو اسم عالمیت یا اسلامیت مین محض تلفظاً ورسماً شرکت رکہتے ہین اور کام اونکا عداوت مسلمین اور ضرر رسانی اہل ایمان ہے اور اپنے نفس پر قیاس کرکے سب کو اپنا ہی سا مفسد و بددین خیال کرتے ہین بہر حال ہر چند اس رسالہ مین ذکر علوم وکتب ملت اسلام کا کیا گیا ہے لیکن اس جگہہ اجمالاً یہ کہا جاتا ہے کہ انفس کتب دین اور اعلی اسفار مسلمین کتاب عزیز ہے پہر صحائف سنن سید المرسلین پہر مؤلفات ائمہ دین پہر ان ائمہ کی تالیفات سب ایک رتبہ مساوی مین نہین ہے بلکہ جملہ تالیفات مین ہر کسی امام یا عالم باللہ یا عارف باللہ کی ایک یا دو کتاب یا زیادہ ایسی ہین کہ وہ اپنے باب مین بے مثل و مثال ہوتی ہین یا کسی سے کسی علم خاص مین کوئی ایسی کتاب بنگئی ہے جسکا جواب نہوا اور وہ اوس باب مین مغنی ٹہیری جیسے علم تفسیر مین تفسیر ابن کثیر فتح القدیر فتح البیان ونحوہا یا علم حدیث مین صحاح ستہ یا علم احکام مین منتقی وبلوغ المرام یا علم فقہ مین نیل الاوطار سیل جرار دلیل الغمام درر بہیہ و مسک الختام و روضہ ندیہ یا علم طبقات علما مین بدر طالع و تاج مکلل یا علم اسماء

صفات مین جوائز وصلات یا علم ادعیہ مین نزل الابرار یا علم لغت مین صحاح وقاموس یا علم تاریخ مین
کتاب العبر ونحوہا یا علم توحید وصفات مین تالیفات شیخ الاسلام ابن تیمیہ وابن القیم وامثالہما یا علم برزخ
مین تالیفات سیوطی یا علم ترغیب وترہیب مین کتاب منذری یا علم آخرت مین کتاب احیاء العلوم
یا سلوک مین کتاب عوارف ورسالہ قشیری ومدارج السالکین وریاض مرتاض یا طبقات اولیاء
مین طبقات شعرانی وذخیرۃ الخیرہ وتقصار یا شروح حدیث مین فتح الباری وعون الباری وسراج
وہاج یا علم مکاشفہ مین فتوحات مکیہ ونحوہا یا علم تطبیق مین کتاب حجۃ اللہ البالغہ یا علم معاصی مین
کتاب زواجر عن اقتراف الکبائر غرضکہ میدان اس بیان کا نہایت وسیع ہے ساری کتب منتقاۃ کا
اس جگہہ بیان کرنا نہایت مشکل ہے مرد ہوشمند حق پسند طالب صادق راغب اتقی ادنی فکر وروّیہ
سے یا باخبار عالم عابر احوال مذکورہ واسفار مسطورہ کو بخوبی دریافت ومعلوم کرسکتا ہے اور یہ بہی
جان سکتا ہے کہ جتنے علوم کا ذکر اس رسالہ مین مرقوم ہے اونمین کون سا علم اصل ہے اور کون سا
فرع اور واسطے اصلاح ظاہر وباطن کے کس علم کا حاصل کرنا مقدم ومہم ہے کیونکہ ؎

| | |
|---|---|
| عمر قصیر آمد وعلت کثیر | آنچہ ضروری ست ہمان پیش گیر |

پہر ہر علم وکتاب سے خواہ وہ تالیف حنفی ہو یا شافعی یا غیرہما بقدر مقدور حصہ کافی ونفع وافی
اوٹہائے یہ نکرے کہ کسی ایک عالم یا ایک کتاب پر جامد ہوجائے اسلئے کہ فیض مبدء فیاض کا منحصر
کسی ایک موضع خاص ومقام مختص مین نہین ہوتا ہے ہر امتی کو نصیب اوسکا علم نافع وعمل
صالح سے دیا گیا ہے ؎

| | |
|---|---|
| چہ خوش گفت دانا کہ دانش بسی ست | ولکن پراگندہ با ہر کسی ست |

جب کوئی آدمی ایک محل پر قصر کرتا ہے توفیض عام ظاہر وباطن سے محروم رہجاتا ہی کو وہ اپنے
جی مین یہ سمجھے کہ مین درجہ کمال کو پہونچ گیا ہون اور مجکو واسطے رجاء مغفرت کے اتنا ہی کافی ہے
لکن نفس الامر مین یہ فہم خطا ہے اور صواب سے بہت دور اسی طرح کسی ایک نوع خاص علم پر علوم
دین سے قصر کرنا موجب حرمان کا بقیہ فضائل سے ہوتا ہے مثلاً زراوی علم حدیث ہو یا ناقل تفسیر یا فقیہ

Marfat.com

یا زاہد سفیہ بلکہ لائق حال مسلمان خدا طلب مغفرت جو کی یہ ہے کہ ہر علم سے اصول دین کے اگر بہرۂ وافی ہاتھہ نہ آئے تو بقدر ضرورت کے علوم ہمہ تو ضرور ہی حاصل کرے تا کہ علم مین کامل اور عمل مین صالح ہو جائے ادنی درجہ اس منصب کا یہ ہے کہ قرآن کریم کو ہمراہ دو ایک تفاسیر جامع کے اتقان کے ساتھہ حاصل کرے پہر مزاولت صحاح ستہ کی رکہے پہر کتب فقہ سنت کی پہر کتب ادعیہ و اذکار کی پہر کتب علم باطن کی ان کلمہ یکن واہل فطلع عمرت دراز باد کہ این ہم غنیمت است۔
اگر کسی کو اتنا علم بہی نہین ہے اور وہ مدعی علم ہے تو وہ اپنے دعوی مین کاذب ٹہیر لیگا درجۂ اوسط یہ ہے کہ کتب علوم مذکورہ کو ہمراہ کتب شروح حدیث و فقہ سنت کے حاصل کرے اور ہمیشہ اونکی مزاولت و دراست رکہے خواہ مولف بنے یا نہ بنے اعلی درجہ یہ ہے کہ جسقدر علوم اسلام اس رسالہ مین لکہے گئے ہین ان سب پر اطلاع و عبور حاصل ہو پہر نری آگاہی معانی و عبارات پر قانع نہ ہو عامل معانی و اشارات بہی ہو علم و عمل کا غلبہ جان و تن پر وہان تک پہنچ جائے کہ دنیا نظر سے اور سوا اللہ کے کوئی معبود و مطلوب و مقصود و محبوب باقی نہ رہے بلکہ علم سے معلوم کو پہنچے اور عمل سے معمول لہ تک عروج کرے کیونکہ اصل مقصود ان سارے علوم و معمولات سے یہی تقرب الی اللہ و حضور حظیرۃ القدس ہے پس بس یہ سب اس عالم اسباب مین وسائل وصول الی المراد مین دگر نہ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ پہر اگر کسی کو یہ منظور ہو کہ ساری کتب علوم مذکور کی نام و نشان پر مع اسامی مؤلفین اطلاع حاصل ہو تو وہ اولا کتاب کشف الظنون کو دیکہے پہر ابجد العلوم کو پہر خاص کر دریافت کتب علم تفسیر کے رسالہ اکسیر کو اور واسطے معرفت کتب علم حدیث کے اتحاف النبلاء کو مطالعہ کرے یہ کتابین بحمدہ تعالی میسر آتی ہین نتیجہ ان سب فن و محن کا حسن خاتمہ ہوگا انشاء اللہ تعالی فمن زحزح عن النار و ادخل الجنۃ فقد فاز و ما الحیاۃ الدنیا الا متاع الغرور وقال تعالی تلک الدار الآخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین وقال تعالی ایاک نعبد وایاک نستعین ہذا آخر الخطاب فی عنوان ہذا الکتاب والحمد للہ رب الارباب والصلوۃ والسلام علی

Marfat.com

رسوله محمد وعلی واله واصحاب الی یوم الحساب ۞

## مقدمہ بیان مین علوم کے

مطلق علم کا تصور کرنا ضروری ہے یا نظری جسکی تعریف بیان کرنا مشکل ہے یا مشکل نہین ہے پہلی بات مذہب ہے امام رازی کا دوسری بات مذہب ہے امام الحرمین وغزالی کا تیسری بات مذہب ہے جمہور کا یہی راجح بھی ہے سو جب یہ تصور نظری سہل التعریف ٹھیرا تو اسکی تعریف مین مندرہ قول ہین ہر قول پر ایراد آتا ہے وہ قول جسکو علامہ شریف نے احسن ماقیل فیہ کہا ہے یہ ہے ہو صفة یتجلی بها المذکور لمن قامت هی به ومعناه انه صفة ینکشف بها لمن قامت به ما من شانه ان یذکر انکشافا تاما لا اشتباه فیه انتهی ف ۱ علم بالشئی مستلزم ہے وجود کو اوس شئی کے ذہن مین یا ایک علاقہ ہے درمیان عالم ومعلوم کے ذہن مین اول مذہب ہے فلاسفہ وبعض متکلمین کا اور ثانی مذہب ہے جمہور اہل کلام کا پہلے قول پر یہ امر بلانزاع ثابت ہے کہ جب کوئی شئے معلوم ہوتی ہے تو تین امر متحقق ہوتے ہین ایک صورت حاصلہ ذہن مین دوسرے ارتسام اوس صورت کا ذہن مین تیسرے قبول کرنا نفس کا اوس صورت کو پھر یہ بات کہ علم انمین سے کون شئی ہوا سو ہر طرف ایک گروہ گیا ہے پھر اسمین اختلاف ہے کہ علم مقولہ کیف ہے یا انفعال یا اضافت اصح یہ ہے کہ مقولہ کیف ہے رہا معلوم سو وہ مقولہ جوہر ہے یا کوئی اور مقولہ ف ۲ معنی حقیقی لفظ علم کے ادراک ہین اگرچہ اطلاق علم کا کبھی نام علم پر آتا ہے جیسے علم تفسیر وعلم حدیث اور کبھی مسئلہ خاص پر جسطرح کہ فلان شخص علم حدیث یا قرآن جانتا ہے اور کبھی تصدیق پر اوس مسئلہ کی دلیل سے اور کبھی اوس ملکہ پر جو بکثرت سے اوس تصدیق کے حاصل ہوتا ہے ف ۳ تمائز علوم کا فی نفسہا موضوعات سے ہوتا ہے اگرچہ کبھی کسی دوسری شئے سے بھی یہ امتیاز حاصل ہونا جائز ہے جیسے غایت ومحمول پھر موضوع علم وہ شئی ہے جسکی طرف موضوعات مسائل متحمل ہون یہی مطلب ہے اس قول کا مایبحث فیہ عن عوارضہ الذاتیة مبادی وہ معلومات ہین جنکا استعمال علوم مین واسطے بنا مطالب کے

ہوتا ہے مسائل علوم وہ قضایا ہیں کہ ہر علم میں نسبت اون کے محمولات کی ہمراہ دلیل کے طرف موضوعات
مطلوب ہوتی ہے غایت علم وہ ہے جسکے لئے علم طلب کیا جاتا ہے جیسے غایت علم کتاب و سنت
کی یہ ہے کہ اوسپر عمل کیا جائے **فائدہ** تقسیمات معتبرہ واسطے علم کے پانچ ہیں ہر عالم نے تقسیم علوم
کی اعتبارات مختلفہ سے کی ہے سب سے بہتر وہ تقسیم ہے جو صاحب مفتاح السعادہ نے کی ہے کہ
ہر شئے کا وجود چار طرح پر ہوتا ہے کتابت عبارت اذہان اعیان میں اور ہر سابق وسیلہ ہے طرف لاحق کے
خط دلیل ہے لفظ پر لفظ دلیل ہے ما فی الذہن پر ما فی الذہن دلیل ہے ما فی الاعیان پر وجود عینی ہر
کا اصل وجود حقیقی ہوتا ہے اور وجود ذہنی میں اختلاف ہے کہ حقیقی ہے یا مجازی اور اول کی دو نوع اول
قطعاً مجازی ہیں اور جو علم متعلق ہر سہ قسم کے ہے وہ البتہ آلی ہے اور جو علم متعلق باعیان ہے وہ عملی ہے
یا نظری پھر ہر ایک میں انہیں سے اگر بحث اس راہ سے ہے کہ وہ ماخوذ ہے شرع سے تو وہ علم شرعی
ہے اور اگر اس راہ سے ہے کہ مقتضای عقل ہے تو علم عقلی ہے یہ سب چالیس اصول ہوئے ہر اصل کی
انواع ہیں اور ہر نوع کے فروع ہیں جنکی گنتی ڈیڑھ سو نوع تک پہنچتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ کہ
اصل ششم میں سارے علوم شرعیہ داخل ہیں اور سب اصول کے اعتبار سے تین سو پانچ علم ہوتے
ہیں ہمنے ذکر ان علوم کا کتاب ابجد العلوم میں کیا ہے **فائدہ** تعجب کا محل نہیں [illegible]
کتاب پر جو طول طویل ہو بہ نسبت تالیف و وضع و ترصیف کے بہت سہل بات ہوتی ہے [illegible]
عظیمہ و ہیاکل قدسیہ کو دیکھو کہ جو شخص قوت و قدرت نہیں رکھتا ہے وہ اون کے [illegible]
کرتا ہے اور اگر اوس معترض سے کہا جائے کہ تو ایک خشت یا سنگ [illegible]
اسی طرح رکھدے جسطرح کہ بانی نے رکھا ہے تو ہرگز وہ نہ کرسکے [illegible]
الفصاحت **حکایت** استاذ البلغا قاضی عبد الرحیم بیسانی نے عماد اصفہانی کے [illegible] کلام
پر استدراک کیا تھا بطور معذرت یہ لکھا تھا انه قد وقع لی شئی وما ادری اوقع لک ام لا وها
انا اخبرک به وذلک انی رایت انه لا یکتب انسان کتابا فی یومه الا قال فی غده لو غیر
هذا لکان احسن ولو زید لکان یستحسن ولو قدم هذا لکان افضل ولو ترک هذا لکان اجمل

Marfat.com

وهذا من اعظم العيوب وهو دليل على استيلاء النقص على جملة البشر انتهى هذا اعتذار
قليل المقدار عن جميع الايرادات والانظار اجمالا واما التفصيل فهو في موضع كل علم
مع توجیہ بانصاف وحلم اسی طرح معاصرت اصل منافرت ہوتی ہے سوا اون لوگون کے جو
صاحب حظ عظیم ہین ایسے لوگ ہر عہد مین کم ہوئے ہین جنہون نے انصاف کیا اور اعتساف سے
دور رہے ورنہ تالیف کرنا نشانہ اعتراض بننا ہے منشا اعتراض کا غالبًا جہل یا قلت علم و اطلاع یا حجاب
طبع و رسم ہوتا ہے لیکن عاقبت حسنیٰ اکثر واسطے معترض علیہ کے ہوتی ہے ۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| مسنون شوم زہر کہ بمن کج کند نگاہ | | تیر کج ست آیۂ رحمت نشانہ را | |

ف ۶ شرف و فضل علم کا اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ نے فرمایا ہے هل يستوي الذين يعلمون
والذين لا يعلمون یعنی عالم وجاہل برابر نہین ہوتا ہے عالم عالم ہے اور جاہل جاہل ہے و
**قال تعالیٰ** يرفع الله الذين آمنوا منكم والذين اوتوا العلم درجات اور احادیث
فضائل علم کی مشہور ہین بسبب قوت دلیل کے حاجت ذکر کرنے اخبار کی اس جگہ نہین ہے
اور اگر دل نہ مانے تو طرف کتاب مکارم الاخلاق ترجمہ ریاض الصالحین نووی کے اور طرف
کتاب العلم احیاء العلوم کے رجوع کرنا چاہیے اسپر بھی قناعت نہ ہو تو کتاب مشکوۃ المصابیح و کتب
صحاح ستہ و کتاب تیسیر الوصول موجود و متداول ہین وفيها ما يشفي العليل ويروي الغليل
ف کوئی شئے دنیا مین علم سے زیادہ مزے دار اور فائدہ بخش نہین ہے کیونکہ یہ ایک لذت روحانی
محض ہے اور لذت جسمانی حقیقت مین دور کرنا الم کا ہوتا ہے مثلاً کھانے مین جو مزہ ملتا ہے وہ
دور کرنا الم گرسنگی کا ہی یا جو لذت جماع مین حاصل ہوتی ہے وہ دفع الم امتلاء ہے بخلاف لذت روحانی
کے کہ وہ لذائذ جسمانیہ سے الذ و اشہی ہوتی ہے امام محمد بن حسن شیبانی وقت حل مشکل علم کے
یہ کہتے تھے این ابناء الملوك من هذه اللذة خصوصًا جبکہ تفکر حقائق ملکوت و اسرار لاہوت
مین ہو کہ پھر اوسکے برابر کوئی لذت نہین ہے کتاب التفکر احیاء العلوم کو دیکھو اللہ کی قدرت نظر
آتی ہے یہ وہ لذت ہے جسمین عزل و نصب نہین ہوتا ہمیشہ قائم رہتی ہے اور کوئی اوسمین مزاحم

Marfat.com

نہین ہوتا ہے معلومات نہایت عجیب و غرائب ہین اسی طرح شہر والا بہی صحبت ہی مخلا جس والی کا
کو دیکہو وہ بہی تمنا کرتا ہے کہ اوسکی عزت مثل عزت اہل علم کے ہو کیونکہ موانع پیدا ہیں کہ علی ہذا
مطلب سے مانع ہین یہ شرف علم کا لذاتہ ہے رہا شرف لغیرہ سو واضح لکہی ہین ایسا ہے کہ علم ایک
قوی ہے طرف اعظم الذائذ اخرویہ و سعادت ابدیہ کے اور دنیا مین عز و وقار و نفوذ حکم ہے لوگون
اور سارے طبائع اہل علم کا احترام کرتے ہین اغنیا و ترک و اجلاف عرب کو دیکہو کہ اونکی طبیعتین اسی
پر پیدا ہوئی ہین کہ وہ اپنے شیوخ کی توقیر بجا لاتے ہین یہ اسلئے کہ وہ مختص ہین ساتہہ مزید علم کے
یہ علم تجربہ سے حاصل ہوا ہے بلکہ بہائم بہی انسان کی توقیر کرتے ہین کیونکہ اونکو بہی اتنا شعور
حاصل ہے کہ وہ یہ بات جانتے ہین کہ انسان ہمارے درجے سے آگے بڑہا ہوا ہے لہذا جب آدمی
کسی جانور کو زجر کرتا ہے تو وہ منزجر ہو جاتا ہے حالانکہ قوت مین انسان سے اضعاف مضاعف ہے
ایک فیلبان اتنے بڑے جانور کو قابو مین کر لیتا ہے ایک لڑکا سو اونٹ کی قطار کہینچکر جہان چاہے
ہانک لیجائے ف ۵ نفع علم کی یہ صورت ہے کہ سعادت دو قسم مین منحصر ہے جلب نفع کا اور دفع
مضرت کا ہر ایک انمین سے دینی و دنیوی ہے یہ چار قسمین ہوئین علم ان سب اقسام پر شامل ہے
علم مین کوئی شے بحیثیت علم ہونیکے نہ مضر ہے اور نہ مذموم اسیلئے کہا ہے کہ علم شے ہے اور جہل لا شے
جس طرح کہ جہل مین کوئی شے بحیثیت جہل ہونیکے نافع نہین ہے وہ کونسا علم ہے جسمین کوئی منفعت
امر معاد یا معاش کے نہین ہے یا کوئی کمال انسانی نہین ہے بعض علوم مین جو اس بات کا وہم
ہوتا ہے کہ وہ مضر و غیر نافع ہے اسکی وجہ یہی ہے کہ جن شروط کے مراعات علم مین ضروری
ہے اونکا اعتبار نہین کیا جاتا کیونکہ ہر علم کے لئے ایک حد ہے جس سے وہ تجاوز نہین کرتا مثلا
کوئی کسی علم کی نسبت گمان زیادہ اوسکی نہایت سے کرے جیسے یہ خیال کرے کہ علم طب سارے
امراض سے صحت دیتا ہے حالانکہ یہ بات نہین ہے کہ کوئی ایسا مرض بہی ہے کہ اوس سے اکثر مریض
کے صحت نہین ہوتی ہے یا کسی علم کی نسبت گمان زیادہ اوسکے رتبہ سے شرف مین کرے جیسے
یہ خیال کرے کہ علم فقہ اشرف علوم ہے حالانکہ یہ بات نہین ہے علم توحید قطعا اشرف ہے

Marfat.com

یا کسی علم سے وہ قصد کرے جو اوسکی غایت نہین ہے مثلاً اسلئے سیکھے کہ مال وجاہ حاصل ہو حالانکہ
علوم سے یہ غرض نہین ہے بلکہ غرض اوس سے اکتساب بلکہ اطلاع ہے حقائق امور و تہذیب نفوس پر
حالانکہ جو کوئی علم واسطے احتراف کے سیکھتا ہے وہ عالم نہین ہوتا ہے بلکہ مشابہ عالم ہوتا ہے علماء
ماوراء النہر پر جب یہ بات مکشوف ہوئی اور اونکو یہ خبر ملی کہ بغداد مین مدرسے بنائے جاتے ہین تو
اونہون نے علم کا ماتم کیا اور کہا کہ ارباب ہمم علیہ والنفس زکیہ قصد علم کا بسبب شرف و کمال علم کے
کیا کرتے تھے اور اوسمین مشغول ہوتے تھے اور اہل علم کے پاس آکر نفع لیتے تھے اور جب علم پر
اجرت و مزدوری ٹھیری تو اب خسیس و رذیل و کاہل لوگ وہان آئینگے اور علم گھٹ جائیگا
اور خوار و ذلیل ٹھیریگا چنانچہ ایسا ہی ہوا دور نہ جاؤ اسی ہمارے ملک مین دیکھو کہ جب تک مدارس
نہ تھے علم بہت تھا اور اولاد شرفا و شیوخ طلب علم مین سفر بر و بحر کرتے تھے اور اونکے علم مین برکت
ہوتی تھی جب سے کثرت مدارس کی ہوئی قلب ماہیت ہو گیا علم اوٹھ گیا جہل رہگیا اب یہی مدارس
آب و گل رہگئے ہین اور صاحب علم و دل مفقود ہو گئے **ف ۹** تعلیم کے لئے مراتب ہین اہم فالاہم
کو مقدم کرنا چاہئے وسیلہ پہلے ہوتا ہے پھر مقصد یعنی فرض عین کو مقدم کرے فرض کفایہ پر پھر
اوسکو مندوب الیہ پر پھر اوسکو مباح پر پھر فرض کفایہ مختلف ہوتا ہے تاکد و عدم تاکد مین بحسب
خلو اعصار و امصار کے علماء سے دیکھو بہت سے شہر ایسے ہین کہ اونمین فرائض دان ایک ہی
شخص یا دو شخص میسر آتے ہین بلکہ بعض جگہہ اب ایک بھی عالم فرائض نہین ملتا حالانکہ فقہا کو تلاش کرو
تو بیس آدمی ملینگے ایسی جگہہ حساب کا سیکھنا بہ نسبت اصول فقہ کے موکد تر ہوتا ہے یا بہت سے بلاد
ایسے ہین کہ وہان ایک بھی مفسر محدث دلیل شناس نہین ہے اور اہل فقہ کثرت سے موجود ہین تو وہان
تعلم قرآن و حدیث کا فقہ پر موکد تر ہے **ف ۱۰** فرض عین جسکا سیکھنا واجب ہے وہ چیز ہے جسکو
شرع نے خاص نفس پر ایک شخص کے واجب کیا ہے اور فرض کفایہ وہ ہے جسکو ایک جماعت
پر واجب ٹھیرایا ہے کہ وہ سب اوسکو بجا لائین پھر اگر ایک نے بھی اونمین سے وہ کام کیا تو
اوروں کے ذمہ سے وجوب اوسکا ساقط ہو جاتا ہے وہ علوم جو بحسب شہرت فرض کفایہ ہین

Marfat.com

ہر وہ علم ہے جس سے قوام امر دنیا و قانون شرع مین بے نیازی حاصل نہین ہو سکتی ہے جیسے
فہم کتاب و سنت اور حفظان دونون کا تحریفات غالین و انتحال مبطلین و تاویل جاہلین سے
اور معرفت عقائد کے ساتھہ اقامت برہان حدیث و قرآن سے اور ازالہ شبہات کا اور شناخت کا
اوقات عبادات کا اور معرفت فرائض و احکام شرعیہ کے و حفظ ابدان و اخلاق و سیاسات کا اور
جو علوم انکے وسائل ہین اونکا بہی یہی حکم ہے جیسے علم صرف و نحو و لغت و معانی و بیان و اصول
فقہ و تفسیر و حدیث و اسمار رجال وغیرہا اور تفاوت انکے درجات کا تاکید مین بحسب حاجت کے ہوتا ہے

ف ۱۱ علم واسطے بشر کے ایک امر طبیعی ہے بشر اوسکی طرف محتاج ہوتا ہے امتیاز انسان کا سائر
حیوانات سے اسی فکر و ادراک کلیات سے ہے جنکے سبب سے تحصیل معاش کرتا ہے اور الله
و رسل کی بات کو مان کر عمل و اصلاح آخرت مین مشغول ہوتا ہے ورنہ حس و حرکت و غذا و اعضا
و دل وغیرہ امور لوازم حیوانیت مین سارے بہائم شریک انسان کے ہین یہ علم و کتابت لوازم
تمدن سے ہے حکمت الہیہ کی اقتضا سے انسان کو نطق با حروف ملفوظہ مرحمت ہوئے پہر ترکیبات
حروف سے مختلف زبانین نکلین علوم متنوعہ حادث ہوئے پہر جنکی ہمتین بلند تہین اونہون نے
نرے محاورہ پر اکتفا نکیا بلکہ استنباط معارف کا فرمایا تلاحق افکار سے ازدیاد علوم کا ہوا

ف ۱۲ اول ظہور علم و کتاب کا یون ہوا کہ آدم علیہ السلام عالم جمیع لغات تہے لقولہ تعالی
وعلم آدم الاسماء کلہا امام رازی نے کہا ہے المراد اسماء کل ما خلق الله تعالی
من اجناس المخلوقات بجمیع اللغات التی یتکلم بہا ولدہ الیوم پہر سب سے پہلے جنہے
قلم سے لکہا ادریس علیہ السلام ہین یہ پوتے تہے شیث بن آدم کے انکا لقب ہرمس الہرامسہ
مثلث بالنعمہ تہا یہ پیغمبر بادشاہ حکیم تہے طوفان سے پہلے جتنے علم دنیا مین ظاہر ہوئے وہ انہین
سے ہوئے علم طب بہی انہین سے نکلا

ف ۱۳ یہ بحث کہ منشا اختلاف کتب کا کیا ہے اور لوگ
بحسب مذاہب و دیانات کے کتنی قسم پر ہین اور بحسب علوم کے کتنے اقسام پر ہین اس جگہہ ضرور
نہین ہے اسکا ذکر ابجد العلوم و کشف الغمہ مین ہمنے تفصیلاً کیا ہے جی چاہے دیکہے علوم اسلام

Marfat.com

سوادنکی صورت یہ ہے کہ عرب کا ملک آخر عصر جاہلیت مین متفرق و پریشان ہو گیا تہا اللہ نے ہمارے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہیجا قبائل عرب ایمان لاکر ملتزم شریعت اسلام ہو گئے اعتقاداً
وعملاً بعد حضرت کے زمانہ عثمان رضی اللہ عنہ مین مشارق و مغارب ارض مفتوح ہوئے دولت
فرس و روم سب ہاتہہ مین اسلام کے آئی عرب کو صدر اسلام مین کچہہ توجہ طرف علوم کے نہ تہی
یہی لغت عرب تہے اور معرفت احکام شریعت کے اور قدر رسے عارف طب تہے آخر عصر تابعین
تک اتحاد کلمہ کا اور اجتماع اخذ و عمل کتاب و سنت پر رہا پہر اختلاف آراء وانتشار مذاہب کا ہوا
نوبت تدوین وتحصین کی آئی ف ۱۴ حاجت تدوین کی یون ہوئی کہ صحابہ وتابعین کا عقیدہ
بسبب برکت صحبت نبوی و قرب عہد مصطفوی و قلت اختلاف و ندرت واقعات کی خالص مخلص
تہا وقت حاجت و ضرورت کے طرف ثقات کے رجوع کرتے تہے تدوین علم شرائع واحکام سے
مستغنی تہے بلکہ بعض سلف کتابت علم کو مکروہ رکہتے تہے کہتے تہے کتابت مین زیادت ونقصان
ممکن ہے اور حفظ مین تغیر نا ممکن حافظ تکلم بعلم کرتا ہے اور مخبر عن الکتابۃ مخبر بالظن ہوتا ہے لکن
ٹہیک بات یہی ہے کہ کتاب و سنت دونون سے ثابت ہے اور حفظ مین بہی تغیر بطرق
نسیان و سہو وغیرہ آسکتا ہے بہرحال جب اسلام منتشر ہوا اور امصار مین وسعت ہوئی اور صحابی
اقطار زمین مین پہیل گئے اور فتنے برپا ہوئے اور اختلاف آراء کا ہوا اور کثرت فتاوی کی ہوئی
اور لوگ طرف کبراء واکابر کے آنے لگے تب اہل علم ودین نے تدوین حدیث وفقہ مین ہاتہہ ڈالا
اور علوم قرآن و سنت کو جمع کیا اور نظر واستدلال واجتہاد واستنباط وتمہید قواعد واصول وترتیب
ابواب وفصول وتکثیر مسائل مع الدلائل وایراد شبہات مع الاجوبہ وتعیین اوضاع واصطلاحات و
تبیین مذاہب واختلافات کرنے لگے یہ ایک مصلحت عظیمہ وفکرت مستقیمہ تہی جسکو مستحب سمجہا بلکہ
واجب ف ۱۵ سب سے پہلے تالیف اسلام مین جسنے کی وہ امام عبد الملک بن جریج بصری ہین متوفی سنہ ۱۵۵
یا سعید بن ابی عروبہ متوفی سنہ ۱۵۶ یا ربیع بن صبیح متوفی سنہ ۱۶۰ پہر سفیان بن عیینہ و مالک بن
انس نے مدینہ مین اور عبد اللہ بن وہب نے مصر مین ومعمر و عبد الرزاق نے یمن مین وسفیان

Marfat.com

وسفیان ثوری و محمد بن فضیل بن غزوان نے کوفہ مین و حماد بن سلمہ و سعید بن عروبہ نے بصرہ مین
و ہشیم نے واسط مین و عبد اللہ بن مبارک نے خراسان مین تالیفات کین مطمح نظر ان سب علماء کا
تدوین سے فقط ضبط معاقد قرآن و مقاصد حدیث و ربط معانی قرآن و سنت تھا پھر اصول و احکام
مین تالیف ہونے لگی جو شامل وسائل کے طرف ان علوم کے تھی ف ۱۶ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
تبع تابعی یا تابعی ہین علی الاختلاف امام مالک تبع تابعی ہین امام شافعی شاگرد امام مالک ہین امام
احمد شاگرد شافعی ہین ان چارون امام نے کوئی تالیف سنن کی یعنی فقہ مصطلح مین نہین کی مگر
موطا امام مالک کے اور مسند امام احمد کا مشہور ہے انکے زمانے کے متصل زمانہ اصحاب صحاح ستہ
کا تھا انکی تالیفات علم حدیث و جمع سنن و تنقیح صحیح و ضعیف سنت مین ہوئے یہ دونون انکا
علم فقہ و حدیث کے اہل زمانہ مشہود لہا بالخیر مین گذرے ہین بموجب اس حدیث کے جسمین
چار قرن کا ذکر آیا ہے اور مسلم نے اوسکو اپنے صحیح مین روایت کیا ہے اسلئے یہ کتب ہشتگانہ
یعنی موطا و مسند احمد و صحاح ستہ افضل کتب روی زمین مین بعد کتاب اللہ کے ہین تفاوت
مدارج کا بحسب صحت و شہرت و قبول کے ایک علحدہ بات ہے محل اسکا کتب اصول حدیث
ہین و ار مدار سارے اسلام و احکام دین کا انہین کتب ہشتگانہ پر ہے اگر کسیکو علم ان کتب کا
ہر وجہ اتقان و سماع صحیح ہمراہ شروح کے حاصل ہو تو نعمت کبری ہے اور وہ شخص لائق
غبطہ سمجھا جائیگا اور ایسے شخص کو ہرگز حاجت طرف کسی اور کتاب کے نہوگی ان کتب
کے سنن واسطے حوادث آئندہ کے تا قیام ساعت عمومات و کلیات و جزئیات
خود کفایت کرتی ہین بشرطیکہ عالم انکا نمونہ متقین متقنین سے ہو جیسے سلف ہوے ہین علماء دجال
کہ مثل انکے یا انکے روش پر ہین یا انسے قریب تر ہین قول و فعل رجال مین مصداق اون
فضائل علم و نتائج علم کے ہین جو آیات و اخبار مین آئے ہین نہ وہ علماء [illegible] کا
ناصل طرار جو چیلے و غلام حکماء یونان کے ہین اور جنہون نے فنون حکماء یونان اور ارسطو کے
افراخ کو علوم حدیث و قرآن پر اختیار کیا ہے یا اختیار نہین کیا مگر وقت علم دین مین [illegible]

یا محدث یا عابد یا عارف مگر محبت دنیا نے اونکے دل پر اپنی حکومت جمالی ہے اور سب کاروبار اونکا ریا
وسمعہ پر چلتا ہے کیونکہ ایسے لوگ عرف خدا و رسول مین نصوص دین ہوتے ہین نہ مقتدی نصوص
شرع مبین کاش اگر بدعمل وبد قول تھے تو اعتقاد ہی صحیح ہوتا آفت تو یہ ہے کہ محبت دنیا کی راس
ہر خطیہ ہے جب یہ محبت اپنا تسلط کسی شخص کے دل پر کر لیتی ہے تو ممکن نہین ہے کہ پہر اعتقاد اوسکا
سلامت رہے الا من رحمہ اللہ وعصمہ بمنہ وکرمہ وقلیل ماھم وقلیل من عبادی الشکور

ف ۱۷ اختلاط علوم اوائل اور علوم اسلام کا یون ہوا کہ عصر دولت امویہ مین علوم اوائل بالکل مہجور تھے
جب آل عباس نے غلبہ پایا اونکی سلطنت ہوئی تو سب سے پہلے خلیفہ ثانی ابوجعفر منصور نے طرف
اون علوم کے توجہ کی یہ باوجود بارع وفائق ہونیکے فقہ مین علم فلسفہ خصوصًا علم نجوم مین بہی مقدم
تھے ان علم والون کو دوست رکہتے تھے جب نوبت خلافت کی طرف خلیفہ ہفتم مامون بن رشید
کی پہنچی انہون نے بدایت جد کو نہایت تک پہنچایا ع پدر اگر نتواند پسر تمام کند * طلب علم اوائل
پر جہک پڑے جہان جہان وہ علوم تھے وہان سے اونکو بقوت نفس وعلو ہمت برآمد کیا ملوک روم
سے راہ ورسم پیدا کر کے جو کتابین فلاسفہ کی نزدیک انکے تہین طلب کین اونہون نے کتب افلاطون
وارسطو وبقراط وجالینوس واقلیدس وبطلیموس وغیرہم بہیجے مامون نے اہل مہارت کو جمع کر کے
اون کتابون کا ترجمہ کرایا اونسے جہانتک ممکن تہا ترجمہ کیا پہر مامون نے لوگون کو حکم دیا کہ ان کتابون
کو پڑہو اور ان علوم کو سیکہو کیونکہ وجہ ممانعت کی ان علوم سے یہ تہی کہ قواعد اسلام مضبوط ومحکم
ہو جائین اور عقائد انام کو رسوخ حاصل ہو سو یہ بات حاصل ہوگئی اور جم گئی حالانکہ اکثر یہ علوم
ایسے ہین جنکا کچہ تعلق دیانات سے نہین ہے چنانچہ ان علوم کی خوب گرم بازاری زمانہ مذکور مین
ہوئی اور عصر مامون مین دولت حکمت قائم ہوگئی یہی حال باقی فنون کا ہوا ایک جماعت اصحاب
فہم نے ایام مامون مین فلسفہ کو خوب ہی اتقان کے ساتہ حاصل کیا اور تمہید اصول ادب اور
منہاج طلب کو واضح کر دکہایا پہر بعد چندے بسبب تزاحم فتن کے لوگ علم مین بے رغبت ہوگئے
یہانتک نوبت پہنچی کہ قریب تہا کہ بالکل علم اوٹہہ جائے سو یہی حال سائر صنائع ودول کا بہی



Marfat.com

ہوتا ہے کہ فساد ذرا آغاز ہو کر ٹھہر ٹھہار ہتا ہے جب اپنی غایت کو پہنچ جاتا ہے جو اوسکی انتہا ہے تو
پھر کم ہونے لگتا ہے یہانتک کہ انجام امر کا طرف غیبت کے معاد نسیان مین ہوتا ہی ؏

| | |
|---|---|
| یاد تہین ہمکو بہی رنگا رنگ بزم آرائیان | لکن اب نقش و نگار طاق نسیان ہو گئین |

والحق ان اعظم الاسباب فی رواج العلم وکساده هو رغبة الملوك فی کل عصر وعدم رغبتهم فانا لله وانا الیه راجعون یہ زمانہ بہی دولت حکمت عملی کا ہے اس عصر مین سارے علوم اسلام مضمحل ہو کر نقش و نگار طاق نسیان ہو گئے ہین وکان امر الله قدرا مقدورا

ف ۱ اہل علم نے اقسام تدوین کے اور انواع مدونات کے ذکر کئے ہین اسجگہ اوسکے ذکر مین کچھ بڑا فائدہ نہین ہے کیونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ کتب علم بہت کثرت سے ہین یہانتک کہ بعض خزائن ملوک مین چھ لاکھہ بلکہ زیادہ کتابین غیر مکرر علوم متنوعہ کی تہین اغراض مصنفین کے مختلف ہوتے ہین ہر کتاب کی وضع و تالیف مطابق غرض واضع و مولف کے ہوتی ہے پہر ہر ایک علم مین کتب بیشمار مابین المطول والمختصر تالیف ہوئی ہین پہر اونکے شروح و حواشی ہین پہر اون شروح کے شروح اور اون حواشی پر حواشی لکھے گئے ہین وهلم جرا لکن تالیف سات طرح ہوتی ہے مولف عاقل عاقل اونہین کی رعایت رکہتا ہے وهی اما شئ لم یسبق الیه فیخترعه او شئ ناقص یتممه او شئ مختلط یرتبه او شئ اخطا فیه مصنفه فیصلحه او شئ مغلق یشرحه او شئ طویل یختصره دون ان یخل بشئ من معانیه او شئ متفرق یجمعه تالیف مین یہ بہی ضرور ہے کہ سبب اور اک اہل زبان و داعیہ حاجت کے ہو یہی وجہ ہے کہ جتنا علم کم ہوتا گیا ویسا ہی اہل علم نے بہی پلٹا کہایا بعد دولت عباسیہ کے علم عربیت مین فتور آنے لگا فضلا نے کتب علوم کو زبان فارسی مین کرنا شروع کیا یہانتک کہ یہ زبان نظما و نثرا اپنی غایت کو پہنچ گئی اور سلاسی فصاحت وبلاغت کا توڑا وسپر ہو گیا اور بڑے بڑے منشی و ناظم پیدا ہوئے ایک مدت تک یہی ہنگامہ رہا جب دولت اسلام بالکل مضمحل پڑ گئی اور رسوم اکاسرہ و قیاصرہ کا سلاطین مین رواج ہوا تو اختلاط اہل عساکر سے زبان ریختہ اردو حادث ہوئی اہل زبان نے بہی خوب ہی تراش خراش بالائی اور

ترجمہ علوم دین وغیرہ فنون کا اس لغت ہندی وفارسی مین ہونے لگا اور نظم ونثر مین خوب خوب جولانی طبیعت کی یارون نے دکھائی جب وہ ملوک جنکی بدولت یہ زبان مروج ہوئی تھی منقرض ہوگئی اور دولت حکمار فرنج کی آئی یہ زبان بھی پایۂ اعتبار سے گر گئی اور مخلوط بزبان فرنج ہوکر ایک اور ہی چیز بنگئی ہے اب سارے علوم کا دارمدار اسی زبان مخلوط پر آرہا ہے معلوم نہین کہ ابعد اسکے کیا رنگ زبان اور اہل زبان کا ہوگا اور اونٹ کس کل بیٹھے گا اور قلت علم اور کثرت جہل وفساد زمان سے نوبت ابناء زبان کی کہانتک پہنچیگی واللہ یعلم وانتم لا تعلمون **ف ۱۹** مولف دو طرح کے ہوتے ہین ایک وہ جسکو علم مین ملکۂ تامہ ودرایت کاملہ وتجربۂ وثیقہ وحدس صائب وفہم ثاقب حاصل ہے ایسے شخص کی تصنیف قوت تبصرہ ونفاذ فکر وسداد رای سے ہوتی ہے جیسے ائمۂ حنابلہ وائمۂ حدیث وعلماء دین وغیرہم مثل شیخ الاسلام ابن تیمیہ وابن قیم وابن الجوزی وابن رجب اور انکے امثال یا جیسے حافظ ابن حجر عسقلانی اور اونکے امثال یا جیسے بیہقی وغیرہ ائمۂ حدیث یا جیسے غزالی وغیرہ یا جیسے سید اسمعیل امیر اور قاضی محمد بن علی شوکانی وهو کلهم احسنوا الی الناس کما احسن اللہ تعالی الیهم وهذه لا یستغنی عنها احد دوسرا وہ شخص جو ذہن ثاقب وعبارت طلقہ رکھتا ہے مطالعہ کتب کر کے استخراج فُرر کرتا ہے اور اون جواہر زواہر کو حسن نظم مین لاتا ہے ایسی تصانیف سے مبتدی ومتوسط منتفع ہوتے ہین پہر بعض انمین ایسے ہین جو جمع وتالیف واسطے استفادہ کے کرتے ہین نہ واسطے افادہ کے اس قسم کی تالیف پر بھی کچھ روک ٹوک نہین ہے بلکہ مرغب الیہ ہے جبکہ مولف متاہل اوسکا ہو کیونکہ علما نے کہا ہے طالب علم کو چاہیے کہ تخریج وتصنیف مین مشغول ہو جو کچھ سمجھا ہے اوسکو لکھے جبکہ لوگون کو اوسکی حاجت ہو پہر صاف وواضح عبارت مین تبیین مشکل اظہار ملتبس کرے کی یکسب جمیل الذکر وتخلیده الی آخر الدهر لکن آفت عجب دریا ہے پیچ **ف ۲۰** بعض لوگ انکار تصنیف کا اس زمانہ مین مطلقاً کرتے ہین حالانکہ کوئی وجہ انکار کی اہل لیاقت سے نہین ہے باعث اس انکار کا تنافس وحسد ہے جو درمیان اہل اعصار کے جاری ساری ہے ہان جو شخص کٹھ ملا ہے اور

Marfat.com

اوسکو علوم کا اتقان یا کتب معتمدہ پر عبور حاصل نہین ہے اور تمیز قوی وضعیف قول کا نہین
رکہتا ہے صاحب رای مجرب ہے اور دلائل و براہین مسائل و احکام پر مطلع نہین ہے اور بلای
عجب و ریا و جاہ و علو مین گرفتار ہے اوسکی تالیف البتہ لائق رد و انکار ہوتی ہے اور اوسکا حال
مخفی بہی نہین رہتا ہے اور ایسی تالیف برکت سے محروم اور نظر اہل اخلاص سے مہجور ہوتی
ہے **حکایت** جب امام مالک نے موطا لکہی ایک اور جماعت معاصرین نے موطاوات
تالیف کرکے کیسینے امام سے کہا تم اس کتاب پر کیون اتنی محنت کرتے ہو بہت لوگون نے موطا
لکہی ہین فرمایا عنقریب معلوم ہو جائیگا کہ کس کا عمل واسطے اللہ کے تہا اور کسکا نہ تہا چنانچہ
ایسا ہی ہوا کہ امام کی موطا ابتک مروج و مقبول ہے اور اون لوگون کی جنہون نے براہ حسد
و تنافس موطاات بنائی تہی ایک کتاب کا بہی وجود نہین ہے انما یتقبل اللہ من
المتقین ولا یقبل اللہ الا الطیب و ما کان لہ خالصا **ف ۲۱** نتائج افکار کسی حد پر
نہین ٹہیرتے ہین اور نہ تصرفات انظار کسی غایت تک منتہی ہوتے ہین بلکہ ہر عالم و متعلم کیلئے
ایک اونمین سے حصہ ہے جسکو وہ اپنے وقت مقدر مین فراہم کرتا ہے دوسرے کو اوسمین مزاحمت
کرنا نہین پہنچتا کیونکہ عالم معنوی ایک بحر زاخر ناپید اکنار ہے اور اللہ پاک کے فیض کیلئے انقطاع
و آخر نہین ہوتا ہے یہ علوم منح الہیہ و مواہب صمدانیہ ہین کیا دور ہے کہ واسطے بعض متاخرین کے
وہ چیز رکہہ چہوڑی ہو جو کہ متقدمین کو نہین دی سو کم ترک الاول للآخر ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| ہنوز آن ابر رحمت درفشان ست | | می و میخانہ با مہر و نشان ست | |

جودت و رذالت ہر شئے کی فی ذاتہ ہوتی ہے نہ بسبب قدم و حدوث کے حضرتؐ نے فرمایا ہے
امتی کالمطر لا یدری اولہا خیر ام آخرہا **ف ۲۲** وہ علوم جو امصار مین متداول ہین دو
طرح کے ہین ایک طبیعی جو فکر سے ہاتہ آتے ہین اونکو علوم حکمیہ کہتے ہین دوسرے وہ علوم جو وضع شرعی
سے حاصل ہوتے ہین وہ علوم نقلیہ ہین عقل کو اونمین کچہ مجال نہین ہے بجز اسکے کہ فروع مسائل
کو لاحق باصول کرے اسکے پیچہے علوم لسان ہین اسلئے کہ زبان عربی زبان ملت ہے قرآن پاک

Marfat.com

اسی زبان مین اوترا ہے اقسام ان علوم نقلیہ کے بہت ہین جیسے علم تفسیر و علم حدیث و علم فقہ و اصول فقہ پہر نظر کرنا قرآن و حدیث مین موقوف ہے اوپر تقدم علوم عربیہ پر جیسے نحو و بیان و لغت پہر اختصاص ان علوم نقلیہ کا ساتھہ ملت اسلامیہ کے ہے اگرچہ ہر ملت مین مثل اسکے ہونا ضرور ہے سو باعتبار علوم شریعت کے یہ ملت مشارک ہر ملت کے ہے لیکن علی الخصوص مباین ہے جمیع ملل سے کیونکہ ناسخ ہے سارے ادیان کی اور جتنے علوم ملل پہلے اس ملت کے تھے وہ سب مہجور ہو گئے اور نظر کرنا اونمین محظور ٹھیرا اگرچہ وہ منجملہ کتب منزلہ کے کیون نہون جیسے توراة و انجیل ثم ان ہذہ العلوم الشرعیة قد نفقت اسواقها بہذہ الملة بما لا مزید علیه وانتهت فیها مدارك الناظرین الی التی لا فوقها واحدثت الاصطلاحات ورتبت الفنون وکان لکل فن رجال یرجع الیهم فیه واوضاع یستفاد منها التعلیم واختص المشرق من ذلك والمغرب بما هو مشهور منها ف ۲۳ اکثر حاملان علم اس ملت اسلام کے یہی عجم ہین مگر قلیل نادر پہر اگر کوئی اونمین نسبا عربی تھے تو لغةً عجمی ہے سیبویہ و فارسی و زجاج سب عجم تھے بمخالطت عرب سے اکتساب زبان عربی کا کرکے قوانین بنائے اصطلاح حاملان حدیث وحفاظ سنت اکثر عجم ہین یا مستعجم باللغة ہین سارے علما اصول فقہ عجمی گذرے ہین ایسے ہی علمای کلام و اکثر مفسرین بہی عجمی تھے قیام بحفظ و تدوین علم نکیا مگر انہی عجم نے رہتے عرب تو وہ جب بداوت سے طرف حضارت کے نکلے تو زمانہ دولت عباسیہ مین مشغول بشغل ریاست و دولت رہے انکا قیام ساتھہ ملک کے تہا عوض قیام بالعلم کے یہ لوگ انتحال علم سے عار رکھتے تہے اسلیے کہ علم منجملہ صنائع کے ہے اور رؤسا کو صنائع سے ایک طرح کا عار دامنگیر حال ہوتا ہے پہر سب اہل دولت ان علم سے بیزار ہو گئے اور علم ایک صناعت ٹہیر الوطو و علوم عقلیہ کا ملت اسلام مین ہوا ان علوم کے ساتھہ عجم مختص ہوئے اور عرب نے اونکو چھوڑ دیا مگر کچھ مستعربین عجم نے لیا ف ۲۴ علم بہی منجملہ صنائع کے ہے لیکن اشرف صنائع ہے پہر سفر کرنا طلب علم مین مفید ہوتا ہے اور بقدر کثرت شیوخ حصول و رسوخ ملکہ کا بڑہتا ہے علم کے بہت سے موانع ہین جیسے وثوق مستقبل پر یا ذکا

پر یا نقل کرنا ایک علم سے طرف دوسرے علم کے قبل حصول مقدار معتدبہ کے یا ایک کتاب سے
طرف دوسری کتاب کے قبل ختم کتاب اول کے یا طلب کرنا مال یا جاہ کا اور جھکنا طرف لذات بہیمیہ
کے یا ضیق حال وعدم معونت اشتغال پر یا اقبال دنیا کا اور تقلید اعمال کی یا کثرت تالیف کی
علوم مین یا کثرت اختصارات کی کہ یہ سب امور مخل وعائق طالب ہوتے ہین **ف ۲۵** حفظ
اور چیز ہے اور ملکۂ علمیہ اور چیز ہے جس شخص کی توجہ طرف حفظ کے بہ نسبت تحصیل ملکہ کے زیادہ
ہوگی وہ کچھ فائدہ نہ پائیگا یہی وجہ ہے کہ محصل حفظ علم مین قاصر ہوتا ہے ہان اگر ہمراہ ملکۂ علمیہ
کے ملکۂ استحضار بھی منضم ہوگا تو بہت بہتر ہے لکن یہ بات نرے حفظ سے تمام نہین ہوتی بلکہ حفظ ایک
سبب ہے منجملہ اسباب استحضار کے مرجع اوسکا جودت وضعف قوت حافظہ ہے **ف ۲۶** شرائط
تحصیل علم کے بہت ہین منجملہ اونکے یہ ہے کہ طالب علم جوان فارغ القلب ہو دنیا کی طرف التفات
نہ کرتا ہو صحیح المزاج محب علم ہو کسی شئے کو علم پر اختیار نہ کرے سچا منصف طبع متدین امین عالم
بوظائف شرعیہ واعمال دینیہ ہو کسی امر واجب مین مخل نہو جو بات ملت مین اوسکے پیغمبر کے حرام
ہے اوسکو اپنے نفس پر حرام کرے اور رسوم وعادات مین موافق جمہور کے رہے سخت مزاج درشت خو
بدزبان بدخلق نہو آپ سے کم رتبہ شخص پر رحم کرے بسیار خوار ستہتک نہو موت سے نہ ڈرے مال
جمع نکرے اگر بقدر حاجت یہ شرائط بقراط نے ذکر کیے ہین اگلے لوگ طالب علم کا امتحان لیتے تھے
اگر اوسمین کوئی خلق بد پاتے تو منع کرتے تاکہ آلۂ فساد نہ بنے اور اگر اوسکو مہذب پاتے تو علم سکھا
اور قبل استکمال کے نچھوڑتے کہ کہین اپنے اور غیر کے دین کو نہ لگاڑے اس شرط کو سب شرائط
پر مقدم رکھتے تھے جیسے کہ طہارت مقدم ہے عبادت پر کیونکہ جسطرح فرشتے اوس گھر مین نہین آتے
ہین جس گھر مین کتا ہوتا ہے اسی طرح علم اوس دل مین نہین آتا ہے جسمین کہ باطن کے گندے
ہوتے ہین پھر منجملہ شروط کے ایک یہ ہے کہ متعلمات مین اس مسلک کے اخلاص کرے اور کسی سے
کسی طرح کی طمع نہ کرے بلکہ تعلم علم مین نیت خالص واسطے اللہ کے ہو جاہل کو سکھلائے غافل کو جگائے
گمراہ کو راہ پر لگائے دوسرے یہ کہ عوائق کو کم کرے جیسے اہل واولاد ووطن کہ یہ صارف

Marfat.com

وشاغل ہوتے ہین دل کے اللہ نے کسی شخص کے اندر دو دل نہین رکھے ہین فکر جب پریشان
ہوتی ہے تو درک حقائق سے قاصر نکلتی ہے قیل العلم لا یعطیک بعضہ حتی تعطیہ
کلک فاذا اعطیتہ کلک فانت علی خطر من الوصول الی بعضہ تیسرے یہ کسل کہ
راتون کو جاگے منجملہ اسباب کسل کے ایک ذکر موت وخوف موت ہے بلکہ یہ چاہیئے کہ یہ ذکر و ڈر
منجملہ اسباب تحصیل علم کے ہو اسلئے کہ کوئی عمل جس سے استعداد واسطے موت کے ہاتھ آئے اسکے
علم وعمل سے بڑھکر نہین ہے اور یہ حدیث اکثروا ذکر ہاذم اللذات الموت دلیل ہے
اس بات پر کہ یہ ذکر سبب انقطاع کا لذات فانیہ سے ہو نہ باعث سستی عزم وثبات ہے اول علم
بر آخر عمر تک کما قیل الطلب من المهد الی اللحد وقال تعالی لرسولہ صلعم
قل رب زدنی علما وقال تعالی وفوق کل ذی علم علیم حیلہ صرف اوقات تحصیل
مین یہ ہے کہ جب ایک علم سے ملول ہو تو دوسرے علم مین مشغول ہو جائے **حکایت** ابن عباس
جب کلام کے نیسے ساتھہ متکلمین کے ملول ہوتے کہتے دواوین شعرا لاؤ پانچوین یہ کہ معلم ناصح
متقی اصحاب کبیر السن اختیار کرے جو ملابس دنیا نہو اور دنیا اور سکو دین سے مشغول نکرتی ہو سب سے
پہلے ذکر اوستاذ ہی کا آتا ہے اگر اوستاذ جلیل القدر ہے تو شاگرد بھی گرامی قدر سمجھا جاتا ہے جب
اوستاد ملے تو پھر بالکل اوسکا مطیع بنجائے اوسکی نصیحت کو مانے اور اپنے نفس پر اوسکی
[illegible] کاوت [illegible] جس شخص سے استاد کو ایذا پہنچتی ہے وہ برکت سے محروم رہتا ہے [illegible]
تعظیم علم کے تعظیم کتب وشرکاء وتعظیم اولاد استاد بھی ہے چھٹے یہ کہ کتاب پڑھنی [illegible]
نہ چھوڑے مبادی سے نہایت تک سمجھ کر استیعاب واستثبات جمع کرے [illegible]
لے اور کسی علم مین جب کہ وہ حاصل ہو جائے یہ اعتماد نکرے [illegible] سے زیادہ ممکن نہین
ہے کیونکہ یہ طیش موجب حرمان ہوتا ہے ساتوین یہ کہ جمیع فنون علم مین بطور مطالعہ نظر کرے
اور اوسکی غایت ومقصد پر مطلع ہو اور جب تک ایک علم کو محکم نکرلے تب تک دوسرے علم مین
راغب نہو ورنہ مذبذب ہو کر کل سے محروم رہجائیگا طلب الکل فوت الکل کا مصداق ہوگا

Marfat.com

اور یہ بھی نکرے کہ بعض علم کی طرف مائل اور بعض علم کا دشمن ہو کہ یہ جہل عظیم ہے نظر کرنا علوم فلاسفہ مین دو شرط سے جائز ہے ایک یہ کہ عقائد اسلامیہ سے خالی الذہن نہو بلکہ ذہن شریعت حقہ پر راسخ ہو دوسرے یہ کہ جو مسائل اوسکی مخالف شریعت ہون اونسے تجاوز نکرے اور اگر کرے تو واسطے ردّ کے کرے آٹھوین یہ کہ ہمراہ اقران کے مذاکرہ ومناظرہ رکھے کہا ہے العلم غرس وماؤہ درس لکن یہ بحث واسطے طلب ثواب واظہار صواب کے ہو نہ واسطے ممارات ومجارات کے مطارحۃ ساعۃ خیر من تکرار شہر پھر اس مذاکرہ کا ہمراہ منصف سلیم الطبع کے ہونا مناسب ہے نوین یہ کہ طالب صاحب جدّ وہمت ہو انسان انہین دو پرؤن سے کمالات کے اونچے پہاڑون پر اوڑتا ہے آج کا شغل کل پر نہ ڈالے کیونکہ ہر دن کے مشاغل جدا ہوتے ہین کار امروز بفردا مگذار ہر وقت اپنے پاس قلم دوات رکھے جو فوائد سنے وہ لکھ لے العلم صید والکتابۃ قید اور جہانتک ہے علم مکتوب کو سینہ مین محفوظ رکھے اسلئے کہ علم وہی ہے جو ثابت ہے خواطر مین نہ وہ جو ودیعت ہے دفاتر مین یعنے علم در سینہ باید نہ در سفینہ دسوین یہ کہ مراعات مراتب علوم کے قرب وبعد مین مقصد سے کرے کیونکہ ہر علم کے لئے ایک رتبہ ہے ترتیب ضروری کا مطابق رعایت تحصیل کے اور ایک حد ہے جس سے وہ تجاوز نہین کرتا اوسکا پہچاننا واجب ہے مثلاً علم نحو مین اقامت برہان مطلوب ومقصود نہین ہے اسی طرح حدّ علم سے قاصر بھی نہو مثلاً علم ہیئت مین فقط جدل پر قناعت نکرے **ف ٢٧** افادہ افضل عبادت ہے اسلئے اسمین نیت کا ہونا ضرور ہے تا کہ فائدہ بخشے اور بغرض رضای الٰہی ہو نہ بارادۂ جاہ وحرمت مراد نہو افادہ پر اجرت نہ لے اقتداء بصاحب الشرع صلعم پھر مفید ناصح مشفق ہو غایات علوم سے خبردار کرے اخلاق ردیہ سے روکے اور تشوق سے طرف رتبہ فوق الاستحقاق کے مانع ہو اور طاقت سے زیادہ مشغول نہونے دے اور جس چیز سے زجر کرے وہ بطور تعریض کے ہو نہ بتصریح اور جو امر حق مین متعلم کے فی الحال اہم ہو اوسی سے آغاز کرلے خواہ امر معاد ہو یا معاش ترتیب احسن کی رعایت رکھے تعلیم بمقتضای قدر استعداد کرے جب وہ علم مین رشید ہو جائے تب

حقائق علوم کو اوسپر پہیلائے ورنہ نااہل سے روکنا علم کا بہتر ہے پہر جو بات معلم مفید کے مستفید کی
سمجہہ مین نہ آئے کوئی قول خفی ہو یا حال غریب تو اوسپر واجب ہے کہ انکار نکرے کیونکہ کل میسر
لما خلق لہ شیخ علی بن ابی سینا نے کتاب اشارات مین لکہا ہے کل ما قرع سمعك من
الغرائب فذرہ فی بقعة الامکان مالم یذرك عنه قائم البرهان انتہی پہر صاحب
افادہ کو یہ چاہئے کہ قول اوسکا مخالف فعل کے نہو کیونکہ اگر مقال مکذب حال ہوگا تو لوگ اوس سے
نفرت کرینگے اور طالب رشد نہونگے اکثر مقلدین نظر طرف حال قائل کے کرتے ہین محقق وہ ہے
جو طرف قائل کے نہ دیکہے قول کو دیکہے سو یہ نادر ہے اسلئے عنایت مفید کی طرف اپنے تزکیہ نفس
کی بہ نسبت تحسین عمل کے زیادہ تر ہونا چاہیے عالم کو پرہیزگار ہونا ضرور ہے تاکہ اوسکا علم انفع اور اوسکے
فوائد اکثر ہون وقت تعلیم کے کظم غیظ کرے جبکو آلودہ ہزل نہ فرمائے ضحک ولعب سے بچے عدم
قبول قول کی کچہہ پروا نکرے امتحان فہم متعلم کا سے علم مین مجادلہ و ممارات فی الحق سے بچے کہ اس سے
دروازہ گمراہی کا کہلتا ہے اور ایک علم کو دوسرے علم مین داخل نکرے نہ تعلیم مین نہ مناظرہ مین
کہ یہ مشوش طالب علم و متعلم ہوتا ہے اسی سبب سے جالینوس نے بہت سی غلطیان کی ہین بچون
کو وہی سکہائے جسکا احتمال اونکا فہم کر سکتا ہے طلاب مبتدئین پر القاء مشکلات نکرے اور اگر
متعصبین ہون تو پہر کلام واضحات مین نکرے اور متعنت فی السوال وملقی اغلوطات کو کچہہ جواب ندے
پہر جس طالب علم کو زائد الفہم پائے اور قادر حل مشکلات وکشف معضلات پر دیکہے اوسکی تعلیم
مین مزید اہتمام کرے ورنہ اتنا سکہاوے جس سے وہ فرائض وسنن کو پہچان لے پہر اوسکو
اشتغال کا ساتہہ نوافل وطاعات کے امر کرے اور تین برس تک امتحان مین اوسکے ذہن کے
رہے اور اگر اس سے کوئی ایسی بات پوچہی جائے جسمین شک ہے تو لا ادری کہے کیونکہ لا ادری
کہنا نصف علم ہے **ف ۲۸** مراد اہل علم سے دس چیزین ہوتی ہین خشیت نصیحت شفقت احتمال
صبر وحلم وتواضع وعفت مال مردم سے دوام نظر کتب مین قلت حجاب پہر یہ چاہیے کہ کسی سے
نزاع وخصومت نکرے اپنے مصالح النفس مین مشغول رہے قہر عدو سے کام نہ کہے کہا ہے جو کوئی

یہ چاہیے کہ دشمن کو ذلیل کرے وہ علم حاصل کرے طعام ولباس مین ترفہ نکرے اثاث ومسکن
مین متجمل نہو بلکہ جملہ امور مین میانہ روی اختیار کرے مشابہ سلف صالح بنے جتنا میل خاطر اوسکا
طرف قلت کے ہوگا اوتناہی وہ قرب من اللہ مین زیادہ ہوتا جائیگا کیونکہ تزین بمباح ہرچند
حرام نہین ہے لکن خوض کرنا اوسمین موجب انس کا ساتھہ اوسکے ہوتا ہے یہانتک کہ پہر ترک
کرنا شاق گذرتا ہے اسلئے ہوشیاری یہ ہے کہ اوس سے بچے کیونکہ جو کوئی دنیا مین خوض کرتا ہے
اوراس دریا مین گہستا ہے وہ البتہ سلامت نہین رہتا حالانکہ دنیا مزرعۂ آخرت ہے اوسکے
اندر خیر نافع سم ناقع دونون موجود ہین اول کو ثانی سے تمیز کرنا چاہیے مثلاً رتبۂ مال کو پہچانتے
نعم المال الصالح للرجل الصالح یہ جب ہے کہ مال کو خادم بنائے نہ مخدوم کیونکہ مال اس لئے
مطلوب ہے کہ قوت بدن مطاعم وملابس سے حاصل ہوکر واسطے کسب علوم ومعارف کے جو کہ مقصد
اقصی ومطلب اعلی ہین تقویت حاصل ہو پہر رعایت جہت مدخل کے کرے کہ مال کدہر سے آتا ہے
جسکو کسب طیب حلال پر قدرت ہے وہ مشتبہ کو ترک کرے اور اگر قادر نہین ہے تو بقدر حاجت لے
اور اگر قدرت رکہتا ہے لکن ساتہہ تعب ومشقت واستغراق وقت کے تو عامل عامی پر واجب
ہے کہ تعب اختیار کرے اور اگر عالم ومنجملہ اہل علم کے ہے اور جو علم ومال اوس سے فوت ہوتا ہے وہ
بہ نسبت اوس ثواب کے جو طلب حلال سے حاصل ہوگا زیادہ تر ہے تو اوسکو چاہیئے کہ حلال غیر
طیب کو اختیار کرے لکن اس حال کو جاہل سے جہانتک ممکن ہو مخفی رکہے تاکہ محرک سلسلہ ضلال نہو
پہر مقدار ماخوذ کو دیکہے مسکن ومطعم وملبس ومنکح مین قدر حاجت پر اکتفا کرے اگر ادنی سے تجاوز کرے تو
وسط سے کسیطرح متجاوز نہو پہر خرچ وانفاق مین تامل کرے محمود یہ ہے کہ صدقہ دے عیال پر خرچ
کرے اول خویش بعدہ درویش حدیث مین فرمایا ہے ابدء بمن تعول پہر اوس اخذ وانفاق مین بہی
اختلاف ہے جو کہ بروجہ مشروع ہو کہ اوسکا ترک کرنا مرے سے اولی ہے یا خرچ کرنا کیونکہ بالکل دنیا
پر اقبال کرنا مذموم ہے اصح یہ ہے کہ جو لوگ مقبل علے الآخرہ اور صارف دنیا فی محلہا ہین وہ افضل ہین
تارک سے جیسا کہ انبیاء علیہم السلام ایسے ہی تہے اخذ وانفاق مین نیت صالحہ ہونا چاہیے یعنے لینا

اسلئے ہے کہ عبادت پر مدد ملے اکل سے قوت پرستش خدا کی ہاتھ آئے دینا اسلئے ہے کہ آخرت
مین ثواب ملے محبت مال دنیا کی دلمین جمی نرہے **ف ۲۹** تکمیل نفوس بشریہ کی قواہی نظریہ وعملیہ مین
تمام نہین ہوتی ہے مگر علم سے ساتھ حقائق اشیاء کے یا جو کہ شل وسائل کے ہے طرف اوسکے اسی سے
قصد فضائل واجتناب عن الرذائل کا ہوتا ہے کیونکہ یہ وسائل ہین طرف سعادت ابدیہ کے انسان
کے لئے اِس سے بدتر واشنع واقبح ترکوئی چیز نہین ہے کہ وہ اپنے نفس کو مہمل چھوڑ دے حالانکہ لقد
لنے اوسکو نطق وقبول علم وادب دیا ہے پھر ننگا رکھنا جان کا فضائل سے یعنی جیسے حدیث مین
آیا ہے طلب العلم فریضۃ اور اہل علم نے کہا ہے اطلبوا العلم من المھد الی اللحد اللہ
نے انسان کو تعلم پر مطبوع کیا ہے کیونکہ یہی اسکی فکر سبب امتیاز کا ہے سائر حیوانات سے یہ تعلیم وتعلم
کبھی بالطبع ہوتا ہے استفادہ اوسکا وقائع زمان سے تردد اذہان ہوتا ہے اسکو علم تجربی کہتے ہین اور
کبھی بحث واعمال فکر سے ہوتا ہے اسکو علم قیاسی کہتے ہین اور کبھی محض افاضۂ الہی سے اسکو علم وہبی
کہتے ہین عادت قدما کی تعلیم مین مشافہت تھی نہ کتاب تاکہ علم کسی غیر مستحق کو نہ پہنچے لکن جب ہمم
ضعیف ہوگئی تو تدوین کتب کا اتفاق پڑا **ف ۳۰** شناخت ساری معلومات کی تین چیزون سے ہوتی
ہے اشارہ لفظ خط اشارہ موقوف مشاہدہ پر ہے لفظ موقوف حضور وسماع مخاطب پر ایک خط ایسی چیز
ہے کہ وہ کسی شئے پر موقوف نہین ہے اِسی لئے نفع خط کا اعم واتم ہے اور خاصۂ نوع انسانی ٹھیرا ہے
لہذا متعلم پر واجب ہے کہ اپنے خط کو درست کرے اور اپنے قلم کو خوشنویس بنائے گو کوئی سا خط کیون
ہو عربی یا فارسی ظہور خابئہ انسانی کا قوت سے فعل مین اور امتیاز اوسکا سائر حیوانات سے اور حفظ
اموال وضبط علوم وانتقال اخبار کا ایک زمان سے دوسرے زمان تک بدولت اسی کتابت کے
ہے صور حروف خطیہ سے انتقال طرف کلمات لفظیہ کے ہوتا ہے پھر اوس سے طرف معانی کے
غرضکہ ایک دلیل سے دوسری دلیل کی طرف نقل ہوا کرتا ہے اور نفس اسکا عادی ہوکر ایک ملکہ
انتقال کا ادلہ سے طرف مدلولات کے حاصل کرلیتا ہے یہی معنی ہین نظر عقلی کے جس سے کسب
علوم مجہولہ کا کیا جاتا ہے اِس نظر عقلی سے زیادت عقل ومزید فطنت حاصل ہوتی ہے وھذا ھو

Marfat.com

ثمرۃ التعلم فی الدنیا **فائدہ ۳۱** مقصود علم تعلیم وتعلیم سے شناخت اللہ عزوجل کی ہے یہی معرفت
غایۃ الغایات ورأس انواع سعادات ونہایۃ النہایات کمال نفس ناطقہ انسانی ہے اسی کو علم یقین
کہتے ہیں جو کہ خاص ہے ساتھ صوفیہ اصحاب کرامات کے اور یہی وہ کمال ہے جو علم ثابت بالادلہ سے
مطلوب ہے متعلم کو نہ چاہیئے کہ وہ شغل علم کو ایک صفت شہیر اکرا تنا دل پر غالب کرے کہ مرتے
دم بھی اوسیکی تکرار ہو **حکایت** ابوطاہر زیادی حالت نزع میں مسئلہ ضمان درک کی تکرار
کرتے تھے اور ایک نحوی نے مرتے وقت کہا تھا اموت وفی نفسی من حتے شئی جسطرح کہ ایک
بقال نے وقت نزع کے دہ دوازدہ کہکر جان دی بلکہ لائق حال یہ ہے کہ علم کو ایک راہ نجات
کی ٹھہرائے اسی جگہ سے یہ بات ہے کہ بعض مشائخ نے اپنی ساری کتابیں آگ میں جلادیں جیسے
احمد بن ابی الحواری ابو نعیم نے حلیہ میں ذکر کیا ہے لما فرغ من التعلم جلس للناس فخطر بقلبہ
یوما خاطر من قبل الحق فحمل کتبہ الی شط الفرات فجلس یبکی ساعۃ ثم قال نعم الدلیل کنت
علی ربی ولکن ظفرت بالمدلول فالاشتغال بالدلیل محال فغسل کتبہ انتہے ابن ملقن نے
طبقات الاولیاء میں کہا ہے وقد روی نحو ھذا عن سفیان الثوری انہ اوصی بدفن
کتبہ وکان ندم علی اشیاء کتبہا عن الضعفاء ابن عساکر نے کنی میں کتاب التاریخ سے
نقل کیا ہے ان اباعمرو بن العلا کان اعلم الناس بالقرآن والعربیۃ وکانت دفاتر
مل ء بیت الی السقف ثم تنسک واحرقھا بقاعی نے حاشیہ شرح الفیہ زین عراقی میں لکھا ہے
سألت شیخنا یعنی ابن حجر العسقلانی عمن فعل داؤد الطائی وامثالہ من اعدام
کتبہم ما سببہ فقال لم یکونوا یرون انہ یجوز لاحد روایتہا لا بالاجازۃ ولا
بالوجادۃ بل یرون انہ اذا رواھا احد بالوجادۃ یضعف فرأوا ان مفسدۃ اتلافہا
اخف من مفسدۃ تضعیف بسببہم انتہی **اقول** وجوابہ بالنظر الی فن الحدیث
لا یقع جوابا عن اعدام ابن ابی الحواری وامثالہ لان الاول بسبب ضعف الاسناد
والثانی بسبب الزھد والتبتل الی اللہ سبحانہ ولعل الجواب عن اعدامہم انہ ان

اخرجه من ملكه بالهبة والبيع ونحوه لا تنحسم مادة العلاقة القلبية بالكلية ولا يامن من ان يخطر بباله الرجوع اليه ويختلج فى صدره النظر والمطالعة فى وقت ما وذلك مشغلة بما سوى الله انتهى **ف ۳۲** سعادت ابدیہ تمام نہین ہوتی ہے مگر علم وعمل سے اور ایک امر بغیر دوسرے کے قابل اعتداد کے نہین ہوتا ہے ایک ان دونون مین کا ثمرہ ہے دوسرے کا آدمی جب علم مین ماہر ہوگا تو بے اسکے نہ بنے گا کہ وہ بموجب اپنے علم کے عمل کرے اگر عمل مین قاصر رہیگا تو اوسکے علم مین کمال نہوگا اور جب عامل کامل ہوگا تو اوسکے دل پر علوم نظریہ بکمال انہمار بزان ہونگے سو یہ دو طریقہ ہوئے ایک طریقہ استدلال کا دوسرا طریقہ مشاہدہ کا پھر کبھی ہر ایک طریقہ انہین کا دوسرے طریقہ تک پہنچا دیتا ہے اوسوقت صاحب اوس طریقہ کا مجمع البحرین ومطلع النیرین ہو جاتا ہے والہذا سالک طریق حق دو طرح پر ہین ایک وہ شخص جو طریق علم سے ابتدا طرف عرفان کے کرتا ہے اوسکا طریقہ مشابہ طریقہ خلیل جلیل ابراہیم علیہ السلام کے ہے کیونکہ ہدایت اونکی استدلال سے ہوئی تھی دوسرا وہ شخص جسکی ہدایت طرف سے غیب کے ہو اوسپر کشف عالم شہادت کا کردیا جائے یہ طریقہ حبیب محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے کہ ابتدا اونکی شرح صدر سے ہوئی تھی ساری مبہمات وجہ اونپر منکشوف ہوگئی تھی پھر کسی نے کہا کہ طریقہ نظر کا افضل ہے اور کسی نے کہا کہ طریقہ کشف کا تیسرے نے محاکمہ کیا کہ لابد تقدیم طریقة النظر ثم الاقبال بسرائرہ الی قرع باب الملکوت لیکون فائزا بنعمته باقیة لا تفنى ابدا یعنی اول مرحلۂ علم کو طے کرے پھر طریقۂ کشف مین پڑے سو یہ محاکمہ بہت درست ہے اسلئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انما بعثت معلما طریقۂ اولی کو علم معاملہ کہتے ہین اور طریقۂ اخری کو علم مکاشفہ کتاب احیاء العلوم مین بیان اس تفرقہ کا بہت خوب کہا ہے جزاہ اللہ خیرا کمال انسان کا انہین دو طریقون پر موقوف ہے لکن اکثر لوگ استعداد علم مکاشفہ کی نہین رکھتے ہین وہ اگر علم معاملہ ہی پر قصر کرین اور کما حقہ اوسکے عالم وعامل ہون تو بھی بہت غنیمت ہے **ف ۳۳** جب مملکت ملت اسلامیہ کی دور دراز ہوگئی اور علوم اولین بسبب نبوت

وکتاب اسلام کی پڑانی پڑگئی تو علوم شرعیہ کو ایک صناعت ٹہیرالیا گیا ورنہ پہلی نقل محض تہی
پہر جب ملکات پیدا ہوئی اور علوم امم کا شوق ہوا تو اونکو ترجمہ کرکے اپنے علوم مین ملالیا اور وہ
دفاتر جو لغت اعجمیہ مین تہے بیکار ہوکر نسیًا منسیًا ہو گئے اور سارے علوم لغت عرب مین آگئے اور
قائمین بالعلم محتاج معرفت دلالات لفظیہ وخطیہ کی زبان عرب مین ہوئی کیونکہ اگلے لغات بسبب
بے توجہی کے غائب غلہ ہو چکے تہے لغت ایک ملکہ ہے زبان مین اور خط ایک ملکہ ہے ہاتہہ مین
جب زبان مین ملکۂ عجمیہ متقدم ہو جاتا ہے تو آدمی لغت عربیہ مین قاصر رہجاتا ہے کیونکہ وقت
تقدم ایک ملکہ کے کسی صناعت مین پہر جودت دوسرے ملکہ کی کم ہوتی ہے مگر یہ کہ ملکۂ عجمیہ سابقہ
ہنوز بخوبی مستحکم ہنوا ہو جسطرح کہ اصاغر ابناء عجم کا حال ہے **ف ۳۴** ارکان علوم لسان
عربی کے چار ہین لغت نحو بیان ادب انکی شناخت اہل شریعت پر ضرور ہے کیونکہ ماخذ سارے
احکام اسلام کا لغت عرب ہے سو جن علوم کو علاقہ اس زبان تازی سے ہے معرفت اون علوم
کی ضرور ہے رہا تفاوت انکا تاکید مین سو وہ مطابق توفیہ مقصود کلام کے متفاوت ہوتا ہے
ظاہر یہ ہے کہ اہم علم نحو ہے پہر لغت پہر بیان پہر ادب مطلب علم ادب سے یہ ہے کہ فن نثر و نظم
مین اسالیب عرب پر جودت حاصل ہو اسلئے وہ اشیاء جمع کئے جاتے ہین جنسے ملکہ شعر و سجع
وغیرہا کا حاصل ہو جیسے حفظ کلام عرب و ایام عرب و انساب واخبار عرب وجہ اسکی کہ جودت
فن نثر و فن نظم مین یکسان نہین ہوتی ہے مگر اقل قلیل کو یہ ہے کہ یہ ایک ملکۂ لسانی ہے جب
اوس محل مین کسی اور ملکہ نے پیشقدمی کی ہے تو اب ضرور تمام ملکۂ لاحقہ سے قاصر رہیگا کیونکہ
قبول وحصول ملکات کا فطرت اولی پر سہل تر ہوتا ہے اور جب دوسری ملکات کا تقدم ہو چکا
تو اب باہم انکے جہگڑا پڑتا ہے اور منافات ہوتی ہے اور تمام ہونا ملکۂ لاحقہ کا مشکل ہو جاتا ہے
وهذا موجود فی الملکات الصناعیة کلها علی الاطلاق **ف ۳۵** تعیین مین اوس علم
کے جو ہر مکلف پر فرض عین ہے اور جسکے باب مین یہ حدیث آئی ہے طلب العلم فریضة
علی کل مسلم ومسلمة اہل علم کا اختلاف ہے غزالی نے قریب بیس قول کے لکہے ہین

جو شخص جس علم کا ماہر عالم تھا اوسنے اپنے ہی علم کا نام لیا اور اوسی علم کو موجب مغفرت آخرت ٹھیرا دیا مثلاً فقہا نے کہا وہ علم معرفت حلال و حرام ہے اور متکلمین نے کہا یہ وہ علم ہے جس سے ادراک توحید کا ہو سکے کیونکہ توحید اساس شریعت ہے صوفیہ نے کہا علم قلب و معرفت خواطر ہے اسلئے کہ نیت شرط اعمال ہے بے نیت کی کوئی عمل صحیح نہین ہوتا اہل حق نے کہا علم مکاشفہ ہے ابو طالب مکی نے کہا اقرب الی التحقیق یہ ہے کہ یہ وہ علم ہے جسکا ذکر حدیث نبی الاسلام علی خمس الحدیث مین آیا ہے کیونکہ یہ معرفت عامہ مسلمین پر فرض عین ہے پھر کسینے کہا کہ وجوب ان مبانی خمسہ کا بقدر حاجت کے ہے مثلاً جو شخص وقت چاشت کے بالغ ہوا اوسپر واجب ہے کہ وہ اللہ کو پہچانے اور اوسکی صفات کو جانے کلمہ شہادت مع معنی کے سیکھے پھر اگر وقت ظہر تک جی گیا تو اب سیکھنا احکام طہارت و نماز کا اوسپر واجب ہوا پھر اگر رمضان تک زندہ رہا تو اب احکام صوم سیکھے اور اگر مالدار ہو جائے تو احکام زکوۃ معلوم کرے اور جب استطاعت حج کی ہو تو احکام مناسک معلوم کرے مفسرین محدثین نے کہا وہ علم جو فرض عین ہے علم کتاب و سنت ہے فهذه هي المذاهب المشهورة في هذا الباب مین کہتا ہون اقرب بتحقیق اولاً وہی قول ابو طالب مکی کا ہے پھر قول اہل تفسیر و حدیث کا کیونکہ جو شخص عالم کتاب و سنت ہوگا وہ عارف جملہ علوم مذکورہ کا ہو جائیگا اور علم امور فرض عین کا سوا کتاب و سنت کے کسی دوسری کتاب سے معلوم نہین ہو سکتا ہے واللہ اعلم

## حرف الالف

علم الآثار اس فن مین بحث اقوال علماء راسخین سے ہوتی ہے جیسے صحابہ و تابعین و صالحین سلف و اونکے افعال و سیرت سے امر دین و دنیا مین مبادی اس فن کے وہ امور ہوتے ہین جو زبان ثقات سے سنے گئے ہین غرض اس فن سے شناخت اون امور کی ہے تاکہ اون امور مین اون بزرگون کی اقتدا کیجائے اور جس رتبہ کو وہ پہنچے ہین اوس رتبہ کو یہ بھی پہنچین علم

موجب غفلت طرف اس فن کے نہایت محتاج ہوتا ہے اس فن مین بہت کتابین ہین از انجملہ کتاب
روض الریاحین امام یافعی کی مصر مین طبع ہوئی ہے وہ مشتمل ہے حکایات صالحین پر اوسکا
ترجمہ محاسن المحسنین آگرہ مین چھپا ہے اسی کی الگ بہگ وہ کتابین ہین جو مقالات اولیاء اللہ
و تذکرہ اہل ولایت مین لکھی گئی ہین جیسے طبقات کبریٰ للشعرانی اور اوسکا ترجمہ خیرۃ الخیرۃ
اردو زبان مین ہے اور کتاب اخبار الاخیار شیخ عبد الحق دہلوی اور کتاب تقصار فارسی مین اور
تاج مکلل عربی مین یہ سب کتب متداولہ مشتمل ہین آثار سلف امت اسلامیہ پر انکے
سوا اور بہت کتب ہین لکن ہم نیچے ہر حرف کے اونہین کتابون کا نام لینگے جو فی الحال ہمارے
اس بلاد مین میسر آتی ہین اور اپنے باب مین جید و معتمد ہین یہ اسلیے کہ اگر اس رسالہ کو دیکھکر
کوئی طالب اون کتب کا ہوگا تو وہ کتابین اوسکو ادنی تلاش سے ہاتھ آجائینگی اس فن کی کتابین
دیکھنے سے ہمت عمل کرنے کی بلند ہوتی ہے اور شوق اقتداء سلف کا دل مین مسلمان نیکبخت
طالب آخرت کے اوٹھتا ہے بلکہ ایک طرح کی صحبت معنوی صاحب اثر کی حاصل ہوتی ہے کیونکہ
اگر وہ لوگ زندہ ہوتے اور یہ شخص اونکی صحبت مین پہنچتا تو اسی قسم کے آثار و اقوال و افعال
و احوال اونسے مشاہدہ کرتا جو اونسے مسموع ہو کر ان کتابون مین لکھے گئے ہین کتاب ایک رفیق
مرنج و مرنجان ہوتی ہے اس سے بہتر کسیکی صحبت نہین ہے ✦

## علم الاحتساب

مقصود اس علم سے امر بمعروف و نہی عن المنکر ہے جسکو شرع نے مقرر کیا ہے یہ ایک خدمت
ہے جو زمانہ سلاطین اسلام مین سپرد اہل علم و تقوی ہوتی تھی اس علم کے احکام و حدود مستقل
طور پر کتب دین مین منضبط کیے گئے ہین یہ فن ایک نوع ہے سیاست مدنیہ کا بادشاہ ملک مین
بمنزلہ سر کے بدن پر ہوتا ہے تشریع ہے رائ و تدبیر کا اور وزیر بمنزلہ زبان کے ہوتا ہے جس سے
اظہار ما فی الضمیر کا کیا جاتا ہے اور اہل احتساب بمنزلہ ہاتھ پاؤن کے ہوتے ہین کار و بار

ملک کا بغیر ان تین امر کے تمام نہین ہوتا بعض نے کہا ہے اس علم مین بحث ہوتی ہے سیاست عباد سے بطور امر و نہی کے مبادی اس فن کے بعض فقہی ہوتے ہین اور بعض استحسانی جنکا منشا رائے سلطان ہوتا ہے غرض اوس سے حاصل کرنا ملکہ کا ہے ان امور مین اور فائدہ اوسکا اجرا ہے امور مدن کا وجہ اتم پر اور یہہ علم ادق علوم ہے اسکا ادراک وہی شخص کر سکتا ہے جو فہم ثاقب حدس صائب رکہتا ہو کیونکہ اشخاص و ازمان و احوال ایک تیرہ پر نہین ہوتے ہین اس لئے واسطے ہر زمان و شخص و حال کے ایک سیاست خاصہ کا ہونا ضرور ہوتا ہے وذلک من اصعب الامور ولہذا یہ منصب احتساب وہی شخص کو لائق ہے جو قوت قدسیہ حاصل رکہتا ہے اور ہوای نفس سے مجرد ہے جیسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہ اونکو اس علم مین بڑی دستگاہ تہی کتاب نصاب الاحتساب خاص اسی باب مین ہے لکن بسبب انقراض دولت اسلام کے رواج اوسکا نہ رہا ہان کچہہ مراتب احتساب کے کتاب احیاء العلوم مین بہی ہین اور اونکا ترجمہ اردو بہی کتاب مذاق العارفین مین طبع ہو چکا ہے حسبہ شرع شریف مین شامل ہر شروع ہے جیسے اذان و اقامت و ادا و شہادت ولہذا قضا کو ایک باب حسبہ کا کہا ہے اور عرف مین مخصوص ہے ساتہہ پنجاہ امور کے جنکو نصاب الاحتساب مین لکہا ہے

## علم احوال رواۃ الحدیث

اس علم مین ذکر کرنا وفیات و قبائل و اوطان و جرح و تعدیل رواۃ کا بہی داخل ہے یہ علم ایک شاخ ہے علم تاریخ کی من وجہ اور دوسری وجہ سے ایک شاخ ہے علم حدیث کی اس علم مین بہت کتابین ہین یہ علم درحقیقت بحسب اصطلاح اہل حدیث علم اسماء الرجال ہے *

## علم اخبار الانبیا

یہ علم ایک فرع ہے علم تاریخ کی علماء نے اسکی طرف توجہ کی ہے اور یہ علم اسی لائق ہے ابن الجوزی نے قصص انبیاء لکہے ہین اور ایک جماعت نے اسکی تدوین کی ہے کسی قدر اخبار انبیاء کی

کتاب طلائع المقدور وصیت الذہبیہ مین بھی لکھی گئی ہین یہ دونون کتابین [illegible]
ہوچکی ہین احوال انبیاء پر اطلاع حاصل ہونیسے دل کو صحت ایمان و اخلاص و احسان [illegible]
حاصل ہوتی ہے خود اللہ نے قرآن پاک مین قصص انبیاء کا ذکر کیا ہے [illegible]

## علم الاخلاق

اس علم مین بحث کیجاتی ہے فضائل و رذائل سے مطلب یہ ہے کہ فضائل کے ساتھ آراستہ اور رذائل سے پیراستہ ہونا چاہیے سو اس علم مین طریقہ اس تحلی و تخلی کا بتایا گیا ہے موضوع اس علم کا اخلاق و ملکات و نفس ناطقہ ہے بحیثیت اتصاف اس فن مین بہت کتابین ہین حکماء اسلام وغیرہم کی لکن اسجگہ اونسے کچھ غرض نہین ہے بلکہ غرض ہماری آن اخلاق و عادات سے ہے جسپر شریعت حقہ اسلام مشتمل ہے گو وہ اخلاق ملت اسلامیہ کے مشارک بعض اخلاق حسنہ حکماء کے ہون کیونکہ لیس وراء عبادان قریۃ حدیث مین آیا ہے بعثت لاتمم مکارم الاخلاق اور اہل علم نے کہا ہے ان الشریعۃ المصطفویۃ قد قضت الوطر عن اقسام الحکمۃ العملیۃ علی اکمل وجہ و اتم تفصیل انتہی نووی رح کی کتاب ریاض الصالحین جو مشتمل ہے آیات و احادیث صحیحہ پر وہ اسی باب مین ہے اور ایک حصہ عظیم اس فن کا کتاب احیاء العلوم مین بھی مذکور ہے فی الحال ہمنے ترجمہ ریاض مذکور کا بطور شرح اردو مین لکھا ہے اوسکا نام مکارم الاخلاق رکھا ہے اوسکے سوا رسالہ محاسن الاعمال بھی اکثر اخلاق حسنہ پر مشتمل ہے اوس سے پہلے رسالہ عاقبۃ المتقین و رسالہ [illegible] ہوکر طبع ہوچکا ہے یہ سب کتابین حقیقت مین اخلاق حمیدہ و اخلاق ذمیمہ [illegible] سطولہ مین کتاب ترغیب و ترہیب منذری رح جلد و دجلی [illegible] الشریعۃ المحمدیۃ حق ہذا العلم بما [illegible] علیہ و [illegible] و کلاما یتکلم بہ فالکتاب والسنۃ [illegible]

والتخلی عن خلافه ولاحاجة معهما الی غیرهما من الکتب فان الصباح یغنی عن المصباح

## علم آداب الاکل

اس علم مین یہ بحث ہوتی ہے کہ طعام حلال کسب کرے جو شرعًا پاک ہو اور طعام حرام سے بچے اور آداب اکل کو بجالائے جیسے ہاتھ دہونا بسم اللہ کہکر کہانا یہ علم کتب حدیث مین مدون ہے ایک حصہ عظیم اس علم کا غزالی نے احیاء العلوم مین ذکر کیا ہے اور ہمارا رسالہ سعة المجال نام خاص اسی بیان مین ہے کہ مال حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے اور مشتبہ کیا ہے کیونکہ تحصیل مال کی اسی غرض کے لئے ہوتی ہے کہ کہانے مین آئے چندین شکل از برای اکل یہ علم ایک شاخ ہے علم اخلاق کی اسی لئے کچھہ ذکر اسکا کتاب مکارم الاخلاق مین بہی کیا گیا ہے +

## علم آداب البحث

اسکو علم مناظرہ بہی کہتے ہین غرض اوس سے اظہار صواب ہوتا ہے اگر یہ بات نہوگی تو وہ مکابرہ ومجادلہ ٹہیریگا حدیث شریف مین جدل سے نہی آئی ہے اور قرآن پاک مشتمل ہے آداب بحث ومناظرہ پر اہل کتاب ومشرکین سے جابجا اوسمین مناظرہ کیا ہے ولیس بعد بیان اللہ بیان

## علم آداب التوبة

اسکی حقیقت یہ ہے کہ فی الحال گناہ ترک کرے اور زمان آئندہ مین عزم ترک کا رکہے اور گذشتہ پر نادم ہو یہ علم علوم اخلاق منجیات مین معدود ہے غزالی رح نے احیاء العلوم مین کتاب التوبة مستقل لکھی ہے اور اس باب مین ہمارا رسالہ تفریج الکروب بالتوبة عن الذنوب نہایت جامع ہے اور قبل اسکے فضائل توبہ مین رسالہ محو الحوبہ لکہا گیا تھا +

Marfat.com

## علم آداب المحتسب

یہ شاخ ہے علم الاحتساب کی اور یہ منجملہ واجبات شرعیہ کے ہے محتسب کے لئے ضرور ہے کہ مواقع سے آگاہ ہو اور پرہیزگار خوش خلق صاحب علم وورع ہو بیان نرالطف ورفق کفایت نہین کرتا ہے بلکہ صاحب حسن اخلاق ہونا ضرور ہے ایک ادب یہ بہی ہے کہ قلیل العلائق ہو تا لوگون سے نہ ڈرے اور قطع طمع کرے اور مداہنت سے بچے *

## علم آداب الدرس

اس علم کا تعلق اون آداب سے ہے جنکو علاقہ شاگرد سے ہوتا ہے اور شاگرد کو استاذ سے تعلق رہتا ہے اسکی منفعت وغایت وغرض ظاہر ہے کتاب تعلیم المتعلم مین ان آداب کا استیفا کیا ہے یہ کتاب مصر مین فی الحال طبع ہو چکی ہے عربی زبان مین ہے *

## علم آداب کتابة المصحف

یہ شاخ ہے علم تفسیر کی لکن اشبہ یہ ہے کہ فرع ہے علم الخط کی اس علم سے کیفیت کتابت مصحف کی پہچانی جاتی ہے تاکہ موافق آداب معتبرہ شرع کے ہو جسکو سلف مستحسن کہتے تہے عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی مصحف مکتوب بقلم باریک دیکہتے تہے کاتب کو دُرے سے تادیب کرتے یعنی ایسا لکہنا مکروہ رکہتے تہے اور جب کوئی مصحف عظیم دیکہتے تہے تو خوش ہوتے اسیطرح علی مرتضی چہوٹا ہونا مصحف کا مکروہ جانتے تہے **مسئلہ** شافعیہ نے کہا ہے لکہنا قرآن کا دیوار ودر وسقف پر سخت مکروہ ہے اسلئے کہ پامالی مین آتا ہے اور بے ادبی ہوتی ہے ... اس سے زیادہ مکروہ لکہنا قرآن کا ہے قبور وجنائز پر حدیث مین نہی آئی ہے کتابت سے قبر پر اسیطرح جو سنے بے ادبی وقت طبع کے ہوتی ہے وہ بہی سخت ...

# علم آداب السفر

یہ آداب دو طرح کے ہین ایک ظاہر ایک باطن غزالی نے کتاب احیاء العلوم مین استیفاء ان آداب کا کیا ہے یہ ماخوذ ہین سیرت نبوی سے کتب حدیث متکفل ہین واسطے بیان ان آداب کے تعلق سفر ظاہر کا ہر مسلمان سے ہی اور تعلق سفر باطن کا خاص ہے ساتھہ علماء صوفیہ کے منجملہ آداب ظاہر کے یہ ہے کہ سفر بہ نیت علم و عبادت کے کرے یا کسی امر مشوش فی الدین کے سبب سے یا کسی دفع مرض کے لئے یا بسبب گرانی غلہ کے کہ یہان مہنگا دوسری جگہہ سستا ہے پھر جب ارادہ سفر کا کرے تو مظالم و دیون کو واپس کر دے اور واسطے اہل و عیال کے نفقہ حلال بقدر حاجت و کفایت کے چھوڑ جائے پھر ایسے شخص کو ہمراہ لے جو معین علی الدین ہو قبل سفر کے استخارہ کرے پھر گھر مین دو یا چار رکعت پڑہے اور جمعرات کے دن گھر سے باہر نکلے اور قافلہ سے علحدہ نہ چلے اور دابہ پر رفق کرے اور اوسکی طاقت سے زیادہ اوسپر بوجہہ نہ لادے اور چھہ چیزین ہمراہ رکھے شیشہ مسواک سرمہ دان کنگھی لوٹا قینچی بلکہ استرہ بھی بلکہ اور چیز بھی جسپر قدرت اور اوسکی طرف حاجت ہو پھر جب سفر سے پھرے تو رات کو گھر مین نہ آئے بلکہ قبل آنیکے اونکو خبر کر دے اور پہلے مسجد مین جا کر نماز پڑہے پھر گھر مین آئے اور واسطے اہل و اقارب کے کوئی تحفہ مطعوم یا ملبوس وغیرہا کا لیتا آئے سنت مطہرہ مین اسیطرح آیا ہے رہا سفر باطن سو منجملہ اوسکے آداب کے ایک یہ ہے کہ سفر نکرے مگر واسطے زیادت امر دینی کے اور ہر شہر کے مشائخ سے استفادہ ادب کا یا کسی کلمہ نافعہ کا کرے تاکہ وہ نفع اوس کلمہ کا حاصل ہو اور ہر شہر مین بقدر حاجت کے ٹھیرے نہ زیادہ اور ہمنشین نہو کسیکا سوای علماء صلحا و صادقین متبعین کتاب و سنت کے اور راہ مین ذکر و تلاوت قرآن و شغل علم و کتابت و عمل صالح جاری رکہے اور اگر خدمت قوم صالحین کی میسر آئے فبہا ورنہ واپس آئے اسلئے کہ اگر یہ سفر حق سے ہوتا تو ضرور کچھہ اثر اوسکا ظاہر ہوتا +

## علم آداب السماع والوجد

امام ابو حنیفہ وباقی ائمہ مجتہدین وغیرہم سے جنکا دین مین اعتبار ہے [illegible]

اس باب مین بہت آثار آگئے ہین ہان بعض صوفیہ نے لاباس بہ کہا ہے اسلئے کہ [illegible]

اوسکا جواز معلوم ہوتا ہے بشرطیکہ سودی طرف کسی منکر شرعی کے نہو اس مسئلہ کی تحقیق [illegible]

نے کتاب نیل الاوطار مین کی ہے اور بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ اس کا ترک [illegible]

لکن تقوی احوط واولی ہے*

## علم آداب الصحبة والمعاشرة مع اصناف الخلق

یہ بات ضرور ہے کہ غرض صحبت سے نفع دینی ہو جیسے استفادہ علم یا عمل کا یا استفادہ عز وجاہ

واسطے تحصن کے اذیت مشوش قلب سے یا استفادہ مال کا واسطے اکتفا کے اضاعت اوقات

سے طلب اقوات مین یا واسطے استعانت کے مہمات مین تاکہ سبب مین عدہ ہو اور [illegible]

نوائب مین قوت یا واسطے تبرک کے ساتھ مجرد دعا کے یا انتظار شفاعت کا آخرت مین [illegible]

صحبت کے ایک یہ بات ہے کہ اشتراک مال مین ہمراہ عقد اخوت کے اور اعانت [illegible]

اور سکوت ذکر عیوب سے حضرت وغیبت مین اور ذکر مناقب کا [illegible]

سے اور دعا واسطے برادر مسلم کے حیات مین اور بعد ممات کے اور وفا واخلاص [illegible]

اور ترک تکلف صحبت مین معمول ہو یہ علم ایک شاخ ہے علم اخلاق کی*

## علم آداب العزلت

اس علم کے لئے [illegible] وآفات وآداب ہین فضائل یہ ہین کہ واسطے عبادت کے [illegible]

اور بعض مناجات خلق کے ساتھ مناجات رب الارباب کے [illegible]

Marfat.com

وملکوت ارض وسمامین استکشاف اسرار خدا کا کرے عزلت سے تخلص عن المعاصی چاہیے جس سے کہ اکثر
لوگ سلامت نہین رہتے ہین فتن وخصومات سے رہائی پاوے اپنے دین ونفس کی صیانت کرے
لوگون کی غیبت واطماع کاذبہ واقتراحات وبدگمانی وتہمت وشر وفساد سے خلاص ہونا چاہیے
طمع سے انقطاع حاصل ہو اور لوگ بہی اس سے کسی طرح کی طمع نکرین اور دیکہنے سے ثقلا
وسفہا کے اور مقاسات سے اونکے اخلاق کے نجات ملے رہے آفات سو منجملہ اونکے ایک فوت
ہونا ہے تعلیم وتعلم کا حالانکہ یہ اعظم عبادات ہین دوسرے فوت ہوتا ہے نفع وانتفاع کا
اسلیے کہ دار مدار اسکا مخالطت پر ہے تیسرا فوت ہوتا ہے تادب وتادیب کا ساتہ کسر نفس
وقہر شہوت کے بسبب تحمل اذی کے چوتہے فوت ہونا استیناس وایناس کا ساتہ صلحا
واتقیا کے پانچوین فوت ہونا نیل ونالت ثواب کا بحضور جمعہ وجماعات وجنائز وعیادت مریض
وحضور عیدین بہی انالت سو عزلت مین بند کرنا ہے دروازہ تعزیت وتہنیت وعیادت و
زیارت کا اگر یہ شخص عالم تقی صالح نقی ہے ان صورتون مین موازنہ ان امور کے ثواب کا آفات
سے کرے پہر جو راجح ہو اوسکو ترجیح دے چہٹے فوت ہونا تجارب کا ہے کیونکہ عقل واسطے حصول
تجربے کے کافی نہین ہوتی ہے رہے آداب سو وہ یہ ہین کہ نیت عزلت مین یہ ہو کہ لوگون کو اسکا
شر نپہنچے اور یہ اونکے شرور سے طالب سلامت ہو اور آفات اختلاط سے بچے اور کنہ ہمت
کے ساتہ متجرد واسطے عبادت کے ہو اور خلوت مین مواظبت علم وعمل وفکر وذکر پر کرے
استماع اخبار وار جیف بلد سے رہائی پاوے اسلیے کہ یہ دونون مشوش قلب ہوتے ہین خصوصا
نمازمین ۵

| مرا بیگانگی از خلق با حق آشنا کردہ ست | طبع من بکس کم ساختن بسیار بسیار د |
|---|---|

اختلاط ہر چند موجب مزید اجر ہے بسبب تحمل اذی وشرکت امور خیر کے لکن وقت ظہور فتن
وآفات دینی ودنیاوی کے بنص حدیث جائز ہے علیک بخاصۃ نفسک ودع امر العوام

Marfat.com

# علم آداب الکسب والمعاش

یعنی لین دین میں مغبون نہو اور اگر کسی ضعیف یا فقیر سے اشترا کیا ہے تو تحمل غبن کرے
اور طلب قیمت مین مسامحت کرے اور کچھ دام کم کردے اور قرضدار سے سخت تقاضا [illegible]
اور اوسکی ایذادہی پر متحمل ہو اور جو مستقیل ہو اوسکو اقالہ کرے اور مراتب حلال و حرام [illegible]
کو سیکھے لے مرتبے حرام کے چار ہوتے ہین ایک ورع عدل کہ جسکو فتوی فقہا نے حرام [illegible]
ہے اوسکو چھوڑ دے ورع صالحین کہ جس شئے مین تطرق تحریم ہو اوس سے باز رہے تیسرے
یہ کہ مالاباس بہ کو ڈر سے مافیہ باس کے ترک کردے چوتھے ورع صدیقین کہ بالکل تارک [illegible]
ہو لکن اسکا ڈر بدرجہ ہے کہ واسطے غیر اللہ کے یا بہ نیت تقوی و عبادت خدا کے نہو یا اوسکے
اسباب حاصلہ کی طرف کوئی کراہت یا معصیت جا لگے یہ ہے مراتب شبہات کے سوا [illegible]
پہچاننا موقوف ہے معرفت مراتب حلال و حرام پر حلال مطلق وہ مال ہے جسکی طرف اسباب
تحریم و کراہت کی راہ نہ پائین اسکے مقابلہ مین حرام محض ہوتا ہے ان دونون مین کچھ شبہ
نہین ہے منشار شبہ کے پانچ ہین ایک شک سبب تحلیل و تحریم مین یہ چار طرح ہین ایک یہ کہ
پہلے سے محلل کو معلوم کرلیا ہے پہر اوسکی تحریم مین شک آگئے دوسرے یہ کہ پہلے حل معلوم تہا [illegible]
تحریم مین شک واقع ہوا تیسرے یہ کہ اصل مین حرام تہا پہر اوسپر سبب تحلیل کا طاری ہوا [illegible]
یہ کہ حل معلوم تہا لکن ظن پر طریان تحریم کا کسی سبب معتبر سے غالب ہوا [illegible]
جسکا منشار اختلاط بین الحلال و الحرام ہے تیسرے اشتباہ [illegible]
کسی معصیت کا ہو چوتھا منشار اختلاط فی الادلہ ہے مثل اختلاف [illegible]
مال حرام آیا ہے وہ اگر اوسکے مالک کو پا سکے تو مالک کو ورنہ اوسکے وارث کو واپس کردے
اگر صاحب حق غائب ہو تو اوسکا انتظار کرے [illegible]
بھی نہو یا اوس مال کا واپس کرنا ممکن نہو بسبب کثرت مالکین کے [illegible]

Marfat.com

مین سے تو حکم ایسے مال کا یہ ہے کہ اوسکو طرف سے مالک مال کے صدقہ کردے اصل اس علم کی حدیث صحیح سے
ہے جسمین ذکر حلال بین وحرام بین اور مشتبہات کا آیا ہے جسنے شرح اوس حدیث کی کتاب دلیل الطالب
مین بعبارت فارسی لکھی ہے اور شوکانی رح نے فتح ربانی مین اوسپر کلام بسیط کیا ہے اور بسط اس علم
کا غزالی نے بھی احیاء العلوم مین فرمایا ہے یہ سب کتب بحمدہ تعالی میسر ہین رسالہ سعۃ المجال بھی خاص
اسی ذکر مین ہے ✤

## علم آداب النبوۃ

اس علم کی شناخت حاصل کرنا واسطے اقتدا کے بہت ضرور ہے کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے
قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم اور حضرت ہمیشہ اللہ سے
سوال تزین کا ساتھ مکارم اخلاق کے کرتے تھے اور فرماتے مین واسطے تمام کرنے مکارم اخلاق
کے آیا ہون کسینے عائشہ سے پوچہا تھا کہ حضرت کا خلق کیا تہا کہا قرآن معلوم ہوا کہ جو کوئی شخص
متخلق باخلاق وآداب نبوت ہونا چاہے وہ اخلاق قرآنیہ کو اخذ کرے سب سے بہتر اس بابمین
کتاب زاد المعاد ابن القیم ہے وہ اور کتاب سفر السعادۃ مع ترجمہ اردو کے ہند مین چھپ چکی ہے
ہان زاد المعاد کا ترجمہ اردو مین اب تک نہین دیکہا ہے یہ دونون کتابین جامع ہر ادب وعادت و
سیرت نبوی ہین جتنے ابواب دین دنیا کے ہین سب کا ذکر انمین طریقہ سنت صحیحہ پر کیا گیا ہے بلکہ
ایسی کتابین اسلام مین غیر مسبوق ہین ✤

## علم آداب النکاح

مراد اس سے حسن خلق ہے ساتھ منکوحہ کے نہ فقط کف اذی بلکہ احتمال اذی بی بی سے ملاعبت
ومزاح کرنا چاہیے تاکہ اوسکا جی خوش رہے لیکن اتنی انبساط ودعابت بھی نکرے کہ بالکل ہیبت
ساقط ہو جاوے غیرت مین حد اعتدال پہ رہے نان ونفقہ اچھی طرح پر دے تنگی نکرے احکام طہارت

وصلوٰۃ وغیرہا کے سکھائے اور درمیان بی بیون کے عدل وبرابری رکھے یہ نکرے کہ ایک کی طرف جھک پڑے اس باب مین ہمارا رسالہ اصلاح ذات البین طبع ہوچکا ہے وہ واسطے معلوم کرنے حقوق زوجین وآداب نکاح کے زبان اردو مین کفایت کرتا ہے +

## علم آداب الملوک

مراد اس سے اس جگہ وہ آداب ہین جو رعایا کو ساتھہ ولاۃ امر کے ملحوظ رکھنا چاہئین اس فن مین تالیفات مفردہ ہین لکن تعلق اسکا شرع سے یون ہے کہ کتب حدیث مین حقوق رعایا وبرایا وائمہ وملوک کے آئے ہین اس باب مین کتب سنت ورسائل فقہ سنت کفایت کرتے ہین رسالہ فتح المغیث مین مہمات اس علم کے ذکر کئے گئے ہین تفصیل اونکی کتاب نیل الاوطار ودرر بہیہ وسیل جرار وغیرہ مین موجود ہے بعنوان مرصوص وطرز مقبول یہی اوسیقدر ضرورت مشتمل ہین +

## علم آداب الوزرار

یہ ایک شاخ ہے حکمت عملیہ کی اسمین کیفیت صحبت سلاطین ونصیحت رعایا وغیرہ کی مذکور ہوتی ہے کچھہ مقاصد اس فن کے ہماری کتاب اکلیل الکرامہ مین بہی مذکور ہین اور رسالہ حسن المساعی مین مسطور عمدہ کتاب جامع اس علم کی درر فاخرہ تالیف علی بن محمد شوکانی رح کی ہے لکن متداول نہین ایک نسخہ اوسکا فقط ہمارے پاس ہے +

## علم الادعیہ والاوراد

اس علم مین بحث دعوات ماثورہ واوراد مسنونہ سے کیجاتی ہے خواص ادعیہ وعدد تکرار دعا واوقات خاصہ قرارت وورود شرائط اونکے مذکور ہوتے ہین مبادی اسکے علوم شرعیہ ہین غرض اوس سے بہی پتا لاون ادعیہ واوراد کا بروجہ مذکور ہے تاکہ اونکے استعمال سے فوائد دینیہ ودنیویہ حاصل

ہوئین یہ علم ایک شاخ ہے علم حدیث کی اس فن مین بہت کتب تالیف ہوئی ہین منجملہ اونکے حصن حصین اذکار نووی حزب اعظم متداول ہین حصن حصین کا ترجمہ اردو بھی ہو چکا ہے سب سے زیادہ جامع اس باب مین ہماری کتاب عربی نزل الابرار نام مطبوع قسطنطنیہ ہے اور منجملہ کتب معتمدہ کے ایک سلاح المومن ہے دوسری عمل الیوم واللیلہ تیسری تحفۃ الذاکرین شرح عدۃ الحصن الحصین لکن یہ سب قلیل التداول عزیز الوجود ہین

## علم اسباب النزول

یہ ایک شاخ ہے علم تفسیر کی اسمین سبب نزول آیت یا سورت اور اوسکے وقت ومکان سے بحث کیجاتی ہے مبادی اسکے وہی مقدمات منقولہ عن السلف ہین غرض اوس سے ضبط کرنا ان امور کا ہے فائدہ اوسکا معرفت ہے اوس حکمت کی جو باعث تشریع اوس حکم کے اور موجب اوسکی تخصیص کے ہوئی ہے اگرچہ اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ خصوص سبب کا اور منجملہ فوائد اس علم کے ایک فہم ہے معانی قرآن کا اور استنباط کرنا احکام کا اوس کتاب سے کیونکہ کبھی شناخت تفسیر آیت کی بدون وقوف کے سبب نزول پر ممکن نہین ہوتی ہے جیسے یہ آیت فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ کہ اقتضا اسکا عدم وجوب استقبال قبلہ ہے حالانکہ یہ خلاف اجماع ہے اور یہ بات معلوم نہین ہوسکتی مگر اسی طرح کہ یہ آیت حق مین نافلۂ سفر کے اوتری ہے اور اوس شخص کے بارہ مین آئی ہے جو تحری کرکے نماز پڑہتا ہے اور اسمین کچھہ کہنا درست نہین مگر ساتھہ روایت وسماع کے اوس شخص سے جو وقت تنزیل کے حاضر تہا کما قال الواحدی سبب نزول مین یہ بھی شرط ہے کہ ایام وقوع حادثہ مین نزول ہوا ہو ورنہ باب اخبار وقائع ماضیہ سے ٹھیریگا جیسے قصہ فیل کا اس علم مین بہت کتابین ہین عربی فارسی منجملہ اونکے لباب النقول سیوطی مصر مین طبع ہوکر متداول ہوگئی ہے ہمنے رسالہ اکسیر فی اصول التفسیر مین کچھہ تکلم اسباب نزول پر بھی کیا ہے *

## علم اسباب ورود الاحادیث وازمنتہ وامکنتہ

موضوع اس علم کا خود اسکے نام سے ظاہر ہے اسی طرح منفعت اِس علم کی مخفی نہین یہ ایک شاخ ہے علوم حدیث کی اسمین مولفات کثیرہ ہین +

## علم اسرار الطہارۃ

اسکے چار مرتبے ہین ایک طہارت ظاہر حدث وخبث سے مطابق بیان شرع مطہر کے دوسرے تطہیر جوارح کے آثام سے کیونکہ گناہ بہ نسبت دل کے مثل خبث کے بہ نسبت بدن کے ہوتا ہے تیسرے پاک کرنا دل کا ذمائم اخلاق سے کیونکہ یہ بہ نسبت روح کے مثل آثام کے بہ نسبت دل کے ہوتے ہین چوتھے تطہیر سِر کے ماسوی اللہ سے کیونکہ التفات طرف غیر اللہ کے بہ نسبت سِر کے بمنزلۂ ذمائم اخلاق کے بہ نسبت روح کے ہے وھذہ طہارۃ الانبیاء والصدیقین

## علم اسرار الصلوۃ

اسکے دو مرتبے ہین ایک وہ کہ نماز بے اوسکے متحقق نہو اسی مرتبہ کی طرف نظر فقیہ کی ہوتی ہے دوسرا مرتبہ وہ ہے جس سے تکمیل وتحسین نماز ہو یہ نظر کرنا ہے شروط باطنیہ مین اعمال قلب سے جیسے خشوع وحضور قلب اور تعظیم رب یہ تعظیم ایک امر سوای خشوع کے ہے کیونکہ بہت سے حاضر القلب متوجہ الی اللہ ہوتے ہین لکن دل مین تعظیم نہین ہوتی یہ تعظیم اللہ کی معرفت وعظمت اور شناخت حقارت نفس اور مسخر ہونے دل سے واسطے اپنے رب کے پیدا ہوتی ہے اور جیسی ہیبت کہ یہ ایک امر زائد ہے تعظیم پر اسکا منشا خوف ہوتا ہے جو اللہ کے اجلال سے صادر ہوتا ہے اور جیسے رجا کہ اوسکا سبب معرفت لطف وکرم وعمیم انعام ولطائف صنع ومعرفت صدق خدا وعدۂ جنت مین واسطے مصلی کے ہے اور جیسے حیا اور سبب اوسکا معلوم کرنا ہے اپنی تقصیر کا عبادت الٰہی مین اور جاننا

اپنے عجز کا قیام تعظیم حق اللہ تعالی ہین ٭

## علم اسرار الزکوۃ

اسکے لئے آٹھہ آداب ہین ایک ادب یہ کہ یون جانے کہ غرض زکوۃ سے امتحان ہے اس بات کا کہ کوئی محبوب اوسکا سوا اوا مد حق کے نہو اسکے کئی مرتبے ہین ایک وہ لوگ ہین جنہون نے سارے اموال سے ہاتھہ اوٹھالیا جیسے صدیق رضی اللہ عنہ دوسرے وہ لوگ ہین جو بقدر حاجت ذخیرہ کرکے باقی اموال زائد کو وجوہ خیر مین صرف کرتے ہین تیسرے وہ لوگ ہین جو ادا واجب پر قصر کرتے ہین یہ مرتبہ ادنی تر ہے اس مرتبہ کے کئی فائدہ ہین ایک پاک کرنا مال کا اوسکے میل سے دوسرے پاک کرنا نفس کا صفت بخل سے تیسرے ادا کرنا شکر نعمت مالیہ کا دوسرا ادب جلدی کرنا ہے وقت حلول وقت ادا زکوۃ مین واسطے اظہار رغبت کے امتثال امر مین اور شتابی کرنا ہے واسطے مسرت قلوب فقرا کے تیسرا ادب اسرار ہے کیونکہ چپکے سے دینا دور تر ہوتا ہے سمعہ وریا سے چوتھا ادب یہ ہے کہ یہ قصد کرے کہ لوگ اوسکا اقتدا کرین وقت اظہار کے اور جہانتک ممکن ہو ریا سے محفوظ رہے مگر یہ کہ فقیر بسبب ہتک ستر کے متاذی ہو پانچوان ادب یہ ہے کہ اپنے صدقہ کو من واذی سے فاسد نکرے چھٹا ادب یہ ہے کہ عطا کو صغیر سمجھے ورنہ عجب آگھسیگا ساتوان ادب یہ ہے کہ مال جید ومحبوب و اطیب واحل نکالے آٹھوان ادب یہ ہے کہ واسطے صدقہ دینے کے اہل تقوی کو تلاش کرے یہ چھہ قسم کے لوگ ہوتے ہین ایک وہ جو متجر دللآخرۃ ہین دوسرے وہ جو علما ہین اور دینیات اونکے علم مین صحیح ہین تیسرے وہ لوگ جو اپنے تقوی مین سچے پکے ہین چوتھے وہ فقرا جو اپنا فقر مستور رکھتے ہین پانچوے وہ لوگ جو کسی مرض یا قرض مین گرفتار ہین چھٹے اقارب وذوی ارحام ٭

## علم اسرار الصوم

اسکے تین مرتبے ہین ایک صوم عموم کہ فرج وبطن کو قضاء شہوت سے روکے دوسرے صوم خصوص

که جوارح کو گناهون سے روکے تیسرے صوم اخص الخصوص که آنکهه کو محارم و مکاره سے اور اوس چیز
جو الله سے غافل و ذاهل کرے بند رکھے اور زبان کو کذب و غیبت و نمیمه و فحش و جفا و خصومت سے روکے
اور کان کو سمع هر مکروه سے بچائے اور بقیه جوارح کو مکاره سے اور شکم کو شبهات سے باز رکھے اور
استکثار حلال وقت افطار کے نکرے که پیٹ تن جائے اور دل بعد افطار کے معلق و مضطرب
درمیان خوف و رجا کے هو کیونکه کیا معلوم هے که روزه اوسکا قبول هوا اور وه مقربین مین شمار یا مردود
هوا اور ممقوتین مین گنا گیا ۔

## علم اسرار الحج

اسکے اعمال ظاهره شرع مین معین هین اور وه دس هین ایک یه که نفقه حلال هو دوسرے یه که اعانت
اعداء الله کی ٹکس دینے سے نکرے یه عمال ظالم راه مین بیٹهکر حاجیون سے ٹکس لیتے هین حیله خلاص
مین تلطف کرے تیسرے یه که جی سے خوش هو کر انفاق زاد مین توسیع کرے چوتهے تارک رفث و
فسوق و جدال هو پانچوین یه که سوار هو یا پیاده اگر چل سکتا هو هر قدم پر ایک نیکی هوگی چهٹے یه که
محمل سے بچے کیونکه شیوه آسوده لوگون کا هے ساتوین یه که مائل بطرف تفاخر و تکاثر کے نهو بلکه
میلا کچیلا گرد آلوده صورت هو آٹهوین یه که سواری کو آرام دے طاقت سے زیاده اوسپر نه لادے
نوین یه که تقرب کرے ساته اراقت دم کے اگرچه اوسپر واجب نهو دسوین یه که نفقه و هدی
کرنے پر خوشدل هو رهے اعمال باطنه سو یون جانے که کمال اسمین هے که آدمی متجرد هو
ما سوی الله سے اور یه بات حج مین هوتی هے کیونکه اهل و عیال سے تنها هوتا هے اقارب و شناسا
سے غربت حاصل کرتا هے کهانے پینے سواری وغیره مین ترک ترفه بجا لاتا هے دوسرے یه که
مشتاق زیارت خانه هو که اس شوق کی وجه سے مستحق مشاهدهٔ جمال صاحب خانه ٹهیرے یعنے
بمقتضای وعدهٔ کریم تیسرے یه که سارے افعال حج مین نیت خالص کرے مقصود اون سب
افعال سے فقط تقرب خدا هو چوتهے یه که حج سے قصد منقطع هونا هو محارم الهی سے نه نرا اهل و

سے پانچوین یہ کہ تہ دل سے متوجہ الی اللہ ہو جسطرح کہ تن سے متوجہ الی البیت ہے چھٹے یہ جانے کہ
زاد آخرت یہی تقوی ہے سو جسطرح کہ حج کے لئے زاد لیتا ہے اسیطرح دل کے لیئے زاد پرہیزگاری
کا لے قال تعالی وتزودوا فان خیر الزاد التقوی وقال تعالی ان اکرمکم عند اللہ
اتقاکم ساتوین یہ کہ وقت احرام باندھنے کے کفن یاد کرے کیونکہ دونون نادوختہ ہوتے ہین
آٹھوین جب شہر سے باہر نکلے نکلنا قبر سے یاد کرے کیونکہ دونون کو انجام اپنے کام کا معلوم نہین
ہوتا ہے نوین یہ کہ جب صحرا مین داخل ہو وقوف محشر کو یاد لائے کیونکہ دونون مخاوف واہوال
سے غیر مامون ہوتے ہین دسوین یہ کہ جب حرم مین آئے اللہ کے عقاب سے امن کو باوجود خوف رد
کے یاد کرے اور جب خانہ کعبہ کو دیکھے تو مشاہدہ رب العزت والعظمت کو یاد لائے گیارہوین یہ کہ
وقت طواف بیت کے ملائکہ حافین حول عرش کو یاد لائے اور یہ بات جانے کہ مقصود اس سے طواف
دل کا ہے فکر رب البیت مین بارہوین یہ کہ وقت استلام کے یہ اعتقاد کرے کہ گویا رب سے بیعت
کرتا ہے اور عزم وفا کا مضبوط رکھے تاکہ مقت خدا سے امن مین رہے تیرہوین یہ کہ وقت سعی کے
تردد اپنا فناء عبودیت مین سامنے دونون پلون ترازو کے درمیان عذاب وغفران کے یاد کرے
چودہوین یہ کہ وقت وقوف کے عرفات مین تذکر وقوف کا عرصات مین ہمراہ صدیقین واولیاء کے
کرے اور رب العالمین سے امید مغفرت کی رکھے جسطرح کہ عرصات والی امیدوار شفاعت انبیاء
ومرسلین ہونگے پندرہوین یہ کہ رمی جمار سے قصد اظہار عبودیت کا بغیر کسی حظ عقل ونفس کے کرے
اسلئے کہ کبھی شیطان ملعین یہ خطرہ ڈالتا ہے کہ یہ بھی ایک طرح کا لعب ولہو ہے سو اس قصد مین امتثال
امر رحمن وارغام انف شیطان ہوتا ہے سولھوین وقت ذبح کے یہ دھیان کرے کہ عوض ہر جزو کے
اوس حیوان سے ایک جزو اسکے بدن کا آگ دوزخ سے آزاد ہوگا سترہوین جب نظر دیوار مسجد مطہر
رسول انور اطہر صلعم و دیوار ہا شہر مبارک مدینہ منورہ پر پڑے تو فضائل مدینہ کے یاد لائے کیونکہ
وہان تربت مقدس مطہر جناب رسول و تربت ہر دو وزیر رضی اللہ عنہما ہے بقیع مین قبور اصحاب
مہاجرین وغیرہم کے ہین یہ لوگ افضل خلق اللہ تھے انکی زیارات مورث برکات دنیا وسعادات آخرت

Marfat.com

سکے ہین آٹھاسوین یہ بات جاننے کہ سفر کرنا طرف مسجد مقدس نبوی کے ایک فضل عظیم ہے اور
زیارت حضرتؐ کی بعد موت کے مثل زیارت زمانہ حیات کے ہوتی ہے اونیسوین یہ کہ جب ان سب
اعمال سے فارغ البال ہو تو جاننے کہ وہ ہنوز درمیان خطرۂ و بشارت قبول کے ہے اوسے
کیونکر جانا کہ اوسکا حج قبول ہو کر وہ زمرۂ محبوبین مین ہوا یا رد ہو کر طائفۂ مطرودین مین سے ہوا
بیسوین یہ کہ جب پھر کر اپنے گھر و شہر مین آ لے تو اپنے دل کا امتحان لے کہ کنارہ کشی اوسکی دار غرور
سے اور میل خاطر اوسکا طرف دار الانس کے زیادہ ہوا یا دل کا جماؤ اس دار غرور مین بڑھ گیا اور دار سرور کی
طرف سے گھٹ گیا غرضکہ اس طرح پر ناپ تول اپنے اعمال کی کرے اگر شق اول ہے تو یہ دلیل ہے قبول پر اور
اگر نعوذ باللہ قبیل ثانی سے ہے تو پھر حصہ اوسکا ان افعال سے یہی تعب دھنا ہوا عیاذا باللہ من
الحرمان ومن الانسلاک فی حزب الشیطان علم اسرار طہارت سے اس جگہہ تک جتنے علوم
کا نام لیا گیا ان سب کے اسرار نہایت بسط سے غزالی رح نے کتاب احیاء العلوم مین لکھے ہین
ہمارے نزدیک ہر مستومنی مصلی مزکی صائم حاج پر فرض عین ہے کہ ظواہر اعمال کو مطابق ارکان و شرائط فقہاء
کے درست کرے اور بواطن افعال کو موافق بیان احیاء العلوم کے بجا لائے تاکہ مسلمان صادق مومن
محسن ٹھہرے ورنہ پھر وہی مثل ہوگی کردنی خویش آمدنی پیش قال تعالی عاملة ناصبة یہ حالت
کسی انسان کو بغیر مجاہدۂ ظاہر و باطن کے حاصل نہین ہوتی ہے اور مجاہدہ دنیا سے اوٹھ گیا ہی یہانتک
کہ مبانی اسلام جسطرح کہ مفاہیم و معانی سے خالی ہین اسی طرح صور جائزہ و اشکال فقہیہ سے بھی عاری
معاش دنیا کی محبت نے دلون کو سیاہ کر دیا فسق و فجور نے آنکھون کانون پر مہر لگا دی عداوت
دین سے طبائع پر زنگ ظلمت چھا گئی ہم کسی اور کو کیون کہین خود ہمارا بھی یہی حال ہے اتنی
بات ہے کہ ہم اپنے رب سے یہ چاہتے ہین کہ ہمکو اس دلدل سے جسمین ہم لتھڑ رہے ہین
نجات دیکر فقط اپنے کار و بار کا موافق اپنی مرضی کے کر دے نری ہماری تمنا سے تو گوہر مقصود
ہاتھ مین نہین آتا جب تک کہ وہی ہمارا بیڑا پار نکرے اللہم غفرا و توفیقا ◆

# علم الاسماء الحسنیٰ و اسرارہا و خواص تاثیرہا

یہ وہ علم ہے جس سے ہر مطلوب ملتا ہے ہر مرغوب ہاتھہ آتا ہے انکی مدازمت سے ثمرات حسنہ و صرائح کشف و اطلاع اسرار ملک و ملکوت پر ظاہر و حاصل ہوتی ہے دنیا مین فائدہ اس علم کا قبول و ہیبت و تعظیم و برکات رزق و رجوع بطرف کلمہ و امتثال امر کے ہے زبانین سامنے ایسے شخص کے گونگی ہوجاتی ہین ہر کوئی جواب اوسکی بات کا اچھا دیتا ہے وھذا امر عظیم من العلوم لا ینکر شرعا ولا عقلا قالہ البونی مین کہتا ہون یہ تو ٹھیک ہے جو کہا لیکن مراد ہماری اسجگہ اس علم سے دریافت و احصا کرنا نود و نہ نام الٰہی کا ہے اور پہچاننا صفات خدا کا سواسکے بیچ کتاب الاسماء و الصفات للبیہقی اور کتاب الجوائز و الصلات جامع جملہ ابواب ہین یہ پچھلی کتاب دہلی مین طبع ہوکر شائع ہوچکی ہے یہ علم اشرف علوم دین ہے اس مضمون کو غزالی رح نے احیاء مین جابجا اشارۃً و صراحۃً لکھا ہے غرضکہ جو شخص عارف اسماء و صفات و افعال خدا ہوتا ہے وہی زمرۂ صدیقین و صادقین مین شمار کیا جاتا ہے اور یہ بات کہ اسماء حسنیٰ کے اعداد نکال کر کوئی تعویذ مربع مثلث مخمس مسدس بنایا جائے اور ان اسامی گرامی سے منفعت دنیا حاصل کرنیکو طریقۂ اعمال و عزیمت خوانی اختیار کیا جائے سو یہ بات بالکل خلاف شرع ہے اللہ پاک کے نامون کا رتبہ اس سے بلند تر ہے کہ اوسکو ایک ذریعہ تحصیل معاش کا اس دار غرور مین ٹھیرائین دنیا کمانے کے لئے اور بہت سے اسباب دنیا کے ہین یہ کام وہ لوگ کیا کرتے ہین جو نہ اللہ کو پہچانین اور نہ اوسکے اسماء و صفات کو اور نہ بقاء آخرت و فناء دنیا کو جانین اعاذنا اللہ منہ ✦

# علم اسماء الرجال

مراد رجال سے رواۃ حدیث ہین انکا علم نصف علم ہے عراقی نے شرح الفیہ مین علی بن المدینی سے نقل کیا ہے کہ یہ علم عبارت ہے سند سے سند عبارت ہے رواۃ سے جسطرح کہ متن عبارت ہے



Marfat.com

حدیث سے معرفت انکے احوال کی نمیۂ علم ہے کتب اس فن کی کئی طرح پر ہین ایک موتلف مختلف دوسرے اسمار مجرد القاب وکنی سے تیسرے نری القاب وکنی چوتھے متشابہ ہمنے اسماء ان مؤلفات کے اتحاف النبلاء مین ترتیب حروف معجم پر لکھے ہین کتاب تقریب دہلی مین اور کتاب خلاصہ مصر مین طبع ہو چکی ہے *

## علم الاسناد

اسکا نام اصول حدیث بہی ہے اس سے احوال حدیث کا ازروی صحت وضعف نقل وتحمل وادار معلوم ہوتا ہے یہ بحث کہ حدیث صحیح ہے یا ضعیف یا کس قسم کی سوا انکے ہے اسلئے ہی تاکہ اوسپر عمل کیا جائے یا اوسکو ترک کیا جائے سو بحیثیت صفات رجال وصیغہای ادا یہ بحث عمل مین آتی ہے اس علم مین بہت سے کتب مختصر ومطول ہین ہمارا رسالہ منہج الوصول فارسی عبارت اس باب مین طبع ہو چکا ہے نہایت درجہ اتقان مین واقع ہے ولله الحمد *

## علم اصول الحدیث

اسکو علم روایۃ الحدیث بہی کہتے ہین لکن نام اول مشہور تر ہے اس علم مین سنت نبویہ سے اسناداً ومتناً ولفظاً ومعنیً بحیثیت قبول ورد وکیفیت تحمل وروایت وضبط وکتابت وآداب رواۃ وطالبین بحث کیجاتی ہے موضوع اوسکا راوی ومروی ہے اور غایت قبول ورد یہ علم کثیر النفع ہے جو کوئی علم حدیث مین گئے اوسکو اس علم سے غنا نہین ہو سکتی نخبہ حافظ ابن حجر وباعث حثیث ابن کثیر وغیرہما اس فن کے رسائل جلائل ہین مطولات علاوہ اسکے ہین جیسے تدریب الراوی اور توضیح الافکار وغیرہا

## علم اصول الدین

اسکو علم کلام بہی کہتے ہین اس علم سے اقتدار اثبات عقائد دینیہ پر بایراد حجج ودفع شبہات حاصل

Marfat.com

ہوتا ہے موضوع اسکا نزدیک قدما کے ذات وصفات الٰہی ہین فنون حکما مین جسطرح علم منطق ہے اوسی طرح یہ علم اسلام مین حادث ہوا ہے دونون کا ایک حکم ہے اسمین یہ شرط ہے کہ عقیدہ کو اولاً کتاب وسنت سے لین پھر براہین عقلیہ سے اوسکو ثابت کرین لکن ائمہ اربعہ وسلف امت نے اسپر انکار بلیغ کیا ہے مذہب معتزلہ طفیل ہین اسی علم کے نکلا ہے حق یہ ہے کہ اخذ عقائد کا واضح کتاب وظاہر سنت سے کفایت کرتا ہے سلف اسی طریقہ پر گذرے ہین خواہ وہ عقائد مطابق شیوۂ اشعریہ کے ہون یا موافق منہاج ماتریدیہ کے ہمنے رد مین اس علم کے رسالۂ عربی قصد السبیل لکھا ہے کتب اس فن کی چھاپ ہین اردو مین رسالہ فتح الباب وسائق العباد مطبوع ہوچکا ہے اس علم کا نام فقہ اکبر وعلم النظر والاستدلال بھی ہے اور علم التوحید والصفات بھی اسکو کہتے ہین یہ علم عقائد اشرف علوم اسلام ہے اگر ہذیانات اہل کلام سے آلودہ نہو رسالہ انتقاد رجیح وقطف الثمر مین ہمنے عقائد سلف صالح کو یکجا جمع کیا ہے اور آخر رسالہ احتواء مین ترجمہ اونکا اردو مین بھی لکھا ہے کتب مطولہ کا اسجگہ ذکر کرنا ضرور نہین ہے +

## علم اصول الفقہ

اس علم سے شناخت استنباط کرنے احکام شرعیہ فرعیہ کی ادلہ اجمالیہ یقینیہ سے حاصل ہوتی ہے موضوع اس علم کا ادلہ شرعیہ کلیہ ہین اور مبادی اسکے ماخوذ ہین عربیت وتفسیر وحدیث سے اور بعض کلام وعقل سے غرض اوس سے حاصل کرنا ملکۂ استنباط احکام فرعیہ کا ادلۂ اربعہ دینیہ سے ہے فائدہ اسکا یہ ہے کہ احکام بروجہ صحت مستنبط ہون مذاہب اربعہ کے اصول مدون ہین لکن رطب ویابس سے خالی نہین اور خلط نقل مع العقل سے غیر محفوظ اسلئے صاحب کتاب ارشاد الفحول نے اس علم کو منقح کیا اور ادلۂ کتاب وسنت سے ملاکر جید کو زیف سے علحدہ کردیا یہ کام شوکانی رح سے پہلے کسی نے اس امت مین نہین کیا ہمنے خلاصہ کتاب مذکور کا عربی مین لکھا ہے جسکا نام حصول المامول ہے وہ خلاصہ بلدۂ اسلامبول مین طبع ہوچکا ہے دار الفقہ

مذاہب کا اسی علم اصول پر رکہا گیا ہے مناظرہ مین بڑی مدد اسی علم سے ملتی ہے اسکی تدوین اس غرض سے ہوئی ہے کہ حوادث اس عالم فانی کے غیر متناہی و روز افزون ہوا کرتے ہین اونکے واسطے حاجت احکام و فتاوی کی پڑتی ہے جب کوئی حکم جزئی کسی مسئلہ کا ہاتھہ نہ آئے تو پھر اس علم سے استنباط اوسکا کیا جاتا ہے حالانکہ نفس الامر مین یہ بات یون نہین ہے بلکہ عمومات و کلیات و اصول شرعیات واسطے بیان احکام جزئیات و حوادث کے کفایت کرتی ہین اتنی بات ہے کہ مفتی و قاضی کو عبور کامل کتاب و سنت پر اور صلاح عقیدہ و عمل ہونا چاہئے بدون ممارست کتاب و دراست سنت وہی تقلید رجال گلے کا ہار رہتی ہے اور جسکو اللہ نے توفیق علوم کتاب و سنت کی بخشی ہے اور وہ ادلہ و براہین قرآن و حدیث کو محفوظ رکہتا ہے اوسکو کچہہ حاجت طرف کتب فقہ عرف و اصول فقہ مصطلح کی نہین پڑتی وہ حکم ہر حادثہ کا کتاب و سنت سے نکال کر بتا سکتا ہے کتب شیخ الاسلام ابن تیمیہ و حافظ ابن القیم و سید محمد بن اسمعیل امیر و قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہم اللہ تعالی شاہد عدل اس دعوی کے ہین یہ وہ ائمہ دین تہے جنہون نے فقہ سنت کو فقہ رای سے علحدہ کر دیا ہر حکم و مسئلہ کو میزان حدیث و قرآن مین وزن کیا موافق کو قبول رکہا مخالف کو رد کیا سوا اللہ و رسول کے کسی کے وفاق و خلاف سے غرض نرکہی جزاہم اللہ عنا خیر اتمام بحث اس علم کی ہمنے کتاب ابجد العلوم مین لکہی ہے اوسکے طرف مراجعت کرنیسے سارا کشف غطا ہو جاتا ہے اور واسطے معرفت حقائق اصول کے کتاب حصول المامول کفایت کرتی ہے اہل اصول نے جو یہ کہا ہے کہ اصول شرع چار ہین کتاب و سنت و اجماع و قیاس سو اسمین بہی بحث دراز ہے اسلئے کہ اصل اصول فقط قرآن و حدیث ہے اور اجماع ہر چند ممکن ہے لیکن وجود اوسکا متعسر بلکہ متعذر پہر اجماع کے لئے بہی ایک مستند کتاب و سنت سے ہونا ضرور ہے رہا قیاس وہ بعد اجماع کے دلیل چہارم ٹہیرایا گیا ہے وہ نزدیک اکثر ائمہ کے لائق حجت کے نہین ہے اسیلئے ظاہریہ نے اوسکا انکار اور امام احمد نے اجماع کا انکار کیا ہے اگرچہ نزدیک محققین جامعین بین الحدیث والفقہ کے قیاس جلی معتبر ہے

Marfat.com

اسلئے کہ حکم شرعی مین نص فاعتبروا منه یا اولی الابصار داخل ہے یہی وجہ ہے کہ ابن
خلدون نے اس علم کو مستحق ترک لکھا ہے اور کہا ہے کہ سلف اس سے عافیت مین تھے +

## علم اعجاز القرآن

یہ علم ایک شاخ ہے علم تفسیر کی ایک جماعت اہل علم نے اسمین تالیفات کیے ہین جیسے خطابی
رمانی رازی وغیرہم قرآن پاک کا اعجاز کچھ ایک سورت سے نہین ہے بلکہ اقصر آیت قرآن بھی
معجز ہے لفظاً ومعنیً بلکہ اگر نظر انصاف سے دیکھا جائے تو ہر جملہ اس کتاب مقدس کا ایک اعجاز
مستقل ہے سارے جن والنس اوسکے معارضہ سے عاجز نکلے اللہ ورسول کی حجت تمام بنی آدم
پر نزول سے اس کتاب کے تمام وختم ہوگئی اب جو کوئی منکر اوسکا ہے کلاً یا بعضاً وہ کافر ہے
اور جو کوئی ناول اوسکا ہے برخلاف طریقہ سلف امت کے وہ مبتدع ہے بہتر فرقے اسلام کے
اسیلئے گمراہ ٹھیرے کہ اونہون نے قرآن مین اپنی رای وعقل سے تاویل وانتحال وغلو کیا اقسام
مراتب مأولین کا بحسب تفاوت قرب وبعد تاویل کے ہوتا ہے اور ضلالت ہر مأول کی بمقدار اوسکے
خطا کے ہوتی ہے اسکی تفصیل ہمارے رسالہ کشف الغمہ سے معلوم ہوسکتی ہے یہ بحث اعجاز
کی کتب معانی وبیان مین آیا کرتی ہے پھر بعض آیات بہ نسبت بعض کے قوت وزیادت اعجاز
مین کم وبیش ہوتی ہین آیہ یا ارض ابلعی ماءک ویا سماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر
واستوت علی الجودی وقیل بعداً للقوم الظالمین مین بائیس وجوہ بلاغت وبدیع واعجاز
کی ہین فسبحانہ ما اعظم شانہ +

## علم اعراب القرآن

اسکو ایک شاخ علم تفسیر کی کہا ہے لکن حقیقت مین یہ ایک فرع ہے علم نحو کی اس نوع کو ایک
جماعت اہل علم نے مفرداً تالیف کیا ہے جیسے سمین وغیرہ تفسیر بحر مواج فارسی وحاشیہ سلیمان جمل عمدہ

Marfat.com

کتب اس فن کی ہین تفصیل اس اجمال کی ابجد العلوم سے معلوم ہوسکتی ہے اوسمین ذکر مولفات
ومولفین علم مذکور کا لبسط سے کیا گیا ہے ؞

## علم آفات الجاہ

وجہ محبت جاہ کی یہ ہے کہ روح انسانی ایک امر ربانی ہے عالم ملکوت سے عالم ملک مین آئی ہے
علم وقدرت وحریت کو بالطبع دوست رکھتی ہے علم کی وجہ سے عجائب مصنوعات الہی پر مسلط
ہوتی ہے اور قدرت کی وجہ سے لوگون کے اموال واعراض پر تسلط کرنا چاہتی ہے اور حریت
کی وجہ سے خواہان استغنا ہے سائر خلق سے سو یہ سب ایک توہم باطل ہے کیونکہ علم حقیقی اللہ کو ہی
بندہ کا علم اوسکے فیض سے ہے اسیطرح قدرت تامہ اللہ کو ہے بندہ فقط کاسب ہوتا ہے محل حریت
دارآخرت ہے نہ یہ دار غرور پس بنیاد حب جاہ کی جہالت پر ہوئی اسیلئے جو لوگ اہل معرفت ہین وہ اس
ورطہ مین نہین پڑتے اور اگر سارے لوگ روی زمین کے اسکی اطاعت بہی کرین توبھی یہ اوج
سوج بعد پچاس یا ساٹھ برس کے باقی نہ رہیگا تو پہر عاقل کو کب زیبا ہے کہ ایک لذت وہمیہ زائلہ اور
عیش فانی کے لئے اپنے دین کو ضائع کرے آفات جاہ کی بحث مین غزالی رحمہ نے احیاء العلوم
مین اونکا بیان مبسوط کیا ہے ؞

## علم آفات الدنیا

یہ دنیا عبارت ہے اون امور سے جو موت سے پہلے پیش آتی ہین جسطرح کہ آخرت عبارت ہے
اون امور سے جو بعد موت کے سامنا کرتی ہین دنیا تین قسم ہے ایک وہ جسکی لذت عاجلہ ہے
فقط جیسے معاصی ومباحات دوسری وہ جسکی لذت عاجلہ وآجلہ ہے جیسے علم وطاعات حق مین
اوس شخص کے جو انسے متلذذ ہوتا ہے تیسری وہ جو متوسط ہے درمیان ان دونون کے وہ عبارت
ہے اوس شئے سے جس سے استعانت امور آخرت پر لیجاتی ہے جیسے طعام ولباس جس سے کہ پیٹ

Marfat.com

بھرے ستر چھپے گرمی سردی سے بچے ومثل ذلک اور بندہ کے لیئے بعد موت کے کچھ نہین مگر صفا وطہارت دل اور یہ یون حاصل ہوتی ہے کہ شہوات سے باز رہے اللہ کے ساتھہ انس حاصل کرے یہ انس کثرت ذکر اللہ اور محبت خدا سے حاصل ہوتا ہے یہ محبت نہین ملتی مگر معرفت سے تو آئد معرفت کا فکر سے ہوتا ہے سو جو چیز دنیا کی شاغل ہے فکر سے اوس سے احتراز کرنا واجب ہے اور جو چیز دنیا کی معین ہے اس فکر پر وہ امور آخرت سے ہے گو ظاہر مین دنیا کی چیز ہو ان آفات کو غزالی رح نے احیاء العلوم مین بسط سے لکھا ہے اور کتاب التفکر مستقل تحریر کی ہے طریقہ فکر کو نہایت حسن وجمال کے ساتھہ بیان فرمایا ہے جزاہ اللہ خیرا +

## علم آفات الریا

اسکے چار مرتبے ہین ایک وہ کہ جو سب سے زیادہ بدتر وغلیظ تر ہے یہ ہے کہ مراد ریا کار کی ثواب نہو اصلاً سو ایسا شخص نزدیک اللہ کے ممقوت و مبغوض ہوتا ہے دوسرے یہ کہ قصد ثواب کا ضعیف ہو اس طرح پر کہ اگر خلوت مین ہو اور تنہا تو کبھی اوس کام کو نکرے یہ ماقبل سے قریب ہے تیسرے یہ کہ قصد ثواب وریا کا برابر ہو کہ اگر ہر ایک دوسرے سے خالی ہو تو پھر وہ اوسکو باعث اوس عمل پر نہو اس صورت مین سراسر رجا رسلامت ہے چوتھے یہ کہ اطلاع لوگونکی مرجح ومقوی نشاط ہو اور اگر یہ اطلاع نہوتی تو بھی اوس عبادت کو ترک نکرتا اس صورت مین واللہ اعلم یہ گمان ہوتا ہے کہ شاید اصل ثواب حبط نہو ہان کم ہو جائے یا بقدر قصد ریا کے اوسپر عقاب ہو اور بقدر قصد ثواب کے اجر ملے مخلص ان سب صورسے یون ہے کہ ملاحظہ جناب حق کرے اور خلق کو عاجز و مقہور تحت قدرت خداوندی جل جلالہ کے جانے عقلمند کو نچاہیے کہ رضای غالب تا ہ کے واسطے رضای مغلوب مقہور کے ترک کردے ہمنے بیان آفات ریا کا اردو زبان مین دو رسائل مین لکھا ہے ایک قواطع الانسان دوسرے لسان العرفان یہ ریا شرک خفی ہوتی ہے غزالی نے بیان اسکا احیاء العلوم مین بہت شرح سے کیا ہے قابل مراجعت طالب اخلاص کے ہے +

## علم آفات العجب

عُجب یہ ہے کہ اپنے نفس مین کوئی فضیلت دیکھے جسکے سبب سے نفس کو ایک نمرت و فرح حاصل ہو اسمین رؤیت غیر کی شرط نہین ہے بلکہ اگر کوئی دوسرا موجود بھی نہو تب بھی حصول عُجب کا ممکن ہے بخلاف کبر کے کہ اوسمین اپنے نفس کو غیر سے افضل دیکھتا ہے آفات اس عُجب کے بہت ہین یہ عجب کبھی طرف کبر کے مؤدی ہوتا ہے منجملہ اسکی آفات کے ایک نسیان ہے اپنے گناہون کا اس گمان پیکہ افتقد ذنوب سے استغنا ہے اور آثام کو صغیر سمجھتا ہے اُنکا تدارک نہین کرتا کبھی یہ خیال کرتا ہے کہ اوسکے گناہ بخشدئے جائینگے اور کبھی اپنی عبادت کو بڑا سمجھکر اللہ پر منت رکھتا ہے اور اپنے نفس و رب و مکر خدا سے امن مین ہوکر آپکو نزدیک اللہ کے صاحب رتبہ سمجھتا ہے اور عجب کی وجہ سے اپنے نفس کی حمد و ثنا کرتا ہے باوجود خطا کے نفس کو مزکّی جانتا ہے جو شخص اس سے زیادہ عالم ہے اوس سے سوال کرنے مین عار رکھتا ہے اسکی علاج یہ ہے کہ یون جانے کہ سارا کمال جو اسکو حاصل ہے وہ فقط اللہ کا انعام و فضل ہے بغیر کسی سابقۂ تدبیر و تصرف کے سو جب یہ بات جان لیگا کہ میرے نفس کی کارسازی سے یہ کمال حاصل نہین ہوا ہے بلکہ اللہ کے رحم و کرم سے تو رگ عجب کی منقطع ہوجائیگی جسکا منشا رجہل تھا تفصیل اس اجمال کی کتاب احیاء العلوم و لسان العرفان سے حاصل کرنا چاہئے

## علم آفات الغرور

شیطان انسان کے جی مین شبہہ و خدعہ ڈالتا ہے اسکی طبیعت طرف اوسکے جھکتی ہے نفس اوسپر سکون کرتا ہے موافق ہوی کے ہوجاتا ہے اسکو غرور کہتے ہین اقسام اہل غرور کے بہت ہین ایک علما ہین جنھون نے علوم شرعیہ و عقلیہ کو اچھی طرح مضبوطی و اتقان سے حاصل کیا ہے اور خوب اوسمین تعمق صرف کیا لکن محافظت جوارح کے معاصی و ذنوب و آثام سے نہین کی اور نہ اونکو اعمال صالحہ کے التزام پر لگایا ہو اسلئے مغرور ہین کہ جب علم سے عمل مقارن نہین ہوتا ہے

Marfat.com

تو اوسکی قدر و منزلت و وقعت نزدیک اللہ تعالیٰ کے نہین ہوتی ہے اور نہ نزدیک خواص عباد اللہ
کے دوسرے وہ لوگ ہین جنہون نے احکام عمل و علم کا کیا ہے لیکن تزکیہ نفس کا اخلاق ذمیمہ
سے چھوڑ دیا سو دفع اس غرور کا یون ہوتا ہے کہ آخرت مین ناجی وہی شخص ہوگا جو نزدیک اللہ کے
قلب سلیم لیکر آئیگا تیسرے وہ لوگ ہین جو اس بات کے معترف ہین کہ ہان آخرت مین نجات آتی
تزکیہ نفس سے ہوتی ہے لیکن وہ اپنے زعم مین اخلاق ذمیمہ سے علحدہ ہین گویا اونکا نفس مزکی
ہوچکا ہے دفع انکے غرور کا یون ہے کہ یہ زعم انکا عجب ہے اور عجب اشد صفات مہلکات سے ہے
چوتھے وہ لوگ ہین جو متصف ہین ساتھ علم و تزکیہ اخلاق کے لیکن کچھ چھپایا اون اخلاق کے بقایا
قلب مین ہنوز باقی ہین اور انکو شعور اونکا نہین ہے دفع انکے غرور کا یون ہے کہ انہون نے تمام اپنے
احوال پر دہوکا کہایا اور تحصیل قلب سلیم سے غفلت و عظلت مین رہے پانچوین وہ لوگ ہین جنہون
نے علم فتاوی و اجراء احکام پر اقتصار کیا ہے انکو فقہا کہتے ہین دفع اس غرور کا یہ ہے کہ انہون
نے فرض کفایہ پر قصر کیا اور فرض عین مین خلل ڈالا وہ فرض عین اصلاح النفس و تزکیہ اخلاق
و تصفیہ قلوب تہا حقد و حسد و کبر و عجب وغیرہا سے چھٹے وعاظ ہین انمین بڑا [illegible] جو
اخلاق نفس و صفات قلب مین کلام کرتا ہے جیسے خوف و رجا و اخلاص و نحو ذلک مگر اکثر یہ لوگ
مغرور ہین اسلیئے کہ یہ کلام انکا مجرد ذکر ہے چاہیے کہ کوئی بات اوسمین سے انکو حاصل ہو سو
اوسکا کچھہ اتا پتا نہین ہے ساتوین وہ لوگ ہین جو شغل علم لغت و دقائق علوم عربیہ کا رکہتے ہین
انہون نے ساری عمر اپنی اسی فن مین صرف کر دی انکو یہ گمان ہے کہ ہم علماء است ہین کیونکہ
یہی استوار کرنے معانی کتاب و سنت کے لگے ہین انکا غرور یون ہے کہ انہون نے نشر کو مقصود
ٹہیرایا فقط بال کی کہال نکالی دل کے حال سے کچھہ واسطہ نرکہا غرضکہ اقسام مغرورین کے بہت
ہین ایک شطر صالح اس بیان کا غزالی نے کتاب احیاء العلوم مین اور ہمنے رسالہ لسان العرفان
مین لکہا ہے سب سے زیادہ جامع کتاب تلبیس ابلیس ابن الجوزی رح ہے دفع اس غرور کا ممکن
نہین ہے مگر ساتھ عقل کے عقل بنیاد خیرات و اساس صالحات ہے یا معرفت سے اور یہ معرفت



Marfat.com

تمام نہین ہوتی ہے مگر شناخت نفس سے جب ذل وعبودیت نفس وجلال وہیبت رب کی معرفت ہاتھہ آتی ہے تب کہین علاج ان آفات کا ہوتا ہے صفا دل سے لذت مناجات کی ملتی ہے دنیا کا نزد سنگ وجواہر وسفال نزدیک اسکے برابر ہوجاتا ہے شیطان کا کچھہ سلطان اسپر باقی نہین وحینئذ یبتعد فی قلبہ مداخل الغرور ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور

## علم آفات الغضب

اسکا مذموم ہونا کتاب وسنت واجماع صحابہ وتابعین سے متحقق ہے غضب ایک حرارت ہے جو باطن سے واسطے دفع مضار بدنیہ کی اوٹھتی ہے کیونکہ جب بدن ضرر سے امن مین نہین ہے تو اللہ نے اندر اوسکے ایک آگ غصہ کی رکھی ہے تاکہ وہ اوس گزند کو تن سے دور کردے اسکے کئی درجے ہین ایک افراط وہ مذموم ہے اسلئے کہ اوسمین حد دفع شر سے تجاوز طرف القاع شر کے ہوجاتا ہے دوسرا درجہ تفریط ہے یہ بھی مذموم ہے اسلئے کہ اسمین قدرت تحقیق کرنے پر اوس چیز کے نہین ہوتی ہے جسکے لئے غضب پیدا کیا گیا ہے یعنی دفع شر تیسرا درجہ اعتدال ہے یہ محمود ہے یہ اسطرح ہوتا ہے کہ منتظر اشارہ عقل ودین کا رہے جس جگہہ حمیت واجب ہے وہان برانگیختہ ہو اور جس جگہہ حلم زیبا ہے وہان یہ آگ بجھہ جائے اسیکو وسط کہتے ہین اس اعتدال کے حاصل کرنیکے لیے بہت طرق وریاضات ہین جنکو اہل معرفت جانتے ہین یہ مقام اونکی تفصیل کا نہین ہے اسکی تفصیل کتاب احیاء العلوم سے معلوم کرنا چاہیے کچھہ بیان سکا لسان العرفان مین بھی آیا ہے

## علم آفات الکبر

یہ ایک صفت ہے نفس مین ظاہر مین علامت اسکی یہ ہے کہ اپنے نفس کو غیر پر صفات کمال مین فائق دیکھے اور اس رویت سے دل مین ایک غرور وعزت وفرح حاصل ہو اور طرف رویت نفس کے رکون پیدا ہو پھر تکبر کبھی اللہ پر ہوتا ہے والعیاذ باللہ من ذلک جسطرح کہ فرعون ونمرود کا تکبر

اور کبھی انبیا و رسل پر ہوتا ہے اسطرح کہ اونکی اطاعت نکرے جیسے کہ تکبر ابوجہل و ابی بن خلف کا تھا اور کبھی خلق پر ہوتا ہے یہ تکبر ہر چند ہر دو قسم اول سے کمتر ہے لکن ایک بڑا روگ ہے اسی لئے اللہ و رسول نے اوسکی ذم کی ہے اور کتاب و سنت اوسکی برائی سے لبریز ہین اور تواضع و خاکساری کی مدح و ثنا فرمائی ہے پھر اسباب ظاہری اس تکبر کے یا تو علم ہے کیونکہ علم سبب رویت نفس و استحقار غیر کا ہوتا ہے یا عمل ہے اسلئے کہ عابد اپنے نفس کو غیر پر فاضل دیکھتا ہے یا حسب و نسب ہے منفک ہونا کسی نسیب کا اس آفت سے بہت کم ہوتا ہے یا جمال ہے یہ تکبر اکثر عورتون مین ہوا کرتا ہے یا مال ہے یہ تکبر اغنیاء مین ہوا کرتا ہے کسی قسم کا غنی ہو بادشاہ ہو یا وزیر یا صیرفی یا قوت مین یہ تکبر پہلوانون اور طاقت ورون مین ہوا کرتا ہے وہ اظہار اسکا ضعفاء پر کیا کرتے ہین یا کثرت خدام و عبید و اقارب و بنین ہے اسی جنس کا وہ تکبر ہے جو علماء و مشائخ بوجہ کثرت تلامذہ و مریدین کی کرتے ہین رہے اسباب باطن اس آفت کے سو یا تو عجب ہے یعنی اترانا یہ اکبر کبائر باطنہ ہے یا حقد ہے یعنی کینہ کیونکہ جب یہ دل مین راسخ ہو جاتا ہے تو نفس اطاعت محقود سے عار کرتا ہے یا حسد ہے وہ باعث ہوتا ہے اسپر کہ غیر کے ساتھ معاملہ باخلاق کبر کرے یا ریا ہے بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہین کہ دوسرون پر تکبر کرتے ہین اور انسے استفادۂ علم کا نہین کرتے تا کہ کوئی یہ نکہے کہ وہ شخص اس شخص سے بڑہکر علم و فضل رکھتا ہے رہا طریقہ علاجِ کبر کا سو وہ یا تو علم ہے جس سے بالکل رگ اوسکی کٹ جاتی ہے یعنی ذل اپنے نفس کا پہچان لے کہ وہ کسقدر خوار و بی اعتبار ہے اور کبریا خاص واسطے اللہ کے ہے اور قصداً تواضع و خاکساری پر مواظبت کرے تا کہ مشابہ متواضعین ہوجاوے اور مضمون خاکساری جی مین جم جاوے

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | جون جون بلند ہم ہوئے پستی نظر پڑی | ۵ | دیکھا تو خاکساری ہی عالی مقام ہے | |

آنحضرت نے فرمایا ہے انما انا عبد اکل کما یاکل العبد اس حدیث کو یاد کرے اور دیکھے کہ حضرت صلعم کا منصب جلیل کتنا تھا نبی و جبرئیل تھا سارے مناصب پر فوق و عالی تھا مگر آپکا حال یہ تھا جو اس حدیث مین مذکور ہوا یا خاص ہے وہ ہوتا ہے کبر بالنسب کو اسطرح دور کرے کہ یہ اعتداد بکمال غیر ہے اور کبر بالجمال کو یون دفع کرے کہ پیٹ مین اقذار بھری ہین اور قبر مین جا کر یہ ساری صورت بگڑ جاویگی اور کبر بالقوۃ کو یون دور کرے کہ جب بیمار پڑیگا تو عجز عاجزین ہو جاویگا عملاً اسکے خروگا واس سے زیادہ تر ہین تو ہین اور کبر بالغنی والاعوان والانصار کو یون دفع کرے کہ یہ سب معرض زوال مین ہین اور کبر بالعلم کو یون دور کرے کہ اللہ کی حجت عالم پر موکد تر ہے اور کبر سوا اللہ کے کسیکو لائق نہین ہے

Marfat.com

مرا ورا رسد کبریا و منی | کہ ملکش قدیم است و ذاتش غنی

## علم آفات اللسان

زبان کی ساری آفتین تکلم لایعنی مین هین لایعنی وہ بات ہی کہ اگر تو اوس سے خاموش رهتا تو گناہ نہوتا اور کلیہ
کوئی ضرر حال یا مآل مین اوس سے نہ پہنچتا کیونکہ اگر تو نے بعض ایسی حکایات ذکر کیے جنمین فایدہ نہ تہا ہی تو تو نے اپنی اوقات ضائع کی
اور اگر تو نے اونمین کچہہ کم و بیشی کی تو پہر تو گنہگار ٹہیرا اسلئے کہ وہ جہوٹ ہوا مثلاً تو نے ایک دمی سی پوچہا کہ تو روزہ دار ہی اگر وہ جہوٹ
تو تجکو ایذا ہوئی اور اگر اوسنی کہا نہیں تو یہ جہوٹ ہوا اور اگر کہا ہان تو چہپا عمل اوسکا کہل گیا اوسمین ریا داخل ہوا غزالی نے آفات
زبان کے بیس عدد بتائے ہین اور احیاء العلوم مین اونکو بسط ذکر کیا ہی ہمنے اجمالاً ذکر ان آفات کا لسان العرفان مین کیا ہے

## علم آفات المال

اسکے مضار قرآن و حدیث مین کثرت سے آئے ہین غزالی نے بہت کچہہ بیان مین ان آفات کے
لکہا ہے مضار اسکے منافع سے زیادہ ہین کثرت مال کی آدمی کو طرف معاصی کے کہینچ لیجاتی ہے
شہوات مین پہانستی ہے پہر کبہی مال مباح وافی بمرادات دنیا و یہ نہین ہوتا ہے اسلئے اول شبہات
مین پہر شہوات مین گرفتار ہوکر حرام مین جا گرتا ہے سب سے بڑی آفت جس سے بہت کم لوگ خلاص
ہوتے ہین اور ایک وار عضال و خسران عظیم ہے یہ ہے کہ مال اللہ کے ذکر سے غافل کر دیتا ہے ○

بادہ نوشیدن و ہشیار نشستن سہل است | گر بدولت رسی و مست نگردی مردی

محبت مال کے دو سبب ہوتے ہین ایک حب شہوات و طول امل دوسرے حب عین مال
سو پہلی بات کا علاج یہ ہے کہ قناعت و صبر و قصر امل اختیار کرے اپنی موت اور اقران کی موت کو
بہت یاد کیا کرے ○

قناعت توانگر کند مرد را | خبر کن حریص جہان گرد را ○
صبر است علاج دل بیمار تو واقف | افسوس کہ کم داری و بسیار ضرورست ○
لیکن طول امل در قصر سازی عرض من بشنو | بنا را قصر میگویند یعنی مختصر باید ○
کار دنیا کسے تمام نکرد | ہر چہ گیرید مختصر گیرید

دوسرے سبب کا یہ علاج ہے کہ جو مذمت وحقارت دنیا کی قرآن وحدیث مین آئی ہے اور دنیا کا دشمن خدا وعدو انسان ہونا مذکور ہے اوسکی تکرار کرے ہان کبھی مال مین منافع بھی ہوتے ہین جس طرح حدیث مین آیا ہے نعم المال الصالح للرجل الصالح منجملہ منافع کے ایک یہ ہے کہ مال اپنے جان پر واسطے اعانت کے طاعت وعبادت خدا پر صرف کرے جیسے مطعم وملبس ومسکن ومنکح وسائر ضروریات معیشت مین پھر اپنے عیال پر خرچ کرے پھر اپنے خدام پر پھر اپنے اقارب پر الاد نی فالادنی اسکو صلۂ رحم کہتے ہین پھر خدا کی راہون مین جیسے زکوٰۃ وحج وصدقہ وخیرات وبنا مساجد وربا طات وصراط ومہمانسرای وچاہ وغیرہ پھر وقایت عرض وحفظ آبرو مین جیسے دفع کرنا ہجو شاعر کا یا بند کرنا زبان سفہا کا کہ یہ انفاق بھی حکم صدقات مین ہوتا ہے ع دہن سگ بلقمہ دوختہ بہ کیونکہ اسمین اونکا روکنا ہے غیبت وتہمت ونمیمہ وافترا وبہتان وزور وکذب وغیرہا سے خدام پر انفاق کرنا اسلیے منفعت ٹھیرا ہے کہ اگر انسان خود متولی ساری مصالح ذات کا ہوگا اور سارا کار و بار اپنا اپنے ہی ہاتھ سے کریگا تو بہت سی طاعات اوس سے فوت ہوجائینگی ۔

## علم افضل القرآن وفاضلہ

یہ علم ایک شاخ ہے علم تفسیر کی اتقان مین اسکے بابت مذاہب ائمۂ اعلام نقل کیے ہین ملاحظہ تفاسیر کتاب اللہ سے یہ علم صاحب دراست وفراست کو معلوم ہوجاتا ہے ۔

## علم اقسام القرآن

سیوطی نے اسکو ایک نوع انواع علوم قرآن سے ٹھیرایا ہے اسلیے صاحب مفتاح السعادۃ نے بھی اسکو ایک شاخ علم تفسیر کی بتایا ہے ابن القیم نے کتاب التبیان مین کہا ہے کہ اللہ نے سات جگہ قرآن مین اپنی قسم کھائی ہے باقی سب جگہ اپنی مخلوقات کے ساتھ سوگند کی ہے انتہی اس مین شرافت اون مخلوقات کی ثابت ہوتی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان پاک بلکہ

Marfat.com

بلکہ بات کی بہی قسم کہائی ہے فرمایا لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون اور فرمایا وقیلہ یارب

## علم امارات النبوۃ

یعنی معلوم کرنا ارہاصات و معجزات قولیہ و فعلیہ و امثال ونکا کا اور کیفیت اونکی دلالت کرنیکی ثبوت نبوت پر اور یہ کہ فرق درمیان اونکے اور جادو و شعبدہ کے کیا ہے اور تمیز صادق کا کاذب سے کس طرح پر ہوتا ہے منفعت اس علم کی اعظم منافع ہے اس علم مین مصنفات کثیر ہین ولکن کتاب اعلام النبوۃ ماوردی انفع کتب ہے اس باب مین یہ فقیہ شافعی تہی انکا نام ابوالحسن علی بن محمد بن حبیب ہے انہون سنہ ۴۵۰ھ مین انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی انکے سوا کتاب فارسی شواہد النبوۃ ملا جامی اور کلام مبین زبان اردو مین بہی مطبوع و متداول ہے اور کتاب بیہقی دلائل النبوۃ میسر نہین آتی*

## علم الانساب

اسکو ہمنے علوم شرعیہ مین اسلئے گنا ہے کہ حدیث مین آیا ہے تعلموا انسابکم لتصلوا ارحامکم گویا اس علم کے سیکھنے پر رغبت دلائی ہے اس علم سے شناخت لوگون کے نسب کی اور اوسکے قواعد کلیہ وجزئیہ معلوم ہوتے ہین غرض اوس سے احتراز کرنا ہے خطا سے نسب مین کسی شخص کے یہ علم عظیم النفع جلیل القدر ہے اللہ نے بہی اسکی طرف اشارہ کیا ہے وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا عرب کو ضبط نسب مین بڑا اہتمام تہی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بڑے نساب تہے یہانتک کہ اہل اسلام کی کثرت ہو گئی انساب مختلط باعجام ہو گئے مبدا انکا بالآخر متعذر ہو گیا ہر مجہول النسب طرف اپنے شہر یا پیشہ کے منسوب ٹہیرا حتی غلب ہذا النوع اس علم مین بہت کتب ہین ہشام کلبی جنکی وفات سنہ ۲۰۴ مین ہوئی تہی اونہون نے پانچ کتابین لکہی ہین بعض نے خاص انساب اشراف یعنی سادات کو ضبط کیا ہے اور کسینے انساب ملک کا و کسینے انساب شہر کا

اور کسی نے انساب قریش کو اور کسی نے انساب محدثین کو جمع کیا یہ کلام اس علم پر رسالہ لقطۃ العجلان
مین کیا ہے ٭

## علم الاوراد المشهورة والادعية المأثورة

اسکا ذکر پہلے بلفظ علم الادعیۃ والاوراد گزر چکا ہے کتب متاخرہ مین کوئی کتاب اس فن مین جامع تر نزل الابرار سے نہین ہے یہ کتاب اسلامبول مین طبع ہو چکی ہے اور ہند مین بھی جا بجا پہنچ گئی وللہ الحمد جعلہ اللہ خالصا لوجہہ الکریم اور دیوان تو سرتا پا عقیدہ کتب حدیث مین مندرج ہے ایک فرع ہے علم سنت کی اور بغایت نافع ہے جو کوئی شخص بذالک ادعیۂ ماثورہ سے محروم ہے وہ ایک خیر کثیر سے حرمان نصیب ہے ٭

## علم الآيات المتشابهات

جیسے ظاہر کرنا ایک قصہ کا سورتون و فواصل مختلفہ مین کہ ایک جگہ یہ وہ حکایت مقدم آئی ہے اور دوسری جگہ موخر ہے یا ایک جگہ زیادہ اور دوسری جگہ کم ہے یا مفرد یا منکر یا جمعا وارد ہوئی ہے ایک حرف سے یا دوسرے حرف سے یا مدغم یا منون الی غیر ذلک من اختلافات النظم والسیاق والسباق یہ علم ایک شاخ ہے علم تفسیر کی سب سے پہلے اسمعیل سخاوی نے تالیف کی ہے سواد تفاسیر متداولہ سے بھی کچھ نشان اس علم کا چلتا ہے ٭

## علم الايجاز والاطناب

اسکو فرع علم تفسیر کہا ہے لیکن ظاہر یہ ہے کہ منجملہ مباحث علم بلاغت کے ہے کچھ حاجت اسکی نہین ہے کہ اسکو نوع علم تفسیر ٹھیرائین اگرچہ سیوطی نے اتقان مین اسکو انواع علوم قرآن مین شمار کیا ہے مگر کما ینبغی نہین ٭

## حرف الباء الموحدة

### علم الباطن

یہ علم عبارت ہے معرفت احوال قلب سے پھر تخلیہ اوسکا رذائل سے پھر تحلیہ اوسکا ساتھ فضائل کے اسکو علم طریقت وحقیقت بھی کہتے ہین مشہور نام اسکا علم تصوف ہے یہ دعوی کہ درمیان علم ظاہر وباطن کے تقابل ہے زعم باطل ہے بشہادت عموم وخصوص بلکہ جب انسان ایمان لاکر پابند احکام اسلام کا ہوجاتا ہے اور طاعات پر قائم دائم اور ذنوب سے محترز رہتا ہے تو مرتبہ احسان کو پہونچکر صاحب علم باطن ہوجاتا ہے یہ باطن ثمرہ ہے درستی ظاہر کا اسکا کوئی امر متعلق ومنافی ومباین ظاہر شریعت حقہ کے نہین ہے اسی لئے جنید رح نے فرمایا ہے طریقتنا هذه مشيدة بالكتاب والسنة +

### علم بدائع القرآن

اسکو فرع علم تفسیر کہا ہے لکن غیر مخفی ہے کہ یہ ایک شاخ ہے علم معانی وبیان کی تا آن وقوع اسکا کلام قدیم مین بھی ہوا ہے اسکو بیان بلاغت قرآن مین دخل ہے اور یہ طویل ہے [illegible]

## حرف التاء الفوقانية

### علم التاريخ

اس علم سے شناخت وقت وروز وماہ وسال حوادث ووقائع وآثار کی حاصل ہوتی ہے تعلق اسکا کتاب وسنت دونون سے ہے ہمنے تعریف اسکی کتاب لقطة العجلان مین لکھی ہے [illegible]

Marfat.com

علم سے واقف ہوتا ہے احوال ماضیہ وحالات حال پر **فائدہ** اسکا عبرت پکڑنا ان احوال سے اور نصیحت پکڑنا اون معاملات سے اور حاصل ہونا ملکہ تجارب کا تقلبات ازمان و تغیرات زمان سے تاکہ خود وہ ایسے کام نکرے جس سے کہ مضرت و نقصان ہو بلکہ امور منافع کو حاصل کرے یہ علم ایک دوسری عمر ہے واسطے ناظرین کے علوم طبقات و وفیات کو اس علم کی شرح کہا ہے اس فن کی کتابیں ایک ہزار تین سو سے زیادہ ہین ہماری غرض اس جگہہ وہ کتب ہین جو اہل علم نے اس فن مین لکھی ہین جیسے تاریخ ابن کثیر و تاریخ ابن اثیر و تاریخ بخاری و تاریخ ذہبی و تاریخ خطیب و تاریخ ابن جوزی و امام یافعی وغیرہم اور کتب طبقات محدثین و اولیاء دین و علماء شریعت انہین میں بعض کتب فارسی و اردو بھی ہین طلائع المقدور من مطالع الدہور باوجود اختصار کے جامع جملہ تواریخ عالم ہے مطبع بھوپال مین طبع ہو چکی ہے اسی طرح حدیث الغاشیہ بھی ایک دریا ہے پھر بعض تواریخ ایسی بھی ہین جو پچاس مجلد مین ہین علم حدیث مین وفیات سے اہل علم سے بہت مدد ملتی ہے اسی علم تاریخ کی بدولت زمانہ خطیب بغدادی مین جعل ہونا ایک خط نبوی صلعم کا سامنے خلیفہ بغداد کے ثابت ہو گیا تھا ورنہ جعل یہود کا بابت عفو جزیہ کے چل جاتا

## علم تاریخ الخلفاء

یہ شاخ ہے علم تاریخ کی اسکو بعض علما نے جداگانہ تالیف کیا ہے کسی نے فقط تاریخ خلفاء اربعہ لکھی ہے اور کسی نے ملوک بنی امیّہ و عباسیہ کو بھی اوسمین شامل کر دیا ہے کتاب تاریخ الخلفاء السیوطی کلکتہ مین طبع ہو چکی ہے ✢

## علم التاویل

علما کا اختلاف ہے کہ تفسیر و تاویل مین کیا فرق ہے ایک گروہ نے کہا دونوں ایک ہی چیز ہین دوسری قوم نے کہا نہین بلکہ تفسیر عام تر ہے تاویل سے تفسیر کا استعمال اکثر الفاظ و مفردات

مین ہوتا ہے اور تاویل کا استعمال معانی و حمل معانی مین بہر کیسے کہ تفسیر مقصود ہے سماع و اتباع
پر اور تاویل کا تعلق استنباط سے ہے اسکے سوا اور بہت سے اقوال ہین بیان مین تفاوت معنی
ہر دو لفظ کے جنکو ہمنے ابجد العلوم مین ذکر کیا ہے یہ علم فرع ہے علم حدیث کی واللہ اعلم ؛

## علم تبیین المصالح المرعیۃ فی کل باب من الابواب الشرعیۃ

اس علم سے معرفت وضع قوانین دینیہ کے اور حفظ نسب شرعیہ کا دریافت ہوتا ہے موضوع اسکا
نظام تشریع محمدی حنیفی ہے بحیثیت مصلحت و مفسدت غایت اوسکی عدم وجدان حرج ہے حکم خدا
ورسول مین اور انقیاد تام کرنا احکام الٰہیہ کا اور کمال وثوق و اطمینان کرنا اونپر
اور محافظت رکہنا اونکی اس طرح پر کہ نفس بالکل اوسیکی طرف منجذب ہو اور خلاف اوسکے مسالک
کے مائل نہو کتاب حجۃ اللہ البالغہ تالیف شیخ احمد ولی اللہ المحدث الدہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ ہجری
اسی قبیل سے ہے اور یہی مقصود شعرانی کا کتاب میزان سے بہی ہے ؛

## علم التجوید

اس علم مین بحث تحسین تلاوت قرآن عظیم سے بحیثیت مخارج حروف و صفات اُدوات و ترتیل
نظم مبین باعطاء حقوق وصل و وقف و مد و قصر و روم و اوغام و اظہار و اخفاء وغیرہ وجہ سے کیجاتی
ہے یہ علم نتیجہ و ثمرہ ہے فنون قراءت کا تجوید اہم ہے قراءت سے لیکن تعمق شدید اسمین مانع ہے
تدبر قراءت سے اور کبہی مبالغہ اس فن کا موسیقی تک بہی پہنچا دیتا ہے وہ سخت مکروہ ہے یہ علم
زمانہ سلف مین نہ تہا اونکے بیان قراءت منحصر تہی لیعنے حرف بحرف صاف صاف بحسن صوت قرآن
پڑہنا وہ اس حلق پہاڑنے ناک منہ چڑہانے اور چہرہ بگاڑنے سے جس طرح کہ عامہ قراء زمانہ
قراءت کے کیا کرتے ہین عافیت مین تہے ؛

## علم تشبیہ القرآن و استعارتہ

یہ منجملہ فروع علم تفسیر کے ہے تشبیہ ایک اشرف نوع علم بلاغت ہے گویا یہ ایک فن ہے علم بیان کا کما لا یخفی

## علم التصرف بالاسم الاعظم

اسکو ایک شاخ علم تفسیر کہا ہے اس علم کی طرف سوا انبیاء و اولیاء کے کسیکو کم وصول ہوا ہے اسی وجہ سے اسمین تصنیف بہی کم ہے کیونکہ اوسکے کشف کرنے مین آحاد مردم پر خوف فساد عالم و ارتفاع نظام بنی آدم کا ہے کتاب الدر النظیم فی خواص القرآن العظیم یافعی نے لکھی ہے مگر جبرامر سے سلف ساکت ہے ہمکو کچہہ ضرورت اوسمین خوض کرنیکی نہین ہے ✦

## علم التصوف

اس علم سے معرفت ترقی اہل کمال کی نوع انسان سے مدارج سعادت مین حاصل ہوتی ہے اور جو امور اونکے درجات مین بقدر طاقت بشریہ پیش آتے ہین اونکا حال معلوم ہوتا ہے بیان کرنا اون مقامات و درجات کا کما حقہ ممکن نہین ہے کیونکہ عبارات واسطے معانی کے وضع کئے گئے ہین سو جو کوئی الفاظ تک پہنچا وہ اہل لغت ہو رہے ہے معانی سو اون تک وہی شخص پہنچتا ہے جو اپنی ذات سے غائب ہو جاتا ہے ۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| آمد خبرے ز آمد او | | من بعد خبر نماند ما را | |

پھر قوای بدن کا بیان کیا ذکر ہے ۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| ذرہ از جلوہ خورشید چہ اظہار کند | | رفتم از خویش ندانم بچہ آئین آمد | |

اون معانی کے لئے وضع کرنا الفاظ کا کب ہو سکتا ہے چہ جائے اسکے کہ الفاظ اونکو اپنی عبارت مین ادا کر سکین ۵

Marfat.com

سو جسطرح ادراک معقولات کا اوہام سے نہین ہوتا ہے اور نہ موہومات کا خیالات سے اور نہ متخیلات کا حواس سے اسی طرح جس چیز کی یہ شان ہے کہ عین الیقین سے معاینہ ہو وہ علم الیقین سے دریافت نہین ہو سکتی ہے اسی لئے جو شخص ارادہ اس علم کا کرے اوسپر واجب ہے کہ وصول بالعیان مین کوشش بجالاوے طالب اوسکا بالبیان نہو کیونکہ یہ طور وراء طور عقل ہے اسکو علم مکاشفہ بھی کہتے ہین سوای اشارت کے عبارت اوسکا کشف نہین کر سکتی ہے اس علم کے چار شعبے ہین عبادات عادات مہلکات منجیات کتاب احیاء العلوم ان سب انواع پر مشتمل ہے خلاصہ اوسکا کتاب کیمیاء سعادت ہے فارسی مین جسکو خود غزالی رح نے لکھا ہے سلف امت یعنی صحابہ و تابعین و تبع تابعین طریقۂ حق و ہدایت پر تھے اصل کام اونکا یہی عکوف تھا عبادت و انقطاع عن الدنیا پر اللہ کی طرف میل رکھتے تھے زخارف و زینت مین اس دار فانی کے زاہد تھے اونکو کچھ لذت مال و جاہ کی نہ تھی خلق سے الگ ہو کر خلوت مین عبادت کرتے تھے دوسرے قرن مین جب لوگ مائل طرف مخالطت خلق کے ہوئے تو جو لوگ مقبل علے العبادۃ تھے اونکا نام صوفیہ ٹھیرا یہ علم شریعت مین حادث ہوا اوسکے ضوابط و طرق و آداب نے تدوین پائی ایک بڑا طول و عرض بہم پہنچایا یہ لوگ خلاصۂ ملت صفوۂ امت تھے پھر جسطرح اہل علم ظاہر مین آمیزش بدع کی ہوئی اور غلط علم کلام و رای مجرد نے خرابی ڈالی اسی طرح اس علم باطن مین بھی اہل باطل گھس پڑے اور ایسے عقائد و رسوم نکالے جو بالکل مخرب دین و ایمان تھے لکن ایک جماعت جامع بین العلم والولایۃ نے تمییز حق کا باطل سے اور جید کا ردی سے بخوبی کر دیا اور تصوف سنی کو تصوف بدعی سے امتیاز تام بخشا جیسے زمانۂ آخر مین شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی ہمارے اس دیار مین ہوئی یا انسے پہلے شیخ الاسلام ابن تیمیہ و ابن القیم امثالہما گذرے ہین کتاب الفرقان بین اولیاء الرحمن و اولیاء الشیطان باوجود وجازت حجم کے اس باب مین بے مثل و مثال ہے اور ہماری کتاب ریاض المرتاض

Marfat.com

جامع مسائل سلوک طریقۂ سنت پر واقع ہے اور یہ دونون کتابین مطبوع ہوکر شائع بھی ہو چکی ہین وللہ الحمد کتب سطوا مین کوئی کتاب اس فن کی بہتر احیاء العلوم وعوارف المعارف سے نہین ہے اگرچہ صدہا بلکہ ہزارہا مصنفات موجود ہین اتنی بات ضرور ہے کہ بعض احادیث اور بعض تقریرات انکی پایۂ صحت وقوت سے نازل ہین سب سے پہلے رسالۂ قشیری تالیف ہوا وہ انمین اقدم وافضل کتب ہے اور مولفات متاخرین مین کتاب منازل السائرین اور اوسکی شرح مدارج السالکین بے مثل ومثال ہے اور رسائل متاخرۂ مختصرہ مین رسالۂ قاضی محمد بن علی شوکانی نقشبندی رضی اللہ عنہ قطر الولی فی شرح حدیث الولی نام افضل رسائل باب ہے ہمنے ترجمہ مہلکات احیار العلوم کا بطور اختصار لسان العرفان نام لکہا ہے واللہ المستعان ابجد العلوم مین ہمنے حال اس علم کا پانچ ورق تک لکہا ہے ایک کتاب اس فن کی فتوحات مکیہ ہے اوسپر جو اعتراضات فقہا نے کئے ہین اونکا جواب شعرانی رح نے کتاب یواقیت والجواہر مین دیا ہے بہرحال کسی مسلمان کو انکار اصل علم تصوف سے کرنا نچاہئے کیونکہ یہ علم نتیجۂ اسلام ثمرۂ ایمان جان احسان ہے سنت صحیحہ مین اسکو بلفظ احسان تعبیر کیا ہے اصطلاح متاخرین مین اسکا نام تصوف وسلوک وباطن ومکاشفہ ٹہیرا ولا مشاحۃ فی الاصطلاح ٥

| | | | |
|---|---|---|---|
| | وکل الی ذاک الجمال یشیر | | عبارا تنا شتی وحسنک واحد |

مراد ان سب الفاظ سے تحصیل مرتبۂ احسان ہے اور اللہ محسنین کا دوستدار ہے یہان کثرت مبانی پر نگاہ کرنا نچاہئے وحدت معانی پر نظر ڈالنا چاہئے ٥

| | | | |
|---|---|---|---|
| | در بزم دو دار دیدۂ کثرت نمای را | | این باز فیض بر سفان بزم وحدت |

## علم تعبیر الرؤیا

اس علم کا ثبوت کتاب وسنت دونون سے ہے قرآن مین اسکو بلفظ تاویل الحدیث تعبیر کیا ہے اس علم سے تناسبات مناسبت کی درمیان تخیلات نفسانیہ وامور غیبیہ کی حاصل ہوتی ہے تاکہ اول

Marfat.com

سے طرف ثانی کے انتقال کیا جاتے اور احوال نفسانیہ پر خارج مین اور احوال خارجیہ پر آفاق سوا
عمل مین آتی ہے منفعت اوسکی بشری یا انذار۔ سلف مین محمد بن سیرین جیسے ماہر اس فن کے
ابن خلدون نے کہا ہے کہ یہ علم علوم شرعیہ سے ہے جب علوم صنائع ٹھیرے تب یہ علم حادث ہوا
لوگون نے اوسکو لکہا رہی رویا و تعبیر سو جسطرح خلف مین ہے اسی طرح سلف مین بہی موجود
قرآن مین ذکر تعبیر رویا کا یوسف صدیق علیہ السلام سے آیا ہے رویا ایک مدرک ہے مدارک غیب سے
اور ایک جزو ہے چہیالیس اجزاء نبوت سے اب بشارت مین نہے بہی ایک رویای صالحہ جسکو کوئی شخص
صالح دیکہے باقی رہگئی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابتداء وحی اسی رویاسے ہوئی تہی اور حضرت
اصحاب سے سوال رویا کا کرتے اور اوسکی تعبیر دیتے اور فرماتے کہ جب زمانہ قیامت کا قریب ہوگا تو
لگتا ہے کہ خواب مومن کا جہوٹا نہو وہ خواب جو آخر شب مین نظر آتا ہے اور دیکہنے والا طہارت پر سوتا ہے
اور شاعر وصاحب خیالات فاسد نہین ہوتا ہے تو وہ خواب غالباً اچہا ہوتا ہے اور خارج مین اوسکی
تعبیر پائی جاتی ہے کبہی جلد اور کبہی دیر مین ✤

## علم التفسیر

یعنے تفسیر قرآن کریم اس کلام نظم قرآن سے بحسب طاقت بشری و بحسب مقتضای قواعد عربیہ بحث
کیجاتی ہے مبادی اسکے علوم عربیہ واصول کلام واصول فقہ وجدل وغیرہ علوم کثیرہ ہین غرض اوسکی
پہچاننا معانی نظم کا ہے بقدر طاقت بشریہ کے فائدہ اوسکا حاصل ہونا قدرت کا ہے استنباط احکام
پر بروجہ صحت ومستغنی ہونا اوسکے تحصیل [illegible] کلام الٰہی [illegible]
شمار اس جگہ نہین ہوسکتا ہے کیونکہ قرآن پاک ایک بحر بیکنار ہے [illegible] عجائب [illegible]
سبحان من انزله واهتدی به [illegible] اس علم کا کلام حق [illegible]
منبع ہر حکمت ومعدن ہر فضیلت ہے غایت اسکی توصل ہے طرف معانی قرآن [illegible]
وحکم کے تاکہ فوز بسعادات دنیا و آخرت حاصل آسکے اور جو کہ شرف وجلال [illegible]

موضوع وغایت کے ہوا کرتا ہے اسلئے یہ علم اشرف واعظم علوم وانفع سعادات ہے اس علم سے معرفت نزول وشیون واقاصیص اسباب نازلہ کی حاصل ہوتی ہے پہر مکی مدنی سفری حضری صیفی شتائی ہونا آیات کا اور محکم ومتشابہ ومجمل ومبین ومفسر ہونا اونکا اور حلال وحرام ہونا امور کا اور وعد ووعید وامر ونہی وامثال وغیرہا کا دریافت ہوتا ہے ہمنے کلام متعلق اس علم کے ابجد العلوم مین مفصل بارہ ورق تک کیا ہے اور مراتب تفسیر وانواع مفسران کے رسالہ اکسیر فی اصول التفسیر مین لکھے ہین تفاسیر کتاب اللہ کی دنیا مین بیشمار ہین اور ہر زبان مین ہین کیا عربی وفارسی اور کیا اردو پہر جس مفسر کو جس علم مین دستگاہ کامل تھی اوسنے اوسی علم کو خوب دل کہولکر تفسیر مین بہر دیا کسینے علم نحو اور کسینے علم معانی وبیان اور کسینے لغت اور کسینے حکمت اور کسی نے قرارت لکن اصل اس باب مین یہ ہے کہ پہلے تفسیر آیات کی احادیث مرفوعہ صحیحہ سے کیجائے پہر آثار صحابہ سے پہر محاورات لغت سے مطلب تنزیل کا اسی طرح سمجھہ مین آتا ہے نہ اور علوم آلیہ سے گو اونسے کسیقدر مدد کیون نہ ملے سو ایسی تفاسیر بہی دنیا مین بہت ہین خصوصًا مولفات اہل حدیث کی جیسے تفسیر ابن کثیر تفسیر فتح القدیر تفسیر فتح البیان یہ سب عربی زبان مین ہین اور ترجمان القرآن اردو مین ہے اسی طرح موضح قرآن مگر ترجمان ہنوز تالیف مین ناتمام ہے واللہ المیسر لکل صعاب پہر ایک جماعت اہل علم نے بالخصوص انواع علوم تفسیر مین تالیفات مفردہ لکہی ہین کتاب الاکلیل فی استنباط التنزیل للسیوطی ہند مین طبع ہو چکی ہے اور ہماری کتاب نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام بہی بعد طبع متداول ہے اسی طرح تفسیر فتح البیان پیشتر بہوپال مین طبع ہوئی تہی چار مجلد کلان مین پہر بعد نظر ثانی کے دوبارہ مطبع بولاق مصر مین منطبع ہو کر دس مجلد متوسط مین شائع ہو چکی ہے وللہ الحمد ہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| روز قیامت ہر کسے در دست گیرد نامۂ | | من نیز حاضر می شوم تفسیر قرآن در بغل | |

## علم تلفیق الحدیث

اس علم مین بحث توفیق سے درمیان احادیث متنافیہ کی ظاہرا کیجاتی ہے کبھی بتخصیص عام اور

کبھی تقیید مطلق اور کبھی بحمل علی تعدد الحادثہ الی غیر ذلک من وجوہ التاویل یہ بحث اکثر حدیث اثناء شروح مین وارد کرتے ہین مگر بعض علما نے اس علم کو علحدہ بھی تدوین کیا ہے یہ علم علم حدیث ہے تالیفات مفردہ اس باب مین کم ہین اسلئے کہ ایسی احادیث اقل قلیل ہین کلام شارع معصوم مین تعارض نہین ہوتا ہے ظاہر مین جو منافات درمیان دو حدیثون کے خیال کیجاتی وہ قصور ہمارے فہم و علم و قلت عبور کا ہوتا ہے ✦

# حرف الثاء المثلثة

## علم الثقات والضعفاء من رواۃ الحدیث

یہ اجل و افخم نوع علم اسماء الرجال ہے ایک نردبان ہے طرف معرفت صحت و سقم حدیث کے اسعطرح احتیاط کے امور دین مین اور طرف تمیز کے مواقع غلط و خطا مین بابت بدء اصل اعظم جسپر کہ بنیاد واساس اسلام و شریعت ہے حفاظ نے اسمین بہت تالیفات کئے ہین کسینے فقط ثقات کو جمع کیا اور کسینے فقط ضعفاء کو تاریخ بخاری بھی اسی باب مین ہے نام ان کتب کے اتحاف النبلاء المتقین باحیاء مآثر الفقہاء المحدثین ... ثابجد العلوم مین ہمنے ذکر کئے ہین محدث کو معلوم کرنا اس علم کا ضروریات دین سے ہے کیونکہ بے اسکے علم حدیث مثل ایک شتر بے مہار کے سمجھا جاتا ہے ✦

# حرف الجیم

## علم الجدل

اس علم مین بحث اون طرق سے ہوتی ہے جنسے کسی امر کے ابرام یا نقض پر اقتدار حاصل فرع علم النظر ہے ایک جزء ہے مباحث منطق سے لکن اسکو مخصوص بعلوم دینیہ کیا ہے اسکے

مبادی بعض امور علم نظریہ ہین اور بعض خطابیہ اور بعض عادیہ استمداد اسکے آداب بحث مناظرہ سے
ہے موضوع اسکا وہی طرق ہین اور غرض اس سے تحصیل ملکہ نقض و ابرام و ہدم و احکام ہے فائدہ
اسکا احکام علمیہ و عملیہ مین الزام وہی مخالفین کی و دفع شکوک ہے اور اگر یون کہین کہ یہ علم عین
علم مناظرہ ہے تو بہی کچہہ دور نہین اسلیے کہ انجام دونون کا ایک ٹھیرتا ہے اتنی بات ہے کہ جدل
اخص ہے مناظرہ سے **قال تعالی** وجادلهم بالتی هی احسن مراد اس مجادلہ سے مناظرہ
ہے نہ یہ جدل مصطلح ہو جدل جب واسطے اظہار صواب کے نہو بلکہ واسطے الزام خصم کے ہو تو وہ صفت
مکروہ و مذموم ہوتے ہین سب سے پہلے اسمین قفال نے تصنیف کی بعض علما لکہتے ہین کہ تو اس
جدل مین جو بعد انقراض علما اکابر کے ظاہر ہوئی ہے ہرگز مشغول نہو کہ یہ وقت سے دوسرے عمر
ضائع ہوتی ہے اور وحشت و عداوت پیدا کرتی ہے یہ فن اشراط ساعت مین سے ہے اس سے رفع
علم ہوتا ہے حدیث مین آیا ہے گمراہ نہوئی کوئی قوم بعد ہدایت پانیکے مگر دیا اونکو جدل دیکہو فالممنوع
هو الجدل الذی یضیع الاوقات ولا یحصل منه طائل وکثیرا ما لا یخلو عن التحاسد
والتنافس المذمومین فی الشرع فعلیک الاحتیاط لئلا تقع فی المهالک من حیث لا
تشعر انتهی +

## علم الجرح والتعدیل

اس علم مین بحث جرح و تعدیل رواۃ سے بالفاظ مخصوصہ کیجاتی ہے اور اون الفاظ کے مراتب
پر نظر ہوتی ہے یہ علم فروع علم رجال احادیث سے ہے اور کلام رجال مین جرحا و تعدیلا رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے پہر بہت سے صحابہ و تابعین و تبع تابعین سے یہ کلام اسلیے جائز
رکہا گیا کہ اسمین تورع و صون شریعت ہے کچہہ لوگون مین طعن کرنیکے لیے مباح نہین ٹہیرایا ہے
جس طرح کہ جرح شہود مین جائز ہے اسی طرح رواۃ مین بہی جائز ہے تثبت امور دین مین
اولی تر ہے تثبت سے حقوق و اموال مین اسی وجہ سے اس کلام کو اپنی جان پر فرض کیا ہے

اس علم مین کتب کثیر ائمہ حدیث نے لکھی ہین اسکی بحث اصول حدیث مین بھی آتی ہے ✦

## علم الجہاد

اس علم سے شناخت احوال حروب وکیفیت ترتیب عساکر وطریق استعمال سلاح ونحو ذلک کا معلوم ہوتا ہے یہ ایک باب ہے ابواب فقہ سے اسمین ذکر احکام شرعیہ کا ہوتا ہے اس فن کے احوال جادیہ وقواعد حکمیہ کو کتب مستقلہ مین ذکر کیا ہے ✦

# حرف الحاء المہملة

## علم الحدیث

اسکو علم الروایۃ والاخبار بھی کہتے ہین اور علم الآثار بھی بولتے ہین لکن خبر واثر مین یہ فرق ہے کہ کہ اطلاق خبر کا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوتا ہے اور اثر کا قول صحابہ وسلف پر وہو الحق سو خبر حجت ہوتی ہے نہ اثر اس علم سے معرفت اقوال وافعال واحوال حضرت کی حاصل ہوتی ہے موضوع اسکا ظاہر ہے یہی غایت سو وہ فوز بسعادت دارین ہے پھر یہ علم دو طرح پر ہے ایک علم بروایت حدیث اسمین بحث کیفیت اتصال احادیث کی ساتھ حضرت کے بحیثیت احوال رُوات ضبطًا وعدالۃً وبحیثیت کیفیت سند اتصالًا وانقطاعًا کیجاتی ہے اسکا نام اصول الحدیث ہے اس فن مین رسالہ منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول بعبارت فارسی نہایت جامع ہے دوسرے علم بدرایۃ الحدیث اس علم مین بحث معنی مفہوم الفاظ حدیث سے ہوتی ہے کہ مراد ان الفاظ سے قواعد عربیت وضوابط شریعت پر کیا چیز ہے اور وہ مراد مطابق احوال نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے یا نہین موضوع اسکا احادیث رسول ہین بحیثیت دلالت علی المعنی خواہ وہ معنی مفہوم ہون یا مراد اور غایت اوسکی تحلی بآداب نبویہ وتخلی مکروہات ومنہیات شرعیہ سے ہی منفعت

اسکی اعظم منافع ہے مبادی اسکے سارے علوم عربیہ و معرفت قصص و اخبار متعلق بہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و معرفت اصلین و فقہ وغیر ذلک ہین ہمنے ابجد العلوم مین تفصیل اس
اجمال کی کئی ورق تک لکھی ہے اور ذکر کیا ہے کہ علوم حدیث بہت کثیر الانواع ہین اور ہر نوع
مین تالیف جداگانہ عمل مین آئی ہے یہ علم مثل علم تفسیر کے دامن دراز رکہتا ہے اور فضل وشرف
مین ہم پہلوی علم کتاب اللہ ہے قرآن و حدیث مین غور کرو تو فقط اتنا ہی فرق ہے کہ قرآن بواسطہ
فرشتہ کے اترا ہے اور حدیث بواسطۂ قلب کے آئی ہے وحی ہونے مین دونون بنص قرآن برابر ہین
ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی اصول دین اسلام یہی دو علم ہین پس اجماع
و قیاس اسکی فرع ہین فقہ اسکا ثمرہ ہے جس عالم کو علم کتاب و سنت بخوبی حاصل نہین ہے اوسکا
علم و فتوی علم دین مین لائق اعتماد نہین ہے جو حکم فقہ عرفی خلاف ادلہ کتاب و سنت یا بلا دلیل قرآن
و حدیث کے ہوتا ہے وہ رای مجرد ہے سو رای مجرد نہ لائق تدوین ہوتی ہے اور نہ لائق اخذ و تمکین
کتب علم حدیث کی بہت ہین اونمین رطب و یابس سب کچہہ ہے گنتی اون کتابون کی کتاب
اتحاف النبلاء مین حروف تہجی پر لکھی گئی ہے عمدہ کتب اس فن کے جو مشہور و مقبول و متداول
ہین چہہ کتابین صحاح و سنن کی ہین اگرچہ انکے سوا اور بھی بہت کتب معتمدہ ہین اور ائمہ حدیث
نے اونکی تنقید بھی کی ہے جیسے مستدرک وغیرہ **ف** شاہ عبد العزیز دہلوی نے عجالۂ نافعہ
مین طبقات کتب حدیث کے لکھے ہین اور شاہ ولی اللہ رح نے حجۃ اللہ البالغہ مین ذکر اون طبقات
کا بہت اتقان کے ساتھہ کیا ہے اونکی طرف مراجعت کرنیسے حال انواع کتب حدیث و قوت
و ضعف کتب مذکورہ کا معلوم ہو سکتا ہے اور یہ بات دریافت مین آسکتی ہے کہ کون کتاب حدیث
لائق قبول و احتجاج کے ہے اور کون نہین ہے اور جو کتب صحاح ستہ اعلی مرتبہ علم حدیث مین
واقع ہین اسلیئے جب سے یہ کتب متداول و متلقی بالقبول ٹہیری ہین تب سے رواج اور کتب
حدیث کا کم بلکہ گم ہو گیا ہے اور حق بھی یہی ہے کہ یہ ہر شش کتاب واسطے علم و عمل سب کے کافی
وافی شافی صافی ہین اگر کوئی اونکو کمال اتقان و تمام اذعان سے روایۃ و درایۃ حاصل کرلے

Marfat.com

اور شروح و غریب اللغات پر ناظر و عابر ہو تو یہ کتب اوسکو بس کرتی ہین بقیہ احادیث کتب دیگر کے اصول احکام و فروع مسائل ادنی توجہ و عنایت سے طرف ان کتابون کے برآمد ہو سکتی ہین پھر اہل علم نے مراتب امہات ستہ بھی لکھے ہین صحیحین کو ساری کتب روی زمین پر بعد قرآن مبین کے ترجیح و فوقیت دی ہے خصوصاً صحیح بخاری کو یہ کتاب دنیا مین اللہ کی ایک حجت بالغہ علی العباد ہے بعد قرآن کریم کے اور قبول و شہرت مین عالی متعالی ہے بہ نسبت دیگر کتب کے پھر بعد اسکے صحیح مسلم ہے وہ تہذیب و ترتیب و جمع طرق و سیاق متون مین کسی قدر اس سے بہتر ہے پھر بعد اسکے ہر چہار کتب سنن ہین ہر ایک اپنے فن و نفع خاص مین دوسرے سے ممتاز ہے ہمنے بیان مین صحاح ستہ کے رسالۂ حطہ لکھا ہے اوس سے حقائق حالات امہات ستہ کے مع تراجم مؤلفین بخوبی معلوم ہو سکتے ہین کتب مذاہب اربعۂ اہل سنت کا ماخذ یہی کتب ہین مع دیگر معاجم و مسانید و سنن وغیرہا کے اسیلئے فقہاء اربعہ مین جس کسی کا کوئی قول یا فتوی یا اجتہاد ایسا ہے جسکی سند کوئی حدیث صحیح یا حسن نہین ہے وہ ضعیف ہوتا ہے اور جب مقلدین اوسکے خلاف نہین کرتی یعنے اعتقاداً یا عملاً تو یہی وجہ اختلاف باہمی کے درمیان فقہاء و محدثین کے ہوتی ہے ائمۂ اربعہ مجتہدین رضی اللہ عنہم اجمعین کا تفاوت مراتب علم حدیث مین بھی اسی جگہہ سے ظاہر ہوتا ہے امام مالک صاحب موطا محدث زمان قدیم ہین اونکی ساری کتاب بخاری وغیرہ مین آگئی ہے موطا مین تین سو حدیثین ہین علاوہ بلاغیات کے امام احمد صاحب مسند ہین انکا مسند اصل مستند جملہ کتب حدیث ہے سلسلۂ تلمذ اصحاب صحاح ستہ وغیرہم کا انہین تک پہنچتا ہے انکا مسند مع زوائد پچاس ہزار حدیث پر مشتمل ہے امام شافعی بھی عالم بالحدیث تھے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت بحسب تصریح ابن خلدون سترہ اٹھارہ حدیثین ہین اہل حجاز روایت حدیث مین ہمیشہ بہ نسبت اہل عراق کے زیادہ تھی بہر حال چارون امام اہل سنت اور چھون امام حدیث کے منجملہ اہل قرون مشہود لہا بالخیر کے ہین یہ بات موازنہ سنوات وفات ائمۂ مذکورین سے بخوبی ثابت ہوتی ہے

تفاوت فقہ ائمہ کا فقہ حدیث سے باین وجہ ہوا کہ اونکے وقت مین تدوین علم حدیث کی جیسے کہ چاہیے تہی ویسی نہین ہوئی تہی وہ ترک عمل بعض الاحادیث مین معذور رہتے یہ عذرات اونکے قریب اکیس عذر کے ہین لکن بعد تدوین کے پہر کوئی محل عذر کا بوجہ اتمام حجت الٰہی واسطے متاخرین متعصبین فی المذاہب کے باقی نہین رہا اب خلاف حدیث صحیح مرفوع غیر منسوخ کے کسی عمل وقول وحال وفعل مین ہونا مجرد شقاق ومصادمت بالرسول ہے خصوصاً اوس صورت مین کہ فقہ سنت بہی مدون ہو چکی ہے اور اقویا رمسائل ضعفار فروع سے الگ کر دیے گئے ہین ائمہ اربعہ سے اقوال اونکے بابت انکار ونہی عن التقلید خود کتب فروع مقلدہ مین مروی ومحکی ومنقول وماثور ہین اور جملہ ائمہ نے ساری امت کو تحریص وتخصیص کی ہے عمل بالسنۃ پر اور اس رسالت کو بڑے مد وشد سے ادا کر کے اپنا ذمہ پاک کر لیا ہے بناء علی ہذا مقلد صادق الفقہا اونکے یہی عاملین بالحدیث ہین نہ زمرۂ مقلدین اللہم اہدنا بہدیہم وارزقنا اقتداءہم فی الظاہر والباطن ولا تجعل فی قلوبنا غلا لاحد ہم ربنا انک انت الرؤف الرحیم فانہم ہم ونحن نحن ؎

| | |
|---|---|
| سرور خاطر احباب زا اثر از اکی ست | سن وتفرج باغ محدثان تنہا |

# علم الحضری والسفری من الایات

یہ ایک فرع ہے علم تفسیر کی اسکو علم مستقل گننا لے ضرورت ہے امثلہ حضری کثرت سے ہین امثلہ سفری کمتر ہین قریب چالیس یا زیادہ کے اسی لئے اونکو اتقان وغیرہ مین ضبط کیا ہے

# علم حکایات الصالحین

یہ ایک شاخ ہے علم تاریخ کی ایک جماعت علما نے اسکو الگ تالیف کیا ہے جیسے صفوۃ الصفوہ ابن جوزی وروض الریاحین یافعی اسمین پانسو حکایت ہین اسکا ترجمہ اردو محاسن المحسنین طبع ہو چکا ہے

Marfat.com

اسکی منفعت اجل و اعظم منافع ہے حلیۂ ابی نعیم سبی اسی فن مین ہے ایک حصہ عظیم اس علم کا کتاب احیاء العلوم و رسالہ قشیری مین آیا ہے یہ حکایات صلحاء ایک لشکر ہے منجملہ جنود خدا اُسکے اسکے پڑہنے سُننے سے دل کو ثبات جان کو تازگی ایمان خاطر کو ہمت عرفان طبع کو حوصلۂ استقامت علی الحق حاصل ہوتا ہے والتوفیق بید اللہ تعالی +

## علم الحیل الشرعیۃ

یہ ایک باب ہے ابواب فقہ سے اور ایک فن ہے منجملہ اوسکے فنون کے جیسے فرائض اسمین کتاب الحیل خصاف حنفی متوفی سنہ ۲۶۱ دو مجلد مین مشہور ہے لکن ابن القیم وغیرہ علماء محققین نے اس علم کا انکار کیا ہے کتاب اعلام الموقعین مین ابطال حیل کی تقریر بہت بسط سے کی ہے اور اوسکو امدادت فقہاء کہکر ناجائز ٹہیرایا ہے ہان ایک دو حیلہ جو اصول شرع سے ثابت ہین اور اونکے محل مقرر ہین جیسے الحرب خدعۃ یا جیسے قصہ ضرب لعثکال ونحو ہا وہ مقصور علی المورد ہین اونپر قیاس کرکے حرام کو لباس حلال پہنانا اور ناجائز کو ایر پہیر کر جائز ٹہیرانا اور مکروہ کو چکر دیکر مباح کرنا بالکل خلاف مقصود شرع شریف ہے یہ کام غالباً علماء سوء دنیا طلب و اصحاب رای مجرد کیا کرتے ہین خصوصاً انکے قاضی و مفتی و محتسب وغیرہم +

| صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ و فن نیست | ما اہل حدیثیم دغا را نشناسیم |
|---|---|

## حرف الخاء المعجمۃ

## علم الخط العربی

ابن اسحق نے کہا اول خطوط عربیہ خط مکی ہے پہر مدنی پہر بصری پہر کوفی شکل خط مکی و مدنی مین قدرے انضجاع ہے کندی نے کہا کوئی کتابت جو محتمل تحلیل و تدقیق حروف ہو کتابت عربیہ سے زیادہ

Marfat.com

محل نہین ہے جو سرعت اس خط مین ممکن ہے وہ اور خطوط مین نہین ہے انتہی لکن خط فارسی
اس سے بہی زیادہ سریع الکتابہ ہوتا ہے سب سے پہلے جسنے صدر اول مین مصحف لکھا اور وہ خوش
بحسن خط تھا خالد بن ابی الہیاج ہے سعد نے اونکو اسی کتابت مصاحف پر مقرر کیا تھا اوس وقت
خط عربی وہی تھا جو آج کوفی کہلاتا ہے پہر اوس سے اور اقلام نکلے اور خوش نویس پیدا ہوئے
اور بلاد رومیہ وغیرہ مین نام پیدا کیا متاخرین مین چھہ قلم مشہور ہین ثلث نسخ تعلیق ریحان
محقق رقاع پہر ایسی تراش خراش ہوتی رہی جس سے نوبت حسن خطوط کی وہانتک پہنچی کہ مثل
تصویر کے خوشنما ہو گیا یہی حال قلم فارسی وغیرہ کا ہوا زمان اول مین قرآن وحدیث کو افواہ
رجال سے اخذ کرتے تھے جب اسلام کی کثرت ہوئی اور حاجت طرف کتابت کے پڑی تو مضطر
ہو کر نقط واعجام کو وضع کیا زمانہ عثمان رضی اللہ عنہ سے تا زمانہ عبد الملک بن مروان کچھہ
اوپر چالیس برس تک لوگ مصاحف عثمانیہ مین پڑہتے تھے پہر کثرت تصحیف کی وجہ سے
پہلے نقط ایجاد ہوئے اوس پر بہی تصحیف ہونے لگی تب اعجام نکالا ذکرہ ابن خلکان
یہ نقط واعجام اس زمانہ مین واجب ہین بیچ مصاحف مین اور غیر قرآن مین وقت خوف التباس
کے جائز ہین اور وقت امن من اللبس کے ترک اونکا اولی تر ہے تمام کلام اس مرام بہ
ابجد العلوم مین کیا گیا ہے ؛

## علم الخلاف

اس علم سے معرفت کیفیت ایراد حجج شرعیہ و دفع شبہہ وقوادح ادلہ خلافیہ کے بایراد براہین قطعیہ
معلوم ہوتی ہے یہ علم وہی علم جدل ہے جسکا ذکر ہو چکا مدینۃ العلوم مین کہا ہے کہ فرق درمیان
اوس جدل کے جو درمیان اصحاب مذاہب فرعیہ مثل ابو حنیفہ و شافعی وغیرہما کے واقع ہے
اور درمیان علم خلاف کے یہ ہے کہ بحث جدل مین بحسب مادہ ہوتی ہے اور خلاف مین بحسب
صورت بعض علما نے اس علم خلاف مین دس مسئلے اور کسی نے بیس یا تیس تالیف کرکے ہین

Marfat.com

بطور مثال کے تاکہ اوسکی چال ڈھال پر دوسری جگہہ مین کارروائی کرین ابن خلدون نے لکہا ہے
فقہ مین جو ادلۂ شرعیہ سے مستنبط ہے کثرت سے خلاف واقع ہوا اسلیے کہ مدارک و انظار مجتہدین
کے مختلف ہوئی اور اسکا اتساع ملت مین بہت بڑا ہوا مقلدین جسکی تقلید کرنا چاہتے تھے کر
لیتے تھے یہانتک کہ نوبت ائمۂ اربعہ کی آئی لوگون کو انکے ساتھہ نہایت حسن ظن تھا اسلیے انہین
کی تقلید پر اقتصار کیا جب یہ مذاہب اربعہ قائم ہوگئے تو درمیان متمسکین احکام و آخذین
مسائل کے خلاف پڑا اس خلاف کو لوگون نے بمنزلۂ النصوص شرعیہ و اصول فقہیہ کے ٹہیرا کر
بحث کرنا شروع کیا باہم ان سب کی تصحیح مین اپنے اپنے مذہب کے مناظرات ہوئے ہر شخص
اصول و طرائق پر اپنے امام کے چلنا اور اپنے مذہب پر احتجاج لاتا اور تمسک کرتا یہانتک کہ
سارے مسائل شرعیہ و جملہ ابواب فقہیہ مین یہ نسخہ چل نکلا کبہی درمیان شافعی و مالک کے
خلاف ہوتا ہے اور ابوحنیفہ موافق کسی ایک کے ان دونون مین سے ہوتے ہین اور کبہی درمیان
مالک و ابوحنیفہ کے خلاف پڑتا ہے شافعی موافق احدہما ہوتے ہین اور کبہی یہ خلاف درمیان
شافعی و ابوحنیفہ کے واقع ہوتا ہے اور مالک موافق احدہما ٹہیرتے ہین ان مناظرات کی وجہ
سے حال ماخذان ائمہ کا اور مثارات و مواقع اونکے اختلاف و اجتہاد کے کہل گئے اور اس
علم کا نام خلافیات ٹہیرا انتہی یہ سارا خلاف بوجہ عدم تدوین علم حدیث و انواع اجتہاد کے
ظاہر ہوا اگر سب لوگ علم حدیث پر اتفاق کر لیتے تو یہ اختلافات ہرگز باقی نرہتے یا خلاف بہت کم
ہوجاتا اب بہی جب فقہ مذاہب اربعہ کو کتاب و سنت پر عرض کیا جاتا ہے اور موافق کو قبول
اور مخالف نص و دلیل کو متروک و مہجور رکہا جاتا ہے تو خلاف مذاہب کا کہیں نام نہین رہتا ہے
ائمہ اربعہ کا ہرگز یہ مقصود نہ تہا کہ امت اونکے اقوال و فتاوے کو حکم ادلۂ شرعیہ مین رکہکر
باہم خلاف کرے اور ہر مقلد واسطے اپنے امام کے تعصب مذہبی بجا لائے اور اگر یہ مقصود
تہا تو ثبوت اسکا اونکے کلام یا کتاب سے پیش کرنا نہایت گرم گستری بجال اہل اتباع ہے
اور جس حال مین کہ یہ بات اونسے ثابت نہین ہے اور نہ بحمدہ تعالی ثابت ہو سکتی ہے تو ہم

Marfat.com

جمود اونکی تقلید پر خلاف اونکے منشاء واشارت وصراحت کے یعنی جو یہ کثرت اختلافات کی انہین مذاہب فروعیہ مین ہے نہ اصول دین مین متبعین نے جب سے کتاب وسنت کو واسطے صحت علم وعمل حال وقال کے اختیار کیا ہے انہین کوئی خلاف واختلاف ڈھونڈے نہین ملتا اور کیونکر ملے کہ ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا بلکہ عمل بالقرآن والحدیث مین عجب طرح کی جامعیت وبرکت حاصل ہے کہ ہر مسئلہ کتاب وسنت کا کسی نہ کسی امام مذہب کے ضرور موافق پڑتا ہے اور دائرہ مذہب ائمہ اربعہ سے باہر نہین رہتا الا ماشاء اللہ بلکہ اگر مذہب خاص حنفیہ مین قید کسی شخص خاص کی قائم نرکہی جائے بلکہ مذاہب امام ابو حنیفہ وقاضی ابو یوسف و امام محمد کا اعتبار ہی عمل مین آئے تو پہر کوئی مسئلہ حدیث کا ایسا باقی نرہیگا جسکی طرف کوئی نہ کوئی ان تینون شخصون مین سے نہ گیا ہو یہ دلیل ہے کمال اتفاق مذہب حنفی پر ساتھہ ادلہ کتاب وسنت کے لکن وجہ اس خلاف کثیر حنفیہ کی خصوصًا اور بقیہ مذاہب کی عمومًا قلیلًا ساتھہ عمل بالحدیث کے یہ ہے کہ انکے متاخرین نے اخذ کرنا اقوال اپنے ائمہ کا چھوڑ دیا ہے کبھی فتوی قول امام ابو حنیفہ پر دیتے ہین اور کبھی قول ابو یوسف پر اور کبھی قول محمد بن حسن پر اور کبھی قول زفر پر اگر اس افتا مین فقط اتنا خیال رکھین کہ جس شخص کا قول ان اشخاص مین سے موافق ظاہر سنت صحیحہ ومطابق واضح حدیث مرفوع ہو اوسیکے موافق فتوی دیا کرین تو یہ سارا خلاف جو درمیان انکے اور اہل حدیث کے واقع ہے ابھی دور ہو کر یہ اور اہل بقیہ مذاہب ثلثہ ایک چیز ہو لئے جاتے ہین مگر ظہور اشراط ساعت کا مقتضی اسی کو ہے کہ اتفاق نرہے بلکہ دفاق دور ہو خلاف ونفاق آئے اسلام کی غربت زیادہ ہو وکان امر اللہ قدرا مقدورا ۔

## علم الخواص

اس علم مین بحث ہوتی ہے ادن خواص سے جو قراءت اسماء آلہی وکتب منزلہ وادعیہ ماثورہ پر مترتب ہوتی ہین انہین وہ ۔ قی جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہین یا وہ رقی جنکے معانی معلوم ومفہوم

ہین اور عربی زبان مین بہت اعدکوئی کلمہ شرک خفی یا جلی کا نہین [illegible]
درست ہے اور جو خلاف اسکے ہون وہ لائق عمل کے نہین اسی طرح جو خواص [illegible]
احادیث نبویہ سے ثابت ہین جیسے یہ کہ فاتحہ شفا ہے ہر بیماری سے [illegible]
مضار مین اور مثل اسکے تو انکا اعتقاد کرنا مین ایمان ہے اور جو خواص [illegible]
تعویذ گنڈہ کے اعداد حروف سے نکال کر اور واسطے حب و بغض وغیرہ کے استعمال کرتے ہین
وہ بالکل خلاف سنت و سخت بدعت و ضلالت کردہ ہین کل بیان اس مسئلہ کا دوسری جگہ ہے ۔

## حرف الدال المهملة

## علم درایة الحدیث

اسکا ذکر بذیل علم حدیث ہوگیا ہے اس علم سے معرفت انواع حدیث و احکام و شروط [illegible]
مرویات و استخراج معانی کی حاصل ہوتی ہے اور یہ علم بھی مثل علم تفسیر کے محتاج علم [illegible]
و معانی و بیان و بدیع و اصول و تاریخ وغیرہ کا ہوتا ہے ۔

## علم دفع مطاعن الحدیث

یہ ایک شعبہ ہے علم حدیث کا ایک گروہ [illegible]
اونکے جواب دینے کو کھڑے ہو گئے اور اونکے [illegible]
کتب مستقلہ تالیف کئے طاعن علم حدیث مین یا خود حدیث پر ایک [illegible]
کو اوسکو علم اپنی پاس [illegible]
ہے معاذ اللہ مستخف جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم [illegible]
ہے اگر فی الفور توبہ نکرے لوگ [illegible]

دعوی رکھتا ہے لکن قولاً یا فعلاً مستخف ہے کوئی صراحۃً واسطے جلانے محدثین وعاملین بالحدیث کے زبان درازی کرتا ہے یہ دونون فریق خدا سے ڈرکر ایسے تہران وطغیان سے باز رہین ورنہ کل کو کندۂ دوزخ ہوجاینگے اسی طرح جو کوئی حق مین ائمہ اربعہ مجتہدین وتمام علمار اتقیا ریا اولیا باصفا کی بے ادبی کرتا ہے یا طاعن لاعن ہے وہ درحقیقت سنّی نہین ہے رافضی شیعی خارجی ناصبی ہے گو اپنے منہ سے آپکو مسلمان سُنّی کہے اور نماز روزہ بجالاوے اسی طرح طاعن فی القرآن کافر ہوجاتا ہے یہی حکم اوس مسلمان کا ہے جو دوسرے مسلمان پر لعنت کرتا ہے یا اوسکو کافر کہتا ہے کہ یہ لعنت وتکفیر اسی قائل پر واپس آتی ہے اسلئے کہ جسطرح فسق سے کوئی مومن مستحق لعن کا نہین ہوتا ہے اور نہ کسی کبیرہ کے مرتکب ہوجانیسے مخلد فی النار ٹہیرتا ہے اسیطرح جو صاحب مذہب کسی مسئلہ مین بوجہ تاویل وتوجیہ نص ودلیل برخلاف مذہب دیگر بخیال اپنے صدق فہم واخلاص عمل کے کوئی خلاف فتوی یا حکم مین کرتا ہے تو وہ گو بقدر اپنے انحراف کے ضال یا مسفی ومبدعتی ہوجاتا ہے مگر لائق تکفیر واخراج اسکے دائرۂ ایمان سے نہین ہوتا یہ تکفیر بڑی خوفناک چیز اور دہشت خیز شئے ہے جو اس زمانہ مین نہایت ارزان ہوگئی ہے اور کھیل تماشا ٹہیر گئی ہے ✤

## علم دفع مطاعن القرآن

اس علم مین دفع شبہات ارباب ضلال سے جو انہون نے قرآن کریم پر وارد کئے ہین بحسب لفظ یا معنی بحث کیجاتی ہے مبادی اسکے علوم عربیہ ہین اور علم اصلین یہ شبہات کبھی طرف اہل کتاب کے ظاہر ہوتے ہین اور کبھی طرف سے ملاحدہ مسلمین کے اور کبھی طرف سے متفلسفین اسلام کے جو کہ گربہ سفرۂ حکمار یونانیین ہین اور کاسہ لیس دسترخوان ابن سینا ونصیر شرک وغیرہم ولکن اللہ کی کتاب ہر آفت وبلا سے ہر زمانہ مین محفوظ ہے اور ایک اوسکی حجت بالغہ ہے تمام بنی آدم پر تا یوم القیام لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ومن خلفہ تنزیل من حکیم حمید ✤

Marfat.com

# حرف الراء المهملہ

## علم رجال الاحادیث

یہ ایک شعبہ ہے علم تاریخ کا اسمین وفیات واحوال وصفات راویان احادیث سے بحث کیجاتی ہے یہ ایک عمدہ نوع ہے علم حدیث کی اس علم مین ایک جماعت کثیر ائمہ حدیث نے مولفات مخصوصہ مدونہ کیے ہین حاکم وسمعانی وابن الجوزی وذہبی وغیرہم ائمہ اس شان کے ہین۔

## علم رسم کتابۃ القرآن فی المصاحف

یہ علم اگرچہ اصل مین فرع علم خط ہے لیکن بوجہ اختصاص بخط مصحف اسکو علماء نے علیحدہ ذکر کیا ہے موضوع اسکا رسم خط ہے جیسے حذف وزیادت وبدل وفصل ووصل بابت بعض الفاظ کے جو وارد ہین اور انکو کیونکر لکھے غایت اسکی حفظ مصحف امام ہے تاکہ اوسمین کسیطرح کا تغیر وتبدل نہ ہو جس ہجا پر اب لوگ قرآن کو لکھتے ہین امام مالک اوس طرح کی کتابت کو مکروہ کہتے اور اتباع مصحف امام کو واجب کہتے تھے امام احمد سے بھی منقول ہے کہ مخالفت مصحف امام کی حرام ہے اس بارہ مین تالیفات مفردہ ہوئی ہین۔

## علم الرقی

اسمین بحث مباشرت افعال مخصوصہ سے ہوتی ہے جیسے گنڈا بنانا الخ ... جنمین کوئی پہلو ہی کوئی قبطی کوئی بے معنی لفظ ہوتا ہے یہ اعمال واسطے ... وحل معقود وغیرہ کے کیے جاتے ہین یہ افعال غالبا وضع شرع شریف سے ... ومحتمل بدعت یا شرک ہین شرع شریف نے ... کا جواز ...

اسمار الٰہی یا آیات تنزیلیہ یا دعوات ماثورہ اس باب مین ایک فصل کتاب قول جمیل کے بھی منعقد
ہے معہذا ترک کرنا رقیہ واسترقاء کا افضل ہے ایسا شخص متوکل لائق اسکے ہوتا ہے کہ بےحساب جنت مین جائے

## علم رموز الحدیث

یہ علم ہے ساتھہ اقوال واشارات رسول صلعم کے مدینۃ العلوم مین کہا ہے کہ ھذا علم ظاھر الموضوع
باھر النفع لا یخفی غایتہ وغرضہ ورأیت فی ھذا الفن تصنیفا لطیفا انتھی +

## علم الرمی

جیسے کمان لگانا بندوق چلانا توپ چھوڑنا اسکی مزاولت سے عمل بروجہ اصابت واقع ہوتا ہے
اسکی منفعت جملہ امور مین بہت بڑی ہے ویدل لہ قولہ تعالیٰ واعدوالھم مااستطعتم
من قوۃ اگرچہ تفسیر لفظ قوت کی اس آیت مین تیراندازی آئی ہے لکن اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا

## علم رواۃ الحدیث

یہ بھی علم اسماء الرجال ہے یہ ایک فرع ہے علم تاریخ کی اسمین بحث اونکے قبائل واوطان ووفیات
وجرح وتعدیل وغیرہا سے ہوتی ہے مصنفات اس علم کے بہت ہین +

## علم روایۃ الحدیث

اسمین بحث کیفیت اتصال احادیث سے ساتھہ حضرت کے بحیثیت احوال رواۃ وضبط و
عدالت وکیفیت سند سے اتصالاً وانقطاعاً کیجاتی ہے موضوع اسکا الفاظ رسول ہین صحۃً و
ضعفاً منفعت اس فن کی عظیم ہے بلکہ یہ ایک رکن ہے ارکان دین سے ابن الصلاح وابن حجر عسقلانی
رحمہما اللہ کے مؤلفات اسمین موجود ومتداول ہین +

## علم ریاضۃ النفس وتہذیب الاخلاق

خلق ایک ہیئت راسخہ ہوتا ہے نفس مین جسکے سبب سے افعال محمودہ بسہولت بغیر حاجت فکر و رویۃ کے صادر ہوتے ہین سو اگر وہ افعال محمودہ ہین عقلاً و شرعاً تو اوسکو خلق حسن کہتے ہین اور اگر افعال ذمیمہ ہین شرعاً و عقلاً تو اوسکو خلق سیئے بولتے ہین طریقہ ریاضت نفس کا واسطے تحصیل اخلاق حسنہ و ازالۂ عادات ذمیمہ کی کتاب احیاء العلوم مین مذکور ہے اس سلک مین اتباع کتاب و سنت واسطے صحت مجاہدات و ریاضات کے ضرور ہے جو اخلاق حکما نے ذکر کیے ہین اہل اسلام اوسکے محتاج نہین اسلیئے کہ خود با قرار اون فلاسفۂ اسلام کے یہ بات شہیر ہے کہ شریعت محمدیہ نے جیسا قضاء وطر اس فن سے کیا کسی دوسرے ملت مین نہوا ہے ۰

| | | | |
|---|---|---|---|
| باغ مراچہ حاجت سرو عنوبر ستم | | شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمترست | |

## حرف الزای المعجمۃ

## علم الزہد والورع

زہد یہ ہے کہ دنیا سے منہہ پہیرے ورع یہ ہے کہ حلال کو خوف وقوع فی الشبہات سے ترک کردے اور پرہیز کرنا شبہات کا ہے خوف سے حرام کے غزالی نے احیاء العلوم مین کتاب الزہد مستقل لکہی ہے اور یون تو بیان زہد کا رسالہ قشیری وغیرہ کتب تصوف مین [illegible]

## حرف السین المہملۃ

## علم السلوک

یہ معرفت ہے نفع و نقصان نفس کے بطور وجدان اسکو علم اخلاق بہی کہتے ہین اصطلاح تصوف

بھی اسمین انواع علوم داخل ہین جیسے علم حقائق ومنازل واحوال وعلم معاملہ واخلاص فی الطاعات وتوجہ الی اللہ وغیرہا جب کسی سے اس علم مین کچہ غلطی ہوجائے اوسکو چاہئے کہ کسی عالم کامل العرفان سے پوچہے بزدوی وہدایہ ووقایہ وغیر ذلک سے اوسکو طلب نکرے یہ سلوک ثمرہ حسنہ ہے سارے علوم شرائع کا اسکو علم القلوب علم المعارف علم الاسرار علم الاشارات علم الباطن علم المکاشفہ بہی کہتے ہین موضوع اسکا اخلاق نفس ہے کیونکہ اوسکے عوارض ذاتیہ سے اسمین بحث کیجاتی ہے جیسے حب الدنیا راس کل خطیئۃ وبغض الدنیا راس کل حسنۃ غرض اس علم سے یہ ہے کہ اللہ پاک کا تقرب حاصل ہو +

## علم السیاسۃ

اس علم سے معرفت احوال سیاسات واجتماعات مدنیہ کے اور احوال سلاطین وملوک وامرا واہل احتساب وقضاۃ وعلما وزعمای اموال ووکلا بیت المال کا حاصل ہوتا ہے موضوع اسکا مراتب واحکام مدنیہ ہین اور منفعت اسکی اجتماعات مدنیہ فاضلہ ہین اور غرض اوس سے استیفار ہر ایک امکان امور سے ہے اور دفع کرنا علل زوال اور جہات انتقال کا پہر سبب اعظم انتقال دولت کا اخلال کسی رکن کا ارکان شریعت وقواعد عمارات سے ہوتا ہے اس باب مین کتاب السیاسۃ الشرعیۃ تالیف شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح عمدہ کتاب ہے ہمنے اوسکو کتاب اکلیل الکرامۃ مین نقل کیا ہے اور اردو مین رسالہ حسن المساعی مروج ہے +

## علم السیر

مراد اس سے سیر صحابہ وتابعین کی ہین یہ ایک نوع ہے علم محاضرات کی اس باب مین کتاب سیر الصحابۃ والتابعین کتاب عظیم ہے کہ ویسی کتاب معہود نہین مغازی محمد بن اسحاق بہی مشہور ہین اور سیر نبوی مین خاصۃً کتب ورسائل مطولہ ومختصرہ بہت ہین فارسی مین سیر ومعارج وسلو الکئیب وغیرہ متداول ہین اور عربی مین زاد المعاد وسفر السعادہ وغیرہ ہا ہے اسم علم

Marfat.com

مین بڑی استمداد کتب حدیث سے لیجاتی ہے پھر فن تاریخ سے کتاب الخمیس بھی مین حال خود ہے حضرت واہل قرون مشہود لہا بالخیر کی سیر کو ایک جماعت ائمۂ حدیث نے لکھا ہے اور اقوال قوی وضعیف مین تفرقہ بھی کیا ہے +

# حرف الشین المعجمة

## علم شرح الحدیث

یہ فرع ہے علم حدیث کی اربعین احادیث سے لیکر ساری کتب متون حدیث تک علماء اسلام نے وقتاً فوقتاً شرح لکھی ہے یہانتک کہ کتب صحاح ستہ پر شروح متعددہ ازمنۂ مختلفہ مین لکھی گئی ہین ذکر اون شروح کا ہمنے حطہ واتحاف مین نام بنام مع نام مؤلفین اعلام کیا ہے شروح بخاری مین سب سے بہتر فتح الباری للحافظ ابن حجر العسقلانی ہے جو مصر قاہرہ مین مطبع بولاق بہمت نواب شاہجہان بیگم رئیسۂ بھوپال بصرف پنجاہ ہزار روپیہ طبع ہوکر متداول وشائع ہو چکی ہے اسی طرح نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار بصرف ہفت ہزار روپیہ شرح ہے احادیث احکام کی اسیطرح مسک الختام شرح بلوغ المرام فارسی اور فتح العلام شرح عربی بلوغ المرام بھی متداول وشائع ہین شرح لغت حدیث مین کتاب مجمع البحار گویا شرح جامع ہے یہ علم شرح حدیث کا ایک علم بسیط ہے دستگاہ کامل علم حدیث مین اوسی شخص کو حاصل ہے جسکو شروح کتب حدیث پر اطلاع حاصل ہے +

## علم الشرع

یہ وہ علم ہے جو شارع سے صادر ہوتا ہے علوم آلیہ مثل نحو وصرف ولغت ومعانی وبیان اوسکے آلات ہین اور علم شرعی عبارت ہے تفسیر وحدیث وفقہ واصول الفقہ سے [illegible]

سو یہ علوم دنیا سے ہے نہ علوم آخرت سے شرع وہ احکام ہین جو اللہ نے واسطے بندون کے زبان انبیائ
ورسل پر اوتارے ہین خواہ متعلق بکیفیت عمل ہون اونکا نام علوم فرعیہ وعملیہ ہے جسکی تدوین
کتب فقہ مین ہوتی ہے اور خواہ متعلق کیفیت اعتقاد ہون اونکا نام علوم اصلیہ واعتقادیہ ہے
اسکا مدون علم کلام ہے شرع کو دین وملت بھی کہتے ہین ابن عباس نے کہا ہے شرع وہ ہے جو قرآن
مین آیا ہے منہاج وہ ہے جو سنت مین وارد ہوا ہے شریعت عبارت ہے ائتمار امر سے بطور التزام عبودیت

## علم الشروط والسجلات

اس علم مین اون احکام سے بحث کیجاتی ہے جو نزدیک قاضی جی کے کتب وسجلات مین ثابت کئے جاتے
ہین بروجہ صحیح الاحتجاج وقت انقضاء شہود مال کے موضوع اسکا احکام ہین بحیثیت کتابت اور بعض
مبادی اسکے ماخوذ ہوتے ہین فقہ سے اور بعض علم انشاء سے اور بعض رسوم وعادات وامور استحسانیہ سے یہ ایک
شاخ ہے علم فقہ کی اسمین علماء فقہ نے تالیفات کئے ہین *

## حرف الصاد المہملہ

## علم صلوۃ الحاجات

یہ ایک شعبہ ہے علم حدیث کا جیسے نماز چاشت وتہجد وغیرہما اسکو بعض اہل علم نے کتاب دعوات اللیل
والنہار مین مدون کیا ہے جو نماز حدیث صحیح سے کتب ادعیہ واذکار مین ثابت ہے وہ ٹھیک ہے
اور جو نماز مین فقراء واہل بدع نے نکالی ہین وہ بے اصل محض ہین جیسے نماز رغائب یا دوگانہ شیخ
جیلی رضی اللہ عنہ الی غیر ذلک *

## علم الصیفی والشتائی

یہ فرع ہے علم تفسیر کی واحدی نے کہا اللہ نے کلالہ مین دو آیتین اوتارین ایک اول سورۂ نساء

مین مُہ شتائی ہے دوسرے آخر نساء وہ صیفی ہے اور اول مائدہ جو حجۃ الوداع مین اوتری الیوم اکملت لکم دینکم الخ اور آیہ واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ اور آیت دین وسورۂ نصر وغیرہ آیات جو غزوۂ خندق مین نازل ہوئی ہین

## حرف الضاد المعجمة

## علم الضعفاء والمتروکین فی رواۃ الحدیث

اس فن مین امام بخاری وغیرہ علماء حدیث کی تالیفات ہین علم حدیث مین اسکے دریافت کئے بغیر چارہ نہین ہے جو لوگ اس علم کو نہین جانتے وہ ہر حدیث کو حجت ٹھیرا لیتے ہین اسی قسم کے احتجاجات و استدلالات سے بہتر فرق اسلام مین ہوگئی اور اہل بدع نے اہل سنت پر اونکے حوالے سے بلے سمجھے بوجھے ردّ وقدح کرنا شروع کیا خصوصًا شیعہ نے بڑی غفلت اس باب مین دو گروہ سے ہوئی ہے ایک فقہاء مذاہب سے دوسری طائفہ صوفیہ سے ان لوگون کو علم حدیث غالبًا نہ تھا اور اگر بعض کو تھا تو وہ منقح نہ تھے بلکہ عامہ مفسرین بھی اس بلا مین پھنس گئے جیسے ثعلبی زمخشری بیضاوی یہانتک کہ اخبار موضوعہ سے کام لیا اور کچھ تکلم اونپر نکیا اب جو شیعہ وغیرہ اہل بدع اون اخبار کو کتب اہل سنت مین دیکھتے ہین تو الزام لگانے کو محققین اہل سنت پر مستعد ہوجاتے ہین حالانکہ دامن اونکا اس غبار وعار سے بالکل پاک صاف ہے وہ کون مذہب ہے جسمین محقق و مقلد نہین ہین اور کم علم اور کثیر العلم نہین گزرے ہین اعتبار اونکے کلام کا ہوتا ہے جنکی امامت وفضیلت و تحقیق و تدقیق مسلم الثبوت ہوتی ہے نہ عوام حرف شناس اور دعا معین رطب ویابس کے کلام کا گو اونکے اقران یا اونکی امثال دفتر کے دفتر سیاہ کر ڈالین یا اپنی کتابون مین انکے مدائح فضل وعلم لکھین ہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| مردم اندحسرت فہم درست | | اینکہ میگویم بقدر فہم تست | |

## حرف الطاء المهملة

## علم الطب الشرعی

مراد اس سے وہ طب ہے جو کتاب و سنت سے ثابت ہے ابن القیم نے کہا ہے طب نبوی متیقن قطعی الٰہی ہے بطور وحی مشکوٰۃ نبوت و کمال عقل سے صادر ہوئی ہے اور طب غیر اکثر حدس وظن ہے یا تجارب ہین یہ بات کہ اکثر بیمار طب شرعی سے منتفع نہین ہوتی اسلیئے ہے کہ اونہون نے اوسکی تلقی بالقبول نہین کی ہے اور نہ شفار کا اعتقاد رکہا اگر ایمان و اذعان کے ساتھہ اوسکو لیتے ضرور نفع ہوتا اللہ نے قرآن کو شفاء لما فی الصدور فرمایا ہے اور حضرت نے سورہ فاتحہ کو شفاء من کل داء کہا ہے یہ دلیل ہے اس بات پر کہ قرآن مشتمل ہے علاج امراض ظاہر و باطن پر عسل کے حق مین کہا ہے فیہ شفاء للناس بلکہ اس قرآن سے مرض منافقین کو ترقی ہوتی ہے رجس پر رجس بڑہتا ہے یہ شفار تو مناسب ارواح طیبہ ہے جنکے دل زندہ ہین وہ طب شرعی سے شفایاب ہوتے ہین اور جنکے دل بیمار ہین یا مردہ اونکو کچہہ نفع نہین ہوتا قصور دوا کا نہین ہے خبث طبیعت و فساد محل و عدم قبول کا قصور ہے انتہی ملخصہ

## علم طب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس علم مین بحث اوس علاج سے ہوتی ہے جو احادیث نبویہ مین آئی ہین اس باب مین علما نے کتب مستقلہ جمع کئے ہین ایک طب نبوی اردو مین بہی چہپ چکی ہے اور متداول ہے بیان اس علم کا اوپر گذر چکا ہے

## علم الطبقات

مراد طبقہ ہر اہل علم ہے جیسے قرار و مفسرین و محدثین و فقہا و صوفیہ و اولیا و مشائخ و طبقات حنفیہ و شافعیہ و مالکیہ و حنابلہ وغیرہم اس باب مین کتب کثیرہ تالیف ہوئی ہین یہ علم نہایت نافع ہے ہمنے بہی اس باب مین چند کتب عربی و فارسی و اردو لکہی ہین جیسے تاج مکلل اتحاف النبلاء خیرۃ الخیرہ اتحاف حطہ وغیرہا ہر کسی عالم نے اپنے ملک و دیار کے علما کو لکہا ہے اور سب

Marfat.com

جگہ کے علما کو کتابیں اس فن کی بہت ہیں اور مصر میں طبع بھی ہوئی ہیں پچھلی کتاب بدر طالع تالیف امام شوکانی نہایت خوب ہے اوسمیں غالبا اوس جماعت علما کا ذکر کیا ہے جو تابع دلیل کتاب و سنت تھی اور مقلد نہ تھی بلکہ علوم اجتہادیہ میں امام وقت تھی اوسیکا خلاصہ مع اضافہ کتاب تاج مکلل ہے ایک عالم صنفیہ اس قسم کے علما کا اوسمیں مذکور ہے اور یوں تو سارے محدثین جنکی تعداد لاکھوں سے زیادہ ہے متبع دلیل تھے اور بلاتقیید مذہب خاص گذرے ہیں ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء +

| | | |
|---|---|---|
| | حرف الظاء المعجمة | |
| | علم الظاہر والباطن | |

ظاہر سے مراد شرع ہے باطن سے مراد علم طریقت ہے ذکر انکا پہلے ہو چکا ہے شوکانی سے فتح ربانی میں فرمایا ہے معنی تصوف محمود یعنی علم باطن کے زہد کرنا ہے دنیا میں یہانتک کہ نزدیک صاحب باطن کے خاک و زر برابر ہو پھر زہد کرنا ہے مدح و ذم میں یہانتک کہ یہ بھی نزدیک اوسکے یکسان ہو پھر مشغول ہونا ہے ساتھ ذکر خدا اور عبادت کے جو اوسکو اللہ سے نزدیک کردے پس جو شخص کہ ایسا ہوگا وہی سچا صوفی ہے وہ طبیب دل سمجھا جائیگا دلوں کے علاج طواغیت باطنہ سے کریگا جیسے کبر و حسد و عجب و ریا وغیرہ امثال غرائز شیطانیہ کیونکہ یہ اخطر معاصی و اقبح ذنوب ہیں پھر اللہ اوسپر ایسے ابواب مفتوح کر دیتا ہے جس سے مثل غیر کے محجوب تہا جب اوسنے اپنے ظاہر و باطن سے اون گناہوں کو دور کیا یعنے دل اندر ظلمت کے تہا تو پہر وہ شوب کدر سے صافی اور دنس ذنوب سے مطہر ہوکر اون حواس سے دیکھتا سنتا سمجھتا ہے جسکو کوئی چیز حقائق حق سے حاجب نہیں ہوتی اور درمیان اوسکے اور درک صواب کے کوئی حائل نہیں ہوتا انتہی +

# حرف العین المھملة

## علم عجائب القلب

مراد دل سے اس جگہہ وہ لطیفۂ ربانیۂ نورانیہ ہے جو عالم قدس سے دل مین نازل ہوتا ہے نہ یہ گوشت صنوبری جو بائین طرف سینہ کے رکہا ہے غزالی نے کتاب مہلکات کو اسی علم سے شرح کیا ہے جسنے بیان اس علم کا لسان الحرفان مین لکہا ہے +

## علم علل القراءت

اسمین لمیت قراءت سے بحث ہوتی ہے جسطرح کہ علم قراءت اوسکی انیت سے بحث کیجاتی ہے اول درایت ہے اور ثانی روایت +

# حرف الغین المعجمة

## علم غریب الحدیث والقرآن

غریب اوس کلام غامض کو کہتے ہین جو فہم سے بعید ہو اسکی دو صورتین ہین ایک یہ کہ بعید المعنی ہو بسبب بعد کے سمجہہ مین نہ آئے جب بہت فکر کیجائے تب مفہوم ہو دوسرے یہ کہ ایسے شخص کا کلام ہو جو قبائل عرب سے دور ہو جب اوسکی بات ہم تک پہنچی ہم اوسکو مستغرب سمجہین اس فن کے علماء نے کتب مستقل غریب اللغة مین لکہی ہین اسکو علم غرائب لغات الحدیث بہی کہتے ہین کتاب فائق زمخشری ونہایہ ابن اثیر ومجمع البحار اسی علم مین ہے +

# باب الفاء

Marfat.com

## علم الفال

اِس سے معرفت بعض حوادث آئندہ کے بجنس کلام مسموع عن الغیر یا فتح مصحف یا کتب انبیاء و مشائخ سے حاصل کرتے ہین دیوان حافظ شیراز اس باب مین ضرب المثل ہے لکن سلف سے بطریق معتبر فال لینا کتاب اللہ سے ماثور نہین ہے اور نہ کوئی عالم بالحدیث اوسکا قائل ہے پھر جب قرآن سے تفاؤل کرنا ثابت نہوا تو پھر کسی اور کتاب نظم یا نثر کا کیا ذکر و اعتبار رہے ہان حضرت وقت سفر وغیرہ کے اگر کوئی اچھا کلمہ کسی کی زبان سے سنتے تو اوس سے فال حسن لیتے اِس قدر عمل اب بھی جائز ہے اور طیرہ یعنی فال بد لینے کو شرک فرمایا ہے ❖

## علم الفتاوی

یہ فرع ہے علم فقہ کی اِس علم مین اون احکام فقہا کی روایت کیجاتی ہے جو واقعات جزئیہ مین اونسے صادر ہوئے ہین تاکہ قاصرین پر جو بعد اونکے آئینگے آسانی حکمرانی کی ہو اِس فن مین کتب بیشمار تالیف ہوئی ہین ہمنے ایک کتاب ذخر المحتی نام آداب فتاوی مین لکھی ہے اوس سے حال اِس فن کا ظاہر ہوتا ہے ❖

## علم الفراسۃ

یہ ایک شاخ ہے علم طبیعی کی لکن اصل اسکی قرآن و حدیث سے بھی ثابت ہوتی ہے **قال تعالیٰ** ان فی ذلک لآیات للمتوسمین **وقولہ تعالیٰ** تعرفہم بسیماہم اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اتقوا من فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ اور کہا ہے کہ اگلی امتوں مین محدث یعنے ملہم ہوتے تھے میری امت مین اگر کوئی محدث ہوگا تو وہ عمر بن خطاب ہین محدث وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی فراست و ظن مین مصیب ہو اس علم سے

Marfat.com

معرفت اخلاق مردم واحوال ظاہرہ کی حاصل ہوتی ہے اور خلق ظاہر سے خلق باطن پر استدلال کیا جاتا ہے امام رازی وغیرہ نے اس فن مین کتابین بنائی ہین لکن معتمد اسی قدر ہے کہ نور باطن سے یہ فراست ظاہر ہو اور مجرد ظاہر سے استدلال کرنا ایک طرح کی قیافہ شناسی ہے ÷

## علم الفرائض

اس علم کے قواعد وجزئیات ہین جنسے کیفیت صرف ترکہ کی طرف وارث کے پہچانی جاتی ہے موضوع اسکا ترکہ ووارث ہے فرضی اسی ترکہ و مستحقین ترکہ سے بطریق ارث کے بحث کرتا ہے اس فن کو نصف علم کہا ہے صحابہ کو طرف اس فن کے بڑی توجہ تھی اور حدیث شریف مین بھی اوسپر رغبت عظیم دلائی ہے اور کم یا گم ہوجانا اس علم کا امت مین سے منجملہ علامات قیامت کے ہے اس فن کی کتابین مذاہب اربعہ مین موجود ومتداول ہین اور بسبب تلاحق افکار وتقارض انظار کے عرض وطول اسکا بہت ہوگیا ہے لکن محقق اسی قدر ہے جو کتاب وسنت مین آچکا اور ہمنے رسالہ فتح المغیث وغیرہ مین لکھا ہے اور جو صورت قرآن وحدیث مین نہین آئی ہے وہان اجتہاد مجتہد وقت کفایت کرتا ہے حاجت اسکی نہین ہے کہ مجرد رای غیر پہ چلے ÷

## علم الفروع

معروف بعلم فقہ ہے اسکا بیان آئے گا +

## علم فضائل القرآن

سب سے پہلے اسمین امام شافعی نے تالیف کی ہے اور بعض نے چہل حدیث جمع کی یہ ایک شاخ ہے علم حدیث کی کچھ فضائل اوسکے ہمنے اوائل کتاب اکسیر فی اصول التفسیر مین لکھے ہین قرآن کی فضیلت اگر اور کچھ نہو تو یہ کیا کم ہے کہ تمام روی زمین کی کتابین کلام مخلوق ہے اور یہ کتاب

Marfat.com

کلام خالق ہے اور کلام ایک صفت قدیم رب العالمین ہے مخلوق نہین لفظا و معنی معجز ہے اور جملہ کتب آسمانی مین ایک یہی کتاب تحریف تبدیل سے محفوظ ہے اور ناسخ جملہ ادیان ہے باقی کتب محرف و منسوخ ہین پہر وہ فضائل جو متعلق تلاوت و خواص سور و آیات مین وہ علحدہ ایک چیز ہے*

## علم فضیلۃ کسر الشہوتین

مراد اس سے شہوت بطن و فرج ہے انکا توڑنا اسلئے واجب ہے کہ قلب دو جہتین رکہتا ہے ایک طرف عالم غیب کے جو مبرا ہے شہوات و عیب سے دوسری طرف عالم شہادت کی جو متحلی ہے ساتہہ الف و عادت کے اسکا تعلق بدن سے ہے اسی جہت سے محتاج شہوتین ہے سو جب ان شہوات کا غلبہ ہو جاتا ہے وہ ملکوت مین داخل نہین ہوتا بلکہ شمار اوسکا حیوانات مین ہوتا ہے اور جو کوئی اوسنے قدر حاجت پر مکتفی ہوتا ہے جسطرح کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا اور اولیاء امت و اتقیاء ملت نے تو وہ سالک طریقہ ہو کر واصل مقامات علیہ و مراتب سنیہ ہو جاتا ہے طریق انکے کسر و شکستگی کا نزدیک اہل طریق کے معروف ہے احیاء العلوم مین اسکو خوب بسط سے لکہا ہے اور لسان العرفان بہی اس بیان پر شامل ہے*

## علم الفقہ

اس سے معرفت النفس مالہا و ما علیہا حاصل ہوتی ہے امام ابو حنیفہ رح سے اسی طرح منقول ہے مراد معرفت سے ادراک ہے جزئیات کا ساتہہ دلیل کے اس قید سے تقلید خارج ہو جاتی ہے غزالی رح نے کہا ہے لوگون نے اسم فقہ مین تصرف کرکے فقہ کو ساتہہ علم فتاوی و وقوف کے دلائل و علل فتوی پر خاص کیا ہے حالانکہ صدر اول مین اطلاق اس نام کا علم معرفت و دقائق آفات نفوس و اطلاع علی الآخرۃ اور حقارت دنیا پر ہوتا تہا انتہی اسکے اصول چار ہین کتاب و سنت و اجماع و قیاس ہکذا قالوا اور احکام چار طرح پر ہین عبادات معاملات مناکحات

عقوبات موضوع اسکا فعل مکلف ہے بحیثیت وجوب وندب وحل وحرمت وغیر ذلک جیسے صحت وفساد غرض اوس سے نجات ہے عذاب نار سے اور پانا ثواب کا جنت مین بعض نے کہا ہے اس علم مین بحث احکام شرعیہ فرعیہ سے من حیث الاستنباط ادلہ تفصیلیہ سے کیجاتی ہے مبادی اسکے مسائل اصول فقہ ہین اور استمداد اسکے سائر علوم شرعیہ وعربیہ سے ہوتی ہے اور فائدہ اوسکا حصول عمل ہے وجہ مشروع پر اور غرض اوس سے حاصل کرنا ملکۂ اقتدار کا ہے اعمال شرعیہ پر اور چونکہ مراد علوم عملیہ کی بطریق ظن حاصل ہوتی ہے نہ بطریق یقین کیونکہ اقوی ادلہ یہی کتاب وسنت ہین اسلئے ہر چند فقہ قطعی الثبوت ہے لکن اکثر ظنی الدلالت ہوتی ہے ولہذا محل اجتہاد ٹھیری ہے اور اخذ ہر مذہب کو واسطے مقلد کے جائز رکہا ہے مذاہب مشہورہ یہی چار مذہب ائمہ اربعہ ہین پہر اگرچہ ہر مقلد نے اپنے امام کے مذہب کو اولی بالاخذ کہا ہے لکن حق یہ ہے کہ کسی مذہب کو کسی مذہب پر کچہ فوقیت نہین ہے سب برابر ہین اور ہر مذہب مین خطا وصواب محتمل بلکہ ثابت ہے یہ بات کہ ہمارا مذہب حق ہے اور مذہب مخالف خطا کلام اہل تعصب ہے نہ کلام اہل انصاف بیشبہ احق مذاہب مشرب ائمہ اہل حدیث ہے جسمین دار ومدار اعتقاد وعمل کا دلیل پر ہے نہ قال وقیل پر اور یہ بات ظاہر ہے کہ ساری امت مامور ہے باتباع کتاب وسنت نہ باتباع علماء ومشائخ ملت اس بحث کی تحقیق رسالہ جنۃ فی الاسوۃ الحسنۃ بالسنہ مین بخوبی کی گئی ہے کتب فقہ مذاہب اربعہ گنتی سے زیادہ دنیا مین موجود ومتداول ہین لکن دلومین سنت اون سب سے غنی ہین ابجد العلوم مین بذیل ذکر علم الفقہ بہت کچہ حقائق لکہے گئے ہین اوسکی طرف مراجعت کرنیسے حقیقت حال منکشف ہوتی ہے ؛

## علم فواصل الآی

فاصلہ پچہلے کلمۂ آیت کریمہ کو کہتے ہین جیسے قافیہ شعر وفقرہ سجع رؤس آی وفواصل آی مین فرق ہے فاصلہ وہ کلام ہے جو مابعد سے جدا ہو پہر کلام منفصل کبھی راس آیت ہوتا ہے اور کبھی غیر اوسکا



Marfat.com

اور کبھی جدا ہوتا ہے اور کبھی نہین فواصل الآیٰ ایک کتاب ہے اس باب مین کچہہ کلام اس علم پر رسالہ فوز الکبیر مین بھی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے کیا ہے +

## حرف القاف

### علم القراءۃ

اسمین بحث صور نظم کلام الٰہی سے بحیثیت وجوہ اختلاف متواترہ کیجاتی ہے مبادی اسکے مقدمات متواترہ ہین استمداد اسکی علوم عربیہ سے ہے غرض اوس سے حاصل کرنا ملکہ ضبط اختلافات متواترہ کا ہے غرض اوس سے صون ہے کلام اللہ کا تطرق تحریف وتغیر سے قصیدۂ شاطبیہ وغیرہ کتب اس فن کی معروف ومتداول ہین کتب تفاسیر مین ذکر اختلاف قرآٰت کا بھی بہت آتا ہے +

### علم القرعۃ

اس علم سے معرفت استدلال کی احوال حادثۂ آیندہ پر بکتابت حروف کسی شکل پر اشکال سے کیجاتی ہے پھر اوس سے دلیل وقوع مطلوب پر لاتے ہین ہمنے ذکر اس علم کا اس جگہہ اسلیے کیا ہے کہ شرع مین بھی اعتبار قرعہ کا آیا ہے لکن نہ اس وضع خاص پر ہمنے دلائل ثبوت قرعہ کے کتاب ظفر اللاضی مین لکھے ہین +

### علم القضاء

اس علم مین آداب قضا سے بحث کیجاتی ہے اور فصل خصومات وقضایا کا ذکر آتا ہے ہماری کتاب ظفر اللاضی خاص اسی باب مین مطابق ادلۂ کتاب وسنت ہے +

## حرف الکاف

Marfat.com

# علم الکلام

اس علم سے اقتدار اثبات عقائد دینیہ پر بایراد حجج و دفع شبہہ حاصل ہوتا ہے موضوع اسکا ذات باری
وصفات الٰہیہ ہین یا موجود من حیث ہو موجود اول قول متقدمین ہے اور ثانی قول متاخرین
اس فن کا ذکر علم اصول الدین مین ہوچکا ہے یہ علم اسلام مین مثل علم منطق کے علوم فلاسفہ مین
ہے اسی لئے امام ابوحنیفہ وبقیۂ ائمۂ مذاہب نے انکار شدید کیا ہے اس علم پر اور متکلمین کو
زنادقہ فرمایا ہے اور اس علم مین خوض کرنیسے نہی شدید کی ہے اس باب مین کتاب ترجیح
اسالیب القرآن علی اسالیب الیونان تالیف امام حافظ محمد بن وزیر یمانی بہت خوب کتاب ہے
اصول اہل کلام کو بالکل جڑ سے اوکھاڑکر ضلالت تام ٹہرا دیا ہے دوسری کتاب برہان قاطع فی
اثبات الصانع لکھی ہے اوسمین بھی اہل کلام پر رد کیا ہے حاصل یہ ہے کہ معرفت ذات وصفات
وافعال واسماء الٰہی کے ظاہر کتاب و واضح سنت سے اخذ کرنا چاہئے اللہ و رسول نے جو کچھہ حق
مین رب العالمین کے جن الفاظ وعبارات سے جو وصف جلال و جمال وکمال بیان کیا ہے اوسپر
جون کا تون ایمان لانا اور اوسکے کیف کو حوالۂ علم الٰہی کرنا واجب ہے یہی مذہب سارے سلف کا
تھا تاویل تعطیل تمثیل تشبیہ سب خلاف سنت ہے امت ہرگز اس امر کی محتاج نہین ہے کہ وہ
اللہ پاک کو اون الفاظ ومعانی کے ساتھہ پہچانے جو متکلمین نے تراشے ہین جیسے یہ کہ وہ نہ عرض
ہے نہ جوہر نہ حیز مین ہے نہ مکان مین نہ جہت مین وامثال ذلک بلکہ ہم اوسکو یون پہچانتے ہین جیسے
کہ سورۂ اخلاص مین آیا ہے قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا
احد الی غیر ذلک مما ورد فی الآیات والاحادیث رسائل بعقائد اس قسم کے مسائل پر
مشتمل ہین جیسے فتح الباب سائق العباد انتقاد رجیح احتواء عقیدۂ صابونی وکتاب سفارینی وغیرہا
ابجد العلوم مین ہمنے اس بحث کو پانچ ورق تک لکہا ہے وباللہ التوفیق +

Marfat.com

## علم کیفیۃ انزال القرآن

اسمین تین قول ہین ایک یہ کہ ایک ہی بار سارا قرآن شب قدر مین آسمان دنیا پر اوترا پہر پارہ پارہ ہوکر تیئیس یا پچیس برس مین بحسب اختلاف دنیا مین نازل ہوا دوسرے یہ کہ آسمان دنیا پر بیس یا تیئیس یا پچیس برس مین بشب قدر بمقدار مقدر الٰہی جتنا جس سال مین چاہا نازل ہوا پہر سال تمام تک پہنچا آیا کیا تیسرے یہ کہ ابتداء نزول کی شب قدر سے ہوئی پہر اوقات مختلفہ مین نازل ہوتا رہا پہر اہل علم نے معنی انزال مین اختلاف کیا ہے اسکا بیان تفاسیر قرآن مین آیا ہے حاجت ذکر کی اسجگہ نہین ہے شروع صحیح بخاری اسی باب سے ہے کہ کیف کان بدء الوحی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم +

## حرف اللام

## علم اللدنی

یہ وہ علم ہے جسکو بندہ اللہ سے بغیر واسطہ پیغمبر و فرشتہ کے مشافہتہ یا مشاہدۃً سیکھتا ہے قرآن پاک مین بحق خضر آیا ہے وآتیناہ من لدنا علما پہر کسی نے کہا کہ یہ علم عبارت ہے معرفت ذات و صفات خدا سے بطور علم یقینی کے ساتھہ مشاہدہ و ذوق کے بصیرت قلب سے +

## علم اللغۃ

اس علم مین بحث مدلولات جواہر مفردات و ہیئات جزئیہ سے کیجاتی ہے غایت اوسکی احتراز ہے خطا سے فہم معانی وضعیہ مین اور وقوف مفاہیم کلام عرب پر اور منفعت اوسکی احاطہ کرنا ہے ساتھہ اون معلومات کے اور طلاقت و جزالت عبارت و تمکن تفنن کلام پر اور ایضاح معانی کا ساتھہ بیانات

فصیحہ واقوال بلیغہ کے تعلق اسکا شرع سے ظاہر ہے کیونکہ یہی لغت عرب دین اسلام کی زبان ہے جسقدر انسان کو اس لغت مین قدرت ومہارت کاملہ ہوگی اوتناہی وہ اللہ ورسول کے کلام کو زیادہ سمجھے گا اور بقدر نقصان کے ناقص رہیگا +

## حرف المیم

## علم مبہمات القرآن

اسکا مرجع طرف نقل محض کے ہے رائے کو اوسمین کچھ مجال نہین ہے وقوع ابہام کے لئے چند سبب ذکر کئے گئے ہین اس باب مین سیوطی وغیرہ نے تالیف کی ہے کتاب مفحمات الاقران فی مبہمات القرآن مصر مین طبع ہوچکی ہے +

## علم متشابہ القرآن

سب سے پہلے اسمین کسائی نے تالیف کی ہے پھر سخاوی نے اوسکو نظم کیا ہے علم سابق اور یہ علم دونون منجملہ علوم تفسیر کے ہین تفسیر کتاب اللہ مین انسے قضاء وطر کیا جاتا ہے +

## علم متن الحدیث

مراد متن سے الفاظ اخبار نبویہ ہین یہ ایک شاخ قوی ہے شجرۂ طیبہ فن حدیث کی دارمدار اعتقاد دلیل کی صحت وضعف متن ہی پر موقوف ہوتا ہے متون احادیث مین بہت کتابین ہین جیسے صحاح ستہ تیسیر الوصول وغیرہ

## علم مشکل القرآن

یہ شاخ ہے علم تفسیر کی بذیل تفاسیر آیات کتاب علماء مفسرین مشکلات قرآن سے بھی بحث کرتے ہین

Marfat.com

خواہ یہ اشکال لفظاً ہو باعتبار علم نحو وصرف کے خواہ معنیً ہو باعتبار بیان و معنی کے خواہ فقہاً ہو ✤

## علم المعاد

مراد معاد سے دار آخرت ہے یعنی وہ علم جسمین بحث احوال عالم برزخ و عالم حشر و نشر سے کیجاتی ہے اس باب مین کتب مستقلہ تالیف ہو چکی ہین کتاب شرح الصدور و کتاب بدور سافرہ و قطر الآمال وغیرہا متداول ہین ہمنے بھی رسالہ قضیۃ المقدر در احوال برزخ مین اور چند ابواب متعلقہ حشر رسالہ حجج الکرامۃ مین لکھے ہین اس علم مین مجال عقل و دخل رای بالکل نہین ہے استمداد اسکی کتب علم حدیث و قرآن سے ہے رسالہ مثیر ساکن الغرام خاص بیان مین احوال و درجات بہشت کے لکھا گیا ہے اور رسالہ یقظۃ اولی الاعتبار خاص ذکر مین احوال و درکات نار کے تالیف ہوا ہے دونون طبع ہو چکے ہین ✤

## علم المعانی

یہ علم عبارت ہے تتبع خواص تراکیب کلام سے اور پہچاننا تفاوت مقامات کا تاکہ خطا سے تطبیق اولی علی الثانیہ مین محترز رہے تعلق اس علم کا شرع سے ظاہر ہے اسلیے کہ لغت شرع عربی ہے اور یہ علم خاص لغت کا ایک سفیر با تدبیر ہے بقدر اقتدار کے اس علم مین فہم کتاب و سنت کا آسان ہوتا ہے اور لقبد بعد کے دشوار کتب اس فن کی بہت ہین او معروف و متداول ہین ✤

## علم المعاملہ

مراد اس سے علم احوال قلب ہے خواہ وہ حال محمود ہو جیسے صبر و شکر خوف رضا زہد تقوی سخا حسن ظن صدق و اخلاص وغیر ذلک یا مذموم ہو جیسے خوف فقر و سخط مقدور و غل و حسد و حقد و غش و طلب علو و حب ثنا و حب طول بقا و فخر و خیلاء و تنافس و مباہات الی غیر ذلک غزالی رح نے احیاء العلوم

مین اس علم کو بڑی دہوم سے لکھا ہے جب کوئی شخص عالم حدود امور مذکورہ ہو جاتا ہے اور اونکے
حقائق واسباب وثمرات کو مع معالجات پہچان لیتا ہے توانجام اوسکا عود الی علم الآخرہ ہوتا ہے یہ
علم فتوی علماء آخرت مین فرض عین ہے جو اس سے معرض ہے وہ بسطوت ملک الملوک آخرت مین
ہالک ہے اگر کسی فقیہ سے معنی اسکے پوچھے جائین اور کہا جائے کہ اخلاص کیا ہے اور طریقہ
احتراز کاریا سے بتاؤ تو وہ متوقف ہو جائیگا حالانکہ یہ اوسکا فرض عین تہا جسکے اہمال سے اوسکا
ہلاک آخرت مین ہے اور اگر اوس سے معانی لعان وظہار کے پوچھے جائین تو وہ مجلدات تفریعات
دقیقہ کی لکھ ڈالے جنسے تا آخر دہر کام نہ پڑیگا اعاذنا اللہ من ھذا الغرور الذی یسخط الرحمن
ویضحک الشیطان +

## علم معرفۃ الارضی والسماوی

ارضی ظاہر ہے سماوی وہ جو شب معراج مین اوترا جیسے دو آیت آخر سورہ بقرہ کی ابن العربی نے
کہا ہے بعض قرآن ارضی ہے اور بعض سماوی اور بعض ایسا جو مابین ارض وسما نازل ہوا ہے اور جو
زیر زمین اندر غار کے اوترا ہے جیسے سورۂ مرسلات کما فی الصحیح عن ابن مسعود مابین وہ ہے جو تشنہ
عروج کے شب معراج مین نازل ہوا تہا +

## علم معرفۃ اوّل ما نزل

اسمین کئی قول ہین کسینے کہا اقرء باسم ربک اور کسینے کہا یا ایھا المدثر اور اکثر نے کہا سورۂ
فاتحہ اور بعض نے کہا بسم اللہ اور سب سے پیچہے جو سورت اوتری وہ سورۂ برأت ہے اور سب سے
پیچہے جو آیت آئی یستفتونک ہے یعنی علم فرائض ہین اور علی الاطلاق آخر آیات آیت ربا ہے
یا یہ آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم الی آخر السورۃ اور بعض نے کہا یہ آیت فمن کان
یرجو لقاء ربہ الی آخرھا +

Marfat.com

## علم معرفۃ اسماء القرآن واسماء سورہ

قرآن کے نام قرآن مین پچپیس آئے ہین اور کسی سورت کا ایک نام ہے اور کسی کا زیادہ دو یا تین یا اکثر کثرت اسماء کی دلیل ہے شرف مسمی پر جیسے فاتحہ کے کچھ اوپر بیس نام ہین سیوطی نے اتقان مین اسکو بیان کیا ہے اور تفاسیر فرقان مین بھی اس علم سے تعرض کیا جاتا ہے +

## علم معرفۃ آداب التلاوۃ وتالیہ

اسکو ایک جماعت نے الگ تالیف کیا ہے جیسے نووی نے کتاب البیان مین یہ کچھ اوپر تیس ادب ہین کتب اذکار وادعیہ مین بھی ذکر اسکا آتا ہے نزل الابرار مین ہمنے بھی آداب تلاوت لکھے ہین اور احیاء العلوم مین بھی مرقوم ہین +

## علم معرفۃ الآیات المتشابہات

ایک جماعت قدماء نے اسمین تالیفات جمع کئے ہین جیسے سخاوی کرمانی وغیرہما اس علم کا پتا تفاسیر قرآن سے بھی چلتا ہے مسائل صفات مین جسقدر آیات آئی ہین وہ سب محکمات ہین نہ متشابہات الفاظ ومعانی اونکے سب محکم ہین مطابق اوسکے ایمان لانا فرض ہے رہی کیفیات سو وہ سب مجہول ہین اور سوال اونسے بدعت ہے یہی مذہب ہے سلف صالح کا متاخرین کا اونکو آیات متشابہات کہنا اور تاویل کرنا عین تعطیل صفات ہے بلکہ تاویل ایک فرع ہوتی ہے تکذیب کی حفظنا اللہ منہ +

## علم معرفۃ اعجاز القرآن

ایک خلایق نے اسمین تالیفات کئے ہین جیسے خطابی رمانی زملکانی امام رازی باقلانی وغیرہم سب سے بہتر اس فن مین کتاب باقلانی ہے +

Marfat.com

## علم معرفۃ امثال القرآن

مثل کہتے ہین معانی کو مصور بصور اشخاص کرنا اسکے بہت فوائد ہین جیسے تقریر مراد و تقریب مدعا لبعقل وتصویر معقول بحسوس الی غیر ذلک ماوردی نے کہا ہے من اعظم علم القران علم امثالہ والناس فی غفلۃ عنہ غزالی نے احیاء العلوم مین واسطے بیان مہلکات و منجیات وغیرہا کی بہت سی مثالین لکھی ہین جنسے مطلب علوم شرعیہ کا مثل مشاہدہ عین کے حاصل ہوتا ہے +

## علم معرفۃ اقسام القرآن

اسمین کتاب تبیان حافظ ابن القیم کی معروف ہے مراد قسم سے تاکید و تحقیق خبر ہوتی ہے بیان اسکا اتقان سیوطی مین ہے +

## علم معرفۃ اسماء من نزل فیہم القرآن

بعض قدماء نے اسکو مفرد بالتالیف کیا ہے لکن اتفاق تحریر کانہوا کتاب اسباب النزول وکتاب المبہمات مغنی ہین اوس سے +

## علم معرفۃ افضل القرآن و فاضلہ

علما کا اتفاق ہے اسپر کہ سارے سور قرآن و آیات فرقان کی فضیلت مین اس حیثیت سے کہ اللہ کا کلام ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر واسطے ہدایت امت کے اوترا ہے متساوی الاقدام ہین لکن اسمین اختلاف ہے کہ بعض بہ نسبت بعض کے افضل ہے یا نہین ابن راہویہ وابن العربی وغزالی و قرطبی وابن عبد السلام وغیرہم بعض کو بعض سے افضل کہتے ہین اور ابو الحسن اشعری و باقلانی وابو حیان قائل عدم افضلیت بعض علی البعض ہین امام مالک نے بھی اس سے منع کیا ہے



Marfat.com

اور ابن عبدالبر نے کہا السکوت فی ھذہ المسئلۃ افضل من الکلام فیھا ◆

## علم معرفۃ بیان الموصول لفظاً والمفصول معنیٰ

یہ علم اعظم مہمات دین سے ہے قال تعالیٰ ھو الذی خلقکم من نفس واحدۃ وجعل منھا زوجھا پھر اس آیت کو قصہ آدم وحوا میں سوق کر کے یون ختم کیا وجعلا لہ شرکاء فیما اتاھما آخر آیت نہایت مشکل ہے اسلئے کہ اوسمین نسبت شرک کے طرف آدم وحوا دونون کے فرمائی ہے حالانکہ اس بات پر اجماع ہے کہ سارے انبیاء قبل وبعد نبوت کے شرک سے معصوم ہوتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ آخر آیت مفصول ہے قصہ آدم وحوا سے اور حق مین آلہہ عرب کے آئی ہے قالہ السدیؒ مین کہتا ہون یہ ایک تاویل بعید ہے جو سدی نے بلا تسدید وسداد بیان کے جیسے تحریر اس مقام کی تفسیر فتح البیان مین لکھی گئی ہے کسی تفسیر قدیم وحدیث مین نہین ملیگی واقع مین سارے مفسرین بابت اس اشکال کے سرگردان ہین اگرچہ ہر کسی نے موافق اپنے فہم وفکر کے بات بنائی ہے لکن صاف بات بے تکلف وہی ہے جو فتح البیان مین ہے کہ مراد صیغہ تثنیہ سے فقط حوا ہین نہ آدم دلیل اسپر شواہد اشعار عرب ومحاورات قدیم زعیم اہل ادب ہین معہذا بابت اس آیت کے یہ کہا ہے لہ ولھذا غیر نظیر فی القرآن فلا تغفل ◆

## علم معرفۃ بدائع القرآن

ابو الاصبع نے قریب سو نوع کے ذکر کئے ہین اور ایک تصنیف مستقل اسمین لکھی ہے یہ ایک شعبہ ہے علم بیان کا مگر متاخرین نے اوسپر بہت کچھ بڑہایا اسکی تفصیل اتقان سے معلوم ہو سکتی ہے ◆

## علم معرفۃ تشبیہ القرآن واستعاراتہ

اسکی تفسیر ونوع علم بیان مین مذکور ہے اور یہ دونون قرآن مین آئے ہین اسمین کچھ شک نہین

یہ فن بجملہ مراتب بلاغت عظمی کے ہے +

## علم معرفۃ تفسیر القرآن وتاویلہ وبیان شرفہ والحاجۃ الیہ

تفسیر وتاویل کا ذکر پہلے اس رسالہ مین ہو چکا ہے اور علم اصول مین درمیان ان دونونکے فرق کیا ہے رہا شرف تفسیر قرآن کریم کا سو اظہر من الشمس ہے رہی حاجت طرف اوسکے سو ظاہر ہے کہ کسی عالم کو فہم معانی قرآن کا بدون تفسیر کے ممکن نہین ہے +

## علم معرفۃ جمع القرآن وترتیبہ

حاکم نے مستدرک مین کہا ہے کہ قرآن تین بار جمع کیا گیا ایکبار سامنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوسوقت ادیم واکتاف ورقاع واضلاع وغیرہا پر لکھہ لیتے تھے دوسری بار عہد ابو بکر صدیق رض مین مصحف لکھا گیا تیسری بار ترتیب سور کی زمان عثمان رضی اللہ عنہ مین ہوئی کہ باجماع صحابہ مصاحف مین مکتوب ہوکر طرف ہر افق کے بھیجا گیا مکہ وشام ویمن وبصرہ وکوفہ وبحرین مین بھیجا اور ایک مدینہ منورہ مین رکہا گیا انتہی وآبتک روضۂ قدس مطہر منور معطر مقدس نبوی صلعم مین موجود ہے وللہ الحمد +

## علم معرفۃ جدل القرآن

علما نے کہا ہے قرآن جمیع انواع براہین وادلہ پر مشتمل ہے لکن قرآن مین اوضح واقوی حجج آئے ہین تاکہ خاصہ وعامہ اوس سے منتفع ہون اور عدول کرنا طرف دقیق کے اوسکے لئے ہے جو کہ قوی جلی سے عاجز ہو نجم الدین طوفی نے اس علم مین تصنیف کی ہے +

## علم معرفۃ الحضری والسفری

اسکا موضوع ونفع وغایت سب ظاہر ہے امثلہ حضری بہت ہین رہے سفری سو وہ کچھہ اوپر

Marfat.com

چالیس ضبط کئے ہین سیوطی نے استقصا اونکا اتقان مین کیا ہے +

## علم معرفۃ حفاظ و رواتہ

ایک خلق کثیر صحابہ سے حافظ قرآن تہی لکن مشتہر باقرا قرآن سات شخص تہے عثمانؓ و علیؓ و ابیؓ و زید بن ثابت و ابن مسعودؓ و ابو الدرداؓ و ابو موسی اشعری رہے رواۃ اونکی سو سارے علما قرآن و حدیث بلکہ متوسطین ملت بلکہ آحاد است ہین +

## علم معرفۃ تحقیقۃ القرآن و مجازہا

وقوع حقائق فی القرآن کا کسی نے انکار نہین کیا ہان وقوع مجاز مین اختلاف ہے اصح یہی ہے کہ واقع ہے اسکی تفصیل کتاب حصول المامول و دیگر کتب اصول فقہ مین مرقوم ہے +

## علم معرفۃ حصر القرآن و الاختصاص

حصر کو قصر بہی کہتے ہین یعنے تخصیص ایک امر کی ساتہ دوسرے امر کے بطریق مخصوص اور اثبات الحکم للمذکور و نفیہ عما عداہ بہی بولتے ہین پہر کبہی درمیان حصر و اختصاص کے تفرقہ کرتے ہین تفصیل اسکی علم معانی مین ہے

## علم معرفۃ حکم الشرائع

اس فن مین حکم و محاسن شرائع سے بحث کیجاتی ہے فقہا نے اس سے کچہہ تعرض نہین کیا ہے اسلئے کہ وظیفہ عباد کا معرفت دلائل احکام و عمل بالاحکام ہے لکن بعض علما نے استنباط حکم و محاسن شرائع کا مطابق قواعد شریعت بقدر طاقت بشریہ کے واسطے ازدیاد نشاط عباد کے قبول شرائع مین کیا ہے کتاب محاسن الشرائع والاسلام تالیف محمد بن عبد الرحمن بخاری اسی باب مین ہے +

Marfat.com

## علم معرفۃ خواتم السور

یہ علم مثل فواتح کے ہے حسن مین کیونکہ خواتم متضمن معانی بدیعہ ہین جیسے حکم و مواعظ و عبر و نحوہا و انتہاء امر کی خبر دیتے ہین تاکہ ذہن سامع طرف مابعد کے مشوش نہو جب انسان بصیرت تامہ نافذہ سے تامل کرتا ہے تو یہ بات اوسپر ظاہر ہو جاتی ہے +

## علم معرفۃ خواص القرآن

ایک جماعت اہل علم نے اسمین تالیف کی ہے جیسے غزالی و یافعی وغیرہما اور غالب مذکورات اس فن کے تجارب صالحین ہین اور بعض خواص مین کچھہ احادیث بہی آئی ہین جنکا ذکر کتب ادعیہ و اذکار مین آتا ہے اور سیوطی نے بہی اتقان مین لکہا ہے +

## علم معرفۃ سبب النزول

اسکا فائدہ یہی ہے کہ کبہی وقوف تفسیر آیت پر بدون معلوم ہونے قصۂ نزول و سبب ورود کے ممکن نہین ہوتا ہے اس باب مین تالیفات ہین علی بن مدینی و واحدی وغیرہما کی کتاب لباب النقول سیوطی مصر مین چہپ چکی ہے +

## علم معرفۃ شروط المفسر و آدابہ

جیسے یہ کہ تفصیل مجمل کی دوسرے موضع قرآن سے طلب کرے جستجو کرنا واجب ہے اسلیے کہ بعض قرآن تفسیر بعض کرتا ہے اسی طرح جو بات ایک جگہہ مختصر ہے اوسکو دوسرے موضع مطول سے اخذ کرے کیونکہ بعض قرآن مفصل بعض ہوتا ہے پہر اگر اس سے تھک جائے تو سنت صحیحہ سے طلب کرے کیونکہ حدیث مفسر قرآن ہوتی ہے اگر سنت مطہرہ مین نپائے رجوع طرف اقوال صحابہ کے کرے اسلیے کہ وہ زیادہ تر واقف تھے

بسبب مشاہدہ احوال وقرائن کے وقت نزول کے اسکے سوا اللہ نے اونکو فہم ثاقب و علم صائب و عمل صالح عطا فرمایا تہا جب اونکے اقوال مین تعارض ہو تو جہانتک بن سکے جمع کرے ورنہ قول ابن عباس کو مقدم کرے کیونکہ حضرتؐ نے اونکو دعا تعلم تاویل و فقہ فی الدین کی دی تہی لکن اوس قول پر جو صحیح بخاری مین اونسے آیا ہے نہ اقوال ضعیفۃ الروایت پر پہر اگر قول صحابہ مین نپائے تو اقوال تابعین سے اخذ کرے ورنہ پہر بر عایت مدلولات لغویہ و استعمالات عربیہ اجتہاد بجالائے اور وجوہ اعجاز کو مرعی رکہے ایسی تفسیرین چند ہین ایک تفسیر حافظ ابن کثیر جو حاشیہ تفسیر فتح البیان پر بمقام مصر طبع ہوئی ہے اوسمین تفسیر قرآن کی خود قرآن سے پہر حدیث سے لکہی ہے اور اقوال سلف پر درجہ بدرجہ اکتفا کیا ہے آراء مجردہ سے بالکل پاک ہے دوسری تفسیر فتح القدیر قاضی محمد بن علی شوکانی کی یہ بہی طریقہ سلف پر جامع روایت و درایت ہے تیسری تفسیر فتح البیان یہ اٹہارہ تفسیر سے ملخص ہے اگرچہ بمقدار کثیر اوسکا تفسیر شوکانی سے ماخوذ ہے اسمین بہی اقتصار طریقہ سلف اطہار پر کیا گیا ہے چوتہی ترجمان القرآن بلطائف البیان یہ اردو زبان مین تفسیر ابن کثیر و فتح البیان سے تلخیص ہوکر لکہی گئی ہے اب تک اوسکے نو پارہ ہو چکے ہین رہے آداب مفسر سو پہلا ادب یہ ہے کہ صحیح الاعتقاد ہو مطابق کتاب عزیز و سنت مطہرہ کے ظاہراً و باطناً عبرًا اعتقادًا و سکا نقل عن النبی صلعم ہو پہر صحابہ پر و ہلم جرا اور ساری محدثات و بدعات سے مجتنب ہو اور یہ نیت صحیحہ قلم واسطے لکہنے تفسیر کے اوٹہائے ریاو سمعہ کو اپنے ارد گرد آنے نہ دے یہ نیت عمل دل کا ہوتا ہے سوا اللہ کے کوئی اوسپر آگاہی نہین رکہتا +

## علم معرفۃ الشتاتی والصیفی

اسکی غایت منفعت موضوع سب ظاہر ہے اس طرح کی آیات کا استقصار سیوطی نے اتقان مین کیا ہے +

## علم معرفۃ الشواذ و تفرقتہا من التواتر

Marfat.com

اکثر کے نزدیک متواتر قراءت سبعہ ہے اور بعض نے آٹھ اور کسی نے دس اور بعض نے تیرہ بھی کہے ہین تفصیل اس بحث کی اصول فقہ درسائل علم قراءت مین مرقوم ہے +

## علم معرفة طبقات المفسّرین

اسمین اول درجہ صحابہ کا ہے وہ دس شخص ہین خلفا اربعہ وابن مسعود وابن عباس وابی بن کعب وزید بن ثابت وابوموسی اشعری وابن الزبیر پھر تابعین کا درجہ ہے یہ بے گنتی تھے جیسے مجاہد عطا عکرمہ سعید بن جبیر طاؤس وغیرہم یہ سب علما مکہ تھے دوسرے طبقہ نے اقوال صحابہ وتابعین دونون کو جمع کیا جیسے سفیان بن عیینہ ووکیع بن جراح وشعبہ بن حجاج ویزید بن ہارون پھر انکے بعد ابن جریر طبری اور اونکے امثال ہین پھر ابن ابی حاتم وابن ماجہ وحاکم وابن مردویہ وابوالشیخ وابن منذر پھر ایک جماعت آئی اوسنے تفاسیر لکھی اسانید کا اختصار کیا اقوال نقل کیے تب سے دخل والتباس صحیح کا سا تھہ علیل کے ہونے لگا یہ علم فرع ہے علم تفسیر کی اسکا ذکر ہمنے رسالہ اکسیر فی اصول التفسیر مین کیا ہے +

## علم معرفة عدد سور القرآن وآیاتہ وکلماتہ وحروفہ

سور باجماع علماء معتدبہم ایک سو چودہ<sup></sup> سورتین ہین اور گنتی آیتون کی چھہ ہزار چھہ سو سولہ آیتین ہین اور حروف تین لاکھہ تیئیس ہزار چھہ سو اکہتر حرف ہین اور کلمات ستتر ہزار چونتیس کلمے ہین فائدہ شناخت عدد آیات کا معرفت وقف ہے کیونکہ اجماع منعقد ہی اس بات پر کہ نماز نصف آیت سے صحیح نہین ہوتی ہے اور ایک آیت سے نزدیک ایک جماعت اہل علم کے صحیح ہوجاتی ہے اور دوسری جماعت نے تین آیتین کہین ہین اور تیسری جماعت نے سات آیتین بتائی ہین اور وقوع اعجاز کا بدون ایک آیت کے نہین ہوتا اسلیے واسطے عدد کے ایک غایت عظیمہ پیدا ہوئی لیکن اعداد مذکورہ مین اختلاف ہے جسکا ذکر سیوطی نے اتقان مین کیا ہے +

Marfat.com

## علم معرفة العالی و النازل من اسانيد

اعلی درجہ اسانید کا قرب ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پھر قرب ہے ائمۂ مشہورین سے پھر علو ہے بہ نسبت کتب مشہورہ کے پھر منجملہ اقسام علو کے ایک تقدم وفات شیخ ہے اپنے قرین سے جسنے اوس شیخ کے شیخ سے اخذ کیا ہے اسی طرح علو بموت شیخ بدون التفات کے طرف کسی اور امر کے یہی حال مراتب نزول کا بھی سمجھنا چاہیے کہ وہ اسکی ضد ہے ذکرہ السیوطی فی الاتقان ◆

## علم معرفة عام القرآن و خاصہ و مجملہ و مبینہ

مباحث اس علم کے علم اصول فقہ مین مذکور ہین حصول المامول و ارشاد الفحول اوسپر مشتمل ہے اور جملہ کتب اصول سے تنقیح مسائل مین ممتاز ہے ◆

## علم معرفة العلوم المستنبطة من القرآن

اسکو لوگون نے علحدہ کر کے لکھا ہے پھر کسینے علوم باطن کو جداگانہ تحریر کیا ہے اور علوم ظاہر کو الگ سیوطی نے اکلیل مین ہر استنباط مسئلہ فقہیہ و اصلیہ و اعتقادیہ کا ذکر کیا ہے یہ کتاب ۱۲۹۵ھ ہجری مین بمقام دہلی حاشیۂ تفسیر جامع البیان پر طبع ہو چکی ہے ◆

## علم معرفة غریب القرآن

یہ علم ہر چند کتب لغت مین مندرج ہے لکن بعض علما نے اسکو علحدہ تالیف کیا ہے عزیزی نے پندرہ برس مین غریب القرآن کو لکھا ہے کتاب مفردات راغب اس باب مین احسن کتب ہے ◆

## علم معرفة غرائب التفسیر

Marfat.com

کتاب احسن الکب والغرائب کرمانی اسی باب مین دو مجلد ہے ان غرائب کا قواعد عربیہ و مدلولات لغطیہ پر مستنبط ہونا ضرور ہے ورنہ لائق عبرت کے ہونگے جسطرح کہ بعض سفہا مدعیین معرفت نے کیا ہے بعض مسائل اس علم کے اتقان مین بھی مرقوم ہین +

## علم معرفة الفراشی والنومی

اسکی تفصیل اتقان سیوطی مین مذکور ہے +

## علم معرفة فواضل الآی

اسکا ذکر اوپر گذر چکا ہے +

## علم معرفة فواتح السور

اسمین کتاب خواطر السوانح فی اسرار الفواتح تالیف ہوئی ہے اور اسمین اسکو دس نوع پر منقسم کیا ہے

## علم معرفة فضائل القرآن

اسمین کتاب سیوطی حمائل الزہر فی فضائل السور معروف ہے نسائی وابن ابی شیبہ وغیرہما نے بھی اسمین تالیفات کئے ہین +

## علم معرفة قواعد مہمہ

یعنی وہ ضوابط جنکی طرف مفسر کو حاجت ہوتی ہے اسکی تفصیل سیوطی نے اتقان مین لکھی ہے +

## علم معرفة کیفیة انزال القرآن

اسکا ذکر گذر چکا ہے +



Marfat.com

## علم معرفة الملائكه

اس علم مین بحث احوال مجردات سے ہوتی ہے جو متصرف فی البدن نہین ہین اور اونکے احوال سے اور یہ کہ صدور اونکا مبدء سے کس طرح ہوا ہے یہ ایک شعبہ ہے علم الٰہی کا تعلق اسکا شرع سے یون ہے کہ ذکر وجود ملائکہ کا کتاب وسنت سے ثابت ہے اور اونکے احوال واوصاف قرآن وحدیث مین آئے ہین منکر اونکے وجود کا منکر قرآن وحدیث کا ہے اور کافر غیر مؤمن ہے +

## علم معرفة المکی والمدنی

فائدہ معرفت موخر کا یہ ہے کہ موخر ناسخ متقدم یا مخصص ہوتا ہے ایک جماعت نے اسمین تصنیف کی ہے ابو القاسم نیساپوری نے استقصا اوسکا کتاب التنبیہ مین کیا ہے +

## علم معرفة ما نزل علی لسان بعض الصحابۃ

یہ حقیقت مین اسباب نزول سے ہے ایک جماعت نے اسکو الگ لکہا ہے سیوطی نے اٹھارہ جگہہ ذکر موافقت عمر رضی اللہ عنہ کا قرآن سے ایک رسالہ مین جمع کیا ہے اور عمر نے کہا ہے وافقت ربی فی ثلث یعنی ایک بمقدمۂ مقام ابراہیم دوسری بمقدمۂ آیت حجاب تیسری بمقدمۂ تبدیل ازواج +

## علم معرفة ما تکرر نزوله

زرکشی نے برہان مین کہا ہے کہ کبھی کوئی شئے تعظیماً للشان دوبار اوتری ہے اور کبھی تکرار نزول وقت حدوث خوف نسیان کے ہوئی ہے پہر احرف سبعہ قرآن کو اسی قبیل سے کہا ہے +

## علم معرفة ما تاخر حکمه عن نزوله وما تاخر نزوله عن حکمه

مثال اول کی یہ آیت ہے لا اقسم بهذا البلد وانت حل بهذا البلد یہ سورت مکی ہے لکن

Marfat.com

اور اول سورہ مجیدہ عشر آیات سورۂ انعام ہے وھی قل تعالوا اتل ما حرم علیکم ربکم الخ
جو توریت میں مکتوب ہے ؎

## علم معرفۃ المتواتر والمشھور والآحاد والشاذ

بلقینی نے کہا قرات متواترہ یہی سبعہ مشہورہ ہے اور آحاد بقیہ ثلثہ جس سے عدد عشرہ تمام ہوتا ہے اور شاذ قرات تابعین ہیں ابن الجزری نے نشر میں کہا ہر قرات کہ موافق عربیت ہو اگرچہ ایک ہی وجہ سے اور کسی ایک مصحف عثمانی کے موافق پڑھی اگرچہ احتمالاً ہو اور اوسکی سند صحیح ہو تو وہ قرات صحیح ہوتی ہے اوسکا رد کرنا جائز نہیں ہے اور نہ اوسکا انکار کرنا درست ہے بلکہ وہ منجملہ ہفت حروف کے ہے جس پر قرآن اوترا ہے اور لوگون پر اوسکا قبول کرنا واجب ہے خواہ ائمہ سبعہ سے آئی ہو یا عشرہ سے یا اونکے غیر سے جو کہ ائمہ مقبولین تھے اور جب کسی ایک رکن میں ان ارکان سہ گانہ خلل ہوگا تو اوسپر اطلاق شذوذ وضعف یا بطلان کا کیا جائیگا خواہ سبعہ سے یا اکثر سے آئی ہو ؎

## علم معرفۃ ما وقع فی القرآن من غیر لغۃ الحجاز

اسکو سیوطی نے اتقان میں مفرد بالتصنیف کیا ہے ابوبکر واسطی نے کتاب الارشاد میں لکھا ہے قرآن میں لغات عربیہ کے پچاس لغت ہیں اور فرس و روم و قبط و حبشہ و بربر و سریانیہ و عبرانیہ کے لغات بھی آملے ہیں ؎

## علم معرفۃ ما وقع فی القرآن من غیر لغۃ العرب

سیوطی نے تصنیف علیحدہ میں لکھا ہے اور اوسکا نام مہذب ما وقع فی القرآن من المعرب رکھا ہے اور شافعی وغیرہ نے وقوع معرب کا قرآن میں انکار کیا ہے بدلیل **قولہ تعالی** قرآنا عربیا اور اکثرون نے کہا نہیں بلکہ معرب واقع ہوا ہے اور کلمات یسیرہ کا معرب آنا

اس عمل کا بیان [illegible]

[illegible]

Marfat.com

باقی رہا اسکی تفصیل حصول المامول وغیرہ کتب اصول میں موجود ہے ٭

## علم معرفۃ مناسبات الآیات والسور

اس علم میں کتاب ابوحیان برہان نام ہے اوسمین مناسبت ترتیب سور قرآن کی ذکر کی ہے سیوطی نے بہی کتاب تناسق الدرر فی تناسب السور لکھی ہے پہر مناسبت آیات و سور کی کتاب اسرار التنزیل میں بیان کی ہے اسیطرح تفسیر رحمانی میں بہی یہ التزام کیا ہے تفسیر فارسی شاہ عبدالعزیز دہلوی رح میں بہی مناسبت سور و آیات کو خوب ہی ادا کیا ہے اسمین شک نہیں کہ اقامت اس مناسبت کی دلیل ہے کمال ذکاوت طبع وجودت خاطر اہل علم پر لیکن نفس الامر مین انکی بہی کوہ کندن وکاہ برآوردن کچہہ نفع اسکا نہیں ہے اسلئے کہ نزول قرآن کا مطابق وقوع حوادث کے نجماً نجماً وقتاً فوقتاً مناسب اون حوادث مختلفہ ووقائع متنوعہ کے ہوا ہے کوئی رعایت ترتیب کی سورت یا آیت میں ملحوظ نہیں رکہی گئی جیسا حادثہ جسوقت پیش آیا ویسا حکم نازل ہوا کچہہ ضرورت اسکی نہیں ہے کہ ہر سباق وسیاق سورت یا آیت کا مربوط بماقبل ومابعد بطریقہ مصنفین ومولفین مخلوقین یہ ہو بلکہ عظمت شان قرآن عظیم اسی کی مقتضی ہے کہ وہ طرز کلام اہل دنیا سے علحدہ ہو ما للتراب ورب الارباب جب خود خداوند عالم نے اس قاعدہ مستحدثہ مخلوق کو پسند نہ فرمایا تو ہمکو اثبات ان مناسبات میں کیا فائدہ ہے تفصیل اس مقام کی ہمنے تفسیر فتح البیان میں مفصل لکہی ہے ٭

## علم ما وقع فی القرآن من الاسماء والکنی والالقاب

اللہ پاک نے قرآن پاک میں پچیس انبیاء ورسل مشاہیر کا نام لیا ہے اور بعض فرشتون کے نام بہی ذکر کئے ہیں اسی طرح اسماء شیاطین واصنام واعداء الہی کا نام بہی لیا ہے ٭

Marfat.com

مراد اس سے [illegible]

میں [illegible]

ابہام کی یا تو [illegible]

اشتمال کے یا قصد [illegible]

## علم [illegible]

اس علم میں بحث ایک ایک [illegible]

آیت قرآن میں [illegible]

کون [illegible]

## علم [illegible]

یہ علم [illegible]

## علم [illegible]

اس علم میں تالیف [illegible]

و [illegible]

## علم معرفۃ ناسخ القرآن و منسوخہ

جو شخص اس علم کو نہین جانتا ہے اوسکو تفسیر قرآن کرنا درست نہین ہے اسکو ایک جماعت اہل علم نے علحدہ تالیف کیا ہے اجمع رسائل اس باب مین ہمارا رسالہ افادۃ الشیوخ ہے دوبارہ طبع ہو چکا ہے کل آیات منسوخہ بعد تنقیح و انتقاد کے پانچ آیتین ہوتی ہین بس بس ✣

## علم معرفۃ وجوہ مخاطبات القرآن

خطاب کبھی عام ہوتا ہے اور کبھی خاص اور کبھی عام سے خاص مراد لیتے ہین اور کبھی خاص سے عام انکی بہت سی اقسام ہین جنکا ذکر اتقان مین موجود ہے ✣

## علم المغازی و السیر

یعنی غزوات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسمین ایک جماعت نے توالیف مستقلہ کئے ہین جیسے محمد بن اسحق وغیرہ یہ ایک شعبہ ہے علم تاریخ کا لکن جبکہ ثبوت اسکا احادیث سے ٹھیرا تو اسکو فروع علم حدیث مین شمار کیا ہے ✣

## علم معرفۃ مفردات القرآن

اسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے ✣

## علم المکاشفہ

اسکو علم باطن بھی کہتے ہین یہ عبارت ہے اوس نور سے جو دل مین وقت تطہیر و تزکیہ کے صفات مذمومہ سے ظاہر ہوتا ہے اور اوس سے بہت امور منکشف ہوتے ہین جنکے نام وہ پہلے سنتا تھا



Marfat.com

اور اونکے لئے معنی مجملہ غیر متفصحہ توہم کرتا تہا تو وہ اسوقت مین اوسپر روشن ہوجاتے مین یہانتک
کہ معرفتہ حقیقیہ ذات وصفات باقیات تامات وافعال الہی کی حاصل ہوتی ہے اور اللہ کی حکمت
آفرینش دنیا وآخرت مین معلوم کر لیتا ہے اسکی تفصیل بہت طول وطویل ہے کیونکہ مقامات لوگون کے
معانی مین ان امور کے بعد تصدیق اصول کی مختلف ہین غزالی نے ذکر اونکا احیاء العلوم مین کیا ہے اور
کہا ہے وھذہ العلوم ھی التی لاتسطر فی الکتب ولایتحدث بھا من انعم اللہ علیہ
بشئ منھا الامع اھلہ بعض عارفین نے کہا ہے من لم یکن لہ نصیب من ھذا العلم
اخاف علیہ سوء الخاتمۃ وادنی نصیب منہ التصدیق بہ وتسلیمہ لاھلہ اور بعض نے
کہا ہے کہ جس شخص مین دو خصال ہونگے اوسپر کچہہ بہی اس علم سے مفتوح نہوگا بدعت اور کبر اور کسینے
کہا جو کوئی محب دنیا ومصر علی الہوی ہوگا وہ اس علم کے ساتہہ متحقق نہوگا گو وہ سائر علوم کے
ساتہہ متحقق ہوجائے اور اقل عقوبت اوسکی جو کہ اس علم سے منکر ہے یہ ہے کہ اوسکو ذائقہ کسی شئے
کا بہی اس علم سے نصیب نہین ہوتا یہ علم صدیقین ومقربین کا ہے +

## علم مناسبات الآیات والسور

اسکا ذکر اوپر ہوچکا +

## علم مواقیت الصلوٰۃ

اس علم سے معرفت اوقات نماز پنجگانہ کی بروجہ وارد فی الشرع حاصل ہوتی ہے ہمارا ان مواقیت
کا تقریبًا فرض عین ہے اور تحقیقًا فرض کفایہ ہے ہر شہر مین یہ ایک ایسا شخص چاہئے جو اس علم کو
بروجہ تحقیق جانتا ہو اس باب مین ایک رسالہ سید محمد بن اسمعیل امیر یمنی کا ہے اوسکا نام الیواقیت
فی المواقیت رکہا ہے خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ حضرت نے اوقات نماز روزہ کی احادیث مین فرمائے
ہین وہ ایسی علامات ہین جنکو ہر مرد وعورت شہری ودیہاتی پہچانتا ہے سو ہندا معرفت اوقات مین

Marfat.com

عمل کرنا بطریق تجیب و ساعات مستحبہ پر بدعت قبیحہ ہے ملوک نے انکو ایجاد کیا ہے ؛

## علم الموعظة

اس علم سے سبب انزجار کا منہیات سے اور انبعاج کا طرف ماموراتِ کے امور خطابیہ مین مناسب طبائع مردم عام معلوم ہوتا ہے مبادی اسکی احادیث حضرت و حکایات عباد و زہاد و نساک و حکایات اشرار و فساق و فجار ہین جو بسبب اپنے سوء اعمال و فساد احوال کے مبتلای بلیات ہوئے اس باب مین ابن الجوزی نے کتابین لکھی ہین شیخ احمد ولی اللہ محدث دہلوی نے کتاب قول جمیل مین آداب تذکیر و مذکر کے بیان کئے ہین ترجمہ اوسکا شفاء العلیل ایک مدت دراز سے مشہور و متداول ہے

## علم المیقات

مراد اس سے معرفت میقات حج و عمرہ کی ہے یہ علم ایک شاخ ہے علم حدیث کی جو کتب و رسائل مناسک حج مین تالیف ہوئی ہین اونمین بیان مفصل ان مواقیت کا موجود ہے اس باب مین ہمارا رسالہ رحلۃ الصدیق الی البیت العتیق عربی اور رسالہ ایضاح المحجہ بیان حج مین اور رسالہ طراز المحمرہ بیان عمرہ مین بزبان اردو طبع ہو چکا ہے

# حرف النون

## علم النحو

اس علم کا تعلق شرع سے ظاہر ہے کہ یہ اور علم صرف و معانی و بیان خادم علم کتاب و سنت مین اور فہم احکام دین کا بدون اس علم کے ناممکن ہے کتب عربی و فارسی علم نحو کی کثرت سے تصنیف ہوئی ہین اتنی بات ہے کہ تعمق شدید اسمین درکار نہین ہے اوسقدر معلوم کرنا اسکا جو واسطے افہام و تفہیم آیات کتاب عزیز و سنت مطہرہ کے کافی ہو بس ہے اسکو علماء نے منجملہ فروض کفایات کے کہا ہے کیونکہ استدلال ساتھ قرآن و حدیث کے محتاج اس علم اور اسکے اخوات کا ہے غزالی رحمہ اللہ نے کتاب

احیاء العلوم مین بیان اسکا بسط سے کیا ہے +

# حرف الواو

## علم وحدة الوجود

اس علم کے بعض کلمات طور عقل سے خارج ہین اور ظاہر اوسکا مخالف متبادر نقل ہے اسی وجہ سے درمیان لوگون کے فتنہ برپا ہوا اور بعض نے اس مسئلہ مین ایک دوسرے کی تکفیر کی سلف خوض کرنے سے ایسے مسائل مین محترز تھے حدوث اسکا بعد زمانہ مشہود لہا بالخیر کے ہوا اور متاخرین صوفیہ متوجہ طرف اوسکی تدوین کے ہوئے اور اس علم نے اور ایک بڑا عرض وطول پیدا کیا اس باب مین تالیفات ابن عربی وغیرہ معروف ہین کوئی قائل وحدت وجود ہے اور کوئی مائل طرف وحدت شہود کے نزدیک محققین کے سکوت افضل ہے کتاب حظیرة القدس مین ہمنے بھی کچھہ بحث اس مسئلہ کی مطابق تحقیقات علماء جامعین بین العلم الظاہر والباطن کے لکھی ہے

## علم الوصایا

اس باب مین رسالۂ عربی فرزند گرامی قدر میر علی حسن خان عافاہ اللہ تعالی بغایت نفیس ہے تحزیم الوصایا نام یہ رسالہ مصر قاہرہ مین مطبوع ہو چکا ہے اسمین جتنے وصایا کتاب عزیز و سنت مطہرہ مین آئے ہین سب جمع کئے ہین اور خلاصہ وصایای فتوحات مکیہ کا بھی لکھا ہے اور حکم وصیت کا وجوباً واستحباباً وکراہتہً بیان کیا ہے اور ہمنے بھی رسالہ المقالة الفصیحہ فی الوصیة والنصیحة مین ذکر بعض احکام ومراتب وصیت کا کیا ہے یہ دونون رسائل اپنے باب مین خطیب فی المحراب ہین

## علم الوعظ

اسکو علم مواعظ وعلم موعظت وعلم تذکیر بھی کہتے ہین اسکا ثبوت قرآن پاک سے ہے اللہ نے فرمایا

Marfat.com

فذکر انما انت مذکر اور موسی علیہ السلام سے کہا تہا وذکرھم بایام اللہ معلوم ہوا کہ
تذکیر ایک رکن عظیم ہے دین مبین کا مذکر وہ شخص ہوتا ہے جو مکلف عدل ہو جسطرح کہ راوی وشاہد
مین شرط ہے پہر مفسر ہو اور عالم ہو جلالۂ کافیہ کا اخبار سلف صالح سے اور اونکی سیرت سے آگاہی رکہتا ہو
محدث ہونیسے یہ مراد ہے کہ کاتب حدیث ہو اس طرحپر کہ لفظ حدیث کو پڑہا ہو اور اوسکے معنی سمجھے
ہون اوسکی صحت وسقم کو پہچانا ہو اگرچہ باخبار حافظ یا استنباط فقیہ ہو اسی طرح مفسر سے وہ
شخص مراد ہے جو مشتغل بشرح غریب کتاب اللہ وتوجیہ مشکل قرآن کریم ہو اور سلف سے جو
تفسیر مروی ہے اوس سے آگاہ ہو معذلک یہ مستحب ہے کہ فصیح خوش بیان ہو لوگون سے بقدر
اونکی فہم کے کلام کرے لطیف آبرودار صاحب مروت واخلاق حسنہ ہو کیفیت تذکیر کی یہ ہے کہ
ایک دن ناغہ کرکے دوسرے دن وعظ کیا کرے اور جب اونمین ملال دیکہے تو تکلم نکرے بلکہ
جب رغبت پائے تب ناصح بنے اور ہنوز رغبت باقی ہو کہ قطع کلام کردے اور کہلی جگہہ مین مثل مسجد
وغیرہ کے بیٹہے وعظ کو حمد خدا وثنا رسول سے شروع کرے پہر مسلمانون کو دعا دے عموماً اور
حاضرین کو خصوصاً اور ختم کلام بہی اسی حمد وثنا پر کرے اور یہ نکرے کہ نری ترغیب یا ترہیب
پر متکلم ہو بلکہ کلام کو دونون مرام سے آمیزش دے کیونکہ اللہ کی سنت بہی اسیطرح جاری ہے
کہ وعد ووعید وبشارت وانذار ردیف ہوتی ہین اور آسانی کرے مشکل مین نڈالے اور
خطاب عام ہو نہ مخصوص ساتہہ کسی ایک گروہ کے اور کسی قوم کا مشافہہ ساتہہ قوم کے یا انکا
کے کسی شخص معین پر نکرے بلکہ تعریض کرے اور کہے لوگون کا کیا حال ہے کہ ایسے ایسے
کام کرتے ہین اور بیان مین سقط وہزل نہ لائے حسن کو حسن قبیح کو قبیح کر دکہائے معروف
کا حکم کرے منکر سے نہی فرمائے اسعنہو کہ ہر کسی کے ساتہہ لگ جائے وہ غایت جسکا خیال رکہنا
ضرور ہے یہ ہے کہ اپنے جی مین صفت مسلمان کی اور اوسکے اعمال وحفظ لسان واخلاق واحوال قلبیہ
ومداومت اذکار کو جماکر بتدریج حسب فہم سامعین متعظین وعظ کرے پہلے او فضائل حسنات ومساوی
سیئات کا لباس وزی ونماز وغیرہا مین کرے پہر جب وہ ساتہہ ان امور کے متادب ہوجاوین

توحکم از نار کا دے جب وہ اس پر بھی لگ جائین تو تحریض ضبط لسان و قلب پر کرے اور تاثیر
کرے تذکیر مین ان امور کے اونکے دلون مین استعانت ذکر ایام اللہ و وقائع ماضیہ سے لے کہ یہہ
اللہ کے افعال و تصریفات ظاہرہ ہین جو تعذیباً امم ماضیہ پر اس دنیا مین واقع ہوتے تھے پھر ہول
موت و عذاب قبر و شدت یوم الحساب و عذاب نار کا دلائے اسی طرح ذکر ترغیبات کا بحسب مراتب کرے
اور وعظ و تذکیر مین استمداد کتاب اللہ سے تاویل ظاہر پر اور سنت رسول اللہ سے جو نزدیک محدثین
کے معروف ہے اور اقوال صحابہ و تابعین وغیرہم سے لے اور سیرت حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا
ذکر کرے قصص کا بیان ہمارے زمانے مین بیان مین نہ لائے صحابہ اس طرح کے قصص پر شدید الانکار تھے ایسے وعاظ کو مسجد
سے باہر نکال دیتے تھے اور مارتے پیٹتے یہ قصص اکثر اسرائیلیات غیر معروف الصحۃ مین ہوا کرتے
ہین یا سیرت و شان نزول مین ارکان وعظ کے ترغیب ترہیب تمثیل یا مثال واضحہ و قصص
مرققہ و نکات نافعہ و حکایات صلحا ہین یہی طریقہ تذکیر کا ہے ذکر کرنا کسی مسئلہ حلال حرام
کا یا کسی باب کا آداب صوفیہ سے یا کسی باب کا دعوات یا عقائد اسلام سے سو قول جلی یہ ہے کہ
جب اسکو وہ مسئلہ اور طریقہ اوسکی تعلیم کا بخوبی معلوم ہو تو کہدے کہ اس جگہ صورت مسئلہ کی
اسطرح ہے پھر آداب مستمعین کے یہ ہین کہ متوجہ طرف مذکر و واعظ کے رہین لعب و لغو و گفتگو ی
باہم و تکثیر سوال کے ہر ایک مسئلہ مین نکرین بلکہ اگر کوئی خطرہ عارض ہو اور کسی مسئلہ سے تعلق
قوی نرکھتا ہو یا دقیق ہو جسکا تحمل فہوم عامہ نکر سکین گے تو مجلس وعظ مین اوس سے خاموش
رہے پھر اگر چاہے تو خلوت مین اوسکو دریافت کرلے اور اگر تعلق قوی رکھتا ہو جیسے تفصیل
اجمال و شرح غریب تو اتنا ٹھیرے کہ بات پوری ہو جائے مذکر اپنی بات کو تین بار کہے اور اگر
مختلف زبان کے لوگ جمع ہون اور مذکر کو قدرت تکلم کی اونکی زبانون پر ہو تو سب السنہ مین
وعظ کہے اور وقت واجمال کلام سے پرہیز کرے رہے وہ آفات جو وعاظ زمانہ کو پیش آتے ہین
سو اونمین سے ایک عدم تمیز ہے درمیان روایات صحیحات اور موضوعات کے بلکہ غالب کلام
اونکا یہی موضوعات و محرفات ہوتا ہے اور ذکر کرنا ایسی صلوات و دعوات کا احداث اہل بدعات

Marfat.com

ہین دوسرے مبالغہ ترغیب ترہیب مین تیسرے ذکر کرنا قصہ کربلا و وفات وغیر ذلک کا جیسے داستان میلاد کہ اسکو شیخ احمد مجدد الف ثانی و قاضی محمد بن علی شوکانی و سید حسن بن علی بخاری اور ایک جم غفیر اہل سنت نے خلاف سنت کہا ہے +

## علم وقائع الامم ورسومہم

یہ علم ایک شاخ ہے علم تاریخ کی اسکا تعلق شرع سے اسی قدر ہے کہ علم وعظ مین حاجت طرف بیان وقائع وایام اللہ کی پڑتی ہے +

## علم الوقوف

یہ ایک فرع ہے علم قرأت کی وقف یہ ہے کہ آواز کو کلمہ سے واسطے سانس لینے کے قطع کرے بہ نیت استیناف نہ بہ نیت اعراض یہ وقف رؤس واوساط آیات مین ہوا کرتا ہے نہ وسط کلمہ مین بعض نے کہا ہے کہ معرفت اس علم کی واجب ہے بدلیل **قولہ تعالی** ورتل القرآن ترتیلا علی مرتضی نے کہا ہے ترتیل کہتے ہین تجوید حروف و معرفت وقوف کو ابن [illegible] نے کہا تمام معرفت قرآن کی معرفت وقف وابتدا فی الوقف ہے اقسام وقف کی کتب وقوف مین مذکور ہین حضرتؐ کی قرارت ہر آیت پر وقف کرنا اور مفسر احرف بحرف پڑھنا تھا

# حرف الہاء

## علم الہیئۃ

اس علم سے شناخت احوال اجرام بسیطہ علویہ وسفلیہ کی حاصل ہوتی ہے اور اشکال واوضاع ومقادیر وابعاد ونکے معلوم ہوتے ہین موضوع اسکا یہی اجرام مذکورہ ہین بحیثیت [illegible]

Marfat.com

علم کو ہمراہ براہین ہندسیہ کے بہی ذکر کرتے ہین کتب اس فن کی مشہور ہین تعلق اسکا شرع سے اوسی قدر ہے جتنا کہ شرع نے کتاب وسنت مین ذکر کیا ہے اور سیوطی نے اسکو رسالہ ہیئۃ سنیہ مین اور ہمنے کتاب ہدایۃ السائل مین لکہا ہے اسکے سوا جو کچہ ہے وہ سب ظنون ہے ❊

# حرف الیاء

## علم الیوم واللیلۃ

مراد اس علم سے اس جگہہ معرفت اون اعمال وعبادات شرعیہ کی ہے جو رات دن مین بجالائے جاتے ہین اور علم حدیث سے ثبوت اونکا تعیین اوقات وایام ولیالی ہو چکا ہے اس علم مین کتاب عمل الیوم واللیلۃ نسائی وابن السنی وغیرہما کی معروف ہے یہ علم کتاب نزل الابرار مین بہی مذکور ہوا ہے اور کتاب ابن السنی کو فرزند کلان میر نور الحسن خان نے تلخیص کیا ہے مگر ہنوز بوجہ عدم تیسر نسخۂ صحیحہ مقابلہ ونظر ثانی اوسکی باقی ہے واللہ المستعان تمام ہوئے ابواب علوم کے ترتیب حروف اعجام ❊

یہ رسالہ ملخص ہے ہماری کتاب ابجد العلوم سے کتاب مذکور تین حصہ ہے حصہ اول اوس کا موسوم بالوشی المرقوم ہے اوسمین احوال علوم کا ذکر ہے دوسرا حصہ جس سے یہ رسالہ ملخص کیا گیا ہے موسوم بالسحاب المرکوم ہے اسمین اسماء وحدود علوم کا ذکر ہے تیسرا حصہ موسوم بالرحیق المختوم ہے اوسمین تراجم علماء علوم کا ذکر ہے یہ حصہ متوسط ۹۰۰ صفحہ پر ختم ہے اور یہ رسالہ ۴۰ ورق مین ملخص ہوا ہے دوم شعبان روز چارشنبہ ۱۲۹۶ ہجری کو اسکا لکہنا شروع کیا تہا آج ۱۲ شعبان سنہ مذکور روز شنبہ کو ایک ہفتہ مین ختم ہوا اب اسکے خاتمہ مین فہرست جاری مولفات عربی وفارسی واردو کی لکہی جاتی ہے جو آجکی تاریخ تک دائرۂ تالیف مین محاط ہو چکی ہین بیشتر غالب کتب طبع ہوکر شائع بہی ہو گئی ہین دو چار رسائل اردو جو ہنوز باقی ہین اونمین بعض زیر طبع

Marfat.com

ہین اور بعض طبع ہونے والے ہین اول وہلہ مین جبکہ قوای بشریہ بوجہ شباب کے درست تہی شوق تالیف عربی کا رہا پہر انساء عربیت مین کبہی رغبت طرف فارسی کے بسبب قلت ہمت ابناء جنس کے بجانب عربی پیدا ہوئی اب آخر عمر مین کہ سال ولادت پنجاہ وپنجم ہے چند سال سے یہی رسائل اردو لکہے گئے اب وہ زمانہ بہی قریب آگیا ہے کہ اردو بہی متروک ہوکر کوئی اور ہی لسان لغت دیگر بجائی جائے اور علم دین بالکل روی زمین سے مرتفع ہوکر نسیاً منسیاً ہوجائے مجموع علوم جو ابجد العلوم مین لکہے گئے ہین کچہہ اوپر چار سو علم ہین اصولاً وفروعاً منجملہ ان کے اس رسالہ مین فقط ضبط کرنا علوم شرعیہ کا مقصود تہا تاکہ تعداد جملہ علوم دین کی طالب علم دین کو معلوم ہو کہ جس علم کی طرف میل طبع ومناسبت ذہن زیادہ ہو اسمین وہ واسطے تحصیل کمال کے مزید سعی بجالائے وباللہ التوفیق

# فہرس المؤلفات فی اللغات المختلفات

## کتب عربیہ

| نمبر | نام کتاب | علم کتاب | کیفیت حال کتاب |
|---|---|---|---|
| ۱ | ابجد العلوم | تاریخ العلوم والعلماء | یہ کتاب تین حصے ہے ہر حصہ کا نام علیحدہ ہے اپنے باب مین خطیب فی المحراب ہے جامع جملہ کتب سابقہ ہے جو اس فن مین جمع ہوئے ہین |
| ۲ | الادراک لتخریج احادیث ردّ الاشراک | حدیث | اس رسالہ مین دو باب ہین ایک بیان شرک مین دوسرا بیان بدعت مین |
| ۳ | الاذاعہ لما کان وما یکون بین یدی الساعۃ | 〃 | اسمین اشراط ساعت کا ذکر ہے بحوالہ آیات واحادیث |
| ۴ | اربعون حدیثاً فی فضائل الحج والعمرۃ | 〃 | غالب احادیث اسکی صحیح وحسن ہین یہ رسالہ بکار آمد حاجیان ومعتمران ہے |
| ۵ | الانتقاد الرجیح فی شرح الاعتقاد الصحیح | عقائد | یہ رسالہ شرح ہے رسالہ حسن العقیدۃ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح کی مع فوائد زوائد |



Marfat.com

Marfat.com

| نمبر | اسم کتاب | علم کتاب | کیفیت حال کتاب |
|---|---|---|---|
| ۱۶ | خبیئة الاکوان فی افتراق الامم علی المذاہب والادیان | تاریخ | اس رسالہ مین بیان ہفتاد و دو فرقۂ اہل اسلام کا ہے جسکی خبر حدیث شریف مین دی ہے ◆ |
| ۱۷ | ذخر المحتی من آداب المفتی | فقہ | یہ مشتمل ہے آداب افتاء پر مطابق ظاہر کتاب و سنت مطہرہ بلا آمیزش رای مجرد کے ◆ |
| ۱۸ | رحلة الصدیق الی البیت العتیق | فقہ | احکام حج وعمرہ کا بیان مطابق سنت صحیحہ کے کیا گیا ہے فقہ رای محض سے خالی ہے ◆ |
| ۱۹ | الروضة الندیہ فی شرح الدرر البہیہ | فقہ الحدیث | مختصرات کتب فقہ سنت مین یہ کتاب بے نظیر ہے ہر مسئلہ احکام مربوط بدلیل کتاب و سنت ہے دلیل بھی وہ جو بعد تنقیح کامل کے اقوی واصح ہے ◆ |
| ۲۰ | السراج الوہاج من کشف مطالب صحیح مسلم ابن الحجاج | حدیث | اس کتاب مین شرح تجرید منذری علی صحیح مسلم کیگئی ہے اور شرح نووی پر تنقید بعض مواضع کے عمل مین آئی ہے |
| ۲۱ | ظفر اللاضی بما یجب فی القضاء علی القاضی | فقہ | اسمین احکام قضا کے مطابق کتاب و سنت لکھی گئی ہین |
| ۲۲ | العبرة مما جاء فی الغزو والشہادة والہجرة | حدیث | اسمین بیان مسائل و احکام مذکورہ کا مطابق ظاہر کتاب و واضح حدیث کیا گیا ہے ◆ |
| ۲۳ | العلم الخفاق من علم الاشتقاق | لغت | یہ رسالہ اپنے فن مین ایک عمدہ کتاب ہے مثل اسکے کوئی کتاب مروج نہین ہے ◆ |
| ۲۴ | عون الباری لحل ادلة البخاری | حدیث | تجرید شرجی علی صحیح البخاری پر یہ شرح نہایت ضبط و ربط و اختصار کے ساتھہ لکھی گئی ہے ◆ |
| ۲۵ | غصن البان المورق بمحسنات البیان | بدیع | یہ اپنے فن مین ایک تالیف مرصع ہے دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے ◆ |

Marfat.com

| نمبر | نام کتاب | علم کتاب | کیفیت حال کتاب |
|---|---|---|---|
| ۳۵ | نشوۃ السکران من صہباء تذکار الغزلان | محبت | اسمین احوال عشق و عشاق و محبین و محبوبین کا ذکر ہے ایک عجیب کتاب دلکش طرب انگیز نمودا ہے + |
| ۳۶ | تمثل الابرار | دعوات | اپنے باب مین یہ کتاب اجمع کتب ادعیہ و ذکر اذکار ہے جملہ کتب متداولہ سے بے نیاز کرتی ہے + |
| ۳۷ | یقظۃ اولی الاعتبار مما ورد فی ذکر النار و اصحاب النار | حدیث | یہ رسالہ مخبر احوال نار و اہل نار و انواع عذاب و نکال سے جو آیات و احادیث صحیحہ سے ثابت ہین + |

## کتب فارسیہ

| نمبر | نام کتاب | علم کتاب | کیفیت حال کتاب |
|---|---|---|---|
| ۱ | اتحاف النبلاء المتقین | طبقات | اسمین ذکر جملہ کتب مولفہ فی علم الحدیث کا مع تراجم اکابر و ائمہ محدثین ہے + |
| ۲ | افادۃ الشیوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ | تفسیر | یہ اپنے فن مین جامع علم مذکور اور سہل الحصول اور مغنی عن الجمیع ہے دوبارہ طبع ہو چکی ہے + |
| ۳ | اکسیر فی اصول التفسیر | تفسیر | بمقدار تفاسیر دنیا مین معروف ہین اسمین ان سب کا ذکر ہے اور علم تفسیر کے اصول صحیحہ بیان کیے گئے ہین |
| ۴ | بغیۃ الرائد فی شرح العقائد | اصول الدین | یہ متن عقائد نسفی کی ایک شرح لطیف ہے بجواز دلائل عقلیہ و اقامت براہین شرعیہ + |
| ۵ | ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل | فقہ | یہ درج تنقیح فقہ الحدیث ہے بحوالہ ادلہ صحیحہ سنت بعبارت سادہ و پرکار + |
| ۶ | تقصار جیود الاحرار | طبقات | تذکرہ اولیاء سلف و خلف ہے اولیاء عرب و عجم خصوصاً مشائخ ہند کا احوال ہے + |

Marfat.com

| نمبر | نام کتاب | علم کتاب | کیفیت حال کتاب |
|---|---|---|---|
| ۱۷ | الفرع النامی من الاصل السامی | نسب | شجرہ خاندان مؤلف ہے تا حضرت صلعم اور مشتمل ہے تراجم ائمۂ اہل بیت وآبا و کرام پر + |
| ۱۸ | کشف الکربہ عن اہل الغربہ | حدیث | اسمین حال غربا اسلام و غربت اسلام کا مذکور ہے ترجمہ ہے ایک رسالۂ عربی کا + |
| ۱۹ | مسک الختام شرح بلوغ المرام | حدیث | اپنے باب مین بغایت جامع اور حاوی تحقیقات نفیسہ ہے ادلۂ مذاہب اربعہ پر مشتمل اور راوی کی فقہ پر شامل ہے + |
| ۲۰ | منہج الوصول | اصول حدیث | فارسی مین ایک یہی رسالہ اس علم مین لکھا گیا ہے اس سے پہلے کوئی رسالہ فارسی دیکھنے مین نہین آیا |
| ۲۱ | المقالۃ الفصیحہ فی الوصیۃ والنصیحۃ | موعظت | اسمین اولاد کو نصیحت دین و دنیا کی ہے اور وصیت صحیحہ مطابق کتاب و سنت مطہرہ ہے + |
| ۲۲ | الشرب البارد الصادر والوارد + | شعر | اسمین رباعیات اکابر شعراء و صلحاء موافق ہر مذاق و مضمون جمع ہین + |
| ۲۳ | سوائد العوائد | حدیث | اسمین چہل احادیث و فوائد مذکور ہین + |
| ۲۴ | نفح الطیب من ذکر المنزل والحبیب | شعر | یہ ایک مختصر دیوان مدح سنت و ذم رای مجرد مین ہے + |
| ۲۵ | ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل | فقہ | اسمین ایک سو سات رسائل ہین بطور سوال و جواب یہ مجموعہ ہے رسائل قدماء عرب و عجم کا + |

## کتب اردو

| نمبر | نام کتاب | علم کتاب | کیفیت حال کتاب |
|---|---|---|---|
| ۱ | الاحتواء علی مسئلۃ الاستواء | عقائد | اسمین علاوہ اثبات مسئلہ استواء علی العرش کے آخر |

Marfat.com

Marfat.com

| نمبر | نام کتاب | علم کتاب | کیفیت حال کتاب |
|---|---|---|---|
| ۱۱ | زیادة الایمان | حدیث | اسمین بیان اعمال جنت و نار کا ہے اور سبب سی اوعیہ واذکار ہر قسم کے مذکور ہین ؛ |
| ۱۲ | سعة المجال | فقہ | یہ اس بیان مین ہے کہ کون مال حلال ہے او کون حرام |
| ۱۳ | سبیل الرشاد | حدیث | اس رسالہ مین بیان احکام و احوال ولادت و جوانی و پیری و اکل و شرب و لباس و مکان و مرکب و باغ و نکاح و موت و اجر مصیبت و عذاب قبر و آداب نکاح اخلاق کا ہے ؛ |
| ۱۴ | صلاح ذات البین | فقہ حدیث | اسمین حقوق زوجین کے مطابق سنت مطہرہ کے لکھے گئے ہین ؛ |
| ۱۵ | صدق اللجا | منجیات | اسمین ذکر خوف و رجا او رانکے مراتب کا ہے ؛ |
| ۱۶ | توزیع المعاصی والطبقات | علم الآخرہ | اس رسالہ مین تقسیم مسلمانون کی باعتبار سعادت و شقاوت آخرت کے لکھی گئی ہے ؛ |
| ۱۷ | طراز الخمرہ | فقہ | احکام عمرہ پر مشتمل ہے اور اوسکی فضیلت کا بیان ہے ؛ |
| ۱۸ | عاقبة المتقین | | یہ مشتمل ہے ترغیبات پر جنکا ذکر سنت مطہرہ مین آیا ہے جامع جمیع ابواب ترغیب ہے ؛ |
| ۱۹ | غنیة القاری | حدیث | یہ ترجمہ ہے ثلاثیات صحیح بخاری کا اردو مین مع شرح |
| ۲۰ | فتح المغیث | فقہ سنت | یہ ترجمہ ہے رسالہ درر بہیہ امام محمد بن علی شوکانی کا باوجود اختصار کے جملہ احکام عبادات و معاملات وغیرہ پر مع مسائل منصوصہ صحیحہ کے امہات احکام پر شامل ہے |
| ۲۱ | فتح الباب | اصول الدین | یہ رسالہ بیان مین عقائد اہلسنت کے ہے اسکا نظیر ہی اردو مین نہوگا ؛ |



Marfat.com

| نمبر | نام کتاب | علم کتاب | کیفیت حال کتاب |
|---|---|---|---|
| ۲۲ | قوارع الانسان | مہلکات | اسمین احاطہ جملہ کبائر باطنہ کا ہی جنکی تعداد ۲۶ کبیرہ ہے + |
| ۲۳ | قواطع البشر | ایضاً | اسمین استیفار جمیع کبائر ظاہرہ کا ہے جنکی گنتی چارسو ایک کبیرہ تک پہنچتی ہے + |
| ۲۴ | قضیۃ المقدور | علم الآخرۃ | یہ احوال قبر و مابعد الموت پر مشتمل ہے ترجمہ ہے رسالہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ کا + |
| ۲۵ | کشف الغمہ | ملل و نحل | اس رسالہ مین ہفتاد و دو ملت اسلام کا بیان ہے اور اونکے مقالات کا ذکر کیا گیا ہے مع دیگر فوائد |
| ۲۶ | لسان العرفان | مہلکات | اس کتاب مین بیان اون اعمال کا ہے جو انسان کو دن قیامت کے ہلاک کرینگے + |
| ۲۰ | مکارم الاخلاق | حدیث | یہ اصل مین ترجمہ ہے کتاب ریاض الصالحین نووی کا مع زیادات نفیسہ مفیدہ ظاہر و باطن + |
| ۱۰ | نواالحوبہ | حدیث | اس رسالہ مین فضائل توبہ و استغفار کے کتاب و سنت سے یکجا لکھے گئے ہین + |
| ۲۹ | محاسن الاعمال | حدیث | کتب حدیث مین جتنے اعمال صوالح کا ذکر آیا ہے اونکو صحاح ستہ سے منتخب کر کے یکجا لکھا گیا ہے + |
| ۳۰ | نصب الذریعہ الی تعدید علوم الشرعیہ | تاریخ | یہ اسی رسالہ کا نام ہے اسمین احوال علوم کا اور شمار علوم اسلامیات کا ترتیب حروف معجم پر کیا گیا ہے اور فہرست اپنی مولفات کی لکھی گئی ہے + |
| ۳۱ | وسیلۃ النجاۃ | حدیث | اس رسالہ مین آیات و احادیث نماز و روزہ و حج و زکوۃ کے لکھے گئے ہین + |

Marfat.com

الحاصل کتب عربی کی تعداد ۷۳ اور کتب فارسی کا شمار ۲۵ اور کتب اُردو کی گنتی ۱۳ عدد ہے مجموعہ
ان سب کا ۱۱۱ کتب ہوئین اور اگر رسائل دلیل الطالب و رسائل ہدایۃ السائل کو جمع کیا جائے تو ۱۱۳
کتب ہوتی ہین مابین مطول و مختصر کے اور جملہ علوم جنمین یہ کتب تالیف ہوئی ہین ۲۳ عدد ہین پھر انمین سے
دس کتابین مطبع جوائب واقع قسطنطنیہ معروف باسلامبول مین طبع ہوئی ہین اور دو کتابین مصر مین منجملہ
انکے دو رسالہ فرزندان گرامیقدر کے اسلامبول مین مطبوع ہوئے ہین طریقۃ مثلی واقلید اور تین مصر مین غنیۃ
اور فتح العلام و تخریج الوصایا باقی کتب مطابع آگرہ و کانپور و بھوپال و لکھنؤ مین قالب طبع سے باہر آئی ہین باعث
تالیف کتب و رسائل پر اہل علم کو دو چیزین ہوتی ہین ایک فضیلت طلب علم کی جسکا وقت مہد سے لحد تک ہے
دوسری توقع اجر کی بعد الموت بدلیل حدیث او علم ینتفع بہ لکن یہ جب ہے کہ مقصود اس عمل صالح سے ریا و سمعہ
نہو اور ارادہ طلب دنیا کا دل مین خطرہ نکرے ورنہ عاملۃ ناصبۃ کا مصداق ہو جاتا ہے عیوب اہل علم
کے بہت ہوتے ہین سب سے بدتر ایک عمل نکرنا ہے علم پر علم برابر پہاڑ کے ہے اور عمل ذرہ برابر نہین دوسرے
جدل و مراء ہے گو امر حق مین ہو سو بحمدہ تعالیٰ مجکو کبھی اتفاق اس جدال و مراء کا تحریرًا و تقریرًا کسی بشر سے
آجتک نہین ہوا اور وہ کتب جو ابتداء طلب علم مین لکھی تھی اور اونکو شمار تالیف سے بوجہ عدم اتقان
خارج کر دیا گیا وہ بھی قریب اٹھارہ بیس کتابون کے ہین اور بعض کتب جنکو اپنی طرف منسوب نہین رکھا
یا دوسرے کی طرف نسبت کر دیا وہ بھی اسی قدر عدد مین ہونگی یہ سب تو ہوا لکن انفع اس عمل و شغل کا
جب ہے کہ اللہ تعالیٰ توفیق عمل کی بھی شامل حال کرے اور دنیا سے با ایمان اوٹھا لے اسلئے کہ اعتبار
اعمال کا خاتمہ پر ہے ولیس ذلک علی اللہ بعزیز

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | ان ختم اللہ بغفرانہ | | فکل ما لاقیتہ سہل | |

اب عمر پچپن سال کو پہنچی اور پیغام مرگ کا دمبدم آنے لگا اور قوی نے جواب دیا دانت گر گئے بال سفید
ہوگئے سرد و گرم زمانہ کو خوب دیکھ لیا ع بار دیدم و گل دیدم و خزان دیدم + اب فقط یہ آرزو و امنگ ہے کہ خاتمہ
بالخیر ہو اللہم اجعل خیر عمری آخرہ والحمد للہ علی البدء والختام +

تمت

# فہرس رسالہ نصب الذریعہ


دیباچہ بیان میں کتب معتبرہ و نامعتبرہ کے

مقدمہ بیان میں علوم کے

فـــ عدد ۳۳

حرف الالف
اسمین ۵۳ علم کا ذکر ہے

حرف الباء الموحدہ
اسمین ۲ علم کا ذکر ہے

حرف التاء الفوقیہ
اسمین ۱۰ علم کا ذکر ہے

حرف الثاء المثلثہ
اسمین ایک علم کا ذکر ہے

حرف الجیم
اسمین ۲ علم کا ذکر ہے

حرف الحاء المہملہ
اسمین ۴ علم کا ذکر ہے

حرف الخاء المعجمہ
اسمین ۳ علم کا ذکر ہے

حرف الدال المہملہ
اسمین ۳ علم کا ذکر ہے

حرف الذال المعجمہ
یہ حرف خالی ہے

حرف الراء المہملہ
اسمین ۷ علم کا ذکر ہے

حرف الزای
اسمین ایک علم کا ذکر ہے

حرف السین المہملہ
اسمین ۳ علم کا ذکر ہے

حرف الشین المعجمہ
اسمین ۳ علم کا ذکر ہے

حرف الصاد المہملہ
اسمین ۲ علم کا ذکر ہے

حرف الضاد المعجمہ
اسمین ایک علم کا ذکر ہے

حرف الطاء المہملہ
اسمین ۲ علم کا ذکر ہے

حرف الظاء المعجمہ
اسمین ایک علم کا ذکر ہے

حرف العین المہملہ
اسمین ۲ علم کا ذکر ہے


Marfat.com

| | |
|---|---|
| حرف الغین المعجمة<br>اسمین ایک علم کا ذکر ہے | حرف النون<br>اسمین ایک علم کا ذکر ہے |
| حرف الفاء<br>اسمین ۸ علم کا ذکر ہے | حرف الواو<br>اسمین ۵ علم کا ذکر ہے |
| حرف القاف<br>اسمین ۳ علم کا ذکر ہے | حرف الهاء<br>اسمین ایک علم کا ذکر ہے |
| حرف الکاف<br>اسمین ۲ علم کا ذکر ہے | حرف الیاء<br>اسمین ایک علم کا ذکر ہے |
| حرف اللام<br>اسمین ۲ علم کا ذکر ہے | میزان کل<br>۱۳۰ |
| حرف المیم<br>اسمین ۷۶ علم کا ذکر ہے | |

## فہرس المولفات فی اللغات المختلفات

| | |
|---|---|
| کتب عربی ۳۷ | کتب اردو |
| کتب فارسی ۲۵ | |

## صحت نامہ نصب الذریعہ

| صفحہ | سطر | خطا | صواب | صفحہ | سطر | خطا | صواب |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۳ | ۵ | عامم | عالم | ۵ | ۱۱ | باعث | شیوہ |
| ۴ | ۱۹ | ہوسکتے | ہوتے | ۶ | ۲۰ | دیل | وبل |

Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| العیر | ۱ | ۱۱ |
| [illegible] | ۱۹ | ۱۲ |
| [illegible] | ۶ | ۱۳ |
| نسیان | ۱۱ | ۱۵ |
| [illegible] | ۱۲ | ۱۶ |
| [illegible] | ۴ | ۱۷ |
| [illegible] | ۷ | ۱۹ |
| [illegible] | ۳ | ۲۰ |
| [illegible] | ۲ | 〃 |
| [illegible] | ۱۳ | 〃 |
| [illegible] | ۵ | ۲۱ |
| [illegible] | ۸ | 〃 |
| [illegible] | ۱۷ | 〃 |
| [illegible] | ۹ | 〃 |
| [illegible] | ۱۹ | 〃 |
| [illegible] | ۳ | ۲۵ |
| [illegible] | ۱۳ | 〃 |
| [illegible] | ۱۴ | ۲۶ |
| [illegible] | ۱۶ | ۲۸ |

Marfat.com

| صواب | خطا | سطر | صفحہ | صواب | خطا | سطر | صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| نزول کی | نزول | ۱۴ | ۱۱۵ | کہا ہے | کہا ہے | [illegible] | [illegible] |
| حل | مسل | ۱۷ | 〃 | انذار ہے | انذار | ۲ | ۷۲ |
| جاننا | انتا | ۱۵ | ۱۲۲ | اقاصیص | اقاحیص | [illegible] | ۷۱ |
| یمنی | بمبئی | ۱۷ | 〃 | بقیۂ اہل | اہل لقبیۂ | ۱۵ | ۸۰ |
| وجوبًا | وجوبا | ۱۵ | ۱۲۴ | وبدیع | بئیع | ۱۱ | ۸۴ |
| زقت | وقت | ۱۹ | ۱۲۶ | سے | سنے | ۲ | ۸۳ |
| استیقاف | استنباف | ۹ | ۱۲۷ | ولا من | ومن | ۱۴ | 〃 |
| مقادیر | حقاویر | ۱۷ | 〃 | وکر | طر | ۸ | ۸۶ |
| علم | معلم | ۷ | ۱۲۹ | عار | حار | ۳ | ۹۰ |
| شافی | شابی | ۱۲ | ۱۳۰ | آیا ہے | آئے ہیں | ۱۲ | ۹۱ |
| واصح | واضح | ۱۰ | ۱۳۱ | قراءت میں | قرات | ۷ | ۹۳ |
| ثمار | تمار | ۲۱ | ۱۳۴ | اورمالہا | مالہا | ۱۳ | ۹۶ |
| مفید اہل | اہل | ۱۵ | ۱۳۶ | تغییر | تغیر | ۷ | ۹۸ |
| × | × | × | × | التنبیہ | التبئیہ | ۸ | ۱۱۵ |

# تمت

## قطعہ فارسی بطور تقریظ کتاب نصب الذریعہ الی تعدید علوم الشریعہ از تصنیف احمد خان صوفی مالک مطبع مفید عام آگرہ

ای سید الامرا ستیر عالی پایہ
می شدم طب لعل تو باعجاز مسیح

نامت آن ست کہ صد صدق و صفا میدارد
خاک نقش کف پائی تو شفا میدارد

زشت [illegible]

کلک [illegible]

ز نعلین [illegible]

هر که [illegible]

هر کتاب تو [illegible]

هر که [illegible]

شاد مانم که [illegible]

هشته [illegible]

راه [illegible]

گر شریعت [illegible]

خضر ره [illegible]

ای طبیب [illegible]

از شمار صفت [illegible]

چون [illegible]

صوفی [illegible]

[illegible]

Marfat.com

هو الله المستعان علیٰ ما تصفون

# رسالہ منجیات و مہلکات

قد طبع فی المطبع المسمیٰ بمفید عام الکائن فی

بلدہ آگرہ فی شہر رجب المرجب

سنہ ۱۳۰۵ھ

Marfat.com

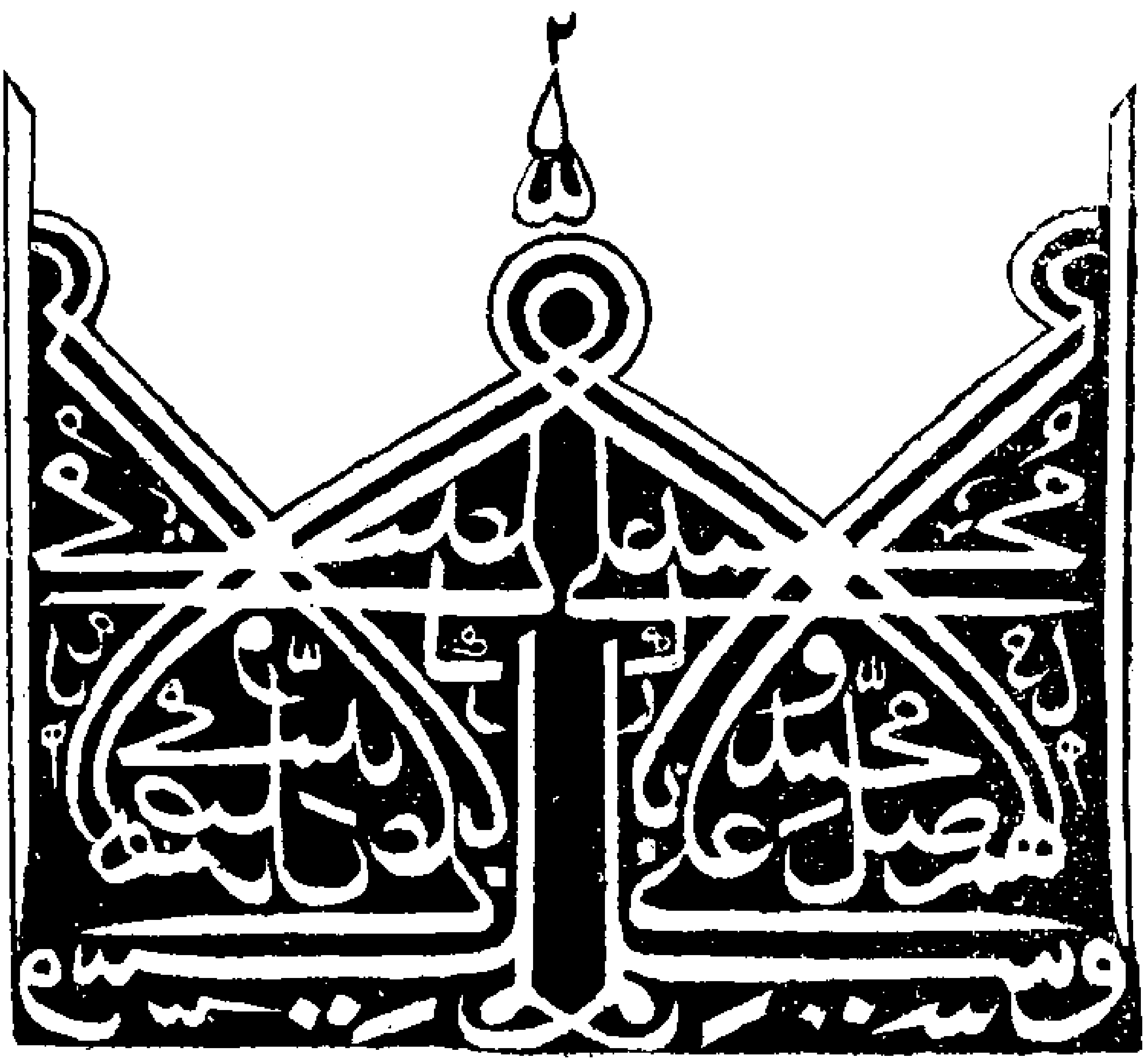

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی انبہرت العقول دون سرادق معرفتہ واننکصت علی اعقابہا اضطرارا وقہرا والصلوۃ مع السلام علی سیدنا محمد صلوۃ تبقی لنا فی عرصات القیامۃ عدۃ و ذخرا وعلی آلہ واصحابہ الذین اصبح کل واحد منہم لعصابۃ المسلمین صدرا و فی سماء الدین بدرا

امابعد اس رسالہ مختصر مین بیان مہلکات ومنجیات کا فقط بحوالہ آیات کتاب عزیز وادلہ سنت مطہرہ وکلمات طیبات اہل اللہ لکہا جاتا ہے اسلئے کہ کتب مطولہ کے پڑہنے والے اس زمان آخرمین نایاب ہوگئے ہین اگر اسوقت کے مسلمان رسالہ ہذا کی اس مختصر بیان پر قصر کرین تو بہی غنیمت کبرٰے ہے کیونکہ کسی مسلمان کو کسی زمان و مکان مین اس امر سے چارہ نہین ہے کہ وہ آپکو مسلمان کہے پہر موجبات ہلاک ونجات کا علم حاصل نکرے اور علم پر کچہہ بہی عامل نہو کیونکہ اگر اوسکو اسطرح کی بے نیازی علم وعمل سے حاصل ہوئی تو پہر اوسکا مسلمان ہونا مشکل پڑیگا صحابہ کو قرآن وحدیث ایمان لانے سے

پہلے ملا تہا اسلیے وہ ہر حکم کو سیکہتے اور اوسپر عمل کرتے تہے ہمکو ایمان بعد بیان حدیث
ونزول قرآن کے ملا ہے اسلیے ہمکو توفیق علم وعمل کی بیسر نہین آتی ہمارے سلف
اگر ایک عشر کو منجملہ امورات ومنہیات شرع شریف کے ترک کردیتے تو ہلاک ہوجاتے
اب اگر کوئی اوسکا عشر بجالاے تو اوسکو نجات ہوسکتی ہے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی
انکم فی زمان من ترک منکم عشر ما امر به هلك ثم یاتی زمان من عمل منهم
بعشر ما امر به نجا رواه الترمذی مراد شرع شریف سے اسجگہہ اتباع کتاب وسنت
ہے حدیث مالک بن انس مین مرسلاً آیا ہے کہ فرمایا ترکت فیکم امرین لن تضلوا
ما تمسکتم بهما کتاب الله وسنة رسوله رواه فی الموطا اور حدیث ابن عباس مین
فرمایا ہے الامر ثلثة امر بین رشده فاتبعه وامر بین غیه فاجتنبه وامر اختلف
فیه فکله الی الله عزوجل رواه احمد ابن عمرو کا لفظ مرفوع یہ ہے العلم ثلثة آیة
محکمة او سنة قائمة او فریضة عادلة وما کان سوی ذلك فهو فضل رواه
ابوداود وابن ماجة اور حدیث ابوہریرہ مین ارشاد کیا ہے الکلمة الحکمة ضالة
الحکیم فحیث وجدها فهو احق بها رواه الترمذی وابن ماجة اور حدیث ابراہیم
عذری مین یہ فرمایا ہے یحمل هذا العلم من کل خلف عدوله ینفون عنه تحریف
الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاهلین رواه البیهقی انہین حدیثون کی
بنیاد پر اس رسالہ مین فقط بیان کتاب اللہ وحدیث رسول اللہ وکلام حکما امت
یعنی صوفیہ رحمہم اللہ تعالی پر اکتفا کیا ہے امام غزالی رحمہ اللہ تعالی نے بیان مین ان منہیات
ومہلکات کے بیش کتابین لکہی ہین اور نہایت بسط وشرح سے معقول کو محسوس کر دکہایا ہی
ہمارا بیان اوسکے مقابلہ مین ایک قطرہ ہے بحر محیط سے یا ایک ذرہ ہے صحراے بسیط
سے معہذا بفحواے ان لم یکن وابل فطل وخیر الکلام ماقل ودل یہ اختصار بہی
افہام علم وتفہیم عمل مین واسطے تاجر عقبے وطالب آخرے کی ایک رہنمای کافی اور پیشوا ہے

Marfat.com

شافی ہے توکلًا علی اللہ تعالی بندے واسطے اس علم وعمل کے اولاً اپنے نفس خسیس کو تخصیص کیا
ہے پہر بقیہ اشخاص مسلمین کو جنکو اللہ تعالی نے بسابقہ ازل توفیق تحصیل علم وکسب عمل
کی بخشی ہو واللہ المستعان

## مقدمہ بیان مین مکروہ ومحبوب کے

جو چیزین نزدیک اللہ کے مکروہ یا محبوب ہین وہ دو طرح پر ہین ایک ظاہر جیسے طاعات
ومعاصی انکا محل اعضا ہین دوسرے باطن جیسے صفات منجیات ومہلکات انکا محل دل
ہی پہر معاصی دو طرح پر ہین ایک وہ ہین جنکا تعلق اعضاء ہفتگانہ سے ہے دوسرے وہ ہین
جنکا تعلق سارے بدن سے ہے جیسے بہاگنا صف جنگ سے یا نافرمانی کرنا ماں باپ کی
یا رہنا مسکن حرام مین اب جولانی فکر کی تین امر مین چاہیئے ایک اس بات مین کہ یہ کام نزدیک
اللہ کے مکروہ ہے یا نہین کیونکہ بعضی چیز کا مکروہ ہونا ظاہر نہین ہوتا ہے مگر نظر دقیق
سے دوسرے یہ کہ جب وہ شے نزدیک اللہ کے مکروہ ہے تو اوس سے بچنے کی کیا تدبیر ہے
تیسرے یہ کہ اتصاف اس شخص کا ساتہہ اوس شے مکروہ کے اگر فی الحال ہے تو اوسکو
ترک کردے یا استقبال مین اوس کے ساتہہ تعرض کرے گا تو اوس سے احتراز کرے
یا اوسکو زمانہ گذشتہ مین کرچکا ہے تو اب اوسکا تدارک کرے اسیطرح حال ہر سہ قسم
محبوب کا بھی ہے ان سب اقسام کے جمع ہونے سے مجاری فکر سو عدد سے زیادہ ہوتے
ہین لکن بندہ کو فکر کرنا چاہیئے ان سب اقسام مین یا بعض مین آحاد انقسامات کی شرح
کرنے مین اسجگہہ طول ہوتا ہے اسلیئے یہ قسم چار نوع مین منحصر ہے ایک معاصی دوسری
طاعات تیسری صفات مہلکات چوتھی صفات منجیات ۔

### نوع اول

انسان معاصی مین اسطرح فکر کرے کہ ہر دن صبحکو سارے اعضاء ہفتگانہ کی تفصیلاً

Marfat.com

تفتیش کرے پہر سارے بدن کی اجمالاً کہ آیا وہ فی الحال کسی معصیت مین آلودہ ہی تو اوسکو
چہوڑ دے یا دیروزہ دوسمین آلودہ تہا تو اوسکا تدارک ساتہہ ترک وندامت کے کرے
اور اگر آج کے دن اوسکے ساتہہ تعرض کرنیوالا ہے تو واسطے احتراز کے مستعد ہوجائے
اور اوس سے دور رہے پہلے اپنے جی مین یہ سوچے کہ یہ کام نزدیک اللہ کے مکروہ ہی
پہر جو شواہد قرآن وسنت کے اوسکی شدت عذاب پر آئے ہین اون مین فکر کرے پہر اپنے
احوال مین تفکر کرے کہ وہ کسطرح بیخبر ہوکر اوسکے ساتہہ تعرض کرتا ہے پہر اوس سے
احتراز کرنے مین فکر کرے کہ مین کسطرح اس مکروہ سے بچون ادنے طریق احتراز کا یہ ہی
کہ گوشہ گزین ہوجائے یا نہی عن المنکر کرے بیان مین معاصی کے رسالہ بشارۃ الفساق
لکہا گیا ہے اوس سے تعداد معاصی کی مع عقوبت ذنوب کے تفصیلاً معلوم ہوتی ہے و
فی ہذا القدر کفایۃ لمن لہ ہدایۃ **نوع دوم** طاعات مین یون تفکر کرے
کہ پہلے نظر فرائض پر ڈالے کہ اونکو کسطرح پر ادا کرتا ہے اور نقصان وتقصیر سے حراست
اونکی کیونکر بجالاتا ہے یا جبر اونکے نقصان کا ساتہہ کثرت نوافل کے کس طریق پر کرتا ہے
پہر ہر ایک عضو کی طرف رجوع کرکے افعال ہر عضو مین یہ فکر کرے کہ مین ان اعضاء
سے وہ کام لے سکتا ہون جو کہ نزدیک اللہ کے محبوب ہین اسیطرح سارے بدن او
مال و دواب وغلمان واولاد کی تفتیش کرے اور دقیق فکر سے استنباط وجوہ
طاعات کا کرکے اخلاص نیت مین فکر کو جولانی دے اور مظان استحقاق کو جستجو
کرکے عمل کو پاک صاف کرے وقس علے ہذا سائر الطاعات ؎

| | | |
|---|---|---|
| جستجوے نیابد کسے مراد دلی | کسے مراد بیابد کہ جستجو دارد | |

تعداد طاعات کے رسالہ محاسن الاعمال وعاقبۃ المتقین سے ظاہر ہوتی ہے اسجگہہ
بیان کرنا معاصی وطاعات کا مراد نہین ہے بلکہ فقط بیان کرنا مہلکات ومنجیات کا
مقصود ہے **نوع سوم** ہر صفات مہلکات کی جگہہ دل ہے اپنے دل مین

Marfat.com

ان صفتون کو تلاش کرے اگر دلکو انسے منزّہ پاے کیفیت مین امتحان دل اور استشہاد
بالعلامات کی تفکر کرے نفس کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وعدۂ خیر کرتا ہے اور خلاف
اوسکے بجالاتا ہے مثلاً اگر نفس کو دعوی خاکساری اور برات کا کبر سے ہو تو اوسکا یون تجربہ
کرے کہ ایک گٹھا لکڑی کا سر پر رکھکر بازار مین نکلے کہ ہمارے سلف تجربہ اپنے نفس
کا اسیطرح کیا کرتے تہے اور اگر دعوی حلم کا ہو تو کسیکو غصے مین لاکر غصہ پیجانے وکذالک
في سائر الصفات پہر اون اسباب مین فکر کرے جو کہ ان صفتون کو نزدیک اسکے قبیح
کردین اور بتا دین کہ منشاء ان صفتون کا جہل و غفلت و خبثِ جبلت ہے مثلاً اگر
اپنے نفس مین ملاحظہ عُجب کا کرے تو یہ سوچ لے کہ مین تو مستعمل ہون نہ عامل کیونکہ
خالق میرے افعال قلوب و افعال جوارح کا اللہ تعالی ہے مین جو اس کام پر اتراؤن
تو کس برتے پر یا اگر اپنے نفس مین احساس کبر کا کرے تو سمجھ لے کہ مین احمق ہون اسلیئے
کہ کبیر وہ شخص ہے جو اللہ کے نزدیک بڑا ہوا اور اس بڑائی کا حال بعد موت کے کہلیگا
کیونکہ بہت سے لوگ جو اسوقت مثلاً کافر ہین وہ کفر سے باز رہکر مقرب الی اللہ
ہوکر مرتے ہین اور بہت سے مسلمان وقت موت کے سوء خاتمہ سے متغیر الحال اور بدبخت
ہوکر مرجاتے ہین پہر بڑائی مارنا اور آپکو بڑا سمجھنا کسلیئے ہے ع

| | |
|---|---|
| کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گزرد | حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمت ست |

**نوع چہارم** صفات منجیات مین یون تفکر کرے کہ ہر دن اپنے دل مین یہ
سوچے کہ وہ کون چیز ہے جو اس دلکو اُن صفتون سے جو کہ مجھے اللہ تک نزدیک کرتی
ہین باز رکہتی اور روکتی ہے پہر جب کسی ایک صفت کا انمین سے محتاج ہو تو جان
لے کہ یہ صفت ایک حال ہے اور یہ حال ثمرہ ہے علم کا اور علم ثمرہ ہے فکر کا مثلاً اگر
اپنے لیئے ارادہ حالت توبہ و ندم کا رکہتا ہے تو پہلے تفتیش گناہون کی کرے پہر انمین
فکر لڑائے پہر اونکو اپنے نفس پر جمع کرکے اپنے دلمین ایک امر عظیم ٹہرائی پہر اوس وعید

Marfat.com

وتشدید مین نظر کرے جو اون گناہون کے حق مین شرعًا آئی ہے اور نزدیک اپنے اس امر کو متحقق کرلے کہ وہ متعرض ہے ساتھ مقت خدا کے جبتک کہ اوسکو ندم حاصل نہین ہوتا ہے فھذا ھو طریق الفکر فی علوم المعاملۃ وصفات العبد من حیث ھی محبوبۃ عند اللہ تعالیٰ او مکروھۃ **ف** مبتدی کو چاہیئے کہ ان افکار مین مستغرق الوقت ہو یہانتک کہ اوسکا دل ساتھہ ان اخلاق شریفہ ومقامات حمیدہ کے آباد اور باطن وظاہر اوسکا مکارہ وعادات مذمومہ سے منزّہ ہوجائے یہ فکر اوسکی اگرچہ سائر عبادات سے افضل ہے لکن غایت مطلب نہین ہے بلکہ وہ باوجود اس مشغولی فکر کے مطلب صدیقین سے اتنا محجوب ہی ہنوز دہلی دور ست تو مطلب کیا ہے تنعم بالفکر ہے اللہ کے جلال وجمال مین اور استغراق ہے دلکا اس کام مین یہانتک کہ اپنے نفس سے فانی ہوکر باقی بالمحبوب ہوجائے جسطرح کہ کوئی عاشق وقت لقاء محبوب کے اپنی جان وتن سے بیخبر ہوکر مبہوت ومدہوش ہوجاتا ہے یہی انتہا ہے لذت عشاق کی **بیت**

| | | | |
|---|---|---|---|
| آمد خبرے زآمد او | | من بعد خبر نماند مارا | |
| ذرہ از جلوہ خورشید چہ اظہار کند | **بیت** | رفتم از خویش ندانم بچہ آئین آمد | |
| | **بیت** | | |
| شوقنی غربنی | | اخرجنی عن وطنی | |
| فاذا التغیبت بدا | | وان بدا اغیبنی | |

یہ جو کچھ ہمنے اسجگہہ ذکر کیا ہے یہ تو تفکر ہے عمارت باطن مین تاکہ شخص متفکر صالح قرب ووصال کا ہوجائے ورنہ جب ساری عمر اوسکی اسی اصلاح نفس مین برباد گئی تو پھر وہ تنعم بالقرب کب حاصل کرے گا فالفناء فی الواحد الحق ھو غایۃ مقصد الطالبین ومنتھیٰ نعیم الصدیقین **ف** متنزہ ہونا صفات مہلکات سے ایسا ہے جیسے کہ نکلنا عورت کا عدت سے نکاح مین اور اتصاف بصفات منجیات وسائر طاعات ایسا ہی جیسے

کہ آراستہ پیراستہ ہونا زوجہ کا واسطے لقا زوج کے سوا اگر ساری عمر اسی سنورنے مین گذر گئی تو یہ ایک حجاب ہوا لقا محبوب سے اسیطرح طریق دین کو سمجھنا چاہیئے اگر اہل مجالسہ سے ہی اور اگر بندہ نابکار بدکردار ہے کہ بے مارے پیٹے ٹھونکے نہین ڈرتا ہے اور اجرت عمل کی طمع رکھتا ہے تو پھر بدن کو اعمال ظاہرہ کی تعب مین ڈالنا کیا ضرور ہے کہ اسصورت مین درمیان اسکے اور درمیان دل کے ایک پردہ پڑا ہوا ہے پس اگر حق عمل بجالا چکا ہے تو اہل جنت مین ہوا لکن وہ لوگ اور ہین جو کہ لایق ہمنشینی کے ہین ؎

| | |
|---|---|
| تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن | کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند |

یہ اسلئے کہ اگر اللہ تعالی جنت ونار کو پیدا نکرتا تب بہی وہ مستحق عبادت کا تہا اور ہم مستحق عبودیت کے تہے لکن یہ شہود ہر شخص کو نہین ہوتا ہے اسی وجہ سے اکثر لوگ تنعم بالقرب سے محروم ہین **ف** جب مجال فکر کا ان علوم معاملہ مین پہچان لیا گیا تو اب بندہ کو یہ چاہیئے کہ اس فکر کو صبح وشام اپنی عادت کرلے اور اپنی اون صفات نفس سے جو کہ اوسکو اسسے دور ڈالتی یا نزدیک کرتی ہین غفلت اختیار نکرے بلکہ ایک جریدہ مین جملہ صفات مہلکات وجملہ صفات منجیات اور جملہ معاصی وطاعات کو لکھہ رکھے اور ہر دن اوپر اپنے نفس کو عرض کیا کرے منجملہ مہلکات کے اوسکو نظر کرنا دس چیزون مین کفایت کرتا ہے اگر ان اشیاء سے سلامت رہا تو سب سالم ہوا ؎ مصرع

| | |
|---|---|
| فان تنج منہا تنج من ذی عظیمۃ | والا فانی لا اخالک ناجیا |

وہ دس چیزین ہلاک کرنے والی یہ ہین ۱ بخل ۲ کبر ۳ عجب ۴ ریا ۵ حسد ۶ شدت غضب ۷ حرص طعام ۸ حرص جماع ۹ حب مال ۱۰ حب جاہ۔ منجیات مین سے بھی دس چیزین اختیار کرے وہ یہ ہین ۱ پشیمانی گناہون پر ۲ صبر کرنا بلایہ ۳ رضا بالقضا ۴ شکر کرنا نعمت پر ۵ اعتدال خوف ورجا کا ۶ زہد دنیا مین ۷ اخلاص اعمال مین ۸ حسن خلق ساتھہ خلق کے ۹ اختیار کرنا حب خدا کا ۱۰ خشوع کرنا واسطے اللہ کے فصل ۵

Marfat.com

عشرون خصلة عشرة مذمومة وعشرة محمودة آن مذموات مین سے جب کسی
ایک ذمیمہ کو ترک کر چکے تو اوسپر اندر جریدہ کے ایک خط مار دے اور اللہ کا شکر بجالائے کہ
اوس نے مجھکو اس ایک صفت مہلکہ سے نجات دی اب اوس مین فکر کرنا چھوڑ دے اور
سمجھ لے کہ مجھمین یہ بات تمام نہین ہوئی مگر اللہ کی توفیق و اعانت سے اگر وہ مجھکو میرے
میرے نفس کے کر دیتا تو مین ہرگز ایک اقل رذائل کے محو کرنے پر قدرت نہین رکھتا تھا
اب نو خصلت باقی رہ جیگی اور اسیطرح ایک ایک کو اون مین سے بریاضت و مجاہدہ محو کرکے
ہر ایک پر جریدہ مین خط کھینچتا جائے یہانتک کہ ان سب خصال پر خط محو مار دے پھر اسیطرح
مثال اپنے نفس کی ساتھ اتصاف بالمنجیات کے کرے جب ایک صفت کے ساتھ متصف ہو جاوے
جیسے توبہ و ندم تو اوسپر خط کھینچ دے پھر باقی خصال کے ساتھ مشغول ہو وھذا ابتداء
الیہ المزید للمتشمر اور جو لوگ صالحین مین گنے جاتے ہین اونکو یہ چاہیے کہ وہ اپنے
جرائد مین معاصی ظاہرہ کو لکھ رکھین جیسے اکل شبہ و غیبت و نمیمہ و ثناء علی النفس و افراط
عداوت و موالات و مداہنت باخلق کیونکہ اکثر صلحا ان معاصی جوارح سے جدا نہین ہوتے
ہین حالانکہ جبتک انسان کے جوارح گناہ سے پاک و منزہ نہین ہوتے ہین تبتک
مشغول ہونا اوسکا عمارت قلب و تطہیر باطن مین ممکن نہین ہوسکتا ہے بلکہ ہر فریق
پر ایک نوع معصیت کی غالب ہی رہتی ہے پس اوسکا تفقد کرنا اور اوسمین تفکر بجالانا نہ
باطن کے معاصی ساتھ ہین اور اعضا کے معاصی چار سو ایک کتاب زواجر ان سبکی تعداد
پر مشتمل ہے پھر جو گناہ دل کے ہین اونکا وبال نسبت گناہ اعضا کے زیادہ تر ہے
عالم کو چاہیے کہ فکر اوسکی تفطن مین ان خفایا ے صفات کی اپنے دل سے ہوا و طریق
خلاص کا اونسے استنباط کرے وھذہ وظیفة العالم المتقی رہے ہمسے لوگ سو اونکو
یہ چاہیے کہ اونکی فکر تقویت ایمان یوم الحساب پر زیادہ ہو سلف صالحین اگر ہم کو
دیکھتے تو قطعًا یہ بات کہتے کہ ان ھولاء لا یومنون بیوم الحساب کیونکہ ہمارے

اعمال اون لوگون کے سے اعمال نہین ہین جو جنت و نار پر ایمان لائے اور یقین رکھتے
ہین اسلئے کہ جو شخص کسی شی سے ڈرتا ہے تو وہ اوس شئے سے بھاگتا ہے اور جو شخص
کسی شئے کا امیدوار ہوتا ہے تو وہ اوس شئے کی طلب کرتا ہے اور ہمکو معلوم ہے کہ بھاگنا
آگ سے یون ہی ہوتا ہے کہ جملہ شہوات و شبہات حرام و معاصی کو ترک کردے حالانکہ
ہم ان امور مین غرقاب ہین اور طلب کرنا جنت کا اسیطرح ہوتا ہی کہ نوافل طاعات کی
کثرت ہو حالانکہ ہم اداے فرائض مین مقصر ہین تو ہمکو ثمرہ ہمارے علم کا یہی حاصل ہوا کہ
لوگ حرص علے الدنیا اور تکالب علی الدنیا مین ہماری پیروی کرین اور یہ بات کہی جاے
کہ اگر یہ کام برا ہوتا تو علما اوسکے ترک کرنے کے ساتھہ نسبت ہمارے احق و اولیٰ ہین
وہ تو ضرور ہی ایسے کامون سے اجتناب کرتے سو کاش ہم عوام ہی کی طرح ہوتے
کہ جب ہم مرجاتے تو ہمارے گناہ بھی ہمارے ساتھہ مرجاتے فما اعظم الفتنة التی تعرضنا
لها لو تفکرنا فنسأل الله ان یصلحنا و یصلح بنا و یوفقنا للتوبة قبل ان یتوفانا
انه الکریم اللطیف بنا المنعم علینا الغرض مجاری افکار علما و صلحا کے علم معاملہ مین
یہ ہین جو کہ اسجگہہ ذکر کئے گئے پھر جب اہل علم اس سے فارغ ہوجاتے ہین تو اون کا
التفات طرف اونکے نفس کے منقطع ہوجاتا ہے اور وہ طرف تفکر کے جلال و عظمت الٰہی
مین ترقی پاکر متنعم بمشاہدہ رب العزت بعین قلب ہوجاتے ہین اور یہ بات تمام نہین
ہوتی ہے مگر بعد انفکاک کی جمیع مہلکات سے اور بعد اتصاف کے ساتھہ جمیع منجیات کی اور
اگر کوئی شے پہلے اس سے ظاہر ہوتی ہے تو وہ مدخول معلول مکدر مقطوع و ضعیف ہوتی ہے
جیسے برق خاطف کہ اوسکو کچھہ ثبات و دوام نہین ہوتا ہے یا جیسے وہ عاشق کہ اوسکو
معشوق کے ساتھہ تخلیہ حاصل ہوا لکن نیچے اوسکے کپڑون کے سانپ بچھو ہین جو کہ اوسکو
یکے بعد دیگرے کاٹتے ہین اس سبب سے لذت مشاہدہ کی اوسپر متنغص و بے مزہ ہوجاتی
ہی اور کوئی طریق اوسکے لئے کمال تنعم مین بجز اسکے نہین ہوتا ہے کہ وہ سانپ بچھو اوسکے

Marfat.com

کپڑون مین سے نکال باہر کئے جاوین سو یہ صفات مذمومہ بمنزلہ عقارب وحیات کے ہین
اور یہ سب موذیات و مشوشات ہین اندر قبر کے انکا ڈسنا عقارب وحیات کے ڈسنے سے بھی
بڑھکر ہوتا ہے فهذا القدر کاف فی التنبیہ علی مجاری فکر العبد فی صفات نفسه
المحبوبة والمکروهة عند ربه تعالی انتهی وبالله التوفیق۔

# باب اول بیان مین مہلکات کے

اس باب مین دس فصلین ہین ہر فصل مین ذکر ایک صفت مہلکہ کا ہے اس باب
مین اگرچہ ہمارا رسالہ لسان العرفان بغایت نافع و مفصل ہے لکن اسجگہہ بیان
ان مہلکات کا دوسری شان پر کیا جاتا ہے وہ بیان واسطے اہل علم و اتقان کے
ہے جنکا حوصلہ واسطے دریافت کرنے مقاصد اعلی کے گنجایش تمام رکھتا ہے اور یہ بیان
واسطے اون لوگون کے ہے جو کم ہمت کم استعداد ہین اور فرصت نظر کی کتب مطولہ مین
نہین رکھتے ہین والله المستعان۔

# فصل اول بیان مین صفت بخل کے

الله تعالی نے فرمایا ولا یحسبن الذین یبخلون بما آتاهم الله من فضله هو خیرا
لهم بل هو شر لهم سیطوقون ما بخلوا به یوم القیامة یعنے بخیل لوگ یہ خیال
نکرین کہ یہ مال جو الله نے اونکو دیا ہے یہ کچھہ اونکے لئے بہتری ہے بلکہ بدی ہے یہ
مال دن قیامت کے اونکے گلے کا ہار ہوگا اور فرمایا الذین یبخلون و یامرون الناس
بالبخل و یکتمون ما آتاهم الله من فضله یعنے یہ خود بھی بخل کرتے ہین اور دوسرونکو
بھی بخل کرنا سکھاتے ہین اور مال کو چھپا کر رکھتے ہین راہ خدا مین صرف نہین کرتے
اور فرمایا و اما من بخل و استغنی و کذب بالحسنی فسنیسره للعسری و ما

یغنی عنہ مالہ اذا تردی یعنے جسنے بخل کیا اور بے نیاز ہوا اور نیکی کو جھٹلایا ہم اوسکو مشکل مین ڈالدینگے اوسکا مال جبکہ وہ ہلاک ہوگا کچھہ اوسکے کام نہ آئیگا اور فرمایا ما اغنی عنہ مالہ وما کسب یعنی کچھہ کام نہ آیا اوسکو مال اوسکا اور جو کچھہ کہ اوسنے کمایا تھا یہ اسلیے کہ مالدار کو اپنے مال پر گھمنڈ ہوتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ مین دولتمند ہون روپیہ خرچ کر کے سب مطلب اپنے پورے کر سکتا ہون حالانکہ یہ خیال اوسکا باطل ہے جب تقدیر پلٹتی ہے تو مال کا خرچ کرنا کچھہ کام نہین آتا بلکہ وہی مال اوسکے لیے جنجال و وبال جان ہو ولاینفع ذالجد منک الجد یہ حال تو دنیا مین ہوا اور آخرت مین جزا بخل کی بہت سخت و درشت ہے اللہ نے فرمایا والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوی بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون مراد کنز سے وہ مال ہے جسکی زکوۃ نہین دی جاتی ہے اور جسکی زکوۃ دیگئی وہ کتنا ہے ہوا اوسکا کچھہ ڈر نہین ہے لوگ اس خیال سے بخل کرتے ہین کہ مال کم ہوجائیگا یہ نہین جانتے کہ زکوۃ سے مال بڑہتا ہی گھٹتا نہین ہے

| | | | |
|---|---|---|---|
| | زکوۃ مال بدر کن کہ فضلۂ رزرا | چو باغبان ببرد بیشتر دہد انگور | |

**قال تعالی** ومن یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون یعنی جو کوئی بچا بخل نفس سے وہ اچھا رہا سستا چھوٹا حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین فرمایا ہے اول صلاح ھذہ الامۃ الیقین والزھد واول فسادھا البخل والامل رواہ البیھقی فی شعب الایمان یعنے پہلے درستی اس امت کی یہ ہے کہ امر آخرت وعقبی پر ایمان لائے یقین کرے اور دنیا مین بے رغبت ہوا اور پہلی خرابی اس امت کی یہ ہے کہ کنجوس ہو اور آرزو رکھے طول امل کا سبب غفلت ہے سرعت قیامت صغرے وکبرے سے اور بخل حب دنیا سے پیدا ہوتا ہے حب دنیا سر ہے ساری خطاؤنکا ابوہریرہ نے رفعا

Marfat.com

کہتا ہے ما من یوم یصبح العباد فیہ الا ملکان ینزلان فیقول احد ھما اللھم اعط منفقا خلفا ویقول الآخر اللھم اعط ممسکا تلفا متفق علیہ وروی ابن حبان والطبرانی بنحوہ یعنے ہر دن صبحکو دو فرشتے اوترتے ہین ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو عوض دے دوسرا کہتا ہے اے اللہ بخیل کا مال تلف کر اس حدیث کا مصداق بہت جگہہ دیکھا گیا اسما رضی سے فرمایا تھا انفقی ولا تحصی فیحصی اللہ علیک ولا توعی فیوعی اللہ علیک ارضخی ما استطعت متفق علیہ ورواہ ابوداود ایضاً یعنے خرچ کر اور مت گن کہین اللہ تجہپر نہ گنے اور بند کرکے مت رکہہ کہ اللہ تجہپر بند کرے دئے جا جہانتک تجہسے بنے اس حدیث مین بی بیون کو بخل کرنے سے منع کیا ہے کیونکہ مردون کی نسبت عورتون کو غالبًا کنجوسی زیادہ ہوا کرتی ہے اس مین اسطرف بھی اشارہ ہے کہ بخل کی جزا کم رزقی ہے جسطرح کہ انفاق کی جزا ادرار رزق ہے رضخ سے مراد ذراسی چیز ہے جیسے ٹکڑا روٹی کا یا دانہ کہجور کا یعنے دینے مین یہ شرم نکرے کہ اتنی سی بے حقیقت شی کیا دون بلکہ دئے جائے گو حقیر وقلیل ہو حدیث ابوامامہ مین مرفوعًا آیا ہے یا ابن آدم ان تبذل الفضل خیر لک وان تمسکہ شر لک ولا تلام علی کفاف وابدأ بمن تعول رواہ مسلم وزاد الترمذی فی الیہ العلیا خیر من السفلی یعنے جو تیری حاجت سے زیادہ ہو وہ تو دیگا تو یہ تیرے لئے بہتر ہے اور جو تو خرچ نکرے گا اور روک رکہے گا تو یہ تیرے لئے برا ہے ہان قدر کفاف پر کچہ اولا منا نہین ہے عیال سے شروع کر اوپر کا ہاتھہ بہتر ہے نیچے کے ہاتھہ سے یہ حدیث یہ بات بتلاتی ہے کہ اگر کفایت سے زیادہ نہین ہے تو امساک کرنا داخل بخل نہین اور خرچ کرنے مین پہلے اپنے عیال پر صرف کرے ہر خیر یا اول خویش بعدہ درویش حاجت ہر شخص کی جدا جدا ہوتی ہے امیر کا حال دوسرا ہوتا ہے اوسکے لئے بہت سامال بھی تہوڑا ہے اور فقیر کا حال اور ہوتا ہے اوسکے لئے تہوڑا مال بہی بہت ہوتا ہے سمجہدار دور اندیش

آدمی تفاوت مراتب کا اور مقدار انفاق و امساک کا سمجھ لیتا ہے منذری نے
کہا ہے الکفاف ماکف عن الحاجۃ الی الناس مع القناعۃ لایزید علی قدر
الحاجۃ والفضل مازاد علی قدر الحاجۃ ہ

| | |
|---|---|
| حرص قانع نیست بیدل ورنہ اسباب جہان | آنچہ من درکار دارم اکثرش درکار نیست |

ابوہریرہ رفعاً کہتے ہین مثال بخیل و متصدق کی ایسی ہے جیسے دو مرد لوہے کی زرہ
پہنے ہوئے ہون اونکے دونون ہاتھ سینہ و گلو تک بندہ گئے متصدق جب صدقہ
دیتا ہے تو اوسکے ہاتھ کھل جاتے ہین اور بخیل جب کچھ دینا چاہتا ہے تو ہاتھ اوسکے
چپک جاتے ہین اور ہر حلقہ اپنی جگہہ کو پکڑ لیتا ہے متفق علیہ منذری کہتے ہین
المنفق کلما انفق اتسعت علیہ النعم وسبغت ووفرت حتی تسترہ سترا کاملا
شاملا والبخیل کلما اراد ان ینفق منعہ الشح والحرص وخوف النقص فھو
بمنعہ یطلب ان یزید ماعندہ وان تتسع علیہ النعم فلا تتسع ولا تستر
منہ مایروم سترہ واللہ سبحانہ اعلم حدیث جابر مین فرمایا ہے بچو شح یعنے بخل
سے شح نے ہلاک کیا اونکو جو تمسے پہلے تھے اونسے خونریزی کرائی حرام چیزون کو
حلال ٹہیرا دیا رواہ مسلم یعنے یہ بخل کچھہ نرا گناہ لازمی نہین ہے بلکہ اس سے دوسرون
کو بھی بلا لگتی ہے بخیل کسیکو قتل کرتا ہے کسی حرام کو حلال سمجھ لیتا ہے ابوہریرہ
کہتے ہین ایک شخص نے کہا اے رسول خدا کس صدقہ کا اجر بہت بڑا ہی فرمایا تو صدقہ
دے اور ہو تو صحیح شحیح فقر سے ڈرتا ہو غنا کی امید رکھتا ہو اور دیر نکر کہ جب جان
گلے مین آئے تب تو کہے کہ فلان کا اتنا اور فلان کا اتنا ہے وہ تو اوس فلان کا
ہو ہی چکا ہے متفق علیہ اس حدیث مین جسطرح فضیلت ہے انفاق کی اسیطرح ذم
ہے بخل کی کہ بخیل مرتے دم تک خرچ نہین کرتا ہے جب مرنے لگتا ہی تب مال کی تقسیم مین
لگتا ہے حالانکہ اگر وہ اسوقت تقسیم نکرتا تب بھی ورثہ کی قسمت ہی مین جاتا اور اگر

مرنے سے پہلے راہ خدا مین صرف کر جاتا تو یہ مال خود اسکے کام آتا ؎

| | |
|---|---|
| برگ عیشی بگور خویش فرست | کس نیارد ز پس تو پیش فرست |

ابو ذر کہتے ہین کہ مین حضرت کے پاس گیا آپ سایہ کعبہ مین بیٹھے تھے مجھکو دیکھکر فرمایا هم الاخسرون ورب الکعبۃ مینے عرض کیا کہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہون کون لوگ بڑے نقصان مین ہین فرمایا جو بڑے مالدار ہین مگر جسنے دیا سامنے اور پیچھے اور داہنے بائین سے وقلیل ماھو یعنے ایسے لوگ تھوڑے ہین متفق علیہ ہر چہار جانب سے دینا کنایہ ہے سخاوت و عدم بخل سے ولہذا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے سخی قریب ہے اللہ سے قریب ہے جنت سے قریب ہے لوگون سے دور ہے آگ سے بخیل دور ہی اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگون سے قریب ہے آگ سے جاہل سخی دوست تر ہے اللہ کو عابد بخیل سے رواہ الترمذی اور حدیث ابو سعید مین کہا ہے آدمی اگر اپنی حیات مین ایکدرم صدقہ دے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ وہ سو درہم وقت موت کے صدقہ کرے رواہ ابو داود دوسرا لفظ ابو سعید کا رفعاً یہ ہے دو خصلتین ہین جو مومن مین جمع نہین ہوتین بخل و بدخلقی رواہ الترمذی اور حدیث ابوبکر صدیق مین کہا ہے داخل نہوگا جنت مین مکار اور بخیل اور منت رکھنے والا رواہ الترمذی ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے سب سے زیادہ بدتر خصلت آدمی مین شح ہالع وجبن خالع ہے یعنے حرص بخل وشدت جبن رواہ ابو داود دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہے کہ شح وایمان جمع نہین ہوتا ہے یعنے یا تو ایمان ہی ہوگا تو سخاوت کریگا یا بخیل ہوگا تو ایمان دار نہ ٹھیریگا ضدان لایجتمعان حدیث طویل ابو ہریرہ مین قصہ ابرص واقرع واعمی کا آیا ہے یہ تینون بنی اسرائیل مین تھے اللہ تعالی نے ایک فرشتہ بھیجکر اون کا امتحان لیا ابرص نے لون حسن وجلد حسن اور شتر یا اونٹ کا سوال کیا اور اقرع نے شعر حسن اور ذہاب قذر اور گاو کا سوال کیا اعمی نے آنکھین اور بکریان مانگین سبکو

Marfat.com

عافیت اور مال ملا ہر ایک کے پاس ایک ایک جنگل شتر و گاو و گو سفند کا ہو گیا پھر فرشتہ
نے ہر ایک کے پاس اوسیکی اگلی صورت مین آکر کہا کہ مین ایک مرد مسکین ہون اسد نی
تجھکو یہ دیا دہ دیا تو مجھے اتنا دے کہ مین اپنا سفر پورا کرون ابرص نے کہا حقوق بہت
ہین اوسنے کہا مین تجھکو پہچانتا ہون تو ابرص تھا یہ مال اسد نے تجھکو دیا ہے کہا نہین
مین تو اسکا وارث آبا و اجداد سے ہوا ہون فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہو تو اسد تجھکو
پھر ویسا ہی کر دے بعدہ اقرع کے پاس گیا اوسنے بھی اسی طرح کہا فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا
ہو تو اسد پھر تجھکو ویسا ہی کر دے پھر اندھا بن کر پاس اعمی کے آیا اور کہا جسنے تجھکو آنکھین
دی ہین اوسکے نام پر مانگتا ہون اتنا دے کہ مین سفر سے گھر تک پہنچ جاؤن اوسنے کہا
کہ ہان اسد ہی نے میری بینائی پھیر دی ہے تو جتنا چاہے لیلے اور جتنا چاہے چھوڑ دے
واسد مین آجکے دن کسی چیز مین بخل نکرون گا فرشتے نے کہا امسک مالک فانما ابتلیتم
فقد رضی عنک وسخط علی صاحبیک متفق علیہ بطولہ یعنے تو اپنا مال رکھ تم سب
کا امتحان ہوا اسد تجھسے راضی رہا اور تیرے دونون یارون سے ناخوش ہوا حدیث دلیل
ہے اسبات پر کہ اسد سخاوت و شکر سے راضی ہوتا ہے اور بخل و کفران نعمت سے ناراض
بخل و ناشکری کرنے سے ابرص و اقرع مسخوط خدا ٹھیرے اور سخاوت و شکر گذاری سے
اعمی محبوب ہوا غرضکہ وہ دونون اسد کے ناشکر نکلے اسد کی نعمت کا انکار کیا بخل کیا
بات بنائی جھوٹ بولے یہ اندھا شکر گزار نکلا اسد کی نعمت کا مقر ہوا سخاوت کی سچ
بولا حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے کیا نہ بتاؤن مین تمکو کہ بہت بد درجہ لوگون مین
کون شخص ہے کہا ہان فرمایا الذی یسأل باللہ ولا یعطی بہ رواہ احمد یعنے وہ شخص
جو اسد کا نام لیکر مانگے اور اوسکو کچھ نملے معلوم ہوا کہ جب کوئی یون مانگے کہ اسد مجھکو
کچھ دے تو اوسکو ضرور کچھ دے اگرچہ شے حقیر ہو ورنہ وہ بڑا بخیل ٹھریگا اور یہ محروم
سب سے زیادہ کمدرجہ ہوگا کیونکہ اوسنے اسد کے نام مبارک کی کچھ قدر و قیمت

Marfat.com

نہ سمجھے حالانکہ جو کچھہ اوسکے پاس ہے وہ سب اللہ ہی کا دیا ہوا ہے اور اب بہی اللہ ہی
کی ملک ہی پہر اوسکے نام پر ندینا اور اس درجہ بخل کرنا اگر شقاوت نہین ہے تو پہر کیا ہے
اور یہ سائل اسلئے نہایت کم درجہ ٹہیرا کہ سوال کرنا حرام تہا اسنے سوال کیا اور وہ بہی
اللہ کے نام سے اسنے کچہہ قیمت اپنے معبود کی نہ سمجھی کہ ایک ادنے کے سامنے اوسکو شفیع
لے گیا اور پہر بہی محروم رہا ابو ہریرہ رضی رفعًا کہتے ہین سخا ایک درخت ہے جنت مین
جو کوئی سخی ہوتا ہے وہ ایک شاخ اوسکی پکڑیگا وہ شاخ اوسکو نہ چھوڑے گی یہانتک
کہ جنت مین لیجائیگی اور بخل ایک درخت ہی آگ مین جو کوئی بخیل ہوگا وہ اوسکی ایک شاخ
پکڑیگا وہ شاخ اوسکو نہ چھوڑے گی یہانتک کہ آگ مین لیجائے گی رواہ البیہقی فی
شعب الایمان بلال کہتے ہین حضرت نے فرمایا یا بلال مت فقیرا ولا تمت غنیا مینے
عرض کیا یہ کیونکر فرمایا جو تجہکو ملے اوسکو مت چہپا رکھہ اور جب تجہسے کوئی مانگے
تو منع مت کر مینے کہا کیف لی بذلک فرمایا ھو ذاک او النار رواہ الطبرانی وابو الشیخ
والحاکم وقال صحیح الاسناد وعندہ قال لی الق اللہ فقیرا ولا تلقہ غنیا و
الباقی بنحوہ اس حدیث مین مبالغہ فرمایا ہے نفی بخل مین اور ترغیب شدید دی ہی
سخا پر ان آیات واحادیث کے مقابلہ مین وہ آیات و حدیث ہین جنمین فضیلت انفاق
وسخا و ایثار کے آئی ہے لکن وہ اسجگہہ مقصود نہین کیونکہ مطلوب دور کرنا رذیلہ
بخل وشح وامساک کا ہے نہ ثابت کرنا فضیلہ سخا کا دعا ماثور مین آیا ہے اللھم انی
اعوذ بک من البخل **حکایت** زمانہ حضرت مین ایک رونے والے ایک شہید پر روئے
اور کہا واشھیداہ فرمایا تجھے کیونکر معلوم ہوا کہ وہ شہید ہوا ہے شاید اوسنے
کوئی بات بیفائدہ کہی ہو یا بخل کیا ہو علی مرتضی رض کہتے ہین اللہ دشمن رکہتا ہے بخیل کو
اوسکی حیات مین اور سخی کو وقت اوسکے موت کے عمر بن عبد العزیز کی بہن نے کہا
اف ہی بخیل کو اگر بخل پیرہن ہوتا تو مین ہرگز اوسکو نہ پہنتی اگر رستہ ہوتا تو ہرگز اوس



Marfat.com

راہ پر نہ چلیے بشر نے کہا البخیل لا غیبۃ لہ یہ اسلیے کہ حضرت نے فرمایا تھا انشاذالبخیل
پھر کہا کہ دیکھنا طرف بخیل کے دلکو سخت کرتا ہے ملاقات بخیل کی مومن کے دل پر ایک
کرب ہوتی ہے **حکایت** یحییٰ علیہ السلام نے ابلیس کو دیکھا کہا مجھے بتا کہ توکسکو
بہت دوست رکھتا ہے اور کسکو بڑا دشمن جانتا ہے کہا مجھکو مومن بخیل بہت محبوب
ہے اور فاسق سخی بہت دشمن کہا کیون کہا اسلئے کہ بخیل کے بخل نے مجھکو کفایت
کی اور فاسق سخی سے مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہین اللہ اوسکے سخا پر اوسکو قبول نکرلے
پھر پیٹھ پھیر کر چلدیا اور کہا لولا انک یحیی لما اخبرتک یعنے اگر تو یحییٰ نہوتا تو مین
کبھی تجھکو یہ بات نہ بتاتا **سعدی** رحمہ اللہ تعالے نے کہا ہے ؎

| | |
|---|---|
| اگر چرخ گردد بکام بخیل | ور اقبال باشد غلام بخیل |
| وگر در کفش گنج قارون بود | وگر تا بعرش ربع مسکون بود |
| نیرزد بخیل آنکہ نامش بری | وگر روزگارش کند چاکری |
| مکن التفاتے بمال بخیل | مبر نام مال و منال بخیل |
| بخیل ار بود زاہد بحر و بر | بہشتی نباشد بحکم خبر |
| بخیل ارچہ باشد توانگر بمال | بخواری چو مفلس خورد گوشمال |
| سخیان ز اموال بر میخورند | بخیلان غم سیم و زر میخورند |

**باب ہشتم گلستان** مین کہا ہے مال از بہر آسایش عمر ست نہ عمر از بہر گرد کردن
مال عاقلی را پرسیدند نیکبخت کیست و بدبخت چیست گفت نیکبخت آنکہ خورد و کشت
و بدبخت آنکہ مرد و ہشت ؎

| | |
|---|---|
| مکن نماز بران ہیچکس کہ ہیچ نکرد | کہ عمر در سر تحصیل مال کرد و نخورد |

**حکمت** موسے علیہ السلام قارون را نصیحت کرد کہ احسن کما احسن اللہ
الیک نشنید عاقبتش شنیدی ؎

Marfat.com

| | |
|---|---|
| آنکس کہ بدینار و درم خیر نیندوخت | سر عاقبت اندر سر دینار و درم کرد |
| خواہی متمتع شوی از نعمت دنیا | با خلق کرم کن چو خدا با تو کرم کرد |

حکمت دو کس رنج بیہودہ بردند و سعی بیفایدہ کردند یکے آنکہ اندوخت و نخورد دیگر آنکہ آموخت و نکرد حکمت جوانمردیکہ بخورد و بدہد بہ از عابدی کہ بہرد و بنہد

# فصل دوم بیان مین کبر کے

قال تعالی ولا تصعر خدك للناس ولا تمش فی الارض مرحا ان الله لا یحب کل مختال فخور یعنے لال نکر اپنا گال واسطے لوگون کے اور ست چل زمین مین اترا تا اللہ دوست نہین رکھتا ہر کسی اترانے ناز کرنے والے کو وقال تعالی اس آیت مین منع کیا ہے اعراض عن الناس سے بطور تکبر کے اور عجب سے بہی نہی فرمائی ہے تلك الدار الاخرة نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقین یعنے آخرت کا گہر اون لوگون کے لئے ہے جو ارادہ علو و فساد کا زمین مین نہین رکہتے مراد اس سے کبر ہے اور فرمایا ساصرف عن ایاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق یعنے ہم پہیر دینگے اپنی آیتون سے اون لوگون کو جو ناحق زمین مین تکبر کرتے ہین معلوم ہوا کہ اہل کبر آیات خدا سے مصروف ہوتے ہین یہ دلیل ہے اونکے بے ایمان ہونے پر وقال تعالی کذلك یطبع الله علی کل قلب متکبر جبار اسیطرح مہر لگا دیتا ہے اللہ ہر دل متکبر ستمگار پر معلوم ہوا کہ متکبرون کے دل پر اللہ کی طرف سے مہر لگ جاتی ہے کوئی وعظ اون مین اثر نہین کرتا وقال تعالی وخاب کل جبار عنید یعنے زیان کار رہوا ہر تکبر و عناد کرنے والا اور فرمایا انه لا یحب المستکبرین یعنے دوست نہین رکہتا ہے اللہ تکبر کرنے والون کو

Marfat.com

قال تعالی لقد استکبروا فی انفسہم وعتوا عتوا کبیرا تکبر کیا اونہون نے اپنے جی مین اور سخت سرکش ہو گئے اور فرمایا ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین جو لوگ تکبر کرتے ہین میری عبادت کرنے سے وہ داخل ہونگے جہنم مین عنقریب ذلیل ہو کر قرآن عظیم مین مذمت کبر کی بہت آئی ہے اور حضرت نے حدیث حارثہ بن وہب مین فرمایا ہے کیا خبر دون مین تمکو اہل جنت کی ہر ضعیف متضعف ہی اگر قسم کھالے اللہ پر تو اللہ اوسکو سچا کر دے کیا خبر دون مین تمکو اہل نار کی ہر جفا کار غلیظ طبع متکبر ہی متفق علیہ معلوم ہوا کہ انجام کبر کا آخرت مین دوزخ ہے ابن مسعود کا لفظ رفعا یہ ہے لا یدخل الجنۃ احد فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من کبر رواہ مسلم نجائیگا جنت مین ہر وہ کوئی جسکے دل مین برابر ایکدانہ رائی کے کبر ہوگا دوسرا لفظ انکا یون ہے کہ داخل نہوگا بہشت مین وہ شخص جسکے دل مین برابر ایکذرہ کے کبر ہوگا رواہ مسلم اسی حدیث مین تفسیر کبر کی مرفوعا یون آئی ہی الکبر بطر الحق وغمط الناس رواہ مسلم یعنے کبر یہ ہے کہ حق کو رد کرے اور لوگون کو حقیر رکھے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی تین شخص ہین کہ اسدن قیامت کو اونسے نہ بات کریگا نہ اونکو پاک کریگا نہ اونکی طرف دیکھیگا بلکہ اونکے لئے عذاب الیم ہوگا ایک شیخ زانی دوسرا بادشاہ دروغگو تیسرا عیالدار مستکبر رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کبریا میری چادر ہی عظمت میری ردا ہی جو کوئی کسی ایک چیز مین بھی ان دونون چیزونمین سے مجھسے جھگڑیگا مین اوسکو آگ مین لیجاؤنگا یا اندر آگ کے پھینکدونگا رواہ مسلم معلوم ہوا کہ کبر خصائص رب العزت سے ہی بندہ اوس مین کبھی طمع نکرے ؎

| | |
|---|---|
| مرا او را رسد کبریا و منی | کہ ملکش قدیم ست و ذاتش غنی |

سلمہ بن الاکوع رفعا کہتے ہین لا یزال الرجل یذھب بنفسہ حتی یکتب فی الجبارین فیصیبہ ما اصابھم رواہ الترمذی یعنی ہمیشہ آدمی اپنے نفس کو

بڑہائے جاتا ہے یہانتک کہ جبار دن مین لکھہ لیا جاتا ہے پہر جو بلا اونکو پہونچی تہی وہی
بلا اسکو پہونچتی ہی عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ نے رفعًا کہا ہے یحشر المتکبرون امثال
الذر یوم القیامۃ فی صور الرجال یغشاھم الذل من کل مکان یساقون
الی سجن فی جھنم یسمی بولس تعلوھم نار الانیار یسقون من عصارۃ
اھل النار طینۃ الخبال رواہ الترمذی واللفظ لہ وقال حدیث حسن
والنسائی یعنے تکبر کرنے والے قیامت مین چونٹیون کی شکل مین حشر کیے جائینگے
ہر طرف سے اونکو خواری گہیرے گی اونکو طرف ایک قیدخانہ کے ہانکین گے جسکا
نام بولس ہے اونپر سب سے بڑی آگ چڑہی گی اونکو نچوڑ دوزخیون کا پلایا جائیگا
یعنے پیپ اور زرد آب اس حدیث مین بیان ہے اہل کبر کی سزا جزا کا عیاذًا
باللہ عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر کہا اے لوگو تم خاکساری کرو مینے حضرت
کو سنا ہے فرماتے تہے جو کوئی خاکساری کرتا ہے واسطے اللہ کے اللہ اوسکو
بلند رتبہ کر دیتا ہے وہ اپنے نفس مین چہوٹا اور لوگون کی آنکھون مین بڑا ہوتا ہی
اور جو کوئی تکبر کرتا ہے اللہ اوسکو گہٹا دیتا ہے وہ لوگون کی آنکھون مین
صغیر اور اپنے نفس مین کبیر ہوتا ہے یہانتک کہ وہ اونکے نزدیک کتے اور سور
سے بھی ذلیل و حقیر تر ہو جاتا ہے رواہ البیہقی فی شعب الایمان یہ ایسی بات
ہے کہ اسکا تجربہ ہر زمان و مکان مین موجود ہے متکبر ہمیشہ نزدیک خلق کے
حقیر و ذلیل و خوار و زار سمجہا جاتا ہے اور متواضع و خاکسار ہمیشہ مکرم و معظم و
محترم رہتا ہے حدیث عیاض بن حمار مین فرمایا ہے اللہ نے مجکو وحی کی ہے کہ
تم خاکساری کرو یہانتک کہ کوئی شخص کسی شخص پر فخر نکرے رواہ مسلم و ابوداؤد
وابن ماجۃ فخر کرنا داخل کبر ہے ثوبان نے رفعًا کہا ہے جو شخص مر گیا اور وہ
کبر و غلول و دین سے بری تہا وہ جنت مین جائیگا رواہ الترمذی واللفظ

Marfat.com

لہ والنسائی وابن ماجۃ وابن حبان وقال الحاکم صحیح علی شرطہما ابو سعید
خدری کا لفظ یہ ہے من تکبر علی اللہ درجۃ یضعہ اللہ درجۃ حتی یجعلہ فی اسفل سافلین
الحدیث رواہ ابن ماجۃ وابن حبان یعنے جو کوئی اللہ پر ایکدرجہ تکبر کرتا ہے اللہ
اوسکو ایکدرجہ گھٹا دیتا ہے یہانتک کہ اوسکو اسفل سافلین یعنے جہنم کی تہ مین رکھتا ہے
ابن مسعود کہتے ہین من تطاول تعظیما یخفضہ اللہ رواہ الطبرانی یعنے جو کوئی
تعظیم کی راہ سے بلند ہوتا ہے تو اللہ اوسکو پست کر دیتا ہے ابن عمر رفعاً کہتے ہین
تم بچو کبر سے آدمی مین کبر ہوتا ہے اور اوسپر ایک ہی عبا رہے رواہ الطبرانی ورواتہ
ثقات معلوم ہوا کہ کبر فعل قلب ہے محتاج آدمی مین بھی تکبر ہوتا ہے حدیث جابر
مین فرمایا ہے بہت دور مجھسے نشست مین دن قیامت کے متفیہق یعنے متکبر لوگ
ہون گے رواہ الترمذی واحمد والطبرانی اور حدیث حذیفہ مین فقط مستکبر کو
شر عباد اللہ کہا ہے رواہ احمد ابو سعید خدری رفعاً کہتے ہین جنت ونار مین حجت
ہوئی نار نے کہا مجھمین جبارین متکبرین ہونگے بہشت نے کہا مجھمین ضعفا و مسلمین ہونگے
اللہ نے دونون کے بیچمین یہ فیصلہ کیا کہ اے جنت تو میری رحمت ہے مین جسکو چاہون
تجھسے رحمت کرون اور اے دوزخ تو میرا عذاب ہے مین جسکو چاہون تجھسے عذاب
کرون مجھپر تم دونون کا بھرنا واجب ہے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ تکبر والے جہنم مین
جائینگے حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من
کبر کبہ اللہ لوجہہ فی النار رواہ احمد ورواتہ رواۃ الصحیح یعنے اللہ تکبر
کرنے والے کو اوندہے منہ آگ مین ڈالیگا اگرچہ برابر ایکدانہ رائی کے کبر رکھتا ہوگا
عقبہ بن عامر کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ جو مرا اور اوسکے دل مین برابر دانہ رائی کے کبر تہا
اوسکے لئے جنت حلال نہین ہوتی نہ وہ جنت کی ہوا پاتا ہے اور نہ اوسکو دیکھیگا رواہ
احمد بسند ضعیف ابن عمر نے رفعاً کہا ہے تمسے پہلے ایک شخص اپنی ازار کہینچکر اتراتا

Marfat.com

چلتا تہا وہ زمین مین دہس گیا قیامت تک زمین مین دہستا چلا جائیگا رواہ البخاری
والنسائی وغیرہما ابو سعید خدری کا لفظ یہ ہے کہ ایک آدمی تمسے پہلے دو چادر سبز
مین اترا تا چلتا تہا اللہ نے زمین کو حکمدیا کہ اوسکو پکڑلے اوسنے پکڑلیا اب وہ زمین
مین دہستا چلا جاتا ہے قیامت تک رواہ احمد والبزار باسانید احدہما صحیح بھی فی
الصحیح جابر کا لفظ یہ ہے ایک شخص ایک حلہ سرخ مین نازسے چلتا تہا اور اترا تا جاتا تہا اللہ
نے اوسکو زمین مین دہسا دیا وہ قیامت تک دہستا چلا جائیگا رواہ البزار ورواتہ
رواۃ الصحیح ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ ایک شخص اپنے حلہ مین اپنے نفس پر اترا تا چلتا تہا
سر مین کنگہی کئے ہوئے تہا اتنے مین اللہ نے اوسکو زمین مین خسف کردیا وہ قیامت تک
خسف ہوتا رہیگا رواہ البخاری ومسلم ابن عمر رفعًا سمعًا کہتے ہین من تعظم فی نفسہ
واختال فی مشیتہ لقی اللہ تبارک وتعالی وھو علیہ غضبان رواہ الطبرانی
وقال صحیح علی شرط مسلم یعنے جو کوئی اپنے نفس مین بڑا اور اپنی چال مین نازان
ہوگا وہ اللہ سے ایسی حال مین ملیگا کہ اللہ اوسپر غضبناک ہوگا معلوم ہوا کہ عمدہ لباس
پہنکر ناز نخرے سے چلنا اور اپنی جان کو بڑا اور دوسرون کو حقیر جاننا موجب خسف
وعذاب کا ہے اللہ نے فرمایا ہے انك لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا
یعنے تو جو اترا کر چلتا ہے سو تو کچھ زمین کو پہاڑ نہ ڈالیگا اور نہ طول مین پہاڑون تک
پہنچیگا حدیث ابو موسے مین فرمایا ہے جہنم مین ایک بیابان ہے اوسکو ہبہب کہتے
ہین اللہ پر حق ہے کہ ہر جبار عنید کو اوس مین ساکن کرے رواہ ابو یعلی والطبرانی
وقال الحاکم صحیح الاسناد وہب کہتے ہین اللہ نے جب جنت کو بنایا تو فرمایا کہ تو حرام
ہی ہر متکبر پر **حکایت** مصعب بن زبیر نے احنف بن قیس سے کہا تہا مجھے آدمی
پر تعجب آتا ہے تکبر کرنے سے کہ دوبار تو وہ جائے بول سے نکلا ہے پھر جبار آسمان
کا معارضہ کرتا ہے۔

از شکم تا بکنار آمدہ / ازرہ بول دو بار آمدہ

محمد بن حسین بن علی کہتے ہین جسکے دل مین جتنا کبر آتا ہے اوتنی ہی عقل اوسکی جاتی رہتی ہے سلیمان سے پوچہا تہا وہ کون گناہ ہے جسکے ہوتے ہوئے کوئی نیکی بکار آمد نہین ہوتی کہا کبر بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اسباب کبر کے ساتہہ ہین ایک علم دوسرا عمل تیسرا نسب وحسب چوتہا جمال پانچوان مال چہٹا قوت وشدت بطش ساتوان کثرت اتباع وانصاران اسباب کی تفصیل ہمنے کتاب مکارم الاخلاق مین لکہی ہے یہ خلق مذموم ہر شخص مین ہوتا ہے کم کوئی اس عادت سے خالی رہتا ہے اسلئے اسکا دور کرنا فرض لازم ہے یہ ازالہ نری تمنا سے حاصل نہین ہوتا بلکہ معالجہ واستعمال ادویۂ قامعہ سے میسر آتا ہے سعدی رحنے فرمایا ہے ؎

تکبر مکن زینہار اے پسر / کہ روزے زدستش درآئی بسر
تکبر ز دانا بود ناپسند / غریب آید این معنے از ہوشمند
تکبر بود عادت جاہلان / تکبر نیاید ز صاحبدلان
تکبر عزازیل را خوار کرد / بزندان لعنت گرفتار کرد
کسے را کہ خصلت تکبر بود / سرش پر غرور از تکبر بود
تکبر بود مایۂ مدبرے / تکبر بود اصل بدگوہرے

## فصل سوم بیان مین عجب کے

قال تعالیٰ لا تفرح ان اللہ لا یحب الفرحین قوم نے یہ بات قارون سے کہی تہی کیونکہ اوسکو اپنے خزانون پر ناز تہا اور فرمایا ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا اسکو بطور انکار کے عجب پر ذکر کیا ہے اور فرمایا وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا معلوم ہوا کہ عجب عمل مین بھی ہوتا ہے حدیث انس مین

فرمایا ہے لولم تذنبوا لخشیت علیکم ما ھو اکبر منہ العجب رواہ البزار باسناد
جید یعنے عجب گناہ سے بہی بڑہ کر ہے ابوہریرہ کا لفظ رفعًا یہ ہے باز رہین لوگ فخر کرنے
سے ساتہہ باپ دادون کے جو مر گئے ہین وہ تو کوئلے ہین جہنم کے یا خوار تر ہین اللہ پر
جُعل سے جو لڑکاتا ہے چرکین کو اپنی ناک سے اللہ نے تم سے فخر و کبر جاہلیت کو دور کر دیا اب تو
مومن تقی ہے یا فاجر شقی سب لوگ اولاد آدم ہین اور آدم مٹی سے بنائے گئے ہین رواہ
ابوداود والترمذی واللفظ لہ وقال حدیث حسن معلوم ہوا کہ باپ دادون پر اترانا
داخل عجب ہے مفاخرت و خیلاء سے عجب حاصل ہوتا ہے حضرت نے فرمایا ہے تین چیزین
مہلکات ہین ایک شح مطاع دوسری ہوائے متبع تیسرے عجب کرنا آدمی کا اپنے نفس
پر اور ابو ثعلبہ سے فرمایا تہا کہ جب دیکہے تو ان تین چیزون کو تو لازم پکڑ اپنی جان کو
ابن مسعود نے کہا ہے ہلاک دو چیزون بیچ ہے ایک نا امیدی خدا سے دوسرے عجب کرنا اللہ
نے فرمایا ہے فلا تزکوا انفسکم تم اپنی جان کو بہتر نکہو یعنے جب کوئی عمل خیر تم سے ہو تو یہ
نکہو کہ ہمنے یہ کیسا اچہا کام کیا مطرف نے کہا اگر مین ساری رات سوتا رہون تو یہ دوست
تر ہے مجہکو کہ مین ساری رات عبادت کرون اور صبح کو معجب اوٹہون **حکایت**
بشر بن منصور نے لنبی نماز پڑہی ایک آدمی اونکو دیکہہ رہا تہا بعد نماز کے اوس سے
کہا تو عجب نکرنا ابلیس نے مدت دراز تک ہمراہ ملائکہ کے عبادت کی تہی پہر اوسکا انجام
جو ہوا وہ معلوم ہے عائشہ سے پوچہا تہا آدمی برا کب ہوتا ہے کہا جب آپکو اچہا سمجہے
عُجب سے کبر پیدا ہوتا ہے اور وہ ایک سبب ہے منجملہ اسباب کبر کے اور جب یہ عجب
ساتہہ اللہ کے ہوتا ہے تو آدمی اپنے گناہون کو بہول جاتا ہے اور تفقد ذنوب سے
بے نیاز ہو جاتا ہے اور جو گناہ اوسکو یاد ہوتے ہین اون کو حقیر سمجہتا ہے نہ کبیر اسلئے
کچہہ تدارک اونکا نہین کرتا اور عبادت و عمل کرنے کی منت اللہ پر رکہتا ہے اور اللہ
کی نعمت کو فراموش کرتا ہے جب عُجب آتا ہے تو آفات عجب سے بالکل اندہا ہو جاتا ہے



Marfat.com

اوسکی سعی برباد جاتی ہے کیونکہ جب عمل خالص نہوا تو وہ بیکار ٹھرتا ہے تفقد اعمال کا وہی شخص کرتا ہے جسکو خوف دامنگیر حال ہوتا ہے اور معجب اپنی نفس ورائے پر مغتر ہے اور اللہ کے مکر و عذاب سے امن مین ہوگیا ہے وہ آپکو نزدیک خدا کے صاحب رتبہ سمجھتا ہے اور بسبب عمل کے خدا پر منت رکہتا ہے اور آپ اپنی تعریف کرتا ہے اور کسی کی وعظ پر کان نہین رکہتا اور جو اوس سے زیادہ عالم ہے اوس سے سوال کرنے کو عیب جانتا ہے اور اپنی رائے و تدبیر پر نازش کرتا ہے اگرچہ وہ رائے اوسکی خطا ہوا اور غیر کو بنظر جہل دیکہتا ہے انا ولا غیری کا ڈنکا بجاتا ہے اور ہمچون دیگرے نیست کہنے لگتا ہے اسباب عجب کے وہی ہین جو اسباب کبر کے ہین غرضکہ فخر و ناز کرنا کسی بات پر اور اترانا کسی وصف پر جیسے مال و جمال و قوت و نسب و حسب و کثرت اولاد و خدم و غلمان و رائے خطا وغیرہا پر داخل عجب ہے۔

## فصل چہارم بیان مین ریا کی

قال تعالی وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء اور فرمایا کالذی ینفق مالہ رئاء الناس اور فرمایا یراؤن الناس ولا یذکرون اللہ الا قلیلا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے ان اللہ لا ینظر الی صورکم واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم رواہ مسلم اللہ نہین دیکہتا ہے تمہاری صورتون اور مالون کو وہ تو تمہارے دل اور اعمال کو دیکہتا ہے یعنی اسکی نظر دل پر پڑتی ہے کہ دل مین یقین و صدق و اخلاص ہے یا قصد ریا و سمعہ ہے اور اعمال پر نظر پڑتی ہے کہ صالح ہین یا فاسد اوسکو کچہہ غرض اس سے نہین ہے کہ تم گورے ہو یا کالے اور تمہارا مال کم ہے یا زیادہ دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا رفعا یہ ہے اللہ نے فرمایا مین بڑا غنی ہون شریکون مین شرک سے جسنے شریک کیا کسی

عمل مین میرے غیر کو توبین اوسکو مع اوسکے شرک کے چھوڑ دیتا ہون وفی روایۃ
انا منہ بری ھو للذی عملہ یعنے مین اوس سے بیزار ہون وہ عمل اوسیکے لیے ہوا
جسکے لیے اوسنے کیا ہے رواہ مسلم کتاب مکارم الاخلاق مین کہا ہے کہ اس حدیث
سے استدلال ہو سکتا ہے منع تصور شیخ پر وقت مراقبہ کے کیونکہ یہ تصور شل ریا کی ایک
شرک خفی ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا
صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا مراد شرک سے اس آیت مین ریا ہی ابو سعید
بن ابی فضالہ رفعًا کہتے ہین اللہ تعالی قیامت مین لوگون کو اوسدن جمع کرے گا
جسکے ہونے مین کچھ شک وشبہہ نہین ہے پھر ایک منادی ندا کرے گا کہ جسنے کسی عمل
اللہ مین کسی کو شریک کیا ہو وہ اپنا ثواب غیر اللہ سے مانگے کیونکہ اللہ شرکا مین سب
سے زیادہ غنی تر ہے شرک سے رواہ احمد حدیث انس مین رفعًا آیا ہے کہ کافی ہر
آدمی کو اتنی برائی کہ دین یا دنیا مین انگشت نما ہو مگر جسکو اللہ بچائے رواہ البیہقی
فی شعب الایمان معاذ بن جبل رفعًا کہتے ہین ان یسیر الریاء شرک رواہ ابن ماجۃ
والبیھقی یعنے ذرا سی ریا بھی شرک ہوتی ہے شداد بن اوس کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ جسنے
نماز پڑھی دکھانے کو اوسنے شرک کیا جسنے روزہ رکھا دکھانے کو اوسنے شرک کیا جسنے
صدقہ دیا دکھانیکو اوسنے شرک کیا رواہ احمد یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ ہر عبادت مین
ریا کو دخل ہے اور ریا شرک ہی بعض اہل علم نے کہا ہے کہ شرک کے ستر دروازے ہین
اونمین سے ایک ریا بھی ہے جسطرح کہ بدعت کے بہتر۷۲ دروازے ہین اور ان مین سے
ایک بدعت حسنہ بھی ہے ابو سعید خدری کہتے ہین ایکدن ہم ذکر دجال کا کر رہے تھے
کہ اتنے مین حضرت آئے فرمایا کیا خبر ندون مین تمکو اوس چیز کی جسکا ڈر ہے مجکو تم پر مسیح
دجال سے بھی بڑھ کر ہمنے کہا ہان فرمایا الشرک الخفی ان یقوم الرجل فیصلی فیزید
صلاتہ لما یری من نظر رجل رواہ ابن ماجۃ یعنے کسی شخص کے دیکھنے کی وجہ

سے نماز زیادہ کردے کہ یہ شرک خفی ہے حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ ریا کا فتنہ دجال
کے فتنہ سے بھی زیادہ ترخوفناک ہی حدیث محمود بن لبید مین فرمایا ہے اخوف ما اخاف
علیکم الشرک الاصغر قالوا یا رسول اللہ وما الشرک الاصغر قال الریاء
رواہ احمد یعنے بڑا ڈر مجکو تمپر چھوٹے شرک کا ہے کہا وہ کیا ہے فرمایا ریا بیہقی نے اس
روایت مین اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ اللہ تعالی دن جزاء عمل کے فرمائیگا کہ جاو تم
پاس اونکے جنکو تم دنیا مین دکہاتے تہے دیکہو تمکو اونکے پاس کیا جزاء و خیر ملتی ہے مین
کہتا ہون بیان ریا کا اور ذکر اوسکے علاج کا احیاء العلوم سے بہتر کسی دوسری کتاب
مین نہوگا دقائق و مداخل اس صفت مہلکہ کے بے نہایت ہین مختصر علاج یہ ہے کہ انسان
اپنے حسنات کو اسطرح چہپاے جسطرح کہ کوئی اپنی سیئات کو مخفی رکہتا ہے حدیث
طویل ابو ہریرہ مین رفعاً آیا ہے کہ اللہ تعالی دن قیامت کے شہید و قاری و عالم
و مالدار ریاکار کو قائل کرکے حکم دیگا کہ اونکو منہہ کے بل گہسیٹ کر دوزخ مین
ڈالدو رواہ مسلم والنسائی والترمذی وحسنہ وابن حبان بطولہ او حدیث
ابی بن کعب مین فرمایا ہے جو کوئی کام آخرت کا واسطے دنیا کے کرتا ہے اوسکا حصہ
آخرت مین کچہہ نہوگا رواہ البیہقی واحمد وابن حبان وقال الحاکم صحیح الاسناد ابو ہند داری
سمعًا رفعًا کہتے ہین من قام مقام ریاء وسمعۃ راأی اللہ بہ یوم القیامۃ وسمع
رواہ احمد باسناد جید والبیہقی والطبرانی یعنے جو کوئی عمل دکہانے سنانے کو
کرتا ہے اللہ تعالی دن قیامت کو اوسے دکہائے سنائیگا یعنے رسوا و فضیحت کردیگا
حدیث ابو ہریرہ مین رفعاً آیا ہے کہ تم پناہ مانگو جب الحزن سے کہا وہ کیا ہی فرمایا ایک
جنگل ہے جہنم مین خود جہنم اوس سے ہر دن سو بار پناہ مانگتی ہے پوچھا اوس مین
کون لوگ جائین گے فرمایا جو اپنے اعمال دکہانے کو کرتے ہین رواہ الترمذی وقال
غریب ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے اعدّ للقراء المرائین باعمالہم حدیث محمود بن لبید

مین فرمایا ہے بچو تم شرک سرائر سے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا آدمی کھڑے ہو کر اچھی طرح نماز پڑہی اسلیئے کہ لوگ اوسکو دیکھہ رہے ہین سو یہ شرک سرائر ہے رواہ ابن خزیمہ ؎

| | |
|---|---|
| کلید در دوزخ ست آن نماز | کہ در چشم مردم گزاری دراز |

ابو موسیٰ اشعری کہتے ہین حضرت نے ایکدن ہمکو خطبہ سنایا فرمایا اے لوگو بچو اس شرک سے کہ یہ رفتار مورچہ سے بھی زیادہ مخفی تر ہے کسینے کہا جبکہ وہ ایسا مخفی ہے تو ہم کسطرح اوس سے بچین فرمایا کہو اللھم انا نعوذ بك من ان نشرك بك شیئا نعلمه ونستغفرك لما لا نعلمه رواہ احمد والطبرانی وزاد ابو یعلی یقول کل یوم ثلاث مرات سعدی علیہ الرحمہ نے گلستان مین لکہا ہے حکایت زاہدے مہمان پادشاہے بود چون بطعام بنشستند کمتر ازان خورد کہ ارادت او بود چون بنماز برخاستند بیشتر ازان کرد کہ عادت او بود تا ظن صلاح در حق وے زیادت کنند ؎

| | |
|---|---|
| ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابے | کین رہ کہ تو میروی بترکستان ست |

چون بمقام خود آمد سفرہ خواست تا تناول کند پسرے داشت صاحب فراست گفت اے پدر چرا در مجلس سلطان طعام نخوردی گفت در نظر ایشان چیزے نخوردم کہ بکار آید گفت نماز را ہم قضا کن کہ چیزے نکردی کہ بکار آید ؎

| | |
|---|---|
| اے ہنرہا نہادہ برکف دست | عیبہا برگرفتہ زیر بغل |
| تا چہ خواہی خریدن اے مغرور | روز درماندگی بسیم دغل |

**حکایت** عابدے را پادشاہے طلب کرد اندیشید کہ داروے بخورم تا ضعیف شوم تا مگر اعتقادے کہ در حق من دارد زیادت کند آوردہ اند کہ داروی قاتل بود بخورد و بمرد ؎

| | |
|---|---|
| چون بندہ خداے خویش خواند | باید کہ بجز خدا نداند |

Marfat.com

# فصل پنجم بیان مین حسد کے

حسد کہتے ہین تمنای زوال نعمت کو صاحب نعمت سے خواہ وہ نعمت دین مین
ہو یا دنیا مین **قال تعالی** ام یحسدون الناس علی ما آتاھم اللہ
من فضلہ کیا وہ حسد کرتے ہین لوگون پر جو دیا ہے اللہ نے اونکو اپنے فضل سے
مال ہو یا کمال اور فرمایا ومن شر حاسد اذا حسد معلوم ہوا کہ شر حسد لائق پناہ
مانگنے کے ہوتا ہے حدیث انس مین فرمایا ہے لا تباغضوا ولا تحاسدوا متفق علیہ
یعنے تم آپسمین بغض وحسد نکرو اور ابوہریرہ کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ بچو تم حسد سے حسد کھا
جاتا ہے نیکیون کو جسطرح کہ آگ لکڑی وکھانس کو کھا جاتی ہے رواہ ابوداود
دوسرا لفظ یہ ہے لا تنافسوا متفق علیہ تحاسد وتنافس ایک چیز ہے زبیر کا لفظ ہے
حضرت نے فرمایا دب الیکم داء الامم قبلکم الحسد والبغضاء ہی الحالقۃ
لا اقول تحلق الشعر ولکن تحلق الدین رواہ احمد والترمذی والبزار
باسناد جید والبیہقی یعنے اگلی امتون کا روگ تم مین بھی گھس گیا وہ حسد و
بغض ہے یہ دشمنی کچھہ موے سر کو نہین مونڈتی ہے بلکہ دین کو مونڈتی ہے حدیث
انس مین فرمایا ہے کاد الحسد ان یغلب القدر رواہ البیہقی یعنے لگتا ہے
کہ حسد تقدیر پر بھی غالب آجاے ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے لا یجتمع فی جوف
عبد الایمان والحسد رواہ ابن حبان والبیہقی یعنے مومن کے اندر ایمان
وحسد جمع نہین ہوتا دو مین سے ایک ہی چیز ہوگی انس نے رفعًا کہا ہے الحسد
یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب الحدیث رواہ ابن ماجۃ والبیہقی
ضمرہ بن ثعلبہ کا لفظ یہ ہے حضرت نے فرمایا لا یزال الناس بخیر ما لم یتحاسدوا
رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات یعنے لوگ خیریت سے رہین گے جبتک کہ آپسمین

Marfat.com

حسد نکرینگے معلوم ہوا کہ جب حسد آئیگا خیریت جاتی رہیگی عبد اللہ بن بسر کا لفظ رفعاً یہ
ہی لیس منی ذو حسدٍ ولا نمیمة ولا کہانة ولا انا منہ رواہ الطبرانی یعنے حاسد و نمام
و کہان نہ میری ہین اور نہ مین اونکا ہون کعب کہتے ہین حضرت نے فرمایا جو فساد
چھوڑ دینے سے دو گرگ کے گلہ گوسفند مین نہین ہوتا ہے وہ بگاڑ حرص مال اور
حسد سے مسلمان کے دین مین ہوتا ہے رواہ رزین ابن عمر نے کہا ہے کہ حضرت
سے پوچھا تہا کون شخص افضل ہے فرمایا ہر مخموم القلب صدوق اللسان کہا ہم
صدوق اللسان کو تو پہچانتے ہین مخموم القلب کون ہوتا ہے فرمایا اتقی نقی جسکے
اندر نہ اثم ہو نہ بغی نہ غل نہ حسد رواہ ابن ماجة باسناد صحیح والبیہقی حسن مرسلا
کہتے ہین بدلا میری امت کے جنت مین کچھہ بسبب کثرت نماز و روزہ و صدقہ کے
نجائینگے لکن اللہ کی رحمت و سخاوت النفس و سلامت صدور کی وجہ سے داخل بہشت
ہونگے رواہ ابن ابی الدنیا سعدی رح گلستان مین لکھتے ہین **حکایت** سرہنگ
زادہ را دیدم بر در سرای اغلمش کہ عقل و کیاستے و فہم و فراستے زائد الوصف
داشت ہم از عہد خردی آثار بزرگی در ناصیۂ او پیدا فی الجملہ مقبول نظر سلطان آمد کہ
جمال صورت و معنی داشت و خردمندان گفتہ اند توانگری بدل است نہ بمال و
بزرگی بعقل ست نہ بسال ابنای جنس او بر منصب او حسد بردند و بخیانتے تہم
کردند و در کشتن او سعی بیفائدہ نمودند ملک پرسید کہ موجب خصمی ایشان در حق
تو چیست گفت در سایۂ دولت خداوندی ہمگنان را راضی کردم مگر حسودان کہ
راضی نمی شوند الا بزوال نعمت من و دولت و اقبال خداوندی باقی باد **ع**

| | |
|---|---|
| توانم آنکہ نیازارم اندرون کسے | حسود را چہ کنم کو زخود برنج درست |
| بمیر تا برہی اے حسود کین رنج ست | کہ از مشقت او جز بمرگ نتوان رست |

مین کہتا ہون یہی حال بعینہ میرا اس شہر مین ہوا مینے کسیکو ناراض نہ کیا کسی دت

Marfat.com

تظلم دراز نکیا لکن اہل حسد کو یہ اوج موج میرا جو کہ میرے ارادت سے بھی نہ تہا پسند نہ آیا یہانتک کہ اظہار تحاسد کرکے زمین امن کو دشت فتن بنا دیا وکان ذلک فی الکتاب مسطورا لکن للہ در الحسد ما اعدلہ بدأ بصاحبہ فقتلہ میرے حساد بھی اپنی مراد کو اب تک نہین پہونچے ہین اون سبکو ظاہرا و باطنا حلیۂ عقل و دین سے عاری پاتا ہون ؎

| | |
|---|---|
| شوربختان بآرزو خواہند | مقبلان را زوال نعمت وجاہ |
| گر نبیند بروز شپرہ چشم | چشمۂ آفتاب را چہ گناہ |
| راست خواہی ہزار چشم چنان | کور بہتر کہ آفتاب سیاہ |

حکمت سعدی مین لکہا ہے حسود از نعمت حق بخیل ست کہ بندہ بیگناہ را دشمن میدارد ؎

| | |
|---|---|
| الا تا نخواہی بلا بر حسود | کہ آن بخت برگشتہ خود در بلاست |
| چہ حاجت کہ با وی کنی دشمنی | کہ ویرا چنان دشمن اندر قفاست |

## فصل ششم بیان مین غضب کے

ابوہریرہ کہتے ہین ایک شخص نے کہا اے رسولخدا مجہے وصیت کرو فرمایا لاتغضب تو خشمناک نہو اکر اوسنے بار بار یہی سوال کیا آپنے ہر بار یہی فرمایا کہ غصہ نکیا کر رواہ البخاری دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہے کہ پہلوانی کچہ پچہاڑ دینا نہین ہے پہلوان وہ ہے جو وقت غصے کے اپنی جان کا مالک ہو متفق علیہ حدیث عطیہ بن عروہ مین فرمایا ہی غضب طرف سے شیطان کے ہے اور شیطان آگ سے بنا ہے آگ کو پانی سے بجہاتے ہین تم مین جب کسیکو غصہ آوے تو وضو کرے رواہ ابو داود ابوذر کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ تم مین جب کوئی غصہ کرے اور وہ کہڑا ہو تو بیٹہہ جاوے اگر غصہ جاتا رہی تو خیر ورنہ

Marfat.com

لپٹ جائے رواہ احمد والترمذی ابن عمر رفعاً کہتے ہین نہین پیا بندہ نے کوئی گھونٹ جو
افضل ہو نزدیک خدا کے غصہ کے گھونٹ سے جسکو اللہ کے لئے پی جاتا ہے رواہ احمد
ابن عباس نے تفسیر کرمیہ ادفع بالتی ھی احسن مین کہا ہے کہ مراد اس سے صبر کرنا وقت
غضب کے اور عفو کرنا وقت بے ادبی کے ہے لوگ جب ایسا کرینگے تو اللہ اونکو بچائیگا
اور دشمن اونکے لئے زیر ہو جائیگا گویا وہ کوئی دوستدار قریب ہو رواہ البخاری تعلیقا
حدیث بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ مین رفعاً آیا ہے کہ غضب ایمان کو ایسا تباہ کر دیتا ہے
جیسے کہ ایلوا شہد کو بگاڑ دیتا ہے رواہ البیہقی حدیث انس مین فرمایا ہے من کف
غضبہ کف اللہ عنہ عذابہ یوم القیامۃ ومن اعتذر الی اللہ قبل اللہ
عذرہ رواہ البیہقی یعنے جو کوئی اپنے غصے کو روک لیگا اللہ اوس سے دن قیامت
کے اپنے عذاب کو روک لیگا اور جو کوئی اللہ سے عذر کرتا ہے تو اللہ اوسکے عذر کو
قبول فرما لیتا ہے ابن عمر نے حضرت سے پوچھا تھا مجھکو کون چیز اللہ کے غضب سے دور
کرتی ہے فرمایا تو غضب نکر رواہ احمد وابن حبان ابوالدرداء کہتے ہین ایک شخص
نے حضرت سے کہا مجھے ایسا کام بتاؤ جو جنت مین لیجائے فرمایا تو غضب نکر تیرے لئے
جنت ہے رواہ الطبرانی باسناد صحیح ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے وہ پہلوان نہین جو
لوگون پر غالب ہو پہلوان وہ ہے جو اپنے نفس پر غالب ہو رواہ ابن حبان
حدیث طویل ابو سعید خدری مین فرمایا ہے بنی آدم کئی طرح پر بنائی گئے ہین کوئی اون مین
بطی الغضب سریع الفئی ہے کوئی سریع الغضب سریع الفئی ہے فتلک بتلک اور کوئی
سریع الغضب بطی الفئی ہے انمین بہتر وہ شخص ہے جسکو دیر مین غصہ آئے اور جلد جاتا رہے
اور برا وہ شخص ہے جسکو جلد غصہ آئے اور دیر مین جائے غضب ایک چنگاری ہے دل
مین آدمی کے تم نہین دیکھتے کہ آنکھین لال ہو جاتی ہین اور رگین پھول جاتی ہین جو شخص
ذرا سا بھی غصہ پائے وہ زمین سے چپک جائے رواہ الترمذی وقال حدیث



Marfat.com

حسن معاذ بن انس نے رفعًا کہا ہے من کظم غیظا وھو قادر علی ان ینفذہ دعاہ
اللہ سبحانہ علی رؤس الخلائق حتی یخیرہ من الحور العین ما شاء رواہ ابوداؤد
والترمذی وحسنہ وابن ماجۃ یعنے باوجود قدرت کے غصہ روکنے والے کو ساری
اہل حشر کے روبرو اختیار دینگے کہ جونسی حور چاہے پسند کر لے حدیث سلیمان بن صرد
مین علاج غصہ کا یہ آیا ہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے رواہ الشیخان
سعدی رح نے گلستان مین لکہا ہے **حکایت** پادشاہے را شنیدم کہ بکشتن اسیرے
اشارت کرد بیچارہ دران حالت نومیدی بزبانے کہ داشت ملک را دشنام دادن
گرفت وسقط گفتن ملک پرسید چہ میگوید یکے از وزراے نیک محضر گفت ای خداوند
ہمیگوید والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس ملک را رحمت آمد واز سر خون او
درگذشت انتہی

# فصل ہفتم بیان مین حرص طعام کے

قال تعالی کلوا واشربوا ولا تسرفوا یعنے کہاؤ پیو لکن اسراف نکرو کہ بہت
کہاؤ اور عمدہ کہاؤ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے المسلم یاکل فی معا واحد والکافر
فی سبعۃ امعاء رواہ مالک والشیخان وابن ماجۃ یعنے مسلمان ایک آنت مین
کہاتا ہے اور کافر ساتہہ آنتون مین بخاری مین آیا ہے ایک شخص بہت کہاتا تہا وہ مسلمان
ہوگیا کم کہانے لگا اوسپر حضرت نے یہ حدیث فرمائی مسلم مین آیا ہے کہ ایک کافر حضرت کا مہمان ہوا
اوسکو ایک بکری کا دودہ دہکر پلایا پہر دوسری تیسری بکری کا یہانتک کہ وہ ساتہہ بکریون کا دودہ
پی گیا صبح کو مسلمان ہوگیا اوسکو پہر ایک بکری کا دودہ پلایا دوسرے کا پی نہ سکا
فرمایا ان المومن لیشرب فی معا واحد والکافر لیشرب فی سبعۃ امعاء رواہ
مالک والترمذی بنحوہ یعنے مسلمان ایک آنت مین پیتا ہے اور کافر ساتہہ آنتون مین

Marfat.com

مقدام بن معدیکرب نے رفعًا کہا ہے نہین پر کیا آدمی نے کوئی برتن بدتر شکم سے ابن آدم کو چند لقمے جو اوسکی پشت کو سیدھا رکھین بس ہین پھر اگر بے کھائے نہ بنے تو ایک تہائی طعام کے لیے اور ایک تہائی پانی کے لیے اور ایک تہائی سانس کے لیے کافی ہے رواہ الترمذی وحسنہ وابن ماجۃ وابن حبان ابی جحیفہ کہتے ہین مین گوشت روٹی کھاکر پاس حضرت کے گیا مجھکو ڈکار آئی فرمایا یا ھذا اکفف من جشائک فان اکثر الناس شبعًا فی الدنیا اکثرھم جوعا یوم القیامۃ رواہ البزار والحاکم وقال صحیح الاسناد لکن اسکی سند ضعیف ہے ہان بزار کی سند جید ہے یعنی دنیا مین جو زیادہ شکم سیر ہے وہ قیامت مین زیادہ گرسنہ ہوگا اسکو ترمذی نے ابن عمر سے بھی روایت کیا ہے اور حسن نے بھی کہا ہے ابن عباس کا لفظ رفعًا یہ ہے ان اھل الشبع فی الدنیا ھم اھل الجوع غدا فی الاٰخرۃ رواہ الطبرانی باسناد حسن عایشہ کہتی ہین پہلے بلا جو اس امت مین نکلے بعد حضرت کے پیٹ بھر کر کھانا ہے قوم کے جب پیٹ بھر گئے اور بدن موٹے ہوئے تو اونکے دل ضعیف ہوگئے اور شہوت زیادہ ہوئی رواہ البخاری فی کتاب الضعفاء وابن ابی الدنیا جعدہ نے کہا حضرت نے ایک شخص کلان شکم کو دیکھا فرمایا لو کان ھذا فی غیر ھذا لکان خیرا لک رواہ ابن ابی الدنیا والطبرانی باسناد جید والحاکم والبیہقی حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے قیامت کے دن ایک بڑے لنبے اکول شروب آدمی کو لائین گے وہ نزدیک اللہ کے برابر ایک پر پشہ کے نہوگا تم چاہو تو یہ آیت پڑہو فلا نقیم لھم یوم القیامۃ وزنا رواہ البیہقی واللفظ لہ والشیخان باختصار علی مرتضٰے کہتے ہین حضرت نے فرمایا تم آج بہتر ہو یا کل بہتر ہوگے جبکہ تمہارے سامنے صبح وشام گوشت روٹی رکابی بھر بھر کر لائی جاینگی اونہون نے کہا ہم اوسدن بہتر ہونگے ہمکو فرصت عبادت کی ملیگی فرمایا نہین بلکہ تم آج بہتر ہو رواہ الترمذی بطولہ وحسنہ حضرت عایشہ کو دیکھا کہ

ایکدن مین دو بار کہایا فرمایا یاعایشۃ اما تحبین ان یکون لک شغل الا جوفک الاکل فی الیوم مرتین من الاسراف واللہ لا یحب المسرفین رواہ البیہقی یعنے اے عایشہ توکیا یہی چاہتی ہے کہ تجھے سوا پیٹ کے اور کچھہ شغل نہو ایکدن مین دو بار کہانا اسراف ہی اور اللہ اسراف کرنے والون کو دوست نہین رکھتا ہے انس بن مالک کا لفظ رفعًا یہ ہے من الاسراف ان تاکل کلما اشتہیت رواہ ابن ماجۃ والبیہقی والحاکم وحسنہ غیرہ یعنے ہر خواہش کی چیز کہانا داخل اسراف ہی حدیث ابو برزہ مین فرمایا ہے مجھے ڈر لگتا ہے تمپر شہوات غی کا تمہاری شکمون اور تمہاری شرمگاہون مین رواہ احمد والطبرانی والبزار و بعض اسانید ھم رجالہ ثقات عمر بن خطاب نے جابر بن عبد اللہ کو دیکھا کہ گوشت لئے جاتے ہین کہا تم مین کوئی اپنے ہمسایہ اور ابن عم کے لئے اپنے شکم کو بہوکا نہین رکھتا یہ آیت تمسے کدہر چلی گئی اذہبتم طیباتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بہا رواہ البیہقی حلیمی کہتے ہین یہ وعید اگرچہ واسطے کفار کے ہے لکن جو لوگ طیبات مباحہ مین غرقاب رہتے ہین تو اونکے نفس کو بہی عادت میل کیطرف دنیا کے ہوجاتی ہے یہانتک کہ پہر خلاف اپنی عادت کے نہین کرسکتے تو ایسی صورت مین اگر یہ بات اُدہر ہی کہی جائے توکیا دور ہے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رفعًا کہتے ہین کلوا واشربوا وتصدقوا مالم یخالطہ اسراف ولا مخیلۃ رواہ النسائی وابن ماجۃ ورواتہ محتج بھم یعنے کہاؤ پیو کہلاؤ جب تک کہ اسراف و اترانا نہو معاذ بن جبل کو جب طرف یمن کے بہیجا فرمایا ایاک والتنعم فان عباد اللہ لیسوا بالمتنعمین رواہ احمد والبیہقی ورواۃ احمد ثقات یعنے بچ چین اوڑانے سے اللہ کے بندے چین نہین اوڑاتے ہین حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے بدترین میری امت کے وہ لوگ ہین جو چین مین بسر کرتے ہین اونکے بدن بڑہتے ہین یعنے خوب موٹے تازہ فربہ اندام ہین رواہ البزار ورواتہ

ثقات ابو امامہ سے رفعاً مروی ہے کچہ لوگ میری امت کے طرح طرح کے کہانے پینے
کہائینگے اور کپڑے پہنینگے اور باتین بنائینگے وہ بدترین امت ہین رواہ ابن
ابی الدنیا والطبرانی ؎

| | |
|---|---|
| ہر چہ آمد بزبانت گفتے | ہر چہ آمد بدہانت خوردے |
| دیگرے را چہ گناہ ست کہ تو | خویش را خویش بدوزخ بردی |

سعدی رح لکہتے ہین حکیمان دیر دیر خورند و عابدان نیم سیر و زاہدان سد رمق
جوانان تا طبق بر گیرند و پیران تا عرق بکنند اما قلندران چندان بخورند کہ در معدہ
جاے نفس نماند و بر سفرہ روزی کس ؎

| | |
|---|---|
| اسیر بند شکم را دو شب نگیرد خواب | شبے ز معدہ سنگی شبے ز دل تنگی |

غرضکہ شہوت شکم مہلک انسان ہے اسی شہوت نے آدم و حوا کو بہشت سے نکالکر اس خاکدان
فنا مین پہینکا اونکو کہانیسے ایکدرخت خاص کے منع کیا گیا تہا مگر اونکو شہوت غالب ہوئی
کہابیٹہے ساری برائیان اونکی اونپر کہل گئین یہ پیٹ ایک چشمہ شہوات و معدن آفات ہے
اسکو شہوت جماع لازم ہے پیٹ بہرنے پر یہ سوجہتا ہے کہ بہت سی منکوحہ ہون اور
خوب صحبت کیجئے اوسکے بعد مال و جاہ کو دل چاہتا ہے کہ اونکے ذریعہ سے یہ مطلب
بخوبی نکلتا ہے اور مال کی کثرت سے طرح طرح کی رعونتین اور حسد پیدا ہوتے ہین اور
اسی مال و جاہ کے بدولت ریا و تفاخر و غرور پیدا ہوتا ہے جنسے حقد و حسد و کینہ و
دشمنی اوٹہتی ہے پہر یہ نوبت پہنچتی ہے کہ آدمی سرکشی و نافرمانی و مکروہات و ممنوعات کرنے
لگتا ہے یہ سب اسباب کا ثمرہ ہے کہ معدہ کو خالی نرکہا اگر آدمی اپنے نفس کو بہوک سے
ذلیل رکہے اور اس تدبیر سے شیطان کے راستے تنگ کردے تو البتہ قدم جادہ طاعت خدا
سے نہ اوٹہائیگا اور سرکشی و اترانا پاس نہ پہٹکے گا اور آخرت کو چہوڑکر بالکل دنیا کا
نہوگا اور دنیا کے لئے اتنے جہگڑے و خصومات مول نلیگا بہوک مین دس فائدہ ہین

جنکو غزالی رحمہ نے بیان کیا ہے اور طریق ریاضت کا جس سے شہوت شکم ٹوٹ جاتا ہے
یہ بیان ہمارے رسالہ لسان العرفان مین موجود ہے ۔

# فصل ہشتم بیان مین حرص جماع کے

حدیث سہل بن سعد مین فرمایا ہے من یضمن لی ما بین لحییہ وما بین رجلیہ اضمن له الجنة رواہ البخاری یعنے جو کوئی ضامن ہو میرے لئے زبان وشرمگاہ کا مین ضامن ہوتا ہون اوسکے لئے بہشت کا مراد اس سے وہ گناہ ہین جو زبان وفرج سے ہوتے ہین اور عبادہ بن صامت کا لفظ رفعاً یون ہے اضمنوا لی ستا من انفسکم اضمن لکم الجنة اصدقوا اذا حدثتم واوفوا اذا وعدتم وادوا اذا ائتمنتم واحفظوا فروجکم وغضوا ابصارکم وکفوا ایدیکم رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان یعنے ضامن ہو تم میرے لئے چھ چیزون کے مین ضامن ہون تمہارے لئے بہشت کا جب بات کہو سچ بولو وعدہ وفا کرو امانت واپس دو شرمگاہ کو نگاہ رکھو آنکھ کو محرم سے بند کرو ہاتھ کو روکو یہ حدیثین ہین نہی مین حرص جماع سے آدمی غلبہ وحرص شہوت جماع سے گناہ مین گرفتار ہوجاتا ہے اور اگر زنا نہین کرتا ہے تو نکاح حلال مین اسراف کرتا ہے وہ بھی بہتر نہین ہے جبکہ حرص کی راہ سے ہو کیونکہ کثرت امر مباح کی امر ناجائز مین گرفتار کردیتی ہے سعدی رحمہ نے گلستان مین خوب کہا ہے

| | |
|---|---|
| بزرگی دیدم اندر کوہساری | قناعت کردہ از دنیا بغاری |
| چرا گفتم بشہر اندر نیائے | کہ بارے بندی از دل برکشائی |
| بگفت آنجا پریرویان نغزند | چو گل بسیار شد پیلان بلغزند |

آدمی مین شہوت جماع کی دو کام کے لئے رکھی گئی ہے ایک یہ کہ اس لذت سے لذات آخرت کو

Marfat.com

یاد کرے دوسرے یہ کہ نسل باقی رہے مگر اسمین ایسی آفتین ہین کہ اگر آدمی اس شہوت
کو روک کر اعتدال پر نہ رکھے تو دین و دنیا دونون کو بیٹھے کر یہہ ربنا ولا تحملنا ما لا
طاقة لنا به مین بعض اہل علم نے کہا ہے کہ مراد شدت شہوت جماع ہے اسمین شک
نہین کہ جب اس شہوت کا جوش ہوتا ہے تو دو ثلث عقل جاتی رہتی ہے دعا ماثورہ مین
شر منی سے استعاذہ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ عورتین جال ہین شیطان کی اگر یہ شہوت
نہوتی تو ہرگز عورتون کو مردون پر تسلط نہوتا بعض گمراہون کو افراط شہوت سے
عشق سوجہتا ہے یہ عشق ایسے آدمی کا کام ہے جسکے دل پر کوئی فکر نہو اس درجہ کے افراط
شہوت مذموم اور کمی کا درجہ نامردہنجانے کا ہے وہ بھی مذموم اور اعتدال کا درجہ
یہ ہے کہ شہوت مطیع عقل و شرع رہے اور انہین کے بموجب کام کرے اور جب اسمین
زیادتی ہو تو اوسکا توڑنا بھوک اور نکاح سے ہوتا ہے چنانچہ فرمایا ہے یا معشر الشباب
علیکم بالباءة فمن لم یستطع فعلیه الصیام فانه له وجاء یعنے اے جوانون تم
نکاح کرلو اور جسکو مقدور نکاح کرنے کا نہو تو وہ روزہ رکھے کہ یہ اوسکے لیے خصی ہونا ہی
اور یہ حدیث ابن عباس کی من عشق فعف فکتم فمات فهو شهید رواه الحاکم فی
تاریخه صحیح نہین ہے اسکی سند مین سوید بن سعید منکر ہے **حکایت** سلیمان بن یسار
بہت خوبصورت تھے ایک عورت اونکے گہر آئی اور طالب صحبت ہوئی وہ اوسکو گہر مین
چھوڑکر بہاگ گئے راتکو خواب مین حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا کہا آپ یوسف ہین
فرمایا ہان مین وہ یوسف ہون کہ مینے ارادہ کیا تھا اور تو وہ سلیمان ہے کہ تونے ارادہ
بھی نکیا **قال تعالی** ولقد همت به وهم بها لولا ان رای برهان ربه
**حکایت** ایکبار یہ مدینہ سے حج کے لئے نکلے مقام ابوا مین ٹھہرے ایک بدوی عورت کی
نگاہ انکے حسن و جمال پر پڑی وہ عاشق ہوکر پہاڑ سے اوترکر انکے سامنے آئی خود بھی
مہ پارہ تھی کہا مجھے کچھہ دو یہ روٹی دینے لگے اوسنے کہا مین یہ نہین مانگتی صحبت کرنا

چاہتی ہون کہا تجکو شیطان میرے پاس لایا یہ گھٹنون کے اندر سر رکھہ کر خوب روئے وہ اپنا سا منہہ لیکر چلی گئی جب مکہ مین پہنچکر طواف و سعی سے فارغ ہوئے خواب مین ایک شخص دراز قد خوب صورت خوشبودار کو لباس فاخرہ پہنے ہوئے دیکھا کہا تم کون ہو کہا مین یوسف ہون پوچھا یوسف صدیق فرمایا ہان کہا آپکا حال ساتھہ زلیخا کے عجیب ہی فرمایا تمہارا حال ساتھہ اوس عورت ابواء والی کے اور بہی زیادہ عجیب ہی یہ ذکر تھا اون لوگون کا جو پارسا تھے اسکے قریب وہ شخص ہے جو آنکھہ کی شہوت رانی سے محفوظ رہے کیونکہ زنا کی ابتدا نظر ہی سے ہوتی ہے پہر اگر آنکھہ سے خطا بہی ہوئی اور باوجود قدرت کے آپکو زنا سے بچایا تو یہ بڑے زور آور نہایت توفیق کا کام ہے **حکایت** کوفہ مین ایک جوان نہایت حسین جمیل عابد تھا ایک عورت خوبصورت اوسپر فریفتہ ہو گئی راہ مین سامنے اوسکے بار بار آتی ایکبار اوس سے اظہار حال کیا وہ سنکر چلدیا چاہا کہ نماز پڑھے کچھہ سمجھہ مین نہ آیا کہ کیا پڑھتا ہے ایک پرچہ کاغذ لیکر لکہا اور گہر سے نکلا دیکھا کہ عورت راہ مین اوسیجگہہ کھڑی ہوئی ہے رقعہ اوسکی طرف پہینک کر اپنے گہر چلا آیا مضمون رقعہ کا یہ تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اے عورت تو آگاہ ہو جا کہ جب بندہ نافرمانی خدا کی کرتا ہے تو وہ بردباری فرماتا ہے جب دوبارہ کرتا ہے تب بہی پردہ پوشی فرماتا ہے پہر جب گناہ کو اپنا شعار کر لیتا ہے تو پہر اوسپر ایسا غضب اوسکا اوترتا ہے جسکو نہ زمین و آسمان اوٹھا سکے اور نہ کوئی پہاڑ و درخت و دد و دام سو ایسے غضب کی کسکو طاقت ہے مجکو تیری طرف سے یہ آیت کافی ہی وانذرھم یوم الاٰزفة اذ القلوب لدی الحناجر ما للظالمین من حمیم ولا شفیع یطاع یعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور دیعنے سنادی اونکو خبر اوس نزدیک والے دن کی جب پہنچین گے دل گلون مین گھٹ کر نہین کوئی گناہگارون کا دوست اور نہ کوئی سفارشی جسکی بات مانی جائے وہ جانتا ہے چوری کی نگاہ اور جو چھپا ہی سینون مین وہ عورت بعد چندے پہر آئی اور راہ مین کہڑی ہوئی اسنے دور سے دیکھہ کر گہر لوٹنے

Marfat.com

کا ارادہ کیا تاکہ اوسکی صورت نظر نائے اوسنے کہا کیون جاتے ہو آج کے سوا کبھی ملاقات نہوگی اب خدا ہی کے یہان ملینگے یہ کہکر خوب روئی اور کہا کہ مین خدا سے دعا کرتی ہون جسکے ہاتھہ مین تیرا دل ہے کہ مجہپر تیری مشکل آسان کرے ۔

| | |
|---|---|
| آنکہ رخسار ترا رنگ گل و نسرین داد | صبر و آرام تواند بمن مسکین داد |

پہر کہا مجہے کچہہ وصیت کر کہا یہی وصیت ہیکہ تو اپنکو اپنے نفس سے بچائے رکہنا اور یہ آیت یاد رکہنا وهو الذی یتوفاکم باللیل ویعلم ما جرحتم بالنهار وہ خوب روئی اور گہر جاکر عبادت مین مصروف رہکر اسی رنج مین مرگئی یہ جوان ہی اوسکو یاد کرکے رویا کرتا کسینے کہا تم ہی نے تو اوسکو مایوس کیا تہا اب کیون روتے ہو کہا مینے اوسکے طمع کو ذبح کرڈالا اور اوس سے کنارہ کشی کو اللہ کے یہان ذخیرہ کیا اب یہ شرم آتی ہیکہ کہین یہ ذخیرہ واپس نہو جائے ۔

# فصل نہم بیان مین حب مال کے

اللہ تعالے نے فرمایا یا ایها الذین امنوا لا تلهکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ ومن یفعل ذلك فاولئك هم الخاسرون یعنے اے ایمان والو کہین غافل نکردین تمکو تمہارے مال و اولاد اللہ کی یاد سے اور جسنے یہ کام کیا وہ ہی ٹوٹے مین آیا اور فرمایا انما اموالکم واولادکم فتنة واللہ عنده اجر عظیم یعنے تمہارے مال و اولاد خراب کرنے والے ہین اور اللہ کے پاس بڑا اجر ہے اور فرمایا من کان یرید الحیوة الدنیا وزینتها نوف الیهم اعمالهم وهم فیها لا یبخسون جو کوئی دنیا کا جینا اور اوسکی رونق چاہتا ہو ہم اوسکو عمل اوسکے بہر دینگے اور اسکو کچہہ نقصان نہوگا اور فرمایا ان الانسان لیطغی ان راٰه استغنی آدمی سر چڑہتا ہے اس سے کہ

دیکھے اپکو محظوظ اور فرمایا الھاکم التکاثر غافل کر دیا تمکو کثرت مال نے حدیث ابو ہریرہ
مین فرمایا ہے تعس عبد الدینار وعبد الدرھم وعبد الخمیصۃ ان اعطی
رضی وان لم یعط سخط تعس وانتکس واذا شیک فلا انتقش الحدیث رواہ
البخاری یعنے ہلاک ہو بندہ روپیہ اور کپڑے کا اگر دو تو راضی ہے ند و تو خفا ہے تباہ
و ذلیل ہو وہ اور جب کانٹا لگے تو نکالا نجائے اس حدیث مین جسطرح کہ مال کی مذمت
کی ہے اسیطرح مالدار کے لئے بد دعا بھی کی ہے عمرو بن عوف کا لفظ رفعًا یہ ہے واللہ مجھکو
کچھ ڈر فقر کا تمپر نہین ہے بلکہ کشایش دنیا کا ڈر ہے جسطرح کہ تمسے اگلون پر وہ کشادہ
کر دی گئی تھی سو تم بھی اوس مین رغبت کرو جسطرح کہ اونھون نے رغبت کی تھی پھر تم
ہلاک ہو جاؤ جسطرح کہ وہ ہلاک ہوگئے تھے متفق علیہ اس حدیث کا مصداق اس
امت مین زمانہ مشہود لہ بالخیر کے بعد سے موجود ہے اور ابتو ترقی اوسکی فوق الوصف
ہوگئی ہے یہی وجہ ہمارے ہلاک کی ہے اللھم احفظنا عبد اللہ بن شخیر کہتے ہین مین پاس
حضرت کے گیا آپ الھاکم التکاثر پڑھ رہے تھے فرمایا ابن آدم کہتا ہے مال میرا مال میرا
حالانکہ تیرا مال اوتنا ہی ہے جو تونے کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر ڈالا یا صدقہ
دیکر اپنے لئے رکھا رواہ مسلم حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے الا ان الدنیا ملعونۃ
ملعون ما فیھا الا ذکر اللہ وما والاہ وعالم او متعلم رواہ الترمذی وابن
ماجہ یعنے سن رکھو کہ دنیا و ما فیہا سب ملعون ہے مگر اللہ کا ذکر اور جو کہ اللہ کو دوست ہو
اور عالم یا طالب علم یہ حدیث دلیل ہے مذمت انواع اموال پر اسمین گویا لعنت کی
ہے مال پر جسطرح کہ حدیث ابو ہریرہ مین لعنت کی ہے محب مال پر فرمایا ہے لعن
عبد الدینار وعبد الدرھم رواہ الترمذی

| | | |
|---|---|---|
| آخر این صفرا ببود امیکشد | | زر پرستی میکند دل را سیاہ |

ابو موسی رفعًا کہتے ہین جسنے دوست رکھا اپنی دنیا کو اوس نے نقصان کیا اپنی

آخرت کا اور جسنے چاہا اپنی آخرت کو اوسنے نقصان کیا اپنی دنیا کا سو اختیار کرو تم
باقی کو فانی پر رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان ولہذا حضرت نے ابوہاشم
بن عتبہ سے یہ عہد کیا تہا یعنے وصیت فرمائی تھی کہ انما یکفیک من جمع المال
خادم ومرکب فی سبیل اللہ رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ
یعنے مال جمع کرنے کے لئے تجھکو ایک خدمتگار اور ایک سواری بس ہے وہ بہی راہ خدا مین
حدیث عثمان مین فرمایا ہے لیس لابن آدم حق فی سوی ہذہ الخصال بیت
یسکنہ وثوب یواری بہ عورتہ وجلف الخبز والماء رواہ الترمذی جلف الخبز
یعنے آدمی کا حق اسیقدر ہے کہ ایک جہونپڑا رہنے کو اور ایک لتا ستر چہپانے کو اور ایک
سوکہا ٹکڑا روٹی کا مع پانی ہو پس بس **حکایت** خلیل صاحب خرقی کو کسینے دیکہا
کہ ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے سوکھی روٹی پانی سے کہا رہے تھے پوچہا کیا
حال ہے کہا سب

خبز وماء وظل — هذا النعيم الاجل

عبید اللہ بن محصن رفعاً کہتے ہین من اصبح منکم امنا فی سربہ معافی فی جسدہ عندہ
قوت یومہ فکانما حیزت لہ الدنیا بحذافیرہا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث
غریب یعنے جس شخص نے اپنی جان مین امن سے اور اپنے بدن مین عافیت سے صبح
کی اور اوسکے پاس ایکدنکا کہانا ہے تو گویا ساری دنیا اوسکے پاس آگئی حدیث کعب
بن عیاض مین فرمایا ہے ان لکل امۃ فتنۃ وفتنۃ امتی المال رواہ الترمذی
یعنے ہر امت کا ایک فتنہ تہا میری امت کا فتنہ یہی مال ہے مین کہتا ہون مجھکو تجربہ اسکا
اس جگہہ بخوبی ہوگیا کہ مال کے پیچہے لوگ دشمن جان و آبرو کے ہوگئے وہ جو آپکو عزیز
قریب کہتے تھے پہر اجانب کا کیا ذکر ہے الاقارب کالعقارب ابو الدرداء سے اونکی
مان نے کہا تو کچہہ جستجو نہین کرتا جسطرح کہ اور لوگ جستجوے مال کی کرتے ہین کہا مینے

حضرت کو سنا فرماتے تھے ان امامکم عقبة کئود لا یجوزها المثقلون یعنے تمہارے آگے ایک سخت گھاٹی ہے جسکے پار بیہ گرانبار لوگ نہونگے اسلیے مین اوس گھاٹے کے لیے ہلکا بنتا ہون رواہ البیہقی ؎

| | | |
|---|---|---|
| تورہ از کثرت اسباب برخود تنگ میداری | | سبکروحان چو بو سے گل فرو بستند محملہا |

حدیث انس مین فرمایا ہے بھلا ہو سکتا ہے کہ کوئی پانی پر چلے اور اوسکے پاؤن نہ بھیگین کہا نہین فرمایا یہی حال صاحب دنیا کا ہے کہ وہ گناہون سے سلامت نہین رہتا

| | | |
|---|---|---|
| دنیا داری و عاقبت میطلبی | ؎ | این ناز بخانہ پدر باید کرد |

جبیر بن نفیر مرسلاً کہتے ہین کہ مجھکو یہ وحی نہین آئی ہے کہ مین مال جمع کرون اور سوداگر ون مین ہون مجھکو تو یہ وحی آئی ہے کہ سبح بحمد ربک وکن من الساجدین واعبد ربک حتی یاتیک الیقین رواہ فی شرح السنة وابونعیم فی الحلیة یعنے مرتے دم تک سبح و ساجد و عابد بنا رہ ابن عمرو سے ایک شخص نے کہا تھا کیا مین فقیر مہاجرین نہین ہون کہا تیرے پاس جورو ہی جسکے پاس تو بسر کرتا ہے کہا ہان کہا تیرا گھر ہے جسمین تو رہتا ہے کہا ہان کہا تو اغنیار مین ہے اوسنے کہا میرے پاس ایک خادم بہی ہے کہا تو ملوک مین سے ہے رواہ مسلم بطولہ الحاصل دنیا کے فتنے شاخ در شاخ اور نہایت وسیع و فراخ ہین مگر سب مین بڑا فتنہ دنیا کا یہی اموال ہین انہین مین رنج و محنت بہی زیادہ ہے وجہ زیادہ تر خرابی کی یہ ہے کہ نہ کسی کو اس مال سے دنیاداری ہوتی ہے اور نہ بصورت مال ہونے کے کوئی شکل سلامتی کی ہاتھ آتی ہے مال نہو تو نقر کفر تک پہنچا تا ہے اگر ہے تو باعث سرکشی و گناہ کا ہوتا ہے جسکا انجام بجز نقصان و خسران کے اور کچھ نہین اور مال مین یہ پہچان لینا کہ فلان مال بہتر ہے اور فلان برا ایسا مشکل کام ہے کہ سوا علمار راسخین کے ہر کسیکو معلوم نہین ہو سکتا قرآن و حدیث مین جتنی مذمت دنیا کی آئی ہے وہ سب برائی مال کی ہے کیونکہ ارکان دنیا

Marfat.com

مین سب سے بڑا رکن یہی مال ہے جب روپیہ اشرفی طیار ہوا ابلیس نے اوسکو اوٹھا کر اپنے ماتھے پر رکھا اور بوسہ دیا اور کہا کہ جو تمسے محبت کرے گا وہ درحقیقت میرا غلام ہوگا روپیہ اشرفی دوزخ مین منافقون کی جنسے وہ طرف دوزخ کے کھینچے جاوینگے یحیی بن معاذ نے کہا روپیہ ایک بچھو ہے جسکو اوسکا منتر نہ آتا ہو وہ اوسکو نلے کیونکہ اگر کاٹ لیگا تو اوسکا زہر چڑھکر ہلاک ہوجائیگا کسیّ نے کہا منتر کیا ہے کہا وجہ حلال سے حاصل کرنا اور حق پر صرف کرنا غرض کہ حرص زر و طمع مال مذموم ہے اور قناعت محمود سعدی رہ نے مذمت حرص مین

ملعو میکے

کہا ہے ؎

ایا مبتلا گشتہ در دام حرص / شدہ مست و لایعقل از جام حرص

مکن عمر ضائع بتحصیل مال / کہ ہم نرخ گوہر نباشد سفال

گرفتم کہ اموال قارون تراست / ہمہ نعمت ربع مسکون تراست

بخواہی شد آخر گرفتار خاک / چو بیچارگان با دل دردناک

چرا میکشی محنت از بہر مال / کہ خواہد شدن ناگہان پایمال

مبادا دل آن فرومایہ شاد / کہ از بہر دنیا دہد دین بباد

مال مین سانپ کی طرح زہر بھی ہے اور زہر مہرہ بھی ہے فوائد دینے مال کے تین قسم مین منحصر ہین ایک یہ کہ اپنی جان پر اوٹھائے جیسے عبادت مین مثل حج یا غزو کر یا عبادت پر استعانت لینے مین جیسے غذا و لباس و مسکن دوسرے یہ کہ لوگون پر صرف کرے یہ چار قسم ہے صدقہ مروت حفظ آبرو نوکر چاکر صدقہ دینے سے اللہ کا غصہ فرو ہوجاتا ہے مروت سے یہ مراد ہے کہ دعوت و ہدیہ و اعانت و نحوہا مین اوٹھائے اسطرح کے خرچ مین بھی بڑا ثواب ہے حفظ آبرو سے یہ مراد ہے کہ شاعر کو مثلاً دے تاکہ وہ ہجو نکرے اور لچے بیوقوف اپنی زبانین روکین حدیث جابر مین فرمایا ہے وقی بہ المرء عرضہ کتب لہ بہ صدقۃ رواہ ابو یعلے تیسرے یہ کہ رفاہ عام مین صرف کرے جیسے مسجد

پل بہر لئے شفا خانہ مدرسہ کنوان بنوانا یا زمین خرید کرکے وقف کرنا اور آفات مال کے دین مین تین ہین ایک یہ کہ مال کے ہونے سے نوبت معصیت کی پہنچتی ہے کیونکہ شہوات کا تقاضا ہر دم لگا رہتا ہے مگر بے مائگی سے کچھہ نہین کرسکتا اور جب تک کسی گناہ کا سامان فراہم نہین ہوتا ہے تب تک اوسکا شوق نہین ابہرتا دوسرے یہ کہ مباحات سے تنعم کرتا ہے کیونکہ مالدار سے یہ کب ہوسکتا ہے کہ جَو کی روٹی کہائے موٹا کپڑا پہنے لذتون سے بالکل الگ رہے جسطرح کہ سلیمان علیہ السلام نے اپنی سلطنت مین کیا تہا یہ تو ضرور ہی خوش خوراک خوش لباس رہیگا پہر یہ ہونے لگے گا کہ جب مال حلال اسکو کافی نہوگا تو مال مشکوک مین رغبت کرے گا پہر رفتہ رفتہ مال حرام مین گرفتار ہو جائے گا تیسرے یہ کہ اصلاح مال مین یاد خدا سے غافل ہوجاتا ہے صبح و شام کہین کسانون سے جہگڑا ہے کہین حساب کا بکہیڑا کہین معمار مزدورون سے اوجہا و اسکے سوا حسنات کے دور کرنے مین مشقت و محنت حفاظت مال کے اور ضائع ہونے کا رنج و نحو ذلک رہتا ہے۔

## فصل دہم بیان مین حب جاہ کی

الله تعالی نے فرمایا تلک الدار الاخرۃ نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین یعنے آخرت کا گھر اونکے لئے ہے جو کہ ارادہ علو و فساد کا زمین مین نہین رکہتا ہے اور بہتر انجام پرہیزگارون کا ہے اور فرمایا من کان یرید الحیاۃ الدنیا و زینتها نوف الیهم اعمالهم فیها وهم فیها لا یبخسون اولئک الذین لیس لهم فی الاخرۃ الا النار وحبط ما صنعوا فیها وباطل ما کانوا یعملون یہ آیت بہی بعموم خود شامل محبت جاہ ہر آدمی کو محبت

ناموری وشہرت وثنا حسن کی تمام لذات دنیا سے بڑھکر ہوتی ہے اور سب زینتون سے
اس زینت کو زیادہ چاہتا ہے لوگ اتباع ہوا وحب ثنا مین ہلاک ہو جاتے ہین حدیث
مین آیا ہے اگر دو گرگ گلہ گوسفند مین چھوڑ دیئے جادین تو اونکا اتنا بگاڑ نکرین
جتنا بگاڑ مسلمان کے دین مین حب شرف و مال کرتا ہے جاہ نام ہے آواز منتشر
ہونے کا اسطرح کی شہرت اچھی نہین ہوتی بلکہ گمنامی بہتر ہے ہان یہ اور بات ہے کہ اللہ تعالی
اپنے دین کے پھیلانے کو شہرت عطا کرے اور اس امر مین کچھ اوس شخص کی تکلیف
وپیروی کو دخل نہو تو ایسے بے تکلف شہرت کا مضائقہ نہین ورنہ شہرت سخت مضر
ہوتی ہے حدیث انس مین فرمایا ہے کافی ہے آدمی کو یہ برائی کہ اشارہ کیا جائے
طرف اوسکے انگلیون سے دین یا دنیا مین مگر جسکو اللہ بچائے رواہ البیہقی بسند
ضعیف ابراہیم ادہم کہتے تھے جس شخص نے شہرت کو اچھا جانا اوسنے خدا کو نہین
مانا ایوب سختیانی کہتے ہین کہ جبتک آدمی اس بات کو اچھا نہین جانتا کہ میرے مرتبہ
کی کسیکو خبر نہو تب تک اللہ کی تصدیق نہین ہوتی خالد بن معدان کے حلقے مین جب لوگ
بہت ہوتے تو وہ شہرت کے خوف سے اوٹھ جاتے ابو العالیہ کے پاس جب تین
آدمی سے زیادہ بیٹھتے تو آپ اوٹھ کر چلے جاتے طلحہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ اونکے
ساتھ قریب دس آدمی کے چلتے ہین کہا طمع کی مکھیان ہین اور دوزخ کے پروانے
علی رضی اللہ عنہ نے کہا خرچ کر مشہور نکر اپنے آپکو مت بڑھا کہ لوگ تجھکو پہچانین یاد آپکو
چھپا اور خاموش رہ کہ اسمین نجات ہے نیک بندے تجھسے خوش رہینگے اور بدکار
لوگ خون جگر کھانینگے ایکدن ابن مسعود گھر سے باہر نکلے اونکے پیچھے بہت سے لوگ
ہو لیے کہا تم میرے پیچھے نہ آؤ جس وجہ سے مینے اپنا دروازہ بند کر رکھا ہے اگر تم جانو
تو دو آدمی بھی میرے ساتھ نہون عدم شہرت کی فضیلت مین بہت حدیثین آئی ہین
غرضکہ جاہ کے معنے یہ ہین کہ لوگون کے دلون مین جگہ ہو اور کسی کمال کا اعتقاد

اجائے سو جسقدر دل منقاد ہونگے او سیقدر صاحب جاہ کو فرحت حاصل ہوگی غزالی رہ نے بیان مین ذم جاہ و علاج مدح و ذم کے کلام طویل کیا ہے جسکا خلاصہ ہم لسان العرفان مین لکھہ چکے ہین۔

# باب دوم بیان مین منجیات کے

اس باب مین دس فصلین ہین ہر فصل مین ایک خصلت منجیہ کا ذکر کیا جاتا ہے نہایت اختصار کے ساتھہ اسلیئے کہ کتاب مکارم الاخلاق اور لسان العرفان اس باب مین پہلے تالیف ہو چکی ہین۔

## فصل اول بیان مین پشیمان ہونے کے گناہ پر

اللہ تعالے نے فرمایا ہے وتوبوا الی اللہ جمیعا ایھا المومنون لعلکم تفلحون توبہ کرو تم سب اے ایمان والو شاید تمہارا چھٹکارا ہو اور فرمایا استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ جمیعًا بخشش مانگو تم اپنے رب سے اور توبہ کرو تم سب آن دونون آیت مین صیغہ امر کا فرمایا ہے امر واسطے وجوب کے آتا ہے اور فرمایا یا ایھا الذین امنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا مراد توبہ نصوح سے توبہ خالص ہے پھر فرمایا ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والون اور پاک ہونے والون کو اس سے یہ نکلا کہ توبہ کرکے جسمین گناہ دور ہو کر تائب پاک ہو جاتا ہے پہلے اس سے بسبب گناہ کرنے کے مبغوض خدا تھا اب جو توبہ نصیب ہوئی تو محبوب خدا ہوگیا یہ ایک بڑی بشارت ہی واسطے گناہگارون کے اسکی قدر و قیمت سمجھنا چاہیئے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے لو اخطاتم حتی تبلغ اسماء ثم تبتم لتاب علیکم رواہ

ابن ماجة باسناد جید یعنے اگر تمنے اتنے گناہ کیے ہین کہ آسمان تک پہنچے پہر توبہ کی تو
تمہاری توبہ قبول ہوگی عایشہ کا لفظ مرفوع یہ ہے من سرہ ان یسبق الدائب
المجتہد فلیکف عن الذنوب رواہ ابو یعلی یعنے جسکو یہ بات خوش آے کہ وہ بڑے
عابد مجتہد سے آگے بڑہ جائے تو گناہون سے باز رہے یعنے تائب ہوکر دائب اوسکو
کہتے ہین جو اپنی جان کو بہت سی عبادت کرکے تہکائے جابر کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ المؤمن
واہ راقع فسعید من هلك علی رقعه رواہ البزار والطبرانی یعنے مومن مذنب
اور تائب مستغفر ہوتا ہے جو توبہ پر مرا وہ سعادتمند ہوا اوس نے رفعًا کہا ہے کل ابن
آدم خطاء وخیر الخطائین التوابون رواہ الترمذی وابن ماجة والحاکم
وقال صحیح الاسناد یعنے سب آدمی خطادار ہوتے ہین بہتر خطادار وہ لوگ ہین جو بہت
توبہ کیا کرتے ہین ابوہریرہ رفعًا سمعًا کہتے ہین کوئی آدمی گناہ کرکے کہتا ہے اے رب
مجہسے ایک گناہ ہوگیا تو مجہکو بخشدے اللہ فرماتا ہے میرے بندہ کو معلوم ہے کہ اوسکا
ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے پہر وہ شخص جب تک اللہ نے چاہا ٹہرا رہا
پہر اوس سے ایک اور گناہ ہوگیا اوسنے کہا اے رب مجہسے ایک اور گناہ ہوگیا ہے
تو مجہے بخشدے اللہ تعالے فرماتا ہے میرا بندہ جانتا ہے کہ اوسکا ایک رب ہے جو گناہ
کو بخشتا اور گناہ پر پکڑتا ہے پہر وہ ٹہرا رہا جبتک کہ اللہ نے چاہا بعدہ ایک اور گناہ
کر بیٹہا پہر کہا اے رب مجہسے ایک اور خطا ہوگئی ہے تو مجہے بخشدے اللہ تعالے
فرماتا ہے میرے بندہ کو معلوم ہے کہ اوسکا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے
پہر اوسکا رب یہ کہتا ہے غفرت لعبدی فلیعمل ماشاء رواہ البخاری ومسلم یعنے
مینے اپنے بندے کو بخشدیا اب وہ جو چاہے سو کرے منذری نے کہا اسکے یہ معنے ہین
کہ جب اوس سے گناہ ہوجاتا ہے تو وہ توبہ واستغفار کرلیتا ہے پہر دوبارہ اوس گناہ
کو نہین کرتا جب اوسکی یہ عادت ٹہری تو اب توبہ واستغفار سے کفارہ اوسکے گناہ کا



Marfat.com

ہوتا رہیگا اور وہ گناہ کچھہ نقصان اوسکو نہ پہنچائیگا یہ مطلب نہین ہے کہ گناہ کرکے فقط زبان سے استغفار کر لیا کرتا ہے اور اوس گناہ کو کئے جاتا ہے کیونکہ یہ توبہ کذابین کی ہوتی ہے انتہے حدیث معاذ بن جبل مین رفعًا آیا ہے کہ توبہ سر کے سر مین اور توبہ علانیہ کی علانیہ کرے رواہ الطبرانی باسناد حسن ابن عمر کا لفظ مرفوع یون ہے کہ ان اللہ یقبل توبۃ العبد مالم یغرغر رواہ ابن ماجۃ والترمذی وقال حدیث حسن یعنے توبہ اوسوقت تک قبول ہوتی ہے کہ غرغرہ نہین لگا ہے منذری نے کہا یعنے روح حلقوم تک نہین پہنچی ہے انتہی اور اگر پہنچ گئی تو پھر کچھہ فائدہ نہین ہے ۔

| | |
|---|---|
| توبہ ہا زنفس بازپسین دست ردست | بیخبر دیر رسیدی در محمل بستند |

انس سے رفعًا مروی ہے کہ جب بندہ اپنے گناہون سے توبہ کرتا ہے تو اللہ اوسکے گناہ ملائکہ حفظہ کو بھلا دیتا ہے جوارح و معالم ارض بھی اوسکو بھول جاتے ہین وہ اللہ سے ملتا ہے اوسکے گناہ پر کوئی گواہ نہین ہوتا رواہ الاصبہانی ابن مسعود رفعًا کہتے ہین التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ رواہ ابن ماجۃ والطبرانی ورواتہ رواۃ الصحیح ورواہ ابن ابی الدنیا والبیہقی مرفوعا من حدیث ابن عباس یعنے توبہ کرنیوالا گناہ سے مانند بے گناہ کے ہے یہ حدیث بڑی بشارت ہی واسطے تائبین صادقین کے کیونکہ یہ شخص گویا برابر متقی کے ہوجاتا ہے جسنے سرے ہی سے کوئی گناہ نہین کیا تھا حدیث عبداللہ بن مغفل مین یہانتک فرمایا ہے کہ الندم توبۃ رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد یعنے پشیمان ہونا گناہ ہوجانے پر حکم مین توبہ کے ہے اسلئے کہ بعد پشیمانی کے ضرور ہے کہ پھر دوبارہ وہ گناہ نکرے گا اور یہی مطلب توبہ کرنے سے ہے ع چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ۔ اس سے بڑھ کر تسلی حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے والذی نفسی بیدہ لو لم تذنبوا لذھب اللہ بکم ولجاء بقوم یذنبون فیستغفرون اللہ فیغفر لھم رواہ مسلم وغیرہ

Marfat.com

یعنے اللہ کی قسم ہے کہ اگر تم گناہ نکروگے تو اللہ تم کو لیجا کر ایسے لوگ لائے گا جنسے گناہ ہوجائینگے اور وہ اللہ سے استغفار کرینگے اللہ اونکے گناہ بخشدیگا مطلب یہ ہوا کہ تم کثرت گناہ سے ناامید نہو بلکہ توبہ کرو تمہاری مغفرت ہوگی ؎

| | |
|---|---|
| الٰہی تا غفور اسمت شنیدم | گنہ رامست شادے مرگ دیدم |
| الٰہی واقف خیل گناہم | نویدتا بکے عیسا ابن پناہم |

ابن عمرؓ نے ساتھ بار بلکہ بیس بار سے زیادہ قصہ کفل کا حضرت سے سنا ہے کہ وہ کسی گناہ سے نڈرتا تہا یہانتک کہ ایک عورت کو ساٹھہ دینار دیکر جماع کرنا چاہا اوسنے رو کر کہا مینے یہ کام کبھی نہین کیا ہے حاجت نے مجھکو اسپر آمادہ کیا ہے کفل نے کہا تو یہ کہتی ہے اور مینے کبھی ایسا نہین کیا جا یہ روپیہ لیجا لا واللہ لا اعصی اللہ بعدھا ابدًا واللہ آج سے کبھی مین اللہ کی نافرمانی نکرونگا پہر اوسی رات وہ مرگیا صبحکو اوسکے دروازے پر یہ لکھا پایا ان اللہ قد غفر للکفل رواہ الترمذی وحسنہ وابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد والبیہقی یعنے اللہ نے کفل کو بخشدیا اب دیکھو کہ توبہ ایسی چیز ہے جسنے کفل سے گنہگار آدمی کو بخشوا دیا کیونکہ اوسکے حق مین اسی حدیث مین یہ فرمایا ہے کان لا یتورع من ذنب عملہ اسی طرح پر ایک قصہ اوس شخص اسرائیلی کا ہے جسنے ننانوے خون کیے تھے پہر جب سچی پکی توبہ کی تو اللہ نے اوسکو بخشدیا رواہ الشیخان بطولہ وابن ماجۃ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے واللہ للہ افرح بتوبۃ عبدہ من احدکم یجد ضالتہ فی الفلاۃ الحدیث رواہ مسلم یعنے جیسے کوئی شخص اپنی سواری گمشدہ کو جنگل مین پاکر خوش ہوتا ہے اوس سے زیادہ اللہ تعالیٰ بندے کے توبہ کرنے سے خوش ہوتا ہے شریح بن حارث کے حدیث مین یہانتک ارشاد کیا ہے یقول اللہ عز وجل یا ابن ادم قم الی امش الیک وامش الی اھرول الیک رواہ احمد باسناد صحیح اے بیٹے آدم کے تو کہڑا ہو طرف میرے مین چلونگا

طرف تیرے تو چل طرف میرے مین دوڑون گا طرف تیرے ان بشارات پر بہی اگر
بندہ قدر و قیمت توبہ و انابت و رجوع کی نجانے تو یہ سمجھو کہ وہ بڑا بدنصیب ہے
**ف** حدیث ابوذر و معاذ بن جبل مین فرمایا ہے اتق اللہ حیثما کنت واتبع
السیئۃ الحسنۃ تمحہا رواہ الترمذی وصححہ یعنے اللہ سے ڈر جہان کہین
تو ہو اور بدی کے بعد نیکی کر وہ اوس بدی کو مٹا دے گی دوسرا لفظ ابوذر کا رفعًا
یہ ہے من احسن فیما بقی غفر لہ ما مضی ومن اساء فیما بقی اخذ بما مضی و
ما بقی رواہ الطبرانی باسناد حسن یعنے جسنے باقی عمر مین اچھا کام کیا تو اوس کا
اگلا گناہ بخشدیا جاتا ہے اور جسنے باقی عمر مین برا کام کیا تو اوسکی پکڑ اگلے پچھلے گناہ سب
پر ہوتی ہے عیاذًا باللہ ابو طویل نے حضرت سے آکر کہا تہا کہ جسنے سارے گناہ کرے اور
کچھ بہی اون مین سے نچھوڑا مگر کر گزرا اوسکے لئے توبہ ہے فرمایا تو مسلمان ہو چکا ہی
کہا ہان اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فرمایا تو خیرات کر سیئات چھوڑ دے
اللہ تعالی اون سب سیئات کو تیرے لئے خیرات کر دے گا کہا میرے غدرات فجرات بہی کیا
حسنات ہو جائینگی فرمایا ہان اللہ بڑا ہے وہ تکبیر کہتا ہوا چلدیا یہانتک کہ آنکھون
سے چہپ گیا رواہ البزار والطبرانی واللفظ لہ واسنادہ جید قوی ہے
ابو طویل راوی حدیث کا نام شطب تہا ذکر انکا صحابہ مین آیا ہے یہ حدیث ناامیدون
کو امید دلاتی ہے اور امیدوارون کو خوشخبری مغفرت کی سناتی ہے اب بہی اگر کوئی
مایوس ہو اور توبہ کرنے مین شتابی نکرے تو اللہ و رسول کی طرف کا عذر منقطع
ہو چکا ہے ع

| | | |
|---|---|---|
| بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد | | گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ |

نووی کہتے ہین علمانے کہا ہے کہ توبہ کرنا ہر گناہ سے واجب ہی اگر وہ گناہ اللہ کا
ہی اور بندہ کے حق سے کچھ تعلق نہین رکھتا ہے تو واسطے توبہ کے تین شرطین ہین

Marfat.com

ایک ترک کر دینا اوس گناہ کا دوسرے پشیمان ہونا گناہ کرنے پر تیسرے یہ ارادہ کر لینا
کہ مین پہر اوس گناہ کو نکرونگا اور اگر وہ گناہ متعلق بحق آدمی ہے تو اوسکے لئے ایک
چوتھی شرط یہ ہے کہ اوس شخص کے حق سے بری الذمہ ہو اگر کسیکا مال لیلیا ہے تو
پہیر دے اور اگر کوئی تہمت اوسپر لگائی ہے تو اوسکو عوض دینے پر قدرت دے
یا معاف کرالے اور اگر غیبت کی ہے تو عفو چاہے وہ بخشدے تو بہتر ورنہ اوسکے لئے دعا
مغفرت کرے غرضکہ توبہ کرنا سارے گناہوں سے فی الفور واجب ہے اگر بعض
گناہوں سے توبہ کی ہے تب بہی نزدیک اہل حق کے وہ توبہ صحیح ہے باقی گناہ اوسپر
ثابت رہینگے دلیلین قرآن وحدیث واجماع امت کی وجوب توبہ پر متظاہر ہین
ابوہریرہ رض کہتے ہین واللہ انی لاستغفر اللہ فی الیوم اکثر من سبعین مرۃ
رواہ البخاری پس جبکہ رسول معصوم ہر روز ستر بار استغفار کرین تو پہر کسی اور
عالم عابد جاہل کی کیا ہستی ہے کہ وہ توبہ و استغفار سے بے پروا رہے سب سے پہلے توبہ
ہمارے باپ آدم ابو البشر علیہ السلام نے کی تہی اولاد سعید وہی ہوتی ہے جو کہ
نیک باپ کے قدم بقدم چلے لوگ گناہ مین تو آدم علیہ السلام کی سند پکڑتے ہین
لیکن توبہ کرنے مین اونکی پیروی نہین کرتے یہ کوئی اچہی بات نہین ہے اللہ نے ملائکہ کو خیر
محض بنایا ہے اور شیاطین کو شر محض اور انسان مین مادہ خیر و شر دونون کا رکہا ہے
اگر بعد شر کے راجع طرف خیر کے ہوا تو انسان ہے ورنہ شیطان، یہ وجوب توبہ کا عام ہے
سب اشخاص واحوال مین نور بصیرت بہی یہی حکم کرتا ہے غزالی رح نے کہا ہے رکن
توبہ کی یہ ہے کہ گذشتہ پر نادم وغمگین ہو اور جب شرطین توبہ کی جمع ہو جاتی ہین تو
توبہ ضرور ہی قبول ہوتی ہے جنت کے آٹہ دروازے ہین ایک اون مین توبہ کا دروازہ
ہے وہ بند نہین ہوتا یہانتک کہ سورج طرف سے مغرب کے نکلے اللہ نے توبہ کو کفارہ معصیت
اور حسنہ کو ماحی سیئہ بنایا ہے یہ بات اسی توبہ سے حاصل ہوتی ہے جہنم مین اکثر فریادی

Marfat.com

ہوگی کہ ہاے توبہ کرنے مین دیر کیون کی پہر جسکے پاس نرا ایمان ہے اور کوئی عمل نہین ہے تو اوسپر خوف سوء خاتمہ کا رہتا ہے ہمنے بیان مین توبہ کی دو رسالہ لکھے ہین ایک مجحوم دوسرا تفریج الکروب اونکے مضامین پہ مطلع ہونا ہر طالب توبہ کو ضرور ہے۔

# فصل دوم بیان مین صبر کے ذکر بلا پر

اللہ تعالی نے فرمایا ہی استعینوا بالصبر والصلوٰۃ اور فرمایا یاایہا الذین آمنوا اصبروا اور فرمایا انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب صبر کا ذکر قرآن مین کچھ اوپر ستر جگہہ آیا ہے رسالہ تسلیۃ المصاب مین آیات صبر کے مذکور ہین اور بہت سے درجات وخیرات کو دامن صبر سے باندہا ہے ہر عمل کا اجر محدود ہوتا ہے مگر صبر کا اجر بیحساب ٹہرایا گیا ہے اور فرمایا ہے ان اللہ مع الصابرین یہ آیت لایق بڑی قدر کی ہے اللہ کی معیت سے اور کیا بڑہ کر مدعا ہوگا ہدی ورحمت وصلوات اہل صبر کے لئے ہین حدیث حارث مین صبر کو ضیا فرمایا ہے رواہ مسلم صبر کی ضرورت ہر جگہہ پہ ہوتی ہے فعل مامور ترک محظور تحمل مقدور مین لکن جو صبر اختیاری ہی یہ فضیلت اوسکے لئے ہے ورنہ اضطراراً تو ہر کوئی چار ناچار ہر مصیبت پر صبر کرتا ہے ہمنے بیان صبر وشکر مین رسالہ ادامۃ الشکر بہت مضبوط ومبسوط لکہا ہے

| | | |
|---|---|---|
| صبر ہست علاج دل بیمار تو واقف | | افسوس کہ کم داری وبسیار ضرور است |

دنیا ودین مین جتنے احوال مومن کو پیش آتے ہین سبکا تعلق صبر سے لگا رہتا ہے حضرت ایوب علیہ السلام صبر مین بڑی عالیمقام تہے اللہ نے اونکی تعریف کی ہے انا وجدناہ صابراً نعم العبد انہ اواب سب سے زیادہ صبر اللہ نے انبیاء علیہم السلام کو عطا کیا تہا امت کو پیروی اپنے نبی صلعم کی چاہیے سارے کام دین دنیا کے اسی صبر سے

روبراہ ہوتے ہین مدارج علیا اسجگہہ کے اور وہان کے اسیکے طفیل سے ملتے ہین سعدی رحمہ نے کہا ہے ؎

| | |
|---|---|
| ترا گر صبوری بود دستیار | بدست آوری دولت پائدار |
| صبورے بود کار پیغمبران | نہ پیچند زین روے دین پروران |
| صبوری کشاید در کام جان | کہ جز صابری نیست مفتاح آن |
| صبوری برآرد مراد دلت | کہ از عالمان حل بود مشکلت |
| صبوری کلید در آرزوست | کشاینده کشور آرزوست |
| صبوری بہر حال اولی بود | کہ در ضمن آن چند معنی بود |
| صبوری ترا کامگاری دہد | زرنج و بلا رستگارے دہد |
| صبوری کنی گر ترا دین بود | کہ تعجیل کار شیاطین بود |

حدیث مقدادین صبر کو نصف ایمان فرمایا ہے رواہ الطبرانی اللہ اہل صبر کو دوست رکھتا ہے اس سے بڑہ کر اور کیا شرف واسطے صابر کے چاہیئے یہ صبر خاصہ ہے انسان کا ملائکہ و بہائم مین نہین ہوتا ہے ملائکہ مین بسبب کمال کے بہائم مین بسبب نقصان کے صبر دو طرح پر ہوتا ہے ایک بدن پر جیسے کوئی مشکل کام یا عبادت بجالانا یا مار کو پیجانا یا مرض و زخم کو سہنا یہ جب موافق شرع کے ہوتا ہے تو عمدہ چیز ہے دوسرے صبر کرنا نفس پر کہ طبیعت کو مقتضائے خواہش سے روکے رہے پہر اگر یہ صبر شہوت شکم و شہوت شرمگاہ پر ہے تو اوسکو عفت کہتے ہین اور اگر مصیبت پر ہے تو اوسکا نام صبر ہے اسکی ضد جزع و فزع ہے اور اگر تونگری پر ہے تو اوسکو ضبط نفس کہتے ہین اور اسکے ضد اترانا ہے اور اگر صف جنگ مین ہے تو اوسکا نام شجاعت و بہادری ہے اسکی ضد نامردی و بزدلی ہے وقس علی ہذا صبر باعتبار قوت و ضعف کے مختلف ہوتا ہے اور بندہ کو کسی حال مین بھی صبر سے گریز نہین ہو سکتا غزالی رحمہ نے صبر کی دوا بتائی ہے حدیث ابن مسعود

مین آیا ہے گویا مین دیکھتا ہون کہ حضرت ایک پیغمبر کے حکایت کرتے ہین اونکو اونکی قوم نے
مار کر خون آلودہ کیا تہا وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے تھے اور کہتے تھے اللھم
اغفر لقومی فانھم لا یعلمون متفق علیہ حدیث ابی سعید خدری مین فرمایا ہے
ما اعطی احد عطاء خیرا واوسع من الصبر رواہ الشیخان یعنے صبر سے بڑھ کر
کسیکو کوئی نعمت نہین دیگئی جعفر بن ابی طالب کا لفظ رفعا یہ ہے کہ الصبر معول المسلم
رواہ رزین یعنے مسلمان کا اعتماد اسی صبر پر ہوتا ہے صہیب رومی رفعا کہتے ہین عجبا
لامر المومن ان امرہ کلہ خیر ولیس ذلک لاحد الا للمومن ان اصابتہ
سراء شکر فکان لہ خیرا وان اصابتہ ضراء صبر فکان لہ خیرا رواہ مسلم
یعنے مومن کا عجب حال ہے کہ خوشی مین شکر کرتا ہے اور نقصان مین صبر یہ بات سوا
مومن کے کسی اور کے لئے نہین ہے اوسکا سب کام اچھا ہی ہے سنجرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے
جسنے عطا پر شکر ابتلا پر صبر ظلم پر استغفار کی وہی امن میں ہے اور ہدایت یاب ہے رواہ
الطبرانی سعد کہتے ہین حضرت نے فرمایا اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل
فالامثل یبتلی الرجل علی حسب دینہ فان کان فی دینہ صلبا اشتد
بلاوہ وان کان فی دینہ رقۃ ابتلاہ اللہ علی حسب دینہ فما یبرح البلاء
بالعبد حتی یمشی علی الارض وما علیہ خطیئۃ رواہ ابن ماجۃ وابن
ابی الدنیا والترمذی وقال حدیث حسن صحیح یعنے سب سے زیادہ ابتلاء
پیغمبرونکو ہوتی ہے پہر افضل بعد افضل کو آدمی مطابق اپنے دین کے بلا مین گرفتار
ہوتا ہے اگر دین مین مضبوط ہے تو اوسکی بلا بہی سخت ہوتی ہے اور اگر دین مین
پتلا ہے تو بقدر اوسکے مبتلا ہوتا ہے غرضکہ بندے کے ساتھ بلا لگی رہتی ہے یہانتک
کہ وہ زمین پر چلتا ہے اور اوسپر کوئی گناہ نہین ہوتا یعنے سارے گناہ اوس کے
بسبب صبر کرنے کے بلا ومصیبت پر دور ہو جاتے ہین گو اوسکو ثابت نہو جتنی

Marfat.com

حدیثین بیان ہین اجرا ابتلا کے آئی ہین وہ سب دلیل ہین فضیلت صبر واہل صبر پر لکن تحقق
ساتھہ اس وصف کے نہایت مشکل ہے اکثر لوگ آپکو صاحب صبر خیال کرتے ہین لکن حقیقت
مین وہ اہل صبر نہین ہین انما الصبر عند الصدمۃ الاولی۔

# فصل سوم بیان مین رضا بالقضا کی

قال تعالی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اللہ اونسے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی
ہین اور فرمایا ھل جزاء الاحسان الا الاحسان یعنے نیکی کا بدلا نیکی ہی نہایت نیکی یہ ہے
کہ اللہ اپنے بندے سے راضی ہو حدیث مین آیا ہے خوشی ہو اوسکو جو مسلمان ہوا
اور اوسکا رزق بقدر کفایت تھا اور وہ اوسپر راضی رہا اور فرمایا ہی جو راضی رہا
اللہ سے تھوڑے سے رزق پر راضی رہیگا اللہ اوس سے تھوڑے عمل پر اسکو دیلمی نے
علی سے رفعاً ذکر کیا ہے موسے علیہ السلام نے کہا تھا اے رب مجھے وہ بات بتا جسمین
تیری رضا ہو فرمایا میری رضا اسمین ہے کہ میری قضا پر تو راضی رہے ابن عباس نے کہا
ہی اول جو لوگ جنت مین جائینگے وہ ہونگے جو ہر حال مین اللہ کی حمد کرتے ہین یعنے
راضی رہتے ہین عمر بن عبد العزیز سے پوچھا تھا تم کیا چاہتے ہو کہا جو اللہ میرے لئے
حکم کرے میمون بن مہران نے کہا جو شخص حکم الٰہی پر راضی نہوا اوسکے بیوقوفی کی
کچھہ علاج نہین ہے فضیل رح نے فرمایا ہے اگر تو تقدیر الٰہی پر درست نرہیگا تو اپنی نفس
کی تقدیر پر بھی درست نہو گا ابو الدرداء کہتے ہین کہ ایمان کا اعلی درجہ یہ ہے کہ حکم پر صبر
کرے اور تقدیر پر راضی ہو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے مین جس حال مین ہون فراخی
یا تنگی مین مجھکو کچھہ پروا نہین ہوتی رابعہ بصریہ کے سامنے ایک روز کہا کہ الٰہی تو
ہمسے راضی ہو کہا تمکو شرم نہین آتی کہ خود تو اوس سے راضی نہین ہوتے ہو اور



Marfat.com

اوسکی رضامندی کی استدعا کرتے ہو پوچھا بندہ اللہ سے کب راضی کہلاتا ہی کہا جب
مصیبت پر اتنا خوش ہو جتنا نعمت پر ہوتا ہے فضیل رہنے فرمایا جب نزدیک بندہ کے اللہ
کا دینا اور ندینا یکسان ہو جاے تب وہ اللہ سے راضی ہو چکا سہیل فرماتے ہین کہ بندہ
کو یقین سے اوسیقدر بہرہ ملتا ہے جسقدر کہ وہ رضا سے بہرہ مند ہوتا ہے دعا مانگنے والا مقام
رضا سے خارج نہین ہوتا اسیطرح گناہون کو برا جاننا اور مجرمون سے خفا رہنا اور گناہون
کے اسباب کو برا سمجھنا اور اونکے دور کرنے مین امر معروف ونہی منکر بجالانا کچھہ مخالف رضا
کے نہین ہے کیونکہ اللہ نے دعا کو ہمارے لئے عبادت کر دیا ہے اور ہمارے حضرت اور سب
انبیاء علیہم السلام سے بکثرت دعا مانگنا ثابت ہی حضرت مقام رضا سے اعلی مقام پر تھے اگر دعا
خلاف رضا ہوتی تو اس کثرت سے کیون دعا مانگتے اسیطرح اون شہرون سے بہاگنا جہان
گناہون کا ظہور ہو اور گناہون کی مذمت کرنی رضا مین خلل انداز نہین ہے علی مرتضی
نے کہا ہے ؎

| | |
|---|---|
| رضینا قسمة الجبار فینا | لنا علم وللجهال مال |
| فان المال یفنی عن قریب | وان العلم یبقی لا یزال |

مقدرات الٰہی ہر شخص کے لئے قبل اوسکی پیدایش کے دنیا مین پچاس ہزار برس پہلے مقرر ہو چکے
ہین ہر تقدیر کا ظہور اپنے وقت مقرر پر ہوتا رہتا ہے پس جو شخص راضی بالقضا رہا وہ
بازی جیت گیا اور جو شخص ناراض ہوا اوسنے کسیکا کچھہ نقصان نہ کیا اپنا ہی ایمان بگاڑ
دیا بنی اسرائیل نے موسی علیہ السلام سے کہا تھا کہ تم اپنے رب سے ہمارے لئے ایسا کام
پوچھہ دو کہ جب ہم وہ کام کرین تو اللہ ہم سے راضی ہو موسے علیہ السلام نے رب العزت
مین عرض کیا ارشاد ہوا کہ تو اونسے کہدے کہ وہ مجھسے راضی رہین تاکہ مین اونسے راضی
رہون ایک روایت مین آیا ہے کہ سوا میرے کوئی معبود نہین ہے جو میری مصیبت پر
صبر نکرے اور میری نعمتون کا شاکر نہو اور میرے حکم پر راضی نہو اوسکو چاہیے کہ میرے

سوا کوئی اور رب بنائے حدیث قدسی مین آیا ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مینے سب تقادیر کو مقدر کیا ہے اور اونکی تدبیر کی ہے اور کام کو محکم کیا ہی پس جو شخص راضی ہوا اوسکی لئے میری رضا ہے یہانتک کہ وہ مجھسے ملے اور جو کوئی ناخوش ہوا اوسکے لئے میری خفگی ہی یہانتک کہ وہ میرے پاس آئے **حکایت** ایک پیغمبر نے دس برس تک بھوک اور مفلسی اور جوؤن کی شکایت کی مگر کچھہ مفید نہ پڑی اللہ نے اونپر وحی بہیجی کہ تو اسطرح کب تک شکایت کرتا رہیگا میرے یہان ام الکتاب مین پیدایش زمین و آسمان سے پہلے تیرا حال اسیطرح لکہا ہے اور ویسا ہی ہوتا جاتا ہے مینے دنیا کی پیدایش سے پہلے تجہپر اسیطرح حکم جاری کیا ہی اب کیا تو یہ چاہتا ہے کہ مین تیرے لئے نئے سرے سے دوبارہ دنیا بناؤن یا تو یہ چاہتا ہے کہ جو مینے تیرے لئے مقدر کیا ہے اوسکو بدل دون تو جو یہ چاہے کہ جو تو پسند کرے وہ میری خواہش و پسند سے بڑہ کر ہو قسم ہے مجکو اپنے عزت و جلال کی اگر یہ بات تیرے دل مین گزریگی تو مین نام تیرا دفتر نبوت سے محو کردونگا **حکایت** اللہ نے داؤد علیہ السلام سے فرمایا تہا کہ اے داؤد تو بہی چاہتا ہے اور مین بہی چاہتا ہون اور ہوگا وہی جو مین چاہتا ہون اگر تو میرے چاہے پر راضی ہوگا تو مین تیری خواہش کو کافی ہونگا اور اگر تو میری خواہش نمانیگا تو مین تجہکو تیری مشقت مین ڈالدونگا پہر وہی ہوگا جو مین چاہونگا عمر بن عبد العزیز کہتے ہین کہ جو کی روٹی کہانی اور اون پہننے مین کچھہ شان نہین ہے بلکہ شان یہ ہے کہ درویشی مین خدا سے راضی رہے ابن مسعود نے کہا ہے اگر مین آگ کی چنگاری لون اور وہ کچھہ جلادے اور کچھہ چھوڑ دے تو یہ بہتر ہے نزدیک میرے اس بات سے کہ جو چیز ہوگئی ہو اوسکو مین کہون کہ کاش نہوتی یا نہ ہولی چیز کو کہون کہ کاش ہوجاتی ~~ **~~**

| | |
|---|---|
| رضا بداده بده وز جبین گره بگشائے | کہ بر من و تو در اختیار نکشاده است |

# فصل چہارم بیان آیت میں شکر علی النعماء کی

اللہ نے قرآن کریم میں ذکر شکر کا ہمراہ اپنے ذکر کے فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون یہ دلیل ہے کمال فضیلت شکر پر اور فرمایا ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وامنتم یعنے کیا کرے گا اللہ تمکو عذاب کرکے اگر تم اوسکا شکر بجالاؤ اور یقین رکھو اور فرمایا سنجزی الشاکرین اور فرمایا لئن شکرتم لازیدنکم یعنے اگر تم شکر کروگے تو مین تمکو زیادہ دونگا لکن شکر کرنے والے بہت کم ہوتے ہین ولہذا ارشاد کیا ہے ولا تجد اکثرھم شاکرین اور فرمایا وقلیل من عبادی الشکور یعنے میرے بندون مین شکر کرنے والے بہت تھوڑے ہین شکر ایک ایسی عمدہ چیز ہے جسمین اللہ تعالے نے قید مشیت کی نہین رکھی بخلاف غنی کرنے اور رزق دینے اور بخشنے اور توبہ قبول کرنے کے کہ ان سب مین قید مشیت کی لگی ہوئی ہے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے طاعم شاکر بمنزلۃ صائم صابر کے ہے رواہ البخاری تعلیقا والترمذی وابن ماجۃ حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ ایک رات حضرت نماز کو اوٹھے ہر رکن نماز مین خوب روئے بلال نے کہا آپکو تو سب گناہ لگے پچھلے معاف ہو چکے ہین آپ اتنا کیون روتے ہو فرمایا افلا اکون عبدا شکورا رواہ مسلم بطولہ وابن حبان ترکیب شکر کی تین چیزون سے ہے علم وحال وعمل اصل علم ہی علم سے حال اور حال سے عمل پیدا ہوتا ہے مراد علم سے یہ ہے کہ نعمت کو منعم کی طرف سے جانے حال اسکا نام ہے کہ منعم کے انعام سے خوش ہو عمل سے یہ غرض ہے کہ منعم کے مقصود ومحبوب پر قائم دائم رہے عمل کا تعلق دل وزبان اور اعضا سب سے ہوتا ہے غزالی نے بیان مین ان تعلقات کے بسط لائق کیا ہے سعدی رح کہتے ہین منت خدای را عزوجل کہ طاعتش موجب قربت وبشکر اندرش مزید نعمت ہر نفسے کہ فرو میرود ممد حیات ست وچون بر می آید مفرح ذات پس

Marfat.com

در ہر نفسے دو نعمت موجود است و بر ہر نعمتے شکرے واجب ؎

| | |
|---|---|
| از دست و زبان کہ برآید | کز عہدہ شکرش بدر آید ٭ |

اعملوا آل داود شکرا وقلیل من عبادی الشکور ؎

| | |
|---|---|
| بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش | عذر بدرگاہ خدا آورد ++ |
| ورنہ سزاوار خداوندیش | کس نتواند کہ بجا آورد |

حدیث مین الحمد للہ کو کلمہ شکر فرمایا ہے اور قرآن مین نوح علیہ السلام کو بندۂ شکر گزار کہا ہے انہ کان عبدا شکورا نعمت پر الحمد للہ کہنا اور مصیبت مین علی کل حال زیادہ کرنا داخل شکر ہے اللہ کی نعمتین انسان پر ظاہرا و باطناً اولاً و آخراً قلباً و قالباً بیحساب ہین کسی شخص کا یہ مقدور نہین ہے کہ ایک ادنے نعمت کا حق بجالائے یا اوسکا شکر ادا کر سکے وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا ان الانسان لظلوم کفار لکن جو کہ ہمکو حکم ہے کہ ہم اللہ کا شکر کیا کرین اور اوسکی حمد و ثنا مین رہین بلکہ جسقدر شکر ہمسے بن سکے ہمکو چاہیے کہ ہم اوسمین کوتاہی نکرین یہ شکر بجالانا ہمپر واجب ہی جو کوئی نعمت پر شاکر اور نقمت پر صابر نہین ہوتا ہے وہ کافر نعم اور منکر احسان محسن ہے اپنا ہی زیان کرتا ہی نہ کسی اور کا سعدی رہ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

| | |
|---|---|
| کسے را کہ باشد دل حق شناس | نشاید کہ بند د زبان سپاس |
| نفس جز بشکر خدا بر میار | کہ واجب بود شکر پروردگار |
| ترا مال و نعمت فزاید ز شکر | ترا فتح از در درآید ز شکر |
| اگر شکر حق تا بروز شمار | گزاری نباشد یکی از ہزار |
| ولے گفتن شکر اولے تر است | کہ اسلام را شکر او زیور است |
| گر از شکر ابرد نہ بندی زبان | بدست آوری دولت جاودان |

باب ہشتم گلستان مین کہا ہے اجل کائنات از روئے ظاہر آدمی ست و اذل موجودات سگ

وباتفاق خردمندان سگ حق‌شناس به از آدمی ناسپاس ؎

| | |
|---|---|
| سگے را لقمۂ ہرگز فراموش | نگردد گر زنی صد نوبتش سنگ |
| وگر عمرے نوازی سفلۂ را | بکمتر چیزے آید باتو در جنگ |

حدیث مین آیا ہے من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ یعنے جسنے لوگون کا شکر ادا نہ کیا اوسنے اللہ کا شکر بھی ادا نکیا ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت کے پاس شب معراج مین دو پیالے لائے گئے شراب و دودہ کے اونکی طرف دیکھکر دودہ کا پیالہ لے لیا جبرئیل علیہ السلام نے کہا الحمد للہ الذی ھداک للفطرۃ اگر تم شراب لیتے تو تمہاری امت بہک جاتی رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہے جو کام شاندار اللہ کی حمد سے شروع نہین کیا جاتا ہو وہ قطع ہوتا ہے رواہ ابو داود وانس کا لفظ مرفوع یہ ہے اللہ راضی ہوتا ہے بندہ سے ابات پر کہ ایک لقمہ کہائے اللہ کی حمد کرے یا پانی پیئے اوسپر اللہ کی حمد بجالائے رواہ مسلم نووی رحمہ نے ان احادیث کو باب الشکر مین ذکر کیا ہے ہمارا رسالہ ادامۃ الشکر فی اقامۃ الصبر والشکر اس باب مین ایک علم نافع ہے ؎

| | |
|---|---|
| شکر خدا جسنے بنایا ہمین | راہ پیمبر پہ چلایا ہمین |
| غم مین ہمین صبر کی تعلیم کی | راہ بتائی ہمین تسلیم کی |
| بہیجدیا ہمکو قرآن و حدیث | اوسپہ عمل جو نکرے ہو خبیث |

اللہ نے جتنے عبادات شروع کیے ہین اور جتنے محرمات ممنوع فرمائے ہین اور جسقدر فضائل اذکار وادعیہ کے سنن صحیحہ مین آئے ہین سبکا نتیجہ اللہ کی حمد و ثنا ہے یہی حمد اوسکا شکر ہوتا ہے بعض اکابر نے فرمایا ہے کہ شکر ہر نعمت کا یہ ہے کہ اوس نعمت کو غیر رضی خدا مین صرف نکرے۔

## فصل پنجم بیان مین

## اعتدال خوف ورجا

قال تعالی وایای فارهبون یعنے خاص مجہسے ڈرتے رہو اور فرمایا ان بطش ربک لشدید اور فرمایا ویحذرکم اللہ نفسہ اور فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتان اور فرمایا اما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی کتاب وسنت مین جسقدر وعیدات اور عقوبات وتعذیبات کا ذکر آیا ہے وہ سب دلائل خوف ہین دنیا کی بڑی سی بڑی مصیبت وعقوبت آخرت کی ادنی عذاب کا مقابلہ نہین کرسکتی ہے مومن ہمیشہ درمیان خوف ورجا کے رہتا ہے اسلئے کہ وہ یوم آخر پر ایمان لایا ہے جو معتقد آخرت کا نہین ہے وہ بیخوف ہوتا ہے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے والذی نفسی بیدہ لو تعلمون ما اعلم لبکیتم کثیرا ولضحکتم قلیلا رواہ البخاری یعنے واللہ اگر تم جانتے جو مین جانتا ہون تو روؤ تم بہت اور ہنسو تم تہوڑا ام العلا کہتے ہین حضرت نے فرمایا واللہ لا ادری واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم رواہ البخاری اس مین نفی کی ہے علم غیب کی اپنے حال سے اور دوسرون کے حال سے جسنے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے غلط کہا مراد نفی درایت مفصلہ کی ہے بعض نے کہا کہ مراد امور دنیویہ ہین کہ یہان کا حال بابت تشنگی وگرسنگی ومرض وصحت وفقر وغنا کے معلوم نہین ہے اس بنیاد پر بہی علم غیب ثابت نہوا اور یہی حق ہے بہر حال انسان ایک حالت خوفناک مین ہے اوسکو اللہ کے بارے امن مین ہونا نچاہیے کیونکہ انجام کیا معلوم نہین کبہی مسلمان آدمی کافر ہو کر مرجاتا ہے اور کبہی کوئی کافر اسلام پر جان دیتا ہے وہ جہنم مین جاتا ہے یہ بہشت مین داخل ہوتا ہے حدیث جابر مین رفعا آیا ہے کہ ایک عورت پیچہے ایک بلی کے دوزخ مین گئی اوسکو باندہ رکہا تہا چہوڑا نہین کہ وہ حشرات ارض کو کہاتی آخر مارے بہوک کے مرگئی رواہ مسلم زینب نے پوچہا تہا

Marfat.com

انھلک وفینا الصالحون فرمایا نعم اذا کثر الخبث متفق علیہ معلوم ہوا کہ کثرت فسق
وفجور سے لوگ ہلاک ہو جاتے ہین اگرچہ بعض صلحا بھی اونمین موجود ہون شامت خبث
سے نیک بندے بھی ہمراہ بدون کے تباہی مین آجاتے ہین حدیث ابی عامر مین خبر دی
ہے کہ کچھہ لوگ اس امت کے خز وحریر کو جائز سمجھہ لینگے شراب خواری کرین گے باجے بجانیگے
وہ بندر و سور بنجائینگے رواہ البخاری بطولہ حدیث جابر مین فرمایا ہے ہر بندہ اوسی
حالت پر کہ جسپر وہ مرا ہے اوٹھیگا رواہ مسلم یعنے کفر وایمان وطاعت وعصیان
سے ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے یعنے مثل آگ کے نہین دیکھا کہ بھاگنے والا اوس سے سوتا ہو
اور نہ مثل جنت کے کہ طالب اوسکا خواب مین ہے رواہ الترمذی حدیث ابی ابن کعب مین
فرمایا ہے اے لوگو یاد کرو اللہ کو آیا زلزلہ اوسکے پیچھے ہی دوسرا تھلکہ آکے موت مع اپنی
سختیون کے رواہ الترمذی یعنے جب قیامت وموت پیچھے لگی چلی آتی ہے تو اب اللہ سے
ڈرنا چاہیے عایشہ نے حضرت سے پوچھا تھا اس آیت کا مطلب کیا ہے والذین یوتون
ما اتوا وقلوبہم وجلۃ کیا مراد اس سے شرابی اور چوٹی ہین فرمایا نہین اے دختر صدیق
بلکہ وہ لوگ مراد ہین جو روزہ رکھتے ہین نماز پڑھتے ہین صدقہ دیتے ہین لکن اونکو یہ ڈر
لگا ہوا ہے کہ کہین یہ اعمال نامقبول نھون ایسے ہی لوگ خیرات مین شتابی کرتے ہین
رواہ الترمذی وابن ماجۃ یعنے اوس خوف کا اعتبار نہین ہے کہ عمل تو کچھہ نہین کرتے اور اپنا
ڈر ظاہر کرتے ہین بلکہ خوف یہ ہے کہ عمل نیک کرے اور ڈرے اسی جگہہ سے انس نے کہا ہے
تم عمل کرتے ہو اور وہ تمھاری آنکھہ مین بال سے بھی زیادہ باریک ہین ہم اونکو عہد حضرت
مین موبقات یعنی مہلکات مین سے گنتے تھے رواہ البخاری عایشہ سے فرمایا تھا ایاک و
محقرات الذنوب فان لھا من اللہ طالبا رواہ ابن ماجۃ والدارمی والبیہقی
یعنے تو حقیر گناہون سے بھی بچ اللہ کی طرف سے انکا مطالبہ بھی ہوگا بعض اہل علم نے
کہا ہے کہ کبیرہ گناہ وہی ہے جسکو آدمی صغیرہ سمجھتا ہے اور استخفاف کبیرہ کا کفر ہوتا ہی

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے مجھکو میرے رب نے حکم دیا ہے کہ مین اوس سے سر وعلانیہ
مین ڈرون اور کلمۂ عدل حالت غضب ورضا مین کہون اور میانہ روی کرون فقر و
غنا مین الحدیث رواہ رذین اور اللہ نے فرمایا ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء
یعنے اللہ سے ڈرنے والے یہی اہل علم ہین اور فرمایا ہے ذلک لمن خشی ربہ یعنی جنت
اوسکے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے معلوم ہوا کہ بہشت حصہ علما کا ہے جب عالم مین
خوف نہوا تو وہ حقیقت مین عالم نہین ہے جاہل ہے خوف کہتے ہین درد دل اور سوزش
درونی کو جو زمان آیندہ مین کسی بری توقع کے سبب سی ہوتا ہے حالت خوف کی مرکب
ہوتی ہے علم وحال وعمل سے علم سے مراد ادراک اوس چیز کا ہے جو برائی پہچانے حال سے
مراد وہ اسباب ہین جنسے برائی لگتی ہے جیسے گناہ ظاہر و باطن کے عمل سے مراد ظاہر
ہونا تاثیر خوف کا ہے دل اور اعضا پر ادنے درجہ خوف کا یہ ہے کہ آدمی محرمات وممنوعات
شرعی سے باز رہے اور جب خوف قوی ہوتا ہے تو اشیا مشتبہ سی بھی بچتا ہے اسکو تقوی
کہتے ہین اور مباحات سی بچنے کو صدق فی التقوے بولتے ہین مراتب قوت وضعف
کے درجات خوف مین مختلف ہوتے ہین غزالی رحہ نے بیان اس اختلاف کا کیا ہے فضیلت
علم مین جو کچھہ آتا ہے اوس سے فضیلت خوف کی بھی سمجھی جاتی ہے کیونکہ خوف ثمرہ ہے علم کا
ولہذا جاہل کو جرأت ہوتی ہے خائفین دن قیامت کے رفیق اعلی مین ہونگے اس امر
مین کوئی اون کا شریک نہوگا ہمنے بیان خوف ورجا کا مفصلاً رسالہ صدق اللجا
مین کیا ہے **ف** اللہ تعالی نے فرمایا رحمتی وسعت کل شئی یہ بیان سب رجا کا سب
زیادہ امید اس آیت مین ہے قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا
من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم جو وجوہ بلاغت کی
اس آیہ کریمہ مین بابت تقویت رجا کے اہل بلاغت نے لکھے ہین وہ تفسیر فتح البیان مین
لکھے گئے ہین لکن اس عموم مغفرت ذنوب سے شرک بآیہ دیگر مستثنی ہے جو شخص شرک پر

مر گیا ہے وہ ہرگز بخشا نہ جائیگا شرک کے ستّر دروازے ہین جسطرح کہ بدعت کے بہتّر دروازے ہین پر جو بدعت حد کفر تک نہین پہنچی ہے اوسکا معتقد و فاعل اگرچہ جہنم کی سیر کریگا لکن ایکدن نجات پائیگا اور جو بدعت ایسی ہے کہ اوس مین انکار ضروریات عقائد شرع کا ہے اوسکا قائل فاعل ہالک ہوگا نہ ناجی شاہد لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ کے حق مین جبکہ اوس نے صدق دل سے اس کلمہ کو کہا ہے وعدہ جنت کا آیا ہے گو عمل مین کسیقدر قاصر رہا ہو اور اگر تائب ہو چکا ہے تو وہ برابر بے گناہ کے ہوگا اور اگر مرتکب کبیرہ نے باوجود ایمان صحیح کے توبہ نہین کی ہے اور مر گیا ہے تو وہ بھی مخلد فی النار نہوگا معاف کرنا یا پکڑنا اللہ کی مشیت پر ہے مستور الحال انشاء اللہ تعالی مستور الحال رہیگا اللہ اوس سے درگزر کرنیوالا ہے اللہ تعالے نے قائل کلمہ شہادت پر جہنم کو حرام کیا ہے قرآن مین فرمایا ہے ومن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ توحید اس طاعات و افضل حسنات ہے یہ خیر ذرہ سے بڑھکر ہے حدیث بطاقہ اسکی شاہد ہے گناہان صغیرہ نماز و روزہ وغیرہا سے مٹتے رہتے ہین یہ اللہ کا فضل وسیع ہے رہے کبائر اونکے لئے توبہ مقرر ہے اور جسپر دنیا مین حد جاری ہو چکی وہ تو اپنے گناہ سے بالکل پاک ہو گیا اب آخرت مین دوبارہ معذب نہوگا حدیث انس مین فرمایا ہے اے بیٹے آدم کے تو جبتک مجھکو پکاریگا اور میرا امیدوار رہیگا مین تجھکو بخشتا رہونگا جو کچھ تجھسے ہوا اور کچھ پروا نکرونگا اگر تیرے گناہ آسمان کی چوٹی تک پہنچ جائینگے اور تو مجھسے بخشش مانگیگا مین تجھکو بخشدونگا اے ابن آدم اگر تو پاس میرے زمین بھر خطا لیکر آئیگا اور تو نے شرک نکیا ہوگا تو مین پاس تیرے زمین بھر مغفرت لیکر آؤنگا رواہ الترمذی وحسنہ یہ حدیث واسطے ہمسے گنہگارون کے ایک بڑا وسیلہ جمیلہ ہے مغفرت ذنوب کا ہم اللہ و رسول کو سچا جانتے ہین اور ہمکو اپنے گناہون کا اقرار ہے اور ہم اپنے عدم تحفظ پر سخت نادم ہین ؎

| | |
|---|---|
| لعل رحمۃ ربی حین یقسمہا | تاتی علی حسب العصیان فی القسم |

نودی رہ نے کہا ہے مختار واسطے بندہ کے حالت صحت مین یہ ہے کہ خائف و راجی دونون
ہو اور حالت مرض مین نری رجا ہو نصوص کتاب و سنت اسی بات پر متظاہر ہین نری
رجا ہر حال پر اختلال مین مذہب مرجیہ کا ہے اور نرا خوف ہر حال مین مشرب خارجیہ
کا اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ خوف و رجا حد اعتدال پر رہے نہ بالکل خائف و ناامید
ہو نہ بالکل راجی بلاخوف غزالی نے کہا ہے خوف و رجا مین حدیثین آئی ہین ناظر کو
شک ہوتا ہے کہ انمین کون افضل ہے اور مطلق پوچھنا اسبات کا کہ خوف افضل ہے
یا رجا قول فاسد ہی یہ ویسی بات ہے کہ کوئی پوچھے کہ روٹی افضل ہے
یا پانی اسکا جواب یہی ہوگا کہ بھوک کے لئے روٹی افضل ہے اور پیاسے کے لئے پانی
اور اگر بھوک پیاس دونون ہون تو اون مین جون سی حالت غالب ہوگی اوسیکا
اعتبار ہوگا یعنے اگر بھوک غالب ہی تو روٹی افضل ہے اور اگر پیاس زیادہ ہے تو پانی
افضل ہے اور اگر دونون مساوی ہین تو پھر یہ دونون بھی برابر ہون گے اگرچہ بعض
احوال مین ایک کو دوسرے پر افضل کہہ سکتے ہین مثلاً اگر دل پر مرض بےخوف ہونے کا
اسد سے اور مغرور ہونے کا اسد پر غالب ہے تو خوف افضل ہوگا اور اگر دل پر یاس
و ناامیدی چھائی ہے تو رجا افضل ہوگی اور حالت اعتدال ہر جگہہ مین محمود ہوتی
ہو غزالی رحمہ اللہ نے تدبیر حاصل کرنے خوف کی بتائی ہی پھر برے خاتمہ کے معنے بتائے ہین پھر انبیاء اولیا
کے حکایات خوف لکھے ہین ہمارا رسالہ صدق اللجا جامع احوال خوف و رجا ہی۔

## فصل ششم بیان مین زہد فی الدنیا کے

حدیث مستورد بن شداد مین فرمایا ہے واللہ ما الدنیا فی الاخرۃ الا مثل ما
یجعل احدکم اصبعہ فی الیم فلینظر بم ترجع رواہ مسلم یعنے دنیا بنسبت

آخرت کے ایسے بیقدر و کم مقدار چیز ہے جیسے کوئی دریا مین انگلی ڈالے پہر دیکہے کہ کتنا پانی
لیکر آئی جابر کہتے ہین حضرت کا ایک بزگوش بریدہ و مردار پر گزر ہوا فرمایا تم مین کوئی اسکو
ایک درم کو مول لیتا ہے کہا ہم تو مفت مین بہی نلین فرمایا الدنیا اھون علی اللہ من
ھذا علیکم رواہ مسلم یعنے دنیا اس سے بہی خوار تر ہے نزدیک اللہ کے ابوہریرہ
کا لفظ یہ ہے الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر رواہ مسلم یعنے دنیا قید خانہ ہے
مومن کا بنسبت نعیم آخرت کے اور بہشت ہی کافر کی بنسبت عذاب آخرت کے دوسرا
لفظ ابوہریرہ کا رفعًا یہ ہے حجبت النار بالشہوات و حجبت الجنۃ بالمکارہ متفق علیہ
یعنے آگ شہوتون کے پردہ مین چھپائی گئی ہے اور بہشت مکروہات کے پردہ مین یعنے
شہوت رانی کا انجام دوزخ ہے اور تکلیف اوٹہانے کا نتیجہ جنت تیسرا لفظ اسکا رفعًا
یون ہی الا ان الدنیا ملعونۃ وملعون مافیہا الا ذکر اللہ وما والاہ وعالم ومتعلم
رواہ الترمذی وابن ماجۃ یعنے سوا علم وتعلم و ذکر خدا کے جو کچہہ دنیا مین ہے
سب ملعون ہے سہل بن سعد رفعًا کہتے ہین لو کانت الدنیا تعدل عند اللہ جناح
بعوضۃ ماسقی کافرا منہا شربۃ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ
یعنے دنیا کی حقیقت نزدیک اللہ کے اگر برابر ایک پر پشہ کے بہی ہوتی تو اللہ کسی کافر
کو ایک گہونٹ پانی بہی اوس مین سے ندیتا اللہ نے جو دنیا کافرون کو دی ہے سو اسی سبب
سے کہ اوسکی کچہہ عزت و رفعت و حرمت و نفع نزدیک خدا کے نہین ہے ملعون چیز
ملعون لوگون کو بخشی ہے اور مومنون کو اوس سے بچایا ہے جتنی حدیثین مذمت دنیا مین
آئی ہین وہ سب دلیل ہین زہد فی الدنیا پر حدیث عقبہ بن عامر مین فرمایا ہے اذا
رایت اللہ عز وجل یعطی العبد من الدنیا علی معاصیہ ما یحب فانما ھو
استدراج ثم تلا رسول اللہ صلعم فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا علیہم ابواب
کل شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذنا ھم بغتۃ فاذا ھم مبلسون رواہ

احمد یعنے جب تو دیکھے اللہ تعالے کو کہ وہ کسی بندہ کو با وجود گناہ کرنے کے حسب دلخواہ دنیا دیتا ہے تو یہ اللہ کا اوسکے ساتھہ مکر ہے پیر یہ آیت پڑہی کہ جب وہ نصیحت کو بھول گئے تو ہمنے ہر چیز کے دروازے اونپر کہولدئے جب وہ اوس عطا پر خوش ہوئے ہمنے یکایک اونکو پکڑلیا وہ ناامید وحسرت آلودہ ہوکر رہگئے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے من طلب الدنیا حلالا مکاثرا مفاخرا مرائیا لقی اللہ وھو علیہ غضبان رواہ البیھقی وابونعیم فی الحلیۃ یعنے جسنے حاصل کی دنیا حلال طور پر اسلئے کہ بہت سا مال جمع کرے فخر وریا کرے تو وہ ملیگا اللہ سے اور اللہ اوسپر غضبناک ہوگا اب قیاس کرنا چاہیئے کہ جب حلال مال مین یہ نکال و وبال ہے تو جمع مال حرام مین کیا کچھہ عذاب وعقاب نہو گا حلالہا حساب وحرامہا عذاب شبہتہا عتاب فضیلت فقر ومذمت غنا مین جتنی حدیثین آئی ہین وہ سب طرف زہد فی الدنیا کے بلاتے ہین دنیا ایک بے وفا چیز ہے ایسی چیز مین دلبستگی کرنا کیا حاصل ہے

| | | | |
|---|---|---|---|
| دولت دنیا کہ تمنا کنند | | باکہ وفا کرد کہ با ما کنند | |

عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین حضرت نے ایکدن خطبہ پڑہا فرمایا دنیا ایک عرض حاضر ہے بر وفاجر اوس سے کہاتے ہین آخرت ایک اجل صادق ہے اوسدن بادشاہ قادر حکم کرے گا سن رکہو ساری خیر جنت مین ہے اور سارا شر دوزخ مین ہے تم عمل کرو اللہ سے ڈر کر اور جانلو کہ تم عرض کئے جاؤگے اپنے عملون پر فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ رواہ الشافعی شداد کا لفظ یہ ہے اے لوگو دنیا ایک عرض حاضر ہے اوس سے ہر نیک وبد کہاتا ہے آخرت ایک وعدہ راست ہے ملک عادل اوسدن حکم کرے گا حق کو ثابت باطل کو باطل کرے گا تم اپنا آخرت ہو جاؤ اپنا دنیا مین سے نہو ہر بچہ اپنی ہی مان کے پیچھے جاتا ہے رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ حدیث عبد اللہ بن جعفر مین فرمایا ہے اذا رایتم من یزھد فی الدنیا فادنوا منہ فانہ

یلقی الحکمۃ رواہ ابو یعلی یعنے جب دیکھو تم کیسکو کہ وہ بے رغبت ہے دنیا مین تو
اوسکے پاس بیٹھو کہ اوسکو حکمت سکھائی جاتی ہے ابن عمر کا لفظ رفعًا یہ ہے لا یصیب
عبد من الدنیا شیئًا الا نقص من درجاتہ عند اللہ وان کان علیہ کریما
رواہ ابن ابی الدنیا واسنادہ جید یعنے بقدر دنیا کے درجہ بندہ کا نزدیک اللہ
کے گھٹ جاتا ہے گو اللہ کے یہان وہ عزت دار ہو ثوبان نے حضرت سے پوچھا تھا مجھکو
کسقدر دنیا کفایت کرتی ہے فرمایا جو بھوک کو بند کرے ستر کو چھپائے اور اگر تیرے پاس گھر
ہو جو سایہ کرے تو خیر اور اگر سواری بھی ہے تو پھر کیا پوچھنا رواہ الطبرانی حدیث
ابن عباس مین فرمایا ہے ما فوق الازار وظل الحائط وجر الماء فضل یحاسب بہ
العبد یوم القیامۃ او یسال عنہ رواہ البزار رواتہ ثقات یعنے ایک
تہمد و سایہ دیوار و آب گرم سے جو زیادہ ہوگا اوسکا حساب بندہ سے دن قیامت
کے لیا جاویگا غزالی نے بیان مین حقیقت زہد و فضیلت زہد و ضرورت زہد کے بسط
تمام کیا ہے اور کچھہ بیان اسکا ہمارے رسائل مختلفہ مین بھی آیا ہے احیاء العلوم
و کیمیائے سعادت کا مطالعہ کرنا واسطے درستی علم معاملہ کے بہت ضروری ہے اسجگہہ
فقط اشارہ کرنا مقصود تھا وہ حاصل ہوگیا۔

## فصل نمبر ۱۰ بیچ اخلاص فی العمل کے

قال تعالی وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین اخلاص عبادت
عبارت ہے توحید خالص سے جسکا بیان رسالہ رعایۃ الایمان مین کیا گیا ہے اور دین
خالص اس باب مین ایک کتاب جامع ہے وقال تعالی الا للہ الدین الخالص
اور حدیث عمر مین فرمایا ہے انما الاعمال بالنیات یعنے اعتبار اعمال کا نیت سے

ہے ایکمرد قبیلہ اسلم نے حضرت سے کہا تہا ایمان کیا چیز ہے فرمایا اخلاص رواہ البیہقی
بطولہ معاذ بن جبل کو جب طرف یمن کے بہیجا فرمایا اخلص دینک یکفیک العمل
القلیل رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد حدیث ضحاک بن قیس مین فرمایا ہے ایہا
الناس اخلصوا اعمالکم فان اللہ تبارک وتعالی لا یقبل من الاعمال الا ما خلص
لہ رواہ البزار والبیہقی ابو امامہ کا لفظ رفعا یہ ہے ان اللہ عز وجل لا یقبل من
العمل الا ما کان لہ خالصًا وابتغی بہ وجہہ رواہ ابوداود والنسائی باسناد
جید یعنے اللہ تعالی اوسی عمل کو قبول کرتا ہے جو خالص اوسکے لئے ہوتا ہے اور مطلب
اوس سے اللہ کی رضا ہوتی ہے پس جس عمل مین کچھہ بھی لگاؤ غیر کا ہوا وہ عمل مردود ہے
قرآن مین فرمایا ہے فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ
ربہ احدًا یعنے جسکو اللہ سے ملنے کی امید ہو وہ عمل نیک یعنے خالص کرے اور اپنے
رب کی عبادت مین کسیکو شریک نکرے احادیث اخلاص وصدق ونیت صالحہ کے
ترغیب ترہیب مین مذکور ہین اور تفصیل اس عمل کی کتاب مکارم الاخلاق مین
لکہی گئی ہے اصل اصول نجات مین یہی فعل اخلاص ہے لکن وجود اسکا ہر زمانہ مین
کمیاب بلکہ نایاب ہی ضرور ہے اغواء نفس وشیطان سے شرکت ریا وسمعہ کی اعمال ونیت
مین ہوجاتی ہے دقائق ریا کا بیان جیسا احیاء العلوم مین ہے دوسری کتاب
مین کم ہوگا یہ بلا اہل علم وعبادت مین نسبت عوام مسلمین کے زیادہ ہوتی ہے
ہمنے بیان ریا کا رسالہ لسان العرفان وغیرہا مین قدرے بسط کے ساتھہ
لکہا ہے وہ چیز جسکا اہتمام سب سے زیادہ ہر عمل مین چاہیئے یہی اخلاص ہے اوسکے
ریا شرک ہوتی ہے اور شرک ظلم عظیم ہے مومن کے سب گناہ بخشے جاسکتے ہین مگر
شرک کہ اوسکی جزا خلود فی النار ہے اخلاص کی ضد یہی شرک ہے جسطرح کہ اتباع
کی ضد بدعت ہے شرک وبدعت دونون خلاف خلوص وتوحید ہین جب اخلاص

Marfat.com

نہوا تو سارے عمل بنا برفاسد علی الفاسد ہوجاتے ہین انسان مصداق عاملۃ ناصبۃ
کا ہوجاتا ہے اسی جگہہ سے توحید کو راس طاعات افضل حسنات کہا گیا ہے۔

# فصل ہشتم بیان مین حسن خلق کے

اللہ تعالے نے فرمایا ہے انک لعلی خلق عظیم اور حدیث انس مین آیا ہے کان
رسول اللہ صلعم احسن الناس خلقا متفق علیہ ابن عمرو رفعًا کہتے ہین ان
من خیارکم احسنکم اخلاقا متفق علیہ یعنے حضرت بڑے خوش اخلاق تھے اور بہتر
شخص وہ ہے جو خوش اخلاق ہو حدیث نواس بن سمعان مین حسن خلق کو بر فرمایا ہی
رواہ مسلم والترمذی ابو الدرداء کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ماشی اثقل فی
میزان المومن یوم القیامۃ من خلق حسن رواہ الترمذی وصححہ وابن حبان
یعنے ترازو مین دن قیامت کے کوئی شے حسن خلق سے زیادہ بھاری نہوگی دوسرا لفظ
ترمذی کا یہ ہے ان صاحب حسن الخلق لیبلغ بہ درجۃ صاحب الصوم والصلوۃ
ورواہ البزار باسناد جید یعنے صاحب حسن خلق درجہ صاحب صوم وصلوۃ کو
بسبب حسن خلق کے پہنچ جاتا ہے اگرچہ اوسنے بہت سا روزہ نماز نہین کیا ہے حدیث ابو ہریرۃ
مین فرمایا ہے کہ جو چیز اکثر بہشت مین لیجاتی ہے وہ تقوے وحسن خلق ہے اور اکثر
دخول نار کا بسبب فم وفرج کے ہوتا ہے رواہ الترمذی وصححہ وابن حبان عائشۃ
کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ بڑا کامل ایمان مین وہ شخص ہے جسکا خلق بہت اچھا ہی اوراپنی
اہل پر نہایت مہربان ہے رواہ الترمذی وحسنہ وقال الحاکم صحیح علی شرطہما
دوسرا لفظ یہ ہے کہ مومن بسبب حسن خلق کے درجہ صائم قائم کو پہنچ جاتا ہے رواہ
ابوداود وابن حبان تیسرا لفظ یہ ہے کہ درجات قائم اللیل صائم النہار کو پالیتا ہی

رواہ الطبرانی انس کا لفظ رفعاً یون ہے کہ بندہ اپنے حسن خلق سے عظیم درجات آخرت و شرف منازل کو پہنچتا ہے حالانکہ وہ ضعیف العبادۃ ہے اور سوء خلق سے اسفل درجۂ جہنم کو پہنچتا ہے رواہ الطبرانی و رواتہ ثقات حدیث صفوان بن سلیم مین فرمایا ہے الا اخبرکم بایسر العبادۃ واھونہا علی البدن الصمت وحسن الخلق رواہ ابن ابی الدنیا مرسلا یعنے بہت سہل و آسان و کم عبادت خاموش رہنا اور خوش خلق ہونا ہے علاء بن شخیر کہتے ہین ایک آدمی سامنے حضرت کے آیا اور کہا کہ کون عمل افضل ہے فرمایا حسن خلق پھر داہنی طرف سے آیا اور یہی سوال کیا فرمایا حسن خلق پھر بائین طرف سے آیا اور یہی پوچھا فرمایا حسن خلق پھر پس پشت سے آکر کہا کہ کون عمل افضل ہے حضرت نے التفات کرکے فرمایا مالک لا تفقہ حسن الخلق وھو ان لا تغضب ان استطعت رواہ محمد بن نصر المروزی مرسلا یعنے تجھکو کیا ہوا ہے کہ تو بات نہین سمجھتا افضل عمل خوبی عادت ہے تجھسے اگر بن سکے تو غصہ نکیا کر یہ ایک خلق ہے منجملہ اخلاق مہلکات کے اسیطرح جتنے مہلکات ہین اونسے بچنا داخل حسن خلق ہے حدیث ابی امامہ مین واسطے صاحب حسن خلق کے ضمانت گھر کی اعلی جنت مین دی ہے رواہ اھل السنن وحسنہ الترمذی سو جس چیز کے حضرت ضامن ہوئے ہین وہ چیز ضرور ہونے والی ہے ہمکو چاہیئے کہ ہم ساتھ اوس چیز کے جہانتک بن سکے متصف ہون تاکہ یہ ضمانت ہمارے حق مین ثابت ہو جائے حدیث جابر مین کہا ہے کہ بہت دوست مجھکو تم مین اور بہت قریب مجھسے نشست مین دن قیامت کے وہ شخص ہوگا جسکے اخلاق بہت اچھے ہین رواہ الترمذی وحسنہ عمار بن یاسر کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ حسن خلق ایک خلق اعظم الٰہی ہے رواہ الطبرانی ہمکو چاہیئے کہ ہم متخلق باخلاق خدا بنین تاکہ عمدہ نتیجہ اوسکا ہمکو حاصل ہو یہ نتیجہ ابو ہریرہ سے مرفوعاً یون مروی ہے کہ اللہ نے



Marfat.com

ابراہیم علیہ السلام کو وحی بہیجی تہی کہ اے میرے خلیل تو اپنے خلق کو درست کرگو ساتہ
کافرون کے ہو تو مدخل ابرارمین داخل ہوگا واسطے شخص نیک خلق کے میری
بات ہو چکی ہے کہ مین اوسکو نیچے اپنے عرش کے سایہ دونگا اور اپنے حظیرۂ قدس
سے پلاؤنگا اور اپنی ہمسایگی سے نزدیک رکہونگا رواہ الطبرانی دوسرا لفظ انکا
یہ ہے کہ جس شخص کے خُلق وخَلق کو اللہ نے اچہا کیا ہی اوسکو آگ کبہی نکہائیگی
رواہ الطبرانی فی الاوسط ع ہمچو روئے خویش نیکو ساز خوی خویش را+ ابوذرسے
فرمایا تہا تو لازم پکڑ حسن خلق وطول صمت کو واللہ عمل نکیا خلائق نے مثل انکی رواہ
ابن ابی الدنیا والطبرانی والبزار وابویعلی باسناد جید ورواتہ ثقات دوسرا
لفظ یہ ہے اے ابوذر کیا نہ بتاؤن مین تجکو افضل عبادت جو بدن پر بہت سبک اور میزان
مین بہت گران اور زبان پر بہت آسان ہے کہا ہان فرمایا علیک بطول الصمت وحسن الخلق
فانک لست بعامل بمثلهما اسامہ بن شریک کہتے ہین کچہہ لوگون نے حضرت سے پوچہا تہا
من احب عباد اللہ الی اللہ فرمایا احسنهم خلقا رواہ الطبرانی ورواتہ محتج
بهم معاذ کہتے ہین اخر وصیت حضرت کی مجہکو یہ تہی کہ یا معاذ احسن خلقک للناس
رواہ مالک عایشہ کہتی ہین حضرت یہ دعا کرتے تہے اللهم احسنت خلقی فاحسن خلقی
رواہ احمد ورواتہ ثقات حدیث ابوہریرہ مین رفعاً آیا ہے کہ آدمی مومن ہوتا ہے
اوسکے خلق مین کچہہ خلل ہوتا ہے اس سبب سے اوسکا ایمان گہٹ جاتا ہے رواہ ابوداود
والترمذی دوسرا لفظ یہ ہے کہ تم سب لوگون کو مال نہین دیسکتے لکن بسط وجہ
وحسن خلق سے اونکی گنجایش کرو رواہ ابویعلی والبزار بسند حسن جید حدیث رافع مین
حسن خلق کو نما اور سوء خلق کو شوم فرمایا ہے رواہ احمد ابوہریرہ رفعاً کہتے ہین
کہ حضرت یہ دعا کرتے تہے اللهم انی اعوذ بک من الشقاق والنفاق وسوء
الاخلاق رواہ ابوداود والنسائی مین کہتا ہون جتنے اخلاق حسنہ ومکارم

Marfat.com

حمیدہ سنن صحیحہ مین آئے ہین جیسے رفق و آنارت و حلم و علم و تواضع و خشوع و طلاقت وجہ و طیب کلام و آفشار سلام و اطعام طعام و البا س لباس مصافحہ و معانقہ و نحوہا یہ سب حسن اخلاق مین داخل ہین اور جتنے اخلاق ذمیمہ احادیث مرفوعہ مین آئے ہین جیسے غضب و حسد و بخل و تہاجر و تشاجر و تدابر و تحریش و آغرار و قذف و ترویع مسلم و تخویف مومن بسلاح وغیرہ وہ سب اخلاق سیئہ مین داخل ہین ہمنے بیان حسن خلق کا کتاب مکارم الاخلاق مین بہت بسط سے کیا ہے طرف اوسکے مراجعت کرنا توفیق خیر ہے۔

## فصل پنجم بیان مین حب حق عزوجل کے

اللہ نے فرمایا ہے والذین آمنوا اشد حبا للہ یعنے ایماندار لوگ اللہ کی محبت مین بڑے پکے سچے سخت و مضبوط ہوتے ہین **قال تعالی** قل ان کان آباؤکم وابناءکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموھا ومساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ یہ دلیل ہے اسبات پر کہ محبت اللہ و رسول کی ان سب اشیاء سے زیادہ تر ہونا چاہیئے حدیث انس مین رفعاً آیا ہے لایومن احدکم حتی یکون اللہ و رسولہ احب الیہ مما سواھما رواہ الشیخان دوسرا لفظ انکا یہ ہے لایومن العبد حتی اکون احب الیہ من اھلہ ومالہ والناس اجمعین رواہ مسلم تیسرے حدیث انس مین یون فرمایا ہے ثلاث من کن فیہ وجد بھن حلاوۃ الایمان من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما ومن احب عبدا لایحبہ الا للہ ومن یکرہ ان یعود فی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ کما یکرہ ان یقذف فی النار رواہ

Marfat.com

الشیخان والترمذی والنسائی یعنے تین چیزین ہین جس شخص مین وہ ہونگی اوسکو
ایمان کا مزہ ملیگا ایک یہ کہ اللہ ورسول اوسکو ماسوا ہماسے زیادہ تر دوست ہون
دوسرے یہ کہ جسکو دوست رکھے اوسکو اللہ ہی کے لئے دوست رکھے نہ کسی اور وجہ
سے تیسرے یہ کہ بعد رہائی کے کفر سے پہر کافر ہونے کو برا جانے جسطرح کہ آگ مین
گرنے کو برا جانتا ہے ہمنے اس حدیث کی شرح مستقل لکھی ہے جسکا نام تقویۃ الایقان
فی شرح حدیث حلاوۃ الایمان ہے حدیث ابوہریرہ مین رفعًا منجملہ اون ساتھ
شخصون کے جنکو قیامت مین اللہ اپنے سایہ مین جگہہ دیگا ذکر اون دوشخصون کا
بہی آیا ہے جو آپسمین اللہ کے لئے محبت رکہتے ہین رواہ الشیخان حدیث ابوامامہ مین
فرمایا ہے من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان
رواہ ابوداود یعنے کمال ایمان یہ ہے کہ حب و بغض وعطا و منع جو کچہہ ہو وہ اللہ
ہی کے لئے ہو نہ کسی اور علاقہ کے سبب سے ولہذا حدیث ابی ذر مین حب للہ و بغض للہ کو
افضل اعمال فرمایا ہے رواہ ابوداود بندہ کا اللہ کو دوست رکھنا اسیطرح ہوتا ہے کہ
اللہ کے مامورات بجالاے منہیات سے باز رہے مقدورات پر صبر کرے انعامات پر شاکر
ہو مخالفات و نامرضیات سے بہاگے پہر جو لوگ اللہ کے دوست ہین یا جو اعمال کہ محبوب
خدا ہین اونکو دوست رکھے اور جو لوگ اور جو اعمال کہ ناپسند خداوند ذوالجلال
ہین اون کو دشمن رکھے جب یہ صفت کسی مومن مین حاصل ہوجاتی ہے تو پہر اللہ
بہی اوسکو دوست رکہنے لگتا ہے یحبھم ویحبونہ اور آسمان و زمین مین اوس کی
دوستی کی پکار ہوجاتی ہے کریمہ ان الذین امنوا وعملوا الصالحات سیجعل لھم
الرحمٰن ودا کی تفسیر مین یہی مضمون حدیث مین آیا ہے ابوہریرہ کہتے ہین حضرت
نے فرمایا ہے ان اللہ اذا احب عبدا دعا جبریل فقال انی احب فلانا فاحبہ
قال فیحبہ جبریل ثم ینادی فی السماء فیقول ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ

Marfat.com

فیحبہ اہل اسماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض الحدیث رواہ مسلم یعنی مضمون
اسی حدیث مین بحق مبغوض خدا بھی آیا ہے عیاذا باللہ دوسرا لفظ ابوہریرہ کا یہ ہے
لو ان عبدین تحابا فی اللہ عزوجل واحد فی المشرق وآخر فی المغرب یجمع اللہ
بینہما یوم القیامۃ یقول ہذا الذی کنت تحبہ فی اسے لاجلی رواہ البیہقی فی
شعب الایمان الحمد للہ تعالی کہ مین اللہ ورسول اور صحابہ واہل بیت ومجتہدین وسلف
صالحین اور محدثین وخلف متبعین کو دوست رکھتا ہون اور اللہ سے امید ہے کہ
مجھکو دن قیامت کے اونسے ملائے اور ہمسایگی اپنے دوستون کی نصیب کرے وما
ذلک علی اللہ بعزیز مینے کتاب مکارم الاخلاق مین بیان فضل حب فی اللہ اور حث
علی حب اللہ اور علامات حب اللہ للعبد وحث علی التخلق بحب اللہ وسعی فی تحصیل
حب اللہ کا بسط سے لکھا ہے اوسکی طرف رجوع کرنا دلیل سعادت ہے والتوفیق بید اللہ تعالی
بلکہ اگر کوئی عمل مین قاصر بھی ہوتا ہے لکن دل اوسکا محبت خدا ورسول مین مستغرق
ہے تو بھی اوسکے لئے حدیث انس مین ایک بڑی بشارت ہے جسکے مقابلہ مین ساری
دنیا بما فیہا ہیچ و پوچ ہے وہ کہتے ہین ایکمردنے حضرت سے پوچھا تھا کہ قیامت کب ہوگی
فرمایا تونے اوسکے لئے کیا طیاری کی ہے کہا کچھ بھی نہین اتنی بات ہے کہ مین اللہ
ورسول کو دوست رکھتا ہون فرمایا انت مع من احببت یعنے تو اوسدن اوسیکے
ساتھ ہوگا جسکو تو دوست رکھتا ہے انس کہتے ہین فما فرحنا بشی فرحنا بقول النبی
صلعم انت مع من احببت فانا احب النبی صلعم وابا بکر وعمر وارجوا ان
اکون معہم بحبی ایاہم ایک روایت بخاری مین یہ آیا ہے کہ وہ مرد سائل ایک جنگلی
آدمی تھا یعنے بادیہ نشین جب حضرت نے اوسکو یہ جواب دیا تو ہم بھی اوسی کیطرح
ہین ہمکو بھی اس ارشاد سے ایک بہت ہی بڑی خوشی حاصل ہوئی ترمذی کا لفظ یہ ہے
کہ رایت اصحاب النبی صلعم لم یفرحوا بشئ اشد منہ ایک مردنے کہا الرجل

Marfat.com

يحب الرجل على العمل من الخير يعمل به ولا يعمل بمثله فرمايا المرء مع من احب
رواه الترمذی ابن مسعود کا لفظ یہ ہے ایک شخص نے کہا اے رسولخدا کیف
تری فی رجل احب قوما ولم يلحق بهم فرمايا المرء مع من احب رواه الشيخان
و رواه احمد باسناد حسن من حديث جابر یہ دلیل ہے اسبات پر کہ محبت
دوستان خدا کی موجب مغفرت کے ہوتی ہے گو برابر اونکے عمل مین نہوا ابوذر کہتے
ہین کہ مینے کہا اے رسول خدا الرجل يحب القوم ولا يستطيع ان يعمل بعملهم
فرمایا انت یا ابا ذر مع من احببت مینے کہا انی احب الله ورسوله فرمایا فانك مع
من احببت ابو ذر نے اسکا اعادہ کیا حضرت نے بھی اسی جواب کا اعادہ فرمایا رواه ابو داود
معلوم ہوا کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے واسطے مزید اطمینان کے خوب ہی ٹھونک بجا کر
اس معیت کو دریافت کرلیا اور حضرت نے بھی یہ حکم مقرر رکھا اور مکرر فرمایا کہ ہان تو
اوسیکے ساتھ ہوگا جسکو تو دوست رکھتا ہے حدیث علی مرتضے مین فرمایا ہے لا يحب
رجل قوما الاحشر معهم رواه الطبرانی باسناد جيد اور حديث عائشہ مین
فرمایا ہے لا يحب رجل قوما الا جعله الله معهم الحديث رواه احمد باسناد
جید یعنے حشر ہر شخص کا اوسی قوم کے ساتھ ہوگا جسکو وہ دوست رکھتا ہے یہ حدیث
بعموم خود شامل ہر نیک و بد ہے قرآن مین فرمایا ہے ومن يتولهم منكم فانه منهم
غرضکہ صالح کا حشر ساتھ صالح کے اور فاسق کا حشر ساتھ فاسق کے ہوگا پھر صلحاء
وطلحاء جو ایک قسم کے عمل والے ہونگے الگ الگ کیے جاوینگے مثلا اہل نماز جدا اہل صوم
جدا اہل خیرات وصدقات جدا اہل زہد وقناعت جدا اسیطرح زانی الگ اور شرابی الگ
اور عشاق الگ اور حرام خوار الگ سود خوار الگ اہل کبر وحسد الگ لکن فاسق برابر
صالح کے نہونگے اللہ نے فرمایا ہے ام حسب الذين اجترحوا السيئات ان نجعلهم
كالذين امنوا وعملوا الصالحات سواء محياهم ومماتهم ساء ما يحكمون

Marfat.com

یعنے کیا فاسقون کو یہ گمان ہے کہ ہم برابر صالحین کے ہونگے انکا جینا مرنا برابر ہے برا حکم کرتے ہین یہ لوگ کہ ان دونون نوع کو برابر سمجھتے ہین بیر صلحا رہین جو دوستدار ہین اللہ و رسول کے اونکے برابر کسی کا مرتبہ اوسدن نہوگا وہ نور کے منبرون پر ہونگے اور خلائق حساب کتاب مین گرفتار ہوگی عایشہ نے رفعا کہا ہے الشرك اخفى من دبيب الذر على الصفا فى الليلة الظلماء وادناه ان تحب على شى من الجور وتبغض على شىٔ من العدل وهل الدين الا الحب والبغض قال الله تعالى قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونى يحببكم الله رواه الحاكم وقال صحيح الاسناد ۔

# فصل دہم بیان مین خشوع للہ تعالی کی

خشوع محبت سے ہوتا ہے محبت بدون معرفت وادراک کے نہین ہوتی کیونکہ انسان اوسی چیز سے محبت کرتا ہے جسکو جانتا پہچانتا ہے ولہذا جمادات متصف ساتھ اس صفت کی نہین ہوتی سو جتنے اسباب واسطے محبت کے خیال کئے جاتے ہین وہ سب اوصاف جلال وجمال بروجہ کمال ذات ذوالجلال مین موجود فی الحال ہین جب اونکی شناخت کسی مومن کو ہوجاتی ہے تو وہ سامنے محبوب کے خاشع وخاضع رہتا ہی اور جو کچھ اوس سے قلبا وقالبا صادر ہوتا ہے وہ اوسمین پابندی رضا محبوب کی رکھتا ہے بلکہ اوسکو کوئی شے سوا رضاے محبوب کے مقصود نہین ہوتی ہے سو وجود خشوع کا محبت الٰہی مین یہ ہے کہ فرائض کو مطابق شرائط شرع کے بجالائے پھر نوافل عبادات پر جھکے اور ہر نعمت کو طرف سے اللہ کے جانے اور اپنے نفس کو اداے شکر مین قاصر معلوم کرے جب یہ حالت دلکی ہوگی تو خواہی نخواہی سامنے رب معبود کے خاشع ہوگا اور کمال تقصیر کی وجہ سے نادم رہیگا صدق

Marfat.com

اس خشوع کا یہ ہوتا ہے کہ ہر دم اللہ کا ذکر کرے جسکو اللہ کا دوست جانے اوسکا محب ہو مثلاً محبت رسول خدا صلعم اسی وجہ سے عمدہ ہے کہ وہ عین محبت خدا ہے اسیطرح محبت اہل علم و تقوے کی اور محبت اعمال حسنہ کی کہ یہ سب راجع ہے طرف محبت خدا کے اہل بصیرت کے نزدیک سواے خدا کے اور کوئی محبوب نہین اور نہ کوئی مستحق محبت و خشوع ہے ؎

| | | |
|---|---|---|
| جز خضوع و بندگی و اضطرار | | اندر آنحضرت ندارد اعتبار |

حدیث قدسی مین آیا ہے لا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احببته فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذی یبصر به ولسانه الذی ینطق به اسکو بخاری نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے اس حدیث کی شرح بسیط ہمنے حظیرۃ القدس مین لکھی ہے اس جگہہ بعض نافہم تشبیہ ظاہر کی طرف جہک پڑے ہین اور بعض حلول و اتحاد کے قائل ہو گئے حالانکہ یہی حدیث نافی وحدت وجود کی ہے الغرض جو شخص عارف صفات و اسمار و افعال الٰہی ہوتا ہے اوسکو کمال درجہ کا خشوع اللہ کی عبادت و معرفت و طاعت مین حاصل ہو جاتا ہے اور بندہ سے یہی امر مطلوب ہے اور جو کوئی اس مقام مین قاصر ہے اوسکو محبت غیر خدا دامنگیر حال ہوتی ہے اوسکا خشوع ساتھہ اللہ کے نہین ہوتا وہ جسکو چاہتا ہے اوسیکے سامنے خاشع ہوتا ہے انواع شرک اسی جگہہ سے پیدا ہو گئے ہین کوئی پیر پرست ہو گیا کوئی قبر پرست کوئی امام پرست کوئی رای پرست کوئی معشوق پرست کوئی غلام پرست شیطان نے جہان تک بنا ہر کسیکو اپنی دام الفت مین گرفتار کر کے غیر کا خاشع و ساجد و عابد بنا دیا اور اللہ و رسول کی محبت سے روک دیا لوگ زبانی دعوے اللہ کی محبت کا کہتے ہین اور رسول خدا کی محب بنے ہین لکن خشوع نہین رکہتے اگر خشوع رکہتے تو پہر سوا اللہ و رسول کے کیسکے سامنے خاضع

Marfat.com

ہوتے اور جان لیتے کہ مجمع جملہ کمالات ذات الٰہی ہے وہ کون مطلب ہے جو اسد سے نہین نکلتا کہ ہم اوسکو چھوڑکر اور سنت رسول سے منہہ موڑکر دوسرے کے در پر بھیک مانگنے کو جائین بلکہ یہ کمال درجے کی نمک حرامی ہے کہ بندہ تو ہم اسد کے ہون اور امت رسول اسد کی ہیں محتاج غیر کے رہین اور غیر کے روبرو خشوع و خضوع کرین بلکہ ہمپر تو یہی فرض ہے کہ ہم ہر حالت عسر و یسر و نشاط و کرہ مین اوسی سے التجا کرین اور سب کو چھوڑ کر اوسیکی ذکر و فکر مین رہین ؎

| | |
|---|---|
| خوش آندل کہ دارد تمناے دوست | خوش آنکس کہ دربند سوداے دوست |
| خوش آندل کہ شیداست بر روی دوست | خوش آندل کہ شد منزلش کوے دوست |

جس کسیکو اسد کی محبت دل مین سما جاتی ہے اوسکو کوئی رنج یا خوشی دنیا کی اثر نہین کرتی وہ مقابلہ مین اس نعمت لازوال کے سارے جہان کو ایک سفال سمجھتا ہے بادشاہی کو گدائی اور گدائی در دوست کو بادشاہی خیال کرتا ہے ایکدم اگر ذکر محبوب حقیقی سے غفلت لاحق ہوتی ہے تو یہ اوسکی موت ہے اور جو دم کہ اوسکی یاد مین گذرتا ہے وہ اوسکے لئے ایک نعیم مقیم ہے لکن یہ بات فقط دعوے سے حاصل نہین ہوتی ہے اسکا حصول دو طرح پر ہے بعض کو یہ حالت ریاضات و مجاہدات سے میسر آتی ہے جبکہ اخلاص و صدق ہمت ہمراہ ہوتا ہے اور بعض کو محض الطاف الٰہی سے بسابقۂ ازل جذبۃ من جذبات الحق خیر من عبادۃ الثقلین سعدی رح نے بیان مین احبا خدا کے کیا خوب فرمایا ہے ؎

| | |
|---|---|
| خوشا وقت شوریدگان غمش | اگر ریش بینند و گر مرہمش |
| گدایانے از پادشاہی نفور | بامیدش اندر گدائی صبور |
| دمادم شراب الم در کشند | وگر تلخ بینند دم در کشند |
| بلائے خمارست در عیش مل | سلحدار خارست با شاخ گل |



Marfat.com

| | |
|---|---|
| نہ تلخ ست صبرے کہ بر یاد اوست | کہ تلخی شکر باشد از دست دوست |
| اسیرش نخواہد رہائے زبند | شکارش نجوید خلاص از کمند |
| سلاطین عزت گدایان حے | منازل شناسان گم کردہ پی |
| ملامت کشانند مستان یار | سبکتر برداشتر مست بار |
| بسروقت شان خلق کے رہ برند | کہ چون آبحیوان بظلمت دراند |
| چو بیت المقدس درون پر زتاب | رہا کردہ دیوار بیرون خراب |
| چو پروانہ آتش بخود درزنند | نہ چون کرم پیلہ بخود درتنند |
| دلارام دربر دلارام جوے | لب از تشنگی خشک برطرف جوی |
| نگویم کہ بر آب قادر نیند | کہ بر ساحل نیل مستسقی اند |

قرآن وحدیث مین ذکر اولیاء اللہ کا آیا ہے اور اللہ نے ولایت کو تقوی مین منحصر فرمایا ہے اور حدیث مین علامت محب خدا کی مفلسی وبے نوائی ارشاد کی ہے رب اشعث اغبر مدفوع من الابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ یہ سب اثر اونکے خشوع وخضوع کا ہے اللہ کی محبت مین اگر خشوع نہوتا تو وہ بھی مثل ابناء دنیا کے خوشدل فارغ البال ہوتے لکن اونکو تو یہ بات معلوم ہو کہ بلوغ الامال فی رکوب الاھوال اسلئے اونپر سارے مصائب دنیا کے آسان ہو گئے ہین بلکہ وہ مصائب سے ایسے خوش رہتے ہین جسطرح کہ دنیا کے لوگ حصول لذات وشہوات سے محظوظ ہین کیونکہ انکو خشوع نہین ہے اگر خشوع ہوتا تو کبھی یہ اس عرض فانی کو عوض جوہر باقی کے اختیار نکرتے ولکن یہ تو ظلوم جہول نکلے اسلئے اقرار تحمل امانت کا کر لیا مگر ایفاء وعدہ کا نہو سکا

| | |
|---|---|
| این سعادت بزور بازو نیست | تا نبخشد خداے بخشندہ |

اوسدن لوگ چار طرح پر ہونگے ہالکین معذبین ناجین فائزین انکا بیان یہ ہی

رسالہ توزیع العباد مین کیا ہے یہ وہ وقت ہو کہ اگر کوئی ہلاک و عذاب سے بچکر اہل نجات
مین معدود ہو جاے تو سمجہو کہ وہ بڑا نجات ورہے فائزین کے رتبہ تک پہنچنا ایک عقبہ کئود نظر
اتا ہے کہین اسیقدر بن پڑے کہ ان مہلکات سے حفظ ہو اور نجیات کے ساتہ اتصاف
حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے انکم فی زمان من ترك منکم عشر ما امر به هلك
ثم یاتی زمان من عمل منهم بعشر ما امر به نجا رواہ الترمذی ہم اللہ سے
بہیک مانگتے ہین کہ ہمارا خاتمہ ایمان پر کرے

| | | |
|---|---|---|
| درین مجلس آنکس بکامے رسید | | کہ درد ور آخر بجاے رسید |

مراد اس جام سے اسجگہہ حسن انجام اور کلمہ طیبہ پر اختتام کا ہونا ہے رزقنا اللہ
السعادۃ وختم لنا بالحسنی وزیادۃ -

# خاتمہ

حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے تم لوگ اوسدن برہنہ پا برہنہ بدن بے ختنہ اٹہوگے
جسطرح کہ ہمنے پہلی بار پیدا کیا تہا اوسی طرح پہر پیدا کرین گے یہ وعدہ ہے ہمپر
ہمکو اس وعدہ کا کرنا ہے متفق علیہ مقداد کا لفظ رفعًا یہ ہے سورج دن قیامت کے خلق
سے نزدیک ہو جائیگا ایک میل کے اندازے پر لوگ پسینے مین بقدر اپنے اعمال کے ہونگے
کوئی ایڑی تک کوئی کمر تک کوئی زانو تک کسیکو لگام سی لگ جائیگی رواہ مسلم حدیث
ابو سعید مین فرمایا ہے یقول اللہ یا ادم فیقول لبیك وسعدیك والخیر کلہ فی یدیك
قال اخرج بعث النار قال وما بعث النار قال من کل الف تسعمایۃ
وتسعۃ وتسعین فعندہ یشیب الصغیر وتضع کل ذات حمل حملها
وتری الناس سکاری وما هم بسکاری ولکن عذاب اللہ شدید الحدیث

یعنی آدم کو حکم ہو گا کہ آگ کا لشکر نکالو ہر ہزار مین سے نو سو ننا نوے او سوقت بچا بوڑہا ہو جائیگا حمل والیون کا حمل گر جائیگا لوگ مارے خوف کے مثل مست کے بیہوش و حیران ہو جائینگے متفق علیہ پہر فرمایا کہ تم مین کا ایک اور یاجوج ماجوج مین سے ہزار ہونگے ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین ایک بڑے موٹے آدمی کو دن قیامت کے لائین گے وہ نزدیک اللہ کے برابر ایک پر پشہ کے بھی نہو گا تم چاہو یہ آیت پڑہو فلا نقیم لھم یوم القیمۃ وزنا متفق علیہ مراد اہل کفر ہین کیونکہ مومن کے لئے میزان قائم کیجائیگی حدیث ابن عمر مین فرمایا ہی جو کوئی یہ چاہی کہ قیامت کے دن کو آنکھہ سے دیکھے وہ سورۂ اذا الشمس کورت واذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت پڑہے رواہ احمد والترمذی عائشہ رض کہتی ہین لیس احد یحاسب یوم القیامۃ الا ہلک متفق علیہ یعنی جہگڑنا واسطے حساب فہمی کے مہلک ہو گا اور مراد حساب یسیر سے فقط عرض ہی حدیث ابن عمر مین فرمایا ہی اللہ مومن سے قریب ہو کر اپنا ہاتھہ اوسکی دوش پر رکہکر اوسکو چھپائیگا پہر اوس سے اقرار اوس کے گناہونکا کرائیگا وہ اقرار کر کے اپنے جی مین کہیگا کہ اب مین ہلاک ہوا اللہ فرمائے گا سترتہا علیک فی الدنیا وانا اغفرہا لک الیوم پہر اوس کو کتاب اوسکے حسنات کی دیگا متفق علیہ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | پس پردہ بیند عملہاے بد | | ہمون پردہ پوشد بآلاے خود | |

ابو امامہ نے رفعاً کہا ہے وعدنی ربی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا لا حساب علیہم ولا عذاب مع کل الف سبعون الفا وثلث حثیات من حثیات ربی رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ شیخ ابن عربی نے ایک جگہہ گنتی کل اہل جنت کی لکھی ہے پہر کہا ہے کہ اہل نار کی گنتی معلوم نہین ہو سکتی ہے اللہم انی اسالک الجنۃ واعوذ بک من النار ابو سعید نے آکر کہا اے رسول خدا مجھے بتاؤ کہ قیامت کے دن جبکہ لوگ سامنے رب العالمین کے کہڑے ہون گے کسکو طاقت قیام کی ہوگی فرمایا یخفف المومن حتی یکون علیہ کالصلوۃ

المکتوبۃ رواہ البیھقی وہ پچاس ہزار برس کا دن ایماندار پر برابر وقت ایک نماز فرض کے ہوگا جسکو وہ دنیا مین پڑہتا تہا احادیث صحیحہ مرفوعہ مین ذکر حوض و شفاعت و دیدار رب و صفت جنت و نار و اہل جنت و نار و خلق جنت و نار خلود فی الجنۃ والنار کا آیا ہے ان سب پر ایمان لانا فرض ہے منکر احوال برزخ و حشر و نشر و مافیہا کا جاحد و کافر ہے بیان مین جنت و نعیم جنت کے ہمارا رسالہ مثیر ساکن الغرام بے مثل و بے مثال ہے اسیطرح بیان مین نار کے رسالہ یقظۃ اولی الاعتبار بغایت سادہ دہر کار ہے توقع مغفرت کے لئے سب سے بڑہکر حدیث طویل بطاقہ ہے جسکو ترمذی و ابن ماجہ نے ابن عمرو سے مرفوعاً روایت کیا ہے اس زمان آخر مین جب احوال خلق مین نظر کیجاتی ہے تو اسباب نجات کے اہل اسلام مین کمیاب بلکہ نایاب معلوم ہوتے ہین ہم کسی اور کو کیا کہین سب سے بدتر عمل مین خود ہم ہین ہماری توبہ کو اگر دیکہو تو کذابین کی سی ہی ہمارے نماز روزہ کو دیکہو تو ریا کارون کا سا ہی نہین ہمارے معاملات مین غور کرو تو ان لوگون کے سے ہین جو کہ یوم الحساب پر یقین نہین رکہتے ہین ہمارے اخلاق کو دیکہو تو شیاطین و بہائم کے اخلاق سے کچہ زیادہ ہی نکلین گے حقوق خدا کے بجا آوری مین ہمسے زیادہ کوئی قاصر و سارق نہوگا حقوق عباد کے لئے ہمسے بڑہکر کوئی مضیع نملیگا اسپر ہمکو تمنا ہے کہ ہم بخشے جاوینگے کیونکہ مسلمان ایماندار ہین فسبحان اللہ وبحمدہ خوف خدا کا ہمارے پاس ذکر نہین ہے ہمکو کبہی احوال آخرت یاد نہین آتی آخرت در کنار موت را تدارک سلام پیام رکہتی ہے صد ہا ہم عمر بلکہ ہمسے کم عمر مرگئے لکن ہمکو اپنا مرنا کبہی یاد نہین آتا ہے سوائے شہوات شکم و فرج کے کوئی شغل ہمکو نہین ہے جتنی عادات سیئات و معاصی قلب و قالب کے ہین وہ سب ہم مین جمع ہین جتنے حسنات و خیرات ہین ہمنے انکو منکرات سمجہکر چہوڑ رکہا ہے دنیا بہر کے عیب ہم اپنے غیر مین بتاتی

Marfat.com

ہین اپنا عیب کبہی ہمکو نہین سوجہتا ذرا سی بات پر ہم دوسرے کو بد دین کافر گمراہ کہدیتے ہین ہمکو کوئی دیکہے تو اوس سے زیادہ بدتر ہین غیر کے اعمال کا حساب لینا ہمکو خوب آتا ہی ہم خود ہر حساب کتاب سے پاک ہین معہذا دعوے اسلام کا رکہتے ہین غیر کی نصیحت کرنے مین چست و چالاک ہین اپنی جان کو بالکل بہول گئے ہین اگر کسی غیر مسلمان کے گہر مین پیدا ہوتے تو اوسی کے مشرب پر ہوتے اب جو مسلمان ماں باپ سے پیدا ہوئے ہین تو ذرا بہی شرم و حیا اسلام کی ہم مین نہین ہی اتنی توفیق بہی تو نہین ہوتی کہ کسی ایک ہی کتاب حدیث پر مثل مشکوۃ شریف وغیرہ کے اپنا حال وقال عرض کرین پہر خدا سے ڈرکر انصاف کی راہ سے کہین کہ ہم مسلمان ہین یا شیطان پہر جبکہ یہ حالت پر ملالت ہماری ہی تو کیا صورت نجات کی ہوگی مہلکات منجیات جو کتاب وسنت سے ثابت ہین اور صغائر وکبائر جنکو اہل علم نے کتب دین سے تتبع کرکے لکہا ہے وہ صد ہا عددسی متجاوز ہین اون سب پر اگر توفیق عمل کی کسیطرح ہاتہہ نہین آتی ہے تو انہین دس منجیات ودس مہلکات کو بخوبی سمجہہ کر فاعل وتارک ہونا چاہیئے کیا تعجب ہی اگر رحمت الہی جو اوس کے غضب پر سابق ہے دستگیری فرمائے اور اس ورطہ ہلاک سے ساحل نجات پر لگا دے ہم بدعوے اسلام پر جینا مرنا مانگتے ہین ہم اگر بشامت اعمال بساط قرب سے دور ہین تو وہ اپنی رحمت سے ضروری نزدیک ہی اور اوس سے یاس کفر ہے اللہم غفرا الغرض ساری خوبی وبزرگی وبہبودی ورستگاری طاعت وعبادت خدا وعمل بالمنجیات مین ہی اور تمام تباہی وبدانجامی وہلاکی وبربادی طاعت شیطان وعمل بالمہلکات مین ہی سعدی رحمہ نے صفت طاعت وعبادت خدا مین کیا خوب فرمایا ہے ؎

کسے راکہ اقبال باشد غلام
بود میل خاطر بطاعت مدام

نشاید سر از بندگی تافتن
کہ دولت بطاعت توان یافتن

سعادت ز طاعت میسر شود
دل از نور طاعت منور شود

Marfat.com

اگر بندی از بہر طاعت میان — کشاید در دولت جاودان
ز طاعت نہ پیچد خردمند سر — کہ بالاے طاعت نباشد ہنر
بآب عبادت وضو تازہ دار — کہ فردا ز آتش شوے رستگار
نماز از سر صدق بر پائدار — کہ حاصل کنے دولت پائدار
ز طاعت بود روشنائے جان — کہ روشن ز خورشید باشد جہان
پرستندہ آفرینندہ باش — در ایوان طاعت نشینندہ باش
اگر حق پرستی کنے اختیار — در اقلیم دولت شوی شہریار
سر از جیب پرہیزگاری بر آر — کہ جنت بود جاے پرہیزگار
ز تقوے چراغ روان برفروز — کہ چون نیکبختان شوی نیک روز
کسی را کہ از شرع باشد شعار — نترسد ز آسیب روز شمار

ان ابیات نصیحت سمات مین گویا اشارہ ہے طرف صفات منجیات کے کیونکہ لفظ طاعت شامل جملہ حسنات وخصال خیرات ہی اسکے بعد شیطان کی مذمت کی ہے اسلئے کہ ابتلا مہلکات مین اوسی رجیم لعین کے اغوا سے ہوتا ہے اسلئے اوسکی طاعت سے منع کیا ہے اور کہا ہے ؎

دلا ہر کہ محکوم شیطان بود — شب و روز دربند عصیان بود
کسے را کہ شیطان بود پیشوا — کجا باز گردد براہ خدا
دلا عزم عصیان مکن زینہار — کہ رحمت کند بر تو پروردگار
ز عصیان کند ہوشمند احتراز — کہ از آب باشد شکر را گداز
کند نیکبخت از گنہ اجتناب — کہ پنہان شود نور مہر از سحاب
مکن نفس امارہ را پیروی — کہ ناگہ گرفتار دوزخ شوی
اگر بر نتابد ز عصیان دلت — بود اسفل السافلین منزلت

| | |
|---|---|
| بکن خانۂ زندگانے خراب | بسیلاب فعل بد و ناصواب |
| اگر دور باشے زفسق و فجور | نباشی زگلزار فردوس دور |

مین کہتا ہون کہ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے کہ پہلا گروہ جو جنت مین جائیگا اونکی صورت مثل ماہ نیم ماہ کے ہوگی اور جو اونسے نزدیک ہونگے وہ مثل بڑی درخشان کوکب کے آسمان مین ہون گے وہ نہ تھوکینگے نہ موت کرینگے نہ ناک سنکین گے اور نہ تھونکین گے اونکی کنگھیان سونے کی ہونگی اونکا پسینا مشک ہوگا اونکی انگیٹھیان عود ہونگی انکی بی بیان حورعین ہونگی اونکی اخلاق ایک شخص کے خلق پر ہون گے وہ اپنے باپ آدم علیہ السلام کی صورت پر ساٹھہ گز لنبے دراز قد ہون گے رواہ الشیخان معاذ بن جبل کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ داخل ہون گے اہل جنت اندر جنت کے جرد مرد سرمہ گین چشم ۳۳ سالہ رواہ الترمذی ۱ھ وحسنہ ابوہریرہ کا لفظ رفعًا یون ہے کہ جنت والے جرد مرد کحلا رہون گے نہ اونکی جوانی جائے نہ اونکے کپڑے پرانے ہون رواہ الترمذی دوسرا لفظ یہ ہے کہ ساتھہ گز طول مین اور ساتھہ گز عرض مین ہونگے رواہ احمد حدیث مغیرہ بن شعبہ مین فرمایا ہے کہ ادنے اہل جنت کو دس گنا دنیا سے دینگے اور جو اعلی رتبے کے ہین اون کو وہ ملیگا جو نکسی آنکھہ نے دیکھا ہے نہ کان نے سنا نہ دل پر گزرا رواہ مسلم حدیث ابن عمر مین رفعًا آیا ہے کہ ادنے جنتی وہ ہوگا جو اپنی باغات و نعیم و خدم و سرر کی طرف یکہزار سالہ راہ تک دیکھیگا اور اکرم علی اللہ وہ شخص ہوگا جو صبح و شام طرف اللہ کے نظر کریگا پھر یہ آیت پڑھی وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ رواہ الترمذی وابویعلی والطبرانی والبیہقی دوسرا لفظ انکا یہ ہے ان افضلہم منزلۃ لمن ینظر اللہ عزوجل فی وجہہ فی کل یوم مرتین رواہ البیہقی بہشت کی سب نعمتون سے بڑھ کر ہی اللہ کا دیدار صبح و شام ہے اللہم ارزقنا ابوسعید خدری کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے ادنے

Marfat.com

اہل جنت کے لئے اسی ہزار خادم اور ۷۲ بی بیان ہونگی لولو و زبرجد و یاقوت
کا قبہ کھڑا کیا جائیگا اتنے فاصلہ تک جتنا کہ جابیہ سے صنعا تک ہے رواہ الترمذی وقال
حدیث غریب دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ جنت والے اپنے اوپر غرفے والون کو دیکھین
گے جسطرح کہ کنارہ شرقی وغربی آسمان مین کوکب دری غابر کو دیکھتے ہین اسلئے کہ درمیان
اونکے تفاضل ہوگا کہا اے رسول خدا تلک منازل الانبیاء لا یبلغھا غیرھم یعنے
وہ گھر پیغمبرون کے ہونگے اونکے رتبہ کو غیر کاہی کو پہنچیگا فرمایا بلی والذی نفسی بیدہ
رجال آمنوا باللہ وصدقوا المرسلین رواہ الشیخان یعنے قسم ہے اسد کی کہ یہ وہ لوگ ہونگے
جو ایمان لائے ہین اسد پر اور سچا جانا ہے اونہون نے رسولون کو یہی مضمون حدیث
ابو ہریرہ مین بھی رفعا آیا ہے رواہ احمد ورواتہ محتج بھم فی الصحیح **ف** حدیث
ابو ہریرہ مین فرمایا ہے کہ جنت مین ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک چاندی کی گارا اوسکا
مشک ہے کنکریان اوسکی جواہر و یاقوت ہین مٹی اوسکی زعفران ہے جو کوئی اوس مین
گیا وہ آرام پائیگا رنج نہ دیکھیگا ہمیشہ رہیگا کبھی نہ مرے گا الحدیث رواہ احمد ابو سعید
رفعا کہتے ہین جب اسد نے جنت کو بنایا تو فرمایا کلام کر اوسنے کہا قد افلح المومنون
ملائکہ نے کہا طوبی لک منزل الملوک رواہ الطبرانی والبزار اسامہ بن زید کا لفظ
رفعا یہ ہے الا ھل مشمر للجنة فان الجنة لا خطر لھا ھی ورب الکعبة نور
یتلألأ وریحانة تھتز وقصر مشید ونھر مطرد وثمرة نضیجة وزوجة
حسناء جمیلة وحلل کثیرة ومقام فی ابد فی دار سلیمة وفاکھة وخضرة وحبرة
ونعمة فی محلة عالیة بھیة قالوا نعم یا رسول اللہ نحن المشمرون لھا قال
قولوا ان شاء اللہ فقال القوم ان شاء اللہ رواہ ابن ماجة وابن ابی الدنیا
وابن حبان والبیہقی اسکی سند لاباس بہ ہے یعنے ہے کوئی کمر باندھنے والا واسطے
جنت کے جنت کو کچھ خطر نہین ہے جنت واسد ایک چمکتا نور اور ایک لہراتا ہوا



Marfat.com

اور ایک محل عمدہ اور ایک نہر روان اور میوۂ پختہ اور زن حسین جمیل اور لباس فاخرہ کبھر اور جا ہی ہمیشگی ایک خانہ دائمی مین اور بہت سا میوہ اور سبزہ اور آرایش اور نعمت محل عالی خوشنما مین ہے کہا ہان اے رسول خدا ہم اوسکے لیے کمر باندھین گے فرمایا ان شاء اللہ کہو الغرض جنت وما فیہا فوق الوصف ہی مگر اوسیکو ملیگی جسنے اوسکے لیے تحصیل منجیات و ترک مہلکات طیاری کی ہو نہ ہر بوالہوس متمنی کاذب راجی دروغگو جو نری آرزو رکھتا ہے اور کسی طرحکی طیاری واسطے اوسکے نہین کرتا افسوس ہے ایمان والون پر کہ ایسی آرام گاہ بالفعل موجود ہے اور بمجرد آنکھ بند ہونے کی جسکا وقفہ اس جگہہ کچھ زیادہ نہین ہے مل سکتی ہے یعنے کہ حدیث مین آیا ہے القبر روضة من ریاض الجنة وحفرة من حفر النیران پھر جب قبر سے اوٹھنا ہوگا تو بہشت نقد وقت ہی فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز وما الحیاة الدنیا الا متاع الغرور اب ہر مسلمان کو لایق ہی کہ اس دار غرور کی متاع پر مائل نہو یہ متاع وہی مہلکات ہین جنکا ذکر مختصرًا کیا گیا ہی اور مفصلًا احیاء العلوم و کیمیاء سعادت و لسان العرفان وغیرہا مین مذکور ہے اور تہ دل سے کمر منجیات پر باندہ کر دار نعیم کے حاصل کرنے مین کوشش کرے والآخرة خیر لمن اتقی ؎

| | |
|---|---|
| فحي علی جنات عدن فانہا | منازلك الاولی وفیہا المخیم |
| ولکننا سبی العدو فہل لنا | نعود الی اوطاننا ونسلم |

زید بن ارقم کہتے ہین ایک مرد اہل کتاب نے آنکر کہا اے رسول خدا تمکو یہ زعم ہی کہ اہل جنت کہائین پئین گے فرمایا ہان والذی نفس محمد بیدہ ان احدہم لیعطی قوة مایة رجل فی الاکل والشرب والجماع الحدیث رواہ احمد والنسائی ورواتہ محتج بہم فی الصحیح والطبرانی باسناد صحیح یعنے ہر ایک آدمی کو سو مرد کی قوت اکل و شرب و جماع مین دیجائیگی دوسرے لفظ یون ہی ان احدہم لیعطی قوة مایة رجل فی المطعم والمشرب والشہوة والجماع رواہ ابن حبان فی النسائی نحو ہذا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی کہ ان اول زمرة یدخلون الجنة علی صورة القمر لیلة البدر والتی

قلوبہا علی اضوء کوکب دری فی السماء ولکل امرء منہم زوجتان اثنتان یری مخ سوقہما من
وراء اللحم ومافی الجنۃ اعزب رواہ الشیخان یعنے زمرۂ اول اہل جنت کے لئے ہر ایک کو دو دو
زوجہ ملینگی جنکی ساق کا گودہ بیس گوشت سے نظر آیگا اور جنت مین کوئی مرد بے زوج کے نہوگا ابن مسعود کا لفظ
مرفوع یہ ہے کہ سفیدی ساق زنان اہل جنت کی ستر حلونکے نیچے سے نظر آئیگی یہانتک کہ پنڈلی کا گودا بہی دکہائی
دیگا رواہ الترمذی وابن حبان وابن ابی الدنیا سعید بن عامر رفعاً کہتے ہین اگر ایک عورت
بہشت کی جہان کے تو ساری زمین بوے مشک سے بہر جائے سورج کی چمک جاتی رہے
رواہ الطبرانی والبزار واسنادہ حسن فی المتابعات **ف** حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے
کہ ازواج اہل جنت اپنے خاوندون کو خوش آوازی سے گانا سنائینگے منجملہ اوس غنا کے یہ
کہینگے نحن الخیرات الحسان ازواج قوم کرام پہر ٹہنڈی آنکہہ سے اونکو دیکہینگے
اور یہ گانا گائینگے نحن الخالدات فلا نمتنہ نحن الآمنات فلا نخفنہ نحن المقیمات
فلا نطعنہ رواہ الطبرانی ورواتہ رواۃ الصحیح ابن ابی اوفی سے رفعاً مروی ہے کہ
ہر مرد جنتے سے چار ہزار بکرا اور آٹہہ ہزار ایم اور سو حور کا بیاہ کیا جائیگا وہ سب عورتین
ہر ایک ہفتہ مین جمع ہوکر باواز خوش گائینگے خلائق نے ویسی آواز کبہی نسنی ہوگی
نحن الخالدات فلا نبید ونحن الناعمات فلا نبأس ونحن الراضیات فلا نسخط
ونحن المقیمات فلا نظعن طوبی لمن کان لنا وکنا لہ رواہ ابونعیم **ف** معاذ بن جبل
نے کہا تہا ایہا الناس انی رسول رسول اللہ الیکم نخبرکم ان المرد الی اللہ الی جنۃ
او نار خلود بلاموت واقامۃ بلا ظعن رواہ الطبرانی باسناد جید الا ان فیہ
انقطاعاً یعنے بازگشت طرف اللہ کے ہونے والی ہے پہر جنت ہے یا نار ہمیشہ رہنا ہے بلاموت
کے اور اقامت ہے بلا رحلت کے ابو سعید خدری کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ جب اہل جنت جنت
مین جا چکینگے تو ایک منادی ندا کریگا اب تم تندرست رہو کبہی بیمار نہوگے جیو کبہی
نہ مروگے جوان بنے رہو کبہی بوڑہے نہوگے چین اوڑاؤ کبہی رنج نہ دیکہوگے یہی اللہ کا فرمانا

Marfat.com

ونودوا ان تلکم الجنة اورثتموها بما کنتم تعملون رواه مسلم والترمذی یعنے
تم وارث ہوئے اس جنت کی عوض اپنی عمل کی اسی جگہہ سے ابن القیم رح نے کہا ہی کہ نسبت
اجتناب عن المعاصی کے امتثال حسنات کا مقدم تر ہی یعنے منہیات والے اوسدن اہل جنت
ہون گے دوسری روایت مین ذکر ذبح کرنے موت کا بصورت بز سیاہ آیا ہی اوسکے بعد یہ ندا
کیجائیگی کہ یا اہل الجنة خلود فلا موت و یا اہل النار خلود فلا موت رواه الشیخان والنسائی و
الترمذی بطوله **ف** اب ہم اس رسالہ کو اوس حدیث پر ختم کرتے ہین جسپر بخاری نے
اپنی صحیح کو اور منذری نے کتاب ترغیب ترہیب کو اور حافظ ابن حجر نے بلوغ المرام
کو اور ہمنے مسک الختام شرح بلوغ المرام کو ختم کیا ہے وہ حدیث شریف بروایت
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ ہے کہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن
سبحان اللہ وبحمده سبحان اللہ العظیم یعنے یہ دو کلمے ہین زبان پر ہلکے ترازو مین بہاری
رحمن کو پیارے پاک ہی اللہ اور اوسیکو حمد ہے وہ پاک ذات سب سے بڑا ہی فقط

آج روز پنجشنبہ
ہشتم رجب سنہ ۱۳۰۵ ہجری کو یہ رسالہ ۶ دن مین ختم ہوا ختم اللہ لنا بالحسنی وزیادہ
ورزقنا بمنه وکرمه السیادة والسعادة +

تمت بالخیر بسنہ ۱۳۰۵ھ

Marfat.com

# صحت نامہ رسالہ منجیات و مہلکات

| صفحہ | سطر | خطا | صواب |
| --- | --- | --- | --- |
| ٢ | ١١ | صحابہ کو قرآن و | صحابہ کو ایمان |
| 〃 | 〃 | حدیث ایمان لانے سے پہلے ملا تھا | قرآن کے نزول سے پہلے ملا تھا |
| ٣ | ١ | بعد بیان حدیث و نزول | بعد نزول |
| ٧ | ٢ | مغت | مقت |
| ٨ | ١ | اسی | اسی بنی |
| ٩ | ١٦ | ساتہہ | ساٹہہ |
| ١٢ | ١ | سوا | ہوا |
| 〃 | ٩ | یومی | یوم |
| ١٥ | ١٨ | افرع | اقرع |
| ١٦ | ١٢ | اضی | راضی |
| 〃 | ١٦ | جھوت | جھوٹ |
| ١٧ | ١٠ | کیونکر | کیونکر ہے |
| ١٩ | ٩ | قال تعالی | ف |
| 〃 | ١٠ | ہے | ہے وقال تعالی |
| ٢٥ | ٩ | ثعلیہ | ثعلبہ |
| ٣٠ | ١٣ | سر | سرہی |
| ٣١ | ١ | خیریت | توخیریت |
| ٣٢ | 〃 | لپٹ | لیٹ |
| 〃 | ٨ | اعتدن | اعتدنا |
| 〃 | ٩ | عدلشرة | عذلة |

| صفحہ | سطر | خطا | صواب |
| --- | --- | --- | --- |
| ٣٤ | ٥ | الرحیم | الرجیم |
| ٣٥ | ٩ | حسن نے بھی | حسن بھی |
| ٣٦ | ١٤ | اور بھی | اوسنے بھی |
| 〃 | ١٨ | التغم | التنعم |
| ٣٨ | ٨ | اُصُدِقُوا | اُصْدُقُوا |
| 〃 | 〃 | اتمتنم | ائتمنتم |
| 〃 | ١٠ | ہون | ہوتا ہون |
| ٤٠ | ١٧ | ما | کاظمین ما |
| 〃 | ١٨ | اما | وما |
| ٤١ | ١٩ | وھم | فیہا وھم |
| ٤٢ | ٩ | ہوجاؤ | ہوجاؤگے |
| 〃 | ١٩ | الھدی ھم | الدھم |
| ٤٣ | ٧ | الخیر واسلاء | الخبز والماء |
| 〃 | ١٤ | خیرت | حیرت |
| 〃 | 〃 | بخدافیر | بحذافیر |
| 〃 | ١٩ | بچے | پیچھے |
| ٤٤ | ٤ | اسبات | اسباب |
| ٤٨ | ١١ | جمیعاً | × |
| 〃 | 〃 | تم سب | × |
| 〃 | ٢١ | اسماء | السماء |

Marfat.com

| صفحہ | سطر | خطا | صواب |
|---|---|---|---|
| ۴۸ | ۲۱ | تتلمہ | تبتم |
| ۵۰ | ۳ | تویہ | توبہ |
| ″ | ۱۵ | تائیین | تائبین |
| ″ | ۱۶ | الندم | الندم |
| ۵۱ | ″ | بتوبہ | بتوبۃ |
| ″ | ۲۰ | ای | الی |
| ۵۲ | ۳ | ختیما | حیثما |
| ″ | ۱۷ | متقطع | منقطع |
| ۵۵ | ۱۶ | طبعیت | طبیعت |
| ″ | ″ | متقصای | مقتضای |
| ۵۶ | ۳ | لایعملون | لایعلمون |
| ″ | ۱۱ | لی | کی |
| ۶۰ | ۱۳ | پھلے | پچھلے |
| ۶۱ | ۲۱ | ظائر | ظاہر |
| ″ | ۱۴ | تشتاقی | تشتابی |
| ۶۲ | ۴ | فائل | فاعل |
| ″ | ۲۱ | تانی | تاکی |
| ۶۸ | ۷ | الجنت | الجنۃ |
| ″ | ۱۶ | وفعت | وقعت |
| ۶۹ | ۱۵ | لله | اللہ |
| ″ | ۱۷ | ذرہ | ذرۃ |
| ″ | ۲۱ | اذ | اذا |

| صفحہ | سطر | خطا | صواب |
|---|---|---|---|
| ۷۰ | ۱۰ | آب گرم | پانی کی مشکی |
| ۷۴ | ۴ | پلاونگا | پلاؤنگا |
| ″ | ۶ | خویش | خوش |
| ۷۵ | ۱۱ | ومساکن | وتجارۃ تخشون |
| × | × | × | کسادھاومساکن |
| ۷۷ | ۱ | اسما | السماء |
| ۷۸ | ۲۰ | احترجوا | اجترحوا |
| ۷۹ | ۶ | المغض | البغض |
| ۸۱ | ۷ | دوست | اوست |
| ۸۳ | ۳ | الضاف | التصاف |
| ″ | ۱۹ | فتری | وتری |
| ۸۴ | ۸ | الشقت | انشقت |
| ″ | ۲۱ | المومن | علی المومن |
| ۸۵ | ۵ | الحزام | الخرام |
| ۸۸ | ۱۲ | کہ ساتہہ | کہ ساتھہ |
| ″ | ″ | اور ساتہہ | اور سات |
| ۸۹ | ۵ | تفاصل | تفاضل |
| ۹۰ | ″ | ری | نری |
| ″ | ۸ | دحفرۃ | اوحفرۃ |
| ″ | ۹ | تو | توپھر |
| ۹۱ | ۱۵ | نطن | نظعن |

تمت

Marfat.com

# اسعاد العباد بحقوق الوالدین والاولاد

قد طبع فی مطبع مفید عام
الکائن فی بلدۃ اگرہ
سنہ ۱۳۰۵ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الاحد الواحد الفرد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد والصلوۃ والسلام علی خاتم رسلہ وسید انبیائہ محمد افضل کل والد وما ولد وعلی آلہ وصحبہ کابرا عن کابر وابا عن جد **اما بعد** یہ ایک تحریر مختصر ہے بیان مین حقوق والدین واولاد کے مینے اسکو اپنے اہل بیت کی فرمایش سے لکھا ہے اور اسکا نام اسعاد العباد بحقوق الوالدین والاولاد رکھا ہے وباللہ الاستعانۃ وبیدہ تادیۃ الامانۃ

## مقدمہ بیان مین قسمت حقوق کے

ہر مسلمان ایماندار پر دو طرحکے حقوق شرعاً ثابت ہین ایک اللہ تعالی کے حقوق دوسرے بندون کے حقوق سو ان دونون قسم کے حقوق کا ادا کرنا واجب ہے ہر حق کے ترک ہونے پر قیامت کے دن مواخذہ ہوگا اللہ تعالی اپنے حقوق کا مطالبہ علحدہ کریگا اور بندون کے حقوق کا مطالبہ علحدہ اللہ کے حقوق وہی ہین جو اوسنے اپنے انبیا ورسل کی زبان پر عبادات وطاعات مین فرض وواجب کیے ہین

اور اونکے ترک پر عقاب وعذاب کی وعید فرمائی ہے اسمین ہر پنج بنیاد اسلام وغیرہا داخل ہین رہے
حقوق عباد کے سو وہ بہت ہین جیسے حق نبی واہل بیت وصحابہ وائمہ ونحوہم لکن اسجگہ اون سب
حقوق سے بحث نہین ہے فقط بیان کرنا حقوق اصول وفروع یعنی ابوین واولاد کا مقصود ہے
بقیہ حقوق عباد کا بیان اگر اللہ نے چاہا تو دوسری تحریر مین ضبط کیا جائیگا اللہ تعالی غفور رحیم ہے
اپنے حقوق کے لئے مسامحت بہی فرمائیگا اسلئے کہ اوسکی رحمت غضب پر سابق ہے مگر حقوق
عباد کی معافی جب ہی ہوگی کہ صاحب حق معاف کرے ولہذا اشد خوف انہین حقوق
کے ترک کرنے مین ہی مومن کامل وہی ہوتا ہے جو ہر حقدار کا حق پورا پورا ادا کرتا ہے ماں باپ
ہون یا جورو بچے جسنے اسجگہ اپنے مظلمہ کی معافی کرالی وہ اچہا رہا سستا چہوٹا اور جسپر کسی
حقدار کا حق رہگیا وہ بلا مین پڑا ولہذا حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے من کانت لہ مظلمۃ لاخیہ
من عرضہ او شیٔ فلیستحللہ الیوم قبل ان لا یکون دینار ولا درہم ان کان لہ عمل صالح
اخذ منہ بقدر مظلمتہ وان لم یکن لہ حسنات اخذ من سیئات صاحبہ فحمل علیہ
رواہ البخاری یعنی جس کسی کا کوئی مظلمہ اوسکے بہائی کے پاس ہو آبرو یا کسی اور شئے کا تو وہ
آج اوس سے معاف کرا لے قبل اسکے کہ نہ دینار ہونگے نہ درہم اگر اوسکا عمل صالح ہوا تو بقدر مظلمہ
کے لیلیا جائیگا اور اگر اوسکے حسنات نہوئے تو اوسکے بہائی کے سیئات لیکر اسپر لادے جائینگے
دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہے کہ لتؤدن الحقوق الی اہلہا یوم القیامۃ حتی یقاد للشاۃ الجلحاء
من الشاۃ القرناء رواہ مسلم یعنی قیامت کے دن حق والون کے حقوق ادا کئے جائینگے یہانتک
کہ بے سینگ کی بکری کا بدلا سینگ والی سے لیا جائیگا معلوم ہوا کہ حق ایک ایسی مہم چیز ہے کہ
حیوان کو بہی اوس سے نجات نہ ملیگی حالانکہ وہ بے شعور محض تہا پہر انسان کا کیا ذکر ہے جو کہ عقل
وشعور رکہتا ہے تیسرا لفظ یہ ہے اتدرون ما المفلس قالوا المفلس فینا من لا درہم لہ ولا متاع فقال
ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیامۃ بصلوۃ وصیام وزکوۃ ویاتی قد شتم ہذا
وقذف ہذا واکل مال ہذا وسفک دم ہذا وضرب ہذا فیعطی ہذا من حسناتہ

Marfat.com

وهذا من حسناته فان فنيت حسناته قبل ان يقضى ما عليه اخذ من خطاياهم فطرحت
عليه ثم طرح فی النار رواه مسلم یعنی تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے کہا مفلس ہم مین وہ
شخص ہے جسکے پاس نہ روپیہ ہے نہ کچھ سامان فرمایا مفلس میری امت مین وہ شخص ہے جو
آئیگا دن قیامت کو نماز روزہ زکوۃ لیکر اور اوسنے کسی کو گالی دی ہوگی اور کسیکو تہمت زنا کی
لگائی ہوگی اور کسی کا مال خورد برد کرلیا ہوگا اور کسی کا خون کیا ہوگا اور کسیکو مارا پیٹا ہوگا پھر
اوسکو اِسکے حسنات دینگے اسی طرح دوسرے کو اسکی نیکیان دیجائینگی اگر وہ حسنات قبل حکم
اخیر کے فنا ہوجائینگے تو اونکی خطائین لیکر اس شخص پر ڈالدیجائینگی پھر اسکو آتش جہنم مین پھینکدینگے
اِس حدیث مین دلیل ہے اس بات پر کہ حقوق عباد کا مواخذہ بہت سخت ہوگا کوئی یہ سمجھے کہ
نماز و روزہ و زکوۃ بجالانیسے مطالبہ حقوق عباد کا نہوگا تو یہ اوسکی غلط فہمی ہے بلکہ عوض حقوق
و مظالم مذکور کے سارے حسنات اِسکے مظلوم کو دیدیئے جائینگے یہ تہیدست رہجائیگا اور اگر
حسنات باقی نرہے تو مظلومین و اہل حقوق کے سیئات اِسکے گلے باندھکر اسکو دوزخ مین ڈالدینگے
اسمین اشعار ہے طرف اِسکے کہ حقوق عباد مین نہ عفو ہوگا نہ شفاعت ہوگی یہ اور بات ہے کہ
اللہ تعالی الخصم کو راضی کردے ولہذا حدیث ابوامامہ مین فرمایا ہے من شر الناس منزلۃ یوم
القیامۃ عبد اذهب آخرته بدنیا غیرہ رواہ ابن ماجہ یعنی سب سے بدتر درجہ مین دن
قیامت کے وہ بندہ ہوگا جسنے اپنی آخرت دوسرے کی دنیا کے پیچھے برباد کردی حدیث سابق مین
تینون طرح کے حقوق کا ذکر فرمایا تھا جان مال آبرو اسلئے کہ ان ہر سہ امر کا ایک ہی حکم ہے جیسے
کسی کا جان سے مارڈالنا ہے ویسا ہی اوسکا مال چھین لینا ہے خواہ غصب سے لیا ہو یا چوری سے
یا فریب سے یا کسی اور طرح ایسا ہی اوسکی آبرو کا لینا ہے اور اس حدیث مین اجمالا یہ فرمایا ہے کہ اضاعت
حقوق مین غیر کی دنیا کے لئے اپنی آخرت کا ضائع کرنا ہے عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فرماتے ہین الدواوین ثلثة دیوان لا یغفر اللہ الا شراک باللہ یقول اللہ عز وجل
ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء ودیوان لا یترکه اللہ

ظلم العباد فیما بینھم حتی یقتص بعضھم من بعض و دیوان لا یعبأ اللہ بہ ظلم العباد فیما بینھم و بین اللہ فذلک الی اللہ ان شاء عذبہ وان شاء تجاوز عنہ رواہ البیھقی فی شعب الایمان دیوان یعنی صحیفۂ اعمال تین طرح پر ہین ایک وہ ہے جسکو ہرگز اللہ نہ بخشیگا وہ شرک باللہ ہے اللہ نے کہا ہے کہ اللہ شرک کو نہ بخشیگا اور جو گناہ شرک سے اوتر کر ہے وہ جسکو چاہیگا بخشدیگا دوسرا دیوان وہ ہے کہ جسکو اللہ ہرگز نہ چھوڑیگا وہ ظلم ہے بندون کا آپس مین یہانتک کہ بعض کا قصاص بعض سے کریگا تیسرا دیوان وہ ہے جسکی اللہ کچھہ پروا نہین کرتا ہے وہ ظلم ہے بندونکا درمیان اپنے اور اللہ کے اوسکا اختیار اللہ کو ہے چاہے عذاب کرے چاہے درگزر فرمائے یہ حدیث دلیل صریح ہے اس بات پر کہ حقوق اللہ معاف ہوسکتے ہین مگر حقوق عباد معاف نہونگے اونکا بدلا ظالم کو ضرور دینا ہوگا سو اکثر لوگ اللہ کے حقوق تو کم ضائع کرتے ہین یعنی نماز روزہ زکوٰۃ حج بجالاتے ہین لکن حقوق عباد کی کچھہ پروا نہین کرتے حالانکہ بڑے خوف کا مقام یہی حق العبد ہے پس بس ان حقوق عباد کے ضائع ہونیسے حقوق خدا بہی کچھہ نفع بخش نہین ہوتی اسلئے کہ عوض حقوق کے وہ حسنات مظلوم کو ملجائینگے یہ مفلس رہجائیگا جب بالکل بے حسنات ہوگیا تو اب سوای جہنم کے کہین ٹھکانا اوسکا باقی نرہا یہ حقوق انہین تین چیز سے متعلق ہین جان مال آبرو سو بہ نسبت جان کے مظلمۂ مال بہت زیادہ واقع ہوا کرتا ہے و نیز خیانت امانت اونکی خیانت رہگئی مال جسطرح جسسے ہاتہہ آتا ہے حرام خالص ہو یا مشتبہ اوسکے لینے مین کسیکو کچھہ دریغ نہین ہوتا بلکہ تحصیل مال کے لئے ہزار مکر و حیلہ و فریب کرتے ہین اور آپکو عقلمند اور جسکا مال کہا جاتے ہین اوسکو بیوقوف سمجھتے ہین لکن قیامت مین یہی ظلمہ احمق ٹھیرینگے اور مظلوم اپنا حق لیکر عقلمند ہو جائیگا اسمین کچھہ شک نہین ہے پہر جو شخص قتل و اخذ مال بالباطل سے بچ جاتا ہے تو وہ آبرو ریزی سے کسی طرح محفوظ نہین رہتا ضرور ہی کسی کو ماتا ہے کسیکو گالی دیتا ہے کسی پر تہمت رکہتا ہے کسی پر افترا باندہتا ہے تو ایسا شخص اور قاتل اور حرامخوار گناہ مین برابر ہے اور جزا مین یکسان

کیونکہ اللہ نے ان تینون امر کا ایک حکم رکھا ہے بلا تفاوت اور یہ ہر سہ امر حق ہونے مین مساوی یکدیگر ہین اور اللہ کسیکا حق ہرگز ضائع نکریگا حدیث علی مرتضیٰؑ مین فرمایا ہے ایاک ودعوة المظلوم فانما یسال اللہ تعالیٰ حقہ وان اللہ لا یمنع ذا حق حقہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان یعنی بچ تو دعای مظلوم سے کیونکہ اللہ اپنے حق کا تو فقط سوال ہی کریگا پھر چاہے پکڑے یا چھوڑے مگر حقدار کو اوسکے حق سے منع نکریگا اوسکا حق ظالم سے ضرور ہی دلوائیگا ولہذا حدیث ابن عمر مین رفعاً آیا ہے الظلم ظلمات یوم القیامة متفق علیہ یعنی ظلم دن قیامت کے اندہیرا ہوگا ابو موسی کا لفظ رفعاً یہ ہے ان اللہ لیملی الظالم حتی اذا اخذہ لم یفلتہ متفق علیہ یعنی اللہ ظالم کو مہلت و تاخیر دیتا ہے یہانتک کہ جب اوسکو پکڑ لیتا ہے تو پھر نہین چھوڑتا یعنی دنیا مین بہی اوسپر بلا آجاتی ہے آخرت تو الگ رہی ۵

| آتش سوزان نکند با سپند | آنچہ کند دود دل دردمند |
|---|---|

کتاب و سنت ذم ظلم و اضاعت حقوق عباد سے لبریز ہین یہ گناہ جسقدر سخت و درشت ہے اور جسقدر انجام اسکا بد ہے اوتنا ہی یہ نظر خلق مین سبک و آسان ہوگیا ہے اس زمانہ مین ایسے لوگ کہ حقوق عباد علی الاطلاق اداکرین خصوصاً حقوق والدین یا ازواج یا اولاد یا قرابت یا حقوق اسلام کمیاب بلکہ نایاب ہوگئے ہین دنیا نام کے مسلمانون سے بہری ہوئی ہے لکن کام کے مسلمان لاکہ مین ہزار اور ہزار مین سو اور سو مین دس بہی میسر نہین آتی انا للہ +

## فصل بیان مین آیات حقوق والدین کے

او اذ اخذ اللہ میثاق بنی اسرائیل لا تعبدون الا اللہ وبالوالدین احسانا وذی القربی والیتامی والمساکین وقولوا للناس حسنا واقیموا الصلوة واتوا الزکوة جب لیا ہمنے اقرار بنی اسرائیل کا کہ بندگی نکرو مگر اللہ کی اور مان باپ سے سلوک نیک اور قرابت والے سے اور یتیمون اور محتاجون سے اور کہو لوگون سے نیک بات اور کہڑی رکھو نماز اور دیتے رہو زکوة ف آیت دلیل ہے

Marfat.com

اس بات پر کہ یہ احکام انبیاء سابق و امت گزشتہ مین فرض تھے اللہ نے احسان کرنے کو ساتھ والدین
کے ہمراہ اپنی عبادت و نماز و زکوۃ کے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ یہ احسان کرنا واجب ہے
م واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئاً وبالوالدین احساناً وبذی القربی والیتامی والمساکین
والجار ذی القربی والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم
بندگی کرو اللہ کی اور ملاؤ مت اوسکے ساتھ کسیکو اور ماں باپ سے نیکی اور قرابت والے سے اور
یتیموں سے اور فقیرون سے اور ہمسایۂ قریب سے اور ہمسایۂ اجنبی سے اور برابر کے رفیق سے
اور مسافر سے اور اپنے ہاتھ کے مال سے ف موضح قرآن مین فرمایا ہے یعنی اول اللہ کا
حق ادا کرو پھر ماں باپ کا پھر ان سب کا درجہ بدرجہ ہمسایۂ قریب کا حق زیادہ ہے اور ہمسا
اجنبی کا اوس سے پیچھے برابر کا رفیق جو ایک کام مین ساتھ شریک ہو جیسے ایک اوستاد
کے دو شاگرد یا ایک خاوند کے دو نوکر پھر فرمایا کہ انکے حق ادا نکرنیوالا وہی ہے جسکے مزاج مین
تکبر و خود پسندی ہے کہ کسیکو اپنے برابر نہین سمجھتا انتہٰے مین کہتا ہون آیت دلیل ہے اس بات
پر کہ بعد اللہ کے حق کے سب سے مقدم حق ماں باپ کا ہے جسنے انکے حق کو ادا نکیا وہ کسیکے حق کو
ادا نکریگا م قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الا تشرکوا بہ شیئاً وبالوالدین احساناً
آؤ مین سنا دون وہ جو حرام کیا ہے تمپر تمہارے رب نے کہ شریک نکرو اوسکے ساتھ کسی چیز کو اور
ماں باپ سے نیکی ف اسجگہ احسان والدین کو ہمراہ عدم شرک کے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا
کہ جسطرح شرک فی العبادۃ کرنا حرام ہے اسی طرح احسان کرنا ساتھ والدین کے فرض ہے م ربنا
اغفر لی ولوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب اے رب ہمارے بخش مجکو اور میرے ماں باپ
اور سب ایمان والون کو جسدن کھڑا ہو حساب ف یہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی تھی
اس سے معلوم ہوا کہ دعای مغفرت کرنا واسطے ماں باپ کے سنت انبیاء علیہم السلام ہے یہ دعا قبل
اسکے تھی کہ اونکو اپنے باپ کا کافر ہونا معلوم ہو جب معلوم ہوا کہ وہ مشرک ہے تو بحکم خدا دعا
کرنیسے رک گئے غرض ایک حق ماں باپ کا اولاد پر یہ بھی ہے کہ اونکے لئے دعا بخشش کی کرتا رہے

یہ دعا مقدم ہے دعای دیگر مومنین پر حدیث مین آیا ہے او ولد صالح یدعولہ ۵ وقضی ربك الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا اما یبلغن عندك الکبر احدھما اوکلاھما فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا حکم کر دیا تیرے رب نے کہ نہ پوجو اوسکے سوا اور مان باپ سے بھلائی کبھی پہنچ جاوے تیرے سامنے بڑھاپے کو ایک یا دونون تو نہ کہہ اونکو ہون اور نہ جھڑک اونکو اور کہہ اونکو بات ادب کی اور جھکا اونکے آگے کندھے عاجزی کر کے پیار سے اور کہہ ای رب اونپر رحم کر جیسا پالا اونھون نے مجھکو چھوٹا سا ف اس جگہہ بھی اللہ نے ذکر احسان وادب الدین کا بعد اپنی عبادت کے کیا ہے اسی طرح ہر جگہہ انکے حق کو بعد اپنے حق کے جملہ حقوق خلق پر مقدم فرمایا ہے یہ دلیل ہے کمال اعتنا واہتمام پر ساتھہ حقوق مان باپ کے پھر یہانتک ادب سکھایا کہ والدین کے روبرو اُف بھی نا ہے اور اونسے ساتھہ کلام سخت کے پیش نہ آئے بلکہ نرم بات کرے اور عاجزانہ اور خاکسارانہ برتاؤ رکھے اور اونکے لئے داعی رہے اور اس حکم کو بطور ایجاب کے فرمایا اب جو کوئی خلاف اس حکم کے اونکے ساتھہ برتاؤ کریگا وہ اللہ کا نافرمان ہوگا اور مان باپ کا عاق ہوا اور اللہ جسطرح کہ اپنی ترک عبادت پر اوس سے باز پرس فرمائیگا اسی طرح ترک احسان وبے ادبی والدین پر بھی مواخذہ کریگا فتح البیان مین نیچے اس آیت کے کہا ہے کہ مراد لفظ قضی سے یہ ہے کہ اللہ نے امر جزم وحکم قطع وحتم مبرم کیا ہے ابن عباس نے بجای قضی وصّی پڑھا ہے قضی اسجگہہ بمعنی اوجب ہے احسان سے مراد اسجگہہ بر ہے اسکو قرین عبادت واسطے اعلان تاکید حق کے کیا ہے تاکہ مزید عنایت بحال والدین ثابت ہو اسیطرح دوسری آیت مین اپنے شکر کو ساتھہ شکر والدین کے ملایا ہے پھر حالت کبر کو بالتخصیص ذکر کیا اسلئے کہ والدین اس حالت مین طرف ولد کے زیادہ تر حاجتمند ہوتے ہین پھر یہ فرمایا کہ کسی حالت اجتماع وانفراد مین سامنے اونکے دم نہ مار حسین بن علی رضی عنہ نے مرفوعاً کہا ہے او علم اللہ شیئا من العقوق ادنی من

اف لحرمه اصمعی نے کہا استعملوہ فی کل مایتاذون بہ ابن اعرابی نے کہا ان الاف الضجر
قتیبی نے کہا ذکروہ عند کل مکروہ لا یصل الیہم شوکانی رح نے کہا ہے وبھذا النہی
یفہم النہی عن سائر مایوذیہم بفحوی الخطاب او لحنہ کما ہو مقرر فی الاصول انتہی
لفظ نہر بمعنی ضجر و غلظت ہے قول کریم سے مراد کلام نرم و لطیف جمیل سہل ہمراہ تادب و حیا و
احتشام کے ہے محمد بن زبیر نے کہا یعنی جب والدین پکارین تو لبیک سعدیک کہے بعض نے
کہا یا اماہ یا اباہ کہے نام و کنیت سے نہ پکارے خفض جناح سے مراد خضوع و تذلل ہے جسطرح
کہ غلام سامنے اپنے مالک تندخو کے خاکساری کرتا ہے پہر فرمایا کہ اونکے لئے دعا کرے یعنی
گو رات دن مین پانچ بارہی ہو شوکانی رح فرماتے ہین ولقد بالغ سبحانہ فی التوصیۃ بالوالدین
مبالغۃ تقشعر لہا جلود اہل العقوق وتقف عندہا شعورہم حیث افتتحہا
بالامر بتوحیدہ وعبادتہ ثم شفعہا بالاحسان الی الوالدین ثم ضیق الامر فی مراعاتہما
حتی لم یرخص فی ادنی کلمۃ تنفلت من المتضجر مع موجبات الضجر ومع احوال لا یکاد
الانسان یصبر الانسان معہا وان یذل ویخضع لہما ثم ختمہا بالامر بالدعاء لہما
والترحم علیہما وہذہ خمسۃ اشیاء کلف الانسان بہا فی حق الوالدین وقد ورد فی
بر الوالدین احادیث کثیرۃ ثابتۃ فی الصحیحین وغیرہما وہی معروفۃ فی کتب الحدیث
انتہی ابن کثیر نے اپنی تفسیر مین نیچے آیت باب کے لکہا ہے کہ قضا بمعنی امر و وصیت کے ہے اُف
سے مراد یہ ہے کہ اونکو کوئی بُری بات نہ سنائے یہانتک کہ تافیف بہی نکرے کہ یہ ادنی مراتب
قول سئی ہے اور نہر سے مراد یہ ہے کہ تجہسے کوئی فعل قبیح اونکے حق مین صادر نہو بلکہ قول
حسن و فعل حسن عمل مین آئے مراد قول کریم سے لین طیب حسن ہے ساتہہ تادب و توقیر و تعظیم
کے مراد خفض جناح سے تواضع ہے فعل مین اور مراد دعای رحمت سے دعا کرنا ہے اونکے کبر مین اور
بعد موت کے حدیث مقدام بن معدیکرب مین فرمایا ہے ان اللہ یوصیکم باباءکم ان اللہ یوصیکم
بامہاتکم ان اللہ یوصیکم بامہاتکم ان اللہ یوصیکم بالاقرب فالاقرب اخرجہ احمد و ابن ماجہ

یعنی ایکبار باپ کا ذکر کیا اور تین بار مان کا بریدہ لئے کہا ایک مرد اپنی مان کو اوٹھائے ہوئے طواف کرتا تہا حضرت سے اوسنے پوچہا ہل ادیت حقہا فرمایا لا ولا بزفرۃ واحدۃ اوکما قال رواہ البزار ۷ ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا وان جاہداک لتشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعہما ہمنے تقید کردیا انسان کو اپنے مان باپ سے بہلے رہنا اور اگر وہ تجہسے زور کرین کہ تو شریک پکڑے میرا جسکی تجکو خبر نہین تو نہ مان کہنا اونکا ف اس آیت مین احسان کرنے کو ساتہہ مان باپ کے اپنی وصیت ٹہیرایا ہے اس سے کمال درجہ کی تاکید دربارۂ احسان والدین ثابت ہوتی ہے احسان مین جملہ انواع ووجوہ نیکی کرنیکے داخل ہین ازانجملہ ایک اطاعت والدین ہے جملہ امور دینی ودنیاوی مین خواہ واجبات ہون یا مستحبات یا مباحات سوا شرک کے کہ اگر مان باپ ایسے امر کا حکم دین جسمین خدا کے ساتہہ کسیکو شریک کرنا پڑتا ہو تو اوس کام مین اونکی اطاعت اولاد پر واجب نہین ہے سوا شرک باللہ کے سب امور مین اونکی اطاعت بعد عبادت خدا کے مقدم ہوتی ہے یہ فضیلت خاص اللہ نے واسطے مان باپ کے مقرر رکہی ہے کوئی دوسرا حق والا اس مرتبہ مین شریک والدین کا نہین ہے ۸ ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وہنا علی وہن وفصالہ فی عامین ان اشکر لی ولوالدیک الی المصیر وان جاہداک علی ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعہما وصاحبہما فی الدنیا معروفا ہمنے تقید کیا انسان کو اوسکے مان باپ کے واسطے پیٹ مین رکہا اوسکو اوسکی مان نے تہک تہک کر اور دودہ چہوڑنا ہے اوسکا دو برس مین کہ حق مان میرا اور اپنے مان باپ کا آخر مجہی تک آنا ہے اور ساتہہ دے اونکا دنیا مین دستور سے ف موضح قرآن مین کہا ہے اللہ نے شرک سے پیچہے اور سب نصیحتون سے پہلے مان باپ کا حق فرمایا کہ بعد اللہ کے حق کے مان باپ کا حق ہے انتہی اس آیت سے ثابت ہوا کہ ہمکو مان باپ کے ساتہہ احسان کرنا اور اونکے حکم کی بجاآوری کرنا اور اونکے حق کا نگاہ رکہنا اللہ تعالی کی وصیت ہے پہر خاص کر مان کے حق کو اسلئے ذکر کیا کہ اوسکی تکلیف بہ نسبت باپ کے بابت حمل وفصال بہت زیادہ ہوتی ہے سو جسکی تکالیف زیادہ ہے اوسکا حق



Marfat.com

بہی زیادہ ہے پہر بعد اپنے شکر کے والدین کا شکر طلب کیا اور یہ ڈر بتایا کہ اگر تم ادای حقوق شکر
والدین مین تقصیر کروگے تو تمکو میری ہی طرف پہر آنا ہے مین تمکو جزا سزا تمہاری تقصیر کی دونگا
پہر شرک کو اس وصیت سے مستثنی کیا کہ سب امور مین اونکی اطاعت تمپر واجب لازم ہے مگر
ارتکاب شرک مین کہ اس بابت تم اونکی اطاعت نکرو لیکن اور امور دنیا مین اونکی اطاعت سے
خارج نہو بلکہ مطابق دستور و معروف کے اونکا ساتھہ دو اونکو نہ چھوڑو ۸ قال یا بنی انی
اری فی المنام انی اذبحك فانظر ماذا تری قال یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان
شاء اللہ من الصابرین کہا اے بیٹے مین دیکہتا ہون خواب مین کہ مین تجکو ذبح کرتا ہون پہر دیکہہ
تو کیا دیکہتا ہے کہا اے باپ کرڈال جو تجکو حکم ہوتا ہے پائیگا تو مجکو اگر اللہ نے چاہا صبر کرنیوالون
مین ف یہ دلیل ہے اسپر کہ ماں باپ کی اطاعت سے کسی امر مین سرتابی نکرے اگرچہ
جان جائے یہ بات کہ بعد اللہ کے حق کے مان باپ ہی کا حق سب کے حقوق پر مقدم ہے اس
اطاعت اسمعیل علیہ السلام سے بخوبی ثابت ہوگئی وللہ الحمد یہ بہی معلوم ہوا کہ بیٹا اگرچہ پیغمبر ہو
تب بہی اوسپر اطاعت باپ کی واجب ہے ولہذا حضرت ابراہیم علیہ السلام بجز شرک کے سب
امور مین اطاعت وادب اپنے باپ کا نصب العین کہتے تہے حالانکہ یہ پیغمبر تہے اور وہ مشرک تہا
۹ ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا حملتہ امہ کرہا ووضعتہ کرہا وحملہ وفصالہ
ثلثون شہرا حتی اذا بلغ اشدہ وبلغ اربعین سنۃ قال رب اوزعنی ان اشکر
نعمتك التی انعمت علی وعلی والدی وان اعمل صالحا ترضاہ واصلح لی فی
ذریتی انی تبت الیك وانی من المسلمین ہمنے تقید کیا انسان کو اپنے مان باپ سے بہلائی
کرنیکا پیٹ مین رکہا اوسکو اوسکی مان نے تکلیف سے اور جنا اوسکو تکلیف سے اور حمل مین رہنا
اوسکا اور دودہ چہوڑنا تیس مہینے مین ہے یہانتک کہ جب پہنچا اپنی قوت کو اور پہنچا چالیس
برس کو کہنے لگا اے رب میری قسمت مین کر کہ شکر کرون مین تیرے احسان کا جو مجہپر کیا
اور میرے مان باپ پر اور یہ کہ کرون نیک کام جس سے تو راضی ہو اور نیک دے مجھکو اولاد

Marfat.com

میری سمنتے توبہ کی تیری طرف اور رہین ہون حکم بردار **ف** موضح قرآن مین کہا ہے پیٹ مین رہنا
اور دودہ چہوڑنا تیس مہینے مین اگر لڑکا قوی ہو تو اکیس مہینے مین دودہ چہوڑتا ہے اور نو مہینے
ہین حمل کے یہ آیت کسی کے حال کا بیان نہین ہے حضرت سے ماں باپ کے حق مین د نہین
کی صدیق اکبر چالیس برس کی عمر مین مسلمان ہوئے اور اونکے ماں باپ بہی مسلمان ہوئے
یہ بات اور کسی صحابی کو نہین ہیسہ ہوئی لکن باپ اوسوقت مسلمان نہین ہوا تو یہ بات فرضی ہے
یعنی سعادتمند لوگ ایسے ہی ہوتے ہین انتہلے یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ نے ہمکو یہہ
وصیت کی ہے کہ ہم ماں باپ کے ساتہہ اچہا سلوک رکہین وہ سلوک یہی ہے کہ سوای شرک وکفر
کے ہر امر مین اونکی اطاعت کرین پہر باشارۃ النص ماں کے حق کی زیادتی بیان فرمائی کہ اوسکی
تکلیف بہ نسبت باپ کے زیادہ ہے اسلئے استحقاق بہی ماں کا واسطے احسان کے زیادہ ہے
پہر اشارہ کیا کہ اولاد سعادتمند وہ ہے جو اللہ کا شکر بجالائے اور ماں باپ کی طرف کا بہی شکر ادا کرے
اس جگہہ سے یہ بہی نکلتا ہے کہ جسکو دعا کرنا ہو وہ یہ دعا کرے جو اسجگہ مذکور ہے ۰ ادب اغفرلی
ولوالدی ولمن دخل بیتی مومنا وللمومنین والمومنات ولا تزد الظالمین الا تبارا
ای رب معاف کر مجکو اور میرے باپ کو اور اوسکو جو آوے میرے گہر مین ایماندار ہوکر اور سب
ایمان والے مردون اور عورتون کو اور گنہگارون پر یہی بڑہتا رکہہ برباد ہونا **ف** یہہ دعا
نوح علیہ السلام نے کی تہی معلوم ہوا کہ دعا کرنا واسطے ماں باپ کے سنت انبیاء علیہم السلام ہے
پہلے انکے لئے دعا کرے پہر اور مومنین ومومنات کے لئے یعنی جسطرح کہ اللہ نے ماں باپ کو
بعد اپنے سب اہل حقوق پر ہر جگہہ مقدم رکہا ہے اسی طرح اولاد اونکو دعا واحسان واطاعت و
ادب مین بعد خدا کے سب پر مقدم رکہے پہر ظالمون پر بددعا کی اسمین اشارہ ہے طرف اس امر کے
کہ جو والدین کے لئے دعا نہین کرتا ہے اور اونکا حق نہین پہچانتا وہ ظالم ہے اور ظالم برباد ہونے
والا ہے انتہا واللہ تعالی

# فصل بیان مین احادیث حقوق مادر وپدر کے

ابن مسعود کہتے ہین مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا مینے کہا پھر کونسا عمل فرمایا نیکی کرنا ماں باپ سے مینے کہا پھر فرمایا جہاد کرنا راہ خدا مین رواہ البخاری ومسلم اس حدیث مین پہلے نماز کا ذکر کیا کیونکہ یہ اللہ کا حق ہے بندون پر پھر ماں باپ کے ساتھ احسان ونیکی کرنیکا ذکر کیا معلوم ہوا کہ بعد اللہ کے حق کے سب سے مقدم ماں باپ کا حق ہے جسطرح کہ ترتیب نظم قرآنی مین بھی حق والدین کو سب حقوق پر مقدم ذکر کیا ہے بعد اپنے حق کے یہ اسلئے کہ جسطرح سب کا معبود ایک ہے اسی طرح ماں باپ ہر شخص کا ایک ہی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ واحد حقیقی ہے اور ماں یا باپ واحد مجازی ہین یہ ایک بڑی مناسبت ہے ماں باپ کو ساتھ خالق حقیقی کے اسیواسطے اللہ تعالیٰ نے ان کے حقوق کو اپنے حق کے ساتھ ملاکر ذکر کیا ہے تاکہ اولاد عظمت والدین کی اور تقدم اونکا سب اہل قرابت پر سمجھے پھر ذکر جہاد کا کیا یہ دلیل ہے اسبات پر کہ مرتبہ بر والدین کا فضیلت مین جہاد سے بڑھکر ہے **۲** ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے لا یجزی ولد والدہ الا ان یجدہ مملوکا فیشتریہ فیعتقہ رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ یعنی بیٹا باپ کو کچھ بدلا اوسکے حق کا ادا نہین کرسکتا مگر یہ کہ باپ کو کسی شخص کا غلام پائے اور مول لیکر اوسکو آزاد کردے یعنی ایک حق باپ کا یہ بھی ہے کہ اوسکو ذلت رقیت سے نجات بخشے اگر ایسا اتفاق ہو **۳** ابن عمر و کہتے ہین ایک آدمی نے آکر حضرت سے اذن جہاد کرنیکا چاہا فرمایا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہین کہا ہاں فرمایا ففیھما فجاھد یعنی تو اونہین کی خدمت مین کوشش کر کہ تیرا جہاد یہی ہے رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی یہ دلیل ہے اس بات پر کہ خدمت والدین کی مقدم ہے التساب فضیلت جہاد پر حالانکہ جہاد وہ عمل ہے کہ جسکے برابر کوئی عمل نہین ہے، غازی مغفور ہوتا ہے اور شہید ماجور مگر والدین کی خدمت کرنا اس سے

بھی بڑھ کر فضیلت رکھتا ہے ۴ دوسری روایت مسلم کی یون ہے کہ ایک آدمی پاس حضرت کے
آیا کہا مین آپسے بیعت کرتا ہون ہجرت و جہاد پر اللہ سے طالب اجر ہون فرمایا فھل من والدیک
احد حی تیرے مان باپ مین سے کوئی زندہ ہے کہا ہان دونون زندہ ہین فرمایا فتبتغی الاجر
من اللہ کیا تو اللہ سے طالب اجر کا ہے کہا ہان فرمایا فارجع الی والدیک فاحسن صحبتھما
یعنی پھر جا طرف اپنے مان باپ کے اور اچھی طرح اونکی خدمت کر اس جگہہ صحبت و خدمت والدین
کو ہجرت و جہاد دونون پر ترجیح و تقدیم دی ہے ۵ ابن عمرو نے رفعا کہا ہے ایک آدمی پاس
حضرت کے آیا اوسنے کہا مین تمہارے پاس آیا ہون کہ ہجرت پر بیعت کرون اور اپنے مان باپ کو روتا
ہوا چھوڑ آیا ہون فرمایا ارجع الیھما فاضحکھما کما ابکیتھما رواہ ابوداؤد یعنی پھر جا
اور اونکو ہنسا جسطرح کہ تونے اونکو رولایا ہے معلوم ہوا کہ مان باپ کا حق اولاد پر بہ نسبت بعض
عبادات فاضلہ کے مقدم تر ہے جیسے ہجرت و نحوہا ۶ ابوسعید خدری کا لفظ یہ ہے کہ ایک مرد مین
والون مین کا ہجرت کر کے پاس حضرت کے آیا آپنے فرمایا تیرا کوئی رشتہ دار یمن مین ہے اوسنے کہا
میرے مان باپ ہین پوچھا اونہون نے تجکو اجازت دیدی ہے کہا نہین فرمایا جا کر اونسے
اذن لے اگر وہ تجکو اذن دین تو تو جہاد کر ورنہ اونکے ساتھ نیکی کر رواہ ابوداؤد معلوم ہوا کہ
بجالانا عبادات نافلہ کا اذن والدین پر موقوف ہے پھر امور دنیا مین اونکا اذن حاصل کرنا بالاولی
معتبر ہوگا قال تعالی لن ابرح الارض حتی یاذن لی ابی مین اس جگہہ سے نہ ہلونگا جب تک
کہ میرے باپ اجازت نہ دینگے یہ دلیل ہے اطاعت والد پر امور دنیاوی مین یہی حکم حق مین والدہ
کے بھی جاری ہے اسلئے کہ اوسکا حق بہ نسبت باپ کے سہ چند ہوتا ہے ۷ ابوہریرہ کہتے ہین
ایک مرد آیا اوسنے حضرت سے اذن جہاد کا چاہا فرمایا کیا تیرے مان باپ زندہ ہین کہا ہان فرمایا
ففیھما فجاھد رواہ مسلم وغیرہ یعنی تو اونہین کی خدمت بجالا یہی تیرا جہاد ہے گویا خادم
اپنے والدین کا حکم مین مجاہد و غازی کے ہوتا ہے اور خدمت مان باپ کی جہاد پر مقدم ہے ۸ انس
کہتے ہین ایک مرد آیا اور کہا مین جہاد کرنا چاہتا ہون لکن مجکو قدرت جہاد کرنے پر نہین ہے فرمایا تیرے

Marfat.com

مان باپ مین کوئی باقی ہے اوسنے کہا میری مان ہے فرمایا فابل اللہ فی برھا فاذا فعلت ذلک فانت حاج ومعتمر ومجاھد رواہ ابو یعلی والطبرانی فی الصغیر والاوسط واسنادھما جید میمون بن نجیح وثقہ ابن حبان وبقیۃ رواتہ ثقات مشہورون یعنی اونکے ساتھہ نیکی کر بامید خدا جب تو یہ کام کریگا تو تو حاجی اور عمرہ کرنیوالا اور جہاد کرنیوالا ہوگا اسجگہ بر والدین کو حج وعمرہ پر مقدم کیا ہے جس جگہہ دیکھو کوئی عمل صالح بعد ادائے حق خدا ادای حقوق خدمت واطاعت وآداب والدین سے بڑھکر نہین پایا جاتا یہ خدمت مان باپ کی گویا ساری عبادتون سے بڑھکر اجر رکھتی ہے اور اسمین کچھہ شک نہین ہے کہ جو مشقت حج وعمرہ وجہاد وہجرت مین ہوتی ہے وہ خدمت والدین مین نہین ہوتی ہے لہذا اجر وثواب اس خدمت کا عبادات مذکورہ سے بڑھکر ہے وہ بڑا بدنصیب ہے جو اس غنیمت باردہ کی قدر نہجانے اور نعمت غیر مترقبہ کو ضائع کرے یہ ثواب کثیر فقط ایک مان کی خدمت پر مترتب فرمایا ہے پھر اگر باپ بھی موجود ہو اور اوسکی بھی خدمت بجالائے تو سمجھو کہ دونون کی خدمت کرنے مین اجران اعمال کا بھی دوچند ہوجائیگا وللہ الحمد اور اگر اس اجر کو مقصور خدمت والدہ پر نہین اور حدیث کو مورد پر قصر کرین تو اس سے مزیت حقوق وخدمت والدہ کے والد پر سمجھی جاتی ہے واللہ اعلم یہ حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ جسکو قدرت حج وجہاد وغیرہا کی نہو اور وہ یہ چاہے کہ مجکو اجران عبادتون کا ملے تو اوسکے حاصل کرنیکی یہ تدبیر ہے کہ وہ مان باپ کی خدمت بجالائے وللہ الحمد ۹ طلحہ بن معاویہ سلمی نے کہا ہے مینے پاس حضرتؐ کے آکر عرض کیا کہ اے رسول خدا مین ارادہ جہاد کا رکھتا ہون راہ خدا مین فرمایا املک حیۃ تیری مان زندہ ہے مینے کہا ہان فرمایا الزم رجلیھا فثم الجنۃ رواہ الطبرانی یعنی نیچے اوسکے قدمون کے لگا رہ اسی جگہ جنت ہے مراد لزوم رجلین سے یہ ہے کہ سامنے مان کے ذلیل وخوار وخدمت گذار رہ کہ تیری مغفرت اسی مین ہے اس حدیث مین بھی خدمت مادر کو جہاد پر تقدیم دی ہے ۱۰ ابوامامہ کہتے ہین ان رجلا قال یا رسول اللہ ما حق الوالدین علی ولدھما قال ھما جنتک

Marfat.com

وناركَ رواه ابن ماجہ یعنی ایک مرد نے کہا ای رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق ماں باپ کا اولاد پر کیا ہے فرمایا وہ دونون تیری بہشت ودوزخ ہین مطلب یہ ہے کہ اگر تو نے اونکا حق ادا کیا اور اونکو راضی رکھا تو تجھے جنت ملیگی تو بخشا جائیگا اور اگر تو نے اونکا حق تلف کیا اور اونکو ناراض رکھا تو تجھے دوزخ ملیگی تجکو عذاب ہوگا اس حکم مین ماں باپ دونون کو برابر ویکسان رکھا ۱۱ معاویہ بن جاہمہ کہتے ہین کہ جاہمہ نے پاس حضرت کے آکر کہا ای رسول خدا مین جہاد کرنا چاہتا ہون اور آپکے پاس مشورہ لینے کو آیا ہون فرمایا تیری ماں ہے کہا ہان فرمایا فالزمها فان الجنة عند رجلیها رواه ابن ماجہ والنسائی واللفظ لہ والحاکم وقال صحیح الاسناد یعنی ماں کی خدمت کیا کر کیونکہ جنت نزدیک اوسکے دونون پاؤن کے ہے ورواه الطبرانی باسناد جید ولفظہ قال اتیت النبی صلعم استشیرہ فی الجهاد فقال النبی صلعم الك والدان قلت نعم قال الزمهما فان الجنة تحت ارجلهما اس روایت مین ماں باپ دونونکی خدمت کرنیکا حکم دیا ہے اور دونون کے زیر قدم جنت کو بتایا ہے ۱۲ ایک شخص پاس ابو درداء کے آیا اور کہا میری ایک عورت ہے اور میری ماں مجکو یہ حکم کرتی ہے کہ مین اوسکو طلاق دیدون کہا مینے حضرت کو سنا ہے فرماتے تھے الوالد اوسط ابواب الجنة فان شئت فاضع ذلك الباب او احفظہ رواه ابن ماجہ والترمذی واللفظ لہ وقال ربما قال سفیان ابی قال الترمذی حدیث صحیح یعنی باپ افضل دروازہ ہے منجملہ ابواب بہشت کے تو چاہے اوسکو ضائع کر چاہے محفوظ رکہہ سفیان نے اس روایت مین کبھی بجائے امی کے لفظ ابی کہا ہے ابن حبان کا لفظ اس حدیث مین یون ہے کہ ایک آدمی پاس ابو الدرداء کے آیا اور کہا میرا باپ میرے پیچھے پڑا رہا یہانتک کہ میرا بیاہ کر دیا اور اب وہ مجکو حکم کرتا ہے کہ مین اوسکو طلاق دیدون ابو الدرداء نے کہا مین تجکو نہ یہ حکم دون کہ تو باپ کا عقوق کر اور نہ یہ کہون کہ تو اوسکو طلاق دیدے اتنی بات ہے کہ مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے والد اوسط ابواب جنت ہے تو اس باب کی محافظت کر اگر چاہے یا چھوڑ دے عطا کہتے ہین مین گمان کرتا ہون کہ اوس شخص نے اپنی عورت کو طلاق دیدی انتہی

Marfat.com

مین کہتا ہون ایک روایت مین ذکر مان کا آیا ہے دوسری روایت مین ذکر باپ کا یہ دلیل ہے
اس بات پر کہ وجوب حقوق و اطاعت مین مان باپ دونون کا ایک ہی حکم ہے مان طلاق دلائے
یا باپ بجا آوری اونکے حکم کی ضرور ہے **۱۳** ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین میرے نیچے ایک عورت
تہی مین اوسکو چاہتا تہا عمر رضی اللہ عنہ اوس سے ناخوش رہتے تہے مجہسے کہا کہ تو اوسکو طلاق
دیدے مینے نہ مانا عمر نے آکر حضرت سے کہا حضرت نے مجہسے فرمایا طلقہا تو اوسکو چہوڑ دے
رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ وابن حبان فی صحیحہ وقال الترمذی
حدیث حسن صحیح یہ حدیث دلیل واضح ہے اس بات پر کہ طلاق زن مین بیٹا اطاعت باپ کی کرے
یہی حکم بنسبت مان کے ہے کہ اگر وہ بہی طلاق دلوایا چاہے تو اوسکا حکم اوٹہا لے رہی بیٹی
سو طلاق اوسکی ہاتہہ مین اوسکے شوہر کے ہے اوسلیے ہاتہہ مین ہان اگر وہ خود مختار ہوتی تو بحکم والدین
طلاق لے سکتی تہی مگر یہ کہ خاوند اختیار طلاق کا اوسکے ہاتہہ مین دیدے کہ اس صورت مین اگر
با طاعت والدین تفریق کو اختیار کریگی تو یہ امر بر والدین مین داخل رہیگا **۱۴** انس بن مالک
کا لفظ رفعاً یہ ہے من سرہ ان یمد لہ فی عمرہ ویزاد فی رزقہ فلیبر والدیہ ولیصل رحمہ
رواہ احمد و رواتہ محتج بہم فی الصحیح وھو فی الصحیح باختصار ذکر البر یعنی جسکو
یہ بات خوش آوے کہ اوسکی عمر دراز ہو اور اوسکا رزق زیادہ ہو تو اوسکو چاہیے کہ مان باپ کے ساتہہ
نیکی و سلوک کرے اور صلہ رحم بجا لاوے یہ فائدہ بر والدین کا تو دنیا مین ہے کہ عمر طویل و رزق
وافر ہاتہہ آتا ہے اور آخرت مین جزا اوسکی جنت ہے اور اسکے خلاف مین جہنم متعین ہے **۱۵**
معاذ بن انس رفعاً کہتے ہین من بر والدیہ طوبی لہ زاد اللہ فی عمرہ رواہ ابو یعلی والطبرانی
والحاکم والاصبہانی وقال الحاکم صحیح الاسناد یعنی جسنے نیکی کی ساتہہ مان باپ کے
اوسکو خوشی ہو اللہ اوسکی عمر دراز کرے طول حیات ایک ایسی چیز ہے جسکی تمنا ہر فرد بشر
رکہتا ہے لکن کسی شخص کے ہاتہہ مین تدبیر اس امر کی نہین ہے اللہ نے یہ تدبیر بتائی لکن اکثر
لوگ اسکی قدر نہین جانتے حالانکہ اہل علم و عمل کو تجربہ اس طول حیات کا اس تدبیر کے ساتہہ ہو چکا



Marfat.com

۱۶ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے تم پارسا رہو لوگونکی بی بیون سے پارسا رہینگی عورتین تمہاری نیکی کرو اپنے آبار سے نیکی کرینگے تمسے ابنار تمہارے الحدیث رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنے باپ سے نیکوکار ہوتا ہے تو اوسکی اولاد بہی اوسکے ساتھہ نیکی کرتی ہے والا فلا ۱۷ ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا بروا آباءکم تبرکم ابناؤکم وعفوا تعف نساؤکم رواہ الطبرانی باسناد حسن ورواہ ایضا ہو وغیرہ من حدیث عائشة یعنی نیک رہو اپنے باپون سے کہ نیک رہین تمسے تمہارے بیٹے اور پارسائی کرو تم کہ پارسا رہین تمہاری عورتین یہ بات جو اس حدیث مین فرمائی ہے تجربہ مین آچکی ہے کہ جو کوئی والدین کے ساتھہ نیکی نہین کرتا ہے غالبًا اوسکی اولاد بہی اوسکے ساتھہ نیکوکار نہین ہوتی

| | | | |
|---|---|---|---|
| سالہا بر تو بگذرد کہ گذر<br>تو بجای پدر چہ کردی خیر | ص | نکنی سوی تربت پدرت<br>تا ہمان چشم داری از پسرت | |

اسی طرح جو لوگ حرامکار عیاش ہوتے ہین اونکی عورتین بہی پرہیزگار نہین ہوتین وہ بہی حرام کرنے لگتی ہین ۱۸ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رفعًا کہتے ہین رغم انفہ ثم رغم انفہ ثم رغم انفہ قیل من یا رسول اللہ قال من ادرک والدیہ عند الکبر او احدہما ثم لم یدخل الجنة رواہ مسلم یعنی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی تین بار اسیطرح فرمایا پوچھا کسکی ناک خاک آلودہ ہو فرمایا جسنے اپنے ماں باپ کو وقت بڑہاپے کے پایا یا ایک کو اون دونو مین سے پہر جنت مین نگیا یعنی ایسے وقت مین اونکی خدمت وطاعت اختیار کرکے جنت لینا آسان تہا لکن اپنی بدنصیبی سے محروم رہا معلوم ہوا کہ خدمت والدین سبب حصول جنت کا ہے ۱۹ حدیث طویل جابر بن سمرہ مین آیا ہے کہ حضرت منبر پر چڑہے پہر تین بار کہا آمین آمین آمین پہر فرمایا میرے پاس جبریل آئے اور کہا ای محمد من ادرک احد ابویہ فمات فدخل النار فابعدہ اللہ قل آمین فقلت آمین رواہ الطبرانی باسانید احدہا حسن یعنی جسنے پایا ایک کو ماں باپ مین سے پہر وہ دوزخ مین گیا تو اللہ نے اوسکو دور

Marfat.com

ڈالا اور آمین میںنے آمین کہی مطلب یہ ہے کہ فقط مان کو پایا یا باپ کو لیکن وہ کام نکیا جس سے وہ راضی رہتے اور جنت ملتی بلکہ اونکو ناخوش رکھا اور دوزخ مول لی تو ایسا شخص اللہ کی جناب سے دور ہے حضرت سے جبریل علیہ السلام کا آمین کہلانا اور حضرت کا آمین کہنا اس دعا پر دلیل واضح ہے اس بات پر کہ عاق والدین یقینا دوزخی ہوتا ہے **۲۰** ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے من ادرک ابویہ او احدھما فلم یبرھما فدخل النار فابعدہ اللہ قل آمین فقلت آمین رواہ ابن حبان فی صحیحہ اسمین صراحت ہے اس بات کی کہ وہ دوزخ مین اسلئے گیا اور اللہ سے دور جا پڑا کہ اوسنے مان باپ کے ساتھہ نیکی نکی مفہوم مخالف اسکا یہ ہے کہ برائی کی یا نہ برائی کی اور نہ نیکی تو ان دونون صورت مین جنت سے محروم رہا اور دوزخ مین داخل ہوا اسکو ابن حبان نے حدیث حسن بن مالک بن حویرث سے بہی روایت کیا ہے **۲۱** آخر حدیث کعب بن عجرہ مین مرفوعا یون آیا ہے بعد من ادرک ابویہ الکبر عندہ او احدھما فلم یدخلاہ الجنۃ قلت آمین رواہ الحاکم وغیرہ ورواہ الطبرانی من حدیث ابن عباس نحوہ وفیہ من ادرک والدیہ او احدھما فلم یبرھما دخل النار فابعدہ اللہ واسحقہ یعنی دور جا پڑا وہ شخص جسنے پایا اپنے والدین کو یا ایک کو اون دونومین سے بوڑہا پہر داخل نکیا اون دونون نے اوسکو بہشت مین میںنے کہا آمین حضرت کا آمین کہنا دلیل ہے قبول پر اس دعا کے معلوم ہوا کہ بد سلوکی کرنیوالا مان باپ سے دوزخ مین جائیگا نسبت ادخال جنت کے طرف ابوین کے دلیل ہے اس بات پر کہ نیکی کرنا ساتھہ اونکے منجملہ موجبات جنت کے ہے اونکی رضامندی اسکو بہشت مین لیجائیگی اور عدم بر اونکا جہنم کی سیر کرائیگا اور ایسا شخص اللہ سے بعید اور آخرت مین ہالک ہوگا عیاذا باللہ

**۲۲** حدیث مالک بن عمرو قشیری مین فرمایا ہے من ادرک احد ابویہ ثم لم یغفر لہ فابعدہ اللہ وفی روایۃ فاسحقہ رواہ احمد من طرق احدھا حسن یعنی جسنے پایا ایک کو مان باپ مین سے پہر وہ بخشا نگیا تو اللہ نے اوسکو دور ڈالا یعنی اپنی رحمت سے

Marfat.com

اور اوسکو ہلاک کردیا پس جبکہ نرے ترک احسان پر یہ وعید شدید آئی ہے تو پھر اوس اولاد کا کیا حال
ہوگا جو کہ عوض احسان کے اسارت کرتی ہے اور بدلے آرام کے تکلیف پہنچاتی ہے اور نا
ناروا مان باپ کو ستاتی ہے اور جس بات مین اونسے بحث کرنا نچاہئے اوس امر مین بے ادبی
سے پیش آتی ہے اور امور مباح وجائز پر معترض ہوتی ہے اور کچھہ پروا اونکی خوشی ناخوشی
کی بمقابلہ اپنی غرض نفسانی وامر باطل کے نہین کرتی ایسی اولاد بے شک و شبہ مستحق جہنم کی
ہوجاتی ہے ۱۲ حدیث طویل ابن عمر مین رفعاً بضمن قصہ اہل غار آیا ہے کہ تین آدمی
رات کو ایک غار مین شب باش ہولئے تھے اوس غار کے منہہ پر ایک پتھر پہاڑ سے آگرا منہہ
غار کا بند ہوگیا اونہون نے کہا اس پتھر سے نجات نہوگی مگر اسیطرح کہ اللہ سے اپنے اعمال صالحہ
کا ذکر کرکے دعا کرو ایک شخص نے اونمین سے کہا اللہم کان لی ابوان شیخان کبیران وکنت
لا اغبق قبلھما اھلا ولا مالا فنأی بی طلب شجرۃ یوما فلم ارح علیھما حتی ناما
فحلبت لھما غبوقھما فوجدتھما نائمین فکرھت ان اغبق قبلھما اھلا ومالا
فلبثت والقدح علی یدی انتظر استیقاظھما حتی برق الفجر فاستیقظا فشربا
غبوقھما اللھم ان کنت فعلت ذلک ابتغاء وجھک ففرج عنا ما نحن فیہ من
ھذہ الصخرۃ فانفرجت شیئا لا یستطیعون الخروج الحدیث رواہ الشیخان
یعنی اوس شخص کے مان باپ سو گئے تھے یہ ساری رات پیالہ دودہ کا لئے ہوئے اونکے جاگنے
کا انتظار کرتا رہا نہ آپ پیا اور نہ اپنے اہل و مال کو پلایا اس عمل صالح کے یاد دلانے پر اللہ
نے اوس پتھر کو کسی قدر لب غار سے سرکا دیا یہ حدیث کئی طرق والفاظ سے آئی ہے آیت
دلیل ہے اسبات پر کہ نیکی کرنا اور خدمت بجالانا مان باپ کا موجب دفع عذاب و حصول نجات
کا ہوتا ہے پھر جبکہ یہ تدبیر مان دنیا مین نفع کرتا ہے تو آخرت مین بالاولی نافع و منجی ہوگا واللہ اعلم

# فصل بیان میں بیش احادیث متعلقہ حقوق و عقوق والدین کے

ابوہریرہ کہتے ہیں ایک شخص آیا اور اوسنے کہا یارسول اللہ من احق الناس بحسن صحابتی قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال ابوک رواہ البخاری ومسلم یعنی زیادہ حقدار لوگوں میں ساتھ اچھے برتاؤ کے کون ہے فرمایا تیری ماں کہا پھر کون فرمایا تیری ماں کہا پھر کون فرمایا تیری ماں کہا پھر کون فرمایا تیرا باپ یہ حدیث دلیل روشن ہے اس بات پر کہ حق خدمت و صحبت مادر کا بہ نسبت پدر کے سہ چند ہوتا ہے وفی روایۃ اخری قال امک ثم امک ثم اباک ثم ادناک فادناک ہذا لفظہما وزاد مسلم فقال نعم وابیک لتنبأن اس روایت میں بھی ماں کو دو بار اور باپ کو بار چہارم میں ذکر کیا ہے پھر اقرب فالاقرب کو فرمایا پھر ارشاد کیا کہ تجھے خبر اس حال کی معلوم ہوجائیگی یعنی یہ حال کہ انجام حقوق وعقوق والدین کا کیا ہوتا ہے **۲** اسماء بنت ابی بکر کہتی ہیں کہ میری ماں آئی وہ مشرکہ تھی میں نے حضرت سے استفتا کیا کہ میری ماں آئی ہے اور وہ راغب ہے کیا میں اوسکے ساتھ صلہ رحم کروں فرمایا نعم صلی امک یعنی ہاں اوسکے ساتھ سلوک کر رواہ الشیخان وابوداؤد ولفظہ قالت قدمت علی امی راغبۃ فی عہد قریش وہی راغمۃ مشرکۃ فقلت یارسول اللہ ان امی قدمت علی وہی راغمۃ مشرکۃ افاصلہا قال نعم صلیہا منذری نے کہا راغبۃ ای طامعۃ فیما عندی تسألنی الاحسان الیہا راغمۃ ای کارہۃ للاسلام یہ صریح دلیل ہے اس بات پر کہ اگرچہ ماں باپ مشرک ہوں لیکن اونکے ساتھ احسان و سلوک کرنا داخل صلہ رحم ہے اونکا کفر و شرک اونکی عزت و آبرو و برسے مانع نہیں ہے **۳** ابن عمر نے رفعاً کہا ہے رضا اللہ فی رضا الوالد وسخط اللہ فی سخط الوالد رواہ الترمذی ورجح وقفہ وابن حبان فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم یعنی رضامندی اللہ کی باپ کی رضامندی میں ہے اور خفگی اللہ کی

باپ کی خفگی مین اکثر حدیثین جو بیان مین حقوق والدین کے آئی ہین اونمین اسلام کو شرط نہین کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حقوق مان باپ کے دونون حالت مین اسلام ہو یا کفر ثابت ہین فقط اطاعت مان باپ کی شرک مین نہین ہے جسطرح کہ قرآن پاک مین آچکا ہے باقی سب امور مین طاعت والدین کی واجب ہے ۴ ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے طاعة الله طاعة الوالد ومعصية الله معصية الوالد رواه الطبرانی یعنی اللہ کی طاعت باپ کی طاعت مین اور اللہ کی معصیت باپ کی معصیت مین ہے یہی حکم طاعت و معصیت والدہ کا ہے کیونکہ اکثر آیات واحادیث مین مان باپ دونون کو بمقدمہ حقوق یکجا ذکر کیا ہے کچھہ تفرقہ نہین فرمایا پھر جس صورت مین کہ حق مان کا باپ سے سہ چند ہوتا ہے تو جو بات واسطے والد کے ثابت ہوگی وہ واسطے والدہ کے بالاولی ثابت ہے اور مادۂ اشتقاق بھی لغةً اسیکو مقتضی ہے واللہ اعلم ۵ ابن عمر یا ابن عمرو کا لفظ رفعاً یہ ہے رضا الرب تبارك وتعالی فی رضا الوالدین وسخط الله تبارك وتعالی فی سخط الوالدین رواه البزار یعنی رضامندی رب کی مان باپ کی رضامندی مین ہے اور ناخوشی اللہ کی مان باپ کی ناخوشی مین ہے جس سے یہ والدین راضی ہین اللہ بھی اوس سے راضی ہے اور جس سے وہ خفا ہین اللہ بھی اوس سے خفا ہے ۶ ابن عمر کہتے ہین ایک آدمی نے آکر حضرت سے کہا مینے ایک بڑا گناہ کیا ہے میرے لئے توبہ ہے فرمایا تیری مان ہے کہا نہین فرمایا خالہ ہے کہا ہان فرمایا اوسکے ساتھہ نیکی کر رواه الترمذی واللفظ له وابن حبان فی صحیحه والحاكم الا انهما قالا هل لك والدان بالتثنیة وقال الحاكم صحیح علی شرطهما جب خالہ کے ساتھہ جو مان کی بہن ہوتی ہے احسان و نیکی کرنا سبب مغفرت گناہ عظیم کا ہے تو مان کے ساتھہ احسان کرنے مین بالاولی کبائر ذنوب بخشے جائینگے اسمین کچھہ شک نہین ہے ۷ مالک بن ربیعہ ساعدی کہتے ہین ہم پاس حضرت کے بیٹھے تھے کہ اتنے مین ایک مرد بنی سلمہ کا آیا اور کہا ای رسول خدا هل بقی من بر ابوی شیء ابرهما به بعد موتهما قال نعم الصلوة علیهما والاستغفار لهما

وانفاذ عهدهما من بعدهما وصلة الرحم التی لا توصل الا بهما واکرام صدیقهما رواه ابوداؤد وابن ماجه وابن حبان فی صحیحه وزاد فی آخره قال الرجل ما اکثر هذا یا رسول اللہ واطیبه قال فاعمل به یعنی ماں باپ کے ساتھہ احسان ونیکی کرنے مین سے کچھہ باقی ہے بعد اونکی موت کے فرمایا ہان دعا کرنا اونکے لئے اور استغفار کرنا اور اونکے عہد کو جاری کرنا اور صلہ کرنا اوس رحم کا جو اونکے سبب سے ہو اور اکرام کرنا اونکے صدیق یعنے دوستدار کا اوسنے کہا یہ تو بہت کچھہ ہوا اور بہت اچھا ہوا فرمایا تو اسپر عمل کر اس حدیث مین حضرت نے منجملہ حقوق مابعد الموت کے پانچ حق بیان فرمائے اور حکم دیا کہ انپر عمل کرنا چاہئے اب وہ زمانہ ہے کہ کوئی شخص الا ماشاء اللہ ماں باپ زندہ کا حق بھی اونکی زندگی مین ادا نہین کرتا ہے پھر بعد اونکی موت کے کون کسکو پوچھتا ہے ان حقوق کو وہی شخص بجا لائیگا جو سعید ازلی ہے ۸ عبد اللہ بن دینار کہتے ہین کہ عبد اللہ بن عمر کو ایک اعرابی یعنی گنوار مکہ کی راہ مین ملا ابن عمر نے اوسکو سلام کیا اور اپنے گدہے پر سوار کرلیا جسپر وہ خود سوار ہوتے تھے اور اپنا عمامہ اوسکو دیا ابن دینار نے کہا ہمنے کہا اصلحک اللہ یہ لوگ اعراب ہین تھوڑی سی چیز مین خوش ہوجاتے ہین کہا ان ابا هذا کان ودا لعمر بن الخطاب یعنی اسکا باپ عمر کا دوست تہا اور مینے حضرت سے سنا ہے کہ فرماتے تھے ان ابر البر صلة الولد اهل ود ابیه رواه مسلم یعنی بڑی نیکی یہ ہے کہ باپ کے دوستون سے صلہ کرے اس حال دیکھو کہ وہ گنوار خود دوست عمر بھی نہ تہا بلکہ اوسکا باپ عمر کا دوست تہا مگر ابن عمر نے اپنے باپ کے دوست کے بیٹے کے ساتھہ یہ سلوک کیا سلف صالح اسی طریق پر تھے

| | |
|---|---|
| نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند | جوانان سعادتمند پند پیر دانا را |

۹ ابو بردہ کہتے ہین مین مدینہ مین آیا ابن عمر میرے پاس آئے اور کہا تو جانتا ہے کہ مین تیرے پاس کیون آیا ہون مینے کہا نہین کہا مینے حضرت کو سنا ہے فرماتے تھے من احب ان یصل اباہ فی قبرہ فلیصل اخوان ابیه وانه کان بین ابی عمر وبین ابیک

اخاء ودّ فاحببت ان اصل ذلك رواه ابن حبان فی صحیحہ یعنی جو شخص یہ بات دوست رکھے کہ باپ کا صلہ اوسکی قبر مین کرے وہ باپ کے برادران وینی کے ساتھہ صلہ کرے میرے باپ عمر اور تیرے باپ کے درمیان برادری و دوستی تھی مینے چاہا کہ مین اوسکا صلہ کرون

# فصل بیان مین احادیث عقوق والدین کے

ا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین ان اللہ حرم علیکم عقوق الامھات و وءد البنات و منع و ھات وکرہ لکم قیل وقال وکثرۃ السؤال واضاعۃ المال رواہ البخاری وغیرہ یعنی اللہ نے حرام کیا ہے تمپر ماؤن کی نافرمانی کو اور بخل و طمع کو اور مکروہ رکھا ہے واسطے تمہارے بکواس کو اور بھیک مانگنے کو اور مال ضائع کرنے کو اس حدیث مین عقوق مادر کا ذکر کیا ہے یہی حکم باپ کے عقوق کا ہے مان کا ذکر بالخصوص اسلیے کیا ہے کہ مان کا حق بہت زیادہ ہے اور مان ذراسی نافرمانی پر سخت تکلیف پاتی ہے اسلیے اوسکے عقوق سے پرہیز کرنا واجب ہے ۲ حدیث ابوبکرہ مین فرمایا ہے الا انبئکم باکبر الکبائر ثلاثا قلنا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین الحدیث رواہ البخاری ومسلم والترمذی یعنی کیا خبر نہ دون مین تمکو سب سے بڑے کبیرہ گناہ کی تین بار اسی طرح کہا ہمنے کہا ہان فرمایا شرک کرنا ساتھہ اللہ کے اور نافرمانی کرنا مان باپ کی اسجگہ مان باپ کے عقوق کو ہمراہ شرک باللہ کے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ یہ گناہ بہت ہی بڑا ہے اللہ کی نافرمانی کرنا شرک ہوتا ہے اوسکی نافرمانی یہی ہے کہ سوا اوسکے کسی دوسرے کی عبادت کرے مان باپ کی نافرمانی عقوق ہوتی ہے کہ اونکی اطاعت سے سرتابی کرے اونکو رنج و تکلیف پہنچائے پھر ان دونون گناہ کی سزا جہنم ہے عیاذاً باللہ ۳ ابن عمر کا لفظ رفعًا یہ ہے الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس رواہ البخاری یعنی کبائر یہ ہین کہ اللہ کے ساتھہ کسیکو شریک کرے مان باپ

Marfat.com

کی نافرمانی کرے کسی جان کو قتل کرے جھوٹی قسم کھائے معلوم ہوا کہ بعد شرک کے عقوق گناہ
کبیرہ ہے اور گناہ مین قتل کر نیسے بھی بڑھ کر ہے ترتیب ذکر کی اسیکو مقتضی ہے **۴** انس کہتے
ہین حضرت نے ذکر کبائر کا کیا پھر فرمایا الشرك بالله وعقوق الوالدین الحدیث رواہ الشیخان
والترمذی یعنی شرک وعقوق کبائر معاصی ہین عقوق کو ہر جگہہ ہمراہ شرک کے ذکر کرنا دلیل
واضح ہے اس گناہ کے اکبر کبائر ہونے پر گویا عاق برابر مشرک کے ہوتا ہے اسلئے کہ وہ واحد حقیقی
کا نافرمان ہے اور یہ واحد مجازی کا نافرمان **۵** حضرت نے ایک خط اہل یمن کو لکھا تھا اور ہمراہ
عمرو بن خرم کے بھیجا تھا اوسمین یہ لکھا تھا کہ ان اکبر الکبائر عند الله یوم القیامة الاشراك
بالله وعقوق الوالدین الحدیث رواہ ابن حبان یعنی سب سے بڑا گناہ کبیرہ نزدیک
اللہ کے دن قیامت کو یہی شرک کرنا ساتھ اللہ کے اور نافرمانی کرنا ماں باپ کی ہے **۶** حدیث
ابن عمر مین فرمایا ہے ثلاثة لا ینظر الله الیهم یوم القیامة العاق لوالدیه ومدمن الخمر
والمنان عطاءہ وثلثة لا یدخلون الجنة العاق لوالدیه والدیوث والرجلة رواہ
النسائی والبزار واللفظ له باسنادین جیدین والحاکم وقال صحیح الاسناد ورواہ
ابن حبان فی صحیحه بشطرہ الاول یعنی تین شخص ہین جنکی طرف دن قیامت کے اللہ
تعالیٰ نظر نکریگا ایک نافرمان ماں باپ کا دوسرے دائم الخمر تیسرے دیکر احسان رکھنے والا اور
تین شخص ہین جو جنت مین نجائینگے ایک عاق ماں باپ کا دوسرے دیوث تیسرے عورت مردانہ
وضع منذری نے کہا الدیوث بتشدید الیاء هو الذی یقر اهله علی الزنا مع علمه
بهم والرجلة بفتح الراء وکسر الجیم هی المترجلة المتشبهة بالرجال یعنی دیوث وہ مرد
جو اپنی اہلخانہ کو زنا کرنے دے اور اوسکے حال سے واقف ہو اور رجلہ وہ عورت ہے جو مشابہ
مردوں کے بنے **۷** حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے ثلاثة حرم الله تعالی علیهم الجنة
مدمن الخمر والعاق والدیوث الذی یقر الخبث فی اهله رواہ احمد واللفظ له
والنسائی والبزار والحاکم وقال صحیح الاسناد یعنی تین شخص ہین کہ حرام کیا ہے اللہ نے



Marfat.com

اوسپر جنت کو ایک شرابخوار دائمی دوسرا عاق تیسرا دیوث جو اپنی جورو کو زنا پر برقرار رکھتا ہے
یہ جگہہ تامل کی ہے کہ عاق کو کسکے ساتھہ اسجگہ شامل کیا ہے اور انجام عاق کا کیا بتایا ہے کہ
بہشت اوسپر حرام ہے ۸ ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے یراح ریح الجنۃ من مسیرۃ
خمسمایۃ ولا یجد ریحہا منان بعملہ ولا عاق ولا مدمن خمر رواہ الطبرانی فی الصغیر
اسکو منذری نے بلفظ رُوِیَ روایت کیا ہے ترجمہ اسکا یہ ہے کہ جنت کی ہوا پانسو برس کی راہ سے
آتی ہے لکن یہ ہوا احسان رکھنے والا اپنے عمل سے اور عاق یعنی نافرمان ماں باپ کا اور دائم الخمر
نپاویگا گویا عاق جنت سے پانسو برس کی راہ تک دور ہوگا اوسکو بہشت کی ہوا تک نہ لگیگی عیاذاً باللہ
۹ ابوامامہ کا لفظ مرفوع یہ ہے ثلاثۃ لا یقبل اللہ عزوجل منہم صرفاً ولا عدلاً عاق
ومنان ومکذب بقدر رواہ ابن ابی عاصم فی کتاب السنۃ باسناد حسن
تین شخص ہین کہ قبول نہین کرتا اللہ اونسے فرض اور نہ نفل ایک عاق دوسرا منان تیسرا جھٹلانے
والا تقدیر کا یہ وعید نہایت شدید ہے حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ عاق کی کوئی عبادت بھی
قبول نہین ہوتی ہے جبتک کہ توبہ نکرے اور باز نہ آئے ۱۰ ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے اربع
حق علی اللہ ان لا یدخلہم الجنۃ ولا یذیقہم نعیمہا مدمن الخمر واکل الربا
واکل مال الیتیم بغیر حق والعاق لوالدیہ رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد یعنی
چار شخص ہین حق ہے اللہ پر کہ داخل نکرے اونکو بہشت مین اور نہ چکھائے اونکو مزہ اوسکے آرام
کا ایک وہ شخص جو شراب پیا کرتا ہے دوسرا وہ شخص جو سود کہاتا ہے تیسرا وہ شخص جو ناحق مال
یتیم کا کہاتا ہے چوتہا وہ شخص جو نافرمانی کرتا ہے اپنے ماں باپ کی گویا ان چار قسم کے لوگون کا
جنت مین نہ جانا اللہ نے اپنے اوپر واجب کرلیا ہے یعنی اگر بے توبہ وبے عفو صاحب حق کے
مرجاوینگے عقوق عباد مین بہ نسبت حقوق خدا کے اسیطرح کی وعید شدید ہر جگہہ قرآن وحدیث
مین آئی ہے لکن اکثر لوگ نہین ڈرتے ۱۱ ثوبان سے رفعاً مروی ہے ثلاثۃ لا ینفع
معہن عمل الشرک باللہ وعقوق الوالدین والفرار من الزحف رواہ الطبرانی

Marfat.com

فی الکبیر تین چیزین ہین کہ نفع نہین کرتا ہمراہ اونکے کوئی عمل ایک شرک کرنا ساتھہ اللہ کے دوسرے نافرمانی کرنا مان باپ کی تیسرا بہاگنا جہاد سے اسجگہ عقوق کو پہر ہمراہ شرک کے ذکر کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ انجام ان دونون امر کا ایک ہے کہ اگر سارے اعمال صالحہ بجالایا ہے مگر شرک بہی کرتا ہے تو وہ سب عمل بیکار گئے اسی طرح عقوق کے ہوتے عاق کو اوسکے اعمال صالحہ کچہ فائدہ نہین دیتے ٢ حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہے منجملہ کبائر کے ایک گالی دینا ہے مرد کا اپنے مان باپ کو کہا ای رسول خدا کیا کوئی شخص اپنے والدین کو بہی دشنام دیتا ہے فرمایا ہان کسیکے باپ کو گالی دیتا ہے وہ اسکے باپ کو دیتا ہے کسیکی مان کو گالی دیتا ہے وہ اسکی مان کو گالی دیتا ہے رواہ الشیخان وابوداؤد والترمذی مین کہتا ہون یہ گالی دینا تو گویا بالواسطہ ہے اس زمانہ مین ایسے لوگ بہی ہین کہ خود بلاواسطہ مان باپ کو برا کہتے ہین اور گالی دیتے ہین اور بددعا کرتے ہین اس فعل کا گناہ اوس فعل سابق سے بہی بڑہکر ہوتا ہے دشنام دینا مان باپ کو اس حدیث سے منجملہ کبائر وعقوق کے ثابت ہوا ولہذا اس حدیث کو اہل حدیث نے باب عقوق مین ذکر کیا ہے ٣ ایک روایت بخاری ومسلم کی یہ ہے ان من اکبر الکبائر ان یلعن الرجل والدیہ قیل یا رسول اللہ وکیف یلعن الرجل والدیہ قال یسب ابا الرجل فیسب اباہ ویسب امہ فیسب امہ یعنی گالی دینا کسیکے مان باپ کو کہ وہ اسکے مان باپ کو اوسکے عوض مین گالی دے اکبر کبائر ہے ایسی حرکت کرنیوالا عاق ہوتا ہے ٤ عمرو بن مرہ جہنی کہتے ہین ایک شخص نے آکر کہا ای رسول خدا مینے اسبات کی گواہی دی ہے کہ لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ اور نماز پنجگانہ پڑہتے اور زکوٰۃ دی ہے اور روزہ رکہا ہے فرمایا من مات علی ہذا کان مع النبیین والصدیقین والشہداء یوم القیامۃ ہکذا ونصب اصبعیہ ما لم یعق والدیہ یعنی ایسا شخص دن قیامت کو ہمراہ پیغمبرون اور صدیقون اور شہیدون کے ہوگا پہر دو انگلیان کہڑی کر کے فرمایا یہ بات جب ہوگی کہ مان باپ کا عاق نہوگا یعنی ہمراہ عقوق کے یہ سارے اعمال صالحہ

Marfat.com

جو فرائض واجبہ ہین اور جنسے آدمی مسلمان ٹھیرتا ہے برباد ہوجاتے ہین کچھ نفع ان حسنات
کا اوسکو وہان حاصل نہوگا رواہ احمد والطبرانی باسنادین احدہما صحیح ورواہ
ابن خزیمۃ وابن حبان فی صحیحیہما باختصار ۵ احدیث معاذ بن جبل مین آیا ہے کہ
حضرت نے مجکو دس کلمات کی وصیت فرمائی کہا لا تشرک باللہ شیئاً وان قتلت وحرقت
ولا تعقن والدیک وان امراک ان تخرج من اھلک ومالک الحدیث رواہ
احمد وغیرہ یعنی شریک نہ کر ساتھ اللہ کے کسی شئے کو اگرچہ تو قتل کیا جائے یا آگ مین
جلایا جائے اور نافرمانی وعقوق نکر مان باپ کا اگرچہ وہ تجکو حکم دین کہ تو اپنے اہل ومال کو
چھوڑ دے معلوم ہوا کہ مان باپ کو اولاد پر سب طرح کی حکمرانی کا مرتبہ حاصل ہے وہ کسی طرح کی
تکلیف دین اسکو اوٹھانا چاہئے کسی حال مین بھی اونسے روگردان اور سرتاب نہو یہ غایت
درجہ اطاعت کا ہے جسکا صریح حکم اس حدیث مین دیا ہے ۶ احدیث جابر بن عبد اللہ مین
فرمایا ہے ایاکم وعقوق الوالدین فان ریح الجنۃ یوجد من مسیرۃ الف عام ولا یجدھا
عاق الحدیث رواہ الطبرانی فی الاوسط یعنی بچو تم عقوق والدین سے جنت کی ہوا
ہزار برس کی راہ سے آتی ہے مگر عاق اوسکو نپائیگا یعنی وہ جنت سے ہزار سالہ راہ پر دور ہوگا
۷ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے لعنت کی ہے اللہ نے سات شخصون پر سات آسمانون کے
اوپر سے اور ہر ایک پر اونمین سے تین تین بار لعنت کی ہے وہ لعنت اونکو کفایت کرتی ہے
منجملہ اونکے ایک عاق والدین ہے رواہ الطبرانی والحاکم وقال صحیح الاسناد یہ وعید
نہایت شدید ہے اللہ تعالی ہر مسلمان کو اس لعنت سے بچائے ۸ احدیث ابن عباس مین فرمایا
ہے لعن اللہ من سب والدیہ الحدیث رواہ ابن حبان فی صحیحہ لعنت
کرے اللہ اوسپر جو گالی دے اپنے مان باپ کو گالی دینے مین ہر قسم کی اونکی برائی کرنا اور طعن کرنا
یا کوسنا داخل ہے ۹ ابو بکرہ رفعاً کہتے ہین کل الذنوب یوخر اللہ منہا ما شاء الی یوم
القیامۃ الا عقوق الوالدین فان اللہ یعجل لصاحبہ فی الحیاۃ قبل الممات رواہ الحاکم

والاصبہانی وقال الحاکم صحیح الاسناد یعنی جتنے گناہ ہین اونمین سے جس گناہ کو اللہ
چاہتا ہے قیامت تک تاخیر فرماتا ہے مگر نافرمانی ماں باپ کی کہ عاق کے لئے اللہ زندگی
مین قبل مرنے کے شتابی کرتا ہے اس حدیث سے وعید شدید عقوق پر ثابت ہوئی اور معلوم
ہوا کہ اسکی سزا جزا دنیا ہی مین مرنے سے پہلے ایک نہ ایک دن عاق کو ملجاتی ہے گو ہمکو اوسکی
شناخت نہو کتب سیر و تواریخ مین حکایات اون لوگونکی لکھی ہین جنہون نے ماں باپ کو
ستاکر دنیا مین عقوبت پائی یہ واقعات ملوک وسلاطین شاہد و مصدق اس حدیث کے
ہین اللہم احفظنا **۲۰** عبد اللہ بن ابی اوفی سے مروی ہے کہ ہم پاس حضرت کے تھے
اتنے مین ایک شخص نے آکر کہا کہ ایک جوان مرتا ہے اوس سے کہا لا الہ الا اللہ کہہ وہ نہین
کہہ سکتا تھا فرمایا وہ نماز پڑھتا تھا کہا ہان حضرت اوٹھ کھڑے ہوئے ہم بھی آپکے ہمراہ چلے
نزدیک اوس جوان کے آکر کہا لا الہ الا اللہ کہہ اوسنے کہا مین نہین کہہ سکتا ہون فرمایا
کیون کہا یہ اپنے ماں باپ کا عاق تھا پوچھا اسکی ماں زندہ ہے کہا ہان فرمایا بلاؤ اوسکو بلایا
وہ آئی فرمایا یہ تیرا بیٹا ہے کہا ہان فرمایا بھلا اگر ایک بھاری آگ جلاکر تجھسے کہا جائے کہ
اگر تو اسکی شفاعت کریگی تو ہم اسکو چھوڑ دینگے ورنہ اس آگ مین اوسکو جلا دینگے تو کیا تو
اوسکی شفاعت کریگی کہا اے رسول خدا ایسے وقت مین تو مین اوسکی شفیع ہونگی فرمایا تو
مجھکو اور اللہ کو گواہ کردے کہ تو اس سے راضی ہوگئی ہے اوسنے کہا اللہم انی اشہدک
واشہد رسولک انی قد رضیت عن ابنی فرمایا یا غلام قل لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اوسنے یہ کلمہ کہا فرمایا الحمد للہ الذی
انقذہ بی من النار رواہ الطبرانی واحمد مختصرا معلوم ہوا کہ عقوق وقت موت کے شہادت
کلمہ طیبہ وحسن خاتمہ سے روکتا ہے ونعوذ باللہ **۲۱** عوام بن حوشب کہتے ہین مین ایکبار ایک
قوم مین اوترا اونکے قریب ایک مقبرہ تھا بعد عصر کے ایک قبر شق ہوگئی اوسمین سے ایک شخص
نکلا جسکا سر گدھے کا سا تھا اور بدن انسان کا سا تین بار گدھے کی سی بولی بولا پھر قبر اوسپر

منطبق ہوگئی وہان ایک بڑہیا سوت کاتتی تہی یا صوف ایک عورت نے مجہسے کہا تو اس بڑہیا کو دیکہتا ہے مینے کہا یہ کون ہے کہا یہ اس شخص کی مان ہے مینے کہا اسکا کیا قصہ ہے کہا یہ شخص شراب پیتا تہا جب یہ جاتا تو اسکی مان کہتی اے بیٹے اللہ سے ڈر تو کب تک شراب پئیگا یہ اوس سے کہتا تو تو گدہے کی طرح آواز کرتی ہے یہ شخص بعد عصر کے مرگیا اب بعد ہر عصر کے یہ قبر پہٹ جاتی ہے اور یہ شخص تین بار گدہے کی آواز کرتا ہے پہر یہ قبر اوسپر بند ہوجاتی ہے رواہ الاصبہانی وغیرہ قال الاصبہانی حدث بہ ابو العباس الاصم املاء بنیسابور بمشہد من الحفاظ فلم ینکرہ یہ دلیل واضح ہے اس بات پر کہ یہ عذاب اوسکو فقط مان کی نافرمانی کرنے پر مقرر ہوا اللہم احفظنا پہر جو شخص اپنے مان باپ کو ایذائی جانی و مالی و آبرو مثلاً پہنچاتا ہے اور ہر طریق ظاہر و مخفی سے ستاتا ہے اور ہمیشہ اسکے مکلف رہتا ہے او عذاب کا اندازہ دن حساب کے اللہ ہی جانے ۲۲ ابن عمرو کہتے ہین ایک مرد نے آکر کہا ای رسول خدا میرے پاس مال و اولاد ہے اور میرا باپ مال کا محتاج ہے فرمایا انت ومالک لابیک الحدیث اخرجہ ابو داؤد یعنی تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے معلوم ہوا اگر باپ محتاج ہو اور بیٹا مالدار تو اوس مال کو باپ سے نہ روکے کہ یہ بہی ایک طرح کا عقوق ہے اور بذل کرنا مال کا والدین پر منجملہ حقوق کے ہے ۲۳ حدیث زید بن ارقم مین فرمایا ہے من حج عن احد ابویہ اجزأ ذلک عنہ وبشر روحہ بذلک فی السماء وکتب عند اللہ بارا ولو کان عاقا رواہ رزین یعنی جسنے حج کیا طرف سے ایک کے مان باپ مین سے تو یہ کافی ہوگا اوس سے اور خوشخبری دیجائیگی اوسکی روح کو آسمان مین اور لکہا جائیگا نزدیک اللہ کے نیکوکار اگرچہ عاق ہو یعنی گناہ عقوق کا کسی قدر اوسکے ذمہ سے اوتر جائیگا واللہ اعلم ❖

## فصل بیان مین حقوق والدین کے عموماً

جو حقوق ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر ہوستے ہین وہ سب حقوق واسطے والدین

مسلمین کے بالاولی ثابت ہین مع شئی زائد ایک یہ کہ جب ملاقات ہو سلام کرے دوسرے جب
پکارے تو جواب دے تیسرے جب چھینکے تو یرحمک اللہ کہے چوتھے بیمار ہو تو عیادت کرے
پانچوین مرجائے تو جنازہ پر جائے چھٹے اگر اسپر قسم کہائے تو اوسکی قسم کو سچا کرے ساتو
نصیحت چاہے تو اوسکو بہتر بات بتائے آٹھوین اوسکے پیٹھ پیچھے اوسکو برا نہ کہے نوین
اوسکے لئے وہ بات پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے دسوین اوسکے حق مین وہ بات
بری سمجھے جو اپنے حق مین بری لگے یہ سب امور احادیث و آثار مین آئے ہین گیارہوین
یہ کہ اپنے قول و فعل سے اوسکو ایذا نہ دے بارہوین یہ کہ تواضع کرے تکبر نکرے تیرہوین
یہ کہ ایک کی چغلی دوسرے سے نہ کہائے چودہوین یہ کہ تین دن سے زیادہ ترک ملاقات نکرے
پندرہوین یہ کہ حتی الوسع احسان کرے سولہوین یہکہ بدون اجازت کے اوسکے پاس نہ جائے
سترہوین یہ کہ بوڑہون کی عزت کرے اور لڑکون پر رحم اٹھارہوین یہ کہ سب کے ساتھ ہشاش
بشاش نرم رہے انیسوین یہ کہ جس مسلمان سے کوئی وعدہ کرے اوسکو پورا کرے بیسوین
یہ کہ لوگون کا عوض اپنے نفس سے لے اکیسوین یہکہ اوسکی عزت و جان و مال کو ظالم سے بچائے
اگر قدرت رکھتا ہو بائیسوین یہ کہ اوسکی قبر کی زیارت کرے اور مقصود اوس سے دعا و عبرت
اور دل کا نرم کرنا ہو لکن سفر واسطے زیارت کے نکرے کہ یہ بات کسی دلیل صحیح سے ثابت
نہین ہے غزالی رح نے احیاء العلوم مین لکہا ہے کہ اللہ نے حضرت موسی علیہ السلام کو
فرمایا تہا کہ ای موسی جو شخص اپنے مان باپ کی اطاعت کرتا ہے اور میری نافرمانی کرتا ہے
مین اوسکو مطیع لکہتا ہون اور جو شخص مان باپ کی نافرمانی کرتا ہے اور میری طاعت تو بھی
اوسکو نافرمان لکہتا ہون انتہی مین کہتا ہون کہ میرے والد مرحوم کا ایک رسالہ ہے بیان
مین حقوق خلق کے اوسمین اونہون نے بیان حقوق والدین کا بہی لکہا ہے اس جگہ
خلاصہ اوسکا لکہا جاتا ہے **قال تعالی** ان اشکر لی ولوالدیک الی المصیر
احسان مان میرا اور اپنے مان باپ کا اللہ نے تین چیزون کو ساتھ تین چیزون کے ذکر

Marfat.com

کیا ہے کہ ہر ایک اونمین سے بغیر دوسرے کے مقبول نہین ہوتی ایک اپنی اطاعت کہ بے اطاعت رسول کے مقبول نہین دوسری نماز کہ بے زکوۃ کے مقبول نہین تیسرے شکر کہ بے ماں باپ کے شکر کے مقبول نہین دلیل امر اول کی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ہے اور دلیل امر دوم کی اقیموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ اور دلیل امر سوم کی یہی آیت باب ہے اللہ کا شکر اس بات پر ہے کہ اوسنے ایک قطرۂ آب سے انسان بنا کر انعام بیحد سے سرفراز کیا ماں باپ کا شکر اس بات پر ہے کہ اونہون نے بڑی محنت وشفقت سے پالا اگر وہ توجہ نکرتے تو ہلاک ہوجاتا اسی لئے حقوق العباد مین سب سے زیادہ حق والدین کا ہے اولاد پر تفسیر فتح العزیز مین کہا ہے کہ اللہ نے احسان بالوالدین کو بعد اپنی عبادت کے ذکر کیا اور اونکے حق کو بعد وش اپنے حق کا ٹھیرایا کئی وجہ سے ایک یہ کہ جسطرح ماں باپ سبب پرورش اولاد ہین اسی طرح سبب وجود اولاد بھی ہین ایک واسطہ ہین سبب فیض ایجاد الٰہی کے اور یہ مرتبہ سوا ماں باپ کے اور کوئی نہین رکھتا اگر کوئی شخص سبب تربیت کا ہوتا ہے تو وہ سبب وجود کا نہین ہوتا اسی لئے کسیکا انعام بعد انعام خدا کے ماں باپ کے انعام سے زیادہ تر نہین ہوتا ہے دوسرے یہ کہ اونکا انعام مشابہ ہے انعام خدا کے کیونکہ یہ عوض مین اس انعام کے کسی طرحکا شکر یا ثواب نہین چاہتے بخلاف اوس انعام کے جو اور لوگ کرتے ہین کہ وہ انعام ضرور کسیطرحکی غرض کے ساتھ ملحوظ ہوتا ہے تیسرے یہ کہ جسطرح اللہ تعالےٰ انعام کرنیسے اپنے بندے پر ملول نہین ہوتا ہے اگرچہ بندہ عاصی ونافرمان ہو اسیطرح ماں باپ بھی اولاد پر شفقت وعطوفت کرنیسے ملول نہین ہوتے اگرچہ اولاد ناخلف ہو چوتھے یہ کہ ماں باپ ہر کمال ممکن کے حقمین اپنی اولاد کے آرزو کرتے ہین بلکہ ہر امر مین اوسکی ترقی اپنے کمال پر چاہتے ہین اور کسی اچھی بات کا اوسپر حسد نہین کرتے اور یہ خاصیت سوا ماں باپ کے کسی اور مین نہین ہوتی ہے پانچوین یہ کہ ماں باپ کو کمال مناسبت ہے ساتھہ واحد حقیقی کے کہ جسطرح مرتبہ خدائی مین سوا ایک ذات واحد مقدس کے کسی اور

Marfat.com

کی گنجایش نہین ہے اسی طرح مرتبہ پدری و مادری نہین سوا ایک مان ایک باپ کے اور کوئی نہین
آسکتا انتہے حاصل شیخ محمد شاہد قدس سرہ نے رسالہ قوت المحبین مین کیا خوب بات اسکا
اسجگہ کے لکہی ہے ان الابن یستنکف ان ینتسب الی اکثر من اب واحد لکن اللہ ینبغی
للعبد ان یستنکف من ان یدل کر الی اکثر من رب واحد انتہی یعنی جسطرح کہ بیٹے کو اس بات
سے عار آتی ہے کہ وہ ایک باپ سے زیادہ کی طرف منسوب ہو اسیطرح بندہ کو چاہیے کہ وہ ایک
رب سے زیادہ کی طرف منسوب ہونیسے عار کرے غرضکہ تعظیم والدین کی سارے ادیان و شرائع
مین واجب ہے تمام کتب آسمانی توریت انجیل زبور فرقان مین یہی حکم ہے کہ مان باپ سے احسان
و بہر سلوک کرو اور اونکے حقوق و حرمات و تعظیمات کو نگاہ رکہو محبت والدین کی ساتھہ اولاد کے
ذاتی ہوتی ہے یہانتک کہ حیوانات بے شعور مین بہی پائی جاتی ہے اگر انسان مین نہو تو
وہ حیوان سے بہی بدتر ہے بلکہ مان باپ اگرچہ کافر یا فاسق فاجر ہون تب بہی اولاد کو اونکے
ساتھہ لطف و احسان ہی کرنا واجب ہے ولہذا احسان بالوالدین کو حدیث و قرآن مین بعد توحید
ایمان کے ذکر فرمایا ہے قصہ تلطف ابراہیم علیہ السلام کا ساتھہ والد مشرک کے سورہ مریم
مین مشروحاً آیا ہے اور حنظلہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سے اجازت چاہی کہ اپنے باپ
ابو عامر راہب کو قتل کرین تو اجازت ندی اور قتل والد سے باوجودیکہ وہ کافر تہا منع فرمایا فقہا
کہتے ہین کہ بیٹا اگر باپ کو قتل کریگا تو قتل کیا جائیگا اور باپ اگر بیٹے کو مار ڈالیگا تو [illegible] نہ ہوگا
گو آخرت کا مواخذہ باقی ہے اللہ تعالی نے لفظ والدین مین مان باپ دونون کو [illegible]
کیا ہے پہر لفظ حملتہ امہ الخ مین بالتخصیص مان کا حق زیادہ بتایا اس سے ثابت ہوا [illegible]
خدمت والدہ کا حق والد سے زیادہ ہے یہانتک کہ بعض اکابر نے لکہا ہے کہ ایک نیکی مان سے
کرنا برابر چالیس نیکی کے ہے بہ نسبت باپ کے احادیث گزشتہ مین بہی تین بار ذکر مان کا کیا ہے
پہر باپ کا اس سے بہی باشارۃ النص زیادتی حق مادر کی نسبت پدر ثابت ہوتی ہے یہ زیادتی اسی
وجہ سے ہے کہ اول مشقت حمل ہے پہر محنت ولادت پہر مصیبت رضاعت پہر تکلیف حمل و



Marfat.com

دیہ از الی غیر ذالک۔ فقہار کہتے ہین حق والدہ بہ نسبت والد کے زیادہ ہے اور احسان بالام واجب و موکد تر ہے بہ نسبت احسان بالوالد کے **مسئلہ** اگر ایسی حالت پیش آئے کہ جمع حقوق کرنا ابوین کا دشوار ہو اور ایک دوسرے کے حق ادا کرنے پر بیزار ہو تو ایسی جگہہ مین جو امر کہ متعلق تعظیم و تکریم و احترام کے ہو اوسکو ساتھہ باپ کے بجالائے اور خدمت و انعام مین ماں کے حق کو مقدم رکھے مثلاً اگر گہر مین ماں باپ دونون سامنے آوین تو باپ کے لئے کہڑا ہو جائے اور جو دونون طالب مال کے ہون تو پہلے ماں کو دے پہر باپ کو یہ اسلئے کہ ماں نے بہ نسبت باپ کے اسکی خدمت و محنت و بارکشی زیادہ کی ہے اور دل عورت کا ضعیف ہوتا ہے وہ ذراسی بات پر رنجیدہ و کشیدہ ہو جاتی ہے سو ضعیف دل والے کو ستانا نہایت برا ہے ہرگز ماں کے دل کو نہ توڑے اور نہ اوسکی خدمت و طاعت سے منہہ موڑے جسکو اللہ نے سعادتمند کیا ہے وہ کیسے ہی مرتبہ عالی مین کیون نہو اور ہزار جاہ و جلال رکہتا ہو لیکن ماں کے سامنے نہایت خاکساری و عاجزی و خواری ہی سے پیش آتا ہے گلستان سعدی مین لکہا ہے کہ ایکبار مین حالت جہل جوانی مین ماں پر چلا کر بولا تہا وہ دل آزردہ ہو کر ایک کونے مین جا بیٹہی اور رو کر کہنے لگی کہ تو اپنی حالت خردی کو بہول گیا جو اس وقت یہ درشتی کرتا ہے ؎

| | |
|---|---|
| چہ خوش گفت زالی بفرزند خویش | چو دیدش پلنگ افگن و پیل تن |
| گراز عہد خردیت یاد آمدے | کہ بیچارہ بودی در آغوش من |
| نکردی درین روز برمن جفا | کہ تو شیر مردی و من پیرزن |

حدیث مین آیا ہے الزمہا فان الجنۃ تحت رجلیہا یہ دلیل ہے اس بات پر کہ خدمت والدہ افضل اعمال ہے اسلئے کہ وہ شخص مشورہ جہاد کا لینے آیا تہا جس سے یہ کہا کہ تو زیر قدم مادر لگا رہ یعنی اولاد کو ماں کے ساتھہ برتاؤ خدمت و ملازمت کا چاہئے گویا اوسکے قدمون کے نیچے پڑے ہین اور جس کسی شخص کو کسی حال مین نہین چہوڑتے ہین اور اوسکے ساتہہ کمال خشوع و ادب کہتے ہین تو یون کہتے ہین کہ ہم تو آپکے قدمون سے لگے ہوئے ہین الحاصل

خدمت وطاعت والدین اصل ہر سعادت اور وصل ہر فصل ہے **حکایت** ابراہیم خواص کہتے
ہین ہینے خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ کو یہ سعادت کس سبب سے حاصل ہوئی کہا مان کے ساتہہ
نیکی کرنے اور اوسکی خدمت وطاعت بجالانیسے **حکایت** عون بن عبداللہ اپنی مان کے
ساتہہ ایک برتن مین نہ کہاتے اس ڈر سے کہ شاید کسی لقمہ پر پہلے نظر مان کی پڑی ہو اور یہ
اوسکو نادانستہ کہالین اسیطرح امام زین العابدین سے بہی منقول ہے **حکایت** عون بن
عبداللہ کو ایکبار اونکی مان نے پکارا تہا اونہون نے بلند آواز سے جواب دیا پہر نادم ہوکر ایک یا دو
بردے آزاد کئے کہ اس بے ادبی کا کفارہ ہو سلف اسی طریق پر تہے حکایات ایسی
اولاد کی جو اپنے والدات کے فرمانبردار خدمتگار تہے بہت ہین پس جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے
اور آخرت پر ایمان لایا ہے اوسکو ایک دو بات ہی کافی ہے ع در خانہ اگر کس ست یکحرف
بس ست **حکایت** ایک شخص کے مان نہ تہی خالہ تہی حضرت نے کہا تو واسطے کفارہ گناہ
عظیم کے اوسکے ساتہہ نیکی کر معلوم ہوا کہ نیکی کرنا ساتہہ مان کے بالاولی کفارہ گناہ کا ہوتا ہے بعض آثار مین آیا
ہے کہ دعا مانکی جلد تر قبول ہوتی ہے اسلئے کہ وہ بہ نسبت باپکے زیادہ تر رحیم ہے اور رحیم کی دعا ساقط
نہین ہوتی اس سے یہ ثابت ہوا کہ مانکی خوشنودی حاصل کرے اوسکی دعا کو اپنے حق مین قبول جانے اگر وہ ناراض
ہوکر بد دعا دیگی تو وہ بہی قبول ہوگی اسلئے اوسکی بددعا سے جہانتک بچ سکے بچے حدیث مین آیا ہے ثلث دعوات
مستجابات لاشک فیھن دعوۃ الوالد ودعوۃ المسافر ودعوۃ المظلوم رواہ الترمذی
وابن ماجۃ پہر اگر مان باپ ہاتہہ سے اولاد کے مظلوم ہین تو اونکی بد دعا کسی طرح رد نہوگی
بعض تابعین نے کہا ہے کہ جو شخص ہر روز مان باپکے واسطے پانچ بار دعا کریگا وہ اونکی حق
سے کسی قدر ادا ہوگا کیونکہ اللہ تعالی نے شکر والدین کو اپنے شکر کے ساتہہ ذکر کیا ہے اور
اللہ کا شکر نماز پنجگانہ ہے تو ہر نماز مین پانچ بار دعا کرنیسے انکا شکر بہی ادا ہوگا اس بارہ مین
یہ دعا ماثور ہے اللھم اغفرلی ولوالدی ولمن توالد وارحمھما کما ربیانی صغیرا واغفر
لجمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منھم والاموات

انك مجيب الدعوات ورافع الدرجات وقاضی الحاجات برحمتك یا ارحم الراحمین

سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیان جہان گشت سے منقول ہے کہ دعا بلفظ ولمن توالدا وہ شخص کرے جسکے حقیقی بہائی ہون ایک مان باپ سے اور اگر سوتیلے بہائی ہون تو یون کہے ولمن توالدا حدہما انتہے لکن میرے نزدیک مطلق اخوت بہی واسطے صحت مطلب کے کافی ہے اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تہا کہ دیکہو سوا میرے کسیکو نہ پوجنا اور مان باپ کے ساتہہ احسان کرنا معلوم ہوا کہ یہ دونون حکم قدیم سے برابر چلے آتے ہین اور یہ تاکید احسان بالوالدین کی اگلی امتون مین بہی تہی حدیث معاذ بن جبل مین فرمایا ہے لاتعق والدیك وان امراك ان تخرج من اہلك ومالك سو اسجگہ پر ٹہیرنا بڑے مردون کا کام ہے کہ مال وجان جائے مگر ایمان نہ جائے اہل وعیال گہر سے دور ہون مگر مان باپ نہ رنجور ہون یہی کمال توحید وایمانداری ہے اور نہایت درجہ کی استقامت ووفاداری حضرت ابراہیم زن اسمعیل علیہما السلام سے کہہ گئے تہے کہ جب تیرا شوہر آئے تو میرا سلام اوس سے کہدینا اور یہ پیغام پہنچا دینا کہ تو اپنے دروازے کی چوکہٹ بدل ڈال کہ یہ لائق نہین ہے اوسپر اونہون نے اپنی بی بی کو طلاق دیدی تہی اسیطرح ابن عمر نے عمر کی شکایت پر بحکم حضرت اپنی عورت کو چہوڑ دیا تہا سعادتمند اولاد ایسی ہی ہوتی ہے کہ مان باپ کی رضامندی کو بی بی سے محبوب چیز پر مقدم رکہتی ہے اب وہ وقت آیا ہے کہ بی بی کے کہنے سے ناخلف اولاد مان باپ کو چہوڑ دیتی ہے ایسے ہی شخص کا نام جورو کا غلام ہوتا ہے یہ حرکت بے برکت آثار قیامت مین سے ہے حدیث مین آیا ہے اطاع الرجل امرأتہ وعق امہ یعنی جورو کی اطاعت کریگا مان کا نافرمان ہوگا وادنی صدیقہ واقصی اباہ یار کو اپنے پاس بٹہائیگا اور باپ کو رستہ بتائیگا لکن ترک اہل وعیال وطلاق زوجہ بحکم مادر وپدر اوسوقت ہے کہ مصلحت دینی یا دنیاوی پیش نظر ہو نہ مجرد عناد نفسانی وفساد شیطانی الغرض ادای حقوق والدین مین رعایت امور ذیل درکار ہے ایک یہ کہ مان باپ کو دل سے دوست رکہے کہ اصل کار محبت ہے ۲ گفتار رفتار نشست برخاست مین ادب شرعی اونکا نگاہ رکہے چلنے

Marfat.com

مین پیشقدمی نکرے بات کہنے مین نام لیکر نہ پکارے جھڑک کر نہ بولے چلّا کر جواب نہ دے ٣
اپنے مال وسامان واسباب کو اگرچہ عمدہ و قیمتی ہو اونسے دریغ نہ کرے انت ومالک لابیک
اسپر دلیل ہے ٤ جس خدمت کا مقدور ہو اوسمین قصور نکرے ع از جان ہرچہ عزیز است بگو
آن تو بخشم ٥ اونکی وصیت بعد اونکی موت کے بجا لائے اگر خلاف شرع نہو فمن بدلہ بعد
ماسمعہ فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ ان اللہ سمیع علیم ٦ صدقہ دیا [illegible]
سے یاد رکھے حدیث متفق علیہ مین آیا ہے کہ ایک شخص نے کہا ای رسول خدا میری مان
ناگہان مرگئی اگر فرصت پاتی تو کچھہ صدقہ کرتی یا وصیت کرجاتی فہل لہا اجران تصدقت
عنہا قال نعم دوسری روایت مین ہے کہ سعد بن عبادہ نے عرض کیا کہ ان ام سعد ماتت
فای صدقۃ افضل قال الماء فحفر بئراً وقال ہذہ لام سعد رواہ ابوداؤد
والنسائی شرعۃ الاسلام مین کہا ہے کہ آدمی جو کچھہ اپنے مال مین سے خیرات کرے اوسمین نیت
اپنے مان باپ کی کرلے اس سے ثواب کم نہین ہوتا بلکہ دونون کو برابر ثواب ملتا ہے **حکایت**
بعض اکابر راہ مین ایک پتھر داہنی طرف پھینکتے اور باپ کی نیت کرتے اور ایک پتھر بائین طرف
پھینکتے اور مان کی نیت کرتے اور بعض نحو کو بارادہ احسان بالوالدین پی جاتے ایک روایت
ضعیف مین زیارت کرنا قبر والدین کی ہر جمعہ کے آیا ہے لیکن شرط ہے زیارت کی خواہ مان باپ کی
قبر ہو یا غیر کی یہ ہے کہ قبر کو ہاتھہ سے نہ چھوے نہ بوسہ دے اوسکے سامنے نہ جھکے منہہ نہ ملے
کہ یہ عادت نصاری کی ہے آس پاس [illegible] پھرے شیخ عبدالحق دہلوی [illegible]
مین لکھا ہے کہ بوسہ دینا قبر کو اور سجدہ کرنا اور سر زمین پر رکھنا حرام و ممنوع ہے [illegible]
وشبہ اور روایت بوسہ قبر والدین صحیح نہین ہے اشعۃ مین کہتا ہون [illegible] خدا کے سوا [illegible]
اور سجدہ کرنا کفر صریح ہے [illegible] پیغمبر [illegible] حضرت صلعم نے اپنی زندگی مین اپنے لئے سجدہ
کرانا جائز نہین رکھا پھر بعد [illegible] کسطرح کسیکے لئے درست ہو سکتا ہے ٧ مان باپ کے
اقربا و احباب سے وہی سلوک کرے جو دوستی اونکے رکھتے تھے کیونکہ بر والدین [illegible]

Marfat.com

اعمال سے حد کمال کو پہنچتا ہے یہ حق حدیث مین آیا ہے ۸ ماں باپ کے لئے ہمیشہ دعاء استغفار
کرے حدیث مین آیا ہے ان العبد لیموت والداہ او احدھما فلا یزال یدعولھما
ویستغفر لھما حتی یکتبہ اللہ بارا رواہ البیہقی یعنی مان باپ کی زندگی مین اگرکسی
طرحکی خطا وتقصیر ہوگئی ہوگی تو اس ذریعہ سے الدوالدین کو اوس سے راضی کرادیگا دوسرا
لفظ یہ ہے ان اللہ عزوجل یرفع الدرجۃ للعبد الصالح فی الجنۃ فیقول یارب
انی ھذہ فیقول اللہ تعالیٰ باستغفار ولدک لک رواہ احمد ہان جسکے مان باپ
کافر یا مشرک ہون تو اونکے لئے دعا و استغفار و صدقہ کچہ نکرے اسلئے کہ مشرک وکافر کی مغفرت
نہوگی قال تعالیٰ ماکان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولوکانوا
اولی قربی من بعد ما تبین لھم انھم اصحاب الجحیم یعنی جب مرنا اونکا احوال شرک
وکفر پر معلوم ہوچکا تو اب اونکے لئے استغفار کرنا منع ہے وماکان استغفار ابراھیم
لابیہ الا عن موعدۃ وعدھا ایاہ فلما تبین انہ عدو للہ تبرأ منہ ان ابراھیم
لاواہ حلیم یعنی استغفار کرنا ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ کے لئے قبل معلوم ہونے اس
بات کے تہا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے پہر جب یہ بات اونکو معلوم ہوگئی تو وہ اوس سے بیزار
ہوگئے اسی طرح صحیح مسلم مین آیا ہے کہ حضرت نے اللہ سے اجازت استغفار و زیارت کی واسطے
اپنی مان کے مانگی تہی زیارت کی اجازت ہوئی او استغفار کی نہوئی یہی حکم صدقات کرنیکا
طرف سے مان باپ مشرکین کے ہے گناہ اور چیز ہے اوسکے لئے استغفار کرنا ہوسکتا ہے اور
شرک اور چیز ہے جو شخص تعزیہ بناتا ہو یا پیر پرست گور پرست ہو یا کسی اور رسوم کفر مین مبتلا
ہو اور وہ اوسی حالت پر مرگیا ہے تو اوسکے لئے دعا و استغفار نکرے گو باپ ہو یا دادا یا نانا
یا نانی یا اور کوئی رشتہ دار ۹ اپنا باپ چہوڑکر غیر کو اپنا باپ نہ بناوے یعنی جو نسب باپ کا
ہو وہی بتالے دوسرے کی طرف آپکو منسوب نکرے کہ یہ بہی عقوق مین داخل ہے سید
ہو یا شیخ مغل ہو یا پٹہان حلال کا ہو یا حرام کا حدیث مین آیا ہے من ادعی الی غیر ابیہ

وهو يعلم فالجنة عليه حرام رواه البخاري اور حديث متفق عليه مين فرمايا ہے لا ترغبوا عن آبائكم فمن رغب عن ابيه فقد كفر باپ سے انكار كرنا اور غير كو اپنا باپ ٹھیرانا کفر ہے اسی لیے جنت اوسپر حرام ہو جاتی ہے کیونکہ جنت مین کوئی کافر نجائیگا جو ذات باپ کی ہو اور جسکے نطفے سے ہو حرام ہو یا حلال وہی اپنی ذات بتائے یہ نکرے کہ باپ کو کم ذات پاکر آپکو دوسری بہتر ذات کا ٹھیرائے کہ یہ اعراض کفر ہے اس زمان آخر مین کہ اسلام غریب ہو گیا ہے اور مسلمان گو مین جاسور ہے اور کذب ونفاق کا ہر طرف ڈنکا بجتا ہے اکثر جاہل بندہ شکم دنیا کمانے یا آبرو حاصل کرنے کو اپنا نسب صحیح چھپاتے ہین اور کچھ کی کچھ ذات وصفات بتاتے ہین حرام سے پیدا ہین مگر آپکو حلالی کہے جاتے ہین قوم کے کچھ ہین مگر بھیک مانگنے کو شیخ سید بنجاتے ہین اصل مین کسی کے غلام زادے ہوتے ہین مگر عزت وجاہ پیدا کرنے کو کسی شریف کی اولاد مین آپکو بتاتے ہین سو حدیث مین اس فعل کو کفر اور ایسے شخص کو محروم الجنة فرمایا ہے اس سے بدتر اور کیا جزا ہوگی ۹ امان باپ کی حیات وممات مین طریق حق پر قائم رہے اور بجالانے مین اعمال صالحات کے موافق کتاب وسنت کے کوشش کرے بدعت وفسق وفجور سے آپکو بچائے ہر چند یہ نیکی بظاہر خود اسکے حق مین ہے لکن والدین بھی اعمال خیر اولاد مین شریک ثواب کے ہوتے ہین حدیث شریف مین آیا ہے ان مما یلحق المومن من عمله وحسناته بعد موته علما علمه ونشره وولدا صالحا ترکه الحدیث رواه ابن ماجة والبیهقی اولاد سے جو عمل نیک ہوتا ہے وہ گویا مان باپ ہی کا عمل ہے کہ آپ تو مر گیا مگر عمل زندہ ہے [illegible] اوس شخص کی جو خود مرے اور عمل نیک اوسکا زندہ رہے **ف** اہل علم نے کہا ہے کہ احسان کے تین طریق ہین ایک یہ کہ قولاً وفعلاً ترک ایذا دہی کرے اور یہ علی الاطلاق واجب ہے اسکے خلاف مین عقوق لازم آتا ہے دوسرا طریق یہ ہے کہ بدن اور مال سے خدمت والدین کی بجالائے لکن اسکے لیے مقدرت اولاد اور احتیاج ابوین شرط ہے تیسرے

Marfat.com

یہ کہ جسوقت وہ بلائین حاضر ہو مگر اس شرط سے کہ حضوری مین کوئی مفسدہ شرعی نہو اس
صورت مین خدا کی نفل کو چھوڑ کر اونکے پاس حاضر ہو کیونکہ اطاعت والدین کی نوافل طاعات
پر مقدم ہے اور یہ اطاعت عین خدا و رسول کی اطاعت ہے کہ اونکے حکم سے اس کو
بجالایا ہے والہذا بعض آثار مین آیا ہے کہ بر والدین افضل ہے نماز و روزہ و حج و عمرہ و
جہاد نفل سے ہان جس امر مین کہ شرک لازم آتا ہو یا کوئی معصیت خالق کی تو اوس جگہ اونکی
اطاعت کا حکم نہین ہے بنص کتاب و سنت اسیطرح ترک فرائض و واجبات شرعی مین
اونکا کہنا نہ ماننا چاہئے اسی طرح ترک سنن موکدہ مین ہان ایک دو بار اگر کسی سنت موکدہ کو
اونکی خاطر سے ترک کردیگا تو کچھ مضائقہ نہوگا قال تعالی یا ایہا الذین آمنوا لا
تتخذوا آباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان یہ آیت دلیل ہے
اس بات پر کہ جب کسی کے باپ بہائی ایمان کی راہ چھوڑ کر کفر کی راہ پر چلین تو پہر یہ اونسے
دوستی نرکہے اسلئے کہ وہ اللہ کے دشمن ہین اللہ کے لئے برادری و رشتہ داری کا ترک
کرنا علامت ہے ایمان کی اور آباء و اخوان کو باوجود ترک کرنے نماز و روزہ و حج و زکوۃ کے
دوست رکہنا علامت ہے دشمنی کی ساتہہ خدا کے کیونکہ ان فرائض کا عمداً ترک کرنا کفر
ہے پس باوجود اسکے انکے ساتہہ محبت رکہنے مین رضا بالکفر لازم آتی ہے اور رضا بالکفر
شرعاً کفر ہوتی ہے اس مسئلہ مین اکثر خلق کوتاہی کرتی ہے اور دوسرونکی دنیا کے پیچھے
اپنا ایمان کہو بیٹھتی ہے انا للہ خداپرستی و دینداری کا یہ مقام ہے کہ حضرت خلیل اللہ
علیہ السلام نے باوجود اوس ادب تمام کے جب اپنے باپ کو اللہ کا دشمن دیکہا تو صاف
اوسکی دوستی سے تبرا کیا اور اللہ نے قرآن شریف مین صاف حکم عدم ایمان کا اون لوگون
کے حق مین لگادیا ہے جو اللہ و رسول کے مخالفین کو دوست رکہتے ہین اگرچہ وہ اپنے رشتہ دار
قریب ہون فرمایا لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ
ورسولہ ولو کانوا آباءہم او ابناءہم او اخوانہم او عشیرتہم یعنی خواہ باپ ہون

Marfat.com

یا بیٹے یا بہائی یا کنبے والے اس سے ثابت ہوا کہ جو کوئی خدا و رسول کے دشمن کو اپنا دوست ٹہیرایگا
گو باپ بہائی ہو تو وہ مومن نہین ہے کیونکہ ایمان کے ہمراہ واسطے دوستی مخالف کے کوئی راہ
نہین ہے اصل ایمان کی بنص حدیث صحیح یہی الحب للہ والبغض للہ ہے مسئلہ
کتاب نصاب الاحتساب مین لکہا ہے کہ بسبب حق پدری و مادری کے امر بالمعروف نہی عن المنکر
ساقط نہین ہوتا ہے کیونکہ اسکا حکم صراحۃً آیا ہے قرآن شریف مین قصہ وعظ و نصیحت ابراہیم
علیہ السلام کا اونکے باپ کو کئی آیتو نمین آچکا ہے یا ابت لم تعبد ما لا یسمع ولا یبصر
ولا یغنی عنک شیئاً قال تعالی یا ابت انی قد جاءنی من العلم فاتبعنی اہدک
صراطا سویا وقال تعالی یا ابت لا تعبد الشیطان ان الشیطان کان للرحمن عصیا
الی غیر ذلک من الآیات فی الجملہ جس کسی مسلمان کے ماں باپ ایمان نرکہتے ہون اونکو ہدایت کرنا
اور ضلالت سے روکنا اولاد پر واجب ہے اگر نہ مانین تو اونسے کنارہ کش ہو جاوے اور اونکا نام
اگر گمراہ رکہے تو درست ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے حق مین کہا تہا واغفر لابی
انہ کان من الضالین اور علی مرتضی نے اپنے باپ کو سامنے حضرت کے گمراہ کہا مات
عمک الضال سید علی ہمدانی رح نے ذخیرۃ الملوک مین لکہا ہے کہ احتساب کے پانچ مرتبے
ہین ایک تعریف دوسری وعظ و نصیحت تیسرے نہی فعل بد سے چوتہے عنف و درشتی پانچوین
مار پیٹ دو مرتبہ اول حق مین والدین کے درست ہین اور چہارم و پنجم درست نہین رہا مرتبہ سوم
جیسے شراب بہا دینا آلات لہو و لعب کو توڑ ڈالنا ریشمی کپڑا بدن پر سے اوتار لینا غصب کا مال
گہر مین ہو تو نکال کر حوالہ مستحق کر دینا یہ سب اولاد کو حق مین ماں باپ کے جایز ہے اگرچہ وہ
ان باتون سے خفا ہون یہ اسلیے کہ ادای حق اسلام سب حقوق پر مقدم ہے ان کاموں کے
کرنیسے وہ عاق نہین ہوتا ہے اور ماں باپ کو حق مین اولاد کے ہر پنج مرتبہ احتساب کے درست ہین



Marfat.com

# فصل ۶ بیان مین حقوق اولاد کے والدین پر

جو ماں باپ حقوق اولاد کے ادا کرتے ہین وہ آپکو فتنۂ دارین سے بچاتے ہین اور جو غفلت کرتے ہین اونکے حق مین اونکی اولاد فتنہ ہوجاتی ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے یاایھاالذین آمنوا ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروھم یعنی اے ایمان والو تمہاری بعض بی بیان اور اولاد تمہاری دشمن ہوتی ہے تم اونسے بچتے رہو اس آیت سے یہ نکلا کہ کبھی بی بی کو یا کسی بچے کو اپنے خاوند و باپ سے عداوت ہوتی ہے تو ایسے جورو بچون سے مومن کو بچنا چاہیے وقال تعالی انما اموالکم واولادکم فتنۃ یعنی تمہارے مال واولاد فتنہ ہین یہ اسلیے کہ اکثر لوگ بسبب جورو بچون کے مرتکب گناہون کے ہوتے ہین کوئی اپنے عیش کے لیے مال حرام کماتا ہے کوئی اولاد کے لیے اعمال شرک کفر و بدعت و معصیت بجالاتا ہے الغرض اللہ تعالی انسان کو مال واولاد دیکر جانچتا ہے اگر وہ انکی عداوت و فتنہ سے بچکر سلوک نیک سے پیش آیا اور اونکو راہ خدا پر لگایا تو اوسنے دنیا و آخرت کی خوبی حاصل کرلی ورنہ دونون جہان سے گیا حدیث مین آیا ہے ایک آدمی نے حضرت سے کہا کہ مین کسکے ساتھہ نیکی کرون فرمایا ماں باپ کے ساتھہ اوسنے کہا میرے ماں باپ نہین ہین فرمایا اولاد کے ساتھہ کما ان لوالدیك علیك حقا فکذلك لولدك علیك حق اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص تربیت و حقوق اولاد مین قاصر ہے وہ گنہگار رہے اوس سے مواخذہ ہوگا کیونکہ جو کوئی جس کسی کا حق ضائع کریگا البتہ اوس سے بازپرس ہوگی حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے کہا کہ میرے پاس ایک دینار ہے فرمایا اپنی جان پر خرچ کر اوسنے کہا ایک اور ہے فرمایا اپنی اولاد پر صرف کر کہا ایک اور ہے کہا اپنے اہل پر خرچ کرنا ایک اور ہے فرمایا انت اعلم رواہ ابوداؤد والنسائی یہ حدیث اصل ہے بیان نفقہ مین اس سے معلوم ہوا کہ جسکو مقدور ہو وہ اپنی اولاد پر خرچ کرے اور غیر پر اوسکو مقدم کرے

Marfat.com

اول خویش بعدہ درویش سو پہلا حق اولاد کا والدین پر نان نفقہ سے یہانتک کہ لائق کمائی
کے ہو دوسرا حق یہ ہے کہ اونکو بنظر شفقت و رحمت دیکھے حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ
ایک اعرابی نے لوگون کو دیکہا کہ اپنے بچون کو پیار کرتے ہین بوسہ لیتے ہین کہا مین یہ
کام نہین کرتا حضرت نے فرمایا اوا ملك لك ان نزع اللہ من قلبك الرحمۃ متفق علیہ
یعنی اگر اللہ نے تیرے دل سے رحمت اوٹہالی ہے تو اسکو مین کیا کرون ۳ جب بچا پیدا
ہو تو خوش ہو کیونکہ ولد دنیا مین نور ہے اور آخرت مین سرور اور اگر لڑکی پیدا ہو تو اور زیادہ
خوشی کرے واسطے مخالفت رسم جاہلیت کے کہ وہ تولد انثیٰ سے عار کرتے اور بیزار ہوتے
تہے قال تعالیٰ یھب لمن یشاء اناثا ویھب لمن یشاء الذکور یعنی دیتا ہے اللہ
جسکو چاہے مادہ اور جسکو چاہے نر اسجگہ تولد دختر کو تولد پسر پر مقدم ذکر کیا ہے اسلئے کہ
تولد اناث سے تکثیر نسل و خوشی خاطر مادر اور آبادی خانہ زیادہ تر ہوتی ہے اور حدیث مین
آیا ہے کہ برکت اسمین ہے کہ عورت جلد لڑکیان جنے یعنی پہلے دختر پیدا ہو اگرچہ پسر و دختر
دونون خدا کی موہبت ہین پہر کسی کو نر و مادہ دونون دیتا ہے اور کسیکو بانجہ کرتا ہے اسی حکمت
کی بنیاد پر اللہ نے بعض انبیاء کو بیٹیان دی تہین بیٹا نہ دیا تہا جیسے حضرت لوط اور شعیب
علیہما السلام اور بعض کو فقط ذکور مرحمت فرمائے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور بعض
کو اناث و ذکور دونون دئے جیسے خاتم النبیین صلعم اگرچہ آپکی اولاد ذکور زندہ نہ رہی
اور کسی کو عقیم کیا جیسے یحییٰ و عیسیٰ علیہما السلام کہ اونکے بالکل اولاد نہ تہی سو جو نادان شخص
یہ چاہے کہ لڑکیان پیدا نہون تو گویا وہ یہ چاہتا ہے کہ دنیا ویران ہو جائے کسی نے خوب
کہا ہے لو اطاع اللہ الناس فی الناس لم یکن الناس یعنی اللہ تعالیٰ اگر آدمیونکا کہا
کرتا اونکے حق مین تو کوئی آدمی نہوتا کیونکہ ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ بیٹا ہو بیٹی نہو سو اگر اسیطرح
ہوتا تو نسل انسان کی منقطع ہو جاتی کوئی آدمی نہوتا سب سلسلہ نوع بشر کا ختم ہو جاتا حدیث
مین آیا ہے کہ جس شخص کے بیٹی پیدا ہو اور وہ اوسکو قتل نکرے اور نہ خوار و ذلیل رکہے اور

نہ بیٹیون کو اوسپر ٹرہا لئے تو ایسے شخص کو اللہ بہشت مین داخل کریگا عرب جاہلیت کی یہ رسم تہی کہ اگر دختر پیدا ہوتی تو اوسکو زندہ گاڑ دیتے کما قال تعالیٰ واذا الموٗدۃ سئلت بای ذنب قتلت یعنی اوس زندہ درگور سے پوچہا جائیگا کہ تو کس گناہ پر ماری گئی اس سوال مین بڑا غصہ ہے قاتل پر کہ اوس سے تو مارے غیظ و غضب کے سوال نکیا مقتولہ سے پوچہا یہ قتل کرنا اونکا کئی وجہ سے تہا کچہ لوگ فقر و فاقہ کے سبب سے مار ڈالتے تہے اور خیال کرلیتے تہے کہ اسکی شادی بیاہ مین بہت خرچ کرنا پڑیگا ہم کہان سے لائینگے بعض عار و ننگ کی وجہ سے قتل کرتے تہے کہ ہم کسیکے خسر بنینگے اور علاقہ خویشی و دامادی کا قائم ہوگا اور سار ابوجہ داماد کا اوٹہانا پڑیگا اور اکثر داماد نالائق ناحق شناس کافر نعمت محسن کش حرامخوار بیغیرت ہوتے ہین اسلئے اللہ تعالیٰ نے جابجا قرآن مین اس فعل بد کی مذمت فرمائی اور اس کام سے منع کیا علاوہ اسکے کہ سب سے زیادہ قریب اولاد ہوتی ہے اسمین قطع رحم بہی ہے جو کہ اکبر کبائر ہے اور ایک بڑا ظلم و ستم ہے ایک غریب بیگناہ کی جان پر اور ناخوش ہونا ہے اللہ کی پیدایش سے اور مکروہ رکہنا ہے اوسکے قضا و قدر کو اور مقابلہ کرنا ہے فعل الٰہی کا ساتہہ اوسکی ضد سے کہ اللہ نے تو اوسکو نو ماہ مین بنایا اور اسنے ایک دم مین اُسکو ضائع کردیا اور بے اعتمادی ہے اللہ کی رزاقی و کارسازی پر کہ ہم اسکا خرچ کہانسے لائینگے یہ نجانا کہ اسکا رزق ہمپر نہین ہے جسنے اسکو پیدا کیا ہے وہی اسکا رزاق بہی ہے اور سخت بخل ہے کہ اپنی جان پر اپنی چیز لبست کا خرچ کرنا روا نہین رکہتا ہے اسلئے کہ اولاد والدین کی جان ہوتی ہے اگر سعادتمند ہے اور جڑ کاٹنا ہے ایسی چیز کی جو اصل تمام بنی آدم ہے اور بغیر اوسکے بقاء نسل ممکن نہین اور عار کرنا ہے ایسے کام سے جسکی بدولت سب باپ بلکہ خود آپ چلے آئے غرضکہ اس قسم کی بہت سی قباحات اس فعل بد مین موجود ہین تفسیر فتح العزیز مین کہا ہے کہ یہ عمل شنیع اس امت مین جسکے اندر ہم ہین ایک دوسری شکل سے نمودار ہوا ہے کیونکہ شیطان کا یہ قاعدہ ہے کہ جب لوگ کسی کام کو شرع شریف کی روک ٹوک و سرزنش یا فہم و تدبر کی راہ سے چہوڑ دیتے ہین تو وہ لعین اوسی کام کو او

صورت سے اونکی نظرونمین اچہا کر دکہاتا ہے تاکہ اصل مطلب اوسکا فوت نہونے پائے کیونکہ غرض
اصل کام سے ہے کسی شکل وصورت مین کیون نہو وہ صورت جو اس امت مین رائج ہے یہ ہے
کہ کنیزون اور کم اصل عورتون کا حمل جس سے ننگ وعار لاحق ہوتی ہے قبل پیدا ہونے بچہ
بلکہ بعد پڑجانے روح کے اوسکے بدن مین جسکی مدت غالبًا چار ماہ ہوتی ہے گروا دیتے ہین
اور اسکو مقتضای شرافت وغیرت جانتے ہین اور مقام فخر مین اوسکا ذکر کرتے ہین حالانکہ
اسمین اور قتل ناحق اور فساد عریض ہونے مین بال برابر کا تفاوت نہین ہے انتہا مین کہتا
ہون کہ یہ شرافت نہین ہے بلکہ شر وآفت ہے ہندوستان مین اب بہی ایسے جاہل گنوار
کے مسلمان بہت ہین جو کہ اس رسم مین مقلد راجپوتون کے ہین فتح العزیز مین کہا ہے کہ حکم
فقہی اس مسئلہ کا یہ ہے کہ جس کسیکے ہاتہہ سے اوسکی اولاد براہ خطا ضائع ہوجائے جیسے کہ
چار ماہ کا ساقط ہوجائے یا مقدار سے زیادہ افیون کسیکو کہلادے یا لب بام پر بچہ کو لیکر
کہیلے اور وہ ہاتہہ سے گرکر مرجائے تو اس صورت مین کفارہ واجب آتا ہے قتادہ کہتے ہین
قیس بن عاصم تمیمی نے عرض کیا تہا کہ ای رسول خدا مجہسے ایک بڑا گناہ ہوا کہ جسکے
مین کا فرتہا مینے آٹہہ لڑکیان زندہ گاڑدین فرمایا عوض ہر لڑکی کے ایک ایک بردہ آزاد
کر اوسنے کہا میرے پاس اونٹ ہین بردے نہین ہین فرمایا عوض ہر ایک دختر کے ایک
ایک اونٹ ہی راہ خدا مین دے انتہی بالجملہ لڑکیون کا مار ڈالنا کسی طریق پر کیون نہو یا
اونکے پیدا ہونیسے ناخوش ہونا کافرون کا طریق ہے مسلمان کو تو یہ چاہیئے کہ اونکے ساتہہ
حسن سلوک کرے عائشہ کہتی ہین کہ میرے پاس ایک عورت آئی اوسکے ساتہہ دو لڑکیان
تہین اوسنے مجہسے سوال کیا مینے اوسکو ایک خرما دیا اوسنے آدہا آدہا خرما دونون کو بانٹ
دیا آپ کچہہ نہ کہایا مینے یہ ذکر حضرت سے کیا فرمایا من ابتلی من هذه البنات بشیء
فاحسن الیهن کن له سترا من النار یعنی یہ لڑکیان درمیان اسکے اور دوزخ کے اوٹ
ہونگی اور حدیث انس مین فرمایا ہے من عال جاریتین حتی بلغتا جاء یوم القیامة

انا وهو هكذا وضم اصابعه رواه مسلم یعنی جسنے پالا دو لڑکیون کو یہانتک کہ پہنچین
وہ جوانی کو تو آئیگا وہ دن قیامت کو اور مین اسطرح پھر ملایا اپنی اونگلیون کو یعنی اوسکا حشر
میرے ساتھ ہوگا ابن عباس کا لفظ یہ ہے جسنے عیالداری وغمخواری کی تین لڑکیون یا تین
بہنون کی پھر ادب سکہایا اونکو اور مہربانی کی اونپر جب تک کہ بے پروا کرے اللہ تعالے
اونکو تو واجب کرتا ہے اللہ اوسکے لئے بہشت کو یہی حکم دو اور ایک لڑکی کا بہی ہے دوسری
روایت مین آیا ہے الا ادلکم علی افضل الصدقة ابنتك مردودة اليك ما لها
كاسب غيرك رواه ابن ماجة یعنی بہتر صدقہ یہ ہے کہ نیکی کرے تو اپنی بیٹی سے
جو پھر آئی ہے تیرے گہر اور نہین ہے واسطے اوسکے کوئی کمانے والا سوا تیرے یعنی اوسکے
شوہر نے اوسکو طلاق دی ہو یا وہ مرگیا ہو اور وہ سوا ان باپ کے کوئی اولاد یا وارث نرکہتی ہو
الحاصل منجملہ حقوق اولاد کے ایک یہ حق ہے کہ جب بچا پیدا ہو تو ناف کاٹے نہلاکے پاک
صاف کرے پہر اوسکے داہنے کان مین اذان اور بائین کان مین اقامت کہے تاکہ سب سے
پہلے دنیا مین اوسکے کان مین آواز توحید واسلام کی پڑے اس سے بیماری ام الصبیان
کی نہین ہوتی ہے حدیث مین آیا ہے کہ جب امام حسن بن علی پیدا ہوئے اونکو پاس
حضرت کے لائے آپنے اونکے کان مین اذان کہی ۲ یہ کہ مان اوسکو دودہ پلاوے اگرچہ ایک
ہی بار ہو کیونکہ اللہ نے منجملہ حقوق اولاد کے ایک پلانا دودہ کا بہی اپنے کلام پاک مین ذکر
فرمایا ہے جو مان دودہ نہ پلاوے گی تو ایک ثلث حق اوسکا کم ہو جائیگا اور بچے کے رونیسے
تنگ نہو کہ یہ رونا اوسکے حق مین ذکر ہے ۳ یہ کہ اوسکا نام اچہا رکہے اور جس نام مین
بندہ ہونا اللہ کا نکلے وہ نام بہتر ہے جتنے اللہ کے اسمار حسنیٰ ہین اونکے ساتھ لفظ عبد ملانیسے
یہ بات حاصل ہوتی ہے یا پیغمبرون کے نام پر نام رکہے کیونکہ فرمایا ہے تسموا باسماء
الانبياء واحب الاسماء الى الله عبد الله وعبد الرحمن ہے اور جس نام مین غیر کا بندہ ہونا نکلتا
ہے وہ نام شرک کا ہوتا ہے جیسے عبد النبی یا عبد الرسول یا عبد الکعبہ ونحوہا شاہ ولی اللہ

محدث دہلوی نے کریمہ فلما اتاھما صالحا جعلا لہ شرکاء مین کہا ہے کہ ایک قسم شرک کی شرک فی التسمیہ ہے جسطرح ہمارے زمانے مین لوگ غلام فلان وعبد فلان نام رکہتے ہین انتہی مین کہتا ہون غلام بمعنی فرزند وبمعنی طفل بہی آتا ہے لکن ہندوستان مین اس لفظ کو بمعنی عبد ومملوک استعمال کرتے ہین اس بنیاد پر ایسا نام داخل شرک فی التسمیہ ہے سظنہ شرک سے بہرحال بچنا واجب ہے حاجت تاویل کی نہین ہے بڑی خرابی دین مین اسی تاویل کے سبب سے آئی ہے حدیث مین فرمایا ہے بڑا سچا نام حارث وہمام ہے اور بہت بڑا نام حرب ومُرّہ اور بہت خوار نام شاہنشاہ ملوک وامراء اور دساور سلاطین کے نام غالبا ایسے ہوتے ہین جو شرعا حرام یا سوء ادب یا کفر یا شرک ٹہیرتے ہین ایک ادبار اسلام پر ان نامون کے سبب سے بہی آیا اور آخرت کا مواخذہ شدید علیحدہ قائم ہا انا للہ الغرض جب نام رکہے تو اچہا نام رکہے اور جو نام بد ہو تو اوسکو بدل دے آنحضرت نے عاصیہ کا نام جمیلہ اور اخرم کا نام زرعہ اور حزن کا نام سہل اور حرب کا نام سلم اور مضطجع کا نام منبعث رکہا تہا اور جو بچہ ناتمام پیدا ہوا اور آثار زندگی کے موجود ہون تو اوسکا بہی نام رکہے مسئلہ یہ کہ ساتوین دن تولد سے اوسکا عقیقہ کرے بیٹا ہو تو دو بکریان اور بیٹی ہو تو ایک بکری ذبح کرے اور سر منڈائے اور نام رکہے حدیث مین آیا ہے کہ کل غلام رھین بعقیقتہ امام احمد نے کہا اسکے یہ معنی ہین کہ جب تک اوسکا عقیقہ نہو گا تب تک وہ ماں باپ کی شفاعت کرنیسے محبوس ہے یعنی اگر طفلی مین بے عقیقہ مرگیا ہے تو شفیع والدین کا نہو گا بعض نے کہا کہ وہ محبوس ہے خیرات وسلامت آفات وزیادت نشوونمات سے برابر وزن موی سر کے چاندی صدقہ کرے اور اوسکے تالو مین شکر یا کہجور چبا کر ملدے یا شہد لگادے اسکو تحنیک کہتے ہین اور بالون کو زمین مین دفن کردے ماں باپ دادا دادی کو کہانا لحم عقیقہ کا درست ہے ۵ یہ کہ ساتوین دن یا تاخیر سے ختنہ کرے ہفت سال سے زیادہ تر دیر نکرے ختنہ کرنے مین مخالفت ہے ساتہہ یہود کے اور بجالانا ہے سنت ابراہیمؑ

Marfat.com

کا یہ ختنہ کرنا شرعًا واجب ہے حدیث مین ختنہ عورتون کا بہی ذکر آیا ہے اسکا نفع یہ ہے کہ رنگ
تازہ ہوتا ہے شہوت شکست پڑتی ہے جماع مین لذت زیادہ ملتی ہے شوہر جورو کو دوست
رکہتا ہے لکن یہ امر کچہہ واجب نہین ہے اور کہلانا ادویۂ مسکرہ کا اطفال کو وقت ختنے کے حرام ہے
بلکہ اس حکم مین سب مرد عورت جوان بوڑہے برابر ہین ۶ اولاد کو صحبت بد مین بیٹہکر
افعال و عادات بد کے سیکہنے سے بچالے اور جو کام خلاف شرع ہین اونسے اور مزید ناز
و نعمت و آرائش و پیرائش سے روکے اور تعلیم مین محاسن اخلاق و مکارم عادات و احکام
نماز و روزہ و زکوٰۃ و حج وغیرہ کے مصروف رکہے پہر کلمۂ طیبہ یاد کرادے پہر اسماء حسنیٰ
پہر قرآن پڑہا دے ۷ بے نماز بے نکاح حرام خوار بدخو بدکار بدخلق عورت کا دودہ نہ پلائے
کہ دودہ کا اثر مولود مین ضرور آجاتا ہے مگر میسر آنا اس صفت کے مرضعہ کا اس زمانے
مین سخت مشکل ہوگیا ہے ۸ جب غذا کہانے لگے تو لقمۂ حرام سے اوسکو بچائے جو لڑکا
شیر حرام و غذای حرام سے پرورش پاتا ہے ظلمت و خباثت اوس حرام کی ضرور اوسکے
دل کو تیرہ و تاریک کردیتی ہے پہر وہ جوان ہوکر فاسق فاجر بنجاتا ہے اور شہوت نفسانی
کا بندہ ہوجاتا ہے ۹ مان باپ اوستاد کو لازم ہے کہ آداب کہانے پینے پہننے سونے کے
سکہائین اور بہت سے کہانے کو اوسکی نظر مین معیوب کر دکہائین اور ادخار طعام سے
منع کرین اور اطفال بسیار خوار کے سامنے اوسکی مذمت و سرزنش کیا کرین بہت بری
صفت طفلی مین بہی زیادہ کہانا اور بے شرمی ہے ۱۰ لباس ریشمی اور رنگین اور
زیور نہ پہنائین مگر لڑکی کو اور جو اطفال ایسا لباس پہنتے ہون اونکی صحبت سے اوس کو
بچائین کیونکہ صحبت بد سخت موثر ہوتی ہے بعض بدبخت برادر شیطان خود اپنی اولاد کو
بنا سنوار کر بازارون اور میلون مین لیجاتے ہین اور اونکی ادای معشوقانہ سے خوش ہوتے
ہین اس حرکت بے برکت سے فساق کو حوصلہ اغلام کا پیدا ہوتا ہے اور وبال اس خرابی کا
والدین کے ذمہ پر آتا ہے کہ اصل ضلالت انہین سے نکلی ہے ہدایہ و نصاب الاحتساب

Marfat.com

مین پہنانا چاندی سونے حریر کا اطفال کو حرام لکہا ہے گو خلخال یا کنگن ہی کیون نہو اور مواخذہ اسکا والدین سے ہوگا نہ اطفال سے کیونکہ وہ غیر مکلف اور احکام شرع سے جاہل ہوتے ہین اا جب بچہ حد تعلیم کو پہنچے تو پہلے اوسکو قرآن پڑہائے ناظرہ خوان بنائے پہر حفظ کرائے پہر ترجمہ اردو پہر ترجمہ فارسی پہر ترجمہ عربی سکہائے جیسے موضح قرآن و فتح الرحمن و جلالین یا جامع البیان پہر رسائل عقائد سکہائے کہ سب سے مقدم درستی عقیدہ کی ہے یہ عقیدہ مطابق کتاب وسنت کے ہو نہ مطابق کلام اہل کلام کے پہر رسائل فقہ سنت پڑہائے نہ فقہ رای طریقہ تعلیم کا وصیت نامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مین بہت اچہا لکہا ہے اور اہل دین کے تجربہ مین آچکا ہے اور جب فارسی مین پڑہانا کتاب گلستان و بوستان و رسائل اخلاق و انشا رات کا مناسب ہے اسلیے کہ فارسی انکا آمد دنیا و امور معاش ہوتی ہے اور رسائل دین بہی اس لغت مین بہت ہین لیکن ایسی کتابون سے بچائے جنمین کہانی قصے عشق وفسق کے لکہے ہین جیسے بہار دانش مثنوی غنیمت ونحوہا معہذا سکہانا لغت عرب کا اور استعمال کرانا اوسکا اکثر احوال مین افضل و مقدم تر ہے اسلیے کہ یہ زبان ہمارے دین و ایمان کی لغت ہے اور اللہ و رسول کا کلام بہی اسی لغت مین آیا ہے اور جنت مین بہی یہی لغت بولی جائیگی اور عربیت نسب و عربیت حسب و عربیت زبان کی ہم لوگون کا فخر ہے اور یہ مناسبت ہمکو اللہ و رسول تک پہنچاتی ہے ؏

| | |
|---|---|
| فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا | بلبل ہمین کہ قافیہ گل شود بس است |

پہر مطالعہ سے دواوین و غزلیات وغیرہ اشعار و ابیات کے جنمین ذکر خط و خال و غنج و دلال و زلف و رخ معشوق و ہجر و وصال محبوب و آہ و زاری عاشق کا ہو بچائے کیونکہ یہ شغل آخر کو سبب فسق و فحش کا ہوجاتا ہے اور عقل مین مردون کی ان اشتغال سے خلل آجاتا ہے عقل صحیح و تاب سلیم طبع مستقیم باقی نہین رہتی ہمنے اکثر شعرا و داستان خیال و فسانہ عجائب ونحوہا پڑہنے والون کو اسیطرحکا پایا یہ سب فنون داخل لہو الحدیث ہین جسکی مذمت قرآن مین آئی ہے ایسی کتب کا بطور تفنن دیکہنا اوسوقت ہوسکتا ہے کہ پہلے انسان عاقل بالغ مہذب مؤدب خوش عقیدہ

خوش عمل دور اندیش ہوجائے پہر وہ بہی بقدر نمک کے طعام مین نہ یہ کہ ایسے ہی خرافات کا راتدن
شاغل ہوکر رہجائے اور بوستان خیال ہی کا رات دن گلگشت کیا کرے اور فسانہ عجائب ہی کا
شیفتہ ہو کیونکہ انجام اسکا ہلاک دین اور سوء عاقبت ہے عیاذاً باللہ ۱۲ ہر روز بعد اوقات تعلیم کے ایک دو
ساعت کہیلنے کی بہی فرصت دے تاکہ ذہن وذکاوت مین تنگی نہ آئے اور بلادت وانقباض منگیر دائم
حال نہو بلکہ مزاج مین اعتدال باقی رہے اور تعطیل کی امید مین سبق کو جلد یاد کرلے اور ضیق
طبع سے قوت زکا ہرشت کی باطل وزائل نہونے پائے بعض ناتجربہ کار رات دن کی مشقت لینے اور
بہت سے سبق دینے کو موجب عجلت تعلم سمجہتے ہین اور یہ خیال کرتے ہین کہ اب جلد تر اوسکو
سارے کمالات حاصل ہوجائینگے حالانکہ یہ بات نہین ہے بلکہ اہل تجربہ سے لنے تو یون کہا ہے
کہ طلب الکل فوت الکل دن بہر مین دو بار سبق دینا دو کتاب کا ہمراہ سلیقہ کے کفایت کرتا ہے
اور طفل ذکی الطبع تو دو چار ہی بار مین اپنا سبق یاد کرلیتا ہے ۱۳ اولاد کو گالی بکنے فحش
کہنے لعنت کرنے بہت بات کرنے بہت تہوکنے ہر بار دوڑکر چلنے مکتب و مجلس مین بیٹہکر ادہر ادہر
دیکہنے سے منع کرے ۱۴ جو لوگ متقی معمر دیندار عالم درویش حق پرست ہون اولاد کو اونکی صحبت مین
بہیجے اور آداب اوٹہنا بیٹہنا راہ چلنا بات کا جواب دینا سکہائے بڑے بوڑہے ہون اور بزرگون کی
صحبت و مجالست مین اگر اولاد بنے گی نہین تو بگڑیگی بہی نہین کیونکہ صحبت نیک اپنا رنگ
لاتی ہے اور صحبت بد کچہہ اور ہی ڈہنگ دکہاتی ہے ۱۵ جب بچہ سات برس کا ہو تو اوس کو
طریقۂ طہارت و ادائی نماز پر لگائے ہرگز درگزر نکرے جن احکام شرعیہ ضروری کا اوسکو محتاج
سمجہے اوسکی تعلیم کرے اور ہمنشینی سے علماء دنیادار اور فقہاء روزگار اور فقراء ریاکار اور جملہ
اہل بدعت و اشرار کے بچائے ۱۶ ہمیشہ وبر و اطفال کے حقارت و ذلت دنیا کی اور خوبی و ترجیح
آخرت کی بیان کرے اور کہے کہ عقلمند وہ شخص ہوتا ہے جو دنیا سے زاد راہ آخرت لے اور
عوض عرض فانی کے جوہر باقی کو اختیار کرے لکن یہ وعظ نرے قول سے نہو بلکہ فعل کے
ساتہہ ہو **حکایت** ایک بزرگ نے کہا تہا کہ من دنیا را بازی داہم گفتند چگونہ گفت نان اینجا

خوردم وکار آنجا کردم الدنیا مزرعة الآخرة یعنی مینے دنیا کو دہوکا دیا کہ روٹی یہانکی کہائی
اور کام وہان کا کیا پس جو طفل اس وضع واحتیاط کے ساتھہ پرورش پائیگا تو وقت عاقل
بالغ ہونے کے اوسمین آثار رشد وہدایت کے اور امارات برکات ظاہرہ باطن کے عیان ہونگے
اور صحبت نیک سے مانوس ہوکر صحبت اہل شر وفساد سے متنفر وگریزان رہیگا اور جو برخلاف
اسکے خردسالی ہی سے صحبت بدمین رہیگا تو وہ جوانی مین شیطان کے کان کتریگا جسکی اہل
بے شرمی وگالی وگلوچ وفحش وبدزبانی ومکر وحرص وچوری ودروغگوئی ودمبازی وزینت
لباس وسواری ولسانی وشعرخوانی وداستان سرائی وغیرہ اخلاق بد ہوتی ہے وہ سن بلوغ
پر پہنچکر حق سے بیگانہ باطل واہل باطل کا یگانہ فساق کا ہم آشیانہ شیاطین کا نشانہ ہوجائیگا
اوسکے دلمین کسیکی نصیحت وموعظت اثر نہین کریگی یا بہت کم اثر کریگی تمام ہمت اوسکی فسق وفجور ولہو ولعب
وآرائش جامہ وتن مین مصروف رہیگی آجکل اطفال اشراف کو دیکہو اکثر مین یہی عادات ذمیمہ
موجود ہین پہر اولاد اطراف کا کیا ذکر ہے حالانکہ وبال ان سارے امور کا نامۂ اعمال والدین مین
لکہا جاتا ہے محبت ومشغولی ساتہہ اولاد کے دہین تک خوب ہے کہ جس سے دامن دین کو
دہبا نہ لگے اور جسم ایمان پر کوئی داغ نہ آلگے اور جب اولاد کو ایسا چاہا کہ آخرت کے گہر کو ڈہا دیا
تو پہر اللہ ورسول دونون سے ہاتہہ دہو بیٹہا کتاب فصل الخطاب مین جناب مرتضی سے نقل
کیا ہے لا تجعلن اکثر شغلك باهلك وولدك فان یکن اهلك وولدك
اولیاء الله عز وجل فان الله لا یضیع اولیائه وان کان اهلك وولدك من
اعداء الله عز وجل فما همك باعداء الله سبحانه یعنی تو اپنے جورو بچون کے زیادہ
سا مشغول نرہ اگر وہ اللہ کے دوستدار ہونگے تو اللہ اپنے دوستون کو ضائع نہین کرتا ہے اور
اگر وہ اللہ کے دشمن ہونگے تو تجکو اللہ کے دشمنون سے کیا غرض ہے جو تو اونکی فکر مین رہے
بعض بدنصیبون کو دیکہا ہے کہ اولاد کی فکر وغم مین اپنا دین تباہ کر دیتے ہین کوئی اونسے
اگر دین کی بات کہتا ہے تو یہ جواب دیتے ہین کہ ہمکو لڑکے بالون کی فکر سے ایسی فرصت کہان ہے

جو ہم شرع پر چلین یا نماز روزہ اچھی طرح بجا لائین معاذ اللہ یہ کلمہ صریح کفر ہے اللہ نے تو مال و اولاد کو فقط دنیا کی زینت ٹھیرایا ہے نہ کار آمد آخرت المال والبنون زینة الحیاة الدنیا اور یہ فرمایا ہے لا تلهكم اموالكم ولا اولادكم عن ذكر الله ومن يفعل ذلك فاولئك هم الخاسرون

انتهى كلام سيدى الوالد رحمه الله تعالى

## فصل بیان مین حقوق والدین و مرضعہ کے مطابق رسالہ حقیقة الاسلام قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس اللہ روحہ آمین

اس رسالہ مین ہر چند کوئی امر زائد امور گذشتہ سے بیان حقوق مین مذکور نہین ہے لیکن تقریر و بیان کے تفاوت سے یہی نفع متصور ہو سکتا ہے اسلئے اسجگہ جستہ جستہ بعض مضمون غیر مکرر کا ترجمہ کیا جاتا قاضی صاحب نے لکہا ہے کہ دوسری قسم حقوق العباد کی اون لوگون کا حق ہے جو کہ مظہر ہین بعض حقوق اللہ کے اور ظاہر مین واسطہ ایجاد پرورش و روزی رسانی و نحو ہا کے ٹھیرے ہین جیسے مان باپ دادا دادی ظاہر مین اللہ تعالی انہین کے توسط سے روزی پہنچاتا ہے یا پرورش کراتا ہے یا کسی طرح کا انعام مالی یا راحت بدنی یا عزت یا منفعت انکے توسط سے دیتا ہے اسلئے بجالانا اونکے شکر کا واجب ہے حضرت نے فرمایا ہے من لم يشكر الناس لم يشكر الله رواہ مسلم عن ابی سعید الخدری یعنی جسنے بندہ کا شکر نکیا اوسنے اللہ کا شکر نہ کیا سو بندون مین سب سے بڑا حق مان باپ کا ہے کہ انکے برابر کسیکا حق نہین ہے ولہذا حضرت نے انکے عقوق کو کبائر مین ہمراہ شرک کے ذکر کیا ہے عقوق عبارت ہے ایذا دینے اور نافرمانی کرنے سے عق بتشدید بمعنی شق و قطع ہے عقوق ضد ہے بر و صلہ کی حدیث مین آیا ہے جسنے صبح کی اور وہ اللہ کا اور اپنے مان باپ کا مطیع ہے تو کہولے جاتے ہین واسطے اوسکے دو دروازے بہشت کے اور اگر ایک ہے تو ایک دروازہ اور جسنے نافرمانی کی

Marfat.com

اللہ کی اور اپنے مان باپ کی تو کہولے جاتے ہین واسطے اوسکے دو دروازے دوزخ کے اور اگر ایک ہے تو ایک دروازہ لوگون نے کہا بہلا اگر مان باپ ظلم کرین تین بار فرمایا گو ظلم کرین یہ دلیل ہے اس بات پر کہ مان باپ کا ظلم تحمل کرے اونکے ظلم کرنے پر بہی نافرمانی سے پیش نہ آئے کیونکہ عاق مان یا باپ کا یا دونون کا لائق دوزخ کے ہوجاتا ہے اوس دن یہ عذر اوسکا سنا نہ جائے گا کہ مینے عقوق اونکا اس لئے کیا تہا کہ وہ ظالم تہے اسی طرح ولد بار اوسدن مرحوم ہوگا حدیث مین آیا ہے نہین نظر کرتا ہے کوئی ولد طرف اپنے والدین کے رحمت سے لکن لکہتا ہے اللہ اوس کے لئے ہر نظر پر ایک حج مبرور پوچہا بہلا اگر ہر دن مین سو بار نظر کرے فرمایا ہان اللہ اکبر واطیب رواہما البیہقی عن ابن عباس یعنی اللہ کے سامنے سو بار نظر کرنے پر سو حج مبرور کا ثواب دینا کچہہ بڑی بات نہین ہے مین کہتا ہون یہ اجر اوسیوقت ملیگا جبکہ مان باپ کو نظر رحمت ومحبت والفت وشفقت وعظمت وحرمت وخدمت دیکہیگا اور اگر مان باپ کی طرف سے دل مین بغض ودشمنی وکینہ وحسد بہرا ہوا ہے تو پہر یہ اجر ملنا خیریت ہے جہنم ملتا ہے اوسکی طرف اسیجگہ سے صبح وشام ایک یا دو دروازے کہولدئے جاتے ہین اب ہر ولد اپنے دلمین خیال کرلے کہ میرا دیکہنا کس قسم مین داخل ہے

**مسئلہ** نفقہ مادر وپدر واجداد وجدات مفلس کا گو قدرت کمائی کی رکہتے ہون فرزند آزاد عاقل بالغ پر کہ قدرت کسب کی رکہتا ہے واجب ہے اگرچہ کافر واہل ذمہ کیون نہون

**مسئلہ** منجملہ حقوق والدین کے ایک یہ ہے کہ مان باپ کے دوستون کے ساتہہ دوستی کرے صلہ مودت بجالائے مراد صلہ سے اسجگہ رعایت مالی خدمت بدنی حسن اخلاق اسی طرح مان باپ کے اخوان واخوات واعمام وعمات واخوال وخالات اور اونکی اولاد سے بر وصلہ بجالائے کہ یہ امر منجملہ حقوق ابوین کے ہے پہر جو کوئی جسقدر نسب مین قریب تر ہے وہ اوتنا ہی حق مین زیادہ ہے قرآن کریم مین کئی جگہہ ذکر ذی القربی کا فرمایا ہے اور کہا ہے وات ذا القربی حقہ یعنی رشتہ دار کا حق دے ولہذا ہر غنی پر نفقہ ہر ذی رحم محرم کا اگرچہ وہ فقیر اور غیر

قادر علی الکسب ہو واجب آتا ہے بشرطیکہ مسلمان ہو قال تعالی وعلی الوارث مثل ذلک یعنی
یہ نفقہ کرنا اوسپر واجب ہے مثل نفقہ اولاد کے اسیطرح جو شخص کسی اپنے ذی رحم محرم کا مالک ہو جایگا
تو وہ بمجرد مالک ہونیکے آزاد ہوجاتا ہے اگرچہ کافر ہو یہ مضمون حدیث مین آیا ہے احمد وابو داؤد
وحاکم نے اسکو سمرہ سے روایت کیا ہے ہان منجملہ اقرباء کے جو کوئی محرم نہین ہے اوسکا نفقہ
بہی واجب نہین ہوتا ہے لکن صلہ اوسکا واجب ہے اور قطع رحم حرام اور ناموافقت غیر جائز مگر
بطریق شرعی صحیحین مین جبیر بن مطعم سے رفعاً آیا ہے کہ قاطع رحم بہشت مین نجائیگا عبد اللہ
بن ابی اوفی کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جس قوم مین ایک شخص بہی قاطع رحم ہوتا
اوس قوم پر رحمت خدا کی نازل نہین ہوتی ہے غرضکہ وجوب صلہ رحم وحرمت قطع مین بہت سی
حدیثین آئی ہین اسلئے ہر شخص پر لازم ہے کہ اپنے نسب سے خبردار رہے تاکہ صلہ رحم کر سکے و
قطع رحم سے بچے حدیث سعید بن عیاض مین فرمایا ہے کہ حق بڑے بہائی کا چہوٹے بہائی
پر مثل باپ کے حق کے ہے بیٹے پر رواہ البیہقی اور قرآن پاک مین قاطع رحم پر لعنت آئی ہے
اور اوسکو اندہا بہرا ٹہیرایا ہے امام احمد نے جواز لعن یزید پر اسی آیت سے استدلال کیا ہے اسلئے
کہ وہ قاطع رحم تہا **مسئلہ** اگر منجملہ دو قریب کے ایک قریب دوسرے قریب سے بدسلوکی کرے
اور قطع رحم فرمالے تو دوسرے کو لازم ہے کہ وہ قطع نکرے وبال قطع کا قاطع پر جائیگا
اور برکات صلہ رحم کے واصل پر عائد ہونگی ہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| بدی را بدی سہل باشد جزا | | اگر مردی احسن الی من اسا | قطعت |

حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل الذی اذا
رحم وصلہا رواہ البخاری انس رفعاً کہتے ہین جسکو یہ بات محبوب ہو کہ اوسکے رزق
مین کشایش ہو اور اوسکے اثر مین تاخیر یعنی اوسکی عمر بڑہے تو اوسکو چاہئے کہ وہ صلہ رحم
کیا کرے متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یون ہے تعلموا انسابکم ما تصلون بہ
ارحامکم فان صلۃ الرحم محبۃ فی الاہل مثراۃ فی المال منساۃ فی الاثر

Marfat.com

رواہ الترمذی قاطع رحم کو علاوہ عذاب آخرت کے دنیا مین بہی وبال لاحق حال ہوجاتا ہے حدیث ابوبکرہ مین آیا ہے مامن ذنب احری ان یعجل لصاحبہ العقوبۃ فی الدنیا مع مایدخر لہ فی الاخرۃ من البغی وقطیعۃ الرحم رواہ الترمذی و ابوداؤد

**مسئلہ** ماں باپکے حقوق سے حق مرضعہ کا بہی ملحق ہے کیونکہ جو چیز نسب سے حرام ہے وہ رضاع سے بہی حرام ہے جیسے دو خواہر حقیقی کا نکاح مین جمع کرنا کہ رضاعًا بہی مثل نسب کے حرام ہے تاکہ قطع رحم نہو حدیث ابوالطفیل مین آیا ہے کہ حضرت اپنی چادر واسطے مرضعہ کے بچہا دیتے تھے اور اوسپر اوسکو بٹہا لیتے مین کہتا ہون کہ جب مجازی ماں کا یہ حق ہے کہ اوسکی تعظیم کرے اور حسن سلوک سے پیش آئے تو حقیقی ماں بالاولی ہر خدمت واطاعت کی مستحق ہوگی انتہٰی کلام قاضی رح فتح البیان مین زیر آیہ ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا الایۃ لکہا ہے معنی الآیۃ التوصیۃ للانسان بوالدیہ بالبر لہما والعطف علیہما والاحسان الیہما بکل ما یمکنہ من وجوہ الاحسان فیشمل ذلک اعطاء المال والخدمۃ ولین القول وعدم المخالفۃ لہما وغیر ذلک اور زیر آیہ ان اشکرلی ولوالدیک لکہا ہے قال سفیان بن عیینۃ من صلی الصلوات الخمس فقد شکر اللہ ومن دعا للوالدین فی ادبار الصلوات الخمس فقد شکر الوالدین انتہی ابن کثیر نے زیر آیہ ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا لکہا ہے لان الوالدین ہما سبب وجود الانسان ولہما الیہ غایۃ الاحسان فالوالد بالانفاق والوالدۃ بالاشفاق

## خاتمہ بیان مین نفقات کے

نفقہ زوجہ کا زوج پر واجب ہے اسکو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم مین واجب فرمایا ہے **قال تعالیٰ** وارزقوہم فیہا واکسوہم موزعی نے اپنی تفسیر مین اس آیت کی دلالت کو مطلوب پر مقرر رکہا ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ حضرت صلعم نے ہند بنت عتبہ کو اذن دیا کہ وہ اپنے شوہر ابوسفیان

کے مال مین سے بقدر اپنی کفایت اور اولاد کی کفایت کے لیلے یہ حدیث صحیحین وغیرہا مین ہے اسیطرح نفقہ مطلقہ رجعی کا واجب ہے نہ بائن کا اور عدت وفاۃ مین نہ نفقہ ہے نہ سکنی مگر یہ کہ وہ معتدہ دایہ حامل ہون اسجگہ مطلب ہمارا نفقہ والدین سے ہے سو والد آسودہ حال پر نفقہ ولد تنگدست کا و بالعکس واجب ہے بدلیل حدیث ہند مذکورہ اور بالعکس کی دلیل یہ آیت ہے وصاحبہما فی الدنیا معروفا و قولہ بالوالدین احسانا و قولہ صلعم انت ومالک لابیک اخرجہ احمد وغیرہ اور یہ بات معلوم ہے کہ اگر مان باپ بھوک سے مرجائین اور اولاد عیش رغید مین ہو تو یہ نہ کوئی احسان ہے ساتھہ اونکے اور نہ مصاحبت بالمعروف اور مملوک کا نفقہ سید پر ہے اور قریب کا نفقہ قریب پر کچھہ واجب نہین ہے بلکہ باب صلہ رحم سے ہے اسلیلے کہ کوئی دلیل تخصیص نفقہ قریب پر نہین آئی ہے یہی احادیث صلہ رحم کی آئی ہین اور یہ عام ہین اور رحم محتاج نفقہ احق ارحام بالصلہ ہے اور اللہ نے فرمایا ہے فلینفق ذو سعۃ من سعتہ ومن قدر علیہ رزقہ فلینفق مما آتاہ اللہ لایکلف اللہ نفسا الا ما آتاہا علی الموسع قدرہ وعلی المقتر قدرہ ایک شخص نے حضرت سے پوچھا تھا کہ مین کسکے ساتھہ احسان کرون فرمایا مان باپ بہن بھائی غلام جو تیرے پاس رہتا ہے ذلک حق واجب ورحم موصولۃ رواہ ابو داؤد اور سبکا نفقہ واجب ہے اوسکا کپڑا اور سکنی بھی واجب ہے آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ سے یہی مستفاد ہوتا ہے الغرض واجب النفقہ لوگ حق مین انسان مسلم کے ایک مان ہے دوسرے باپ تیسری بہن چوتھے بھائی پانچوین بی بی چھٹے اولاد ساتوین لونڈی غلام باقی رشتہ دارون کے ساتھہ فقط صلہ رحم ہے نہ وجوب نفقہ آج آخر ماہ جمادی الاولی ۱۳۰۰ھ ہجری روز سہ شنبہ کو یہ رسالہ چار دن مین عجالۃ بحمدہ تعالی تمام ہوا

والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات

تمت بالخیر

# صحت نامہ اسعاد العباد

| صفحہ | سطر | خطا | صواب | صفحہ | سطر | خطا | صواب |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۳ | ۱۳ | ندینار | نہ دینار | ۲۹ | ۲۱ | وتین | وہ تین |
| ۷ | ۳ | اعبد واللہ | اعبدوااللہ | ۳۲ | ۴ | اقیمو | اقیموا |
| ۸ | ۲۱ | رضی | رضی اللہ | ۳۸ | ۸ | یستغفرو | یستغفروا |
| " | " | او علم | لو علم | " | ۱۰ | ثواب | تواب |
| ۱۳ | ۸ | مجازی ہین | مجازی ہے | " | ۱۱ | تبین | تبین لہ |
| ۱۴ | ۱۵ | ہلونگا | ٹلونگا | ۳۴ | ۲۱ | کان | کانوا |
| ۱۵ | ۱ | فائل | فاصل | ۴۱ | ۷ | العلم | العلم مالم یأتک |
| ۱۶ | ۱۴ | اخفظہ | احفظہ | ۴۱ | ۱۵ | پیٹ | پیٹ سو |
| ۱۷ | ۹ | اوسلے | اوسکے | ۴۷ | ۱۲ | شفیح | شفیع |
| ۲۰ | ۱۱ | فخلبیت | فخلبت | " | ۱۸ | چپاکر | چباکر |
| ۲۲ | ۱۳ | ہوالدین | والدین | ۴۹ | ۱۳ | جائینگی | جائیگی |
| ۲۴ | ۵ | مدعا | منعا | ۵۵ | ۱۶ | اولوالدۃ | والوالدۃ |
| ۲۹ | ۲ | افرمانی | نافرمانی | ◆ | ◆ | ◆ | ◆ |

Marfat.com

Marfat.com

# قضية المقدور

# على فتنة المقبور

طبع في مطبع مفيد عام
الواقع في بلدة اكره
سنه ١٣٠٢ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ستایش خاص اللہ کو ہے جو اپنی ذات مقدس سے موجود ہے باقی ساری اشیا
اوسکی ایجاد سے موجود ہین اور اپنے وجود و بقا مین محتاج اوسی ذات پاک کے ہین وہ
کسی شے کا بہی محتاج نہین ہے ذات و صفات و افعال مین یگانہ و یکتا ہے کسی چیز کو کسی
امر مین اوسکے ساتھہ کوئی شرکت نہین ہے اللہ کی ہستی و زندگی بجنس ہستی و زندگی اشیا
کے نہین ہے نہ اللہ کا علم اونکا سا علم ہے نہ اللہ کا سننا دیکھنا چاہنا قدرت رکھنا بات
کرنا ویسا ہے جیسا اشیا کا ہوتا ہے مخلوقات کو کسیطرح کی بہی مجانست و مشارکت ساتھہ
خالق کے حاصل نہین ہے فقط نام کی شرکت رکھتی ہے اللہ کی صفات و افعال ویسے ہی بیچون
و بیچگون ہین جیسے اوسکی ذات پاک ہے صفت علم واسطے اللہ کے ایک صفت قدیم اور ایک
انکشاف بسیط ہے جس سے ساری معلومات ازل و ابد کی مع احوال مناسب و مخالف و
کلی و جزئی مع اوقات مخصوصہ کے اوسپر آشکا ہین مثلاً ایک آن واحد مین یہہ بات اوسکو معلوم ہے

علاوہ کرنا ہم

Marfat.com

کہ یہ فلان وقت مین زندہ تہا فلان وقت مین مردہ ہے اسیطرح کلام اوسکا ایک اوسکی صفت بسیط ہے جسکی تفصیل یہہ ساری کتب منزلہ ہین جو آدم ابو البشر سے لیکر اسدم تک خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام ہوئی ہین خلق وتکوین ایک ایسی صفت ہے جو خاص ساتھہ اللہ ہی کے ہے ممکن کی کیا ہستی ہے کہ وہ کسی اور ممکن کو پیدا تو کرسکے سارے ممکنات جوہر ہون یا عرض یا افعال اختیاری بندون کے سب اللہ ہی کے پیدا کئے ہوئے ہین اللہ نے ان اسباب و وسائط کو اپنے فعل کا ایک پردہ ٹہیرایا ہے سو جیسے ظاہر مین قفل کو کنجی کہولتی ہے مگر اصل مین متولد حرکت کلید کا ہاتہہ ہے اسیطرح متولد حرکت دست کا اللہ پاک ہے

| | | | |
|---|---|---|---|
| کہہ سکے کون کہ یہہ جلوہ گری کسکی ہے | ۵ | پردہ چھوڑا ہے وہ اوسنے کہ اوٹہائے نہ بنے | |

بلکہ اللہ نے ان وسائط واسباب کو دلیل کیا ہے ثبوت پر اپنے فعل کے ۵

| | | |
|---|---|---|
| نقاب عارض گل جوش کردہ مارا | | تو جلوہ داری ور پوش کردہ مارا |

عقلمند لوگ حرکت جمادات کو دیکہکر سراغ محرک کا پالیتے ہین سمجہ جاتے ہین کہ یہہ حرکت لائق حال اوس جماد کے نہین ہے اسکا فاعل کوئی اور ہی شخص ہے اسیطرح جن عقلمندون کی بصیرت سرمہ شریعت سے منور ہے وہ خوب بوجہ گئے ہین کہ ہرگز امکان مین کسی ممکن کے یہہ بات نہین ہے کہ وہ اپنا سا دوسرا بنا سکے خواہ کوئی فعل ہو یا عرض ہان فعل اختیاری اور حرکت جمادات مین اتنا فرق ثابت ہے اور اوسپر ایمان لانا بہی واجب ہے کہ اللہ نے اپنے بندون کو ایک صورت قدرت وارادے کی دی ہے اور عادت اللہ یون جاری ہے کہ جب بندہ قصد کسی کام کا کرتا ہے تو اللہ اوس کام کو پیدا کردیتا ہے وہ کام اوس بندہ سے بن پڑتا ہی شخص ظاہر بین یون جانتا ہی کہ یہہ فعل خود اوس بندہ کے اختیار وارادہ سے صادر ہوا ہے حالانکہ حقیقت مین فاعل اوسکا اللہ پاک ہے نہ وہ بندہ ۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| گرچہ تیر از کمان ہمی گزرد | | از کمان دار بیند اہل خرد | |

کسی نے کیا اچہا کہا ہی ۵

Marfat.com

| | |
|---|---|
| از خداوان خلاف دشمن و دوست | که دل ہر دو در تصرف اوست |

ایسے ارادہ و قدرت کی بنیاد پر بندون کو کاسب کہتے ہین اور اوسپر مدح و ذم و ثواب
و عقاب کا مترتب ہوتا ہے انکار کرنا اس فرق کا درمیان حرکت جماد اور حرکت حیوان
کے کفر ہے سو جسطرح یہہ بات خلاف شرع ہے اسیطرح خلاف بداہت عقل کے بہی ہے کیونکہ
ہر کوئی یہہ بات جانتا ہے کہ جسوقت مین کسی فعل کا ارادہ کرتا ہون تو وہ فعل مجہسے صادر ہوتا
ہے مگر اوسوقت کہ کوئی مانع موجود ہو جیسے درد کمر وغیرہ سو خدا کے سوا کسی کو بہی کسی شئے کا
خالق جاننا کفر ہے کیونکہ خلق یعنی پیدا کرنا کسی شئے کا صفات خاصہ خدا مین سے ہے جب دوسرے کو
موصوف اس صفت سے کیا تو یہہ شرک ہوا اسی لئے حضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے فرقہ قدریہ کو اس امت کا مجوس فرمایا ہے قدریہ وہ لوگ ہین جو تقدیر کا انکار کرتے
ہین کہتے ہین بندہ اپنے افعال پر قادر مطلق ہے خود اپنے افعال کا خالق ہے اللہ تعالے کسی کے
اندر حلول نہین کرتا یہہ حلول یعنی اوترنا اندر کسی شئے کے دو طرح پر ہوتا ہے ایکطرح پانی جیسے
پانی اندر کوزہ کے دوسرا سریانی جیسے رنگ و بو اندر پہول کے اللہ ان دونون طرح کے
حلول و نزول سے کسی شئے مین ساری مخلوقات و کائنات سے پاک ہے اسیطرح کوئی شئے تمام
مصنوعات مین سے اندر خدا کے دونون طرز مذکور پر حلول نہین کر سکتی ہے اللہ ہر شئے کا
محیط ہے یہہ احاطہ ذاتی ہے یعنی جسطرح کہ مناسب و لایق اوسکی ذات پاک کے ہے نہ ویسا
احاطہ ہے جیسا کہ کسی مکان کا احاطہ کرتا ہے ان اللہ بکل شئ محیط اللہ کو قرب و معیت
ہے ساتھ اشیاء کے قال تعالے نحن اقرب الیہ من حبل الورید و قال تعالے ان اللہ مع الصابرین
لکن یہہ احاطہ و قرب ایسا نہین ہے کہ ہمارا فہم ناقص اوسکو سمجہہ سکے کیونکہ وہ ہمارا مفہوم لائق
اوسکی شان اقدس خداوندی کے نہین ہے

| | |
|---|---|
| اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم | وز ہر چہ گفتہ ایم و شنیدیم و خواندہ ایم |
| مجلس تمام گشت و بپایان رسید عمر | ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم |

Marfat.com

بلکہ جو کچھ کشف و شہود سے معلوم ہووے اللہ تعالےٰ اوس سے بھی منزہ و مقدس ہے ایمان
غیب پر لانا چاہیے کیونکہ جو کچھ کہ مکشوف و مشہود ہوتا ہے وہ سب اشبہ و مثال ہے اوسکو
نیچے کلمۂ لا کے نفی کرے اوسکی ذات پاک کو ورا الورا ثم ورا الورا ثم ورا الورا سمجھے ہمنے
اوسکو فقط اون صفتون سے پہچانا ہی جو اوسنے اپنے لیے قرآن پاک مین ذکر فرمائی ہین یا
اوسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے اوسکے بیان کی ہین باقی الفاظ تنزیہ
و تقدیس کے جو کہ تراشیدہ ما و شما ہین سب ہیچ و پوچ و باد رہوا ہین لیس کمثلہ شیئ ولم یکن
لہ کفوا احد وللہ المثل الاعلیٰ بزرگان دین وحضرات شرع مبین نے یون ہی فرمایا ہی
ہم ایمان لائے ہین اس بات پر کہ اللہ پاک محیط اشیا ہے اور ہم سے نزدیک ہے کچھ دور
نہین ہے لکن ہین معنی اس احاطہ و قرب و معیت کے معلوم نہین ہین وہی اپنے ان اوصاف
جلیلہ کی ماہیت و کیفیت کو جانے دوسرا کیا جانے اسیطرح مستوی ہونا اوسکا عرش پر اور
گنجایش کرنا اوسکا دل مین مومن کے اور اوترنا اوسکا آخر ہر شب مین آسمان پائین پر
جسطرح کہ احادیث و نصوص مین آیا ہے یا ذکر ہاتھ پاؤن منھہ آنکھہ وغیرہ کا جسکے ساتھہ
قرآن و حدیث ناطق ہے ہم اونکو نہین جانتے مگر بے شک ہم ان سب الفاظ پر ایمان لائے ہین
معنی ظاہری یعنی جوارح و اعضا پر اونکو حمل نہین کرتے ہین اور نہ قائل تاویل کے ہین
تاویل کہتے ہین ایک معنی پر کسی بات کے جاننے کو بلکہ اونکی تاویل حوالہ علم الٰہی کرتے ہین
تاکہ ایسا نہو کہ کہین ہم غیر حق کو حق سمجھہ لین بشر کو اللہ کی صفات و افعال مین سوا سے
جہل و حیرت کے اور کچھہ حصہ و نصیب نہین ہے بلکہ فرشتونکو بھی کچھہ بہرہ نہین نصوص کا
انکار کرنا یا تاویل کرنا جہل مرکب ہے ؎

| | | |
|---|---|---|
| دور بینان بارگاہ الست | غیر ازین پے نبردہ اند کہ ہست | |

اللہ کے قرب و معیت کی ایک طرح اور بھی ہے جو پہلی طرح سے سواے مشارکت اسمی کے کچھہ
شرکت نہین رکھتی ہے وہ طرح حصہ مین خواص عباد اللہ کے ہے جیسے ملائکہ انبیاء اولیاء

Marfat.com

اگرچہ عامۂ مومنین بھی اوس نوع قرب سے بے بہرہ محض نہین ہین اس قرب کے درجے بے نہایت ہین یعنی کسی حد تک نہین ٹھیرتے ہین حضرت مولویصاحب قدس سرہ نے فرمایا ہے ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| اے برادر بے نہایت درگہیست | | ہرچہ بروی می رسی بروی مایست | |

خیر و شر و نفع و ضر جو کچھ وجود مین آتا ہے کفر و ایمان و طاعت و عصیان جو کچھ ظاہر ہوتا ہے وہ سب اللہ ہی کے ارادے سے ہوتا ہے القدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالےٰ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العالمین ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| | چاہا ہم نے وہ لے نہ چاہا اوسنے | چاہا اوسکا ہوا ہمارا نہ ہوا | |

اللہ اللہ لکن بات اتنی ہے کہ اللہ پاک کفر و گناہ سے راضی نہین ہے اللہ نے اوس پر عذاب الیم مقرر کیا ہے طاعت و ایمان پر وعدہ ثواب و نعیم کا فرمایا ہے ارادہ و قصد اور چیز ہوتا ہے رضامندی و خوشنودی اور چیز ہوتی ہے

## نعت

درود نامحدود و سلام غیر معدود حضرت محمد احمد محمود و آل و اصحاب مسعود پر نازل ہو اگر انبیا علیہم السلام مبعوث نہوتے تو کسی شخص کو بھی کوئی رستہ ہدایت کا نہ ملتا نہ کوئی آدمی علوم حقہ تک پہونچتا ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| گر نہوتی ذات پاک انبیا | | حق سے باطل کسطرح ہوتا جدا | |

سارے نبی و رسول برحق ہین پہلے نبی وجود خارجی مین آدم ابو البشر علیہ السلام ہین سب کے بعد سب سے افضل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین آنحضرت کی معراج اور رات کو مکہ سے مسجد اقصی تک جانا اور وہان سے آسمان ہفتم پر سدرۃ المنتہی تک پہونچنا حق ہے سدرہ زبان عربی مین بیر کے درخت کو کہتے ہین یہ ساتوین آسمان پر ہے اوس سے آگے کسی مخلوق کا گذر نہین ہو سکتا جبرئیل علیہ السلام نے کہا تھا ؎

اگر یک سر موے برتر پرم | فروغ تجلی بسوزد پرم

آسمان سے جو کتابین سارے انبیار پر اوتری ہین جیسے توریت انجیل زبور قرآن صحف ابراہیم وغیرہ وہ سب برحق ہین اللہ کی سب کتابون پر ایمان لانا چاہیے کیونکہ وہ کتابین جس زمانے مین اوتری تھین حق تھین اب فقط عمل کرنا قرآن شریف پر واجب ہے نہ اور کتابون پر کہ وہ منسوخ ہوچکی ہین خواہ اونمین تحریف معنوی ہوئی تھی یا لفظی یا دونون طرح کی لیکن اس ایمان لانے مین لحاظ گنتی کا نکرے کیونکہ گنتی انبیار وکتب کی کسی دلیل قطعی سے ثابت نہین ہوئی ہے اگرچہ بعض احادیث ضعیفہ مین تعداد اونکی آئی ہے انبیار سارے کبائر سے بالاتفاق اور صغائر سے نزدیک جمہور کے معصوم ہین لیکن صدور زلات کا انبیار سے نص کتاب وسنت ثابت ہے یہی راجح بھی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو کچھ بدلیل قطعی وروایت صحیح صریح غیر منسوخ ثابت ہوا ہے اوسپر ایمان لانا فرض ہے کوئی بشر بے اسکے مومن نہین ہوتا ہے فرشتے اللہ کے معزز بندے ہین گناہون سے پاک صاف ہین مردی وزنی سے مبرا ہین کھانے پینے کے محتاج نہین ہین حاملان وحی حاملان عرش ہین جس کام پر مقرر ہین وہی کام کرتے ہین انبیار وملائکہ باوجودیکہ اشرف مخلوقات مقرب بارگاہ رب العزت ہین لیکن مثل سائر مخلوقات کے کچھ علم وقدرت نہین رکھتے ہین مگر اوتنا علم وقدرت جو خدا نے اونکو دیا ہے سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا وقال تعالے ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء وہ بھی اللہ کی ذات وصفات پر ویسے ہی ایمان لائے ہین جسطرح کہ سارے مسلمان ایمان لائے ہین معہذا دریافت کنہ الٰہی مین معترف بعجز وقصور ہین ادائے حقوق بندگی مین بقدر وسعت وطاقت ناطق بشکر الٰہی ہین اللہ کے خاص بندونکو صفات واجبی مین شریک کرنا یا عبادت مین شریک ٹھیرانا کفر ہے مثلاً یہ جاننے کہ علی مرتضیٰ یا امام حسین یا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہم کو روزی دینے مین یا بیٹا دینے مین یا حاجات بر لانے مین یا شفار بیمار مین یا غیب دانی مین یا ہر جگہ حاضر ناظر ہونے مین کچھ قدرت ومداخلت ہے وعلیٰ ہذا القیاس تا فرون نے انبیار کا

Marfat.com

انکار کیا تھا اسلئے وہ کافر ہوگئے اسیطرح نصاریٰ نے عیسیٰ کو یہود نے عزیر کو خدا کا بیٹا ٹھیرایا مشرکین
عرب نے ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں ٹھیرایا مشرکین عجم نے اولیاء کو ہمسر خدا سمجھا کافر ہوگئے انبیاء و ملائکہ
و اولیاء کو صفات الوہیت میں ہمسر نہ ٹھیرانا چاہیے اسیطرح غیر انبیاء کو صفات انبیاء میں بھی شریک کرنا نہیں چاہیے مثلاً عصمت وغیرہ کیونکہ عصمت
سوا انبیاء و ملائکہ کے کسی دوسرے کے لیے صحابہ ہوں یا اہل بیت یا اولیاء شرعاً ثابت
نہیں ہے متابعت کو مقصور انبیاء پر رکھے انبیاء کا اتباع ہر قول و فعل میں سب امت پر
فرض ہے اولیاء کی متابعت جسمیں متابعت انبیاء کی نہو کچھ فرض نہیں ہے حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے جو خبر دی ہے اوسپر ایمان لائے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے اوسپر عمل کرے
جس کام سے منع کیا ہے اوسکے ارد گرد نجاوے جس کسیکا قول و فعل حضرت کے قول و فعل
سے سرمو مخالفت رکھتا ہو اوسکو رد کرے ۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| دعوا کل قول عند قول محمد | | فما آمن فی دینہ کمخاطر | |

حضرت نے خبر دی ہے کہ سوال منکر و نکیر کا قبر میں حق ہے قبر کا عذاب کافروں کو اور بعض گناہگاروں
کو ہوگا اوٹھنا بعد مرنے کے دن قیامت کو حق ہے نفخ صور واسطے مارنے اور جلانے مردوں
کے حق ہے آسمانوں کا پھٹنا تاروں کا بکھرنا پہاڑوں کا اوڑنا زمین کا نفخۂ اولیٰ سے برابر
ہونا مُردوں کا قبر سے نکلنا جہان کا بعد عدم کے پہر نئے سر سے پیدا ہونا نفخۂ ثانیہ سے حق ہے
حساب کا ہونا دن قیامت کو اعضاء کا گواہی دینا اعمال کا ترازو میں تلنا صراط سے گذر کرنا
حق ہے صراط ایک پل ہے جو دوزخ کی پشت پر رکھا جاویگا تلوار کی دھار سے زیادہ تیز بال سے
زیادہ باریک ہوگا سب نیک بد اوسکے اوپر سے گذر کرینگے وان منکم الا واردھا کان علی ربک
حتما مقضیا کوئی بجلی کیطرح گذر جائیگا کوئی ہوا کیطرح کوئی اسپ تیز رو کیطرح کوئی آہستہ چلیگا
پھر کوئی دوزخ میں بھی گر جاویگا شفاعت انبیاء اولیاء صلحاء کی واسطے گنہگاروں کے حق ہے
حضرت نے فرمایا ہے کہ میری شفاعت اوسکے لئے ہوگی جسنے شرک نہیں کیا ہے معلوم ہوا کہ جو کوئی
شرک کرتا ہے گو ایمان رکھتا ہو مسلمان کہلاتا ہو کلمہ پڑھتا ہو نماز روزہ حج زکوۃ بجا لاتا ہو اوسکی

Marfat.com

شفاعت نہو گی جیسے گور پرست پیر پرست تعزیہ پرست رلے پرست وغیرہم حوض کوثر حق ہے
پانی اوسکا دودہ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیرین ہوگا اوسپر کوزے ہونگے جیسے تارے
جسنے اوسکا پانی پیا پہر کبہی نہ پیاسا نہو گا اللہ تعالے چاہے تو گناہ کبیرہ کو بے توبہ کے بخشدے
اور اگر چاہے تو صغیرہ پر عذاب کرے لیکن جو کوئی اخلاص سے توبہ کرتا ہے اوسکا گناہ البتہ
موافق وعدہ الٰہی کے بخشدیا جاتا ہے اخلاص کی یہہ علامت ہے کہ گزشتہ پر سخت ندامت ہو
آیندہ کے لیے عزم بالجزم ہو کہ پہر مین وہ گناہ ہرگز نکرونگا پہر وہ توبہ اگر ترک فرائض سے ہے
تو اون فرضون کی قضا ادا کرے اور اگر حقوق عباد سے ہے تو حقدار کو اوسکا حق دے
وہ نہو تو اوسکے وارثون کو سپرد کرے یا اوس سے صراحت گناہ کی کرکے معاف کرالے اگر یہہ
بہی ممکن نہو تو محتاج مسلمانون کو حقدار کیطرف سے دیدے یہہ بہی نہ بنے تو اپنے اور اوسکے لیے
توبہ واستغفار کرے اللھم اغفر لی ولھم کہے کہ ایک تدبیر واسطے مغفرت کے یہہ بہی ہے ایسا
نکرے کہ ان سب امور سے باز رہے فقط سیغفر لنا کہکر خاطر جمع ہوجاوے کفار ہمیشہ دوزخ
مین معذب رہین گے مسلمان گنہگار اگر دوزخ مین گئے تو انجام کو جلد یا دیر مین البتہ باہر آکر بہشت مین
جاوینگے پہر ہمیشہ بہشت مین رہین گے لیکن اسی شرط سے کہ شرک نہ کیا ہو اور اگر ہوگیا ہو تو اوس سے
توبہ نصوح کی ہو ورنہ کوئی رستہ نجات کا باقی نہین ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و
یغفر ما دون ذلک لمن یشاء ریاکاری بہی ایکطرح کا شرک ہوتا ہے عبادت غیر بہی یقیناً
شرک ہے شرک چونٹی کی چال سے بہی زیادہ تر پنہان ہے خفی جلی ادنی اعلی انواع شرک سے بچنا
اہتمام بچنا فرض ہے تفصیل اقسام شرک کی تقویۃ الایمان ودین خالص مین لکہی ہے کوئی مسلمان
ارتکاب گناہ کبیرہ سے کافر نہین ہوتا ہے نہ ایمان سے باہر نکل جاتا ہے انواع عذاب دوزخ
جنکی خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے جیسے سانپ بچہو زنجیر طوق آگ گرم پانی
زقوم غسلین وغیرہ وہ سب حق ہین ان اقسام کا ذکر قرآن پاک مین بہی آیا ہے اسیطرح انواع
نعیم جنت جنکی خبر کتاب وسنت مین آئی ہے جیسے کہانا پینا حور قصور وغیرہ وہ بہی سب حق ہین



Marfat.com

بڑی عمدہ نعمت بہشت کی دیدار خدا ہے مسلمان اللہ پاک کو بہشت مین بے پردہ دیکھین گے اس
بحث سے کچھہ حاصل نہین کہ وہ دیدار جہت ومقابلہ سے ہوگا یا بے کیف وبے مثال ہوگا قال اللہ تعالیٰ
وللہ المثل الاعلیٰ ایمان کہتے ہین دل سے تصدیق کرنے یا رغبت لانے کو ہمراہ تصدیق زبانی
کے لکن تصدیق زبانی وقت ضرورت کے ساقط بہی ہوجاتی ہے الا من اکرہ وقلبہ مطمئن
بالایمان حضرت کے سب اصحاب عادل تہے اگر کسی سے اتفاقاً کوئی گناہ سرزد ہوگیا تہا تو تائب
ہوکر مغفور ہوگئے محدود ہوکر پاک صاف ٹہیر گئے وللہ الحمد نصوص متواترہ قرآن وحدیث
کی مدح صحابہ سے لبریز ہین قرآن مین آیا ہے کہ وہ باہم محبت ورحمت رکہتے تہے کفار پر سخت ودرشت
تہے سو جو کوئی یہہ جانے کہ صحابہ آپسمین دشمن اور بے الفت تہے تو وہ منکر ہے قرآن کا اور جس
کسیکو اونپر غصہ آوے اور دلمین اون سے کینہ وبغض رکہے تو قرآن مین اوسپر اطلاق کفر کا آیا ہے
لیغیظ بہم الکفار وہ تو حاملان وحی واخبار راویان قرآن وآثار تہے صحابہ کا جو کوئی منکر
ہے اوسکو ایمان لانا قرآن وحدیث وغیرہ ایمانیات متواترات پر ممکن نہین ہے نصوص وصحابہ
کے اجماع سے یہہ بات ثابت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ افضل صحابہ تہے پہر عمر فاروق سارے
اصحاب نے ابوبکر کو بہتر سمجھکر اون کی بیعت کی تہی پہر اونکے اشارہ سے عمر کو خلیفہ کیا تہا سب نے
افضلیت عمر پہ اجماع کیا ہے بعد عمر کے تین روز تک باہم صحابہ کے مشورہ رہا کہ کسکو خلیفہ کرین
آخر عثمان کو افضل جانکر اونکی خلافت پر اجماع کیا بیعت بجا لائے بعد عثمان کے سارے مہاجرین
وانصار نے جو مدینۂ منورہ مین موجود تہے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بیعت کی جس کسی شخص نے
علی مرتضیٰ سے جہگڑا اوٹہایا لڑا بہڑا وہ مخطی ہے لکن صحابہ کے ساتہہ بدگمان ہونا نہ چاہیے اونکے
جہگڑے قصون کو اچہے مطلب پر اوتارے ہمکو تو یہہ چاہیے کہ ہم ہر ایک صحابی سے عقیدت ومحبت
رکہین مالا بد منہ مین بعد اس سارے بیان کے اول سے تا آخر یہہ کہا ہے کہ یہہ عقائد مین
اہل حق کے انتہیٰ اتنی ترجمہ مین چند فقرات مناسب ہر مقام پر زیادہ ہوگئے ہین باقی بعینہ ترجمہ
اصل عبارت کا ہی کل عقائد کی گردآوری طریقۂ اہل سنت وجماعت پر رسالۂ فتح الباب مین کیگئی ہے

**امابعد** روز چہارشنبہ ۲۲ ذیقعدہ [illegible] کو میرا دوسرا پوتا امیر حسن خان پیدا ہوا ہی اوسکے لئے یہہ مینے رسالہ مختصر لکہاکہ وہ بعد عمر مکتب نشینی وارد و خوانی کے اسکو پڑہے سمجے گا انشاء اللہ تعالےٰ اس رسالہ مین بیان احوال موت اور احوال اموات کا قبور مین لکہا گیا ہے **قضیة المقدور علیٰ فتنة المقبور** اسکا نام رکہا گیا ہے یہہ سارا بیان ہی ترجمہ ہے رسالۂ قاضی ثناء اللہ متوفی ۱۲۲۵ھ کا جسکو اونہون نے کتاب شرح الصدور شیخ جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ سے اخذ کیا ہے کم و بیشی بعض مضامین کی اصل رسالہ پر جستہ جستہ کی گئی ہے باقی ترجمہ جون کا تون ہے کتب سنت مین آیا ہے کہ انصار رضی اللہ عنہم کی یہہ عادت تہی کہ جب اونمین کوئی بچہ پیدا ہوکر بولنے لگتا تو سارے احکام اسلام سے پہلے اوسکو یہی سوال جواب منکر نکیر کا سکہاتے تہے کہ شاید اگر عمر دراز نہ پاوے تو بعد کلمہ شہادت کے اتنا تو اوسے معلوم رہے سبحان اللہ ایک تو وہ لوگ تہے ایک اسوقت کے لوگ ہین کہ بوڑہے ہوگئے ہین نہ عقیدہ جانتے ہین نہ کوئی خصلت حمیدہ پہچانتے ہین موت کا یاد کرنا یا سوال جواب منکر نکیر کا سیکہنا کسکا حالانکہ موت ایک امر ضروری ہے ہرگز کسی تدبیر و حیلہ سے نہین ٹلتی ہے اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدة

| | | | |
|---|---|---|---|
| نزلنا ههنا ثم ارتحلنا | | كذا الدنيا نزول وارتحال | |
| يظن المرء في الدنيا خلودا | | خلود المرء في الدنيا محال | |

موت کے یاد کرنے مین صدہا فائدے دین دنیا کے ہین غفلت دور ہوتی ہے نعمت نعمت جراحت راحت نظر آنے لگتی ہے نزول برکات ہوتا ہے خوف خاتمہ سے حسن خاتمہ نصیب ہوتا ہے شوق دیدار الٰہی کا تہ دل سے اوٹہتا ہے مرنے کے ساتہہ ہی جان بندۂ مسلمان کی سامنے جان آفرین کے جاتی ہے رنج و غصۂ دار فانی سے چھوٹ کر عیش و آرام جاودانی کو پہونچ جاتی ہے

ختم اللہ لنا بالحسنی وما ذلک علیہ بعزیز

# باب آغاز موت کا

Marfat.com

حسن بصری کہتے ہین اللہ نے جب آدم اور ذریت آدم کو پیدا کیا تو فرشتون نے کہا زمین انکو گنجایش نکریگی فرمایا مینے انہین موت کو رکہا ہے کہا اب اونکو جینا گوارا نہوگا فرمایا اونکو طول امل دونگا رواہ ابن ابی شیبۃ مجاہد نے کہا کہ جب اللہ نے آدم کو زمین مین بہیجا فرمایا ابن للخراب ولِدُ للموت یعنی گہر بنا ویران ہونے کو جن مرنے کو رواہ احمد ف

| | |
|---|---|
| الا یا صاحب القصر المعلی | ستدفن عن قریب فی التراب |
| لہ ملک ینادی کل یوم | لدوا للموت وابنوا للخراب |

| | |
|---|---|
| چیست دنیا خاکدان کہنہ ویرانۂ | غصہ جائے محنت آبادی ملامت خانۂ |
| ہر لئیمی ناسزائے ترک دنیا کے کند | سرفرازی لید دریا دلے مردانۂ |

ف ابن مسعود نے کہا حضرت نے ایک خط مربع کہینچا پہر ایک اور خط اوسکے بیچمین اور ایک خط باہر نکلتا ہوا کہینچا پہر کچہہ خطوط چہوٹے چہوٹے طرف اوس خط درمیانی کے کہینچے اوسی طرف سے جسطرف وہ خط وسط تہا پہر فرمایا یہہ انسان ہے یہہ اوسکی اجل ہے یعنی موت جو اسکو گہیرے ہوئے ہے اور یہہ خط جو باہر نکلا ہوا ہے یہہ اوسکی امل ہے یعنی امید اور یہہ خطوط خرد اعراض ہین اگر یہہ خط اوس سے چوک گیا تو اوس خط نے نوچا اور اگر وہ خط چوک گیا تو اس خط نے اوسکو نوچا رواہ البخاری والترمذی صورت اون مجموع خطوط کی یون تہی۔

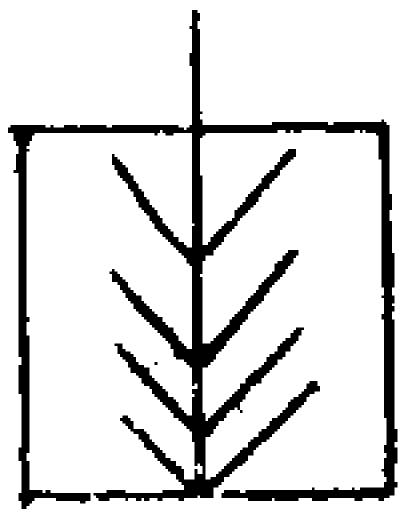

انس کا لفظ یہہ ہے کہ حضرت نے ایک خط یعنی لکیر کہینچ کر فرمایا یہہ انسان ہے اوسکے پاس ایک خط اور کہینچ کر کہا یہہ اوسکی اجل ہے ایک اور خط دورتر اوس سے کہینچکر فرمایا یہہ اوسکی امید ہے اس درمیان مین کہ وہ اس حال پر ہے ناگہان جو خط قریب تر ہے وہ آگیا یعنی موت رواہ البخاری والترمذی ابن عمر کہتے ہین حضرت نے میرے دونون کندہے پکڑکر فرمایا رہ تو دنیا مین جیسے کوئی غریب ہو یا مسافر ابن عمر کہا کرتے تہے جب تو شام کرے تو منتظر صبح کا مت رہ اور جب تو صبح کرے تو منتظر شام کا مت رہ اپنی صحت سے کچہہ اپنی بیماری کے لئے اور اپنی زندگی سے کچہہ اپنی موت کے لئے کچہ

Marfat.com

لیلہ اخرجہ البخاری ترمذی نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ گن اپنی جان کو قبر والون مین سے بریدہ کا لفظ یہہ ہے حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو کہ کیا مثال ہے اسکی اور اسکی اور دو کنکریان اوٹھا کر پہینکین صحابہ نے کہا اللہ و رسول داناتر ہین فرمایا یہہ اجل ہے یہہ امل ہے اخرجہ الترمذی ؏

| | | |
|---|---|---|
| بازی خور روزگار بودم ہمہ عمر | | از بخت امید دار بودم ہمہ عمر |
| بے مایہ بفکر سود ماندم ہمہ جا | | بے وعدہ در انتظار بودم ہمہ عمر |

حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے قطع عذر کر دیا اللہ نے اوس آدمی سے جسکی موت مین دیر کی یہانتک کہ وہ ساٹھہ برس کو پہونچا اخرجہ البخاری واللفظ لہ ترمذی کا لفظ یہہ ہے عمرین میری امت کی درمیان ساٹھہ سال کے ستر سال تک ہین اور ہین ایسے لوگ کم ہین جو ستر برس سے تجاوز کرتے ہین رزین کا لفظ یون ہے معترک منایا یعنی گرمی ہنگامہ مرگ درمیان ساٹھہ ستر کے ہے اور جسکی اجل مین اللہ نے دیر کی چالیس سال تک تو اوسکے عذر کو قطع کر دیا ؏

| | | |
|---|---|---|
| چہل سال عمر عزیزت گزشت | | مزاج تو از حال طفلی نگشت |
| اے کہ پنجاہ رفت و در خوابی | ؏ | مگر این پنج روز دریابی |

**ف** عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہین گزرے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مجہپر اور مین مٹی لگاتا تھا ایک دیوار کو جو نزگل کی تہی کہا اے عبداللہ یہہ کیا ہے مینے کہا اس دیوار کو درست کرتا ہون فرمایا الامر ایسر من ذلک دوسری روایت مین یہہ ہے ما اری الامر الا اعجل من ذلک یعنی موت اس سے بہی زیادہ شتاب تر و آسان تر ہے رواہ ابوداؤد والترمذی انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ سارا نفقہ و صرفہ اللہ کی راہ مین ہے مگر بنیاد کہ اوسمین کچہہ خیر نہین ہے اخرجہ الترمذی دوسرا لفظ نقدہ انصاری مین جسنے ایک اونچا قبہ بنایا تہا مرفوعاً یہہ ہے اما ان کل بناء وبال علی صاحبہ الا ما لا الا ما لا

Marfat.com

یعنی مالا بد منہ رواہ ابو داؤد یعنی سن رکھو کہ ہر بنیاد و بال ہے صاحب بنیاد پر مگر جسقدر کہ ضروری ہے حدیث قیس بن ابی حازم مین خباب بن الارت سے آیا ہے مسلمان اجر پاتا ہے ہر شئے مین جسکو خرچ کرتا ہے مگر وہ شئے جسکو اس مٹی مین ملاتا ہے اخرجہ الشیخان معلوم ہوا کہ جو مال عمارت مین صرف ہوتا ہے اوسکا کچھ اجر نزدیک اللہ کے نہین ہے پھر جو حاجت سے زیادہ بنایا ہے وہ آخرت مین وبال ہوگا اللھم غفرا ہ

| کار دنیا کسے تمام نہ کرد | ہر چہ گیرید مختصر گیرید |
|---|---|

## باب تمناے موت کا

مانگنا موت کا کسی رنج و مصیبت کی وجہ سے جائز نہین ہے صحیحین مین انس سے مرفوعاً آیا ہے تم آرزو موت کی کسی رنج کے سبب سے نکرو اگر ناچار ہو تو یون کہو اللھم احیینی ما کانت الحیاۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی تیسیر الوصول مین یہہ حدیث انس سے یون آئی ہے تمنا نکرے کوئی تم مین کا موت کی بسبب کسی ضرر کے جو اوسکو پہونچا ہے پھر اگر کرے تو یون کہے اللھم الخ اخرجہ الخمسۃ مشکوۃ مین کہا ہے یہہ حدیث متفق علیہ ہے روایت نسائی مین قیس بن ابی حازم سے آیا ہے کہ مین پاس خباب کے گیا اونہون نے پیٹ مین سات داغ لگائے تھے کہا اگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمین منع نہ کیا ہوتا کہ ہم موت مانگین تو مین موت مانگتا **ف** نہی مین تمناے موت سے بہت حدیثین آئی ہین فرمایا تمنا نکرے کوئی تم مین موت کی اگر نیکوکار ہے شاید نیکی زیادہ کرے اور جو بدکار ہے شاید توبہ کرے باز آئے بخاری مین ابوہریرہ سے مرفوعاً اسیطرح آیا ہے دوسرا لفظ ابوہریرہ کا مرفوعاً یون ہے تمنا نکرے کوئی شخص تم مین مرنے کی اور نہ دعا مانگے موت کی پہلے اس سے کہ اوسکو موت آوے اسلئے کہ وہ جب مر جاتا ہے تو اوسکی امید منقطع ہو جاتی ہے اور زیادہ نہین کرتی مومن کو عمر اوسکی مگر خیر رواہ مسلم ابوبکرہ کہتے ہین ایک مرد نے کہا اے رسول خدا بہتر آدمی کون ہے فرمایا جسکی عمر بڑی ہو اور اوسکا عمل نیک ہو

پوچھا بہتر آدمی کون ہے فرمایا جسکی عمر بڑی ہو اور اوسکا عمل بد ہو رواہ الترمذی واحمد
والحاکم یہہ حدیث صحیح ہے ابو ہریرہ کہتے ہین ایکمرد شہید ہوگیا تہا اوسکا بہائی بعد ایکسال
کے مرا طلحہ نے خواب مین بہشت کو دیکہا اوسکے بہائی کو اوس شہید سے آگے پایا اس خواب کو حضرت
سے کہا اور تعجب کیا فرمایا جو پیچہے مرا ہے کیا اوسنے ایک ماہ رمضان کے روزے نہین رکہے اور
ایک سال کی نماز نہین پڑہی ہے رواہ احمد یعنی یہہ کچہہ جگہہ تعجب کی نہین ہے **مسئلہ**
دین مین اگر خوف فتنہ کا ہو تو آرزو موت کی کرنا جائز ہے دعاے نبوی مین آیا ہے واذا اردت
بقوم فتنۃ فاقبضنی الیک غیر مفتون یہہ بہی فرمایا ہے کہ تم مین کوئی شخص آرزو موت
کی نکرے مگر اوسوقت کہ جب یہہ اعتماد ہو کہ عمل نیک کریگا جابر مرفوعاً کہتے ہین تم تمنا نکرو موت
کی ہول مطلع کا سخت ہے منجملہ سعادت کے ایک بات یہہ ہے کہ بندہ کی عمر بڑی ہو اللہ اوسکو
انابت و رجوع روزی کرے رواہ احمد مطلع بضم میم وتشدید طا و فتح لام اوسکو کہتے ہین کہ
اونچی جگہہ سے نیچی جگہہ کی طرف جہانکین ابو امامہ کہتے ہین ہم پاس حضرت کے بیٹھے ہمکو وعظ کیا
رقت دلائی سعد بن ابی وقاص خوب روئے کہا کاش مین مرجاتا حضرت نے فرمایا اے سعد تو
میرے پاس تمنا موت کی کرتا ہے تین بار یون ہی فرمایا پہر کہا اے سعد اگر تو واسطے جنت کے
پیدا کیا گیا ہے تو جتنی عمر تیری دراز ہوگی اور تیرا عمل نیک ہوگا وہ تیرے لئے بہتر ہے رواہ
احمد **ف** عبادہ بن صامت نے کہا حضرت نے فرمایا ہے جو کوئی دوست رکہتا ہے اللہ کی
ملاقات کو دوست رکہتا ہے اللہ اوسکی ملاقات کو اور جو کوئی مکروہ رکہتا ہے اللہ کی ملاقات
کو تو مکروہ رکہتا ہے اللہ اوسکی ملاقات کو عایشہ نے یا کسی اور بی بی نے کہا ہمتو موت کو مکروہ
رکہتے ہین فرمایا یہہ بات نہین ہے لکن جب مومن کو موت آتی ہے تو اوسکو بشارت دیجاتی ہے
اللہ کے رضوان و کرامت کی تب کوئی شے اوسکو زیادہ محبوب تر نہین ہوتی اوس چیز سے جو
اوسکے آگے ہے پس دوست رکہتا ہے اللہ کی ملاقات کو اور کافر کو جب موت آتی ہے تو بشارت
دیجاتا ہے اللہ کے عذاب و عقوبت کی تو کوئی شے مکروہ تر نہین ہوتی اوسکو اوس چیز سے

Marfat.com

جو آگے اوسکے ہے اور مکروہ رکھتا ہے وہ اللہ کی ملاقات کو اور اللہ اوسکی ملاقات کو یہہ حدیث متفق علیہ ہے ابو قتادہ کہتے تھے کہ حضرت پر ایک جنازہ گزرا فرمایا مستریح ہے یا مستراح منہ صحابہ نے کہا مستریح و مستراح منہ کیا ہے فرمایا بندہ مومن استراحت و آرام پاتا ہے تکلیف و ایذاے دنیا سے طرف رحمت خدا کے اور فاجر آدمی سے بندے اور شہر اور درخت و دواب راحت پاتے ہین متفق علیہ شاعر نے کہا ہے ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| | تو چنان زی کہ چو میری برہی | | نچنان گر تو بمیری برہند |

حافظ شیرازی کہتے ہین ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| | چنان بزی کہ اگر خاک رہ شوی کس را | | غبار خاطر از رہگذار ما نرسد |

کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| | یاد داری کہ وقت زادن تو | | ہمہ خندان بدند و تو گریان |
| | آنچنان زی کہ وقت مردن تو | | ہمہ گریان بوند و تو خندان |

| | |
|---|---|
| ولدتك امك یا ابن آدم باکیاً | والناس حولك یضحکون سرورا |
| فاجهد لنفسك ان تکون اذا بکوا | فی یوم موتك ضاحکا مسرورا |

ف قرآن پاک مین فرمایا ہے ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلهم کالذین آمنوا وعملوا الصالحات سواء محیاهم ومماتهم ساء ما یحکمون یعنی کیا ان بدکار لوگونکو یہہ خیال ہے کہ ہم اونکو برابر نیک کام والون کے کرینگے برابر ہے جینا مرنا اونکا کیا برا حکم لگاتے ہین مطلب یہہ ہوا کہ بدون اور نیکون کا مرنا یکسان نہین ہے بدلوگ جئین یا مرین اونکے جینے کی نہ کچھہ خوشی و فائدہ ہے نہ اونکے مرنے سے کچھہ رنج و نقصان ہے خوشی تو نیک لوگون کے جینے کی چاہئے اونہین کے مرنے کا رنج بھی کرے قوم موسیٰ علیہ السلام کے ستر ہزار فساق جب عذاب الٰہی سے ہلاک ہوگئے اور موسیٰ نے افسوس کیا تو اللہ نے اونکو فرمایا فلا تاس علی القوم الفاسقین یعنی انپر کچھہ افسوس نکر تم والون کے حق مین جو بڑے فاسق نابکار تھے قوم موسیٰ کو

Marfat.com

یہہ ارشاد کیا سا ریکو دار الفاسقین یعنی اب ہم تمکو فاسقون کے گہر دکہلائین گے حدیث
جابر مین آیا ہے کہ تین دن پہلے وفات سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یون فرمایا تہا نہ مرے
کوئی تمہارا مگر وہ نیک گمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کے رواہ مسلم معاذ بن جبل نے کہا حضرت
نے فرمایا ہے اگر تم کہو تو مین خبر دون تمکو اوس بات کی جو سب سے پہلے اللہ مومنونسے دن قیامت کو کہیگا اور جو بات سب سے
پہلے وہ اللہ سے کہین گے کہا ہان فرمایا اللہ ایمان والونسے کہیگا کیا تم میرا ملنا چاہتے تہے وہ کہین گے ہان اے رب فرماوے گا
کس لئے وہ کہین گے ہم امید رکہتے تہے تیری عفو و مغفرت کی اللہ کہیگا واجب ہوگئی میری مغفرت تمہارے
لئے رواہ فی شرح السنۃ وابو نعیم فی الحلیہ ایمان درمیان خوف و رجا کے ہوتا ہے
زندگی مین خوف کا غلبہ چاہئے مرتے دم امید قوی ہوجاوے حدیث مین آیا ہے انا عند
ظن عبدی بی مدار خاتمہ کا حسن و سوء ظن پر ہے انس نے کہا آئے حضرت پاس ایک جوان
کے وہ موت مین تہا فرمایا تو آپکو کیسا پاتا ہے کہا امید رکہتا ہون اللہ سے اور ڈرتا ہون
اپنے گناہون سے فرمایا جمع نہین ہوتین یہہ دونون باتین دلمین کسی بندہ کے ایسی جگہہ
مین مگر دیتا ہے اللہ اوسکو امید اوسکی اور امن بخشتا ہے خوف سے رواہ الترمذی
وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہین بہت
یاد کرتے رہو ہاذم لذات یعنی موت کو رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ موت کے
یاد رکہنے سے دنیا کی مصیبتین سہل و سبک پڑ جاتی ہین حرص و طمع عیاشی جاتی رہتی ہے
ابن مسعود کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے شرماؤ اللہ سے خوب کہا ہمتو اللہ سے خوب شرماتے ہین
الحمد للہ فرمایا یہہ بات نہین ہے جو کوئی اللہ سے شرمائے اوسکو چاہئے کہ وہ نگاہ رکہے سر کو اور
جو اوسنے یاد کیا ہے اور نگاہ رکہے پیٹ کو اور جو اوسنے جمع کیا ہے اور یاد کرے موت اور
بوسیدگی کو جو کوئی ارادہ کرے آخرت کا وہ ترک کردے زینت دنیا کو جسنے یہہ کام کیا وہ
اللہ سے خوب شرمایا رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب ف بیہقی نے
شعب الایمان مین ابن عمرو سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ موت تحفہ ہے مومن کا طیبی نے



Marfat.com

کہا ہے یہہ اسلئے کہ موت ایک ذریعہ ہے وصول کا طرف سعادات کبریٰ کے ایک وسیلہ ہے طرف حصول درجات علیا کے موت مومن کو نعیم ابدی تک پہونچا دیتی ہے ایک گہر سے طرف دوسرے گہر کے لیجاتی ہے اگرچہ ظاہر مین فنا و اضمحلال ہے لیکن حقیقت مین ولادت ثانی ہے ایک دروازہ ہے بہشت کا اگر موت نہوتی تو جنت کیونکر ملتی تحفہ کہتے ہین عمدہ میوے کو یہہ لفظ کبھی غیر فاکہہ مین بہی مستعمل ہوتا ہے مراد یہہ ہے کہ جو خیر نزدیک اللہ کے ہے اوس تک اسی موت سے پہونچنا ہوتا ہے بے مرے اللہ کا دیدار بہی نصیب نہین ہوتا

| | |
|---|---|
| بے فنای خود میسر نیست دیدار شما | میفروشد خویش را اول خریدار شما |

جابر و امام حسین و عایشہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ موت غنیمت ہے مومن کی ریحانہ ہے مومن کا ترجمہ یہہ ہے کہا حضرت نے فرمایا ہے مومن مرتا ہے عرق پیشانی سے رواہ الترمذی و ابن ماجۃ والنسائی یہہ کنایہ ہے اس بات سے کہ موت مین سختی ہوتی ہے تاکہ گناہوں سے صاف ہو جاوے یا درجے بلند ہون یا یہہ مطلب ہے کہ مرتے دم تک طلب حلال و ریاضت عبادت مین جد و کد کرتا رہتا ہے ابن سیرین نے کہا عرق جبین ایک علامت ہے جو وقت موت کے ظاہر ہوتی ہے یا یہہ مراد ہے کہ مومن پر کچہہ سختی نہین ہوتی مگر یہی پسینا نکلنا ما تہے سے عبید اللہ بن خالد کا لفظ مرفوعًا یون ہے موت ناگہان ایک پکڑ ہے غصے کی رواہ ابو داؤد یعنی یہہ ایک نشانی ہے اللہ کے غضب کی کہ اوسکو اتنا نچہوڑا کہ وہ آخرت کے لئے کچہہ تیاری کرتا تائب ہوتا شاید یہہ بات واسطے کافر کے ہے اسلئے کہ بیہقی نے شعب الایمان مین رزین نے اپنی کتاب مین یون روایت کیا ہے اخذۃ الاسف للکافر و رحمۃ للمومن یعنی مرگ مفاجات حق مین کافر کے غضب ہے حق مین مومن کے رحمت ہے واللہ الحمد ف بزرگوں نے کبہی شوق لقاء خدا مین تمنا موت کی بہی کی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقت وفات شریف کے فرمایا تہا الحقنی بالرفیق الاعلی یوسف علیہ السلام نے کہا تہا توفنی مسلما والحقنی بالصالحین حدیث ابو مالک اشعری مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا اے اللہ دوست کر دے موت کو اوس شخص کی

جو کوئی مجھکو تیرا رسول جانتا ہے رواہ الطبرانی مولوی رومؒ فرماتے ہین ؎

| | |
|---|---|
| من شوم عریان زتن او از خیال | تا خرامم در نہایات الوصال |

## فصل

قرطبی نے کہا حدیث مین آیا ہے کہ بعض انبیا رنے ملک الموت سے کہا کہ تو آنے سے پہلے کسی کو کیون نہین بہیجدیتا کہ لوگ ہوشیار ہوجاوین اوسنے کہا واللہ میرے آنے سے پہلے کئی چیزین آتی ہین اور آگاہ کرتی ہین بیماری بڑہنا یا تغیر کان آنکھ کا پہر بہی اگر بجے یاد نہین کرتا ہے اور تائب نہین ہوتا تو مین وقت مرگ کے پکار کر کہدیتا ہون کہ کیا مجہہ سے پہلے رسول بعد رسول کے اور نذیر بعد نذیر کے نہین آئے اب مین خود رسول و نذیر ہون پہرے بعد اب کوئی قاصد یا ڈرانیوالا نہین آویگا ؎

| | |
|---|---|
| موے سفید از اجل آرد پیام | پشت خم از مرگ بگوید سلام |

حدیث صحیح مین ابو ہریرہ سے آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا جسکو اللہ نے ساٹھہ برس کی عمر دی اوسکے لئے کوئی عذر باقی نہ چھوڑا عبد اللہ بن شخیرؓ نے مرفوعاً کہا ہے بنایا گیا ہے ابن آدم اور اوسکے پہلو مین ننانوے بلائین مہلک ہین اگر وہ بلائین اوس سے چوک گئین تو بڑہاپے مین پڑا مرتے دم تک رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب ۃ

## باب بیان مین خاتمہ نیک و بد کے

انس مرفوعاً کہتے ہین اللہ جس بندے سے ارادہ نیکی کا کرتا ہے تو مرنے سے پہلے اوس سے نیک کام کراتا ہے رواہ الترمذی والحاکم عمرو بن جموح کی روایت مین اتنا اور زیادہ آیا ہے یہانتک کہ ہمسایہ اوسکے راضی ہوتے ہین اوس سے رواہ احمد والحاکم معلوم ہوا کہ مرنے سے پہلے کوئی عمل صالح کرنا ہمسایہ کو راضی رکہنا موجب خاتمہ خیر کا ہے عائشہ کہتی ہین

حضرت نے فرمایا ہے جب اللہ تعالے ارادہ نیکی کا کرتا ہے تو ایک سال پہلے مرنے سے فرشتہ
بھیجتا ہے کہ وہ اوسکا کام محکم کر دے ایسی توفیق دے کہ وہ بہت اچھے وقت پر مرے سو
جب موت آتی ہے اور بندہ وہ چیز دیکھتا ہے جو اللہ نے اوسکے لیے تیار کر رکھی ہے تو
اوسکی جان ارادہ نکلنے کا کرتی ہے حرص سے اور وہ اللہ سے ملنے کو دوست رکھتا ہے
اور اللہ اوسکا ملنا چاہتا ہے اور جب اللہ کسی بندے سے ارادہ بدی کا کرتا ہے تو ایک
سال پہلے اوسکے مرنے سے ایک شیطان کو اوسپر مسلط فرما دیتا ہے تاکہ وہ اوسکو مرتے دم
تک گمراہ کرے اور وہ برے وقت مین مرے سو جب اوسکو موت آتی ہے اور جو عذاب
اللہ نے اوسکے لیے مہیا کر رکھا ہے اوسے دیکھتا ہے تو جان چھڑاتا ہے جان کا نکلنا مکروہ
رکھتا ہے اللہ سے ملنے کو ناخوش جانتا ہے اللہ بھی اوسکا ملنا نہین چاہتا ف بعض علما
نے کہا ہے اسباب خاتمہ بد کے چار ہین ایک سستی کرنا نماز مین دوسرے پینا شراب کا تیسرے
ایذا دینا مسلمانون کو چوتھے نافرمانی کرنا ماں باپ کی یہہ حدیث اوپر گزر چکی ہے کہ مومن عرق
پیشانی سے مرتا ہے رواہ الترمذی والحاکم وصححہ عن بریدۃ حضرت نے فرمایا وقت
مرنے کے اگر ماتھے سے پسینا بہی اور آنکھون سے آنسو نکلین اور پرہ بینی فراخ ہو جاوے تو
اوسپر اللہ کی رحمت اوترتی ہے اور اگر گلے سے آواز اونٹ گلو گرفتہ کیطرح نکلے اور رنگ
بدل جاوے اور دونون آنکھین بیٹھ جاوین تو یہہ اللہ کا عذاب ہے جو اوسپر اوترا
رواہ الترمذی عن سلمان الفارسی ابن مسعود مرفوعا کہتے ہین کوئی مسلمان نہین ہے
جس سے کوئی گناہ نہوا ہو عوض اوسکے رنج و سختی دنیا مین ہوتی ہے جو کچھ باقی رہجاتا ہے
سختی موت کی اوسکا بدلا ہے رواہ البیہقی ف موت کی سختی مومن و کافر دونون کو ہوتی
ہے مومن کے لئے رحمت ہے گناہ کا کفارہ ہے درجے بلند ہوتے ہین اور کافر کے لیے پہلی سختی
ہے جو اوسکو پہونچتی ہے کبھی یہہ بھی ہوتا ہے کہ کافر پر بسبب بعض اعمال نیک کے وقت مرگ
کے کہ آخر ایام دنیا ہے آسانی کیجاتی ہے یہہ مضمون حدیث ابن مسعود مین مذکور ہوا

Marfat.com

مرفوعاً آیا ہے وہب دینوری کا لفظ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مین کسیکو دنیا سے باہر نہین نکالتا اتنی بات ہے کہ جسکے حق مین رحمت کرنا چاہتا ہون بعوض ہر گناہ کے بیماری اور مصیبت گھر والون مین اور تنگی معاش و رزق کی کرتا ہون اسپر بھی اگر کچھہ گناہ اوسکے باقی رہ جاتے ہین تو مرتے وقت سختی کرتا ہون تاکہ گناہون سے پاک ہو کر مرے جیسا کہ دن ولادت کے تہا اور اگر اوسکے حق مین عذاب کرنا چاہتا ہون تو عوض ہر نیکی کے صحت بدن فراخی رزق راحت زندگانی و امن دیتا ہون اگر کچھہ حسنات مین سے باقی رہجاتا ہے تو موت کو اوسپر آسان کر دیتا ہون تاکہ ایسا مرے کہ اوسکے لیے کوئی نیکی بھی نہو جو اوسکو آگ سے پناہ دے مطلب یہہ ٹہیرا کہ سہولت مرگ کافر فاجر کی اور شدت مرگ مومن صالح کی کبھی بغرض مذکور ہوتی ہے حدیث جابر مین مرفوعاً آیا ہے عافیت والے دن قیامت کے جبکہ اہل بلا کو ثواب بلا دیا جاویگا یہہ تمنا کرینگے کہ کاش اونکی کہال دنیا مین مقراض سے کتری جاتی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب ۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| چہ خوش بروئی دل تنگ ما در وا کرد | | خدا دراز کند عمر زخم کاری ما | |

ابن ماجہ مین عایشہ سے مرفوعاً آیا ہے کہ مسلمان کو ہر چیز مین ثواب ملتا ہے یہانتک کہ اوس سختی مین جو وقت مرگ کے ہوتی ہے و للہ الحمد حسن بصری مرفوعاً کہتے ہین موت کی سختی بقدر تین سو ضرب تلوار کے ہوتی ہے رواہ ابن ابی الدنیا نیز علی مرتضی سے روایت کیا ہے کہ ہزار ضرب تیغ آسان تر مین موت سے اسیطرح انس سے مرفوعاً نزدیک خطیب کے بھی آیا ہے ہان شہید کو الم موت کا نہین ہوتا ہے مگر مثل کہجلانے کے ناخن سے اسکو طبرانی نے قتادہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے عایشہ کہتی ہین مجھکو کسی شخص پر سہولت موت کا رشک نہین آتا ہے جب سے کہ مینے شدت موت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے رواہ الترمذی والنسائی دوسرا لفظ یہہ ہے دیکھا مینے حضرت کو اور وہ موت مین تہے اونکے پاس ایک پیالہ پانی کا رکہا تہا اوسمین ہاتھہ ڈالکر چہرۂ مبارک پر پہیرتے پہر کہتے اللھم اعنی علی منکرات الموت

اوسکرات الموت رواہ الترمذی وابن ماجۃ ؛

## باب- آدمی مرتے دم کیا کہے اور اوسکے پاس کیا کہا جاۓ

سعد بن ابی وقاص کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے جسنے اپنے مرض مین چالیس بار لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کہا اگر اوس بیماری مین مرجاویگا تو شہید کا ثواب پاویگا اور اگر تندرست ہوجاویگا تو اوسکے گناہ بخشدیۓ جاوینگے رواہ الحاکم مروزی بکر بن عبد اللہ مزنی سے راوی ہین کہ جسکے پاس ملک الموت آیا اور وہ با وضو تھا تو اوسکو ثواب شہادت کا دیا جاتا ہے احمد وحاکم مرفوعاً کہتے ہین جسکا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہوگا وہ بہشت مین جاویگا رواہ ابو داؤد عن معاذ بن جبل ایضاً

| | |
|---|---|
| رفت ثواب وہان کلمۂ توحید بلب | کس ندیدہ است زگیتی سفرے بہتر ازین |

عثمان رضی اللہ عنہ کا لفظ یہہ ہے حضرت نے فرمایا جو مرا اور وہ جانتا ہے کہ لا الہ الا اللہ تو داخل ہوگا جنت مین رواہ مسلم ابو ذر کہتے ہین مین پاس حضرت کے گیا آپ ایک سفید کپڑا اوڑہے ہوۓ سوتے تھے پہر دوبارہ گیا جاگ اوٹھے تھے فرمایا نہین ہے کوئی بندہ جو کہے لا الہ الا اللہ پہر اسی کلمہ پر مرجاے مگر جائیگا جنت مین مینے کہا گو اوسنے زنا چوری کی ہو فرمایا گو زنا چوری کی ہو تینے کہا اگرچہ زانی وسارق ہو فرمایا اگرچہ زانی وسارق ہو تیسری بار کہا گو اوسنے زنا کیا ہو یا چوری کی ہے فرمایا ہان گو اوسنے زنا کیا یا چوری کی ہے گرچہ الٹی ہو ناک ابو ذر کی ابو ذر جب اس حدیث کو روایت کرتے تو کہتے وان رغم انف ابی ذر متفق علیہ مطلب یہہ ٹہرا کہ جس بندہ سے گناہ ہوگیا ہے تو وہ نا امید نہو جب بعد توبہ کے کلمہ گویا بولیگا یا سچے دل سے معتقد کلمہ کا ہوگا تو مغفور ہوکر بہشت مین جائیگا تخصیص زنا و چوری کا خاصکر اسلیے کیا کہ گناہ یا حق خدا کا ہے جیسے زنا یا حق عباد کا ہے جیسے چوری معلوم ہوا کہ کلمہ ہر طرح کے گناہون کو مٹا دیتا ہے خصوصاً جسوقت کہ موت اسی کلمہ پر آۓ اللہم ارزقنا

| | | | |
|---|---|---|---|
| برآید اشہد ان لا الٰہ الا اللہ | | | امید ہست دم مرگ از لب نواب |

حدیث عبادہ بن صامت بھی اسی کی مؤید ہے حضرت نے فرمایا ہے جسنے گواہی دی اس بات کی کہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان عیسیٰ عبد اللہ ورسولہ وابن امتہ وکلمتہ القاھا الیٰ مریم وروح منہ والجنۃ والنار حق تو داخل کریگا اوسکو اللہ جنت مین اوسکا عمل کیسا ہی کیون نہو متفق علیہ یعنی نیک یا بد تھوڑا یا بہت اقرار مین جنت و دوزخ کے اقرار ہے قیامت کا ف ابو سعید وابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے تم یاد دلاؤ اپنے مُردونکو لا الٰہ الا اللہ رواہ مسلم مراد مردہ سے اسجگہہ وہ ہے جو مرنے کو ہو رہا ہے اوسکی موت آگئی ہے ام سلمہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جب حاضر ہو تم پاس بیمار یا مردہ کے تو اچھی بات کہو فرشتے آمین کہتے ہین تمہاری بات پر رواہ مسلم حدیث ابو اوفیٰ مین آیا ہے کہ سامنے حضرت کے ایک لڑکے کو لا الٰہ الا اللہ یاد دلایا وہ نہ کہہ سکا یعنی بسبب نافرمانی والدین کے پھر جب اوسکی مان راضی ہوئی تو اوسنے یہہ کلمہ کہا حضرت نے فرمایا الحمد للہ الذی انقذہ بی من النار رواہ البیہقی فی شعب الایمان یعنی شکر ہے خدا کا کہ اللہ نے میرے سبب سے اوسکو آگ دوزخ سے بچادیا ابن عساکر عبد اللہ بن جعفر ی سے راوی ہین کہ ایک مردے سے کہا لا الٰہ الا اللہ کہہ اوسنے کہا مین نہین کہہ سکتا مین ایسی قوم کے پاس تھا جو مجھکو حکم کرتے ابو بکر و عمر کو برا کہنے کا انتہیٰ صحابہ پر جسکو غصہ آوے اوسپر قرآن مین اطلاق کفر کا آیا ہے چہ جائے صحابہ جو افضل اصحاب ہین اونکا برا کہنے والا اگر ایمان پر نہ مرے تو کچھہ بیگانہ تعجب کی نہین ہے ف

| | | | |
|---|---|---|---|
| طاعت معلوم واہل طاعت معلوم | | | دشنام بمذہبے کہ طاعت باشد |

حدیث عبد اللہ بن جعفر مین مرفوعا آیا ہے یاد دلاؤ اپنے مردونکو لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین کہا اے رسول خدا بھلا اگر زندون کو بھی سکھاوین تو کیسا ہی فرمایا بہت ہی خوب ہے رواہ ابن ماجۃ ۂ

Marfat.com

# فصل

معقل بن یسار مرفوعاً کہتے ہین پڑہو سورۂ یٰسٓ اپنے مردون پر رواہ احمد وابو داؤد و
ابن ماجۃ ابوالدردار کا لفظ یہ ہے کہ جس مردے کے سر پر یٰسٓ پڑہی جاتی ہے اللہ موت
کو اوسپر آسان کر دیتا ہے رواہ ابن ابی الدنیا والدیلمی شعبی نے کہا انصار نزدیک مردہ کے
سورۂ بقرہ پڑہا کرتے تھے رواہ ابن ابی شیبۃ جابر بن زید وقت حضور میت کے پڑہنا
سورہ رعد کا دوست رکھتے تھے اسلئے کہ اوس سے موت آسان ہوجاتی ہے لوگ سامنے
حضرت کے ایک ساعت پہلے مرنے سے کسی کے یہ دعا پڑہتے تھے اللھم اغفر لفلان بن
فلانۃ وبرد علیہ مضجعہ ووسع علیہ فی قبرہ واعطہ الراحۃ بعد الموت والحقہ
بنبیہ وتول نفسہ وصعد روحہ فی ارواح الصالحین واجمع بیننا وبینہ فی
دار یبقی فیہا الصحۃ واذھب عنا النصب واللغوب پہر حضرت پر درود بہیجتے اور اس
دعا کو مکرر پڑہتے رہتے یہانتک کہ روح قبض ہووے معنی یہ ہوئے کہ اے اللہ بخشدے گناہ
فلان شخص پسر فلان عورت کو اور اس جگہہ پر نام اوس آدمی کا لیتے مثلاً یون کہتے کہ اے اللہ
بخشدے تو صدیق حسن ابن فلانہ کو اور ٹہنڈا کردے اوسکی خوابگاہ کو اور کشادگی دے اوسکی
قبر مین اور آرام دے اوسکو بعد موت کے اور ملا اوسکو اپنے رسول مقبول سے اور کارساز
ہو اوسکی ذات کا اور پہونچا اوسکی روح کو ارواح صلحا مین اور جمع کر ہمکو اور اوسکو اوس گھر
مین جسمین صحت باقی رہتی ہے یعنی ہم اور وہ بہشت مین یکجا فراہم ہون اور دور کر ہم سے رنج
ومشقت کو یہ الفاظ اس دعا کے کیا خوب ہین اگر کوئی مسلمان یاد کرے اور وقت پر عمل مین لاوے
ام سلمہ کہتی ہین نزدیک محتضر کے یون کہنا چاہئے سلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین
رواہ ابن ابی شیبۃ حضرت نے فرمایا فرشتے نزدیک مردے کے آکر آمین کہتے ہین اوسپر جو کچھ کہ اہل
میت کے اپنے مونہہ سے نکالتے ہین پہر فرمایا اللھم ارفع درجتہ فی المھدیین واخلفہ

Marfat.com

فی عقبہ فی الغابرین واغفرلنا ولہ یوم الدین رواہ الطبرانی معلوم ہوا کہ یہہ دعا بہی قبل نکلنے جان کے تہی وہ دعائین اور ہین جو نماز جنازہ مین پڑہی جاتی ہین *

# باب

## ملک الموت اور اونکے مددگارونکا حال کیاہی

ابن عباس نے کہا جب اللہ نے ابراہیم کو اپنا خلیل کیا ملک الموت نے اذن چاہا کہ مین جا کر ابراہیم کو بشارت دون اذن ہوا اونہون نے آکر خوشخبری سنائی ابراہیم نے حمد خدا کی پہر کہا اے ملک الموت تم ارواح کافرونکی کسطرح پر قبض کرتے ہو کہا تم نہین دیکہہ سکتے کہا مین دیکہہ سکونگا کہا اچہا میری طرف سے منہہ پہیر و منہہ پہیر کر جو دیکہا تو ایک کالا آدمی جسکا سر آسمان تک ہے نظر آیا اوسکے منہہ سے آگ کے شعلے نکلتے تہے جو بال بدن پر تہا وہ بصورت ایک مرد کے تہا جسکے دہان اور ہر مسام سے لپٹ آگ کی نکلتی تہی ابراہیم علیہ السلام بیہوش ہو گئے جب افاقہ ہوا تو ملک الموت کو اصلی صورت پر دیکہکر کہا اے ملک الموت اگر کافر کو کچہہ رنج و بلا نہو تو یہی تمہارا دیکہنا اوسکو کفایت کرتا ہے پہر کہا بہلا مجہے دکہاؤ کہ روح مومن کی کسطرح نکالتے ہو کہا اچہا منہہ پہیر و منہہ پہیر کر جو دیکہا تو ایک جوان نہایت حسین وجمیل وخوشبودار اچہے سفید کپڑے پاکیزہ پہنے ہوئے پایا کہا اے ملک الموت مسلمان کو اگر مرتے دم کچہہ راحت وکرامت نہو تو یہی تمہاری صورت دیکہنا اوسکو کافی ہے رواہ ابن ابی الدنیا ابن ابی حاتم زہیر بن محمد سے اور ابن ابی الدنیا کعب احبار سے مرفوعاً راوی ہین کہ حضرت سے پوچہا ملک الموت تو ایک ہے مگر لوگ صفون مین لڑائیونکی جو مشرق مغرب مین یا درمیان لوگون کے مرتے ہین فرمایا اللہ پاک نے ساری دنیا کو واسطے ملک الموت کے یکجا جمع کر دیا ہے جسطرح کہ سامنے کسی شخص کے تم مین سے ایک طشت رکہا ہو تعمر کا لفظ یہہ ہے کہ ملک الموت کسی انسان کی اجل کو نہین جانتا جب تک کہ حکم قبض روح کا نہین ہوتا ہے رواہ احمد ابن جریج نے کہا ملک الموت کو حکم ہوتا ہے کہ فلان فلان شخص کو

فلان وقت قبض کر۔ رواہ ابن ابی الدنیا مجاہد نے کہا تمام روے زمین نزدیک ملک الموت
کے طشت کی طرح پر ہے جس جگہہ سے چاہتا ہے اوٹھا لیتا ہے اوسکے پیشکار مددگار ہین جو
جان قبض کرتے ہین پہر اونسے ملک الموت لے لیتا ہے رواہ ابو نعیم ابن عباس کہتے ہین ہمراہ
ملک الموت کے فرشتے رحمت اور عذاب کے رہتے ہین وہ جان پاک کو قبض کرکے سپرد ملائکہ رحمت
کے کر دیتا ہے جان خبیث کو نکالکر حوالہ ملائکہ عذاب کے کرتا ہے رواہ جویبر فی تفسیرہ
وہ فرشتے اعوان ملک الموت کہلاتے ہین روح کو اون سے ملک الموت لے لیتا ہے یہی قول ہے
نخعی کا ابن وہب نے کہا جو فرشتے ہمراہ آدمیون کے رہتے ہین وہی اوسکی اجل کو لکھتے ہین وہی روح
کو قبض کرکے ملک الموت کو سونپ دیتے ہین ملک الموت او نکا رئیس ہے حارث بن خزرج نے کہا
حضرت نے ملک الموت کو نزدیک سر ایک مرد انصاری کے دیکھکر فرمایا اے ملک الموت ہمارے اس
دوست کے ساتھہ رفق و مہربانی کر کہ یہہ مسلمان ہے اوسنے کہا تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خوش ہو کہ مین ہر مسلمان کے ساتھہ نرمی و مہربانی کرتا ہون اور شن رکھو کہ جب مین روح ابن آدم
کو قبض کرتا ہون اور گہر والے رونے لگتے ہین تو مین دروازہ گہر پر کہڑا ہو کر اونسے یہہ بات
کہتا ہون اور وہ روح میرے پاس ہوتی ہے کہ اے رونے والو قسم ہے خدا کی مینے اوسپر کچھہ
ظلم نہین کیا ہے نہ اوسکی موت مین جلدی و شتابی کی ہے مجھکو اوسکی جان نکالنے مین کوئی گناہ
نہین ہے تم اگر حکم خدا پر راضی رہوگے ثواب پاؤگے اور اگر ناخوش ہوگے گنہگار رہوگے بیشک
مجھکو تمہارے پاس پہر آنا ہے ہوشیار رہو کوئی گہر نہین ہے اجاڑ مگر الکن مین اوپر متوجہہ
رہتا ہون رات دن تاکہ ہر چھوٹے بڑے کو پہچانتا رہون اون سے جی زیادہ تر قسم ہے خدا
کی اگر مین چاہون کہ ایک پشہ کی جان قبض کرون تو نہین کرسکتا جب تک کہ خدا اذن نہ دے
رواہ الطبرانی وابن مندہ قرآن شریف مین فرمایا ہے وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ
کتابا مؤجلا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہا ہے کہ ملک الموت اوقات نماز مین لوگون پر متوجہ
ہوتا ہے جب وقت موت کا آتا ہے تو اوس شخص پر جو نماز پنجگانہ کی محافظت رکھتا تھا متوجہ ہوکر

Marfat.com

شیاطین کو اوس شخص سے دور کرتا ہے اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تلقین کرتا ہے
حدیث ابی امامہ مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے قبض کرنا ارواح کا سپرد ملک الموت
کے کیا ہے مگر ارواح شہداء بحر کہ اونکو خود قبض کرتا ہے یعنی جو لوگ واسطے حج وعمرہ کے جہاز پر
سوار ہوتے ہین اور دریا مین ڈوب کر مرجاتے ہین اونکی روح بلا واسطہ ملک الموت قبض کیجاتی
ہے خود اللہ پاک متکفل قبض ہوتا ہے زہے سعادت ف

| عمر بگذشت بحر دمی اگر روز پسین | ختم بر دولت دیدار شود باکے نیست |
|---|---|

## فصل

حدیث مرفوع اور موقوف مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا شب نصف شعبان مین جو لوگ اوس
سال مین مرنے والے ہین اونکے نام لکھے جاتے ہین کوئی شخص نکاح کرتا ہے کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے
حالانکہ اوسکا نام اموات مین ہوتا ہے ملک الموت کو وحی کیجاتی ہے کہ اس سال مین فلان لوگ
مرینگے تم اونکی روح قبض کرو عقبہ بن عامر کہتے ہین سب سے پہلے جو آدمی کی موت کو معلوم کرلیتا ہے
فرشتہ حافظ اوسکا ہے جو عمل اوسکا آسمان پر لیجاتا ہے اور رزق اوسکا لاتا ہے جب رزق
خارج ہوا اور نہ ملا تو جان لیتا ہے کہ وہ مریگا رواہ الحاکم فی المستدرک ۔

# باب

## کیفیت موت مومن وکافر کی کیا ہے

براء بن عازب کہتے ہین حضرت نے جنازہ پر ایک مرد انصاری کے دو تین بار استعیذ باللہ
من عذاب القبر کہکر فرمایا بندہ مومن کے لئے وقت موت کے آسمان سے فرشتے اوترتے ہین
خوش رو گویا اونکے چہرہ سورج کیطرح ہین اونکے ہمراہ کفن وخوشبو جنت کا ہوتا ہے اوسکے اردگرد
حد نگاہ تک بیٹھتے ہین ملک الموت آکر پاس اوسکے سر کے بیٹھتا ہے کہتا ہے اے نفس مطمئنہ یعنی

Marfat.com

آرمیدہ بنکر خدا اکی طرف مغفرت و رضوان خدا کے اوسوقت اوسکی جان یون نکلتی ہے جیسے بوند پانی
کی مشک سے ٹپک پڑے یعنی بآسانی ملک الموت اوسکو لے لیتا ہے پلک مارنے مین اوس سے وہ
فرشتے لے لیتے ہین جو گرد اوسکے بیٹھے تھے اور اوس کفن و خوشبو مین رکھ لیتے ہین اوس
جان سے عمدہ مشک کی خوشبو آتی ہے پھر اوسکو آسمان پر لیجاتے ہین جس گروہ ملائکہ پر اون کا
گذر ہوتا ہے وہ کہتے ہین یہ کیا اچھی روح پاک ہے اور اوسکا نام کمال تعظیم سے لیتے ہین کہ
یہ فلان بن فلان ہے یہانتک کہ آسمان پر پہونچکر دروازے آسمان کے کھلواتے ہین دروازے
کھولکر وہان کے فرشتے اوس روح کی مشایعت کرتے ہین ہر آسمان کے مقرب فرشتے دوسرے
آسمان تک پہونچا دیتے ہین جب وہ روح ساتوین آسمان پر پہونچتی ہے اللہ تعالے فرماتا ہے
لکھو نام اس میرے بندے کا علیین مین اور لیجاؤ اسکو طرف زمین کے کیونکہ مینے اسکو زمین سے
پیدا کیا ہے زمین مین ہی اوسکو پھیرونگا پھر زمین سے اوسکو نکالونگا چنانچہ اوسکی روح کو
لاکر بدن مین داخل کرتے ہین پھر دو فرشتے آکر اوسکو اوٹھا بٹھاتے ہین کہتے ہین تیرا رب کون ہے
وہ کہتا ہے اللہ ہے کہتے ہین تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے اسلام ہے کہتے ہین یہ کون شخص تھا
جو تمہارے درمیان بھیجا گیا تھا وہ کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے کہتے ہین
تونے کیونکر جانا وہ کہتا ہے مین نے اللہ کی کتاب پڑہی اوسپر ایمان لایا اوسکی تصدیق کی
تب ایک پکارنیوالا آسمان سے پکارتا ہے کہ میرے بندہ نے سچ کہا فرش کرو اوسکے لیے جنت کا
پہناؤ اوسکو جنت سے کھولو اوسکے لئے دروازہ طرف جنت کے پھر اوسکو خوشبو اور اچھی ہوا
جنت کی آتی رہتی ہے قبر اوسکی کشادہ کردیجاتی ہے جہانتک کہ اوسکی نگاہ جاوے اور اوسکے پاس
ایک آدمی خوشرو پاکیزہ لباس خوشبودار آکر کہتا ہے تو خوش رہ اوس چیز سے جو اللہ نے تیرے
لئے آسان کردی ہے یہ تیرا وہ دن ہے جسکا وعدہ تجھ سے کیا گیا تھا وہ کہتا ہے تو کون
ہے تیری صورت خوشی و خوبی لاتی ہے وہ کہتا ہے مین تیرا عمل نیک ہون وہ کہتا ہے اے
اللہ قیامت قائم کر کہ مین پاس اپنے اہل و مال کے جاؤن اسیطرح پاس بندہ کافر کے وقت مرگ

ملائکہ سیاہ رو آتے ہین مسوح یعنی پوشاک آتشی آہنی لاتے ہین اوسکی حد نگاہ تک بیٹھتے ہین
ملک الموت آکر نزدیک سر کے بیٹھکر کہتا ہے نکل اے روح ناپاک طرف غضب خدا کے وہ روح بدن
مین متفرق ہو جاتی ہے اوسکو کھینچکر نکالتا ہے جسطرح کوئی کسی سیخ کو ریشم سے کھینچے ملائکہ عذاب
پل بہر اوسکو ہاتھ مین ملک الموت کے نہین چھوڑتے یہانتک کہ اوس مسوح مین لپیٹتے ہین اوس
جان سے بہت بری بو مردار کیسی نکلتی ہے اوسکو آسمان پر لیجاتے ہین جب جماعت ملائکہ پر گزر
ہوتا ہے وہ کہتے ہین کہ یہہ کیسی ناپاک روح ہے کہتے ہین فلان بن فلان ہے برا سا برا نام جو دنیا مین
اوسکا تہا وہ لیتے ہین اور اسکے لئے دروازے آسمان کے نہین کہلتے حضرت نے یہہ آیت پڑہی
لا تفتح لهم ابواب السماء اوسکو وہان سے نیچے ڈالدیتے ہین حضرت نے یہہ آیت پڑہی فکانما
خر من السماء فتخطفه الطیر او تهوی به الریح فی مکان سحیق وہ روح اوسکے بدن مین پہیر جاتی
ہے دو فرشتے آکر اوسکو اوٹہا بٹہلاتے ہین وہی تینون سوال اوس سے کرتے ہین وہ ہر بار یہی کہتا
ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا تب آسمان سے ایک پکارنیوالا پکار کر کہتا ہے کہ یہہ جھوٹا ہے اسکے لئے
آگ کا فرش کرو آگ کا کپڑا پہناؤ ایک دروازہ طرف دوزخ کے کہولدو اوس دروازے سے
گرمی اور ہوا ئے زہر آلود دوزخ کی آتی ہے قبر کو اوسپر تنگ کردیا جاتا ہے پسلیان ہڈیان سینہ
کی درہم برہم ہو جاتی ہین ایک مرد بدشکل بدپارچہ بدبودار آکر کہتا ہے تجھکو بشارت ہو اوس چیز
کی جو تجھکو ناخوش کرے یہہ تیرا وہ دن ہے جسکا وعدہ تجھہ سے کیا گیا تہا وہ کہتا ہے تو کون ہے
کہ تیری صورت سے بدی و ناخوشی آتی ہے یہہ کہتا ہے مین تیرا عمل بد ہون وہ کہتا ہے اے رب
قیامت قائم نکر رواہ احمد و ابو داؤد وغیرهما بطرق صحیحة ہاہ ہاہ ایک کلمہ ہے جسکو متحیر
آدمی کہتا ہے یہہ حدیث بالفاظ کم و بیش مشکوٰۃ شریف مین بہی آئی ہے **ف** اصل رسالہ مین
اسجگہہ ایک روایت مرفوع تمیم داری سے بہت طول طویل حال مین کیفیت قبض ارواح اولیاء
و اعداء خدا کی لکھی ہے طرف ابو یعلی و ابن ابی الدنیا کی منسوب کی ہے جو کہ اوسکی سند پر اطلاع نہین
ہے اسلئے اوسکو چھوڑکر چند حدیث دیگر کا اسجگہہ ترجمہ کیا جاتا ہے انس نے کہا حضرت نے فرمایا ہے

Marfat.com

بندہ جب قبر مین رکہا جاتا ہے اور اوسکے ہمراہی واپس پہرتے ہین تو وہ آواز انکے جوتون کی سنتا ہے دو فرشتے اوسکے پاس آکر اوسکو اوٹہا بٹہالتے ہین کہتے ہین تو کیا کہتا ہے حق مین اس مرد کے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مومن جواب دیتا ہے کہ مین گواہ ہون اس بات کا کہ وہ اللہ کے بندے و رسول ہین اوس سے کہا جاتا ہے دیکھ طرف اپنے ٹہکانے کے آگ سے بدل دیا اللہ نے تجکو عوض اوسکے ٹہکانا جنت سے وہ دونون کو دیکہتا ہے رہا منافق و کافر اوس سے جب یون کہا جاتا ہے کہ تو اس مرد کے حق مین کیا کہتا ہے تو وہ یہہ جواب دیتا ہے کہ مین وہی بات کہتا تہا جو لوگ کہتے تہے اوس سے کہتے ہین لا دریت ولا تلیت یعنی تو نے نہ کچہہ سمجہا نہ کچہہ پڑہا پہر ایک آلہ آہنی سے اوسکو ایک ضرب لگاتے ہین اوسکی چیخ کو ہر قریب سنتا ہے سوا ثقلین یعنی جن وانس کے متفق علیہ واللفظ للبخاری ابن عمر کا لفظ مرفوع یون ہے جب کوئی تم مین کا مر جاتا ہے تو صبح وشام اوسکو ٹہکانا اوسکا دکہایا جاتا ہے اگر بہشتی ہے تو بہشت سے اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ سے اوس سے کہتے ہین یہہ ہے ٹہکانا تیرا جب تک کہ تجکو اللہ دن قیامت کے اوٹہائے متفق علیہ ایک یہودن پاس عایشہ کے آئی اوسنے ذکر عذاب قبر کا کیا کہا اے عایشہ اللہ تجکو عذاب قبر سے بچا دے عایشہ نے حضرت سے پوچہا فرمایا ہان عذاب قبر کا حق ہے عایشہ کہتی ہین نہ دیکہا مینے حضرت کو پہر کہ کوئی نماز پڑہی ہو مگر اللہ سے پناہ مانگی عذاب قبر سے متفق علیہ ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین جب مردہ قبر مین رکہا جاتا ہے دو فرشتے کالے نیلی آنکہون کے آتے ہین ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہین وہ دونون اوس مردہ سے پوچہتے ہین کہ تو حق مین اس شخص کے کیا کہتا ہے وہ جواب دیتا ہے کہ وہ اللہ کے بندے اور رسول ہین اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً عبدہ ورسولہ وہ دونون کہتے ہین ہم جانتے ہین کہ تو یہی بات کہتا تہا پہر اوسکی قبر کو کشادہ کر دیتے ہین ستر در ستر پہر اوسکو روشن کر دیتے ہین پہر اوس سے کہتے ہین سو رہ وہ کہتا ہے مین اپنے گہر والون کے پاس جا کر خبر کرون کہتے ہین سو جیسے عروس سوتی ہے جسکو نہ جگا دے مگر احب اہل اوسکا یہانتک کہ اوٹہا دے اوسکو اللہ اوسکی خوابگاہ

Marfat.com

اور اگر مردہ منافق ہوتا ہے تو کہتا ہے مینے سنا لوگوں کو کچھ کہتے تھے مینے بھی ویسا ہی کہا وہ
کہتے ہین ہمین معلوم ہے کہ تو اوسیطرح کہتا تھا پھر زمین سے کہا جاتا ہے دبوچ لے اوسکو وہ
اوسکو دبوچ لیتی ہے پسلیان درہم برہم ہوجاتی ہین وہ ہمیشہ قبر مین معذب رہتا ہے یہانتک
کہ اوٹھاوے اوسکو اللہ اوسکی خوابگاہ سے رواہ الترمذی حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا
ہے جب مردہ قبر مین جاتا ہے تو اوسکو قبر مین بٹھاتے ہین بے خوف و بے فتنہ پھر اوس سے کہا جاتا
ہے تو کس کام مین تھا وہ کہتا ہے مین اسلام مین تھا کہتے ہین یہہ کون مرد ہے وہ کہتا ہی محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جو ہمارے پاس طرف سے اللہ کے کھلی نشانیان لائے
تھے ہمنے اونکی تصدیق کی تھی کہتے ہین تو نے اللہ کو دیکھا ہے وہ کہتا ہے کسیکو یہہ لایق نہین
ہے کہ اللہ کو دیکھے تب ایک روزن طرف آگ کے کھولدیتے ہین وہ اودہر دیکھتا ہے کہ بعض
آگ بعض کو توڑے ڈالتی ہے اوس سے کہتے ہین دیکھہ اسکو اللہ نے تجھکو اس آگ سے بچا دیا
پھر ایک روزن طرف جنت کے کھولدیتے ہین وہ اوسکی خوبی و بہار کو دیکھتا ہے اوس سے کہتے
ہین کہ یہہ تیری جگہہ ہے تو یقین پر تھا یقین پر مرا یقین پر اوٹھیگا انشاء اللہ تعالے اور بیٹھتا ہے
مرد بد اپنی قبر مین ڈرا ہوا گرفتار فتنہ اوس سے کہا جاتا ہے تو کس دہندے مین تھا وہ کہتا ہے
مین نہین جانتا کہتے ہین یہہ کون مرد ہے وہ جواب دیتا ہے مینے لوگون کو سنا کچھہ کہتے تھے
مینے بھی وہی کہا تب اوسکے لئے ایک روزن طرف جنت کے کھولدیتے ہین وہ جنت کی بہار دیکھتا
ہے اوس سے کہتے ہین دیکھہ اسکو اللہ نے اسکو تجھہ سے پھیر دیا پھر ایک روزن طرف دوزخ کے
کھولدیتے ہین وہ دیکھتا ہے کہ ایک آگ دوسری آگ کو توڑے ڈالتی ہے کہتے ہین یہہ تیرا ٹھکانا
ہے تو شک پر تھا شک ہی پر مرا شک ہی پر اوٹھیگا انشاء اللہ تعالے رواہ ابن ماجۃ **ف**
قرآن پاک اور حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین احوال مومنین کامل اور احوال
منافقین اور احوال کفار کا مذکور ہے مگر احوال متوسط فاسقون کا ذکر کمتر آیا ہے قیاس کرنے سے
معلوم ہوتا ہے دو طرح پر ایک یہہ کہ حضرت کے وقت مین سارے صحابہ مومن کامل تھے یا کفار

یا منافق دوسرے یہہ کہ احوال متوسطون کا بہت مختلف ہے بنظر قلت و کثرت جرائم و قوت و
ضعف ایمان کے قرآن پاک مین تین طرح کے آدمی بیان کئے ہین ایک ظالم لنفسہ دوسرے
مقتصد تیسرے سابق بالخیرات سو اول و دوم تو اعلےٰ و اوسط درجے کے ہین قسم سوم ادنیٰ درجے
کے ہین لکن اونکے لئے بھی امید مغفرت کی ہے بصورت عدم وقوع شرک کے ف ابن عمر نے کہا کہ
بندہ جب راہ خدا مین مارا جاتا ہے تو اول قطرہ خون کا جو زمین پر گرتا ہے سارے گناہ اوسکے
بخشدئے جاتے ہین بہشت سے کپڑا لا کر اوسکی جان کو اوسمین رکھتے ہین اور ایک جسد بہشتی
اوسکو دیتے ہین الحدیث رواہ الطبرانی وعبد بن حمید بسند رجالہ ثقات ابن مبارک نے
کہا روح مومن کی جب عرش تک پہونچتی ہے تو نیچے سے عرش کے اوسکے لئے رقعہ نکالکر مہر
لگا کر رکھہ چھوڑتے ہین یعنی واسطے نجات کے دن قیامت کو علیین کہتے ہین زیر عرش کو
ان کتاب الابرار لفی علیین روح کافر کو جب آسمان پر لیجاتے ہین تو آسمان اوسکو قبول نہین
کرتا ہے زمین پر ڈالدیتے ہین زمین بھی اوسکو قبول نہین کرتی ہے ساتوین زمین کے نیچے
گرا کر سجین تک لیجاتے ہین پھر اوسکے لئے رقعہ نکالکر مہر لگا کر نیچے حد ابلیس کے رکھدیتے ہین
وہ جگہہ ابلیس کی مہر واسطے حساب کے ان کتاب الفجار لفی سجین قاموس مین کہا ہے سجین ایک جنگل ہے جہنم مین
یا زیر زمین ہفتم ف یزید بن سخبرہ کہتے ہین نہین مرتا کوئی شخص مگر دکہائی جاتی ہین اوسکو صورت
مثالی اوسکے ہمنشینون کی اگر اہل لہو سے ہے تو صورت اہل لہو کی اور اگر اہل ذکر سے ہے
تو صورت اہل ذکر کی رواہ ابن ابی الدنیا وابن ابی شیبۃ ابی موسیٰ نے حضرت سے پوچھا
پہچان بندے کی لوگون سے کسوقت منقطع ہوتی ہے فرمایا جبکہ ملک الموت اور ملائکہ کو دیکھتا
ہے رواہ ابن ماجۃ ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین کہ قبول کرتا ہے اللہ توبہ اپنے بندے کی جبتک
کہ جان اوسکی قریب موت کے پہونچے رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ ۰

Marfat.com

## فصل

روح میت مومن کی ارواح دیگر مومنین سے ملاقات کرتی ہے ابو ایوب انصاری مرفوعاً کہتے ہین روح مسلمان کی جب قبض کرلیجاتی ہے تو اہل رحمت بندگان خدا مین سے اوسکی ملاقات کرتے ہین جسطرح دنیا مین کسی آنیوالے سے ملاقات کیجاتی ہے آپسمین کہتے ہین ذرا اس اپنے یار کو فرصت دو کہ آرام لے وہ کمال رنج و شدت مین تہا پہر اوس سے پوچھتے ہین کہ فلان و فلان کیا کرتا ہے جب وہ یہہ کہتا ہے کہ وہ تو مجہہ سے پہلے مرچکا ہے تو افسوس کرتے ہین انا للہ الخ کہتے ہین پہر یہہ کہتے ہین کہ اوسکو طرف ہاویہ یعنی دوزخ کے لیگئے رواہ الطبرانی فی الاوسط یعنی جب تو وہ اگر ہم سے نہین ملا اگر بخشا جاتا تو ہم سے اوسکی ملاقات ہوتی تیسہ بہی حضرت نے فرمایا ہے کہ حال تمہارے اعمال کا تمہارے اقربا و قوم سے جو پہلے مرچکے ہین کہا جاتا ہے یعنی اون سے جو اہل خیر ہین سو اگر عمل نیک ہوئے تو وہ خوش ہوتے ہین اور کہتے ہین اے اللہ یہہ تیرا فضل ہے تو اپنی نعمت اوسپر پوری کر اور مار اوسکو ایسے ہی اعمال پر اور اگر عمل برا ہے تو کہتے ہین کہ اے اللہ تو اوسکو توفیق عمل نیک کی دے تاکہ تو اوس سے راضی ہو اور قریب کر اوسکو آپ سے ف ملاقات کرنا مردون کا جو پہلے مرچکے ہین اور خوش ہونا اونکا ملاقات مردہ حال سے اور استقبال کرنا بیٹے کا جو پہلے مرا ہے باپ کو جسطرح کہ کسی غائب کا استقبال کرتے ہین احادیث مین آیا ہے ؛

## فصل

ابو سعید خدری نے مرفوعاً کہا ہے کہ مردہ پہچانتا ہے اوسکو جو مردہ کو نہلاتا کفن پہناتا اوٹہاتا قبر مین اوتارتا ہے رواہ احمد والطبرانی بکر بن عبد اللہ مزنی بلاغا مرفوعاً کہتے ہین جو کچہہ پاس میت کے کہا جاتا ہے میت اوسکو جانتا ہے اگر بات کرسکتا تو نوحہ وغیرہ سے منع کرتا رواہ



Marfat.com

ابن ابی الدنیا ایک عورت مسجد مین جھاڑو دیا کرتی تھی وہ مرگئی حضرت کو معلوم نہوا جب اوسکی
قبر پر گزرے تو نماز جنازہ پڑہی پہر اوس سے خطاب کرکے فرمایا تونے کس عمل کو بہتر پایا لوگون نے
کہا اے رسول خدا کیا یہہ سنتی ہے فرمایا تم اس سے زیادہ نہین سنتے ہو پہر کہا اسنے یہہ جواب دیا
کہ مینے مسجد کی جاروب کشی کو بہتر پایا رواہ ابو الشیخ اس حدیث کو شیخین نے بہی ابوہریرہ سے
روایت کیا ہے مگر اوسمین ذکر اس سوال جواب کا نہین ہے بلکہ لفظ اونکا یہہ ہے کہ یہہ قبرین بہری
ہوئی ہین تاریکی سے اپنے اہل پر اور اللہ اونکو منور کردیتا ہے میرے نماز پڑہنے سے اون پر
متفق علیہ ولفظہ لمسلم

| | | | |
|---|---|---|---|
| مدد اے پرتو لطف نبوی کوئی عمل | | شمع تنہائی ظلمت کدہ گور نہین | |

ف جبکہ جاروب کشی مسجد کا یہہ اجر ہے تو مسجد بنانے کا اجر اور بہی زیادہ ہوگا حدیث
عثمان مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا من بنی للہ مسجدا بنی اللہ بیتا فی الجنۃ متفق علیہ یعنی جسنے
بنائی کوئی مسجد اللہ کے لئے بنائیگا اللہ اوسکے لئے ایک گہر جنت مین للہ کی قید سے یہہ نکلا کہ
اخلاص سے بنائی ہے نہ واسطے فخر وریا کے وہ بہی مال حلال سے نہ حرام و مشتبہ سے ابو ہریرہ کا
لفظ یہہ ہے حضرت نے فرمایا احب البلاد الی اللہ مساجدہا وابغض البلاد الی اللہ اسواقہا
یعنی احب بلاد الی اللہ کے مساجد ہین ابغض بلاد الی اللہ کے بازار ہین رواہ مسلم یعنی مسجد سے زیادہ کوئی جگہہ محبوب نہین ہے نہ بازار سے زیادہ کوئی جگہہ
بری ہے صحیحین مین ابو سعید سے مرفوعاً آیا ہے کہ جب میت کا جنازہ لیجاتے ہین اگر نیک ہو کہتا
ہے آگے لیجاو اگر نیک نہین ہے کہتا ہے کہان لئے جاتے ہو سوائے آدمیون کے سب اوسکی
آواز سنتے ہین عمر بن خطاب کا لفظ مرفوع یون ہے مردہ جنازہ پر یہہ کہتا ہے اے نعش کے
اوٹھانیوالو فریب نہ دے تمکو دنیا کی زندگی اور دہوکا نہ کرے تم سے زمانہ جیسا مجہہ سے کیا ہے
مینے جو کچہہ چہوڑا وہ وارثون کے لئے ہے جزا دینے والا دن قیامت کے مجہہ سے جہگڑے گا حساب
لیگا تم میرے ساتہہ آتے ہو مجہکو چہوڑ کر چلے جاؤگے رواہ ابن ابی الدنیا

| | | | |
|---|---|---|---|
| ہمہ دوستان تا بدر با من اند | | چو من رفتم این دوستان دشمن اند | |

Marfat.com

| | |
|---|---|
| توئی آنکہ تا من منم بامنی | وزین در رسبا داتہی دامنی |

## فصل

ابن مسعود مرفوعاً کہتے ہین داؤد علیہ السلام نے کہا اے اللہ کیا جزا ہے اوسکی جو ہمراہ جنازے کے جائے گور تک تیری رضا کے لئے فرمایا یہہ جزا ہے کہ میرے فرشتے اوسکی مشایعت کرینگے دن قیامت کے اور مین اوسکی روح پر رحمت کرونگا ہمراہ اورارواح کے رواہ ابن عساکر حدیث متفق علیہ مین ابو ہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے جو گیا ہمراہ کسی جنازہ مسلمان کے ایمان واحتساب کی راہ سے یعنی بامید اجر اور ساتھ رہا اوسکے نماز پڑہنے اور دفن سے فارغ ہونے تک تو وہ پہرتا ہے دو قیراط اجر لیکر ہر قیراط برابر کوہ احد کے ہے اور جو فقط نماز پڑہکر پہر آتا ہے قبل دفن ہونیکے تو وہ ایک قیراط لیکر پہرتا ہے انتہی دوسرا لفظ یہہ ہے کہ مسلمان کے حق مسلمان پر چہہ ہین اونمین سے ایک یہہ بہی ہے کہ جب وہ مرجاوے تو ہمراہ اوسکے جنازے کے جاوے رواہ مسلم ف علی مرتضی نے کہا ہے جب مسلمان مرجاتا ہے نماز گاہ اوسکی زمین سے اور جگہہ عمل چڑہنے کی آسمان سے اوسپر روتی ہے رواہ ابن ابی حاتم ابن عباس کا لفظ یہہ ہے کہ زمین چالیس دن تک روتی ہے شواہد اس اثر کے سلف سے بہت آئے ہین ؛

## فصل

ابن عمر نے کہا ایک حبشی مدینہ مین مرگیا وہین دفن ہوا حضرت نے فرمایا جہان سے پیدا ہوا تہا اوسی جگہہ مین گاڑا گیا رواہ الطبرانی ابو سعید وابو الدردا سے بہی اسیطرح آیا ہے ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ نہین ہے کوئی مولود مگر ڈالی جاتی ہے اوسپر خاک اوسکی قبر سے یعنی نطفہ پر رواہ ابو نعیم ابن مسعود کہتے ہین فرشتہ مقرر ہے رحم پر نطفہ کو رحم سے لیکر اپنی ہتیلی پر رکہکر کہتا ہے اے رب یہہ مخلقہ ہے یا غیر مخلقہ یعنی اس سے آدمی پیدا ہوگا یا نہین اگر مخلقہ ہوتا ہے

تو کہتا ہے اے رب اسکا رزق کتنا ہے اسکی جاے اقدام کیا ہے اسکی اجل یعنی عمر کتنی ہے اسکا عمل کیا ہے حکم ہوتا ہے لوح محفوظ مین دیکھکر دریافت کرلے پہر وہ اوس زمین سے جہان وہ دفن ہوگا خاک اوٹہاکر نطفہ مین ملاتا ہے یہہ مطلب ہے اس قول کا منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارۃ اخری سبحان اللہ ایک گہر کے آدمی متفرق جگہون مین دفن ہوتے ہین جو جس جگہہ دفن ہوا سمجہو کہ وہ اوسی جگہہ کی مٹی سے مخلوق ہوا تہا میرے دادا حیدرآباد دکن مین اور میرے والد مرحوم بلدہ قنوج اپنے وطن مین پیدا ہوئے وہین اپنے محلہ مین مدفون ہین بڑے بہائی بڑودہ گجرات مین دفن ہین تیری والدہ اور دو خواہر اور خواہر کا بچہ اور ایک میری دختر [illegible] دہوپال مین مدفون ہین غفر اللہ لی ولہم واحسن الی والیہم دیکہا چاہیے کہ اپنا مدفن کہان ہوتا ہے وما تدری نفس بای ارض تموت اپنی آرزو تو یہہ ہے کہ موت مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ مین آوے واللہ المستعان ؛

## فصل

صلحا کی ہمسایگی مین دفن ہونا نفع دیتا ہے ابو ہریرہ نے حضرت سے روایت کیا ہے کہ دفن کرو تم اپنے مردہ کو توم صلحا مین بے شک مردہ ایذا پاتا ہے ہمسایہ بد سے جسطرح کہ زندہ ایذا پاتا ہے رواہ ابو نعیم ابن عساکر نے اسکو علی و ابن مسعود سے بہی روایت کیا ہے ابن عباس مرفوعًا کہتے ہین جب کوئی تم مین مرجاوے تو اوسکو اچہا کفن دو اوسکی وصیت جاری کرنے مین جلدی کرو قبر گہری کہودو ہمسایہ بد سے دور رکہو کہا اے رسول خدا کیا ہمسایہ صالح نفع دیتا ہے فرمایا ہان رواہ ابن عساکر اسکو دیلمی نے بہی ام سلمہ سے اسیطرح روایت کیا ہے عبد اللہ بن نافع مزنی کہتے ہین ایک مرد مدینہ مین مرا وہین دفن ہوا کسی نے اوسکو دیکہا کہ دوزخی ہے بہت اوسپر غم کیا سات آٹہہ دن کے بعد دیکہا کہ وہ بہشتی ہے پوچہا کیا ہوا کہا میرے پاس ایک مرد صالح دفن ہوا ہے اوسنے اپنے چالیس ہمسایون کی شفاعت کی اونہین

Marfat.com

ایک مین بہی تہا رواہ ابن ابی الدنیا ظاہر یہہ ہے کہ وہ شخص مرتکب کبائر کا ہوگا نہ مشرک و مبتدع ابن عمر مرفوعا کہتے ہین جب کوئی مسلمان مرتا ہے ہر بقعۂ زمین تجمل کرکے آرزو کرتا ہے کروہ اوس جگہہ دفن ہو جب کوئی کافر مرتا ہے مقابر اندہیرے ہو جاتے ہین ہر بقعہ خدا سے پناہ مانگتا ہے کہ وہ اوسجگہہ دفن ہو رواہ ابن مندہ **ف** جمال موصلی ایک ولی تہا اونہون نے بڑی کوشش وکشش سے ایک جگہہ اپنے دفن کے لئے ہمسائگی مین پایان قبر ایک امام اہلبیت رسالت کے بڑی قیمت دیکر مول لی اور یہہ وصیت کی کہ اونکے سنگ مزار پر یہہ آیت لکہدین وکلبہم باسط ذراعیہ بالوصید **ف** قبر پر کچہہ لکہنا منع ہے ہمارا مطلب اس حکایت سے اسجگہہ فقط اتنا ہے کہ بزرگ لوگ واسطے ہمسائگی قبر کسی صالح کے بڑا اہتمام کرتے تہے اسلئے کہ اللہ اوس شخص کی برکت سے اسکو بہی بخشدے وباللہ التوفیق آمیر خسرو کی قبر دہلی مین پایان قبر شیخ نظام الدین اولیا ہے اسیطرح جو لوگ مقابر حرمین شریفین مین مدفون ہوتے ہین وہ خواہی نخواہی ہمسایہ صلحاء ہو جاتے ہین اگرچہ موت مکہ مدینہ کی ایسی ہے کہ اگر وہان تنہا قبر ہی ملے تو بہی سب سے پہلے شفاعت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واسطے اہل مدینہ کے پہر اہل مکہ کے ہوگی پہر درجہ بدرجہ اللھم ارزقنا شہادۃً فی سبیلک واجعل موتنا فی بلد رسولک یہہ دعا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تہی درجہ قبول کو پہونچگئی شہید بہی ہوئے مدینہ مین پاس حضرت کے قبر بہی پائی اے رب میری بہی یہی دعا ہے تو اجابت کر۔

# باب۔ مردہ پر کیا پڑہنا چاہئے اور اوسکو کیا تلقین کیا جاے

ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے مردہ کو جلد قبر مین پہونچا دو وقت دفن کرنیکے قبر مین نزدیک اوسکے سر کے فاتحہ اور نزدیک پاؤن کے خاتمہ سورہ بقرہ پڑہو رواہ الطبرانی والبیہقی وقال الصحیح انہ موقوف علیہ دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ سر کے پاس آیات اول وآخر سورہ بقرہ کی پڑہے تیسرا لفظ یہہ ہے کہ اللھم اجرہ من الشیطان ومن عذاب القبر

Marfat.com

کہے علی مرتضیٰ نے کہا یون کہے بسم اللہ و فی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ اللھم عبدک
نزل بک وانت خیر منزول بہ خلف الدنیا خلف ظہرہ فاجعل ما قدم علیہ خیرا مما
خلف فانک قلت وما عند اللہ خیر للابرار رواہ البزار انس کا لفظ یہہ ہے اللھم
جاف الارض عن جنبیہ وافتح ابواب السماء لروحہ وابدلہ دارا خیرا من دارہ روا
ابن ابی شیبۃ مجاہد نے کہا یون کہے اللھم افسح فی قبرہ ونور لہ فیہ والحقہ بنبیہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غرضکہ مردہ کے حق مین اوسوقت کوئی دعاے خیر کرنا چاہئے کوئی
سی ہی دعا کیون نہو سب سے بہتر وہ دعا ہے جو حضرت سے ثابت ہوئی ہو عوف بن مالک کہتے ہین
نماز پڑہی حضرت نے ایک جنازہ پر مینے آپ سے یہہ دعا یاد کرلی اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ
واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقہ من الخطایا
کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ
وزوجا خیرا من زوجہ وادخلہ الجنۃ واعذہ من عذاب القبر ومن عذاب النار دوسری روایت
مین یون ہے وقہ فتنۃ القبر وعذاب النار عوف کہتے ہین حتی تمنیت ان اکون انا
ذلک المیت رواہ مسلم یعنی اس دعا کو سنکر مجھکو یہہ تمنا پیدا ہوئی کہ وہ مردہ مین ہی ہوتا
اس حدیث کو دیکھکر مجہ گنہگار کو ہی اوس مردہ پر بڑا رشک ہوتا ہے بے اختیار جی چاہتا ہے
کہ کاش وہ میت مین ہوتا یہہ اسلئے کہ اول تو یہہ دعا نہایت جامع نافع ہے دوسرے یہہ کہ
خود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو زبان مبارک سے پڑہا تہا تیسرے یہہ کہ روایت
صحیح سے ثابت ہوئی ہے سو ہرچند بتقدیر خداوند وہ موقع ہاتھ سے جاتا رہا کہ مین اوسوقت
مین حاضر حضور پرنور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتا اور سامنے آپکے مرتا اور مجہپر یہہ دعا
پڑہی جاتی لکن اتنا موقع اب ہی باقی ہے کہ اگر اللہ پاک میری اولاد طینی یا احباب دینی کو
توفیق بخشے تو میری نماز جنازہ پر یاد کرکے اس دعا کو مع سورۂ فاتحہ و دعاے اللھم اغفر لحینا
ومیتنا الخ کو پڑہ دین تاکہ اللہ تعالےٰ برکت سے اس دعا کی مجھکو بخشدے یہہ تمنا مین نے

Marfat.com

نیچے اس حدیث کے اپنی چند تالیفات مین ذکر کر کی ہے اللھم آمین **ف** واثلہ بن اسقع
کہتے ہین حضرت نے ایک مرد مسلمان کے جنازہ پر نماز پڑہی مین نے سنا یون کہا اللھم ان فلان بن
فلان فی ذمتک وحبل جوارک فقہ من فتنۃ القبور وعذاب النار وانت اھل الوفا
والحق اللھم اغفر لہ وارحمہ انک انت الغفور الرحیم رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ فلان
بن فلان کی جگہہ نام اوس شخص کا اور اوسکے باپ کا لیا تہا اب اگر کوئی اس دعا کو پڑہے تو وہ بہی
نام لے مثلا یون کہے اللھم ان صدیق بن حسن فی ذمتک الخ **ف** اصل رسالہ مین حدیث
ابو امامہ کی بمقدمہ تلقین حجت کے مردہ کو بروایت طبرانی لکہی ہے جسکو تثبیت بہی کہتے ہین
لکن اکابر محدثین کے نزدیک اوسکے ثبوت و معمول بہ ہونے مین گفتگو ہے اسلئے یہان ذکر اوسکا
نہین کیا گیا

# باب ضغطۂ قبر کا

قبر کا مردہ کو تنگ پکڑنا دبوچنا حق ہے اکثر صلحا کو بہی ہوتا ہے گو ذرا سا ہی کیون نہو یہانتک
کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کہ سابقین اولین انصار اور اصحاب کبار ابرار سے تہے اور
اونکی وفات سے عرش رحمٰن کا ہل گیا تہا اور ستر ہزار فرشتے ہمراہ اونکے جنازے کے ہوئے
تہے اونکو بہی ایک ساعت تک ضغطہ قبر کا ہوا رواہ النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
جابر کا لفظ یہہ ہے کہ نکلے ہم ہمراہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طرف سعد بن معاذ کی جبکہ
اونکی وفات ہوئی حضرت نے اوپر نماز پڑہی وہ قبر مین رکہے گئے اوپر مٹی برابر کی گئی حضرت
نے تسبیح تکبیر کہی ہم بہی دیر تک کہتے رہے کسی نے کہا اے رسول خدا آپنے یہہ تسبیح تکبیر کسلئے کی
فرمایا تنگ ہوئی قبر اس بندۂ نیک پر یہانتک کہ کشادہ کر دیا اللہ نے اوسکو رواہ احمد
معلوم ہوا کہ جب تک کشادگی نہوئی تب تک حضرت تسبیح تکبیر کرتے رہے اللھم ارحمنا ایک
روایت مین آیا ہے کہ زینب و رقیہ دختران حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہی ضغطہ ہوا

Marfat.com

سبب ضغطہ کا یہہ ہوتا ہے کہ کوئی لغزش ہوگئی ہے جسکا کفارہ یہی ضغطہ ٹھیرا ہے اُمیۃ بن عبداللہ نے کہا حضرت سے سبب ضغطہ سعد بن معاذ کا پوچھا گیا فرمایا پیشاب سے طہارت کرنے مین تقصیر کرتے تھے رواہ البیہقی عایشہ کا لفظ یہہ ہے کہ لے رسول خدا جس دن سے آپنے حدیث آواز منکر نکیر و ضغطہ قبر کی فرمائی ہے مجھکو آرام نہین فرمایا اونکی آواز کان مین مسلمان کے ایسی ہوگی جیسے آنکھہ مین سرمہ لگا یا ضغطہ قبر یون ہوگا جیسے بیٹا پاس مان کے شکایت درد سر کی لیجاتا ہے وہ اوسکا سر پکڑ کر نرمی سے دابتی ہے رواہ البیہقی یہہ معاملہ غالباً ساتھہ ابرار صلحار کے ہوتا ہوگا نہ ساتھہ عامہ گنہگارون کے مسلمانون کو چاہئے کہ ابہی سے بندوبست نجات کا کرین ورنہ پہر بجز حسرت کے کچھہ ہاتھہ نہ آئیگا ف بعض علمار نے کہا ہے عقوبت گناہ مسلمان کی دش چیزون سے دور ہوجاتی ہے ایک توبہ کرنا دوسرے اللہ سے مغفرت مانگنا تیسرے عمل صالح سے کسی سیئہ کا دور ہوجانا چوتھے دنیا مین کوئی مصیبت آنا پانچوین قبر مین ضغطہ کا ہونا چھٹے دعا کرنا اور مسلمانون کا واسطے اوسکی مغفرت کے ساتوین بخشنا مسلمانون کا ثواب اعمال صالحہ کا اوسکو آٹھوین اوٹھانا سختی کا دن قیامت کو نوین شفاعت کرنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دسوین شامل حال ہونا رحمت ارحم الراحمین کا انتہیٰ اگر یہہ امور دہ گانہ کفارۂ ذنوب نہوئے تو سمجھو کہ وہ بڑا بدبخت ہے اللھم احفظنا عبداللہ بن شخیر کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے جو کوئی مرض موت مین قل ھو اللہ احد پڑھیگا وہ فتنہ قبر و ضغطۂ قبر سے محفوظ رہیگا فرشتے دن قیامت کو اوسے ہاتھون ہاتھہ پل صراط سے پلے پار کرکے جنت تک پہونچا دینگے رواہ ابو نعیم فی حلیۃ اس حدیث مین تعداد قرارت کی نہین آئی ہے کم سے کم بہلا تین بار تو بحضور قلب و اعتقاد صحیح پڑہے واللہ اعلم ؛

## باب مُردہ کے عمل قبر مین اوسکے مصاحب ہوتے ہین

عطار بن یسار وغیرہ نے کہا ہے مردہ جب قبر مین رکہا جاتا ہے اعمال اوسکے بصورت انسان

حاضر ہو کر کہتے ہین مین تیرا عمل ہون تو نے اپنے گھر والون اور اولاد اور اپنے قبیلہ کو اور جو کچھہ خدا
نے تجھکو دیا تھا پس پشت چھوڑ دیا تیرے ساتھہ قبر مین سوائے میرے کوئی نہ آیا وہ کہتا ہے کہ کاش
مین تجھی کو اختیار کر لیتا اہل و اولاد پر اور اوسپر جو اللہ نے مجھکو دیا تہا جبکہ سوائے تیرے اور
کوئی میرا ساتھی نہوا رواہ ابن ابی الدنیا یہہ قول مومن کا ہو گا جسکے اعمال صالحہ تھے ورنہ
اعمال بد سے تو وہ سخت گھبرائیگا نفرین کریگا حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے حضرت نے فرمایا انسان
جب مرجاتا ہے تو عمل اوسکا اوس سے منقطع ہو جاتا ہے مگر صدقہ جاریہ یا علم جس سے نفع لیا جائے
یا ولد صالح جو اوسکے لئے دعا کرے رواہ مسلم مراد صدقہ جاریہ سے وہ چیز ہے جو راہ خدا
مین وقف کی گئی ہے علم سے مراد تالیف تصنیف دینی ہے یعنی نقلی سمعی جیسے تفسیر و شرح سنت
نہ فنون عقلی و حکمت یونانی دوسری حدیث کا لفظ مرفوع ابو ہریرہ سے یون ہے کہ منجملہ اون
چیزون کے جو عمل و حسنات مومن سے بعد اوسکے مرنے کے لاحق ہوتے ہین ایک وہ علم ہے جسکو
اوسنے سیکھکر پہیلایا دوسرا ولد صالح ہے جسکو چھوڑ کر مر گیا تیسرا مصحف ہے یعنی قرآن شریف
جسکو ورثہ مین دے گیا پانچوین چیز مسجد ہے جسکو بنا گیا چھٹے سرا ہے جو واسطے مسافرون
کے تیار کی ہے ساتوین نہر ہے جسکو جاری کر گیا ہے آٹھوین وہ صدقہ ہے جسکو اپنے مال مین سے
حالت صحت و حیات مین نکال گیا ہے یہہ چیزین اوسکو بعد موت کے لاحق ہوتی ہین رواہ
ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان غرضکہ ایسے ہی اعمال صالحہ باتیہ قبر مین بصورت ایک
انسان خوبصورت کے حاضر ہو کر ہمنشین و مصاحب بیت صالح کے ہوتے ہین اللھم ارزقنا
انکے سوا اور باقیات صالحات کا ذکر بہی احادیث مین آیا ہے جیسے رباط فی سبیل اللہ یعنی حفظ
سرحد اسلام ہجوم اعدا سے اور انتظار نماز کا بعد نماز کے اسکو بہی رباط بولتے ہین یہہ دونون
عمل بعد موت کے جاری رہتے ہین انکا اجر منقطع نہین ہوتا اور نکال جانا کسی اچھے طریقہ
کا جسپر لوگ بعد اوسکے چلین جیسے زندہ کرنا کسی سنت مردہ کا یا مٹانا کسی بدعت مروجہ کا اور
کہنا ان کلمات کا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ



Marfat.com

اور کہدوانا کنوین کا اور بنانا پل کسی نالے ندی کا اور لگانا درخت میوہ دار کا جسکو چرند پرند کہاوین اور وقف کرنا کسی زمین مملوک کا یا کسی مکان کا یا مدرسہ و خانقاہ کا واسطے مسلمانون کے یہہ سب تلو عمل باقی دائمی ہوئے انکا اجر بعد موت میت کے قیامت تک قائم دائم جاری ساری رہتا ہے انکے سوا جتنے اعمال حسنہ ایسے ہوتے ہین جنکا بقا و رواج ایک زمانہ دراز تک رہتا ہے وہ بہی اسی حکم مین ہین مگر تین شرط سے ایک یہہ کہ نیت ثابت ہو دوسرے یہہ کہ خالص اللہ کے لئے ہون ناموری کے واسطے نہون تیسرے یہہ کہ موافق سنت صحیحہ کے ہون بدعت نہون رسالہ زیادۃ الایمان مین انکا بیان مع دلیل و برہان کے آیا ہے ایسے ہی اعمال متجدد ہو کر یار غار مقبور ہوتے ہین ؛

## باب قبر کیا بات چیت کرتی ہے عذاب قبر کیونکر ہوتا ہے

ابو سعید نے مرفوعاً کہا ہے بہت یاد کرتے رہو تم موت کو کہ وہ لذتون کی توڑنیوالی ہے کوئی دن قبر پر ایسا نہین آتا کہ وہ یہہ بات نہ کہتی ہو کہ مین گہر ہون تنہائی و غربت و خاک و کیڑونکا جب بندہ مومن قبر مین دفن ہوتا ہے قبر کہتی ہے مرحبا جو لوگ مجہپر چلتے پہرتے تہے تو اون مین سب سے زیادہ مجہکو دوست تہا اب جو مین تیری والی ہوئی ہون دیکہہ مین تجہہ سے کیا سلوک کرتی ہون پہر وہ قبر مد بصر تک کشادہ ہو جاتی ہے ایک دروازہ طرف بہشت کے کہولدیا جاتا ہے جب کوئی اوسمین کافر و فاجر دفن کیا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے لا مرحبا ولا اہلا جو لوگ مجہپر چلتے پہرتے تہے تو اون سب مین مجہکو دشمن تر تہا اب جو مین تیری والی کی گئی ہون تو دیکہیگا کہ مین تجہہ سے کیا کرتی ہون پہر وہ قبر اوسپر لپٹ جاتی ہے پسلیان سینہ کی درہم برہم ہو جاتی ہین مردہ پر ستر سانپ مسلط کیئے جاتے ہین اگر ایک سانپ بہی اونمین سے سانس لے تو زمین کچہہ بہی پیدا نکرے جب تک کہ دنیا باقی رہے وہ سانپ اوسکو کاٹتے اور ڈستے ہین جب تک کہ حکم حساب کا ہو رواہ الترمذی وقال حسن اس حدیث مین انجام کافر و فاجر کا

Marfat.com

قبر مین ایک ہی ٹہیرایا ہے یہہ دلیل ہے اسبات پر کہ رشتہ فجور کا کفر سے قریب ایمان سے
دور ہے فاجر فاسق کہان ہین ذرا آئین اور اس بشارت عقاب کو خرید فرمائین یا اپنے دل
مین اللہ و رسول سے شرمائین دارمی کا لفظ ابو سعید سے مرفوعًا یون ہے کہ مسلط کیے
جاتے ہین کافر پر اوسکی قبر مین ننانوے اژدہے جو اوسکو کاٹتے نوچتے ہین جب تک کہ
قیامت قائم ہو اگر ایک اونمین سے پہونک مارے زمین مین تو نہ اگاوے زمین کوئی
سبزہ اللھم احفظنا یہہ سزا ہے کفر کی اللہ ہمکو ایمان پر قائم رکھے سیدہے رستہ اسلام پر
چلاوے اللھم امین حدیث اسماء بنت ابی بکر مین مرفوعًا آیا ہے حضرت نے خطبہ مین فرمایا
مجھکو وحی آئی ہے کہ تم آزمائے جاتے ہو قبرون مین قریب فتنۂ دجال کے رواہ النسائی
جابر کا لفظ مرفوع یون ہے مردہ جب قبر مین رکھا جاتا ہے اوسکو سورج ڈوبتا ہوا نظر آتا
ہے وہ اوٹھکر اپنی آنکھین ملتا ہے کہتا ہے مجھے چھوڑو مین نماز پڑھ لون رواہ ابن ماجہ
یہہ حال اوس مومن کا ہے جو پابند نماز کا ہوتا ہے ورنہ وہی دجال کیسے فتنہ مین پڑتا
ہے حضرت نے فرمایا ہے قبر ایک چمن ہے بہشت کے چمنون مین سے یا ایک غار ہے دوزخ کے
غارون مین سے

## باب فتنۂ قبر مین

سوال منکر و نکیر مین بہت سی حدیثین آئی ہین تواتر کو پہونچی ہین حدیث براء بن عازب
اوپر گزر چکی ہے مشکوٰۃ شریف مین بہی مروی ہے اوسکے سوا اور بہت حدیثین مختصر و
مطول آئی ہین سعید بن مسیب نے کہا ہے جب مردہ سے پوچھتے ہین من ربک تیرا رب کون ہے
تو شیطان حاضر ہوکر اپنی طرف اشارہ کرتا ہے کہ مین ہون حکیم ترمذی نے کہا ہے حضرت
کا قول اللھم اجرہ من الشیطان اسی کا مؤید ہے انتہی لکن حدیث براء بن عازب مین
آیا ہے کہ مسلمان سے جب قبر مین سوال کیا جاتا ہے تو وہ اس بات کی شہادت دیتا ہے

Marfat.com

لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ یہی مطلب ہے اس آیت شریف کا یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیاۃ الدنیا وفی الآخرۃ دوسری روایت مین حضرت سے یون آیا ہے کہ یہہ آیت حق مین عذاب قبر کے ہے مردہ سے کہتے ہین تیرا کون رب ہے وہ جوابدیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین متفق علیہ لفظ ربی اللہ مین اقرار ہے اللہ کی ربوبیت والوہیت کا انکار ہے اقسام شرک وکفر کا اسلئے کہ رب کے قائل تو سارے انسان ہین کیا مسلمان کیا کافر شرک کفار کا فقط الوہیت خدا مین تہا زید بن ثابت کہتے ہین حضرت ایک خچر پر باغچہ بنی نجار کیطرف سے گزرے ہم آپکے ساتھ تہے خچر بدکا قریب تہا کہ آپکو گرا دے اتفاقاً وہان چہہ یا پانچ قبرین تہین فرمایا ان قبر والونکو کون شخص پہچانتا ہے ایک مرد نے کہا مین فرمایا یہہ لوگ کب مرے ہین کہا حالت شرک مین فرمایا یہہ امت مبتلا کیجاتی ہے اپنی قبرون مین اگر یہہ بات نہوتی کہ تم دفن کرنا چہوڑ دوگے تو مین دعا کرتا اللہ سے کہ سناوے تمکو یہہ عذاب قبر جو مین سنتا ہون پہر ہماری طرف منہہ کرکے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی عذاب نار سے ہمنے کہا نعوذ باللہ من عذاب النار فرمایا پناہ مانگو اللہ کی عذاب قبر سے ہمنے کہا نعوذ باللہ من عذاب القبر فرمایا پناہ مانگو اللہ کی فتنون سے جو ظاہر ہین اور جو باطن ہین ہم نے کہا نعوذ باللہ من الفتن ما ظہر منہا وما بطن فرمایا پناہ مانگو اللہ کی فتنۂ دجال سے ہم نے کہا نعوذ باللہ من فتنۃ الدجال رواہ مسلم غرضکہ عذاب قبر و فتنۂ گور کتاب وسنت دونون سے ثابت ہے یہی مذہب ہے اہل سنت و جماعت کا دنیا مین علم اس عذاب کا انبیاء یا بعض صلحاء کو بطور معجزہ یا خرق عادت کے ہوجاتا ہے باقی لوگ بیخبر ہین لکن جب مرینگے تو عین الیقین ہوجاویگا ؎

بدکا یعنی بھڑکنا

| | | |
|---|---|---|
| در پردۂ خاک نغمہا ہست بسے | | آنکہ شنوی کہ گوشش بر خاک نہی |

فصل

Marfat.com

کیفیت سوال منکر و نکیر میں۔ اختلاف روایات کا ہے شاید بعض لوگوں سے سوال بعض اعتقادات کا بھی کیا جاتا ہے اور بعض سے مجموع عقائد کا یا راوی نے روایت میں اقتصار کیا ہے ذکر بعض پر بعض روایات میں آیا ہے کہ ایک مجلس میں تین بار سوال کیا جاتا ہے طاؤس نے کہا ہے سات دن تک سوال ہوتا ہے ف جو شخص دفن نہیں ہوا ہے سولی پر کھینچا گیا یا ڈوب گیا یا جل گیا یا کوئی درندہ اوسکو کھا گیا ہے تو وہ بھی ضغطہ و سوال و عذاب یا ثواب قبر سے بے نصیب نہیں ہے کیونکہ قبر سے مراد عالم برزخ ہے اللہ پاک ہر شئے پر قادر ہے

## فصل

ابن عبد اللہ نے کہا ہے کہ سوال نہیں ہوگا مگر مومن سے یا منافق سے جو منسوب ہے طرف اسلام کے بخلاف کافر مجاہر کے قرطبی و ابن القیم کہتے ہیں کہ کافر سے بھی سوال ہوگا سیوطی نے کہا کہ قول اول صواب ہے ف شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ احادیث متواترہ دلیل ہیں اسبات پر کہ وقت سوال کے روح بدن میں پھیر دیجاتی ہے روح کو اوسوقت ایک طرح کا علاقہ بدن سے ہوتا ہے گو بدن متفرق ہوگیا ہو یا جل گیا ہو ایک گروہ نے کہا ہے کہ بدن سے بلا روح کے سوال کیا جاتا ہے جمہور اس قول کا انکار کرتے ہیں ابن خرم وغیرہ نے کہا ہے کہ سوال روح بلا بدن سے ہوتا ہے واللہ اعلم ف بعض محدثین نے کہا ہے کہ فرشتے سوال کے بہت ہیں بعض کا نام منکر ہے اور بعض کا نکیر ہر مردہ کے پاس ان میں سے دو فرشتے آتے ہیں ف شقیق بلخی قدس سرہ نے فرمایا ہے میں نے پانچ چیزیں طلب کیں پانچ چیزوں میں پائیں ترک گناہوں کا نماز چاشت میں روشنی قبر کی نماز تہجد میں جواب منکر نکیر کا قرأت قرآن میں گزرنا پل صراط سے روزہ میں سایہ عرش کا خلوت میں

مرا بیگانگی از خلق با حق آشنا کردست | بطبع من بلبل کم ساختن بسیار میسازد

ف انس نے مرفوعاً کہا ہے جو مست مرتا ہے یعنی نشہ مین وہ قبر مین بھی مست داخل ہوتا ہے دوسری روایت یون ہے کہ ملک الموت و منکر و نکیر کو بھی حالت نشہ مین دیکھتا ہے - رواہ الاصبہانی نعوذ باللہ منہ حدیث مین آیا ہے ہمیشہ پینے والا شراب کا مانند بت پرست کے ہے یہہ بھی آیا ہے کہ جیسے تم مرتے ہو ویسے ہی حشر بھی کئے جاؤگے ؎

چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد ؎ ف بزازی نے یون کہا ہے کہ جس جگہہ مردہ قرار پکڑتا ہے وہین اوس سے سوال کیا جاتا ہے اگر درندہ نے کہا لیا ہے تو اوسکے شکم مین سوال ہوتا ہے وعلی ہذا القیاس ہان اگر تابوت مین رکہکر نقل کیا گیا ہے تو سوال نہوگا مگر بعد دفن کے انتہیٰ لکن نقل کرنا نعش کا بلا کسی ضرورت شدید کے جائز نہین ہے اللہ نے فرمایا ہے وما تدری نفس بای ارض تموت اشارت نص سے عدم نقل کا استفادہ ہوتا ہے

واللہ اعلم

## باب ۹ - وہ کون ہین جنسے نہ سوال ہونہ اونکو عذاب قبر لگے

کسی نے حضرت سے پوچہا تہا کہ شہید کو قبر مین فتنہ نہین ہوتا یعنی سوال فرمایا چمک تلوار کی اوسکے سر پر کافی ہے فتنہ سے ابو ایوب مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی جنگ کفار مین ثابت قدم رہیگا یہانتک کہ غالب ہو یا مارا جاوے تو اوسکو فتنہ قبر کا نہوگا رواہ الطبرانی چند احادیث صحیحہ مین آیا ہے کہ مرابط فتنہ قبر سے محفوظ رہتا ہے بعض روایت مین اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ دن قیامت کے شہید اوٹہیگا مرابط وہ شخص ہے جو رستہ پر آمد کفار کی چوکی پہرہ دیتا ہے بلاد اسلام کی نگاہبانی کرتا ہے جبکہ وہ اس حالت مین اوس جگہہ مر جاتا ہے تو ہمیشہ اوسکا عمل جاری رہتا ہے اور فرشتے اس عمل مرابطت کو ہمیشہ اوسکے لئے لکہتے رہتے ہین وللہ الحمد حدیث شریف مین اوسکو بھی مرابط کہا ہے جو ایک نماز پڑہکر دوسری نماز کے انتظار مین بیٹہا رہتا ہے کیا عجب ہے کہ وہ بھی بوجہ شرکت اسم کے فتنہ قبر سے بچ جاوے قاضی صاحب قدس سرہ فرماتے

Marfat.com

ہین احادیث مرابط مقتضی ہین کہ حکم عدم سوال کا ہر شہید ہین ہے کچھ مخصوص نہین ہے ساتھہ مقتول
فی المعرکہ کے پھر کہا کہ جو شخص بعد ایک نماز کے انتظار مین دوسری نماز کے مسجد مین بیٹھا رہتا ہے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکے حق مین فرمایا ہے فذالکم الرباط سو اوس سے بھی سوال
نہ کیا جاویگا واللہ اعلم انتہی الحمد للہ تعالےٰ کہ قیاس اس خاکسار کا موافق تحریر قاضی صاحب
کے پڑا واللہ اعلم **ف** ابن مسعود کہتے ہین جو شخص ہر رات سورہ ملک پڑھتا ہے وہ فتنہ قبر
سے محفوظ رہتا ہے رواہ ابن جریر فی تفسیرہ کعب احبار نے توریت سے بھی اسیطرح
پر نقل کیا ہے حدیث برار بن عازب مین آیا ہے جو کوئی آدمی الم سجدہ اور سورہ ملک پڑھ ہیگا
وہ عذاب قبر و فتنہ قبر سے بچ جاویگا ابن عمر کی روایت یون ہے کہ حضرت نے فرمایا جو مسلمان
شب جمعہ یا روز جمعہ کو مرتا ہے وہ فتنہ قبر سے محفوظ رہتا ہے رواہ احمد والترمذی
وغیرھما قرطبی نے کہا جب شہید سے سوال نہین ہوتا تو صدیق سے کہ عالیقدر تر شہید سے
ہے بطریق اولیٰ سوال نہ کیا جاویگا حکیم ترمذی نے تصریح کی ہے اسبات کی کہ صدیقین سے
سوال نہوگا انتہی اسے رب مین اگرچہ کام مین صدیق نہین ہون نام مین ہون لکن تو رحیم
کریم ہے مجھکو ایسے دن ایسی حالت مین مار کہ عذاب قبر و فتنہ گور سے بچ جاؤن تیری رحمت
واسعہ کے سامنے اس امر کی کچھ حقیقت و وقعت و ہستی نہین ہے اللھم آمین جابر کی روایت
مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا جو کوئی شخص دن جمعہ یا شب جمعہ کو مریگا وہ عذاب قبر سے محفوظ
رہیگا اور جب دن قیامت کو آویگا اوسپر علامت شہدا کی ہوگی رواہ ابو نعیم دوسری
روایت مین آیا ہے کہ عذاب قبر و فتنہ قبر سے محفوظ رہیگا جب خدا سے ملیگا تو اوسپر کچھ حساب
نہوگا قیامت مین اوسکے ساتھ گواہ ہونگے جو گواہی دینگے ؛

## باب قبر مین کیا سختی و آسانی ہوگی

عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پہ کھڑے ہوکر اتنا روئے کہ ڈاڑھی بھیگ گئی کہا حضرت نے فرمایا

Marfat.com

قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منزلون مین سے جسنے اوس سے نجات پائی تو بعد اوسکے آسان تر ہے اور جسنے نجات نپائی تو بعد اوسکے سخت تر ہے رواہ الحاکم

| | | | |
|---|---|---|---|
| فان تنج منہا تنج من ذی عظیمۃ | | ولا فانی لا اخالک ناجیا | |

اس حدیث کو ابن ماجہ و ترمذی نے بھی روایت کیا ہے حدیث غریب بتایا ہے لفظ اونکا یہ ہے کہ عثمان جب کسی قبر پر کہڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ ڈاڑہی تر ہو جاتی کسی نے کہا تم ذکر جنت و نار کا کرتے ہو نہین روتے قبر سے روتے ہو تب اونہون نے کہا حضرت نے فرمایا ہے الخ پہر کہا یہ بھی فرمایا ہے کہ نہین دیکھی مینے کوئی جگہہ جو نظر آتی ہے لکن قبر اوس سے افظع ہے یعنی سخت گہبراہٹ کی جگہہ ہے براء ابن عازب کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر کے کنارہ پر بیٹھکر اتنا روئے کہ زمین تر ہو گئی فرمایا اے بہائیو میرے واسطے مثل اس جگہہ کے تیاری کرو رواہ ابن ماجۃ ابن مسعود نے کہا حضرت نے فرمایا ہے کہ مسافر کے لئے قبر وہان تک فراخ کیجاتی ہے جتنا کہ وہ اپنے گہر والون سے دور ہے رواہ ابن مندہ ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے جو کوئی مرتا ہے غیر مولد اپنے مین تو قیاس یعنی اندازہ کیا جاتا ہے مولد اوسکے سے جائے قدم تک اوسکے پہر جگہہ اوسکی بہشت مین ہوتی ہے رواہ احمد والنسائی وابن ماجۃ ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین مسلمان اپنی گور مین اندر ایک سبز چمن کے ہوتا ہے فراخ کیجاتی ہے قبر اوسکی ستر گز اور روشن کیجاتی ہے مثل چودہوین رات کے چاند کے رواہ ابن مندہ وہب بن منبہ نے کہا ہے عیسی علیہ السلام مع حواریون کے ایک قبر پر تہے ذکر وحشت وتنگی و تاریکی قبر کا آیا عیسی نے کہا تم اس جگہہ سے بہی زیادہ تر تنگ جگہہ مین تہے پیٹ مین ماؤن کے لکن جب خدا نے چاہا جگہہ فراخ کردی رواہ ابن ابی الدنیا یہ مثال معقول مثل محسوس کے ہے حاصل یہہ کہ کار بر عنایت است باقی بہانہ جسنے قبر کو کفار فجار پر تنگ کیا ہے وہ مومنین مخلصین متبعین پر فراخ بہی کر سکتا ہے عمل صالح و کار صواب چاہئے پس بس ابن عباس وانس مرفوعاً کہتے ہین بہت رحیم اللہ بندہ پر اوس دم ہوتا ہے جبکہ وہ قبر مین جاتا ہے اور

Marfat.com

لوگ باگ گہر والے اوس سے متفرق ہوجاتے ہین رواہ الدیلمی الحمد للہ کہ تنہائی مین اللہ پاک پاس اپنے بندہ کے ہوتا ہے رحمت کرتا ہے ف

| | |
|---|---|
| جہانے مختصر خواہم کہ آنجا | ہمین جائے من و جائے تو باشد |

## فصل

دیلمی نے علی مرتضیٰ سے مرفوعًا روایت کیا ہے پہلا انصاف آخرت کا قبور ہین قبر شریف و رذیل مین کچہہ فرق نہین کرتی ہے انتہی واقعی جسطرح مرنے مین سب لوگ بڑے چہوٹے برابر ہین کما قیل

ع چہ بدبخت مردن چہ بر روے خاک ؛؛ اسیطرح اندر قبر کے امتیاز بادشاہ کا گدا سے امیر کا فقیر سے اشراف کا کمینہ سے کچہہ نہین ہوتا وہان کوئی حسب ونسب کو نہین دیکہتا وہان بڑا شریف وامیر وعالیقدر وہ شخص ہے جسکے عمل اچہے ہین ایمان پر جیا مرا ہے گو دنیا مین حقیر فقیر رذیل ہو بڑا ذلیل وخوار و زار وہ آدمی ہے جسکے عمل برے ہون حالت فسق وفجور ولہو ولعب مین جیا مرا ہے اگرچہ کیسا ہی کچہہ دنیا مین نامور بڑے خطاب والقاب کا کیون نہو ف

| | |
|---|---|
| گہ ناز کند فرشتہ بر پاکی ما | گہ عار کند دیو ز ناپاکی ما |
| ایمان چو سلامت بلب گور بریم | احسنت برین چستی و چالاکی ما |

ف جابر بن عبداللہ نے مرفوعًا کہا ہے کہ تحفہ مسلمان کا یہہ ہے کہ جو کوئی شخص ہمراہ اوسکے جنازہ کے جاوے وہ بخشدیا جاوے رواہ ابن ابی الدنیا اسیطرح بزار وبیہقی نے بہی ابن عباس سے مرفوعًا روایت کیا ہے ابو الشیخ نے سلمان فارسی سے حاکم وبیہقی ودیلمی نے ابوہریرہ سے حکیم ترمذی نے انس سے نقل کیا ہے یہہ ثواب ہے متابعت جنازہ کا سبحان اللہ اللہ کے ایسے بندے بہی ہین کہ اونکے جنازے کے ساتہہ جانے سے جانیوالے کی مغفرت ہوتی ہے اسی طرح کا وہ جنازہ ہے کہ جسپر چالیس مرد غیر مشرک نماز پڑہین اللہ سے اوسکے لئے دعاے مغفرت مانگین تو وہ مردہ بخشدیا جاتا ہے یہہ مضمون حدیث ابن عباس مین مرفوعًا اس لفظ سے



Marfat.com

آیا ہے ما من رجل مسلم یموت فیقوم علی جنازتہ اربعون رجلا لا یشرکون باللہ
شیئا الا شفعہم اللہ فیہ رواہ مسلم عایشہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے نہین مرتا کوئی شخص
جسپر ایک امت یعنی گروہ مسلمانون کا نماز پڑہتا ہے جنکی تعداد سَو کو پہونچ جاوے پہروے سب
اوسکے لئے شفاعت کرین لکن اونکی شفاعت قبول کیجاتی ہے رواہ مسلم ف انس کہتے ہین
گزرے صحابہ ایک جنازہ پر اوسکی ثنا کی حضرت نے فرمایا واجب ہوگئی پہر ایک دوسرے جنازہ
پر گزرے اوسکو برا کہا فرمایا واجب ہوگئی عمر نے کہا کیا چیز واجب ہوگئی کہا اوسپر تمنے ثنا کی
اوسکے لئے جنت واجب ہوگئی اسکو تمنے برا کہا دوزخ واجب ہوگئی تم اللہ کے گواہ ہو زمین مین
متفق علیہ دوسری روایت مین ہے مومنین گواہ ہین اللہ کے زمین مین انتہی معلوم ہوا
کہ نیک لوگون ایماندارون کے بہلا یا برا کہنے کو بڑا اثر ہے ثواب وعقاب مین اس حدیث
مین اگرچہ خطاب صحابہ کو تہا مگر دوسری روایت مین لفظ مومنین کا عام آیا ہے شامل ہے سب
اہل ایمان کو قیامت تک وللہ الحمد تیسری روایت مین تعداد بہی آئی ہے عمر نے کہا حضرت نے
فرمایا ہے جس کسی مسلمان کے لئے چار شخص گواہی خیر کی دیتے ہین اللہ اوسکو جنت مین داخل
کرتا ہے ہمنے کہا بہلا اگر تین آدمی ہون فرمایا تین بہی ہمنے کہا دو فرمایا دو بہی پہر ہمنے ایک
شخص کا سوال نکیا رواہ البخاری یہہ دو یا تین یا چار شخص ایسے ہون جو دین دنیا مین
صاحب اعتبار و ایماندار ہین ورنہ فساق فجار اپنے ہمجنس ہم وضع کو اچہا کہتے ہین اہل دین
کو برا کہتے ہین شہادت مین عدالت شرط ہے واللہ اعلم ؁

## باب قبر کا اُجالا اندہیرا کس چیز سے ہوتا ہے

حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ یہہ قبرین پُر ہین تاریکی سے اللہ تعالے اونکو روشن
کردیتا ہے میری نماز پڑہنے سے اونپر رواہ مسلم قاضی صاحب فرماتے ہین احتمال ہے کہ پہر لوگ
یہہ ہوکہ جو کوئی مجہپر درود بہیجتا ہے مین اوسپر درود بہیجتا ہون اوسکی قبر روشن ہوجاتی ہے

لکن ظاہر مراد یہہ ہے کہ جسکی قبر پر حضرت نے نماز پڑہی وہ قبر منور ہوگئی کیونکہ یہہ حدیث ایک جملہ ہے اوس حدیث طویل کا جو قصہ زن جاروب کش مسجد مین آئی ہے اوسکی قبر پر نماز جنازہ پڑہکر اسطرح فرمایا تہا سو مراد لفظ صلوۃ سے اسجگہہ نماز ہے نہ درود شریف ہان فضائل درود کے بیشمار ہین بطفیل درود منور ہونا قبر کا کچہہ دور نہین ہے حدیث مین آیا ہے اذن یکفی ھمک ویغفر ذنبک اور بعض بزرگون نے کہا ہے بھا وجدنا ما وجدنا یعنی ہم نے جو کچہہ پایا ہے وہ درود ہی کے طفیل وصدقہ سے پایا ہے اللھم ارزقنا حدیث انس مین مرفوعاً آیا ہے مینسا مسجد مین تاریکی ہے قبر مین رواہ الدیلمی سری بن مخلد کہتے ہین حضرت نے ابوذر سے کہا تو اگر سفر کرنا چاہیگا تو ضرور سامان سفر کا مہیا کریگا سو سفر راہ آخرت کیونکر ہوگا کیا مین تجہکو آگاہ نکرون اوس چیز پر جو تجہکو اوس دن نفع دے کہا ہان فرمائیے میرے مان باپ تمپر فدا ہون فرمایا سخت گرمی مین روزہ رکہنا مفید ہے دن نشورکیا کو تاریکی شب مین دو رکعت نماز پڑہنا مفید ہے وحشت قبر کو رواہ ابن ابی الدنیا ۵

| رہین دیدہ شب زندہ دار خویشتنم | | کہ تلخ کرد برای تو خواب شیرین را |
|---|---|---|

علی مرتضی مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی ہر روز سو بار کہے لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین اوسکو امن ہو فقر سے انس ہو قبر مین کہلین واسطے اوسکے دروازے بہشت کے رواہ ابونعیم ابن عباس کا لفظ مرفوع یون ہے جب عالم مرتا ہے اللہ اوسکے علم کو صورت دیتا ہے وہ قبر مین اوسکا مونس ہوتا ہے قیامت تک زمین کے کیڑے مکوڑون کو اوس سے دور کرتا ہے رواہ الدیلمی مراد عالم باعمل ہے نہ حامل کتب کعب احبار کہتے ہین اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ علم دین حاصل کر اور لوگونکو سکہا کہ مین معلم ومتعلم علم کی قبر کو روشن کرونگا تاکہ اونکو اوسجگہہ وحشت نہو رواہ احمد وابن عبد البر امام جعفر صادق نے اپنے باپ سے سلام اللہ علیہم مرفوعاً روایت کیا ہے کہ داخل نہین کرتا کوئی شخص کسی مسلمان پر خوشی کو لکن اللہ اوس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو اللہ کی عبادت و توحید کیا کرتا

جب وہ بندہ قبر مین جاتا ہے تو وہ سرور آکر کہتا ہے کہ تو مجھے پہچانتا ہے یہہ کہتا ہے تو کون ہے
وہ کہتا ہے مین وہ سرور ہون جو تونے فلان شخص پر داخل کیا تہا آجکے دن مین تیرا مونس
بنونگا تیری وحشت سے الحدیث رواہ ابو الشیخ وابن ابی الدنیا حدیث ابو کاہل مین مرفوعاً
آیا ہے جو کوئی باز رکہتا ہے ایذا کو لوگون سے حق ہے اللہ پر کہ باز رکہے اوس سے ایذا کو قبر
مین رواہ ابن مندہ عمر بن خطاب مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی روشنی کرتا ہے مسجد و ن مین
روشنی کرتا ہے اللہ اوس کی قبر مین اور جو کوئی خوشبو کرتا ہے مسجد مین داخل کرتا ہے
اللہ خوشبو بہشت کی اوسکی قبر مین رواہ ابو الفضل الطوسی

## باب قبر مین حساب ہوگا

حذیفہ سے روایت ہے کہ قبر مین حساب ہوگا اور آخرت مین بہی جسکا حساب قبر مین ہوگیا
اوسنے نجات پائی جسکا حساب دن قیامت پر رہا وہ معذب ہوا اخرجہ الحکیم الترمذی
عایشہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے حساب نہوگا کسی کا دن قیامت کو پہر وہ بخشا جاوے مسلمان اپنا
عمل قبر مین دیکہہ لیتا ہے رواہ احمد اسکا مطلب دوسری حدیث مین یون آیا ہے کہ جس سے
حساب مین جہگڑا کیا گیا وہ معذب ہوگا ٭

## باب حال عذاب قبر کا

قبر کا عذاب حق ہے اس باب مین بہت سی حدیثین آئی ہین حضرت نے فرمایا ہے اللھم انی
اعوذ بک من عذاب القبر رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ یہہ بہی فرمایا ہے مردون کو
جب قبر مین عذاب کیا جاتا ہے تو بہائم سنتے ہین حدیث عایشہ مین آیا ہے کہ کافر پر دو سانپ
بہیجے جاتے ہین ایکطرف سے سرکے دوسرا طرف سے پاؤن کے وہ اوسکو قیامت تک کاٹا کرتے
ہین رواہ احمد اس باب مین حدیث ابو سعید کی گزر چکی ہے کہ ننانوے سانپ کافر پر مسلط

کیے جاتے ہین رواہ احمد وابو یعلی ابن عباس کہتے ہین حضرت دو قبر پر گزرے فرمایا ان دونون کو عذاب ہوتا ہے مگر نہ کسی بڑے امر مین ایک پیشاب سے احتیاط نکرتا تہا دوسرا چغلخور رہتا ایک کی بات دوسرے کو پہونچایا کرتا تاکہ اونمین ناخوشی ہو پہر ایک شاخ تر لیکر دو ٹکڑے کرکے ہر ایک قبر پر رکہدی پوچہا یہہ کیا ہے فرمایا شاید تخفیف ہو اون سے جب تک کہ خشک نہون رواہ الشیخان ہر درخت و پتہ و شاخ تسبیح خوان الٰہی ہوتا ہے جب تک کہ سرسبز ہے خشک نہین ہوا ہے اسلیئے قبر پر گہاس یا درخت لگا دیتے ہین ؂

| | | | |
|---|---|---|---|
| بغیر سبزہ نپوشد کسے مزار مرا | | کہ قبر پوش غریبان ہمین گیاہ بس ست | |

لکن یہہ ایک واقعہ شخصی تہا بعد اوسکے پہر ایسی صورت کا وقوع حضرت یا اصحاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہین ہوا حضرت نے میمونہ سے کہا تو عذاب قبر سے خدا کی پناہ مانگ بیشک عذاب قبر بسبب غیبت اور پیشاب کے ہوتا ہے رواہ ابن ابی الدنیا والبیہقی اور حدیثون مین بہی ہونا عذاب قبر کا غیبت وچغلخوری وعدم احتیاط بول سے آیا ہے حدیث ابن مسعود مین آیا ہے کہ ایک آدمی کو قبر مین چند درہ مارے گئے قبر آگ سے بہر گئی جب ہوش آیا کہا مجہے کیون مارا جواب ملا کہ تو نماز بے وضو پڑہتا تہا الخ رواہ الطحاوی وابو الشیخ حسن مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی کسی شخص کو میرے اصحاب سے بد کہیگا اللہ اوسپر ایک جانور کو مسلط کردیگا جو اوسکے گوشت کو کاٹیگا یا اوسکو پہاڑ پہاڑ کہاویگا قیامت تک رواہ ابن ابی الدنیا تبرا کہنے والے کدہر ہین ذرا اپنا انجام یاد رکہین واثلہ بن اسقع کا لفظ یہہ ہے کہ اگر کوئی قدریہ مرجیہ مرگیا ہو بعد تین دن کے اوسکی قبر کو دیکہین تو اوسکا مونہہ قبلہ سے پہرا ہوا پائین گے رواہ ابن عساکر ابو اسحق فزاری نے کہا ہے ایک مردنے میرے پاس آکر کہا کہ مین کفن چور ہون مینے بعض لوگونکو دیکہا کہ اون کا مونہہ قبلہ سے برگشتہ ہے اعاذنا اللہ منہ رواہ ابن ابی الدنیا ابو اسحق نے یہہ قصہ اوزاعی کو لکہا اونہون نے کہا یہہ وہ لوگ ہین جو برخلاف مذہب اہلسنت وجماعت کے گزرے ہین ؂

| | | | |
|---|---|---|---|
| کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند ؛ | | برفتند وبسیار سرگشتہ اند ؛ | |

Marfat.com

| محالست سعدی که راه صفا | توان رفت جز در پی مصطفی |
|---|---|

عمر بن عبد العزیز نے کہا ہے جن لوگون نے ولید بن عبد الملک کو دفن کیا اون مین ایک مین بہی تہا کیا دیکہتا ہون کہ دونون زانو اوسکے گردن تک بندہے ہوئے ہین تیسے توبہ کی اوس بات سے جو مردانی لوگ حق مین علی مرتضی کے کہتے تہے کسی نے عمر بن عبد العزیز سے پوچہا تیرے باپ اور بہائی کو کس نے دفن کیا تہا کہا میرے فلان غلام آزاد نے اوسنے کہا مجہسے فلان شخص نے کہا ہے کہ جب بیٹے اونکو قبر مین رکہکر گرہ کفن کی کہولی تو دیکہا کہ اونکے مونہ طرف پشت کے پہر گئے ہین رواہ ابن ابی الدنیا؛

## باب منقطع ہونا عذاب قبر کا

کفار سے عذاب قبر کا منقطع نہین ہوتا ہے بعض علما نے کہا ہے کہ دن جمعہ و ماہ رمضان کو منقطع ہوجاتا ہے لکن یہہ قول آیات واحادیث سے مردود ہے ابن قیم نے کہا ہے کہ عذاب کافر اور بعض گنہگار مسلمانون کا قبر مین منقطع نہین ہوتا اور بعض گنہگارونکو عذاب بقدر گناہ کے ہوکر بند ہوجاتا ہے قاضی صاحب فرماتے ہین کہ دعا و شفاعت مسلمانون سے بہی بند ہوجاتا ہے یافعی نے کہا روز جمعہ و شب جمعہ کو منقطع ہوجاتا ہے نسفی نے کہا پہر عود نہین کرتا یعنی ایک جمعہ تک ہوتا ہے اگر ہووے لکن حدیث دلیل ہے اسپر کہ ایک ہفتہ سے زیادہ بہی عذاب ہوتا ہے چنانچہ حدیث گذشتہ سے جسمین رکہنا حضرت کا شاخ سبز کو دو قبر پر آیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک ہفتہ سے زیادہ کے مدفون تہے حضرت نے فرمایا ہے جو کوئی دن جمعہ کے مرتا ہے عذاب قبر سے بچ جاتا ہے رواہ ابو یعلی عن انس والبیہقی عن عکرمۃ بن خالد؛

## باب قبر مین کسکو عذاب نہین ہوتا

سلیمان بن صرد و خالد بن عرفطہ مرفوعًا کہتے ہین جو کوئی دستون سے مرتا ہے یعنی مرض

Marfat.com

اسہال شکم سے اوسکو عذاب قبر کا نہین ہوتا ہے رواہ الترمذی وابن ماجۃ ایسے شخص کو مبطون کہتے ہین ابن مسعود و ابن عباس وغیرہما سے بچند طریق مروی ہے کہ پڑہنا سورہ ملک کا برات عذاب قبر سے نجات دیتا ہے صحابہ عہد حضرت مین اس سورت کو مانعہ کہتے تھے یعنی عذاب قبر سے منع کرتی ہے حدیث خالد بن معدان مین آیا ہے کہ الم تنزیل السجدہ اپنے صاحب کیطرف سے قبر مین لڑتی ہے کہتی ہے اے اللہ اگر مین تیری کتاب مین ہون تو میری شفاعت قبول کر ورنہ مجھکو اپنی کتاب سے نکال ڈال پرندہ کیطرح مردہ کو اپنے پرون کے نیچے لیلیتی ہے شفاعت کرکے عذاب قبر سے محفوظ رکھتی ہے اسیطرح تبارک الملک رواہ الدارمی جابر کا لفظ یہہ ہے کہ حضرت نہ سوتے جب تک کہ یہہ دونون سورتین نہ پڑہ لیتے رواہ الترمذی والدارمی واحمد وقال الترمذی ھذا حدیث صحیح وکذا فی شرح السنۃ وفی المصابیح غریب ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی شب جمعہ کو بعد مغرب کے دو رکعت نماز پڑھے گا اور ہر رکعت مین فاتحہ یکبار اذا زلزلت پندرہ بار پڑہیگا تو سکرات موت اوسپر آسان ہوجاوینگے عذاب قبر سے محفوظ رہیگا قیامت کے دن پل صراط سے بآسانی گزر جائیگا — رواہ الاصبہانی فی الترغیب حضرت نے فرمایا ہے جو کوئی آیۃ الکرسی کو بعد ہر نماز کے پڑہیگا کوئی چیز اوسکو دخول جنت سے مانع نہوگی مگر موت اس حدیث کو نسائی وابن حبان وابن مردویہ ودارقطنی نے ابوامامہ سے بیہقی نے علی مرتضی سے روایت کیا ہے انتہی ؁

## فصل

ابن عمر نے مرفوعاً کہا ہے نہین وحشت ہے لا الہ الا اللہ والون پر نہ مرتے وقت نہ قبر مین نہ وقت بعث کے رواہ الطبرانی والاصبہانی قاضی صاحب فرماتے ہین اس حدیث کو اگر عموم پر رکہا جاوے تو یون کہا جاویگا کہ جتنی وحشت کفار کو ہوگی اوتنی البتہ مسلمانون کو نہوگی نفی مطلق وحشت کی نہین کرسکتے ہین بسبب تعارض دیگر احادیث کے جنمین عذاب

Marfat.com

گنہگار مومنون کا قبر مین آیا ہے ظاہر یہہ ہے کہ مراد اہل اس کلمہ سے وہ لوگ ہین جو مشرف بہ فنا
وبقا ہین اونکے ساحت سینہ مین سوائے ذات پاک کے کوئی مقصود باقی نہین رہا ہے کیونکہ
عبادت کہتے ہین کمال تذلل کرنے کو سامنے معبود کے اسمین شک نہین ہے کہ جو شئے کسی کی مقصود
ہوتی ہے وہ شخص واسطے حصول اوس مقصود کے کمال درجہ کا تذلل اختیار کرتا ہے وہی مقصود
اوسکا معبود ہوجاتا ہے معنی لا مقصود الا اللہ و لا معبود الا اللہ کے ایک ہی جگہہ تک پہونچتے
ہین سو جب مقصود بندہ کا سوائے ذات پاک کے کچھہ نرہا تو ربقۂ ماسوی اللہ سے آزاد ہوگیا
اور شرک خفی سے پاک ہوا اوسکو حالت حیات مین انس ورغبت خدا سے ہوگا نہ اور کسی سے خلوت
در انجمن حاصل ہوگی یعنی باوجودیکہ انبوہ مین ہے لکن باطن مشغول بحق ہے دست بکار دل بیار
رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ ایمان کامل نہین ہوتا ہے جب تک کہ لوگ
نزدیک اوسکے مثل مینگنی اونٹ کے نہون یعنی کسی سے بھی سروکار نرکھے تب کہین مومن کامل ہووے
سوایسے شخص کو کہ انبوہ اوسکو مانع خلوت نہین ہے اگرچہ کبھی انبوہ موجب تشویش کا ہوتا ہے
تنہائی مین بطریق اولیٰ انس ہوگا پھر اوسکو قبر مین جدائی سے لوگون کی کیون وحشت ہونے لگی بلکہ
زیادہ تر لذت و انس ہوگا ایسے لوگ طالب بہشت بھی نہین ہوتے ہین مگر اسلیئے کہ مرضی خدا کی
ہے اور وہان خدا کا دیدار ہوگا لکن ہم لوگ مامور ہین کہ بہشت کو طلب کرین مولوی روم
فرماتے ہین ؎

| | |
|---|---|
| گر طمع خواہد ز من سلطان دین | خاک بر فرق قناعت بعد ازین |

## باب انبیا اولیا اپنی قبرون مین مشغول ہوتے ہین ساتھ نماز و ذکر خدا کے اور اوس سے لذت پاتے ہین

حدیث انس مین آیا ہے کہ حضرت شب معراج مین قبر موسیٰ علیہ السلام پر گزرے دیکھا کہ وہ قبر مین نماز

Marfat.com

پڑھ رہے ہین رواہ مسلم دوسرالفظ انس کا مرفوعاً یہہ ہے کہ انبیا زندہ ہوتے ہین اپنی
قبرون مین نماز پڑہا کرتے ہین رواہ ابو یعلی ابن عباس نے کہا بعض اصحاب حضرت نے ایک
قبر پر خیمہ لگایا اونہین معلوم نتہا کہ اسجگہہ قبر ہے ناگاہ اوسمین ایک انسان تہا جو سورہ ملک
پڑہتا تہا اوس صحابی نے یہہ حال حضرت سے کہا فرمایا یہہ صورت مانعہ ہے نجات دیتی ہے عذاب قبر
سے رواہ الترمذی والحاکم وغیرہما حافظ زین الدین نے کہا ہے اللہ تعالے بعض
اہل برزخ کی تکریم فرماتا ہے اعمال صالحہ سے اگرچہ اوس عمل کا ثواب اوسکو کچہہ نہین ہوتا کیونکہ
عمل موت سے منقطع ہوجاتا ہے لکن یہہ عمل اوسکا اسلئے ہے کہ اللہ کی یاد سے متنعم وتلذذ ہو جاوے
جسطرح فرشتے اور بہشت والے ذکر خدا سے نعمت ولذت حاصل کرتے ہین کیونکہ فقط ذکر خدا کا
ساری نعمت دنیا سے بہتر ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب قاضی صاحب کہتے ہین بلکہ
ذکر نعیم جنت سے بہی بہتر ہے پس یہہ قول اونکا کہ ثواب نہین ہوتا بیجا ہے عوام کو دیکہو کہ
سرود وشعر سے لذت حاصل کرتے ہین لطف اوٹہاتے ہین کیونکہ اوسمین ذکر محبوب کا ہوتا ہے
خواص جنکا محبوب سواے خداے عزوجل کے کوئی نہین ہے اونکا حظ وتلذذ ذکر خدا سے ہے
نہ غیر سے انتہی مین کہتا ہون زین الدین نے جو نفی ثواب کی بیان کی وہ بطور مسئلہ وحکم شرعی کے
بیان کی ہے اسکا انکار نہین کیا ہے کہ اوس عمل سے کچہہ مزا بہی نہین ملتا ہان اگر یہی مزا ثواب
اوس عمل کا کسی دلیل سے ثابت ہو تو قول اونکا بیجا ٹہیر سکتا ہے والا فلا خلال فی نے ابن عباس سے
روایت کیا ہے کہ مسلمان کو قبر مین مصحف دیتے ہین کہ اوسکو پڑہے مگر یہہ حدیث ضعیف ہے کچہہ
دور نہین کہ مراد مصحف سے اس جگہہ تلاوت قرآن کی ہو نہ نسخہ مصحف واللہ اعلم ۔

## فصل

یزید رقاشی کہتے ہین مجھکو یہہ بات پہونچی ہے کہ اگر کوئی مسلمان ایسی حالت مین مرجاتا ہے کہ
اوسے بعض قرآن نہین پڑہا ہے تو اللہ تعالے فرشتونکو بہیجتا ہے کہ باقی قرآن اوسکو سکہاتے



Marfat.com

پڑہا دین رواہ ابن ابی الدنیا حسن وعطیہ عوفی سے بہی اسیطرح مروی ہے ؛

## فصل

ابن سیرین اس بات کو دوست رکہتے تہے کہ مردہ کو اچہا کفن دیا جاوے ابور کہتے تہے کہ وہ باہم اپنے کفن مین ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہین رواہ ابن ابی شیبة اسکو ابن عدی نے ابو ہریرہ سے عقیلی وخطیب نے انس سے ترمذی وغیرہ نے ابی قتادہ سے مرفوعاً بہی روایت کیا ہے مراد اچہے کفن سے یہہ ہے کہ مال حلال سے موافق سنت کے ہو اور سفید وپاکیزہ ہو نہ بیش قیمت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک پرانی چادر اپنے کفن کے لئے دی اور کہا نئے پارچہ کا مستحق زندہ آدمی ہوتا ہے ؛

## باب زیارت قبور کا

حدیث عایشہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ نہین زیارت کرتا کوئی آدمی اپنے بہائی کی قبر کو اور وہان بیٹھکر سلام کہتا ہے لکن مردہ اوسکے سلام کا جواب دیتا ہے رواہ ابن ابی الدنیا اسیطرح بیہقی وغیرہ نے ابو ہریرہ سے بہی مرفوعاً موقوفاً روایت کیا ہے دوسر الفظ ابو ہریرہ کا یہہ ہے کہ حضرت نے قبرستان مین آکر کہا السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون ۔ رواہ مسلم عائشہ نے بہی یون ہی روایت کیا ہی مگر اتنا زیادہ کیا ہی یرحم اللہ المستقدمین منا والمستاخرین بریدہ نے مرفوعاً بعد لفظ لاحقون کے اتنا اور کہا ہے انتم لنا فرط ونحن لکم تبع نسأل اللہ لنا ولکم العافیة رواہ النسائی وابن ماجة ورواہ الدیلمی عن ابن عباس والطبرانی عن علی نحوہ ابو ہریرہ کہتے ہین جو کوئی مقابر مین جاکر اللہ سے واسطے مردون کے مغفرت مانگے اور اونپر رحمت کرے اوس نے گویا نماز اونکے جنازہ پر پڑہی رواہ ابن ابی الدنیا ؛

## فصل

حدیث بریدہ مین مرفوعاً آیا ہے مینے منع کیا تہا تمکو زیارت قبور سے سواب تم اونکی زیارت کیا کرو الحدیث رواہ مسلم ابن مسعود کا لفظ یہہ ہے حضرت نے فرمایا مینے منع کیا تہا تم کو زیارت سے قبرونکی سواب تم اونکی زیارت کرو کہ یہہ زیارت بے رغبت کرتی ہے دنیا مین یاد دلاتی ہے آخرت کو رواہ ابن ماجۃ **ف** زیارت قبور کی مستحب ہے لکن سفر کرنا واسطے زیارت کے ثابت نہین ہوا ہے زیارت سے رقت دل حاصل ہوتی ہے اپنا مرنا یاد آتا ہے

| یکے بگور غریبان شہر سیرے کن | ببین کہ نقش علما چہ باطل افتادہ ست |
|---|---|

بڑا فائدہ اس زیارت کا یہہ ہے کہ مردہ کے لئے دعا و استغفار کرے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقیع مین آتے مردون پر سلام کرتے اونکے لئے مغفرت مانگتے رہا استمداد کرنا اہل قبور سے سو کسی دلیل سے ثابت نہین ہے اگرچہ بعض صوفیہ و فقہا اسکے قائل ہین کہ روح سے فیض حاصل ہوتا ہے لکن یہہ اونکا کشف و شہود ہے کچہہ حجت شرعی نہین ہے ادب زیارت یہہ ہے کہ طرف قبر کے مونہہ کرکے سلام مسنون کہے قبر کو مسح نکرے بوسہ ندے کمر نہ جہکاوے اول روز جمعہ مین زیارت کرنا افضل ہوتا ہے اوس دن مردہ کو اور دنون سے زیادہ ادراک دیا جاتا ہے بہرحال مقصود زیارت قبور سے تذکر آخرت و دعاء میت ہے نہ چراغ جلانا چادر ڈالنا پہول چڑہانا مدد چاہنا بعض افعال انمین بدعت ہین اور بعض سرحد شرک تک پہونچا دیتے ہین ؛

## فصل

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے زیارت کی اپنی مان کی قبر کی آپ روئے اور ساتہہ والونکو رلایا پہر فرمایا مینے اذن چاہا تہا اپنے رب سے کہ مین اوسکے لئے استغفار کرون مجہکو اذن ندیا پہر اجازت چاہی زیارت قبر کی اوسکی اجازت دی سو تم زیارت کیا کرو قبرونکی کہ وہ یاد دلاتی

Marfat.com

سوت کو رواہ مسلم اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ غیر مسلمان کے لیے استغفار کرنا جائز نہین اگرچہ زیارت ایسے قریب کی جسنے اسلام نہین پایا ہے جائز ہے ہ

## فصل

ابن عباس کہتے ہین حضرت کا گذر قبور مدینہ پر ہوا اونکی طرف مونہہ کرکے کہا السلام علیکم یا اھل القبور یغفر اللہ لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب بریدہ کا لفظ یہ ہے حضرت اونکو سکہلاتے تہے کہ جب قبرستان مین جاؤ یون کہا کرین السلام علیکم اھل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ رواہ مسلم معلوم ہوا کہ مردون پر سلام کرنا اور اونکے لیے دعا عافیت مانگنا مستحب ہے اب عوض اس دعا کے لوگ اپنی حاجتین مانگا کرتے ہین یہ گور پرستی بالکل عکس القضیہ ہے ف

| | |
|---|---|
| تو ناکے گور مردان را پرستی | بگرد کار مردان گرد رستی |

عایشہ کہتی ہین جسدن میری رات ہوتی حضرت آخر شب کو طرف بقیع کے جاتے کہتے السلام علیکم دار قوم مومنین واتاکم ما توعدون غدا مؤجلون وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون اللھم اغفر لاھل بقیع الغرقد رواہ مسلم دوسرا لفظ یہ ہے عایشہ نے کہا مین زیارت قبور مین کیا کہا کرون فرمایا یون کہا السلام علی اھل الدیار من المؤمنین والمسلمین ویرحم اللہ المستقدمین منا والمستاخرین وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون رواہ مسلم اس حدیث سے یہ شبہہ پیدا ہوتا ہے کہ عورتون کو بہی زیارت قبر کی کرنا جائز ہے لیکن مطلب اس حدیث کا یہ نہین ہے بلکہ مقصود عایشہ کا یہ تہا کہ زیارت کرنے والے وقت زیارت کے کیا کہین دلیل اس مطلب پر حدیث ابوہریرہ ہے کہ لعنت کی حضرت نے زوارات القبور کو رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح بعض اہل علم

Marfat.com

یہہ بہی کہا ہے کہ یہہ حدیث قبل رخصت کے زیارت قبور مین تہی جب رخصت دی تو اوسمین مرد عورت سب داخل رہے لکن تحقیق یہہ ہے کہ رخصت خاص واسطے مردون کے ہے نہ واسطے عورتون کے بعض نے کہا عورتون کو زیارت کرنا اسلئے مکروہ ہے کہ وہ قلیل الصبر کثیر العجز ہوتی ہین یعنی کہین بے تاب ہوکر قبر کا مسح کرین یا بوسہ لین یا اور کوئی امر جاہلیت کر بیٹہین جیسے اہل بدعت عرس وغیرہ کرنے لگتے ہین نذر نیاز لاتے ہین حاجتین طلب کرتے ہین یہہ لوگ درحقیقت نسوان امت ہین عقل و دین مین ناقص ہین اگر احادیث زیارت اور الفاظ دعوات وسلام اہل قبور مین غور کرتے تو سمجہہ لیتے کہ اموات محتاج احیا رہین اونکی دعا و استغفار کا انتظار کرتے ہین احیا ہرگز محتاج اموات کے نہین ہین قبر خواہ مومن کی ہو یا غیر مومن کی نتیجہ زیارت کا یہی ہے کہ موت و بوسیدگی کو یاد کرے آخرت کا دہیان کرے مردہ اگر مسلمان ہے خواہ پیر ہو یا ولی اوسکے لئے دعاے مغفرت کرے سلام بہیجے اسکے سوا کوئی فعل و حرکت نکرے کہ وہ خالی کسی شرک یا بدعت سے نہوگی یہہ مثل مشہور تہی کہ مردہ بدست زندہ اس زمانۂ پر آشوب مین کہ ہر معروف منکر اور ہر منکر معروف ہوگیا ہے زندہ بدست مردہ نظر آتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ؛

## باب روح کہان رہتی ہے

جاے قرار روح مین روایتین مختلف آئی ہین کعب بن مالک مرفوعاً کہتے ہین روح مسلمان کی ایک پرندہ ہے جو درخت جنت سے کہاتا رہتا ہے جب تک کہ دن قیامت کو طرف اپنے بدن کے پہرے رواہ مالک والنسائی بسند صحیح اسکو احمد وطبرانی نے بہی ام ہانی سے مرفوعاً روایت کیا ہے ام بشر نے کہا مینے حضرت کو سنا فرماتے تہے روح مومن کی پرندہ ہے سیر کرتی ہے بہشت مین جہان چاہے روح کافر کی سجین مین ہے رواہ ابن عساکر وابن ماجة والطبرانی حمزہ بن حبیب کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ روح مومنون کی پرندہ سبز مین ہوتی

سیر کرتی ہے بہشت مین جہان چاہے روحین کافرون کی محبوس ہین سجین مین رواہ الطیالسی
وغیرہ بعض روایات مین بحق شہدا آیا ہے کہ روح شہیدون کی پیٹ مین ہری چڑیا کے
ہوتی ہے نہر جنت مین جہان کہین چاہے چرتی پھرتی ہے پھر قندیلون مین جو نیچے عرش کے ہین
بسیرا کرتی ہے اسکو مسلم نے ابن مسعود سے مرفوعا روایت کیا ہے اور ابو داؤد وحاکم وغیرہما نے
ابن عباس سے حق شہدا احد مین اور بقی بن مخلد ابو سعید خدری سے اسکے راوی ہین ورواہ
ھناد بن سری عن ابی سعید نحوہ انس کا لفظ یہہ ہے کہ اللہ تعالے نے شہیدون کو پیٹ
مین سفید پرندون کے عرش کی قندیلون مین لٹکایا ہے رواہ ابو الشیخ دوسرا لفظ انس کا
مرفوعا یہہ ہے کہ حضرت نے حق حارثہ بن سراقہ مین جبکہ وہ شہید ہوئے فرمایا ہے کہ وہ فردوس
اعلیٰ مین ہین رواہ البخاری اسطرح کی حدیثین حق مین شہیدون کے بہت آئی ہین لکن
یہہ حدیثین دلیل اسبات پر نہین ہین کہ سوائے شہیدون کے اور کوئی شخص اس رتبہ کو نہین
پہونچتا ہے کیونکہ انبیاء وصدیقین افضل ہین شہدا سے اگلی حدیثین دلالت کرتی ہین اس
بات پر کہ ارواح مومنین کی بہشت مین رہتی ہین اونمین کچھہ تخصیص شہدا کی نہین ہے ف
دوسری حدیثون مین آیا ہے کہ اطفال مسلمانون کے بہشت مین ہوتے ہین ابو ہریرہ کا لفظ
مرفوع یہہ ہے کہ اولاد مومنون کی ایک پہاڑ پر اندر بہشت کے پرورش پاتی ہے ابراہیم
وسارہ علیہما السلام اونکی تربیت کرتے ہین دن قیامت کو اللہ دینین اونکے آبا کو پھیر دیگا
رواہ احمد والحاکم وابو داؤد وغیرہم خالد بن معدان نے کہا ہے شجرۂ طوبیٰ سے دودہ
پیتے ہین مکحول نے مرفوعا کہا ہے ذریت مومنین کی سبز چڑیون مین بہشت کے اندر رہتی ہے
رواہ سعید بن منصور مگر یہہ حدیث مرسل ہے ف جب اطفال مسلمانون کے بتبعیت ماں
باپون کے ملحق بمسلمین ٹہیرے اور بہشت مین رہے تو کبار مسلمین جو کہ صلاح وتقویٰ سے آراستہ
ہین بطریق اولیٰ بہشت مین جاوینگے ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ روحین مومنون کی بہشت
مین ہونگی روحین کافرون کی دوزخ مین ہونگی لکن قرآن وحدیث مین غالبا ذکر مومنین

Marfat.com

وکفار کا آیا ہے سو مراد مومنین سے کامل الایمان لوگ ہین گنہگار مسلمانون کا ذکر مقابلہ کفا
ین نہین آیا ہے اس سبب سے حمل ان حدیثون کا مومنین کاملین پر کرنا چاہیے رہ چار گروہ ہین
ایک پیغمبر دوسرے صدیق تیسرے شہید چوتھے صالح مراد صلحا سے اولیاء اللہ ہین جنکے
دل شغل ماسوی اللہ سے پاک صاف ہین لائق تجلیات آلہی ہوگئے ہین ۵

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | شہر دلچسپ ہمارا دل ہے | | عرش وہ ہے یہہ تری منزل ہے | |

حضرت نے فرمایا ہے دلمین بنی آدم کے ایک مضغہ ہے یعنی ٹکڑا گوشت کا جب وہ درست ہوجاتا
ہے تو سارا بدن درست ہوجاتا ہے اور جب وہ بگڑجاتا ہے تو سارا بدن بگڑجاتا ہے سن رکھو
وہ ٹکڑا دل ہے سو صلحار کے نفوس صفات رذیلہ سے پاک ہوا ے باطل سے صاف ہوکر مطمئن
بہ مرضیات خدا ہوجاتے ہین اللہ نے اونکے حق مین فرمایا ہے یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی
الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی ابن عباس رضی اللہ عنہ کو
جب مقام طائف مین اندر قبر کے اوتارا ایک آواز سنی وہ یہی آیت تھی جسکو کسی نے غیب سے
پکار کر پڑھا تھا اللھم ارزقنا ف ان چارون گروہ کے سوا اور جسکو خدا چاہے ان
بزرگون سے ملاوے جسطرح فرمایا ہے ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ
علیھم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا خلفار اربعہ
مین ایک صدیق تھے تین شہید باقی صحابہ صلحار تھے پھر سارے موحدین متبعین مخلصین کامل
الایمان والعمل ملحق ہین ساتھ انہین صلحار کے انشار اللہ تعالے آسے اللہ مین اگرچہ صالح
نہین ہون لکن صلحا، کا دل سے دوستدار ہون تو مجھکو بھی توفیق صلاح وفلاح کی بخش ۵

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | احب الصالحین ولست منھم | | لعل اللہ یرزقنی صلاحا | |
| | گرچہ از نیکان نیم خود را بہ نیکان بستہ ام | | در بہار آفرینش رشتۂ گلدستہ ام۔ | |

ف بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مقر ارواح شہدار باہر ہے بہشت سے ابن عباس نے
مرفوعاً کہا ہے کہ روحین شہیدون کی دروازہ بہشت پر ایک قبہ سبز مین رہتی ہین صبح وشام

اونکے پاس جنت سے رزق آتا ہے رواہ احمد والطبرانی وابن ابی شیبۃ بسند حسن
اُبی بن کعب کہتے ہین شہید چمنون مین ہین نزدیک بہشت کے اونکے پاس مچھلی گاؤ باہم تلاطم کرتی
ہین شہدار اونسے کھیلتے ہین پھر جب چاہتے ہین تو ایک تشئے دوسری شئے کو مار ڈالتی ہے یہ اونکو
کھاتی لذت پاتی ہین ہر چیز جو جنت مین ہے اوسکا مزا انکو ملتا ہے رواہ ابن ابی شیبۃ مجاہد
نے کہا شہدار جنت سے باہر رہتے ہین جنت کا میوہ اونکے پاس آیا کرتا ہے

| | |
|---|---|
| آن رتبہ ندارم کہ شوم داخل محفل | گر حکم شود در پس دیوار نشینم |

یہ حدیثین قوت مین مثل احادیث سابق کے نہین ہین احتمال ہے کہ بعض شہدار بیرون
جنت رہتے ہون نہ سب کے سب کیونکہ احادیث مین کئی درجے فرمائے ہین ایک مرد صالح
جید الایمان خالصاً للہ شہید ہوا اوسکا مرتبہ بہت اعلیٰ ہوتا ہے پیغمبرون کو اوسپر یہی فضیلت
نبوت کی ہوتی ہے ایک مرد وہ ہے جو عمل صالح وغیر صالح دونون کرتا ہے وہ شہید ہو گیا
اوسکے گناہ بخشدئے گئے لکن دخول جنت سے بسبب قرض کے یا اور حقوق عباد کے ممنوع
رہا جسطرح کہ حدیث ابی قتادہ وابن عمرؓ مین مرفوعاً آیا ہے کہ شہید کے سارے گناہ بخشے
جاتے ہین مگر قرض جبرئیل نے مجھسے اسدم یون ہی کہا ہے رواہ مسلم

| | |
|---|---|
| قرض از مرتبۂ مردمی انداخت مرا | بسکہ این راہ گران بود بکا ساخت مرا |

ف بعض حدیثین دلیل ہین اسبات پر کہ روح مومنونکی آسمان ہفتم پر ہوتی ہے اور
اپنی جگہہ بہشت مین دیکھتی ہے اسکو ابو نعیم نے بسند ضعیف ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے
وہب بن منبہ کہتے ہین ساتوین آسمان پر ایک گھر ہے وہان روحین مومنون کی جمع ہوتی
ہین جو کوئی مرجاتا ہے وہان جاتا ہے اگلی روحین اوس سے خبر دنیا کی پوچھتی ہین سلمان
فارسی نے کہا روح جب بدن سے نکلجاتی ہے تو درمیان آسمان وزمین کے رہتی ہے رواہ
سعید بن منصور دوسرا لفظ سلمان کا یہہ ہے کہ روح مومنون کی برزخ مین ہوتی ہے
زمین سے جہان چاہے پھرے جان کافر کی سجین مین رہتی ہے رواہ ابن المبارک

Marfat.com

والحکیم الترمذی وابن ابی الدنیا وابن منده یہ حدیثین اور دوسرے اقوال اگر صحت کو
پہونچین تو محمول ہونگی اسپر کہ بعض مومنون کے اعمال اتنی مدد نہیں کرتے ہین کہ وہ بہشت مین
داخل ہون اسلئے ساتوین آسمان پر رہتے ہین اور بعض اون مین ایسے ہین کہ آسمان سے
پرے نہیں جاسکتے ہین زمین آسمان کے بیچ مین رہتے ہین لکن اسقدر گناہون مین نہین پہنسے
ہین اسلئے سیر کرتے پہرتے ہین بعض جو گرفتار گناہ ہوتے ہین اونکو قدرت سیر کی بہی نہین ہوتی
انس نے کہا ایک جنازہ آیا حضرت نے پوچہا اسپر کچہہ قرض ہے کہا ہان فرمایا میری نماز اسکو نفع
نکریگی اسکی روح قبر مین بند رہیگی آسمان پر نہ چڑہیگی اگر کوئی شخص ضامن قرض کا ہو جاوے
تو مین اسپر نماز پڑہون رواہ الطبرانی ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے روح مومن کی محبوس رہتی
ہے یہانتک کہ اوسکا قرض ادا کیا جاوے رواہ الترمذی وابن ماجة اسیطرح براء بن
عازب نے کہا ہے کہ قرضدار محبوس ہوتا ہے سامنے خدا کے شکایت تنہائی کی کرتا ہے رواہ الطبرانی
ابن عباس کہتے ہین حضرت نے فرمایا یہان کوئی شخص بنی ہذیل کا ہے تمہارا یار دروازہ بہشت پر
محبوس ہے عوض قرض کے اگر چاہو تو اوسکا قرض ادا کردو اور اگر چاہو تو حوالہ عذاب خدا کرو
رواہ البزار والطبرانی معلوم ہوا کہ کوئی بسبب قرض وغیرہ کے بہشت مین نہین جاتا ہے
بلکہ دروازۂ جنت تک بہی نہین پہونچتا یا آسمان سے آگے نہین جاتا قبر مین محبوس رہتا ہے
یعنی حال باختلاف اشخاص مختلف ہوتا ہے اللہم انی اعوذ بک من غلبة الدین وقہر الرجال
ف روحین سارے کافرونکی سجین مین نیچے زمین ہفتم کے جہان دوزخ ہے محبوس رہتی ہین صبح
وشام اونکو سیر جہنم کی کرائی جاتی ہے النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا ویوم تقوم الساعة
ادخلوا آل فرعون اشد العذاب قوم فرعون جس دن ڈوبی تہی اوسیدم جہنم مین جا پہونچی
اغرقوا فادخلوا نارا مراد دخول نار سے یہی عرض کرنا اونکا ہے صبح وشام آتش دوزخ
پر پہر دن قیامت کے سخت تر عذاب مین لگاتار رہیگی ان حدیثون مین اسطرح تطبیق
دیجاتی ہے لکن اور حدیثین دلیل ہین اسپر کہ ارواح مومنون اور کافرونکی سب قبور رہتی ہین

ہوتی ہین حدیث براء بن عازب مین آیا ہے کہ جب فرشتے روح مومن کو آسمان ہفتم پر لیجاتے ہین تو یہہ حکم ہوتا ہے کہ اوسکا نام علیین مین لکھکر اوسکو زمین کیطرف لیجاؤ الخ اسکے سوا اور حدیثین ہین جو دلیل ہین اسی مطلب پر یہانتک کہ روحین پیغمبرونکی بہی قبر مین رہتی ہین حضرت نے موسیٰ علیہ السلام کو شب معراج مین اندر قبر کے نماز پڑہتے دیکہا تہا اور یہہ بہی فرمایا ہے کہ جو کوئی درود بہیجتا ہے مجہپر نزدیک میری قبر کے مین سنتا ہون اور اگر دور سے بہیجتا ہے تو وہ مجھکو پہونچا دیجاتی ہے سو بوجہ اسی اختلاف روایات کے اقوال علما کے اس باب مین مختلف ہین ابن عبد اللہ نے کہا ہے کہ یہی احادیث اخیرہ اصح ہین اور جن حدیثون مین ذکر سوال منکر نکیر کا اور دکہانے جنت و دوزخ کا مردہ کو اور ذکر ثواب و عقاب قبر کا اور زیارت وسلام قبور کا اور خطاب کرنے کا مردون کو مثل خطاب حاضر عاقل کے آیا ہے وہ بہی اسی پر دلالت کرتے ہین کہ اونکی روحین قبر مین رہتی ہین نسفی نے بحر الکلام مین کہا ہے پیغمبرون کی روحین جب بدن سے نکلتی ہین تو اونکی صورت مشک و کافور کی ہوجاتی ہے بہشت مین پہر کہاتے پیتے ہین چین آرام کرتے ہین رات کو نیچے عرش کے آکر قندیلون مین بسیرا کرتے ہین شہیدون کی روحین سبز پرندون کے اندر رہکر کہاتی پیتی ہین آرام کرتی ہین رات کو قنادیل مین زیر عرش بسر کرتی ہین اور مومنون مطیع کی روحین باہر نزدیک بہشت کے ہوتی ہین اونکو اکل و تمتع نہین ہوتا ہے مگر اتنا کہ بہشت کو دیکہتی ہین ارواح مومنین عاصین کے درمیان آسمان و زمین کے رہتی ہین ہوا مین کافرونکی روحین سجین مین ہوتی ہین پیٹ مین کالے جانورونکے نیچے ساتوین زمین کے اونکو ایک طرحکا لگاؤ رہتا ہے بدن سے عذاب روح کو ہوتا ہے اوسکا درد بدنکو بہی پہونچتا ہے جسطرح آفتاب آسمان پر ہے اوسکی دہوپ زمین پر پڑتی ہے **ف** حافظ ابن حجر عسقلانی رح نے کہا ہے کہ ارواح مومنون کی علیین مین اور ارواح کافرونکی سجین مین ہین روح کو اپنے ہر جسد سے ایک طرحکا اتصال معنوی ہوتا ہے جو مشابہ اوس اتصال کے نہین ہے جو کہ حیات دنیا مین ہوتا ہے بلکہ اگر مشابہت دیجاوے تو حال سے شخص خفتہ کے دیجاسکتی ہے لیکن

Marfat.com

وہ اتصال انفصال خفتہ سے بہی قوی تر ہوتا ہے انتہی سیوطی نے کہا اس تقریر سے جمع حاصل ہوتی ہے درمیان اون احادیث کے جنمین مقرار واح علیین یا سجین آیا ہے اور درمیان قول ابن عبدالبر کے کہ جمہور نزدیک قبور کے بتاتے ہین انتہی قاضی صاحب فرماتے ہین میرے نزدیک اسجگہہ جمع بین الاحادیث یون ہے کہ جب فرشتے روح مومن کی قبض کرکے آسمان پر لیجاتے ہین تو آسمان ہفتم پر پہونچکر یہہ حکم ہوتا ہے کہ اوسکا نام علیین مین لکہہ لو اور اوسکو طرف زمین کے لیجاؤ کہ زمین ہی سے اوسکو پیدا کیا ہے اور زمین ہی مین ہم اوسکو پہیر دینگے پہر زمین ہی سے نکالینگے تب اوس روح کو اوس بدن مین داخل کردیتے ہین سوال منکر و نکیر کا ہوتا ہے انبیاء اور جو لوگ کہ مشابہت تامہ انبیاء سے رکہتے ہین اونکی شان سوال سے ارفع ہے پہر بعد سوال کے جبکہ جواب حق پر ثابت رہتا ہے تو یہہ حکم ہوتا ہے کہ اوسکے لئے جنت سے فرش کرین بہشت کی پوشاک پہنائین طرف جنت کے دروازہ کہولین اوسوقت روح اوسکی اوسی راہ سے کہ قبر سے طرف بہشت کے ہوتی ہے بجانب جنت صعود کرتی ہے پہر انبیاء شہداء صدیقین و اولیاء کی روحین اوسی بہشت مین رہکر جہان کہین چاہتی ہین سیر کرتی ہین کہانی پیتی ہین اور نیچے عرش کے جگہہ لیتی ہین علیین و اعلی علیین مین ہر ایک حسب مراتب خود ہوتا ہے اور مومنونکو بظاہر وہان تک رسائی نہین ہوتی آسمان ہفتم تک ہوتی ہے اور گنہگار مومنونکو جب تک کہ اونکے گناہ بخشے نہ جاوین آسمان سے اوپر کو ترقی میسر نہین آتی وہ درمیان آسمان و زمین کے رہتی ہین برزخ زمین مین سیر کرتے پہرتے ہین بلکہ حالت پابندی معاصی مین قبر سے بہی آگے ترقی نہین ہوتی محبوس رہتی ہین کفار کی روح جب قبض کرکے لیجاتے ہین تو اوسکے لئے دروازے آسمان کے نہین کہلتے اوسکا نام سجین مین لکہا جاتا ہے اوسکو اوٹہاکر پہینکدیتے ہین وہ روح اندر بدن کے داخل نہین ہوتی وہان سے اوسی راہ سے جو کہ طرف دوزخ کے گئی ہے طرف سجین کے پہونچادیجاتی ہے صبح و شام اوسکو دوزخ دکہایا کرتے ہین یہہ بات کہ روحین شہیدون و صالحین کی بہشت مین ہوتی ہین دلیل اسکی یہہ آیہ کریمہ ہے قیل

Marfat.com

ادخل الجنة قال یالیت قومی یعلمون بما غفرلی ربی وجعلنی من المکرمین یہ آیتین حق مین
حبیب نجار کے آئی ہے سوا انبیا و صدیقین تو شہدا سے کہین زیادہ تر افضل و اشرف ہین
اونکی راہ قبور سے بہشت تک جاری ہے اللہ نے اوس راہ کو اونکے لئے نزدیک کر رکہا ہے
جب کوئی زیارت قبر کی کرتا ہے یا سلام کہتا ہے یا خطاب کرتا ہے تو پل مارنے مین روح اوسجگہ
حاضر ہوجاتی ہے جواب سلام کا دیتی ہے اس صورت مین دیکہنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا موسیٰ علیہ السلام کو شب معراج مین اندر قبر کے حالت نماز مین اور پہر چہٹے آسمان پر اوسی
شب مین اسی سبب سے تہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب معراج مین زمین سے سدرة المنتہیٰ
جنة الماویٰ تک گئے اور کتنی کچہ سیر کی احکام پیش آئے جب پہر کر زمین پر آئے بستر ہنوز
گرم تہا روح کو بعد مرنے کے جسد سے گو ویسا اتصال نہو جیسا کہ زندگی مین تہا کما قال
تعالےٰ اللہ یتوفی الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی منامہا فیمسک التی قضیٰ
علیہا الموت ویرسل الاخریٰ الی اجل مسمی لکن البتہ ایک علاقہ باقی رہتا ہے کہ اوس سے
ادراک راحت و رنج کا کرتا ہے قطع نظر اسکے اگر یون ہو کہ روح کو الگ عذاب ہو اور جسد کو
الگ تو یہ بہی ممکن ہے

او در کجا و ما بکجا در غم فراق | ما و دل خراب جدا گانہ سوختیم

جسد بے روح اگرچہ نزدیک عوام کے احساس لذت و الم کا نہین کرتا ہے لیکن شرع سے ثابت ہے
کہ نزدیک اللہ کے احساس رکہتا ہے اتینا طائعین و اذنت لربہا وحقت یومئذ تحدث
اخبارہا یہہ نصوص تو قرآن مین ہین اور حدیث مین آیا ہے کہ ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ
سے کہتا ہے کوئی ذکر کرنیوالا بہی تجہپر گزرا ہے اگر کہتا ہے کہ ہان تو وہ خوش ہوتا ہے
قال تعالےٰ انا عرضنا الامانة علی السموات والارض الخ وقال تعالےٰ وان من
شیئ الا یسبح بحمدہ وقال تعالےٰ فما بکت علیہم السماء والارض وقال تعالےٰ
یا جبال اوبی معہ والطیر حدیثون مین یہ آیا ہے کہ آسمان و زمین موت مسلمان پر روتے

Marfat.com

ہین زمین دفن مسلمان سے خوش دفن کافر سے ناخوش ہوتی ہے وہ حدیثین اسی مدعا پر دلیل ہین مولوی روم نے فرمایا ہے ع

| | | | |
|---|---|---|---|
| آب و باد و خاک و آتش بندہ اند | | پیش ما مردہ و با حق زندہ اند | |

ف اللہ نے حق مین شہیدون کے فرمایا ہے بل احیاء عند ربھم یرزقون قاضی صاحب کہتے ہین شاید مراد یہ ہے کہ اللہ شہیدونکی روح کو قوت اجساد کی دیتا ہے جس جگہہ چاہتے ہین سیر کرتی پہرتی ہین لکن یہہ حکم کچہہ خاص ساتہہ شہیدون کے نہین ہے انبیار وصدیقین افضل ہین شہدا سے اولیا بہی حکم شہدا مین ہین کیونکہ اپنے نفس سے جہاد کرتے رہتے ہین یہہ جہاد اکبر ہے رجعنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر اسی طرف اشارہ ہے ع

| | | | |
|---|---|---|---|
| کشتگان خنجر تسلیم را | | ہر زمان از غیب جانی دیگر ست | |

اسیلئے اولیا نے کہا ہے ہماری روحین ہی ہمارے بدن ہین ہمارے بدن ہی ہماری روحین ہین یعنی روح کام جسد کا دیتی ہے اور کبہی جسد نہایت لطافت سے روح کے رنگ مین ظاہر ہوتا ہے کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ نہ تہا غرضکہ اونکی روحین زمین آسمان بہشت مین جہان کہین چاہین جاہین پہرین اور دوستون اور معتقدون کی دنیا و آخرت مین مدد کرین اور دشمنون کو ہلاک کرین اور اونکی روح سے بطور اویسیت فیض باطنی پہونچتا ہے اور اسی حیات کے سبب اونکے بدن کو قبر مین خاک نہین کہاتی ہے بلکہ کفن بہی باقی رہتا ہے ابن ابی الدنیا نے ملک سے روایت کیا ہے کہ روحین مومنون کی جہان چاہتی ہین سیر کرتی ہین مراد مومنون سے اسجگہہ کاملین ہین اللہ اونکے اجساد کو قوت ارواح کی دیتا ہے وہ قبور مین نماز پڑہتے ہین ذکر کرتے ہین قرآن پڑہتے ہین حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالے بعض اولیا کو جسم موہوب دیتا ہے اور یہہ حکم حق مین شہدا کے حدیث سے ثابت ہے کیونکہ حضرت نے فرمایا ہے جب انسان شہید ہوجاتا ہے اللہ ایک بدن نازل کرتا ہے بہت خوبصورت پہر اوسکی روح سے کہا جاتا ہے کہ تو اس بدن مین داخل ہو تب وہ جسد اول کو دیکہتا ہے کہ

Marfat.com

اوسکے ساتھہ کیا کیا جاتاہے اور بات کرتاہے اور گمان رکھتاہے کہ لوگ اوسکی بات سنتے ہین اور خیال کرتاہے کہ لوگ اوسکو دیکھتے ہین یہانتک کہ اوسکی بیبیان حور عین آکر اوسکو اپنے ہمراہ لیجاتی ہین اس حدیث کو ابن مندہ نے مرسلاً روایت کیا ہے تمام ہوا کلام قاضی صاحب کا اس کلام مین بعض عبارتین ایسی ہین جو محتاج ہین سند صحیح کی کتاب وسنت سے کیونکہ آزادی ارواح کی واسطے سیر وگلگشت روے زمین کے اور مدد دہی معتقدونکو اور ہلاک کرنا دشمنون کا اور حصول فیض باطنی صراحۃً کسی دلیل مین نہین آیا ہے اگر ثبوت ایسی معلومات کا کشف وشہود اصحاب سلوک سے ہوا ہے تو وہ اور بات ہے جو کہ ہم اوس درجہ تک نہین پہونچے ہین اسلیے ہم اوسکے قائل نہین ہوسکتے ہمارے لیے واضح کتاب ظاہر سنت کافی وافی شافی ہے

| | | | |
|---|---|---|---|
| چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم | ؎ | نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم | |

رہی وہ حدیث جس سے جناب مجددؒ نے استدلال کیاہے اوسکی سند وصحت کو دیکھنا چاہیے کہ کیسی ہے اوس سے احتجاج ہوسکتاہے یا نہین عوام کے لیے دروازہ شرک وبدعت کا ایسے ہی خیالات سے کھل جاتاہے واللہ اعلم ؛

## باب زندونکے عمل کو مردون سے کہتے ہین

انس نے مرفوعاً کہاہے تمہارے اعمال تمہارے اقربا مردہ پر ذکر کیے جاتے ہین اگر اچھے ہین تو وہ خوش ہوتے ہین اور اگر برے ہین تو ناخوش ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ اے اللہ اونکو نہ مار یہانتک کہ راہ پر لگین رواہ احمد وغیرہ انتہی اسکے لگ بھگ طیاسی نے جابر بن عبداللہ سے اور ابن مبارک وابن ابی الدنیا نے ابوایوب سے روایت کیاہے اس باب مین نعمان بن بشیر وابوہریرہ وابوالدرداء وغیرہ سے بھی حدیثین آئی ہین ؛

## باب روح مومنونکی سوتے مین عرش تک جاتی ہے

ظاہر مراد یہہ ہے کہ مراد روح مومنین کاملین کی ہے جیسے انبیار اولیار کیونکہ اونکے خواب مین
شیاطین کا دخل ممکن نہین ہے اونکا خواب داخل وحی ہوتاہے رہے اولیاء اونکی روح کا عروج آسمانون
کے اوپر تک ہوتا ہے اسیلئے اونکے خواب اکثر سچے ہوتے ہین ارواح عوام کا عروج بالائے سمٰوات نہین
ہوتا ہے اسیلئے اونکا خواب اکثر اباطیل ہوتاہے بلکہ اونکی بیداری ہی کا کچھ اعتبار نہین ہوتا غرضکہ
کا کیا ذکر ہے اولیار کے اون خوابون مین جو نیچے سے آسمان کے دیکھتے ہین کبھی غلط شیاطین
بہی ہوجاتا ہے علی مرتضی مرفوعا کہتے ہین مرد یا عورت جب سوتے ہین تو روح اونکی طرف عرش
کے چڑہتی ہے وہان آسمانون پر جو کچھ خواب مین نظر آتا ہے سچ ہوتا ہے اور جب وہان سے پھر کر
نیچے آسمان کے کچھ دیکھتی ہے اور وہان ہوا مین شیطانون سے ملاقات ہوتی ہے اور وہ جھوٹ
بولتے ہین تو وہ خواب جھوٹا ہوتا ہے ابن عمرو کا لفظ یہہ ہے کہ روحین طرف آسمان کے جاتی ہین
وہان حکم سجدہ کرنے کا نیچے عرش کے ہوتا ہے جو روح پاک ہوتی ہے وہ سجدہ کرتی ہے نزدیک
عرش کے اور جو پاک نہین ہوتی ہے وہ عرش سے دور سجدہ کرتی ہے رواہ البیہقی ابوالدردار
کا لفظ یہہ ہے کہ روح آدمی کی خواب مین طرف عرش کے چڑہتی ہے سو جو کوئی شخص پاک ہوتا ہے
اوسکو اذن سجدہ کا دیا جاتاہے اور اگر جنب ہوتا ہے تو اذن نہین دیا جاتا رواہ ابن المبارک

## باب مردونکو زندونسے کیا ایذا پہونچتی ہے

عمارہ بن حزم کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو ایک قبر پر بیٹھا ہوا دیکھا
فرمایا قبر سے نیچے اوتر ایذا نہ دے قبر والیکو وہ تجھکو کچھ ایذا نہین دیتاہے رواہ الطبرانی
والحاکم حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے برا نہ کہو مردونکو وہ تو پہونچ گئے
اپنے کئے کو رواہ البخاری ابن ابی الدنیا کی روایت یون ہے یاد نکرو مردونکو مگر ساتھ نیکی
کے اگر وہ بہشتی ہین تو تم گنہگار ہوگے اور اگر دوزخی ہین تو کافی ہے اونکو وہ حال جسمین وہ
گرفتار ہین صفیہ بنت شیبہ نے کہا ہے کسی نے روبرو حضرت کے ایک مردہ کو بدی سے یاد کیا تھا

Marfat.com

فرمایا کہ سواے نیکی کے اور طرح پر یاد نکرو رواہ النسائی ابن عمر کا لفظ یہہ ہے حضرتنے
کہا مردونکی نیکیان ذکر کرو برائیان یاد نکرو رواہ ابوداؤد عقبہ بن عامر صحابی نے کہا
اگر مین پاؤن رکہون آگ پر یا تلوار پر یہہ بہتر ہے نزدیک میرے اس سے کہ پاؤن رکہون قبر
پر یا پاخانہ پہرنا مقابر اور بازار مین سامنے آدمیون کے یکسان جانتا ہون رواہ ابن ابی
شیبۃ سلیم بن عفراء مقبرہ مین پیشاب نکرتے تہے کہتے مجہکو مردون سے ویسی ہی شرم آتی ہے
جیسے زندون سے آتی ہے رواہ ابن ابی الدنیا ابن مسعود سے پوچہا قبر کا پامال کرنا کیسا ہے
کہا مین جسطرح ایذادہی مومن کی حیات مین مکروہ جانتا ہون ویسے ہی اوسکی ایذادہی کو
بعد موت کے مکروہ رکہتا ہون حاصل یہہ ہوا کہ جس امر سے ایذا زندہ کو متصور ہے اوس سے
مردہ کو بہی ایذا پہونچتی ہے وہ کام مردہ سے بہی نکرے اسیلئے حدیث مین آیا ہے کہ توڑنا استخوان
مردہ کا مثل توڑنے استخوان زندہ کے ہے یعنی ایذا یا گناہ مین ؛

## فصل

حضرتنے فرمایا ہے مردہ عذاب پاتا ہے رونے سے گہروالون کے اس حدیث کو بخاری نے عمر
بن خطاب سے ابو یعلی نے ابوبکر صدیق وابی ہریرہ سے ابن حبان نے عمران بن حصین وانس
سے طبرانی نے سمرہ بن جندب سے ابن مندہ نے مغیرہ بن شعبہ سے ابن سعد نے ابن عمر سے روایت
کیا ہے صحیحین مین عایشہ سے آیا ہے کہ حضرتنے اسطرح نہین فرمایا ہے کہ ہر مردہ نوحہ اہل
سے معذب ہوتا ہے بلکہ یہہ حدیث حق مین مردہ کافر کے آئی ہے یا حق مین اوس شخص کے جو اور
گناہون سے معذب ہوتا ہے حضرتنے تو یون فرمایا ہے کہ میت والے میت پر گریہ ونوحہ کرتے
ہین اور وہ عذاب کیا جاتا ہے اگلی حدیث کے یہی معنی ٹہیرائے ہین اللہ نے فرمایا لا تزر
وازرۃ وزر اخری یعنی کوئی شخص کسی دوسرے شخص کا گناہ نہین اوٹہاتا ہے نہ دوسرے
کے گناہ کا اوس سے مواخذہ ہوتا ہے اسیلئے علمانے حدیث سابق کی تاویل کی ہے کسی نے

مثل عایشہ کے کہاہے کہ حدیث مذکور محمول ہے میت کافر یا فاسق پر اور کسی نے کہاہے مراد وہ میت ہے کہ نوحہ اوسکی عادت ہے یا وہ ہے جسنے نوحہ کی وصیت کی ہے بخاری اسی کے قائل ہین کسی نے کہا مراد وہ میت ہے جسکو یہہ بات معلوم ہے کہ اوسکے گہروالے بعد اوسکے نوحہ کرینگے اور اوسنے اونکو منع نہین کیا یا مراد تعذیب سے توبیخ کرنا ملائکہ کاہے ندبہ اہل میت پر حضرت نے فرمایاہے جو کوئی مرے اور اوسپر ندبہ کیا جاوے واجبلاہ واسیداہ کہین تو دو فرشتہ اوسکے سینہ کو مار کر کہتے ہین کہ کیا تو ایسا ہی تہا رواہ الترمذی والحاکم وابن ماجة قاضی صاحب فرماتے ہین اگر میت اس نوحہ وندبہ پر راضی نہین ہے تو مستحق اس توبیخ کاہی نہوگا بعض نے کہا میت رنجیدہ ہوتاہے فعل سے گہر والون کے قیلہ بنت مخرمہ نے سامنے حضرت کے اپنے فرزند مردہ کو یاد کرکے گریہ کیا فرمایا کیا مشکل ہے ایک تمہارے پر کہ پاس رہے اپنے دوست کے دنیا مین بخوبی پہر جب وہ مرجاوے تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین ہے جان میری کہ تم روتے ہو اور دوست تمہارا عار کرتاہے اے بندو خدا کے عذاب نکرو اپنے مردہ کو رواہ الطبرانی وابن ابی شیبۃ اس قول کو ابن جریر وابن تیمیہ واکثر ائمہ نے اختیار کیاہے ابن مسعود کہتے ہین حضرت نے عورتون کو جنازہ مین دیکہکر فرمایا پہرو گناہگار ہوکر نہ اجر پاکر بے شک تم فتنہ مین ڈالتی ہو زندونکو اور ایذا دیتی ہو مردونکو رواہ سعید بن منصور حسن بصری نے کہاہے بدتر سب آدمیون مین گہر والے میت کے ہین کہ اوسپر روتے ہین اور اوسکا قرض ادا نہین کرتے رواہ یحیی بن سعید

## باب میت کو قبر مین کون چیز نفع دیتی ہے

ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہین بندہ مومن جب مرجاتاہے تو دو فرشتے یعنی کاتب اعمال اوسکے آسمان پر چلے جاتے ہین کہتے ہین اے رب تو نے مقرر کیا تہا ہمکو اوسکے عمل لکہنے پر اب تو نے اوسکی روح قبض کرلی ہے ہمکو حکم دے کہ ہم آسمان مین رہین حکم ہوتاہے کہ میرا آسمان بہرا ہے فرشتونسے

وہ میری تسبیح کرتے ہین کہتے ہین حکم ہو تو ہم زمین مین رہین فرماتا ہے میری زمین بھی میری خلق
سے مملو ہے وہ بھی میری تسبیح کرتے ہین لکن تم اوسی میرے بندہ کی قبر پر کھڑے ہو تسبیح تہلیل تکبیر
کیا کرو قیامت تک اور اوسکو میرے بندہ کے لئے لکھتے رہو رواہ ابو نعیم ظاہر یہہ ہے
کہ یہہ حکم واسطے مومن کامل کے ہے جنکی چار قسمین ہین انس کا لفظ یہہ ہے حضرت نے کہا جب
کوئی مرتا ہے تین چیزین اوسکے ساتھ جاتی ہین اہل و مال و عمل پھر دو چیزین پھر آتی ہین
فقط ایک عمل اوسکے پاس رہجاتا ہے رواہ الشیخان یزید بن منصور نے کہا مرد قرآن
خوان کے پاس جب فرشتے عذاب کے آتے ہین تاکہ روح قبض کرین قرآن نکلکر کہتا ہے اے
رب یہہ میرا مسکن ہے جسمین تو نے مجھکو بسایا تہا اللہ کہتا ہے قرآن کو اوسکا گھر دیدو رواہ
ابن ابی الدنیا ابو منہال نے کہا ہے قبر مین مردہ کو کوئی شے استغفار کثیر سے زیادہ تر رفیق
نہین ہوتی ہے رواہ الاصبہانی یہہ حدیث ابو ہریرہ کی مرفوعا اوپر گزر چکی ہے کہ جب
آدمی مرجاتا ہے تو عمل اوسکا منقطع ہوجاتا ہے مگر تین چیزین ایک صدقہ جاریہ یعنی وقف
دوسرے وہ علم جس سے لوگ نفع لین یعنی بعد مرنے کے اوسکے علم سے فائدہ حاصل کرین مثلاً
شاگرد چھوڑ جائے یا کتابین تصنیف کر جائے تیسرے نیک اولاد جو اوسکے لئے دعا کرے رواہ
مسلم اس زمانہ اخیر مین کہ ہمہ وش قیامت ہے اب ایسی اولاد میسر نہین آتی ہے ؎

| | |
|---|---|
| تو بجائے پدر چہ کردی خیر | تا ہمان چشم داری از پسرت |

اللہم اغفر لی و لوالدی و لمن توالد و ارحمہما کما ربیانی صغیرا حدیث مرفوع ابی امامہ
مین منجملہ چار چیز کے ایک مرابطہ بھی آیا ہے کہ اوسکا عمل بعد موت کے جاری رہتا ہے رواہ
احمد ابو سعید مرفوعا کہتے ہین جو کوئی ایک آیت قرآن کی یا ایک مسئلہ علم کا کسیکو سکھاتا ہے اللہ
تعالے ثواب اوسکا قیامت تک جاری رکھتا ہے رواہ ابن عساکر تعداد باقیات صالحات
کی اوپر گذر چکی ہے ؎

| | |
|---|---|
| نسب درست کند گر بیا بزاری ما | ہمین بس ست پس از مرگ خیر جاری ما |

ابوہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے اللہ تعالے بہشت مین بندہ صالح کا درجہ بلند کرتا ہے وہ کہتا
ہے اے رب یہہ درجہ مجھکو کہان سے ملا اللہ فرماتا ہے بسبب استغفار کرنے تیرے فرزند کے
واسطے تیرے رواہ الطبرانی ابوسعید خدری کا لفظ یہہ ہے کہ ایک مرد کو دن قیامت کے
حسنات برابر پہاڑون کے ملین گے وہ کہیگا یہہ کہان سے آے کہین گے تیرے فرزندنے
تیرے لیے استغفار کی تہی رواہ الطبرانی جریر بن عبداللہ مرفوعاً کہتے ہین جسنے کوئی
طریقہ نیک جاری کیا یعنی کسی حسنہ کا رواج دیا اوسکو ثواب اوس نیکی کا اور جو کوئی اوسپر
عمل کریگا اوسکا ثواب ملیگا بدون اسکے کہ اس شخص کا ثواب کم ہو اور جو کوئی طریقہ بد جاری
کریگا یعنی عمل بد کا رواج دیگا اوسکو گناہ اوس عمل کا اور گناہ اوسکا جو اوسپر عمل کریگا
ملیگا بدون اسکے کہ اس شخص کا گناہ کچھہ کم ہو رواہ مسلم رجا بن حیوہ نے سلیمان بن عبدالملک
سے کہا منجملہ اون چیزون کے جو خلیفہ کو قبر مین محفوظ رکہین ایک یہہ چیز ہے کہ وہ بعد اپنے
کسی نیک مرد کو جانشین کرجاوے رواہ ابن سعد **ف** ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین
نہین ہے مردہ قبر مین مگر مانند اوس غریق کے جو فریاد کرتا ہے انتظار کرتا ہے دعاء خیر کا کہ
طرف سے اوسکے باپ یا مان یا بیٹے یا دوست معتمد علیہ کے پہونچے سو جب وہ دعا اوس کو
پہونچتی ہے تو ساری دنیا سے زیادہ اوسکو محبوب ہوتی ہے اللہ داخل کرتا ہے قبور پر دعا
اہل زمین سے مانند پہاڑون کے بے شک ہدیہ زندونکا طرف مردون کے استغفار ہے
رواہ البیہقی والدیلمی سفیان کہتے ہین جسطرح زندے محتاج ہوتے ہین طرف کہانے پینے
کے اسیطرح مردے زیادہ تر محتاج رہتے ہین طرف دعا کے رواہ ابن ابی الدنیا اکثر علما
سے اسبات پر اجماع منقول ہے کہ دعا زندونکی مردہ کو نفع کرتی ہے دلیل اسکی قرآن شریف
سے یہہ ہے والذین جاؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا
بالایمان زمانہ حضرت سے اسدم تک جتنے اہل اسلام ہمسے پہلے گزرے ہین ہمکو اون سب
کے لئے دعاے مغفرت کرنا چاہیے اللھم اغفرلنا ولجمیع المومنین والمومنات والمسلمین

Marfat.com

والمسلمات الاحیاء منہم والاموات انک مجیب الدعوات انس نے مرفوعاً کہا ہے یہ
امت میری امت مرحومہ ہے قبرون مین گناہ لیکر داخل ہوتی ہے جب نکلے گی بے گناہ نکلے گی
اونکے گناہ بسبب استغفار مومنون کے دور ہوجاوینگے رواہ الطبرانی فی الاوسط
ف عایشہ کہتی ہین ایک مرد نے کہا اے رسول خدا میری مان ناگہان مرگئی کچھ وصیت نکرسکی
مجھکو گمان ہے کہ اگر کچھ بات کرتی تو صدقہ دیتی اوسکو کچھ ثواب ملیگا اگر تصدق کرون مین
اوسکی طرف سے فرمایا ہان رواہ الشیخان سعد بن عبادہ نے کہا اے رسول خدا میری
مان مرگئی اور مین حاضر نتھا اگر مین اوسکی طرف سے صدقہ دون کچھ نفع اوسکو ہوگا فرمایا
ہان سعد نے کہا مین آپکو گواہ کرتاہون کہ میرا باغ اوسکی طرف سے صدقہ ہے رواہ البخاری
دوسرا لفظ یہ ہے کہ میری مان مرگئی کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا پانی کا صدقہ سعد نے
ایک کنوان کھدوایا کہا اسکا ثواب ام سعد کو ہے رواہ احمد واصحاب السنن الاربعۃ
اسکو طبرانی نے بھی بسند صحیح انس سے روایت کیا ہے ابن عمرو نے کہا حضرت نے فرمایا ہے تم مین جب
کوئی صدقہ نفل کرے تو اوسکو اپنے مان باپ کی طرف سے ٹہرالے اوسکا ثواب اوسکے مان باپ
کو پہونچیگا اور اسکے اجر سے کچھ کم نہوگا رواہ الطبرانی اسکو دیلمی نے بھی معاویہ بن حیدہ
سے روایت کیا ہے انس مرفوعاً کہتے ہین جب گھر مین کوئی مرجاتا ہے اور اوسکی طرف سے بعد
اوسکے مرنے کے کوئی ہدیہ بہیجتا ہے تو جبریل علیہ السلام اوسکو ایک نور کے طباق مین رکھکر
کنارۂ قبر پر کھڑے ہوکر کہتے ہین اے گہری قبر والے یہ تحفہ بہیجا ہے تجھکو تیرے گھر والون نے
تو اسکو لے پہر وہ ہدیہ اوسپر داخل ہوتا ہے وہ بہت خوش ہوتا ہے اوسکے ہمسایہ جنکو کوئی
ہدیہ بہیجا نہین گیا ہے غمگین ہوتے ہین رواہ الطبرانی فی الاوسط عقبہ بن عامر نے کہا ہے
ایک عورت نے حضرت سے پوچھا مین اپنی مان کیطرف سے حج کرون فرمایا اگر تیری مان پر قرض
ہوتا تو تو ادا کرتی کہا ہان فرمایا حج کر رواہ الطبرانی بزار و طبرانی نے بسند حسن انس سے
روایت کیا ہے کہ حضرت نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ اپنے باپ کی طرف سے حج کرے ابو ہریرہ کا

Marfat.com

لفظ یہ ہے حضرت نے فرمایا جو کوئی حج کرتا ہے طرف سے مردہ کے تو حاجی کو بھی اوتنا ہی ثواب ہوتا ہے رواہ الطبرانی ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی حج کریگا واسطے اپنی مان باپ کے بعد اونکے مرنے کے لکھے گا اللہ اوسکے لئے آزادی آگ دوزخ سے اور ہوگا واسطے مان باپ کے ثواب حج کامل کا رواہ البیہقی والاصبہانی ایک روایت مین آیا ہے کہ اس سے بہتر کوئی صلہ رحم نہین ہے کہ اوسکے لئے بعد موت کے حج کرے زید بن اسلم نے کہا ایک مرد نے حضرت سے پوچھا کہ مین باپ کی طرف سے آزاد کرون فرمایا ہان رواہ ابن ابی شیبۃ عطا نے کہا بعد موت کے ثواب عتق وحج وصدقہ کا پہونچتا ہے **ف** احادیث مین ذکر حج کرنے قریب کا طرف سے قریب کے آیا ہے جہان مطلق آیا ہے وہ محمول ہے مقید پر معلوم ہوا کہ حج کرنا غریب کا طرف سے کسی شخص کے ثابت نہین ہے امام محمد باقر علیہ السلام کہتے ہین کہ امام حسن وحسین طرف سے علی مرتضیٰ کے آزاد کیا کرتے تھے قاسم بن محمد نے کہا ہے کہ عایشہ طرف سے اپنے بھائی عبد الرحمن کے آزاد کرتی تھین اس امید سے کہ اونکو کچھ نفع پہونچے بعد اونکی موت کے رواہ ابن سعد عمرو بن العاص نے کہا ہے اے رسول خدا عاص نے وصیت کی تھی سو بردہ آزاد کرنے کی بیٹے پچاس آزاد کرچکے فرمایا صدقہ وحج وعتق نہین کیا جاتا مگر طرف سے مسلمان کے اگر وہ مسلمان ہوتا تو اوسکو ثواب پہونچتا رواہ ابو الشیخ حجاج بن دینار مرفوعاً کہتے ہین منجملہ بر والدین کے ایک یہہ بات ہے کہ نماز پڑھے اونکے لئے ہمراہ اپنی نماز کے اور روزہ رکھے اونکے لئے ساتھہ اپنے روزے کے اور صدقہ دے اونکی طرف سے ہمراہ اپنے صدقہ کے رواہ ابن ابی شیبۃ عایشہ سے مرفوعاً آیا ہے جو کوئی مرگیا اور اوسپر روزے تھے تو واجب ہے کہ روزہ رکھے طرف سے اوسکے قریب اوسکا رواہ الشیخان بریدہ نے کہا ایک عورت نے حضرت سے پوچھا میری مان پر دو مہینے کے روزے واجب تھے مین اگر اوسکی طرف سے روزہ رکھون تو اوسکو کفایت کرینگے فرمایا ہان اوسنے کہا میری مان نے حج نہین کیا تھا اگر مین اوسکی طرف سے حج کرون اوسکو کافی ہوگا فرمایا ہان رواہ مسلم **ف**

Marfat.com

قاضی صاحب قدس سرہ نے کہا ہے جب یہہ بات ثابت ہوئی کہ ثواب عبادت بدنی کا جیسے نماز
روزہ حج اور عبادت مالی کا جیسے صدقہ وعتق وحفر چاہ میت کو پہونچتا ہے تو اسیلئے فقہا
نے یہہ حکم دیا ہے کہ ثواب قرأت قرآن و اعتکاف وغیرہ ہر عبادت کا میت کو پہونچتا ہے ابو حنیفہ
و مالک اسیکے قائل ہین احمد و شافعی برخلاف اسکے ہین بدلیل لیس للانسان الا ما سعی
لکن جبکہ نصوص مذکورہ اور اجماع اور کریمہ الحقنا بہم ذریتہم سے یہہ بات ثابت
ہوئی کہ کبھی اعمال غیر سے بھی مردہ منتفع ہوتا ہے تو تاویل دلیل شافعی کی واجب ہوئی اسلئے
بعض نے کہا ہے کہ یہہ آیت منسوخ ہے بآیت الحقنا بہم کسی نے کہا یہہ حکم خاص ہے ساتھ امت
ابراہیم و موسی علیہما السلام کے کسی نے کہا لام بمعنی علی ہے یعنی لیس علی الانسان الا ما سعی کسی نے
کہا کہ مراد انسان سے اسجگہہ کافر ہے بقرینۂ سیاق کلام کے قاضی صاحب نے فرمایا ہے فقیر کے
نزدیک یہہ تاویل ہے کہ معنی سعی کے جد و جہد کرنا ہے کسی کام مین تو انسان جو کام جس نیت
و قصد سے کرتا ہے وہی نیت اوسکو پہونچتی ہے حضرت نے فرمایا ہے انما الاعمال بالنیات
وانما لکل امرء ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ
ومن کانت ہجرتہ الی دنیا یصیبہا او امرأۃ ینکحہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ متفق علیہ من
حدیث عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حافظ شمس الدین بن عبد الواحد نے کہا ہے قدیم سے
ہر شہر مین مسلمان جمع ہوتے ہین اور مردون کے لئے قرآن پڑہتے ہین سو یہہ گویا اونکا اجماع
ہے شعبی نے کہا انصار مین جب کوئی مرجاتا تو اوسکی قبر کیطرف جاکر اوسکے لئے قرآن پڑہتے۔
رواہ الخلال علی مرتضی نے مرفوعاً کہا ہے جس کسیکا گذر مقابر پر ہوا اور وہ گیارہ بار قل ہو اللہ
احد پڑہکر ثواب اوسکا اموات کو بخشے تو اوسکو بعدد مردگان ثواب دیا جاتا ہے رواہ
ابو محمد السمرقندی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے جو کوئی مقابر مین جاکر فاتحہ و قل ہو اللہ احد
والہکم التکاثر پڑہے اور کہے یہہ جو مینے پڑہا ہے اسکا ثواب مینے مومنین و مومنات اہل قبور کو
دیا تو وہ سب مردے اوسکے لئے طرف اللہ کے شفیع ہوتے ہین رواہ ابو القاسم سعد بن علی

انس مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی قبرستان مین جاکر سورہ یٰس پڑہے تو مردون سے تخفیف عذاب
کی کردیجاتی ہے اور بعد مردونکے اوسکو نیکیان ملتی ہین رواہ عبد العزیز صاحب الخلال
قرطبی نے کہا ہے حضرت نے فرمایا ہے مردونپر سورہ یٰس پڑہو جمہور کہتے ہین وقت موت کے
پڑہنا چاہیئے عبد الواحد مقدسی نے کہا ہے کہ قبر کے پاس پڑہین محب طبری نے کہا ہے کہ دونون
حال مین پڑہین احیاء العلوم مین امام احمد سے نقل کیا ہے کہ جب مقابر مین جاوین تو فاتحہ
ومعوذتین وقل ہو اللہ احد پڑہکر اہل مقابر کے لئے ثواب اوسکا دین وہ اونکو پہونچتا ہے
اور اوپر گزرچکا ہے کہ نزدیک سرمیت کے فاتحہ اور نزدیک پاؤن کے خاتمہ سورہ بقرہ پڑہین
یہہ تو حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے اور اول وخاتمہ بقرہ کا پڑہنا حدیث علاء بن الحاج مین آیا ہے
تمام ہوا کلام قاضی صاحب کا مین کہتا ہون کہ بہتر اس بارہ مین یہہ ہے کہ جو صورتین سنت
صحیحہ مین آئی ہین اونپر اقتصار کرے قیاس کرنا یا احادیث ضعیفہ واقوال علماء سے سند لانا ایسے
موقع پر طمانیت بخش خاطر نہین ہوتا ہے طریقہ مسنونہ فقط اتنا ہے کہ مردہ پر یٰس پڑہے مقابر مین
جاکر دعاے ماثورہ زیارت اداکرے قبر پر قرآن پاک کا پڑہنا کسی سنت صحیحہ سے ثابت نہین
ہوا ہے ہان اگر گہر مین قرآن پڑہکر ثواب اوسکا مردہ کو بخشے اور یہہ کام نیابۃً طرف سے مردہ کے
کرے تو جائز ہوسکتا ہے واللہ اعلم

## باب۔ انبیاء وشہداء کا بدن قبر مین خاک نہین ہوتا

اوس بن اوس مرفوعاً کہتے ہین بہت درود بھیجو مجھپر دن جمعہ کو بیشک عرض کیجاتی ہے درود
تمہاری مجھپر کہا اے رسول خدا کیونکر عرض کیجاتی ہے آپ پر حالانکہ آپ بوسیدہ ہونگے یعنی
خاک فرمایا اللہ نے حرام کیا ہے زمین پر اجساد انبیاء کو رواہ الحاکم وابوداؤد اسکو ابن ماجہ
نے ابو الدرداء وغیرہ سے بہی روایت کیا ہے معاویہ نے جب نہر بنائی اور اُحد کیطرف سے
نکالی تو کہا جس کسیکا قتیل وہان مدفون ہو اوسکی خبر لے لوگون نے عمرو بن جموح وعبداللہ بن [illegible]

Marfat.com

وعبداللہ بن عمرو بن حرام کو وہان سے اوٹھا کر نقل مکان کیا اونکے بدن تر و تازہ نکلے اور
خاک سے خوشبو مشک کی آتی تہی حمزہ کے پاؤن مین ایک بیلچہ لگ گیا اوس سے خون جاری ہوا
رواہ مالک والبیہقی اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ انبیار و شہدار کی روحین اعلی علیین
مین ہوتی ہین لکن علاقہ اونکا بدن سے زیادہ ہوتا ہے کہ ویسا علاقہ اور ونکو نہین ہوتا اسی لئے
اونکو احیار یعنی زندہ کہتے ہین یہی حال صدیقین و صالحین کا ہے یعنی اولیار کا حدیث ابن عمر
مین مرفوعاً آیا ہے جو کوئی موذن اذان واسطے خدا کے دیتا ہے مانند شہید کے آلودہ بخون ہے
جب مرتا ہے تو اوسکی قبر مین کیڑے نہین پڑتے رواہ الطبرانی قرطبی نے کہا ظاہر یہہ ہے
کہ اوسکو خاک نہین کہاتی ہے جابر بن عبداللہ نے مرفوعاً کہا ہے جب حامل قرآن مرتا ہے تو
اللہ وحی کرتا ہے طرف زمین کے کہ اوسکے گوشت کو نہ کہا زمین کہتی ہے اے رب مین کسطرح اوسکے
گوشت کو کہاؤنگی تیرا کلام اوسکے شکم مین ہے رواہ ابن مندہ اسکو ابن مندہ نے ابی ہریرہ
و ابن مسعود سے بہی روایت کیا ہے ظاہر یہہ ہے کہ مراد حفّاظ قرآن ہین اور اگر علمار عاملین قرآن
بہی اس حکم مین داخل ہون تو کچہہ دور نہین ہے قتادہ کہتے ہین ہمکو یہہ بات پہونچی ہے کہ زمین
مسلط نہین ہوتی ہے اوس بدن پر جسنے گناہ نہین کیا ہے قاضی صاحب فرماتے ہین نیک بندے
یعنی اولیار اللہ جنکے دل اور بدن صلاح یافتہ ہین وہ گناہون سے محفوظ و مغفور رہتے ہین
زمین اونکے اجساد پر مسلط نہین ہوتی جسطرح کہ تلوار شہید ونکو گناہون سے پاک کر دیتی ہے واللہ اعلم

## باب۔ اچھا وقت واسطے مرنیکے کونسا وقت ہے

ابن مسعود نے مرفوعاً کہا ہے جس کسیکو اتفاق مرنے کا نزدیک تمام ہونے ماہ رمضان کے یا تمامی
عرفہ یا صدقہ دینے کے ہو وہ بہشت مین جاتا ہے رواہ ابو نعیم خثیمہ کا لفظ یہہ ہے کہ سلف کو
مرنا کسی شخص کا نزدیک کسی عمل صالح کے جیسے حج یا عمرہ یا روزہ رمضان یا جہاد خوش آتا تھا
رواہ ابو نعیم حدیث حذیفہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ جسنے لا الہ الا اللہ کہا یا روزہ رکہا یا صدقہ

دیا واسطے اللہ کے اور اوسی پر مرگیا تو بہشت مین جاویگا رواہ احمد عایشہ کہتی ہین حضرت
نے فرمایا ہے جو کوئی شخص مرا دن جمعہ کے یا شب جمعہ کو اوسنے عذاب قبر سے نجات پائی روز آویگا
دن قیامت کو اور اوسپر علامت شہید ونکی ہوگی رواہ الدیلمی بہرحال جسکی موت کسی بہتر
حال پر ہوتی ہے وہ درحقیقت حیات ہے ؎

| | |
|---|---|
| عروسی بود نوبت ماتمت | اگر نیک روزی بود خاتمت |

## خاتمہ۔ اللہ کی رحمت اوسکے غضب پہ سابق ہے

یہ خاتمہ اصل رسالہ پر زیادہ کیا گیا ہے اس بارہ مین بہت سی آیتین آئی ہین اللہ نے فرمایا ہے
ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء شرک کے سوا اور گناہونکا
بخشنا کمال رحمت وتمام رافت ہے اس مغفرت مین قید توبہ کی بھی ذکر نہین فرمائی ہے فقط مشیت پر
رکہا ہے وقال تعالی ومن یعمل سوء او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا
رحیما یعنی بعد عمل بد وظلم نفس کے استغفار کرنے سے بھی اللہ غفور ورحیم ہوجاتا ہے بندہ کے
قصورونکو صغیرہ ہون یا کبیرہ بخشدیتا ہے گنہگار پر رحمت فرماتا ہے ؎

| | |
|---|---|
| زاہد شہر بھی ہے عازم جنت کیا خوب | ہم تو سنتے تھے کہ جائینگے گنہگار فقط |

وقال تعالی کتب علی نفسہ الرحمۃ اللہ کے وعدہ مین تخلف روا نہین ہے سو جبکہ
اوسنے اپنے نفس مقدس پر رحمت کو لکہ لیا ہے تو ظہور اوسکا حق مین گنہگاران امت کے
انشاء اللہ تعالی ضرور ہوگا وقال تعالی عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت
کل شیئ اس سے معلوم ہوا کہ عذاب خاص ہے اور رحمت عام سو عام مین کثرت ہوتی ہے
اور خاص مین قلت لکن یہ کثرت خاص اونکے واسطے ہے جو متقی پرہیزگار ہین زکوۃ دیتے
ہین اللہ کی آیتون پر ایمان لائے ہین کیونکہ بدون ایمان وعمل کے کسیکو استحقاق رحمت کا
نہین ہوتا ہے وقال تعالی ان ربک لذو مغفرۃ للناس علی ظلمہم وان ربک لشدید العقاب



Marfat.com

یعنی اللہ تعالےٰ باوجود صدور ظلم کے بھی لوگون کے گناہ بخشتا ہے جسطرح کہ شدید العقاب بھی ہے وقال تعالےٰ نبئ عبادی انی انا الغفور الرحیم وان عذابی ھو العذاب الالیم اللہ پاک کی عادت شریف یون جاری ہے کہ ترغیب کے ساتھہ ترہیب کا ذکر بھی فرماتا ہے لکن جانب ترغیب قوی نظر آتی ہے اس آیت شریف مین گویا پیغام بھیجا ہے اپنے بندونکو کہ تم سن رکھو کہ جسطرح میرا عذاب دردناک ہے اسیطرح مین گناہ بخشنے والا رحمت کرنیوالا بھی ہون تم میری مغفرت و رحمت سے نا امید نہو وقال تعالےٰ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم اس آیت شریف مین یاے اضافت سے عجب تشریف اپنے بندونکو بخشی ہے یہہ آیت نہایت امیدواری کرتی ہے وجوہ بلاغت اس آیت کے تفسیر فتح البیان مین مذکور ہین کہ کسطرح سے اسمین مغفرت و رحمت کو ثابت فرمایا ہے

| | | | |
|---|---|---|---|
| دارم گنہے ز قطرۂ باران بیش | | وز شرم گنہ فگندہ ام سر در پیش | |
| ناگاہ ندا شد کہ مترس اے درویش | | تو در خور خود کنیم تو در خور خویش | |

وقال تعالےٰ الذین یحملون العرش ومن حولہ یسبحون بحمد ربھم ویومنون بہ ویستغفرون للذین امنوا ربنا وسعت کل شیئ رحمۃ وعلما فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک وقھم عذاب الجحیم ربنا وادخلھم جنات عدن التی وعدتھم ومن صلح من اباءھم وازواجھم وذریاتھم انک انت العزیز الحکیم وقھم السیئات ومن تق السیئات یومئذ فقد رحمتہ وذلک ھو الفوز العظیم والملائکۃ یسبحون بحمد ربھم ویستغفرون لمن فی الارض الا ان اللہ ھو الغفور الرحیم اس آیت شریف کی تفسیر بہت طول طویل ہے بہرحال یہہ آیت سعت رحمت و وسعت مغفرت رب پر ایک نص قاطع برہان ساطع ہی اس سے زیادہ اور کیا عنایت بحال عباد ہوگی کہ حاملان عرش واسطے مومنون کے استغفار کرتے ہین انس نے مرفوعا کہا ہی اللہ عزوجل فرماتا ہے اے بنی آدم تو جب تک مجھکو پکارتا رہیگا

Marfat.com

مجھ سے امید رکھیگا مین تجھکو بخشتا رہونگا کچھ بھی تجھ سے کیون نہو مین کچھ پروا نہین کرتا اے
بنی آدم اگر تیرے گناہ آسمان کی چوٹی تک پہونچ جاوینگے پھر تو مجھ سے مغفرت چاہیگا تو مین تجھکو
بخشدونگا اور کچھ پروا نکرونگا اے ابن آدم اگر آئیگا تو پاس میرے زمین بھر خطائین لیکر پھر
ملیگا تو مجھ سے کہ شریک نکرتا تھا تو کسی شے کو ساتھ میرے تو آؤنگا مین پاس تیرے زمین بھر
مغفرت لیکر اخرجہ الترمذی وحسنہ دوسرا لفظ انس کا یہ ہے کہ آئے حضرت پاس ایک
جوان کے اور وہ موت مین تھا فرمایا تو آپکو کیسا پاتا ہے کہا اللہ سے امید رکھتا ہون اپنے
گناہون سے ڈرتا ہون فرمایا جمع نہین ہوتین یہ دونون چیزین دلمین کسی بندے کے
ایسے محل مین مگر دیتا ہے اللہ اوسکو وہ جو امید رکھتا ہے اور امن بخشتا ہے اوسکو خوف سے
اخرجہ الترمذی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے کہ حسن ظن حسن عبادت ہے رواہ الترمذی
دوسرا لفظ مرفوع یون ہے اللہ عز وجل نے فرمایا ہے انا عند ظن عبدی بی و انا معہ
حیث یذکرنی الحدیث رواہ الشیخان تیسرا لفظ مرفوعاً یہ ہے اگر تم خطا کروگے اتنی کہ آسمان
تک پہونچے پھر تم توبہ کروگے تو قبول کریگا اللہ توبہ تمھاری رواہ ابن ماجہ باسناد جید
چوتھا لفظ مرفوعاً یون ہے کہ جب کوئی بندہ گناہ کرتا ہے پھر کہتا ہے اے رب مجھ سے گناہ ہوگیا
ہے تو مجھے معاف کردے تو اللہ فرماتا ہے میرا بندہ جانتا ہے کہ اوسکا ایک رب ہے جو گناہ
بخشتا ہے گناہ پر پکڑتا ہے پھر اوس سے کوئی اور گناہ ہوجاتا ہے وہ کہتا ہے اے رب
مجھ سے ایک اور گناہ ہوگیا ہے تو مجھکو بخشدے اللہ بھی وہی بات فرماتا ہے پھر اوسکے گناہ
کو بخشدیتا ہے پھر وہ آدمی جب تک خدا چاہتا ہے ٹھیر جاتا ہے پھر کوئی اور گناہ کر بیٹھتا ہے
پھر کہتا ہے اے رب مجھ سے ایک اور گناہ ہوگیا ہے تو میری خطا بخشدے اللہ تعالے پھر وہی
بات فرماکر ارشاد کرتا ہے غفرت لعبدی فلیعمل ما شاء رواہ الشیخان اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ تکرار گناہ سے کوئی شخص نا امید نہووے بلکہ ہر گناہ کا تدارک استغفار و
توبہ سے کرتا رہے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ یہ تکرار گناہ کی کچھ ایک گناہ پر اصرار نتھا بلکہ دوسرا

Marfat.com

تیسرا گناہ تازہ ہوگیا تہا جسکی مغفرت اوسنے چاہی اور اللہ نے معافی فرمائی کیونکہ توبہ فہکی سے اگلا گناہ وہی قائم ہوجاتا ہے اللهم احفظنا ؎

بر در گہ دوست ہر گناہی بخشند | صد سالہ گنہ بیک آہے بخشند
عفو گنہم بنا توان کردند | زینجاست کہ کوہ را بکاہی بخشند

حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے کہ قبول کرتا ہے اللہ توبہ بندے کی جب تک کہ غرغرہ نہین لگا ہے رواہ الترمذی وحسنہ کمال رحمت اسی کا نام ہے کہ کب سے کہا تک فرصت توبہ وانابت ومہلت استغفار کی دی ہے ایک بوڑہا آدمی نزدیک ایک بزرگ کے گیا تہا کہا مجہہ سے توبہ لو ایمان سکہاؤ اونہون نے کہا تو بہت دیر مین آیا اوسنے جواب دیا کہ جو مرنے سے پہلے قبل غرغرہ کے آیا وہ جلد آیا کہا تو سچ کہتا ہے پہر اوس سے توبہ کرائی تاہم بعد غرغرہ کے وقت معافی وتوبہ کا باقی نہین رہتا ہے ؎

توبہ ہا را نفس بازپسین دست ردست | بیخبر دیر رسیدی در محمل بستند

ابن مسعود کی حدیث مین مرفوعاً یہانتک آیا ہے کہ پشیمان ہونا توبہ ہے رواہ الحاکم وصححہ ابو ہریرہ نے کہا حضرت نے فرمایا ہے قسم ہے اللہ کی اگر تم گناہ نکروگے تو اللہ تمکو لیجاکر ایک اور ایسی قوم لاویگا جنسے گناہ ہوجائیگا تو وہ استغفار کرینگے اللہ اونکو بخشیگا رواہ مسلم یعنی نا امید ہونا مغفرت خدا سے کفر ہے ابو ہریرہ کا دوسرا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ جب اللہ نے خلق کو پیدا کیا ایک کتاب مین اپنے نزدیک یہہ بات لکہہ رکہی وہ کتاب اوپر عرش کے ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب رہیگی رواہ مسلم تیسرا لفظ حدیث طویل کا مرفوعاً یہہ ہے کہ اللہ نے رحمت کو سو جزء کیا ہے ننانوے اپنے پاس رکہے ہین ایک جزء ساری خلق مین دیا ہے جسکے سبب سے سارے جن انس بہائم باہم رحمت کرتے ہین اون ننانوے اجزاء کو دن قیامت کے لئے رکہہ چہوڑا ہے رواہ مسلم ابن سعود کا لفظ یہہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ رواہ ابن ماجة والطبرانی یعنی توبہ

Marfat.com

کرنیوالا گناہ سے مانند بے گناہ کے ہے حضرت شیخ نظام الدین اولیاء فرماتے تھے گنہگار بعد توبہ
کے مانند متقی کے ہوجاتا ہے انتہی رسالہ محو الحوبہ مین فضائل توبہ و استغفار کی مفصل
طور پر آیات و حدیث سے لکھے گئے ہین رسالہ ثمار التنکیت مین حال برزخ کا بشرح و بسط تمام
لکھا گیا ہے الحمد للہ تعالےٰ کہ غرہ محرم سنہ ۱۳۰۴ ہجری روز پنجشنبہ کو یہہ رسالہ شروع کیا تھا
آج چہارم محرم سنہ مذکور روز یکشنبہ کو ساڑھے آٹھہ بجے صبح کو تمام ہوا ولادت محرر سطور
کی اواخر سنہ ۱۲۴۸ مین ہوئی تھی اب عمر پچپن برس کی ہوئی اللہ تعالےٰ اپنے کرم عمیم و فضل شامل
سے انجام بخیر کرے اللهم اجعل خیر عمری آخره والحمد لله اولاً و آخراً تمام شد

## بسم

## خاتمہ کتاب قضیۃ المقدور علی فتنۃ المقبور تصنیف سید جمیل احمد صاحب سہسوانی

حمد الٰہی محال ہے نعت رسالت پناہی مین زبان ناطقہ لال ہے منقبت آل اظہار کچھہ آسان نہین۔
اظہار فضیلت اصحاب کبار کی تاب و توان نہین ؎

| | |
|---|---|
| فغان کہ نیست مرا طاقت ثناخوانی | بجاے خویش فرو ماندہ ام ز حیرانی |

اما بعد مسلمانون کو مژدہ ایمان والونکو صلا کہ ان ایام فرخی انجام مین یہہ کتاب رشادت مآب
سرمایہ عبرت تازیانہ غفلت ہوش افزاے اناث و ذکور موسوم بہ قضیۃ المقدور علی فتنۃ المقبور
المعانی اللطیف بجستہ شمائل فرخندہ خصائل مہر سپہر علم و کمال گوہر بحر جود و نوال آقاے جمیل المناقب مولائے
جلیل المناصب حمید نا حضرت سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر دام مجدہ مطبع بلند نام
مفید عام آگرہ مین بحسن اہتمام خان ذیشان رفیع المکان منشی محمد احمد خان صاحب صوفی دام عزہ طبع
ہوکر غازہ روے قبول آویزہ گوش فحول ہوئی ؎

| | |
|---|---|
| نامل بعرض جلوہ خویش ست حسن یار | از ترب مژدہ دہ نگہ نارساے را |



Marfat.com

سبحان اللہ یہ کتاب ہے، یا ہمہ تن نقطۂ انتخاب ہے طبع سے پہلے طبع اسکی مشتاق دیدار تھی [illegible]
وقف انتظار تھی ؎ ہنوز گام نہ سنجیدہ بود باد بہارہ کہ مرغ تہنیت آغاز کرد در گلزار [illegible]
گرامی ہے کہ پتھر کو موم بناے توم کو پگھلاے فتنۂ قبور کی کیفیت دیکھکر دلکو رقت آتی ہے عالم یہ ہے [illegible]
سنکر جی مین عبرت سماتی ہے خداوند کریم مؤلف عالیقدر کو دارین مین جزاے خیر دے قاری [illegible]
عبرت بخشے جملۂ مومنین کو تلوث معاصی سے پاک صاف او ثناے ہم غربا کو عذاب قبر سے بچائے ؎

بارِ عصیان نہ گنہگار او ٹھا کر لیجائین ۔۔۔ اے خدا راہ مین گر جاے یہ سامان اوسکا

# قطعۂ تاریخ طبع کتاب

اے امیر العلما، حامی دین و ملت ۔۔۔ دین و ملت کا ترے دم سے ہے چرچا کیا
جسکو کہتا ہے جہان آج طریق اسلام ۔۔۔ ناز کرتا ہے تری ذات پہ کیا کیا
ہمہ دانی کی مقر ہے تری خلقت کیسی ۔۔۔ رہبری کا تری قائل ہے زمانا کیسا
جو لکھا تونے خلاف اوسکے لکھین کیا ممکن ۔۔۔ علما دمان گئے ہین ترا [illegible] کیسا
لکھہ چکا دین کے مسائل مین مسائل کیا کچھ ۔۔۔ خلق کو نفع ترے علم سے پہونچا کیسا
واہ کیا خوب یہ فی الحال رسالہ لکھا ۔۔۔ راز پنہان ہوا برزخ کا ہویدا کیسا
فتنۂ قبر کے حالات ہین کیسے پر درد ۔۔۔ جی اودھر ا جاتا ہے سننے سے [illegible] کیسا
ہاے وہ قبر جو ہے رات سے بڑھکر تاریک ۔۔۔ اوسمین پھر قبر ولشر جا ئیگا تنہا کیسا
بے ہوا ضیق وہان ہوگی الٰہی کیسی ۔۔۔ ہاے ہے [illegible] وہان ہوگا اندھیرا کیسا
لوٹان حشر تلک خاک پہ سونا ہوگا ۔۔۔ سخت کیا چیز ہے ہوتا ہے بچھونا کیسا
نہ وہان پر کوئی مونس نہ مددگار نہ یار ۔۔۔ عالم اک بیکسی و یاس کا ہوگا کیسا
ضغطۂ قبر کی رو داد ہے کیسی پرسوز ۔۔۔ عبرت افزا ہے نکیرین کا قصا کیسا
دیکھو اس نامہ مین ہر کافر و دیندار کا حال ۔۔۔ کیا مآل اسکا ہے انجام ہے اوسکا کیسا

Marfat.com

واہ دیندار یہ ہی کیسا ہجوم رحمت ... آہ کافر پہ ہے ہنگامہ ایذا کیسا
جسنے دیکہا اسے بولا متحیر ہوکر ... کہچ گیا عالم برزخ کا یہہ نقشا کیسا
تہوڑے لفظون سے بہت کچہہ ہین مطالب پیدا ... دیکہو کوزہ مین سمایا ہے یہہ دریا کیسا
طبع ہونے بہی نہ پایا تہا کہ دل سے ہر ایک ... شائق جلوۂ دیدار تہا اسکا کیسا
لب دل سے مین سناتا ہون نواے تاریخ ... حال برزخ کا ہوا آئینہ سارا کیسا ١٣ھ

## دیگر

ازین نامہ ز حال قبر و برزخ ... عجائب ہاے نا محصور بشنو
جمیل احمد رقم زد سال طبعش ... بیان فتنۂ مقبور بشنو ١٣ھ

## دیگر

گفت ہر کس کہ بخواند این نامہ ... شد عیان راز نہان برزخ
سال تاریخ رقم کرد جمیل ... زہے پُر درد بیان برزخ ١٣ھ

## قطعہ خاتمہ کتاب بطور تقریظ از تصنیف محمد خان صوفی مہتمم مطبع مفید عام آگرہ

اے امیر الامرا حضرت صدیق حسن ... طبع والاے تو چون دُرّ صفامی بینم
ہر کتاب تو بباز وی محبان تعویذ ... ہیکل گردن ارباب صفامی بینم
معنی آیت قرآن تو نکومی فہمی ... در حدیث نبوی ذہن رسامی بینم
عالم از کثرت تالیف تو سرمایہ بکف ... ہر کتاب تو بہ دین راہ نمامی بینم
این کتاب تو کہ چون شمع لحد نور دہد ... خوش چراغی بمزار شہدا می بینم
این رسالہ کہ نوشتی تو بذکر مقبور ... محشری تازہ ز کلک تو بپامی بینم
فتنۂ قبر پس از مرگ عزیزان بکتاب ... آنقدر ہست کہ شایان قضامی بینم
صُلَحَا گرچہ سزاوار بہشت اند ولی ... لطف حق در حق ارباب خطامی بینم

از تصانیف شاہ [illegible]

یا یگانہ کہ درین عالم [illegible]

مرکز دائرۂ علم سویدائے دل است

ہر کسے قدر بلند تو نداند ہیہات

راست این است کہ تعظیم تو بر ما فرض است

لب اگر بہر دعاے سحری بکشائیم

یارب از فتنۂ دوران بامانش داری

گر خطا رفت نگیری بخطاے او را

[illegible]

صوفی از لطف [illegible]

کرم و لطف [illegible]

صحت نامہ [illegible]

| صفحہ | سطر | خطا | صواب |
|---|---|---|---|
| ۴ | ۲ | ایسی | ایسا |
| " | ۳ | مترتب | [illegible] |
| ۷ | ۱۳ | العت | [illegible] |
| ۱۲ | ۱۲ | [illegible] | [illegible] |
| ۲۵ | ۱۷ | جو شرق | [illegible] |
| ۳۴ | ۱۰ | بنی اللہ | [illegible] |
| " | " | بیت اللہ | [illegible] |
| ۳۶ | ۳ | قول کا | [illegible] |

Marfat.com

# سعة المجال الى ما يحل ويحرم من الارزاق والاموال

طبع في المطبع مفيد عام الكائن
في بلدة آگره في سنة ١٣١١
الهجرية

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی امر المومنین بما امر بہ المرسلین من اکل الطیبات والصلوٰۃ والسلام
علی من فضلہ اللہ علی جمیع الکائنات وعلی آلہ وصحبہ اولی الدرجات العالیات•

**امابعد** اس رسالۂ مختصرہ مین بیان کرنا اموال ومکاسب ومطاعم ومشارب حلال وحرام کا مقصود ہے
اسلئے کہ کسی بشر کو رزق سے چارہ نہین ہے ہر انسان واسطے بقاء حیات کے تحصیل مال مین ساعی رہتا
ناچار معلوم کرنا حلال وحرام مال ورزق کا ہر بشر مومن پر فرض ہے تاکہ مال حلال پیدا کر کے اپنی
زندگی بسر کرے اور رزق حرام سے بچکر عار ونار سے محفوظ رہے یہ رسالہ ایک مقدمہ اور چھ باب
اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے **مقدمہ** حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے ای لوگو اللہ تعالیٰ طیب ہے قبول نہین کرتا مگر طیب اور بیشک اللہ نے حکم
کیا ہے مومنون کو اوسی کام کا جسکا حکم رسولون کو کیا ہے فرمایا یاایھا الرسل کلوا من الطیبات
واعملوا صالحا اور فرمایا یاایھا الذین آمنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم پھر حضرت نے
ذکر کیا ایک شخص کا جو لمبا سفر کرتا ہے پریشان صورت غبار آلودہ ہے دراز کرتا ہے دونون ہا

Marfat.com

اپنے طرف آسمان کے کہتا ہے ای رب ای رب حالانکہ مطعم اوسکا حرام ہے اور مشرب اوسکا حرام ہے
اور ملبس اوسکا حرام ہے اور غذا دیا گیا ہے وہ حرام سے اب کس طرح اوسکی دعا قبول ہو اخرجہ مسلم
والترمذی لفظ حدیث کا اشعث اغبر ہے دیبع نے کہا اشعث وہ ہے جو بعید العہد ہو دہن و غسل
ونظافت سے اسی طرح اغبر انتہی سفر مین آدمی سے انتظام نہانے دہونے سر و بدن صاف کرنے کا
نہین ہوتا ہے گرد آلودہ پریشان صورت رہتا ہے طلب رزق مین دور دور تک مارا پہرتا ہے اللہ
پاک سے دعا کرتا ہے وسعت رزق چاہتا ہے لکن دعا قبول نہین ہوتی اسلئے کہ کہانا پینا پہنا سب
تو مال حرام سے ہوتا ہے اور اللہ حرام قبول نہین کرتا اسلئے وہ دعا نامقبول رہتی ہے معلوم ہوا کہ
قبول دعا کے لئے حلت رزق کی شرط ہے قید سفر کی اس جگہہ اتفاقی ہے ورنہ جسکی غذا حضر مین
رزق حرام سے ہے اوسکی دعا بہی قبول نہین ہوتی ہے عدم قبول دعا دلیل ہے عدم قبول عبادت
پر اسلئے کہ دعا عبادت بلکہ مخ عبادت ہے سو جب عبادت قبول نہوئی اور یہ شخص بے عبادت ٹہیرا تو
اب لائق مغفرت و جنت کے نہوگا بلکہ مستحق نار کا ہوگا اس حدیث مین حث و تحریص فرمائی ہے
کسب رزق حلال پر تحذیر کی ہے کسب مال حرام سے خولہ انصاریہ کہتے ہین حضرت فرماتے تہے
کچہہ لوگ تخوض کرتے ہین اللہ کے مال مین ناحق اونکے لئے آگ ہے دن قیامت کو اخرجہ البخاری
والترمذی دبیع نے کہا مراد تخوض سے یہ ہے کہ ہر طرح پر اخذ و تملک مال کا بغیر حق کرے جس طرح
کوئی آدمی پانی مین دائین بائین اپنے ہاتہہ پاؤن مارتا ہے انتہی یعنے اسی طرح یہ شخص بہی
ہر طرف سے مال لیتا ہے کچہہ پروا حلال حرام کی نہین کرتا ہے حق ناحق کو نہین پہچانتا ہے ابوہریرہ کا
لفظ مرفوع یہ ہے آویگا لوگون پر ایک زمانہ پروا نکریگا آدمی کہ کہا سے لیا مال حلال سے یا حرام سے
رواہ البخاری والنسائی رزین نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ پہر اوسوقت اونکی دعا قبول نہوگی
وہ زمانہ یہی زمانہ ہے بلکہ ایک عمر دراز سے اہل زمان نے تمیز حلال و حرام رزق کے آنکہہ بند کر لی ہے
کانون مین تیل ڈال کر بیٹہہ رہے ہین مطلب حصول مال سے رکہا ہے نہ حرام و حلال سے
عبداللہ بن مسعود مرفوعاً کہتے ہین نہین کماتا کوئی بندہ مال حرام پہر صدقہ دیتا ہے اوسمین سے

Marfat.com

اور وہ قبول ہو اوس سے اور نہین نفع کرتا ہے اوس مال حرام سے پھر برکت دیجاوے اوسمین اور
نہین چھوڑجاتا ہی اوسکو بعد اپنے مگر ہوتا ہے وہ زاد راہ اوسکا طرف آگ کے اللہ برائی کو برائی سے
نہین مٹاتا ہے لکن برائی کو بھلائی سے مٹاتا ہے ناپاک کیا ناپاک کو محو کریگا رواہ احمد وکذا فی
شرح السنۃ معلوم ہوا کہ صدقہ دینا مال حرام سے موجب دخول نار کا ہے نہ سبب مغفرت پروردگار
کا صدقہ دینے سے آدمی آگ دوزخ سے بچتا تہا اسی لئے حدیث مین آیا ہے اتقوا النار ولو بشق
تمرۃ اور صدقہ اللہ کے غضب کا بجھانیوالا ہوا تھا کما قال صلعم الصدقۃ تطفی غضب الرب
لکن جب یہ صدقہ مال حرام سے واقع ہوتا ہے تو پھر صدقہ دینے والے کو سپرد جہنم کی کرتا ہے اللہ کو
اوسپر غصہ آتا ہے اوسنے تو یہ صدقہ اسلئے دیا تہا کہ کفارہ اوسکی سئیات کا ہوگا لکن وہ صدقہ سبب
اوسکے دخول نار کا ہوگیا جس طرح کوئی شخص مثلا رشوت کا مال جمع کرے پھر اوس مال کو کسی کار
خیر مین صرف کرے کہ یہ صدقہ اوسکے لئے جالب بلا ہو جاویگا نہ راد قضا ابوہریرہ مرفوعا کہتے ہین
جسنے جمع کیا مال حرام پھر صدقہ دیا تو نہین ہے واسطے اوسکے کچھہ اجر بلکہ اوسپر اوسکا اصر ہے
رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان فی صحیحہما ورواہ ابوداؤد فی المراسیل عن القاسم
بن مخیمرۃ لفظ ابوداؤد کا یہ ہے جسنے کمایا مال گناہ سے پھر صلہ رحم کیا یا صدقہ دیا یا راہ خدا مین
خرچ کیا تو وہ سارا مال جمع کرکے جہنم مین پھینکدیا جاویگا مراد اس سے جانا صاحب مال حرام کا ہے
دوزخ مین جابر کا لفظ مرفوع یہ ہے داخل نہوگا جنت مین وہ گوشت جو اگا ہی سحت یعنی مال حرام سے
ہر گوشت جو اُگا ہے سحت سے نار لائق تر ہے ساتھہ اوسکے رواہ احمد والدارمی والبیہقی فی شعب
الایمان معلوم ہوا کہ حرام خوار دوزخ مین جائیگا ابوہریرہ کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
پوچھا تہا کون چیز لوگون کو اکثر داخل نار کرتی ہے فرمایا فم وفرج رواہ الترمذی یعنی مال حرام
کہانا حرامکاری کرنا عطیہ سعدی مرفوعا کہتے ہین بندہ درجہ متقین کو نہین پہنچتا ہے یہانتک کہ
چھوڑدے وہ چیز جسمین کچھہ ڈر نہین ہے واسطے حذر کے اوس چیز سے جسمین کہ ڈر ہے رواہ الترمذی
وابن ماجۃ یعنی واسطے حصول مرتبہ تقوی کے یہ بھی ضرور ہے کہ مباحات سے بچے کچھہ نری حرام

Marfat.com

چیز سے ہی بچنا اسکو متقی نہین بنا دیتا ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین داخل نہوگا جنت مین وہ جسد جو غذا دیا گیا ہے حرام سے رواہ البیہقی فی شعب الایمان ابن عمر کا لفظ یہ ہے جسنے خرید کیا کوئی کپڑا دس درہم کو اور اوسمین ایک درہم حرام ہے قبول نہین کرتا اللہ نماز اوسکی جبتک کہ وہ کپڑا اوسکے بدن پر ہے پہر داخل کین ابن عمر نے دونون اونگلیان اپنے دونون کانون مین اور کہا بہرے ہوجائین یہ کان اگر انہون نے اس حدیث کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسنا ہو کہ وہ اسی طرح فرماتے تہے رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان وقال اسناد ضعیف معلوم ہوا کہ جب ناپاک مال اگرچہ قلیل ہو کسی مال پاک مین اگرچہ کثیر ہو ملجاتا ہے تو اوس سارے مال کو ناپاک کر دیتا ہے جس طرح کوئی شخص سو روپیہ پر ایک دو روپیہ سود کا لیوے تو یہ سود اوس سارے روپیہ کو ناپاک بنا دیتا ہے حلال مال ناحق ذرا سے اختلال سے حرام ٹہیر جاتا یا مشتبہ ہو جاتا ہے ایک جماعت اہل علم کا یہی قول ہے دوسری جماعت کا مذہب یہ ہے کہ جب حرام کثیر اور حلال قلیل ہوتا ہے تو اوسکا یہی حکم ہے اور اگر حلال کثیر اور حرام قلیل ہے تو پہر سارا مال حرام نہین ہوتا اسکی تنقیح باب ششم رسالہ ہذا مین آئیگی **ف** اسلیئے طلب حلال مین تاکید شدید آئی ہے حدیث عبد اللہ مین فرمایا ہے طلب کرنا حلال کمائی کا فریضہ ہے بعد فریضہ کے رواہ البیہقی فی شعب الایمان یہ طلب اوس شخص پر فرض ہوتی ہے جو اپنی جان کے لئے محتاج مال کا ہے یا جسکے سر پر مؤنت اہل وعیال کی پڑی ہے ہر شخص مخاطب ساتھ اس فرضیت کے نہین ہے کیونکہ اکثر لوگ ایسے ہوتے ہین کہ جنکا نفقہ دوسرون کے ذمہ پر ہوتا ہے مراد فریضہ بعد فریضہ کے یہ ہے کہ پہلا فریضہ نماز روزہ حج وغیرہا تہا اوسکے بعد کمانا رزق حلال کا اسلیئے فرض ٹہیرا کہ کسب حلال اصل ورع واساس تقوی ہے انس کا لفظ مرفوعاً یہ ہے طلب کرنا حلال کا واجب ہے ہر مسلمان پر رواہ الطبرانی فی الاوسط ابو سعید خدری کا لفظ مرفوعاً یون ہے جسنے کہایا پاک یعنی رزق حلال اور عمل کیا سنت پر اور امن مین رہے لوگ اوسکے بوائق یعنی شرور وغوائل سے وہ داخل ہوگا جنت مین رواہ الترمذی ابن عمر و مرفوعاً کہتے ہین حضرت نے کہا چار چیزین

ہین جب تجھہ مین ہونگی تو نہین کچھہ ڈر تجھپر جو فوت ہوا دنیا سے حفظ امانت صدق حدیث حسن خلق عفت طعمہ رواہ احمد ابو سعید نے مرفوعًا کہا ہے جس شخص نے کمایا مال حلال پہر کھلایا اپنی جان کو اور پہنایا تو اب جو کچھہ اوسکے سوا ہے وہ اوسکے لئے زکوۃ ہے رواہ ابن حبان فی صحیحہ انس نے کہا حضرت نے ایک دانہ کھجور کا راہ مین پڑا پایا فرمایا اگر یہ ڈر نہوتا کہ کہین صدقہ کا ہو تو مین اوسکو کہاتا رواہ البخاری و مسلم مراد حلال سے یہ ہے کہ حرام متیقن نہو تاکہ شامل مشتبہ ہے حدیث مین جو حکم تنزہ کا مشتبہ سے آیا ہے بطور احتیاط کے ہے نہ بطریق فرض کے کذا فی المرقاۃ لکن جو شخص مشتبہات سے نہین بچتا ہے وہ متقی نہین ہوتا ہے اوسکے لئے ڈر وقوع کا حرام مین ہر دم لگا ہوا ہے حدیث نعمان بن بشیر مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حلال کھلا ہوا ہے حرام کھلا ہوا ہے ان دونون کے بیچ مین مشتبہات ہین جنکو اکثر لوگ نہین جانتے سو جو کوئی بچا شبہات سے اوسنے پاک صاف کیا اپنے دین و آبرو کو اور جو کوئی گر پڑا شبہات مین وہ گر پڑا حرام مین جیسے چرانے والا گرد چراگاہ کے قریب ہے کہ چرنے لگے وہ چراگاہ مین سن رکھو ہر بادشاہ کا ایک چراگاہ ہوتا ہے اللہ کا چراگاہ اوسکے محارم ہین جسد مین ایک پارہ گوشت ہے جب وہ درست ہوا تو سارا جسد درست ہو جاتا ہے اور جب وہ بگڑ گیا تو سارا جسد بگڑ جاتا ہے وہ پارہ گوشت دل ہے متفق علیہ ربیع نے کہا ہے اخرجہ الخمسۃ اس حدیث کی شرح بہت دراز ہے ہمنے کتاب دلیل الطالب مین لکہی ہے یہ حدیث جوامع الکلم سے ہے دار مدار سب احکام حلال و حرام کا اسی حدیث پر ہے سلمان فارسی و ابن عباس کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے حلال وہ ہے جسکو اللہ نے اپنی کتاب مین حلال کیا ہے حرام وہ ہے جسکو اللہ نے اپنی کتاب مین حرام فرمایا ہے اور جس شئے سے اللہ نے سکوت کیا ہے وہ عفو ہے تم خواہی نخواہی اوسکا سوال نکرو اخرجہ رزین حدیث طویل ابن مسعود مین مرفوعًا آیا ہے تم شرماؤ خدا سے حق شرمانے کا پہر فرمایا یہ شرمانا یون ہوتا ہے کہ تحفظ البطن وما حوی یعنے پیٹ کو رزق حرام سے محفوظ رکھے رواہ الترمذی معاذ کا لفظ مرفوعًا یون ہے جنبش نکرینگے قدم بندے کے

دن قیامت کو یہانتک کہ سوال کیا جائیگا وہ چار چیزون سے منجملہ اونکے ایک یہ فرمایا وعن مالہ
من این اکتسبہ وفیم انفقہ رواہ البیہقی وغیرہ یعنے تونے مال کہانسے کمایا اور کس
جگہہ اوٹھایا کعب بن عجرہ کہتے ہین حضرتؐ نے مجھسے فرمایا اے کعب داخل نہین ہوتا ہے جنت
مین وہ گوشت وخون جو اگاہے سحت پر یعنی مال حرام سے نار اولی تر ہے ساتھہ اوسکے اے کعب
لوگ دو طرح پر صبح کرتے ہین ایک اپنی جان کو چھڑا لیتا ہے دوسرا اوسکو ہلاک کر دیتا ہے رواہ
الترمذی یعنی اگر صبح کر اوٹھکر رزق حلال طلب کیا تو ناجی رہا اور اگر مال حرام کمایا تو ہلاک
ہوا حسن بن علی علیہما السلام کہتے ہین مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات یاد کر لی ہے
کہ چھوڑ دے تو اوس شئے کو جو شک مین ڈالے تجکو اور لے تو وہ شئے جو شک مین نڈالے تجکو
رواہ الترمذی یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ جس مال کی حلت وحرمت مین شک پڑے
اوسکو ترک کردے معلوم ہوا کہ مال مشتبہ الحال سے بچنا ضرور ہے ابن عمر مرفوعًا کہتے ہین افضل دین
ورع ہے یعنی پرہیز کرنا الخ مین رواہ الطبرانی فی معاجمہ الثلثۃ حذیفہ کا لفظ مرفوع یہ ہے
بہتر دین تمہارا ورع ہے یعنی پرہیزگاری کرنا رواہ الطبرانی فی الاوسط +

## باب اول

اس بیان مین کہ بہتر رزق وہ ہے جسکو اپنے ہاتھہ نے کمایا ہے اور طلب رزق مین اجمال چاہئے
نہ حرص مال پر مقدام بن معدیکرب مرفوعًا کہتے ہین نہین کمایا کسی شخص نے کوئی طعام بہتر
اس سے کہ اپنے ہاتھہ کے عمل سے کہاوے نبی اللہ داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھہ کے کام سے
کہاتے تھے رواہ البخاری حضرت داؤد علیہ السلام زرہ بناتے تھے اسکا ذکر قرآن شریف
مین بہی آیا ہے یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ انبیاء علیہم السلام اہل حرفہ تھے حرفہ مین
اگر عیب ہوتا تو اللہ اپنے نبیون کو اوس سے بچاتا نوح علیہ السلام نجار تھے ابراہیم علیہ السلام
بزاز تھے اسمعیل علیہ السلام صیاد تھے ہمارے حضرتؐ نے شبانی گوسفند کی کی تہی صحابہ اکثر

تجار و مزارع تھے ابن عمر کہتے ہین حضرت سے پوچھا کون سا کسب افضل ہے فرمایا کام کرنا آدمی کا اپنے ہاتھ سے اور ہر بیع مبرور رواہ الطبرانی فی الاوسط والکبیر یعنے ہاتھ سے مزدوری کرکے کھانا افضل کسب ہے کعب بن عجرہ کہتے ہین ایک آدمی کا گذر حضرت پر ہوا اصحاب نے اوسکی مضبوطی ونشاط دیکھکر کہا ای رسول خدا اگر یہ حال اسکا راہ خدا مین ہوتا تو کیا اچھا ہوتا فرمایا اگر یہ اسلئے باہر نکلا ہے کہ اپنی جان پر سعی کرکے اوسکو عفیف بنالئے تو یہ راہ خدا مین ہے اور اگر اسلئے نکلا ہے کہ اپنی اولاد صغار پر سعی کرے تو بھی یہ راہ خدا مین ہے اور اگر اسلئے نکلا ہے کہ بوڑھے ماں باپ کے لئے سعی کرے کمائے تو بھی یہ راہ خدا مین ہے اور اگر اسلئے نکلا ہے کہ ریا ومفاخرت مین سعی کرے تو پھر راہ شیطان مین ہے رواہ الطبرانی معلوم ہوا کہ کسب کرنا مال کا اپنے اور والدین اور اولاد کے لئے موجب اجر جزیل کا ہے یہ بھی ثابت ہوا کہ کمانا مال کا واسطے ریا وفخر کے گناہ ہے بعض لوگ جنکے پاس مال بقدر کفاف بلکہ حاجت سے زیادہ موجود ہوتا ہے نوکری چاکری کرتے پھرتے ہین دو مطلب سے ایک واسطے جمع مال کے بلا امتیاز حرام وحلال کے دوسرے واسطے طلب حکومت وعلو کے سو یہ دونون صورتین راہ شیطان کی ہین اللہ پاک نے قرآن مقدس مین فرمایا ہے تلک الدار الاخرۃ نجعلها للذین لایریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقین **ف** عبداللہ بن سرجس مرفوعا کہتے ہین کہ سمت وتودت واقتصاد ایک جزء ہے چوبیس اجزاء نبوت سے رواہ الترمذی مراد اقتصاد سے میانہ روی ہے ہر کام مین کسب مال ہو یا اکل حلال جابر نے مرفوعا کہا ہے تم دیر نہ سمجھو رزق مین کیونکہ نہین مرتا ہے کوئی بندہ یہانتک کہ اپنے آخر رزق کو پہنچے جو اوسکے لئے مقدر ہے تم اجمال کرو طلب مین حلال لو حرام کو چھوڑو رواہ ابن حبان فی صحیحہ معلوم ہوا کہ رزق مقدر ضرور ہی ملتا ہے خواہ اوسکے لئے کوشش کرے یا نکرے ٥

| | |
|---|---|
| بے مگس ہرگز نماند عنکبوت | رزق را روزی رسان پر میدہد |

یہ بھی معلوم ہوا کہ جمع مال وکسب منال مین بالکل ہمہ تن منہمک ومستغرق ہو جائے کہ اور شغل

Marfat.com

عبادت وادای فرائض ونوافل وادای حقوق رب وعباد سے غافل ہوکر رات دن تلاش معاش واخذ مال مین مبتلا رہے حلال حرام کا فرق اوٹھا دے دوسرا لفظ جابر کا مرفوعًا یہ ہے ای لوگو ڈرو تم اللہ سے اجمال کرو طلب مین کوئی نفس نہین مرتا ہے یہانتک کہ اپنا رزق پورا کرلیتا ہے اگرچہ دیر مین ہو سو تم تقوی واجمال کرو طلب مین لو جو حلال ہے اور چھوڑو اوسکو جو حرام ہے رواہ ابن ماجۃ مراد اجمال سے یہ ہے کہ انہماک تام جمع حطام مین نکرے حرام سے بچکر حلال پر قانع رہے کیونکہ قلیل کافی بہتر ہوتا ہے کثیر ملہی سے ابوحمید ساعدی مرفوعًا کہتے ہین تم اجمال کرو طلب دنیا مین اسلئے کہ ہر شخص آسان کیا گیا ہے واسطے اوس رزق کے جسکے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے رواہ ابن ماجۃ یعنی خواہ تم سعی وافر کرو یا نکرو رزق مقسوم ہر طرح تمکو بآسانی ہاتہہ آئیگا ۞

شاہ مارا دہ دہد منت کشد ۔۔۔ رازق مارزق بے منت دہد

ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے اے لوگو غنا کثرت سامان سے نہین ہوتی ہے غنا نفس کی غنا ہے یعنی تونگری بدل ست نہ بمال اللہ عزوجل اپنے بندہ کو وہ رزق دیتا ہے جو واسطے اوسکے لکھہ رکہا ہے تم اجمال کرو طلب مین لو حلال چھوڑو حرام رواہ ابو یعلی حذیفہ نے کہا حضرت نے کھڑے ہوکر لوگون کو پکارا کہا آؤ لوگ آئے حضرت نے بیٹھہ کر فرمایا یہ رسول ہین رب العلمین کے جبرئیل علیہ السلام انہون نے میرے دل مین یہ بات پہونکدی ہے کہ نہین مرتا ہے کوئی نفس یہانتک کہ کامل کرلیتا ہے رزق اپنا اگرچہ اوسکے ملنے مین کچھہ دیر ہو سو ڈرو تم اللہ سے اور اجمال کرو تم طلب مین آمادہ نکرے تمکو تاخیر رزق کی اس بات پر کہ لو تم اوسکو معصیت خدا سے کیونکہ جو چیز پاس اللہ کے ہے وہ نہین ملتی ہے مگر اللہ کی طاعت بجالانیسے رواہ البزار معلوم ہوا کہ معصیت مانع ہوتی ہے حصول رزق سے رہی یہ بات کہ ہم دیکھتے ہین کہ بآپ اکثر اہل معاصی کے افراط رزق کی ہوتی ہے اور مومنین متقین کے پاس رزق کم ہوتا ہے سو اگر وہ اہل معاصی اصحاب کفر ہین تو اونکو زیادت رزق کی اسلئے ہے کہ آخرت مین اونکا کچھہ حصہ نہین ہے قال تعالی اذھبتم طیباتکم فی الحیاۃ الدنیا اور اگر وہ اہل فسق وفجور ہین



Marfat.com

تو اونکے ساتھہ استدراج منظور ہے قال تعالی الهٰکم التکاثر حتی زرتم المقابر کلا
سوف تعلمون الآیہ علاوہ اسکے جو اموال بذریعہ معاصی جمع ہوتے ہین اوسمین ہرگز کسیطرح
کی برکت نہین ہوتی ہے وہ مال بہت جلد فنا ہو جاتا ہے بہت دیکہا اور سناگیا ہے کہ جسنے مال رشوت
یا سود سے جمع کیا ہے وہ چند روز مین جاتا رہا صاحب مال مفلس و محتاج ہوگیا پہر اگر وہ اتفاقًا
مفلس نہین ہوا تو اوسکی اولاد محتاج رہی کچہہ نفع اونکو اوسکے مال سے حاصل نہوا اور اگر اتفاقًا
اونکے ہاتہہ آیا تو اونہون نے گناہ و بدی مین برباد کردیا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایکبار
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس آیت کو پڑہنے لگے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ
من حیث لا یحتسب یہانتک اس آیت کی تکرار کی کہ مین اونگہ گیا مجہسے فرمایا ای اباذر اگر لوگ
اس آیت کو پکڑین تو اونکو کفایت کر جائے رواہ الحاکم یہ اسلئے کہ اس آیت و حدیث مین
وعدہ ہے اس بات کا کہ جو شخص اللہ سے ڈرتا اور حرام مال و رزق سے بچتا ہے تو اللہ اوسکو
اپنے خزانہ غیب سے جہان اوسکا وہم و خیال بہی گذر نہین کرتا ہے رزق دیتا ہے اسکا تجربہ
حق مین ایک سواد اعظم اہل اللہ کے ہو چکا ہے ولله الحمد ابن عمر کہتے ہین حضرت نے ایک دانہ
کہجور کا پڑا ہوا پایا اوسکو اوٹہاکر ایک سائل کو دیا اور فرمایا کہ اگر تو اسکے پاس نہ آتا تو یہ تیرے
پاس جاتا رواہ ابن حبان فی صحیحہ معلوم ہوا کہ جس طرح ہر انسان طالب رزق کا ہوتا ہے
اسی طرح ہر رزق طالب اپنے مرزوق کا ہوتا ہے رزق مقدر و مقسوم کسی بشر سے ہرگز فوت نہین ہوتا

| | | | |
|---|---|---|---|
| آنچہ نصیب است بہم میرسد | ۵ | گر نہ ستانی بستم می رسد | |

ابن مسعود مرفوعًا کہتے ہین بندہ کے لئے اوسکا رزق مقرر ہے اگر ثقلین یعنے جن وانس
جمع ہون کہ کچہہ اوسمین سے روکدین تو ہرگز وہ اسکی طاقت نہین رکہتے ہین رواہ الطبرانی
منذری نے کہا ہے یشبہ ان یکون موقوفا دونون بیٹے خالد کے پاس حضرت کے آئے
آپ کچہہ گہر بناتے تہے جب فارغ ہوئے فرمایا تم حرص نکرو رزق مین جب تک کہ ہلتے ہین سر
تمہارے انسان کو اوسکی مان لال جنتی ہے اوسپر چہلکا نہین ہوتا پہر اللہ اوسکو رزق دیتا ہے



Marfat.com

روا ابن حبان ابوالدرداء کا لفظ مرفوع یہ ہے نہین نکلتا ہے سورج کبھی لکن بہیجتا ہی اللہ طرف اوسکے دونون پہلو کے دو فرشتے وہ پکارتے ہین اور ساری زمین والے اوسکو سنتے ہین مگر ثقلین کہ اے لوگو آؤ طرف اپنے رب کے جو چیز تہوڑی ہے اور کفایت کرتی ہے وہ بہتر ہے اوس بہت چیز سے جو غفلت مین ڈالتی ہے اسی طرح جب سورج ڈوبتا ہے تو دو فرشتے اوسکے پہلو مین یہ ندا کرتے ہین جسکو ساری زمین والے بجز ثقلین کے سنتے ہین اے اللہ دے تو خرچ کرنیوالے کو عوض وخلف اور دے ممسک وبخیل کو تلف رواہ احمد عمران بن حصین کا لفظ مرفوع یہ ہے جو شخص منقطع ہوا طرف اللہ کے کفایت کرتا ہے اللہ اوسکی مؤنت کو اور دیتا ہی اوسکو وہان سے جہان کا گمان بھی نہین ہے اور جو کہ منقطع ہوا طرف دنیا کے سونپ دیتا ہے اللہ اوسکو طرف دنیا کے رواہ ابوالشیخ فی کتاب الثواب والبیہقی کعب بن مالک نے مرفوعاً کہا ہے نہین بگاڑ کرتے ہین دو گرگ گرسنہ جو کہ بکریون مین چھوڑ دئے گئے ہین زیادہ تر فساد آدمی کی حرص سے مال وشرف پر رواہ احمد والترمذی وابن حبان فی صحیحہ یعنے حرص مال وشرف کی دین کو بالکل تباہ کردیتی ہے ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین دل بوڑہے آدمی کا دو چیز کی محبت مین جوان رہتا ہے حب عیش یا طول حیات اور حب مال رواہ الشیخان ترمذی کا لفظ یہ ہے طول حیات وکثرت مال ع مرد چون پیر شود حرص جوان میگردد + دوسری روایت مین پناہ مانگنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نفس غیر مشبع سے آیا ہے رواہ النسائی انس کا لفظ مرفوع یہ ہے اگر پاس بنی آدم کے دو جنگل مال کے ہون تو وہ ایک تیسرا جنگل اور چاہے گا ؎

| | |
|---|---|
| ہفت اقلیم ار بگیرد بادشاہ | ہمچنان دربند اقلیم دگر |

پر نہین کرتی جوف ابن آدم کو مگر مٹی اور قبول کرتا ہے اللہ توبہ تائب کی رواہ البخاری ؎

| | |
|---|---|
| گفت چشم تنگ دنیا دار را | یا قناعت پر کند یا خاک گور |

منذری نے کہا ذم حرص وحب مال مین احادیث کثیرہ آئی ہین +

# باب۲ بیان مین بیوع حرام کے

معتبر خرید و فروخت مین تراضی مجرد ہوتی ہے کیونکہ حقیقت تراضی کی سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا اور ایجاب و قبول یا تعاطی ایک امارت ہے تراضی کی الفاظ مخصوصہ جنکا اعتبار بعض اہل علم نے کیا ہے بے دلیل ہین اللہ تعالی نے فرمایا ہے تجارۃ عن تراض اس سے معلوم ہوا کہ مناط بیع کا یہی مجرد تراضی ہے لکن اس تراضی پر کوئی دلیل چاہیے سو وہ لفظ ہے یا اشارہ یا کنایہ کسی لفظ سے کسی صفت پر کسی اشارہ مفیدہ سے حاصل ہو کیونکہ حدیث مین آیا ہے حلال نہین ہے مال کسی مسلمان کا مگر اوسکے جی کی خوشی سے سو جب ہمراہ تراضی کے طیبت نفس پائی جاویگی تو پھر کسی اور چیز کا اعتبار نہوگا **ف** شراب و مردار و خوک و اصنام کا فروخت کرنا یا خریدنا حرام ہے اسلئے کہ حدیث جابر مین نزدیک شیخین کے مرفوعاً آیا ہے کہ اللہ نے حرام کیا ہے بیع خمر و میتہ و خنزیر و اصنام کو انتہی معلوم ہوا کہ جو مال ان چار چیزون کے ذریعہ سے کمایا جاتا ہے وہ رزق حرام ہے زواجر مین کہا ہے کہ فروخت کرنا عنب و زبیب و تخرما کا ہاتھ اوس شخص کے جو اسکو شراب بنائیگا اور فروخت کرنا امرد کا اوس شخص کے ہاتھ جو اوس سے فجور کریگا اور کنیز کا اوسکے ہاتھ جو اوس سے کسب کرائیگا اور لکڑی کا اوسکے ہاتھ جو اوس سے آلات لہو طیار کریگا اور ہتھیار کا اوسکے ہاتھ جو اوس سے مسلمانون پر قتال کریگا اور بیچنا شراب کا اوسکے ہاتھ جو اوسکو پیئیگا اور بیع کرنا بھنگ وغیرہ مسکرات کا اوسکے ہاتھ جو اوسکو استعمال مین لائیگا گناہ کبیرہ ہے اسلئے کہ انمین ضرر عظیم ہے اور وسائل کو ایسے محلات مین حکم مقاصد کا ہوتا ہے سو یہ سارے مقاصد کبائر ہین لہذا انکے وسائل بھی کبائر ہین شیخ الاسلام علائی نے کہا ہے کہ اصحاب نے نص کی ہے اس بات پر کہ بیع خمر کی کبیرہ ہے متعاطی اوسکا فاسق ہوجاتا ہے یہی حکم شرار خمر واکل ثمن خمر و حمل و سعی کا بھی ہے انتہی **مسئلہ** بیع سگ و گربہ کی حرام ہے بدلیل حدیث ابی مسعود مرفوعاً نہی فرمائی ہے حضرت نے ثمن سگ سے رواہ الشیخان اسلئے بابت

Marfat.com

صحیحین مین حدیث ابی جحیفہ کی بہی آئی ہے حدیث جابر بین نزدیک مسلم کے نہی ثمن کلب وسنور
یعنی گربہ دونون سے فرمائی ہے ہان نسائی کی روایت مین کلب صید یعنی سگ شکاری کو مستثنا
کیا ہے شافعی بیع کلب کو حرام کہتے ہین ابوحنیفہ رح نے جائز بتایا ہے اور متلف کو ضامن
ٹہیرایا ہے مگر خلاف ظاہر حدیث ہے یا مراد اوس سے سگ شکاری ہو مگر یہ مراد خلاف ظاہر روایت
نفقہ ہے **مسئلہ** خون کا بیچنا حرام ہے بدلیل حدیث ابی جحیفہ کے نزدیک شیخین کہ حرام کیا ہے
حضرت نے ثمن دم یعنی قیمت خون کو **مسئلہ** جفتی کرنی نر پر کرایہ لینا حرام ہے بخاری مین
ابن عمر سے آیا ہے نہی فرمائی ہے حضرت نے عسب فحل سے اسی طرح صحیح مسلم مین بہی ہے مراد
عسب فحل سے کرایہ دینا ہے نر کا واسطے جفت کے مادہ پر گویا اوسکے پانیکے دام لینا ہے اس باب
مین کئی حدیثین آئی ہین ہان بغیر کسی شرط کے بطور کرامت دینا رخصت ہے زواجر مین ہمنع
فحل کو کبیرہ کہا ہے بدلیل حدیث بریدہ کہ حضرت نے فرمایا اکبر کبائر منع آب زائد و منع فحل ہے
رواہ البزار جلال بلقینی نے بہی اسکو کبیرہ گنا ہے لکن بعد اوسکے یہ کہا ہے کہ اسناد اس
حدیث کی ضعیف ہے اور ضرر اس کبیرہ کا برابر اور کبائر کے نہین ہے انتہی الکن منع اعارت فحل
واسطے ضراب کے مؤید تکبیر منع فحل ہے غایت الامر یہ ہے کہ مکروہ یعنی حرام ہو **مسئلہ** مردار کی
چربی بیچنا حرام ہے حدیث جابر مین نزدیک صحیحین وغیرہما کے آیا ہے کہ حضرت نے بیع شحوم میتہ
کو حرام فرماکر کہا ہے قتل کرے اللہ یہود کو جب حرام کردیا اللہ نے اونپر چربی کو تو اونہون نے
اوسکو صاف کرکے اور بیچکر اوسکی قیمت کہائی معلوم ہوا کہ یہ مال جو اس طرح آتا ہے وہ حرام ہے
ابن عباس کا لفظ یہ ہے لعنت کرے اللہ یہود کو حرام کی گئین اونپر چربیان سو بیچا اوسکو اور کہا
اونکی قیمتون کو اور بیشک اللہ جب حرام کرتا ہے کسی قوم پر کسی شئے کو تو حرام کرتا ہے اونپر قیمت اوس
شئے کی حافظ ابن القیم نے کہا ہے حرام ہونیکے دو مطلب ہین ایک یہ کہ یہ کام حرام ہے دوسرے یہ
بیع حرام ہے اگرچہ خریدار نے اوسکو واسطے اسی کام کے خریدا ہو بنیاد ان دونون قول کی اس بات
پر ہے کہ سوال اونکا بیع سے واسطے اس انتفاع کے تہا یا انتفاع سے تہا قول اول کو شیخ الاسلام

ابن تیمیہ رح نے اختیار کیا ہے اور یہی اظہر ہے اسلیے کہ حضرت نے اولاً اونکو صبر تحریم انتفاع کی نہین دی اور نہ انتفاع مذکور سے منع کیا سو درمیان جواز بیع اور حلت منفعت کے کچھ تلازم نہین ہے انتہی لکن ظاہر حدیث اَولی بالعمل ہے حرام چیز سے انتفاع لینا بھی بچنا چاہئے واللہ اعلم

**مسئلہ** فروخت کرنا آب زائد کا حرام ہے حدیث ایاس بن عبد مین بیع فضل ماء سے نہی فرمائی ہے رواہ احمد واھل السنن وصححہ الترمذی اصل نہی مین تحریم ہوتی ہے قشیری نے حدیث مذکور کو شرط شیخین پر بتایا ہے حدیث جابر مین بھی اسیکی لگ بھگ مضمون آیا ہے رواہ مسلم واحمد وابن ماجۃ صحیحین مین بروایت ابوہریرہ مرفوعاً یہ قید بھی آئی ہے کہ منع نکرے آب زائد کو کہ منع کرے بسبب اوسکے گھاس کو مسلم کا لفظ یہ ہے کہ لایباع فضل الماء لیمنع بہ الکلاء معلوم ہوا کہ آب دریا آب چشمہ آب ابگیر آب نہر آب چاہ وغیرہ کا فروخت کرکے اوسکی قیمت کھانا حرام ہے **مسئلہ** بیع کرنا ایسی شے کا جسمین دھوکا فریب دغابازی ہو حرام ہے جیسے بیچنا پرندہ کا ہوا مین مچھلی کا پانی مین حدیث ابوہریرہ مین نزدیک مسلم وغیرہ کے آیا ہے کہ نہی کی ہے حضرت نے بیع غرر سے احمد کا لفظ ابن مسعود سے مرفوعاً یون ہے کہ مت خرید کرو تم مچھلی کو پانی مین کہ یہ غرر ہے اسکی اسناد مین یزید بن ابی زیاد ہے بیہقی نے اسکے وقف کو راجح کہا ہے لکن داخل ہے بیع غرر مین مسوّی شرح موطا مین امام مالک رح سے نقل کیا ہے کہ ایک صورت غرر و مخاطرہ کی یہ بھی ہے کہ کسی شخص کا جانور گم گیا ہو یا غلام بھاگ گیا ہو جسکی قیمت پچاس دینار ہون کوئی آدمی کہے کہ مین اوسکو بیس دینار پر خرید کرتا ہون اگر خریدار نے اوسکو پالیا تو بائع کے تیس دینار گئے اور اگر نپایا تو بیس دینار خریدار کے گئے

**ف** لفظ غرر شامل ہے اون جملہ صور کو جنمین عرفاً کوئی دھوکا فریب ظاہر یا مخفی ہو ایسی چیز کا بیع و شرا کرنا ممنوع ہے اور قیمت اوسکی حرام ہے **مسئلہ** بیع حبل الحبلہ حرام ہے بدلیل حدیث ابن عمر کہ نہی فرمائی ہے حضرت نے بیع حبل الحبلہ سے اخرجہ مسلم وغیرہ صحیحین مین آیا ہے کہ اہل جاہلیت گوشت اونٹون کا حبل الحبلہ تک فروخت کرتے تھے

Marfat.com

حبل الحبلہ اوسے کہتے ہین کہ اونٹنی بچہ جنے پہر وہ بچہ باردار ہویا جو بچہ فی الحال اونٹنی کے شکم
مین موجود ہے اوسکو بیچدے یا اوس بچے کا بچہ فروخت کردے حالانکہ حدیث ابوسعید مین
خریداری سے بچہ ہای شتر کے جو اندر پیٹ کے ہین نہی آئی ہے رواہ احمد وابن ماجہ
والبزار والدارقطنی سعید بن مسیب کہتے ہین حیوان مین ربا نہین ہوتی ہے لکن تین
نوع سے منع فرمایا ہے ایک مضامین یعنے وہ بچے اونٹ کے جو ہنوز شکم مادر مین ہین دوسرے
ملاقیح یعنے وہ بچے اونٹ کے جو پشت پدر مین ہین تیسرے یہی حبل الحبلہ منہاج مین انکی
نہی ایک حدیث سے بہی روایت کی ہے **مسئلہ** بیع منابذہ حرام ہے منابذہ اوسکو
کہتے ہین کہ ہر ایک بائع ومشتری مین سے اپنا اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پہینکدے کچہہ تامل
نکرے اور کہدے کہ یہ اسکے عوض ہوگیا سو اس طرحکی بیع ممنوع اور قیمت اوسکی حرام
ہے **مسئلہ** بیع ملامسہ حرام ہے ملامسہ یہ ہے کہ آدمی کپڑے کو ہاتہہ سے چہولے اور
اوسکو کہولے نہین کہ اندر کا حال معلوم ہو یا رات کو خرید کرے اور اندر کا حال نجانے حدیث
ابوسعید مین آیا ہے کہ نہی فرمائی ہے حضرت نے ملامسہ ومنابذہ سے بیع مین رواہ الشیخان
واخرج مالک نحوہ فی الموطا عن حدیث ابی ھریرۃ اس باب مین انس سے بہی نزدیک
بخاری کے آیا ہے اہل علم بہی اسی پر ہین **ف** فروخت کرنا دودہ کا تہن مین اور غلام
گریختہ کا اور فروخت کرنا مال غنیمت کا قبل تقسیم کے اور بیچنا پہل کا قبل صلاحیت کے اور بیع
کرنا صوف کا پشت حیوان پر اور گہی کا دودہ مین ناجائز ہے اسلئے کہ حدیث متقدم ابوسعید
خدری مین مرفوعا نہی آئی ہے خرید کرنیسے اوس شئے کے جو بطون انعام مین ہو اسمین دودہ بہی
بہی داخل ہے جو اندر تہن کے ہو اسی طرح خرید نا غلام گریختہ کا داخل بیع غرر ہے حدیث
ابن عباس مین بیع غنائم سے یہانتک کہ قسمت پذیر ہون نہی آئی ہے رواہ النسائی ورواہ
احمد وابوداؤد عن ابی ھریرۃ اسی طرح نہی آئی ہے بیع ثمر سے یہانتک کہ لائق کہانے کے
ہون اور نہی آئی ہے بیع صوف سے پشت پر اور دودہ سے تہن مین اور سمن سے لبن مین

Marfat.com

حدیث ابن عباس مین رواه البیھقی والدارقطنی سند بیہقی مین عمر بن فروخ کو یحیی بن معین نے ثقہ کہا ہے جو احادیث نہی مین بیع غرر سے آئی ہین وہ سب ان احادیث کی مخالف ہین اسلئے کہ ان سب صورتون پر غرر صادق آتا ہے ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ نہی فرمائی حضرت نے بیع ثمار سے یہانتک کہ نمایان ہو صلاح اونکی فروشندہ وخریدار دونون کو اس کام سے منع کیا ہی اخرجہ الشیخان مسلم نے اسکو ابوہریرہ سے اور صحیحین مین انس سے بہی اسیکی مانند روایت کیا ہے مطلب یہ کہ میوہ باغات کا درخت پر اوسوقت خرید فروخت کیا جاوے جبکہ پختہ یا گدر ہو جاوے جب تک کہ صلاحیت اوسکی ظاہر نہین ہوئی ہے تب تک بیع وشرا اوسکی حرام ہے امام مالک کہتے ہین بیع کرنا خربزہ اور ککڑی اور تربزاور گاجر وغیرہا کا وقت بدو صلاح کے نزدیک ہمارے حلال و جائز ہے مشتری تا انقطاع ثمر اوسکا مالک ہے اسکے لئے کوئی وقت موقت مقرر نہین ہے کیونکہ وقت اوسکا معروف ہے کبھی یہ ہوتا ہے کہ کوئی آفت پہلون پر آجاتی ہے تو وقت سے پہلے اوس پہل کو کاٹ لیتے ہین سو جب وہ آفت بقدر تہائی یا زیادہ مقدار کے ہوگی تو اوتنا ہی خریدار کو چھوڑ دیا جاویگا **ف** بیع محاقلہ مزابنہ معاومہ مخاضرہ ممنوع ہے محاقلہ یہ ہے کہ کھیتی کو عوض طعام معلوم الکیل کی بیچے مالک کا لفظ یہ ہے محاقلہ کہتے ہین زمین کو گیہون پر کرایہ دینے کو مستوی کا لفظ یہ ہے محاقلہ فروخت کرنا کشت کا ہے بعد خوب سخت ہوجانے دانہ کے مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کا عوض چند وسق تمر کے بیچے مالک کا لفظ یہ ہے کہ مزابنہ کہتے ہین خرید کرنے پہل کو درخت پر عوض تمر کے یعنی تر میوہ کا عوض خشک میوے کے بیچنا مستوی کا لفظ یہ ہے مزابنہ فروخت کرنا ثمر کا ہے شجر پر اوسکی جنس کے ساتھ زمین پر مالک نے کہا حضرت نے نہی فرمائی ہے مزابنہ سے تفسیر مزابنہ کی یہ ہے کہ ایک شئے کو تخمینہ سے جسکا پیمانہ وزن وعدد معلوم نہین ہے عوض ایک ایسی شئے کے فروخت کرین جسکا کیل ووزن وعدد معلوم ہے معاومہ یہ ہے کہ پہل درخت کا ایک ہی عقد مین سال بہر سے زیادہ کے لئے فروخت کردیا جاوے کیونکہ اسمین غرر وجہالت ہوتی ہے مخاضرہ یہ ہے کہ سبز پہل کو قبل بدو صلاح کے بیچ ڈالے یہ نہی حدیث انس مین

نزدیک بخاری کے آئی ہے اس باب مین اور بھی احادیث آئی ہین **ف** حدیث عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده مین بیع عربون سے نہی فرمائی ہے اخرجه احمد والنسائی وابوداؤد عربون کہتے ہین بیعانہ دینے کو قبل بیع کے مثلاً خریدار نے ایک درہم فروشندہ کو اس شرط پر دیا کہ اگر مین اوس چیز کو مول نہ لون تو یہ درہم تیرا ہوا بغیر کسی شئے کے حدیث زید بن اسلم جسمین حلت عربون کی آئی ہے اخرجه عبدالرزاق وہ اولاً تو مرسل ہے ثانیاً اوسمین ابراہیم راوی ضعیف ہے اسلئے معارض اس حدیث باب کی نہین ہو سکتی ہے موطا و منہاج مین بھی ذکر عدم صحت اس بیع کا آیا ہے **ف** فروخت کرنا عصارۂ انگور کا ایسے شخص کے ہاتھ جو اوس سے شراب بنائیگا حرام ہے بدلیل حدیث انس مرفوعاً ملعون ہے بائع و شارب و مشتری و عاصر خمر رواہ الترمذی وابن ماجة ورجاله ثقات واخرج نحوه احمد وابن ماجة وابو داؤد وصححه ابن السکن دوسری حدیث مین دربارۂ خمر دس نفر پر لعنت آئی ہے اونمین بائع و مشتری و ساقی و حامل ومحمول الیه وغیرہ بھی داخل ہین بریدہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جسنے روکا انگور کو ایام قطاف مین تاکہ فروخت کرے اوسکو ہاتھ کسی یہودی یا نصرانی کے یا ایسے شخص کے جو اوسکو شراب بنائیگا تو بیشک وہ گھسا آگ مین بصیرت پر رواه الطبرانی فی الاوسط واسناده حسن یعنی دیدہ و دانستہ جہنم مین گیا حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ ثمن خمر علی الاطلاق حق مین ہر شخص کے فروشندہ ہو یا خریدار حرام ہے گو مسلمان کے ہاتھ فروخت نکرے بلکہ کسی کافر ہی کے ہاتھ کیون نہ بیچے تجارت خمر کا نام آجکل آبکاری ہے امرا و رؤسا اس تجارت و صرفہ پر محصول لیتے ہین یہ سارا مال حرام خالص ہے مالک کہتے ہین کچھہ لوگون نے منجملہ اہل عراق کے ابن عمر سے یہ کہا تھا کہ ہم کچھہ پھل کھجور و انگور کے خرید کر کے شیرہ اونکا لیکر خمر کر کے نکال کر بیچتے ہین کہا مین گواہ کرتا ہون تمپر اللہ اور اوسکے فرشتون کو اور جو کوئی جن و انس سے اس بات کو سنتا ہو اوسکو اس بات پر کہ مین حکم نہین دیتا ہون تمکو کہ تم اونکو خریدو یا بیچو یا نچوڑو یا پلاؤ کہ وہ ایک رجس ہے عمل شیطان سے مسوی مین کہا ہے

وعلیه اهل العلم **ف** بیع کالی بکالی حرام ہے مراد یہ ہے کہ قرض کو قرض سے فروخت نکرے
حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ نہی فرمائی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نےاس بیع سے
رواہ الدارقطنی والحاکم وصححه رافع بن خدیج کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ نہی عن بیع الکالی
بالکالی دین بدین اخرجه الطبرانی اسکی سند مین موسی زبدی ضعیف ہے امام احمد نے کہا اس
باب مین کوئی حدیث صحت کو نہین پہنچی لکن لوگون کا عدم جواز بیع دین بدین پر اجماع ہے جو
احادیث اشتراط تقابض مین آئی ہین جیسے حدیث اذا کان یدًا بید وحدیث مالم یتفرقا
وبینکما شئ وہ تقویت اس حکم کی کرتی ہین **ف** جس چیز کو خرید کیا ہے اوسکا فروخت کرنا قبل
قبض کے حرام ہے بدلیل حدیث جابر مرفوعًا جب خرید کیا تونے طعام یعنی غلہ تو فروخت نکر تو اوسکو
جب تک کہ پورا نہ لیلے یعنی تول کر تیرے قبض مین نہ آجاوے اخرجه مسلم دوسرا لفظ مسلم کا
یہ ہے کہ نہی فرمائی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فروخت کرنے سلع یعنے رخت وسامان
سے یہانتک کہ استیفا کرلے اوسکا لفظ سلع کا شامل ہے غلہ وغیرہ اشیا کو جنکا لین دین ہوتا
رہتا ہے حدیث زید بن ثابت مین اتنا اور آیا ہے یہانتک کہ اوٹھا لاوین اوسکو تجار اپنے
گھرون مین جمہور بھی اسی طرف گئے ہین حجۃ اللہ البالغہ مین کہا ہے کہ بعض کہتے ہین کہ یہ
حکم مخصوص ہے ساتھ طعام کے اسلئے کہ اکثر الاموال تعاور و احتیاج مین یہی غلہ ہے اگر
استیفا اوسکا نکریگا تو بائع اوسمین تصرف کرسکتا ہے اس صورت مین قضیہ درقضیہ ہوگا
اور بعض نے کہا ہے کہ یہ حکم ہر منقول مین جاری ہے اسلئے کہ مظنہ تغیر وتعیب کا ہے
اس صورت مین خصومت درخصومت ہوگی ابن عباس کا قول یہ ہے کہ لا احسب کل
شئ الا مثله سو یہی قول موافق تر ہے ساتھ قیاس کے بوجہ علت مذکور انتہی مسوی
مین امام مالک سے نقل کیا ہے کہ امر مجتمع نزدیک ہمارے جسمین کچھ اختلاف نہین یہی ہے کہ
جسنے کوئی طعام خرید کیا جیسے گیہون جو جوار باجرہ سلت یا کوئی اور شئے حبوب قطنیہ سے یا جو
مانا اوسکے ہے وجوب زکوۃ مین یا کوئی شئے ادم مین سے جیسے تیل گھی شہد سرکہ پنیر دودھ شیر

وغیرہ تو خرید ا اوسکو فروخت نکرے جب تک کہ اوسکا قبض واستیفا نکرلے شرح سنہ مین
کہا ہے اہل علم کا اتفاق ہے اس بات پر کہ خریدار طعام کو بیع کرنا اوس طعام کا قبل قبضہ کے
جائز نہین ہے ہان ماسوای طعام مین اختلاف ہے شافعی ومحمدؒ کے نزدیک طعام وسلع و
عقار مین کچہ فرق نہین ہے یعنی جیسا حکم غلہ کا ہے ویسا ہی حکم ہر سامان وزمین کا ہے کہ قبل قبض کے
کسی کو بیع نکرے ابو حنیفہ وابو یوسف کے نزدیک بیع زمین کی قبل قبض کے جائز ہے نہ
بیع منقول کی مالک کے نزدیک ماسوای مطعوم کے بیع قبل قبض کی جائز ہے انتہی امرا
اکثر لوگون کو بابت ارزاق وعطیات کے چٹھیات لکھدیتے تھے لوگ اوس کا غذ کو قبل قبض کے
فروخت کردیتے تھے خریدار خرید کرکے قابض ہوجاتا اسکا نام بیع صکوک تہا واللہ اعلم **ف**
بیچنا طعام کا قبل جاری ہونے دو صاع فروشندہ وخریدار کے ناجائز ہے حدیث عثمان مین مرفوعاً
آیا ہے تو جب کچہ مول لے تو تول کرلے اور جب کچہ بیچے تو تول کر بیچ رواہ احمد والبخاری
جابر کا لفظ یہ ہے منع کیا ہے حضرت نے بیع طعام سے یہانتک کہ جاری ہون اوسمین دو صاع ایک
بائع کا دوسرے مشتری کا رواہ ابن ماجۃ والدارقطنی والبیہقی اسکی اسنادمین ابن ابی لیلی
ہے اس باب مین ایک حدیث ابوہریرہ کی باسناد حسن آئی ہے جمہور کا مذہب بہی یہی ہے **ف**
استثنار کرنا بیع مین صحیح نہین مگر جبکہ معلوم ہو بدلیل حدیث مرفوع جابر کہ نہی کی ہے حضرت نے
بیع ثنیا سے اخرجہ مسلم وغیرہ نسائی وترمذی وابن حبان نے اتنا اور زیادہ کیا ہے مگر یہ کہ
معلوم ہو جابر نے اپنا اونٹ حضرت کے ہاتھ بیچا تہا اپنی سواری اوسپر تا مدینہ مستثنی ٹہیرالی تہی **ف**
تفریق کرنا درمیان محارم کے بیع مین جائز نہین ہے حدیث ابوایوب مین مرفوعاً آیا ہے جسنے
تفرقہ کیا درمیان والدہ وولد کے تفرقہ کریگا اللہ درمیان اوسکے اور اوسکے احباب کے دن
قیامت کو اخرجہ احمد والترمذی والدارقطنی والحاکم وصححہ علیؓ مرتضی نے دو غلام برادر
یکدیگر جدا جدا فروخت کئے تھے جب حضرتؐ سے ذکر آیا فرمایا پہیرلو فروخت نکرو اونکو مگر مجموع
اخرجہ احمد وصححہ ابن خزیمۃ وابن جارود وابن حبان والحاکم وغیرھم حدیث ابوموسی

مین حضرت نے لعنت کی ہے اوس شخص پر جو جدائی ڈالے درمیان والد و ولد و اخوین کے رواہ ابن ماجۃ والدارقطنی باسناد لا باس بہ علی مرتضی نے ایک کنیز اور اوسکے بچے کو الگ الگ بیچا تہا حضرت نے نہی فرمائی اور بیع رد کردی اخرجہ ابوداؤد و الدارقطنی والحاکم وصححہ اسکی سند مین انقطاع ہے بعض نے کہا یہ حکم مجمع علیہ ہے مگر اسمین تامل ہے زواجر مین اس تفریق بیع کو کبیرہ کہا ہے اور حرمت تفریق مین یہ شرط لکہی ہے کہ یہ فراق درمیان کنیز اور اوسکے ولد غیر ممیز کے ہو بسبب صغر یا جنون کے اور تفریق بسفر کو بہی حرام بتایا ہے **ف** فروخت کرنا حاضر یعنی شہری کا واسطے بادی یعنی دہاتی کے ناجائز ہے حدیث ابن عمر مین نہی آئی ہے اس بات سے کہ کوئی حاضر واسطے بادی کے بائع بنے اخرجہ البخاری جابر کا لفظ نزدیک مسلم وغیرہ کے یہ ہے چہوڑ دو لوگون کو رزق دیتا ہے اللہ بعض کو بعض سے انس کا لفظ صحیحین مین یون ہے ہم منع کئے گئے اس امر سے کہ بیع کرے شہری واسطے دہاتی کے اگرچہ اوسکا حقیقی بہائی کیون نہو اسی پر اہل علم ہین منہاج مین اسکی مثال یہ لکہی ہے کہ کوئی مسافر دہاتی ایسی چیز لائے جسکی حاجت عام ہو اور وہ چاہتا ہے کہ اوس دن کے نرخ پر اوسکو فروخت کردے شہری اوس سے یہ کہے کہ تو اسکو میرے پاس چہوڑ جا مین بتدریج اوسکو فروخت کردونگا وقایہ مین کہا ہے کہ بیع حاضر کی واسطے بادی کے بطمع گرانی قیمت زمان قحط مین مکروہ ہے **ف** تناجش کرنا بیع مین حرام ہے تناجش یہ ہوتا ہے کہ کسی شئے کی قیمت دوسرے شخص کے دہوکا دینے کو بڑہا دی اور خود اوسکا خریدنا اسکے جی مین نہو صحیحین مین حدیث ابوہریرہ سے نہی آئی ہے نجش کرنے سے اسی طرح حدیث ابن عمر مین نزدیک شیخین کے واخرجہ مالک ایضا اسی پر اہل علم سبہی ہین وقایہ مین بہی نجش کو مکروہ کہا ہے زواجر مین نجش کو گناہ کبیرہ شمار کیا ہے اور لکہا ہے کہ النجش ھو ان یزید فی الثمن لا لرغبۃ بل لیخدع غیرہ **ف** بیع پر بیع کرنا حرام ہے حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے بیع نکرے کوئی تم مین بیع پر اپنے بہائی کی رواہ احمد والنسائی ونحوہ فی الصحیحین من حدیث ابی ھریرۃ بلفظ لا یبیع الرجل علی بیع اخیہ

یہ بھی آیا ہے کہ جب بیع کی دو آدمی سے تو وہ شئے واسطے خریدار اول کے ہے اخرجہ احمد و
ابوداؤد والنسائی والترمذی وحسنہ وصححہ ابوزرعۃ وابوحاتم والحاکم موطا مین ابن عمر
سے مرفوعاً آیا ہے کہ بیع نکرے بعض تمہارا بعض پر یعنی ایک شخص نے ایک چیز ٹھیرالی اب دوسرا
شخص نہ کہے کہ اسکو تو میرے ہاتھہ بیچدے یہی مذہب ہے شافعی کا منہاج مین کہا ہے قبل
لزوم کے بیع پر بیع کرنا منہی عنہ ہے یعنی بائع مشتری سے یہ نکہے کہ تو شرا فسخ کردے یہی شرا
بالای شرا سو وہ یون ہوتی ہے کہ بائع سے کہے تو بیع فسخ کردے مین تجکو زیادہ دام دونگا واجب
کا لفظ یہ ہے بیع علی البیع یون ہوتی ہے کہ مشتری سے زمن خیار مین یون کہے کہ تو اسکو پھیردے
مین اسی قیمت پر تجکو بہتر اس سے فروخت کرونگا یا مثل اسکے اس قیمت سے کم پر دونگا
شرا علی الشرا یہ ہے کہ بائع سے زمن خیار مین یون کہے کہ تو اس بیع کو فسخ کردے مین
تجسے اسکو زیادہ قیمت پر خرید کرونگا شافعیہ کہتے ہین نرخ کرنا نرخ پر بغیر اذن کے اس طرح پر کہ قیمت
بڑہادی بعد تصریح واستقرار قیمت کی یا مشتری پر خیص تر کو عرض کرے اسکی تحریم او بیع وقبل لزوم ہے
سخت تر ہے **ف** تلقی رکبان ممنوع ہے یعنے جو بیوپاری باہر سے شہر مین آتے ہین اون کو آگے بڑہکر لینا اور
قبل اسکے کہ اونکو نرخ شہر پر اطلاع ہو اونسے سودا کر لینا حرام ہے کیونکہ اونکو اختیار ہے کہ جب غبن معلوم کرین تو بیع قائم
رکہین یا نرکہین ابوہریرہ کہتے ہین نہی کی ہے حضرتؐ نے تلقی جلب سے پس اگر تلقی کرکے کسی انسان نے
خریداری کی ہے تو صاحب سامان کو خیار ہے وقت آنے بازار کے رواہ مسلم وغیرہ ابن مسعود
کا لفظ صحیحین مین یون ہے نہی فرمائی ہے حضرتؐ نے تلقی بیوع سے ونحوہ فیہما من حدیث
ابن عمر وابن عباس مالک کا لفظ ابوہریرہ سے مرفوعاً یہ ہے کہ تلقی نکرو تم رکبان یعنے کاروان کے
واسطے بیع کے اسی پر اہل علم بہی ہین **ف** احتکار کرنا حرام ہے ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین جسنے
احتکار کیا طعام کا چالیس رات وہ بری ہوا اللہ سے اور بری ہوا اللہ اوس سے رواہ احمد والحاکم
وابن ابی شیبۃ والبزار وابو یعلی اسکی سند مین اصبغ بن زید ہے وفیہ مقال مسلم کا لفظ مرفوع
حدیث معمر بن عبداللہ سے یہ ہے احتکار نہین کرتا مگر خاطی واخرج نحوہ احمد والحاکم عن ابی[illegible]

ابی ہریرۃ اسی پر اہل علم ہین نووی نے شرح مسلم مین کہا ہے کہ جو احتکار محرم ہے وہ خاص اقوات مین ہوتا ہے جیسے کہ وقت گرانی کے غلہ خرید کرکے رکھ چھوڑے فی الحال فروخت نکرے تاکہ جب نرخ اوسکا خوب مہنگا ہو تب اوسکو بیچے سوای اقوات کے اور کسی چیز مین احتکار کرنا منع نہین ہے ہدایہ مین احتکار اقوات آدمی و بہائم کو مکروہ کہا ہے جبکہ شہر مین بسبب اوس احتکار کے ضرر ہو زواجر مین احتکار طعام کو منجملہ کبائر ذنوب کے شمار کیا ہے اسلیئے کہ احادیث مین احتکار پر وعیدات شدیدات آئی ہین جیسے لعنت و برات خدا و رسول و ضرب جذام و افلاس وغیرہا اسی لئے اہل احتیاط تجارت غلات کی نہین کرتے ہین **ف** حاکم کو درست نہین ہے کہ نرخ غلہ جات کا اپنی طرف سے مقرر کرے حدیث انس مین آیا ہے کہ حضرت سے کہا تھا کہ آپ نرخ مقرر فرمادین کہا مسعر قابض باسط رازق اللہ ہے مین امید کرتا ہون کہ ملون مین اللہ سے اور مطالبہ نکرے کوئی تم مین کا مجھسے بابت کسی مظلمہ خون و مال کے رواہ احمد واہل السنن الا النسائی والبزار وابو یعلی وصححہ ابن حبان والترمذی ہدایہ مین کہا ہے کہ اگر غلہ فروش قیمت مین زیادتی بیحد کرین اور قاضی حفاظت حقوق مسلمین سے بدون تسعیر یعنی تقرر نرخ کے عاجز ہو تو بمشورہ اہل رای و بصر سلطان کا نرخ مقرر کردینا لاباس بہ ہے **ف** وضع کرنا جوائح کا واجب ہے جائحہ کہتے ہین آفت کو جو ثمار و اموال کو ہلاک کرتی ہے حدیث جابر مین آیا ہے کہ حضرت نے جوائح کو وضع کیا ہے اخرجہ احمد والنسائی وابوداود و مسلم کا لفظ یہ ہے کہ امر فرمایا وضع جوائح کا دوسرا لفظ مسلم کا یہ ہے اگر تو نے ہاتھ اپنے بھائی کے پھل فروخت کیا ہے اور اوس پھل کو کچھ آفت پہنچی ہے تو حلال نہین ہے تجکو کہ لے تو اوس سے کچھ کس طرح لیگا تو مال اپنے بھائی کا یہ حدیث عام ہے زراعت و باغات وغیرہا کو اس باب مین عائشہ وانس سے بھی صحیحین مین مرفوعاً آیا ہے یہی مذہب ہے شافعی وابوحنیفہ ولیث وسائر کوفیین کا لکن اسکو مستحب کہتے ہین اور ظاہر حدیث وجوب ہے **ف** سلف و بیع حلال نہین ہے جسطرح کوئی شخص کسی شخص سے یون کہے کہ مین تیری یہ چیز اتنی قیمت پر لیتا ہون اس شرط پر کہ تو مجکو

Marfat.com

فلان چیز قرض دے سو یہ عقد بیع ناجائز ہے اسی پر اہل علم ہین شرح السنہ مین مثال اسکی یہ لکھی ہے کہ مثلاً یون کہے کہ مین اس کپڑے کو دس درہم پر بیچتا ہون اس شرط پر کہ تو مجکو دس درہم قرض دے مراد سلف سے اسجگہ قرض ہے **ف** صحیح نہین ہین دو شرطین ایک بیع مین مثلاً یہ کہنا کہ مین اسکو ہزار درہم پر بیچتا ہون اگر تو نقد لیتا ہے اور دو ہزار پر دیتا ہون اگر تو اُدھار لیتا ہے یا یون کہے مینے یہ کپڑا تیرے ہاتھہ بیچا اسکا دھونا یا سینا مجپر ہے حجۃ بالغہ مین اسکی تفسیر یہ کی ہے کہ مثلاً حقوق بیع کے سوا کوئی اور شرط خارج اوس سے مقرر کرے جیسے یہ کہ اوسکو فلان شئے ہبہ کر دیگا یا اوسکی سفارش نزدیک فلان کے لیجائیگا یا اگر ضرورت فروخت کرنے اوس شئے کی ہوگی تو سوا اسکے دوسرے کے ہاتھہ نہ بیچے گا اور مثل اسکے کہ یہ دو شرطین ہوتی ہین ایک صفقہ مین حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے حلال نہین سلف و بیع اور نہ دو شرطین ایک بیع مین اور نہ ربح اوس شئے کا جسکا ضامن نہین ہے اور نہ بیع اوس چیز کی جو پاس تیرے نہین ہے اخرجه احمد وابوداؤد والنسائي والترمذي و صححه وكذلك صححه ابن خزيمة والحاكم **ف** دو بیع کرنا ایک بیع مین ممنوع ہے شرح السنہ مین اسکی دو صورتین لکھی ہین ایک یہ کہ یہ کپڑا نقد دس درہم پر اور ادھار بیس درہم پر ہے ایک سال کے لئے سو یہ بیع نزدیک اکثر اہل علم کے ناجائز ہے یہ وہی شکل سابق ہے دوسری صورت یہ ہے کہ مینے اس غلام کو بیس دینار پر تیرے ہاتھہ فروخت کیا اس شرط پر کہ تو اپنی کنیز میرے ہاتھہ بیچدے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ نہی فرمائی ہے حضرت نے دو بیع سے ایک بیع مین رواه احمد واهل السنن وصححه الترمذي ابوداؤد کا لفظ یہ ہے جسنے دو بیع کین ایک بیع مین اوسکے لئے انقص اونکا ہے یا ربا واخرجه احمد من ابن مسعود بلفظ نهى عن صفقتين في صفقة **ف** ربح مالم يضمن ممنوع ہے اسکی دلیل اوپر گذر چکی اسکی صورت یہ ہے کہ ایسی شئے فروخت کرے جو کہ اسکے ضمان مین داخل نہین ہوئی ہے جیسے بیچنا کسی چیز کا قبل قبض کے **ف** بیع اون چیز

کی جو پاس بائع کے موجود نہین ہے منع ہے حکیم بن حزام نے کہا تھا ای رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کوئی شخص میرے پاس آکر مجھسے سوال بیع کا کرتا ہے وہ شئے میرے پاس موجود
نہین ہوتی ہے مین اوسکے ہاتھہ اوسکو بیچ دیتا ہون پہر بازار سے خرید کرکے دیتا ہون فرمایا
لا تبع ما لیس عندک اخرجہ احمد واھل السنن وصححہ الترمذی وابن ماجۃ مراد
وہ چیز ہے جو اسکے ملک وقدرت مین نہین ہے گویا غیر کے مال کو بغیر اوسکے اذن کے فروخت
کرتا ہے اسمین دہوکا ہے معلوم نہین ہے کہ غیر اجازت دیگا یا نہین یہ قول شافعی کا ہے
ابو حنیفہ کے نزدیک بیع فضولی جائز ہے اجازت مالک پر موقوف ہے لکن خلاف ظاہر حدیث
ہے یہ تفصیل حضرتؐ نے نہین فرمائی اہل علم کے نزدیک بیع قطوط کے جب تک نزدیک
مکتوب الیہ کے نہ پہونچین اور وہ اونکا مالک ہوکر فروخت نکرے تب تک جائز نہین ہے مراد
قط سے صک ہے ومنہ قولہ تعالی عجل لنا قطنا **ف** بیع کرنا بشرط عدم خداع کے جائز
ہے ابن عمر سے صحیحین مین آیا ہے ایک آدمی بیوع مین دہوکا کہایا کرتا تھا لوگ اوسکو ٹھگ لیتے
تھے حضرتؐ نے اوس سے فرمایا تو یون کہدیا کر لا خلابۃ یعنی اگر اسمین کچہہ فریب ودغابازی
ہوگی تو یہ بیع قائم نرہیگی اس باب مین حدیثین آئی ہین خلابت سے مراد خدلیت ہے ظاہر
یہ ہے کہ جسنے یہ بات کہی اوسکو خیار حاصل ہے خواہ مغبون ہو یا نہو **ف** خیار مجلس ثابت
ہے جب تک کہ دونون جدا نہون حدیث حکیم بن حزام مین آیا ہے حضرتؐ نے فرمایا ہے بیعان
یعنے بائع ومشتری خیار رکہتے ہین جب تک کہ متفرق نہون رواہ الشیخان وفیھما نحوہ
من حدیث ابن عمر موطا مین لفظ ابن عمر کا مرفوعًا یہ ہے ہر ایک دونون متبایع سے خیار رکہتا
اپنے صاحب پر جب تک کہ جدا نہون مگر بیع خیار وفی الباب احادیث ایک جماعت صحابہ کا
مذہب ثبات خیار مجلس ہے ایک جماعت تابعین بہی اسکی قائل ہے نقل ذلک عنھم البغوی
بلکہ ابن حزم نے یہانتک مبالغہ کیا ہے کہ لا یعرف لھم مخالف من التابعین الا النخعی وحدہ
حنفیہ ومالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ جب صفقہ یعنی بیع واجب ہوگئی تو اب خیار نرہا لکن حق

Marfat.com

قول اول ہے +

## باب ۳ بیان مین مکاسب محرمہ کے

منجملہ اِن مکاسب کے ایک ربا یعنی سود خواری ہے **قال تعالیٰ** احل اللہ البیع وحرم الربا **وقال تعالیٰ** ذروا ما بقی من الربا ان کنتم مومنین فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ اہل علم کا اتفاق ہے اس بات پر کہ ربا کبیرہ ہے اور عقد ربا باطل اور بجز رد راس المال کے کچھ واجب نہین آتا ہے اور تنگدست کو آسودگی تک مہلت دینا چاہیے

**مسئلہ** بیچنا سونے کا سونے سے چاندی کا چاندی سے گیہون کا گیہون سے جو کا جو سے کہجور کا کہجور سے نمک کا نمک سے حرام ہے مگر مانند کا مانند سے دست بدست ہان جب یہ اجناس مختلف ہون تو پھر جس طرح چاہے فروخت کرے مگر ہاتھون ہاتھ اِن چھہ چیزونکی تحریم بیع منصوص احادیث صحیحہ ہے جسقدر حدیثین صحیحین وغیرہما کی اس بارہ مین آئی ہین انکین انہین اشیاء شش گانہ کا ذکر ہے پس بس لکن حجۃ اللہ البالغہ مین کہا ہے کہ فقہاء نے تفطن کیا ہے کہ ربا محرم سوا ان چھہ چیزون کے اور اشیاء مین بھی جاری ہوتی ہے یہ حکم اسلیے متعدی ہوکر طرف ہر شئے ملحق کے جاتا ہے شرح سنہ مین کہا ہے کہ ان چھہ اشیاء مین ربا ہونے پر تو اہل علم کا اتفاق ہے اسلئے کہ حدیث بمین نص ہے انپر مگر عامۂ علماء سوو ربا کو اِن چھہ پر مقصور نہین بتاتے ہین بلکہ اثبات ربا کا وجود وصف پر کرکے یہ کہتے ہین کہ یہ اوصاف جن اشیاء مین ہونگے حکم ربا کا اونکی طرف متعدی ہوگا ربا کو دراہم ودنانیر مین ایک وصف سے اور باقی چار اشیاء مین دوسرے وصف سے ثابت کرتے ہین پھر اوس وصف مین اختلاف ہے شافعی نے دراہم ودنانیر مین وصف نقدیت کا ثابت کیا ہے ابو حنیفہ رح وزن کو علت ٹھیراتے ہین لوہے تانبے روئی مین جریان ربا کا بتاتے ہین پہلے تو شافعی اشیاء اربعہ مین اعتبار وصف طعم کا مع کیل ووزن کے کرتے تھے یہی قول

سعید بن مسیب کا بھی تھا پھر قائل نرے وصف طعم کے ہوئے اور ساری اشیاء مطعومہ مین
جیسے میوے و پھل و ساگ و دوا وغیرہا مین اونھین ربا ثابت کی بدلیل حدیث الطعام بالطعام
مثلا بمثل کیونکہ اس حدیث مین تعلیق حکم کی اسم طعام پر کی ہے یہ دلیل ہے اس بات پر کہ
ماخذ اشتقاق علت حکم ہے ابو حنیفہ کا قول یہ ہے کہ اشیاء اربعہ مین وصف کیل ہے یہانتک کہ
گچ یعنی چونے و نورہ مین بھی ربا جاری ہوتی ہے **مسئلہ** الحاق غیر کا ساتھ انکے مختلف
فیہ ہے یعنی تحریم تفاضل و نساء مین باوجود اتفاق جنس کے اور نری تحریم نساء مین باوجود
اختلاف جنس و اتفاق علت کے حکم یکسان ہے یا نہین ظاہریہ کہتے ہین انکا غیر ساتھ انکے
ملحق نہین ہوتا ہے سبل السلام شرح بلوغ المرام مین اسکو ترجیح دیکر ایک رسالہ مستقلہ قول
مجتبی نام مین اس مسئلہ پر کلام کیا ہے جسکی تفصیل بیچ مسک الختام اور فرزند ارشد نے
فتح العلام مین لکھی ہے باقی اہل علم مشترک العلۃ کو ملحق مانتے ہین اگرچہ تعیین علت مین اختلاف
کیا ہے کسینے کہا ہے کہ اتفاق جنس و طعم کا ہے کسینے کہا ہے کہ اتفاق جنس و تقدیر کا
ہے کیل و وزن اور قوت مین کسینے کہا اتفاق جنس و وجوب زکوۃ کا ہے کسینے کہا کہ فقط
اعتبار جنس و تقدیر مذکور کا ہے اب جو شخص کہ قائل الحاق کا ہے اوسکی دلیل حدیث عبادہ و
انس ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے شئی موزون مثل بمثل ہے جبکہ ایک نوع ہو اور شئے مکیل بھی
اسی طرح پر ہے ہان جب دونون نوع مختلف ہون تو کچھ ڈر نہین ہے اخرجہ الدارقطنی والبزار
حافظ ابن حجر نے کتاب تلخیص مین اس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے لیکن اوسپر تکلم نہین کیا
اسکی سند مین ربیع بن صبیح ہے ابو زرعہ نے اوسکی توثیق کی ہے اور ایک جماعت نے
تضعیف یہ حدیث جس طرح کہ دلیل ہے الحاق غیر ستہ پر ساتھ اشیاء ستہ کے اسی طرح
دلیل ہے اس بات پر کہ علت حکم کی اتفاق کیل و وزن کا ہے ہمراہ اتحاد جنس کے دوسری حدیث
جو دلیل ہے ثبوت ربا پر غیر ان اجناس مین حدیث ابن عمر ہے صحیحین مین کہ نہی فرمائی ہے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزابنہ سے کہ فروخت کرے کوئی شخص پھل اپنے باغ کا

Marfat.com

اگر نخل ہے کہجور خشک سے ماپ کرا ور اگر انگور ہے تو زبیب سے ماپ کرا ور اگر کہیتی ہے تو طعام سے ماپ کر اس سب سے منع فرمایا ہے مسلم کا لفظ یہ ہے ہر ثمر سے جسکا تخمینہ کیا جائے سو یہہ حدیث دال ہے ثبوت ربا پر انگور و زبیب مین اور روایت مسلم عام تر ہے اس سے تیسری دلیل الحاق پر حدیث سعید بن المسیب ہے موطای مالک مین مرفوعاً آیا ہے کہ نہی فرمائی ہے حضرت نے بیع لحم سے ساتھہ حیوان کے اسکو شافعی و ابو داؤد نے مراسیل مین ذکر کیا ہے دارقطنی نے موصول کر کے تضعیف وصل کی اور تصویب ارسال کی ہے ابن عبد البر بہی انہین کے تابع ہین اس حدیث کا ایک شاہد ابن عمر سے نزدیک بزار کے آیا ہے اوسکے سند مین ثابت بن زہیر ضعیف ہے یہ حدیث بطریق نافع بہی آئی ہے مگر ابو امیہ بن یعلی اوسکی سند مین ضعیف ہے ہان ایک شاہد اس حدیث کا اقوی تر اس سے بروایت حسن عن سمرہ نزدیک حاکم و بیہقی و ابن خزیمہ کے آیا ہے اور جو حدیث رافع بن خدیج و سہل بن ابی حثمہ کے نزدیک ترمذی کی بمقدمہ رخصت عرایا آئی ہے اوسمین یون ہے کہ نہی فرمائی ہے بیچنے سے انگور کے بعوض زبیب کے اور ہر ثمر سے جسکا خرص یعنے اندازہ نظر سے کیا جائے **ف** دلیل اس بات پر کہ معتبر اتفاق وزن کا ہے حدیث ابو سعید ہے اس لفظ سے کہ مت فروخت کرو تم سونے کو سونے سے اور نہ چاندی کو چاندی سے مگر جبکہ وزن برابر وزن کے اور ایک مثل دوسرے کے سواءً بسواءٍ ہو رواہ احمد و مسلم ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے سونا عوض سونے کے ہے وزن برابر وزن کے مثل برابر مثل کے چاندی عوض چاندی کے ہے وزن بوزن مثل بمثل رواہ احمد و مسلم والنسائی ع فضالہ بن عبید کا لفظ مرفوع یہ ہے مت بیچو تم سونا عوض سونے کے مگر وزن بوزن **ف** اعتبار کیل مین حدیث متقدم ابن عمر ہے جسمین یون آیا ہے کہ اگر انگور ہو تو اوسکو زبیب سے ماپ کر بیچے اسی طرح بیع صبرہ طعام سے جس کا ماپ معلوم نہین ہے منع کیا ہے ہان وقت اختلاف اجناس کے تفاضل یعنے زیادتی جائز ہے جب کہ دست بدست ہو بخاری مین عبادہ بن صامت سے مرفوعاً آیا ہے کہ زر بزر

Marfat.com

سیم بسیم گندم بگندم جو بجو تمر بتمر نمک بنمک مثل بمثل سوا بسوا دست بدست ہوتا ہے پہر
جب یہ اوصاف مختلف ہون تو بیچو تم جس طرح چاہو جبکہ ہاتھون ہاتھ ہو اس باب مین
اور بہی حدیثین آئی ہین **ف** جنس کا جنس سے بیچنا باوجود معلوم ہونے تساوی کے
جائز نہین ہے اسلئے کہ احادیث صحیحہ مین آیا ہے مثلاً بمثل سواءً بسواءٍ وزناً بوزن
یہ دلیل ہے اس بات پر کہ فروخت کرنا کسی شئے کا اوسیکی جنس کے ساتھہ جائز نہین ہے مگر
جبکہ یہ بات معلوم ہوچکی ہو کہ دونون مین مماثلت ومساوات ہے دوسری دلیل اسپر حدیث
جابر ہے مرفوعاً نہی فرمائی ہے بیع صبرہ تمر سے جسکا کہ کیل معلوم نہین ہے ساتھہ کیل مسمی
کے تمر سے اخرجہ مسلم وغیرہ یعنی کہجور کی ڈہیر کو بے ماپے بیچنا ممنوع ہے یہ دلیل ہے
اس بات پر کہ بیع اوسکی جائز نہین مگر بعد علم کے پہر اگر احد المثلین کے ساتھہ کوئی اور شئے
ہو تو اوسکو کچہہ تاثیر اس بارہ مین ہوگی فضالہ بن عبید کہتے ہین دن خیبر کے مینے ایک
تلادہ یعنی گلوبند بارہ دینار کو خرید کیا اوسمین سونا اور دانی تہی مینے اوسکو الگ الگ کیا
تو بارہ دینار سے زیادہ کا مال نکلا یہ ذکر مینے حضرتؐ سے کیا فرمایا فروخت نکیا جائے یہانتک کہ
جدا کر لیا جائے ایک جماعت سلف کا یہی مذہب ہے عمر بن خطاب وشافعی واحمد واسحق اسیکے
قائل ہین ایک جماعت وحنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ ہمراہ مصاحبت شئے آخر کے تفاضل جائز ہوتا ہے
جبکہ وہ زیادت مساوی مقابل کے ہو **ف** میوہ تر کا میوۂ خشک سے بیچنا درست نہین ہے
بدلیل حدیث متقدم ابن عمر جسمین نہی فرمائی بیع ثمر حائط سے اگر نخل ہے ساتھہ تمر کے کیلاً اور
اگر انگور ہے ساتھہ زبیب کے کیلاً اسی طرح بدلیل حدیث رافع بن خدیج وسہل بن ابی حثمہ
جو اوپر گذر چکی ہین ایک شخص نے پوچہا تہا کیا ہم تمر سے رطب خرید کرین یعنے خشک پہل دیکر تر
پہل لین سعد نے کہا مینے سنا حضرتؐ کو فرماتے تہے کیا کم ہوجاتا ہے میوہ تر خشک ہوجا نیسے
کہا ہان فرمایا اس طرح مت خرید کرو شافعی اسی پر ہین یہ حدیث اصل ہے عدم جواز بیع شئے
مطعوم مین ساتھہ اوسی کی جنس کے جبکہ ایک رطب یعنی تر اور دوسری یابس یعنی خشک ہو

Marfat.com

جیسے فروخت کرنا رطب کا تمر سے اور عنب کا زبیب سے اور بیچنا گوشت تازہ کا قدید یعنی گوشت خشک سے اکثر اہل علم اسیکے قائل ہین مالک و شافعی و صاحبین اسی طرف گئے ہین تنہا امام ابو حنیفہ قائل اسکے جواز کے ہین یہ قول اونکا قیاسا ہے ابن القیم نے فساد اس قیاس کا ثابت کیا ہے کیونکہ نص کے مقابلہ مین قیاس مقبول نہین ہو سکتا **ف** اس بیع سے اہل عرایا مستثنی ہین یہ استثناء حدیث زید بن ثابت مین نزدیک بخاری وغیرہ کے ثابت ہوا ہے زید کہتے ہین رخصت دی ہے حضرتؐ نے بیع عرایا مین کہ اندازہ کیں کیلے کی فروخت کیا جائے دوسرا لفظ صحیح کا یہ ہے کہ رخصت فرمائی ہے عریہ مین کہ لین اوس کو گھر والے اندازہ سے تمر دیکر اور کھائین اوسکو تر و تازہ جابر کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ اذن دیا عرایا مین اس بات کا کہ فروخت کرین بعد اندازہ کرنیکے ایک وسق دو وسق تین وسق چار وسق اس باب مین اور حدیثین بھی آئی ہین مطلب یہ ہے کہ فقرا کو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ اجازت دی تھی کہ تمر خشک کھجور دیکر مطابق اندازہ کے تر کھجور جو درخت پر لگی ہے لیکر کھاوین یہ اسلیئے کہ اونکے پاس کوئی باغ و درخت نہ تھا جمہور کا مذہب یہی ہے اور جو کوئی برخلاف انکے ہے احادیث اوسپر راد ہین **ف** زواجر مین آیات ربا کی تفسیر اور صور ربا کو مفصلاً پانچ ورق تک لکھا ہے اور کہا ہے کہ ربا تین طرح پر ہوتی ہے ایک ربا فضل یعنے بیع کرنا ہمراہ زیادت احد العوضین متفقی الجنس کے آخر پر دوسری ربا ید یعنی بیع کرنا ہمراہ تاخیر قبض عوضین کے یا قبض کرنا ایک کا تفرق مجلس یا تخایر سے بشرط اتحاد علت ہر دو جیسے کہ دونون مطعوم ہون یا دونون نقد ہون گو جنس مختلف ہو تیسری ربا النساء یعنے بیع کرنا دو مطعوم یا دو نقد متفقی الجنس یا مختلفی الجنس کا ایک مدت تک اگرچہ ایک ہی لحظہ کیون نہو گو دونون برابر ہون اور مجلس مین تقابض ہوا ہو پہلی صورت کی مثال یہ ہے کہ ایک صاع گندم کو کمتر ایک صاع گندم سے یا زیادہ اوس سے فروخت کرے یا ایک درہم سیم کو دوسرے درہم سیم سے کم یا زیادہ پر بیع کرے خواہ تقابض کرے

یا نکرے اور مدت ٹھیر لئے یا نہ ٹھیرائے دوسری صورت کی مثال یہ ہے کہ ایک صاع گندم کو ایک صاع گندم سے یا ایک درہم زر کو ایک درہم زر سے یا ایک صاع گندم کو ایک صاع جو سے یا اکثر سے یا درہم زر کو درہم سیم سے یا اکثر سے فروخت کرے لکن قبض کرنا ایک کا ان دونون مین سے مجلس سے متاخر ہو یا تخایر ہو تیسری صورت کی مثال یہ ہے کہ ایک صاع گندم مثلاً ایک صاع گندم سے یا ایک درہم سیم ایک درہم سیم سے فروخت کرے لکن ایک مین تاجیل ہو گو ایک ہی لحظہ کیون نہو اگرچہ متساوی ہون یا مجلس مین تقابض واقع ہو متولی نے ایک قسم چہارم اور زیادہ کی ہے اوسکا نام ربا قرض ٹھیرایا ہے لکن حقیقت مین وہ راجع طرف ربا فضل کے ہوتی ہے اسلئے کہ اوسمین کوئی ایسی شرط ہے کہ جس سے مقرض کو نفع حاصل ہوتا ہے گویا اوسنے اس شئے کو قرض مثل دیا ہے اور یہ نفع اوسپر زیادہ ہے سو یہ چار ون اقسام ربا کے بنص آیات واحادیث واجماع حرام ہین ہر قسم کو ایک انواع مین سے وہ وعید شدید شامل ہے جو مطلقاً حق ربا مین آئی ہے یہ اور بات ہے کہ بعض انواع اوسکے معقول ہین اور بعض تعبدی جاہلیت مین جو ربا مشہور تھی وہ یہی ربا نسیہ تھی انتہی حاصلہ یہ قول بعض اہل علم کا کہ ربا دار الحرب مین لینا جائز ہے مردود ہے احادیث صحیحہ سے کیونکہ وعیدات ربا کی مطلقاً آئی ہین مقید ساتھ کسی قید کے نہین ہین اور حلت وحرمت کسی شئی کی حکم شارع سے ثابت ہوتی ہے نہ قیاس سے اور جو قیاس مصادم نص کا ہوتا ہے وہ باتفاق اہل علم فاسد الاعتبار ہے واللہ اعلم **ف** حیلہ نکالنا ربا وغیرہ مین حرام ہے یہی قول ہے امام ملک وامام احمد کا یہ اسکو گناہ کبیرہ کہتے ہین شافعی وابوحنیفہ کے نزدیک ربا مین حیلہ نکالنا جائز ہے دلیل شافعی کی وہی حدیث عامل خیبر کی ہے جسمین بیع تمر ردی کی درہم سے پھر خرید کرنا تمر جید کا درہم سے آیا ہے دلیل قائلین حرمت کی آیت قرآن ہے کہ اللہ نے بنی اسرائیل کو صید روز شنبہ سے منع فرمایا تہا اونہون نے حیلہ نکال کر روز یکشنبہ صید کرنا شروع کیا اللہ نے اونکو بندر سور کر دیا یہی حال اون لوگون کا ہے جو واسطے ربا وغیرہ کے حیلہ انگیزی

Marfat.com

کرتے ہین اللہ پر انکا حیلہ مخفی نہین رہ سکتا ہے ابوایوب سختیانی نے کہا ہے یخادعون اللہ
کما یخادعون آدمیا ولو اتوا الامر عیانا کان اھون علیھم انتھی ابن القیم نے اعلام الموقعین
مین بحث تحیل و محتالین کی خوب سے کشف و تفصیل سے لکھی ہے کہ بعد اوسکے کوئی شبہ حرمت
تحیل مین باقی نہین رہتا و للہ الحمد **ف** فروخت کرنا گوشت کا عوض جاندار کے ممنوع ہے
حدیث سعید بن مسیب مین آیا ہے نھی عن بیع الحیوان باللحم اسکو سعید نے جو اہل جاہلیت
کا بتایا ہے وہ لوگ گوشت کو بعوض ایک دو بکری کے فروخت کر دیتے تھے ابوالزناد نے کہا
مینے جتنے اہل علم پائے سب کو اس بیع سے منع کرنے والا دیکھا خواہ یہ بیع اوسکے جنس سے کرے
یا غیر جنس سے ماکول سے ہو یا غیر ماکول سے شرح السنہ مین کہا ہے ایک جماعت صحابہ و تابعین
کا مذہب تحریم ہے شافعی بھی اسی طرف گئے ہین حدیث ابن مسیب ہر چند مرسل ہے لکن عمل
صحابہ نے اوسکو قوی کر دیا ہے اور شافعی نے اس مرسل کا استحسان کیا ہے ہان فروخت کرنا
ایک حیوان کا دو حیوان یا زیادہ سے اوسکی جنس کے ساتھ درست ہے حدیث جابر مین آیا
ہے کہ خرید کیا حضرت نے ایک غلام عوض دو غلام کے رواہ احمد واھل السنن وصححہ
الترمذی انس کا لفظ یہ ہے کہ خرید کیا حضرت نے صفیہ ام المومنین کو عوض سات سر کے
دحیہ کلبی سے اخرجہ مسلم حدیث طویل ابن عمر مین خرید کرنا ایک اونٹ کا واسطے لشکر کے
بعوض دو دو تین تین قلائص صدقہ کے آیا ہے اخرجہ احمد وابوداؤد اسکی سند مین
محمد بن اسحق ہے وفیہ مقال لکن فتح الباری مین اس اسناد کو قوی کہا ہے حدیث
حسن مین نہی آئی ہے بیع حیوان بحیوان سے بطور نسیہ رواہ احمد واھل السنن وصححہ
الترمذی وابن الجارود لکن یہ حدیث بروایت حسن عن سمرہ ہے اور حسن نے سمرہ سے
سماعت نہین کی ہے شافعی نے کہا ہے مراد نسیہ سے دونون طرف سے سو یہ بیع کالی بکالی ہے
نہ ایک طرف سے کہ وہ جائز ہے موطا مین آیا ہے کہ علی مرتضی رض نے اپنا اونٹ عصیفر نام عوض بیس
اونٹ کے مدت معلوم تک فروخت کیا تھا اور ابن عمر نے ایک راحلہ عوض چار اونٹ کے بس

Marfat.com

ضمانت پر خرید کیا تھا کہ مقام ربذہ مین وہ چارون اونٹ دینگے ابن شہاب سے پوچھا تھا
کہ دو حیوان کا ایک حیوان سے ایک مدت پر بیچنا کیسا ہے کہا لاباس بہ ہے شافعی نے کہا یہ بیع
جائز ہے خواہ دونون ایک جنس ہون یا مختلف پھر ماکول اللحم ہون یا غیر ماکول اللحم خواہ ایک کو
ایک سے فروخت کرے یا ایک کو دو سے ابو حنیفہ کہتے ہین یہ بیع جائز نہین ہے اور بیع
حیوان بحیوان بطور نسیہ مختلف فیہ ہے **ف** بیع عنیہ جائز نہین ہے عینہ بکسر عین یہ بیع
یون ہوتی ہے کہ تاجر اپنا مال قیمت کر کے ایک مدت تک فروخت کر دے پھر اوسی مال کو
کم قیمت پر مشتری سے خرید لے حدیث ابن عمر مین مرفوعًا آیا ہے جب لوگ بخل کرینگے درہم
و دینار مین اور لین دین کرینگے ساتھ عینہ کے الخ تو نازل کریگا اللہ اونپر بلا الحدیث اخرجہ
احمد و ابو داؤد و الطبرانی و ابن القطان حافظ ابن الحجر نے کہا ہے اسکے رجال ثقات
ہین دوسری دلیل اسپر روایت ابو اسحق سبیعی کی ہے کہ ام ولد زید بن ارقم نے عائشہ
سے کہا تھا کہ مینے ایک غلام ہاتھہ زید بن ارقم کے آٹھہ سو درہم پر اودہار فروخت کیا ہے پھر
اوسکو چھہ سو درہم پر نقد خرید کر لیا ہے عائشہ نے کہا یہ تیرا لین دین بہت برا ہوا اوس کا
جہاد ساتھہ حضرتؐ کے برباد گیا مگر یہ کہ وہ توبہ کرے اخرجہ الدار قطنی لکن شافعی ابن
کثیر نے اسکی تضعیف کی ہے مالک و ابو حنیفہ و احمد کا مذہب عدم جواز بیع عینہ ہے شافعی
و شافعیہ قائل جواز کے ہین بیہقی نے اپنے سنن مین دربارہ نہی بیع عینہ ایک باب منعقد
کیا ہے **ف** غش کرنا یعنی دہوکا دینا بیع وغیرہ مین جیسے تصریہ گناہ کبیرہ ہے تصریہ یہ
کہ دودہ جانور کا نہ دوہے تاکہ زیادہ معلوم ہو اس بارہ مین احادیث عامہ و خاصہ آئی ہین
مسلم نے ابو ہریرہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے من غشنا فلیس منا حضرتؐ کا گذر ایک
صبرۂ طعام پر ہوا یعنے غلہ کی ڈہیر پر اوسمین ہاتہہ ڈالا تو غلہ کو تر پایا فرمایا اسکو اوپر کیون نہ رکہا کہ
لوگ دیکہتے پھر حدیث مذکور فرمائی رواہ مسلم و ابن ماجۃ و الترمذی ابو ہریرہ نے
ناحیۂ حرہ مین ایک آدمی کو دیکہا کہ دودہ مین پانی ملاتا ہے یعنے واسطے فروخت کے کہا

تو کیا کہیگا جبکہ قیامت کو تجسے کہا جائیگا کہ اس پانی کو دودھ سے جدا کر رواہ الاصبہانی بیہقی نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لا تشوبوا اللبن للبیع مرواجر مین غش فی البیع کو منجملہ کبائر کے گنا ہے اور بیان مین صور غش کی بہت تطویل کی ہے غرضکہ جس بیع مین کوئی صورت غش یا غرر کی ہوتی ہے وہ بیع ناجائز وحرام ہے **ف** آزاد کو فروخت کرکے اوسکی قیمت کہانا حرام ہے ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تین آدمی ہین جنکا مین خصم ہونگا دن قیامت کو اونمین ایک وہ شخص ہے جسنے کسی آزاد کو فروخت کرکے اوسکی قیمت کہائی ہے الحدیث رواہ البخاری وابن ماجۃ زواجر مین اسکو منجملہ کبائر ذنوب کے شمار کیا ہے یہ طریقہ بردہ فروشی کا زمانہ جاہلیت مین تہا طحاوی نے کہا ہے کہ آزاد کو عوض قرض کے جو اوسکے ذمہ پر ہوتا تہا اول اسلام مین فروخت کرلیتے تھے جبکہ اوسکے پاس کوئی مال نہوتا اور سپر اللہ نے اس معاملہ کو منسوخ فرمایا بقولہ وان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ **ف** منجملہ مکاسب حرام کے ایک کہانا مال کا بیوعات فاسدہ سے ہے جنکا ذکر باب سابق مین گذر چکا ہے اسی طرح سائر وجوہ اکتساب محرمہ کے منجملہ کبائر ذنوب کے ہوتے ہین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یا ایہا الذین آمنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل اہل علم نے اختلاف کیا ہے کہ مراد اکل بالباطل سے اس جگہہ کیا ہے بعض نے کہا ربا قمار یعنی جوا غصب سرقہ خیانت شہادت زور اخذ مال بسوگند دروغ ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا مراد وہ مال ہے جو انسان سے بغیر عوض کے لیا جاتا ہے بعض نے کہا مراد عقود فاسدہ ہین ابن مسعود نے کہا یہ آیت محکمہ ہے منسوخ نہین ہوئی اور نہ قیامت تک منسوخ ہوگی انتہی یہ اسلئے کہ اکل بباطل شامل ہے ہر ماخوذ بغیر حق کو خواہ بطور ظلم وستم ہو جیسے غصب خیانت سرقہ یا بطریق ہزؤ ولعب ہو جیسے ماخوذ بہ قمار وملاہی یا بروجہ مکر وخدلیت جیسے ماخوذ بعقد فاسد بعض اہل علم نے کہا ہے یہ آیت اس بات کو بہی شامل ہے کہ خود آدمی اپنا مال باطل طور پر نکما اس طرح کہ اوس مال کو فعل محرم مین خرچ کرے یا غیر کا مال بباطل خورد برد کر جائے جس طرح کہ امثلہ مذکورہ ہین **وقولہ تعالیٰ** الا ان تکون تجارۃ استثناء منقطع ہے اسلئے کہ تجارت



Marfat.com

جانس باطل ہے منافی ہے کہ کوئی سے بھی معنی اوس سے مراد کیون نہون اور تاویل اوسکی
ساتھ سبب کے آثار استثنار متصل ٹھیرے کے محل ہے تجارت اگرچہ مختص انعقود معاوضات
ہوتی ہے لکن الحاق فرض وہبہ وغیرہما کا ساتھ اوسکے اور دلیلون سے ہے مراد امس لفظ سے
عن تراض سے ناطر طیب نفس ہے وجہ مشروع ہے تخصیص ذکر اکل کی آیت شریف مین کچھہ بطور تقیید کے
نہین ہے بلکہ اسلئے ہے کہ اکل اغلب وجوہ انتفاعات ہوتا ہے جسطرح کہ دیا ان الذین یاکلون
اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونہم نارا مین کہا گیا ہے اور آیہ اس بحث کے اور تنبیہات
وارد ہوا اس باب مین بہت مطہرہ سے بہت کچھہ ہی ہین ذکر بعض اونکا مقدمہ رسالہ ہذا مین ہوچکا
طبرانی کا لفظ باسناد حسن یہ ہے طلب الحلال واجب علی کل مسلم دوسرا لفظ طبرانی اور بیہقی
کا مرفوعا یہ ہے طلب الحلال فریضۃ بعد الفرائض تیسرا لفظ طبرانی کا یہ ہے خوشی ہو اوس شخص
کو جسکا کسب طیب ہے جسکی سریرت صالح ہے جسکی علانیت کریم ہے اور شر اوسکا لوگون سے
الگ ہے چوتھا لفظ طبرانی کا یون ہے اے سعد پاک کر تو مطعم اپنے کو یعنی حلال طعام کھایا کر
ہو جائیگا تو مستجاب الدعوۃ قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھہ مین ہے جان محمد صلعم کی بندہ
ڈالتا ہے لقمہ حرام اپنے پیٹ مین قبول نہین کیا جاتا عمل اوسکا چالیس دن تک اور جس بندہ
کا گوشت حرام سے اوگا ہے نار اولی تر ہے ساتھہ اوسکے **ف** بیہقی کا لفظ یہ ہے جسنے خریدی
کیا مال چوری کا اور یہ جانتا ہے کہ وہ سرقہ ہے تو شریک ہوا وہ عار وگناہ دزدی مین حافظ منذری
نے کہا ہے اس حدیث کی اسناد مین احتمال تحسین کا ہے اور اشبہ یہ ہے کہ موقوف ہو احمد کا لفظ
بسند جید یہ ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے اگر کوئی شخص تم مین کا ایک رسی لیکر
طرف پہاڑ کے جاکر لکڑی کاٹے پھر اوس لکڑی کو اپنی پیٹھہ پر لادکر لائے اور بیچکر کھالے یہ بہتر ہے
اس سے کہ اپنے منہہ مین لقمہ حرام رکھے احمد وغیرہ کا لفظ باسناد حسن یون ہے اللہ نے تقسیم کیا ہے
درمیان تمہارے اخلاق کو جس طرح تقسیم کیا ہے تمہارے بیچ مین ارزاق کو اور بیشک اللہ
دیتا ہے دنیا اوسکو جسکو محبوب رکھتا ہے اور محبوب نہین رکھتا اور

Marfat.com

نہین دیتا دین مگر اوسی شخص کو جسکو محبوب رکھتا ہے الحدیث بطولہ بیہقی کا لفظ یہ ہے دنیا میں
ویسی ہی جسنے کمایا اوسمین مال حلال اور صرف کیا اوسکو محل حق مین ثواب دیگا اللہ اوسکو اور داخل کریگا اوسکو جنت مین
اور جسنے کمایا مال غیر حلال اور خرچ کیا اوسکو غیر حق مین وارد کریگا اوسکو اللہ گھر مین خواری کے اور بہت
سے لوگ گھسنے والے ہین مال مین اللہ و رسول کے اونکے لئے آگ ہے دن قیامت کو اللہ تعالیٰ کہتا ہے
کلما خبت زدناهم سعیرا ابن حبان کا لفظ یہ ہے لا یدخل الجنة لحم ودم نبتا من سحت
والنار اولی به ترمذی کا لفظ یہ ہے لا یربو لحم نبت من سحت الا کانت النار اولی به ...
ہین حرام مال کو یا اسکا سب خبیثہ کو دوسرا لفظ بسند حسن یون ہے لا یدخل الجنة جسد غذی بالحرام

**ف** زواجر مین اکل مال بباطل کو گناہ کبیرہ لکھا ہے یہ تکبیر صریح احادیث ...
ظاہر ہے اسلئے کہ یہ باب اکل اموال مردم بباطل سے ہے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ ...
مکاس خائن سارق بلحاظ اکل ... اکل مال یتیم شاہد زور ... آکل ...
و وزن فروشندہ شئے عیب دار بلا اظہار عیب قامر ساحر منجم مصور زانیہ نائحہ دلال ...
بغیر اذن بائع کے لیلے اور خبر دینے والا مشتری کو ساتھ زائد کے اور جسنے ...
اوسکی قیمت کمائی انتہے یہ قول مؤید ہے اوس بات کو جو زیر تفسیر آیہ گذر چکی ہے کہ اکل بباطل
شامل ہے ان سب اشیاء کو اور اوسکو جو کہ اس معنی مین ہو ہر شئے سے اور بغیر وجہ شرعی لی گئی
ہو جیسے بھیک مانگ کر حدیث مین آیا ہے لائے جاوینگے دن قیامت کو کچھ لوگ اونکے ہمراہ حسنات ہونگی
جیسے پہاڑ تہامہ کے جب وہ آوینگے تو اللہ اونکے حسنات کو ہباء منثورا کردیگا اور ڈالیگا آگ مین کہا کسی نے
کہا ای رسول خدا یہ کیونکر ہوگا فرمایا وہ لوگ نماز پڑہتے روزہ رکہتے زکوٰۃ دیتے حج کرتے تہے
اتنی بات تہی کہ جب کوئی شئے حرام سامنے اونکے آتی تو اوسکو لے لیتے اللہ نے اونکے اعمال
حبط کردئے انتہے زواجر مین اس حدیث کی تخریج نہین لکہی ہے یہ حدیث دلیل ہے اس بات کی
کہ مال حرام کمانا ایسا گناہ سخت ہے کہ اسکے مقابلہ مین ساری نیکیان عبادات ... کی جنکو اس
حرام خوار نے کیا ہے برباد ہوجاتے ہین وہ جہنم مین پھینک دیا جاتا ہے عیاذا باللہ ...

**حکایت** ایک شخص نے بعض صلحا کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تیرے ساتھہ کیا کیا کہا
اچھا کیا لکن مین جنت سے محبوس ہون عوض ایک سوئی کے جو مینے عاریت لی تھی پھر واپس نہ کی
سفیان ثوری کہتے ہین جسنے خرچ کیا مال حرام طاعت مین وہ مثل اوس شخص کے ہے جس نے
پاک کیا کپڑے کو بول سے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے ہم نو عشر حلال کو ڈر سے وقوع کے حرام مین چھوڑ دیتے
تھے وہب بن ورد کہتے ہین تو اگر ستون کی طرح قیام کرے تو کچھ نفع تجھکو نہوگا جب تک کہ تو
نہ دیکھے کہ تیرے پیٹ مین کیا جاتا ہے ایک حدیث مین آیا ہے کہ ایک فرشتہ بیت المقدس پر
ہر دن یا ہر رات یہ پکارتا ہے کہ جسنے حرام کھایا قبول نہین ہوتا اوس سے صرف اور نہ عدل یعنے
عبادت فرض و نفل ابن المبارک کہتے ہین مین اگر ایک درہم شبہ کا واپس کر دون تو یہ دوست تر
ہے مجھکو اس بات سے کہ مین صدقہ دون تین لاکھہ درہم دوسری حدیث مین آیا ہے جسنے حج
کیا مال حرام سے اور لبیک کہا تو اللہ تعالی فرماتا ہے لا لبیک ولا سعدیک وحجک مردود
علیک ابن اسباط کہتے ہین جوان آدمی جب عبادت کرتا ہے تو شیطان اپنے اعوان سے
کہتا ہے دیکھو اسکا کہانا کہان سے ہے اگر اوسکا مطعم طعام سوء ہوتا ہے تو کہتا ہے چھوڑ دو اوسکو
تھکا کرے تعب مین مبتلا رہے کوشش مین پڑا رہے وہ خود تمکو کافی ہوگیا یعنے یہ عبادت وجہد
اوسکا ہمراہ اکل حرام کے غیر نافع ہے **قال تعالی** عاملة ناصبة یعنے محنت کرتے تھکتے ہین
ابراہیم ابن ادہم کہتے ہین تو اپنا مطعم پاک کر یعنے طعام حلال رزق طیب کہا تجپر کچھہ الزام
نہین ہے کہ تورات کو قیام نکرے دن کو روزہ نرکھے بخاری و نسائی مین مرفوعاً آیا ہے الحلال
بین والحرام بین وبینهما امور مشتبهة فمن ترك ما يشتبه عليه من الاثم كان لما
استبان اترك ومن اجترأ على ما يشك فيه من الاثم اوشك ان يواقع ما استبان
والمعاصی حمی الله ومن یرتع حول الحمی یوشك ان يواقعه یہ حدیث دلیل ہے احتراز پر
مال مشتبہ سے جسکا حلال حرام ہونا معلوم نہین ہے چہ جای اوس مال کے جسکا حرام ہونا یقینی
قطعی ہے جیسے امثلہ مذکورہ وجہ مزید استحقاق نار کے واسطے حرام خوار کے یہی ہے کہ اموال

غالباً متعلق بحقوق خلق اللہ وعباد اللہ ہوتے ہین سو حقوق عباد کے حصول عذاب وعقاب مین
دخیل تر ہین بہ نسبت حقوق خدا کے **ف** منجملہ مکاسب محرمہ کے ایک انفاق سلعہ بحلف
کاذب ہے حدیث مسلم اور سنن اربعہ مین وعید عذاب الیم کی واسطے ایسے تاجر کے آئی ہے
جو جھوٹی قسم کہا کر اپنا مال فروخت کرتا ہے اسکو صاحب زواجر نے منجملہ کبائر ذنوب کے گنا ہے
بلکہ حلف پر کچھ موقوف نہین ہے مطلق دروغگوئی سے لین دین خرید وفروخت کرنیکا بھی
حکم ہے جب ایک درہم کے مال کو دس درہم کا مال بیان کیا خواہ حلف سے کہا یا بے حلف تو کاذب
ہوا یہ کذب سبب ہوا محو برکت کا مال سے اور موجب عذاب کا آخرت مین ٹھیرا یہ اور بات ہے
کہ یون کہے کہ مین اس مال کو اس قیمت پر دیتا ہون لو یا نہ لو یہ نہ کہے کہ مینے اسکو دس درہم پر مول لیا ہے
حالانکہ نو یا اس سے بھی کم قیمت پر خریدا ہے مگر جھوٹ بول کر اور اس مقدار پر نفع باندھکر بیچا
ہے کہ یہ علاوہ معصیت دروغ کے ایک طرح کی خدیعت بھی ہے ساتھ مشتری کے واللہ اعلم
حدیث مین آیا ہے اہل نار پانچ آدمی ہین اونمین سے ایک وہ شخص بھی بتایا جو تجھکو صبح
وشام تیرے اہل ومال مین فریب دیتا ہے دوسری حدیث مین ہے المومن غر کریم والفا
خب لئیم یعنی ایماندار آدمی فریب کھاجاتا ہے بزرگ منش ہوتا ہے فاسق فریب دیتا ہے
نالائق نابکار ہوتا ہے **ف** منجملہ مکاسب محرمہ کے ایک وہ مال ہے جو کیل ووزن وذراع
مین کمی کرکے کمایا جاتا ہے **قال تعالی** ویل للمطففین یعنی خرابی ہے اون لوگون کی
جو گھٹاتے ہین اپنے لئے مال مردم سے ماپ تول کم کرکے اسیلئے بعد اسکے یون فرمایا ہے
الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون واذا کالوہم او وزنوہم یخسرون یعنی جب
لوگون سے خریدکرین تو بھرپور لیوین اور جب اونکو ماپ یا تول کرکے دیوین تو کم کردین پھر
فرمایا الا یظن اولئک انہم مبعوثون لیوم عظیم یوم یقوم الناس لرب العالمین یہ وعید
شدید ہے حق مین مطففین کے سُدی نے کہا حضرت مدینہ مین آئے ابو جہینہ نام ایک شخص
تہا دو مکیال رکہتا تہا ایک سے لیتا دوسرے سے دیتا اوسپر یہ آیت اتری ترمذی نے کہا

Marfat.com

حضرتؐ نے اصحاب کیل و وزن کو فرمایا تم ایسی امر کے والی ہوئے ہو جسمین اگلی امتین پہلے تمسے ہلاک ہوچکین ہین حدیث ابن عباس مین نزدیک طبرانی وغیرہ کے آیا ہے کہ نہین کرتی کوئی قوم ماپ تول کو ناقص کم کردیتا ہے اللہ اونسے رزق کو زواجر مین اس بخس کیل و وزن وذراع کو کبائر ذنوب مین گنا ہے اسلیئے کہ باب اکل مال مردم بباطل سے ہے **ف** منجملہ مکاسب محرمہ کے ایک یہ ہے کہ مال قرض بہ نیت عدم وفا کسی سے لیکر کہا جانا اور اوسکو تلف کردینا زواجر مین اسکو گناہ کبیرہ گنا ہے بخاری وغیرہ مین مرفوعاً آیا ہے جسنے لیا مال لوگون کا بارادہ اتلاف تو تلف کردیگا اللہ اوسکو طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے قرض لیا اور اوسکی نیت یہ ہے کہ ادا نکریگا پھر مرگیا تو اللہ عزوجل دن قیامت کو اوس سے کہے گا تونے گمان کیا کہ مین اپنے بندہ کا حق نہ لونگا پھر اللہ اوسکے حسنات لیکر اوس دوسرے کو دیدیگا اگر حسنات نہونگے تو اسکی سیئات اوسکے گلے باندہے جاوینگے ابن ماجہ وبیہقی کا لفظ یہ ہے کہ وہ اللہ سے سارق کی طرح ملیگا طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے خرید کی کوئی شے اس نیت سے کہ اوسکے دام ندیگا تو وہ خائن مریگا اور خائن نار مین جائیگا **ف** اس باب مین جتنے مکاسب محرمہ کا ذکر نام بنام بطور شمار کیا گیا ہے ہر ایک کے حق مین وعیدات شدیدات آئی ہین زواجر مین ہر ایک کے لئے انمین سے ایک باب جدا گانہ منعقد کیا ہے خلاصہ اونکا ہمنے رسالہ **قواطع البشر** مین لکہا ہے حاجت ذکر کی اس جگہہ نہین ہے ان وجوہ مکاسب سے جس کسی وجہ پر آدمی مال کماویگا وہ مال اوسکا حرام ہوگا خواہ آپ کہائے یا اپنے اہل وعیال واقارب کو کہلائے خواہ کسی راہ خدا مین صرف کرے اسی طرح کہانا مال وقف یا لقطہ ناجائز یا مال وصیت یا ودیعت کا حرام ہے اسی طرح وہ مال جو بعوض رقص وسرود ومسخرگی ودروغگوئی ووکالت ناجائز واجارہ ظالمانہ کے حاصل ہوتا ہے کہ یہ سب وجوہ حرام ہین ❊

## باب بیان مین مطاعم واشربہ محرمہ کے

اصل ہر شئے مین حلت ہوتی ہے حرام وہی شئے ہے جسکو اللہ ورسول نے حرام فرمادیا ہے اور جس

Marfat.com

شئے سے سکوت کیا ہے وہ عفو ہے **قال تعالیٰ** قل لا اجد فیما اوحی الیّ محرما علی
طاعم یطعمہ الا ان یکون میتۃ او دما مسفوحا او لحم خنزیر فانہ رجس یہان نکرہ
سیاق نفی مین آیا ہے دال ہے عموم پر حدیث سلمان فارسی مین مروی ہے کہ حضرتؐ سے سوال
گہی و پنیر و پوست کا کیا تہا فرمایا حلال وہ ہے جو اللہ نے اپنی کتاب مین حلال کر دیا ہے حرام وہ
ہے جسکو اللہ نے حرام ٹہیرا دیا ہے اور جس سے سکوت کیا ہے وہ اوس قسم سے ہے جو تمکو معاف
کر دی گئی ہے اخرجہ ابن ماجۃ والترمذی اسکی سند مین سیف بن ہارون ضعیف ہے
ابو الدرداء کا لفظ مرفوع یون ہے جو کچہ حلال کیا اللہ نے اپنی کتاب مین وہ حلال ہے اور جو
حرام کیا وہ حرام ہے اور جس سے سکوت فرمایا وہ عفو ہے سو قبول کرو تم اللہ سے عافیت اسکی
اللہ کسی شئے کا بہولنے والا نہین ہے وما کان ربک نسیا اخرجہ البزار وقال سندہ
صالح والحاکم وصححہ ابو ثعلبہ مرفوعا کہتے ہین اللہ نے فرائض فرض کئے ہین تم اونکو ضائع
نکرو حدود مقرر کئے ہین تم اونسے تجاوز نکرو کچہ چیزون سے سکوت فرمایا ہے واسطے رحمت
کے تمہارے نہ بغیر نسیان کے تم اونسے بحث نکرو اخرجہ الدارقطنی کتاب عزیز و سنت مطہرہ مین
بہت سے براہین اس اصل کے تقریر کرتے ہین اسلئے توجیہ اقتصار کی سنبہل مین اوسی جگہ
ہے جسمین کوئی دلیل تخصیص کی آئی ہے منجملہ تخصیص کے ایک یہ آیت ہے الا ان تکون
میتۃ الخ اسی طرح **قولہ تعالیٰ** حرمت علیکم المیتۃ **ف** جس شئے کو اللہ نے
کتاب اللہ مین حرام کیا ہے وہ حرام ہے **قال تعالیٰ** حرمت علیکم المیتۃ مراد میتۃ سے
وہ مردار ہے جو خود بخود مر گیا ہے **والدم** مراد دم سے خون روان ہے جسکی تصریح دوسری آیت
مین آئی ہے مفسر قاضی ہے مبہم پر اس سے قول اوس شخص کا جو یہ بات کہتا ہے کہ مبہم اپنے
ابہام پر اور مفسر اپنی تفسیر پر باقی رہتا ہے منتقض ہو گیا اسلئے کہ اہل علم نے اس آیت مین
تقیید مذکور پر اتفاق کیا ہے **ولحم الخنزیر** ہر شئے خوک کی حرام ہے ذکر گوشت کا بالخصوص
بقصد عادت کیا گیا ہے خنزیر ایک ایسا جانور ہے جسکی صورت پر ایک قوم مسخ ہو گئی تھی

Marfat.com

نوح علیہ السلام اور جو انبیا و رسل بعد اونکے آئے وہ سب خوک کو حرام کہتے رہے اور حکم دیا کہ اوس سے
دور رہین یہانتک کہ عیسی علیہ السلام بہی آسمان سے اوترکر قتل خنزیر کرینگے وما اهل لغیر الله
سے مراد اس سے ہر وہ حیوان ہے جسپر نام غیر اللہ کا پکارا گیا ہے خواہ وقت ذبح کے نام اوس غیر کا
لیا جاوے یا نہ لیا جائے والمنخنقة یعنی گلا گھونٹا ہوا جو کہ اختناق کی وجہ سے مرگیا ہے والموقوذة
یعنی چٹیلا جو کسی لاٹہی یا پتہر وغیرہا سے مقتول ہوا ہے والمتردية یعنی وہ جو کسی اونچی جگہ سے
نیچے گرکر مرگیا ہے والنطيحة یعنی وہ جسکو کسی دوسرے جانور نے اپنی سینگ سے زخمی کرکے
مار ڈالا ہے وما اكل السبع یعنی وہ جو بچ رہا ہے کہا ئیسے درندے کے الا ما ذكيتم یعنی جسکو
تمنے ذبح کرلیا ہے وما ذبح على النصب اور وہ جو ذبح کیا گیا ہی کسی تہان پر وان تستقسموا
بالازلام اور یہ کہ ڈالو تم پانسے ذلكم فسق زواجر مین کہا ہے کہ مفسرین کہتے ہین کہ اللہ
پاک نے اس آیت مین اباحت سے گیارہ نوع کو مستثنی فرمایا ہے انکی تحریم موافق عقول کے
ہے مردار سے جو خود بخود مرگیا ہے دو چیزین مستثنی ہین ایک مچھلی دوسری ٹڈی اسلئے کہ اس باب مین
دو حدیثین صحیح آئی ہین حدیث مین یہ بہی آیا ہے کہ ذکوۃ جنین کی وہی ذکات اوسکی ماں کی ہے سو
جب جنین مذکاۃ زندہ یا مردہ نکلیگا بحیات غیر مستقرہ تو وہ بہ تبعیت ام کی کے حلال ہوگا اگرچہ بڑا ہو
اور اوسکے بال بہی ہون مراد میتہ سے وہ ہے جسکی حیات زائل ہوگئی ہے لکن نہ بذکاۃ شرعیہ
اسمین انواع آیندہ داخل ہین جنین مذکور اس سے خارج ہے اور صید جبکہ کسی ضغطہ یا ثقل سے
مرجائیگا جیسے سگ وغیرہ اور ہر وہ جانور جسکی حیات زائل ہوگئی ہے بہ ذکاۃ شرعیہ اگرچہ اوسمین
روانی خون کی اور خود خون نہو ہان وہ خون جو رگون اور گوشت مین لپٹا ہوا رہ جاتا ہے وہ
معاف ہے حالانکہ لفظ مسفوح سے جو دوسری آیت مین آئی ہے اور تقیید اطلاق آیت ہذا کرتی
ہے خون خارج ہو چکا ہے پہر اس خون سے جگر و طحال بحدیث صحیح مستثنی ہین حالانکہ قید مسفوح بہی
ان دونون کو خارج کرتی ہے کچہ حاجت استثنا کی نہین ہے بعض اہل علم نے جمہور سے نقل
کیا ہے کہ خون حرام ہے اگرچہ مسفوح یعنے روان نہو اور قول ابو حنیفہ کو رد کیا ہے ساتھ حلت غیر

Marfat.com

غیر مسفوح کی دلیل ہے کہ کہانا خنزیر کی طبیعت اخلاق ذمیمہ پر ہوئی ہے جیسے حرص فاحش رغبت شدید منہیات مین سب سے غیرتی اسلئے انسان پر اوسکا کہانا حرام کیا گیا ہے تاکہ یہ کیفیت قبیحہ آدمی مین پیدا نہو اسی لئے جو قوم اسکو کہاتی ہے اوسمین یہ کیفیات پیدا ہو جاتی ہین بخلاف گوسفند کے کہ اونکی ذات ان سب اخلاق ذمیمہ سے عاری ہے اس جگہہ فقط لحم خوک کو حرام فرمایا ہے حالانکہ سارا خوک حرام ہے کیونکہ مقصود ذاتی یہی اوسکا گوشت ہوتا ہے قرطبی نے کہا اسمین خلاف نہین ہے کہ سارا خنزیر محرم ہے مگر بال اوسکے کہ اوس سے دوخت کرنا جائز ہے انتہی یہ بات قرطبی نے مطابق اپنے مذہب مالکی کے کہی ہے صاحب زواجر کہتے ہین ہمارا مذہب بہی یہی ہے بخلاف اوس شخص کے جسنے شافعی سے تحریم اوسکی نقل کی ہے اور خوک آبی ہمارے نزدیک ماکول ہے **ما اهل لغیر الله به** سے وہ جانور مراد ہے جو نام پر کسی بت کے ذبح کیا گیا ہے اہلال کہتے ہین رفع صوت کو وہ لوگ وقت ذبح کے باسم اللات والعزی کہتے تہے اسلئے یہ ذبیحہ حرام کیا گیا اس صورت مین معنی ما اهل لغیر الله به کے یہ ہوئے ما ذبح للطواغیت والاصنام یہی قول ہے ایک جماعت کا دوسرون نے کہا ہے مراد ما ذکر علیه غیر اسم الله ہے فخر رازی کہتے ہین یہی قول اولی ہے اسلئے کہ خوب ہی مطابق لفظ آیت ہے علما نے کہا ہے اگر کسی مسلمان نے کوئی ذبیحہ ذبح کیا اور قصد اوسکے ذبح سے تقرب الی غیر اللہ ہے تو وہ مرتد ہو گیا اور وہ ذبیحہ مرتد کا ذبیحہ ہے ہان ذبائح اہل کتاب حلال ہین بدلیل **قوله تعالی** وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم لکن اگر اہل کتاب باسم مسیح ذبح کرینگے تو وہ ذبیحہ نزدیک ائمہ اربعہ وغیرہم کے حلال نہوگا اور ایک جماعت نے کہا کہ مطلقاً ذبیحہ اونکا حلال ہے لکن یہ قول مردود ہے اسلئے کہ ما اہل لغیر اللہ بہ خاص ہی خاص عام پر مقدم ہوتا ہے **حکایت** ابن عطیہ نے بعض علما سے نقل کیا ہے کہ کسی نے ایک عالم سے استفتا کیا تہا کہ ایک عورت آسودہ حال نے ایک اونٹ واسطے اپنی لعب کے نحر کیا ہے اوس مفتی نے فتوی دیا کہ اوسکا کہانا حلال نہین ہے اسلئے کہ وہ واسطے صنم کے



Marfat.com

ذبح کیا گیا ہے انتہی مین کہتا ہون اکثر مفسرین نے تفسیر لفظ ما اھل بہ مین قید ذبح کی لگائی
ہے اسلئے کہ مشرکین عرب واہل جاہلیت ذبح حیوانات واسطے اصنام کے کرتے تھے اور وقت
ذبح کے اونکا نام لیتے تھے اوسپر یہ آیت نازل ہوئی لکن بطریق اطلاق تاکہ شامل ذبائح مذکورہ
وغیر مذکورہ دونون رہے اور جس ذبیحہ پر نام غیر اللہ کا پکارا جائے اوسکا بھی یہی حکم ہو
خواہ وقت ذبح کے نام اوس غیر اللہ کا لے یا نہ لے میل فخر رازی کا بھی اسی طرف ہے
کیونکہ اونہون نے فقط اعتبار ذکر غیر اسم اللہ کا کیا ہے وقت ذبح کے قید نہین لگائی
اس سے معلوم ہوا کہ جس گاؤ کو مثلاً سید احمد کبیر کی ٹھیرا کر اونکے نام سے اوسکو پکارین یا جیسے
بکرا شیخ سدو کا یا مرغا زین خان کا اوس سب کا حرمت مین وہی حکم ہے جو ماذبح علی اسم
الصنم کا حکم ہے ولہذا صاحب نوادر نے آیت شریف کے یہ معنی کہے ہین ماذبح للطواغیت
والاصنام طواغیت سے مراد ہر معبود باطل ہے کوئی ہو کہین ہو اصنام سے مراد خاص بت ہین
اس مسئلہ کی تحقیق شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ نے اپنی تفسیر فارسی مین اور ہینے
تفسیر فتح البیان اور رسالہ رعایۃ الایمان مین لکھی ہے یہ جگہہ لائق اوس تفصیل مطول کے
نہین ہے اسی مدعا پر حکایت مذکورہ بھی دلیل ہے معلوم ہوا کہ جو جانور کسی نبی یا ولی یا سلطان
یا شیطان یا لہو ولعب صبیان یا نسوان مین ذبح کیا جاتا ہے اوسکا کہانا حرام ہوتا ہے زواجر
مین کہا ہے منخنقہ وہ ہے جو خنق سے مرجائے بفعل آدمی ہو یا غیر آدمی دم اوسکا گھٹ کر
نکلجائے اہل جاہلیت حیوان کا گلا گھونٹتے تھے جب وہ مرجاتا تب اوسکو کہاتے سو موقوذہ
وہ ہے جسکو چوٹ لگے کسی شئے کی یہانتک کہ وہ سست ہو کر مرگیا منجملہ اسکے مقتول بہ بندقہ ہے
اوسکو حکم میتہ ومنخنقہ کا ہے اسلئے کہ وہ بغیر سیلان دم کے مرگیا ہے متردیہ وہ ہے جو کسی جگہ
بلند جیسے پہاڑ یا درخت یا مکان سے زمین پہ گر کر یا کنوئے مین ساقط ہو کر مرگیا ہے اوسکا
کہانا بھی حرام ہے اگرچہ اوسکو تیر لگا ہو کیونکہ اول وہلہ مین اوس محدد سے زخمی ہو کر نہ اوسکی
حیات زائل ہوئی تھی اور نہ اوسکے سبب سے خون اوسکا بہا تھا اور دوسری دفعہ مین محدد و

Marfat.com

غیر محدد شریک ہوگیا اوس غیر کی شرکت نے اثر حرمت کا بخشا کیونکہ شرط حلت کی ازالہ حیات کا امر
نزی محدد جارح سے نطیحہ وہ ہے جسکو دوسرے جانور نے اپنی سینگون سے ہلاک کیا ہے وہ
حکم میتہ مین ہے اسلیئے کہ سیلان دم مفقود ہے ان کلمات مین حرف ہا اس وجہ سے داخل
ہوا ہے کہ یہ اوصاف ہین گوسفند کے تخصیص اسکے ذکر کی یون ہے کہ اعم ماکولات یہی بکریان
ہین اور خروج کلام کا اعم اغلب پر ہوتا ہے اور مراد اوس سے کل ہے ہان حق نطیحہ یہ تہا کہ
اوسپر حرف ہا داخل نہوتا اسلیئے کہ فعیل مین مذکر مؤنث برابر ہوتا ہے لیکن جب کہ نطیحہ جاری
مجری اسماء ٹہیرا تو قیاس فعیل سے باہر نکل گیا مراد ما اکل السبع سے اکل بعض ہے اہل جاہلیت
جب دیکہتے کہ درندہ نے زخمی کیا ہے اور مار کر کچہہ اوسمین سے کہا لیا ہے تو باقی سا خود
کہا لیتے اللہ پاک نے اوسکو حرام کردیا قید تزکیہ سے معلوم ہوا کہ منخنقہ و مابعد مین جو زندہ
ہاتہہ لگے اوسکو ذبح کرکے کہانا حلال ہے والا فلا نصب سے مراد وہ پتہر ہین جنپر اہل جاہلیت
ذبح کرتے تہے یا مراد نصب سے اصنام ہین اونکو واسطے پوجا کے کہڑا کر رکہا تہا مراد ذبح کرنا ہے
باعتقاد تعظیم مجاہد و قتادہ و ابن جریج نے کہا ہے کہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹ پتہر کہڑے تہے
جنکو اہل جاہلیت پوجتے اور تعظیم کرتے اور اونکے لیئے جانور ذبح کیا کرتے وہ کچہہ اصنام
نہ تہے اصنام تو وہ ہوتے ہین جو مصور و منقوش ہون وہ لوگ اون پتہرون کو خون ذبائح
سے لتہیڑتے اور اونپر گوشت رکہتے تہے مسلمانون نے کہا ای رسولخدا اہل جاہلیت تعظیم
اس گہر کی خون سے کرتے تہے ہم احق تر ہین ساتہہ اسکے کہ تعظیم بیت کی کرین حضرت م
خاموش رہے یہانتک کہ یہ آیت اوتری لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا استقسام بالازلام
سے اسلیئے نہی فرمائی کہ یہ فعل جاہلیت کا تہا اونمین جب کسی کو کوئی حاجت پیش آتی پاس
سادن کعبہ یعنے خادم و پوجاری کے آتا اوسکے پاس سات قدح برابر کے رہتے تہے ایک
پر نعم لکہا تہا دوسرے پر لا تیسرے پر منکم چوتہے پر من غیرکم یعنے تزوج پانچوین پر ملصق
یعنی نسب چہٹے پر عقل یعنے دیت ساتوین پر لا شے علیہ جب کسی کام کا ارادہ کرتے اور اختلاف

Marfat.com

ہوتا نسب یا تحمل دیت مین تو پاس ہبل کے کہ سب مین بڑا صنم تہا سَو درہم اور شتر لیکر نزدیک
صاحب اقداح کے آتے تا کہ وہ اوس مراد کو حل کردے اور کہتے یا الٰہنا انا اردنا کذا وکذا پہر
جو کچہہ اون پانسون مین نکلتا ویسا کرتے اللہ نے اس کام سے نہی کی اور اس رزق کو حرام کہا اور
فرمایا کہ یہ فسق ہے اللہ نے ذکر اس قمار بازی کا ہمراہ ان مطاعم کے اسلئے فرمایا ہے کہ وہ مطاعم
بہی ہمراہ اسکے پاس بیت کے لائے جاتے تہے قرطبی نے کہا اس فعل کا نام استقسام اسلئے
ہوا کہ اوس سے تقسیم رزق و مراد کی کرتے تہے ضمیر ذلکم فسق کی سب کی طرف راجع ہے جسطرح
بہت سے ائمہ شافعیہ نے اسکی تصریح کی ہے یہ قول بعض مفسرین کا کہ فقط راجع بہ متصل ہے
ٹہیک نہین ہے کیونکہ جو قاعدہ اصول فقہ مین مقرر ہے وہ قاضی برجوع ضمیر طرف کل کے ہے اسلئے
کوئی وجہ تخصیص بالبعض کی پائی نہین جاتی لکن علماء نے تصریح خون کی نہین کی ہے مگر قیام دلیل کا اوسپر
معلوم ہے اکل نجاست غیر معفو عنہا کا ملحق کرنا ساتہہ خون کے چاہئے جبکہ براہ تعدی ہو بعض اہل علم
نے اسکی تصریح بہی کی ہے انتہی کلام الزواجر **ف** تناول شئے نجس و مستقذر و مضر کا حرام ہے
بعض متاخرین نے تصریح کی ہے کہ یہ تینون کبائر ہین نجاست کا قیاس میتہ پر ہے اسلئے کہ حرمت میتہ
کی بوجہ ضرر کے نہین ہے بلکہ بسبب نجاست کے ہے کما صرحوا بہ سو جب بوجہ نجاست مردار حرام ٹہیرا
اور اللہ پاک نے اوسکا نام فسق رکہا تو ہر نجاست غیر معفو عنہا ملحق بہ مردار ٹہیریگی اس بنیاد
پر اکل نجاست کا گناہ کبیرہ ہے مستقذر وہ چیز ہے جس سے جی گہن کرتا ہے جیسے آب بینی یا منی
یا مذی سو اوسکا کہانا بہی حرام ہے مضر شئے کا حکم خود ظاہر ہے کیونکہ مضر چیز مفسد بدن یا عقل
کی ہوتی ہے یہ افساد اثم عظیم ہے کیونکہ جسطرح کہ غیر کو ضرر دینا کبیرہ ہے ویسا ہی اپنی جان کو ضرر
پہنچانا گناہ بزرگ ہے بلکہ یہ اولی تر ہے اسلئے کہ حفظ النفس خود اہم ہے حفظ غیر سے شافعیہ نے کہا ہے
اکل طاہر مضر کا حرام ہے جیسے مٹی اور سم جیسے افیون مگر قلیل بغرض تداوی ہمراہ غلبہ سلامت
کے یا جیسے نبات مسکر غیر مطرب کہ اوس سے تداوی کرنا جائز ہے اگرچہ قدرے سکر لاوے
لکن یہ بات جب ہے کہ دو طبیب عادل اس امر کو متعین کردین کہ اوس علت کو سوا اسکے

Marfat.com

اس دوا کے اور علاج نافع نہین ہے اور اگر کسی ایک نبات مین شک ہو کہ وہ سم ہے یا نہین یا کسی دودہ مین کہ وہ ماکول ہے یا نہین یا کسی اور شئے مین تو اوسکا تناول کرنا حرام ہے ہان اگر کسی کہانے کے پکانے مین مکہی وغیرہ گر کر ہریرہ ہوگئی ہو تو اوسکا کہانا حلال ہے اور اگر کوئی پرندہ یا جزو آدمی گر کر ہریرہ ہوگیا ہے تو حلال نہین ہے اور اگر ایک طعام جامد پر نجاست موجود ہو اور یہ شک پیدا ہو کہ وہ مائع یعنے پتلی یا جمی ہوئی گری ہے تو تناول اوسکا حلال ہے اسلئے کہ اصل اوسکی طہارت ہے اور یہ محتمل ہے کہ وہ نجاست جامد گری ہو اس صورت مین احتیاطاً اوس طعام کا دور کرکے تناول کرے اگرچہ گمان غالب یہی کیون نہو کہ وہ مائع گری ہوگی اور دردریاق یعنی تریاق جسمین گوشت سانپون کا مخلوط ہے اوسکا کہانا حرام ہے مگر ویسے ہی ضرورت مین جسمین کہ اکل مردار کا جائز ہوجاتا ہے اور اگر ساری روی زمین رزق حرام سے عام ہوجاوے اور حلال روزی باقی نرہے اور نہ وجود ارباب معرفت کی توقع ہو تو امر عام مین تناول اوسکا بقدر حاجت کے جائز ہے نہ تنعم اور یہ کچہ ضرورت پر بہی موقوف نہین

**ف** حیوان کئی طرح کے ہین ایک وہ جو مضر ہین اور نافع نہین ہین جیسے سانپ بچہو چوہا چیل سگ گزندہ کوا گرگ شیر چیتا اور سائر درندہ ہا اور تب وکرکس وعقاب وبہ وسوسمار وبھیڑ صغیر وچہپکلی وگرگٹ وبق وزنبور سوان سب کا قتل کرنا مسنون ہے اگرچہ محرم حرم مین مارے دوسری قسم وہ ہے جو نافع وضار ہے جیسے فہد وصقر وباز سو ان کا قتل کرنا واسطے نفع لینے کے مسنون نہین ہے اور نہ مکروہ ہے بسبب ضرر کے تیسری قسم وہ ہے جو نہ نافع ہے نہ ضار جیسے خنفسا وجعل یعنے گبریلا وسرطان ورخمہ سو انکا قتل مکروہ ہے ہان ایسا کتا جسمین کہ نہ کچہ فائدہ ہے اور نہ نقصان اوسکی حلت مین تناقض ہے معتمد یہ ہے اوسکی کمائی بالمجموع عن الاصحاب اسکے اور درمیان مذکورات کے یہ فرق ہے کہ وہ متکلم مین ہین اسلئے جو چیز کہ اونمین منتفر ہے وہ اونکے غیر مین منتفر نہین ہے اونکا قول اس کا قائل تائید کرتا ہے کیونکہ وہ قتل نمل کبیر کو حرام بتلاتے ہین حالانکہ اوسمین نہ کوئی نفع ہے اور نہ ضرر ہے

Marfat.com

اسی طرح قائل ہین تحریم مگس شہد و خطاف و صرد و ضفدع و کلب کے گوشت کا ریا جراست کا
کتا ہو اور گو سیاہ ہو ھکذا فی الزواجر **ف** زواجر مین بذیل کتاب الاطعمہ اکل مسکر
طاہر کو گناہ کبیرہ کہا ہے اور مثال مین نام حشیشہ و افیون و شیکران یعنی بنج و عنبر و زعفران
وجوزۃ الطیب کا لیا ہے پہر کہا ہے کہ یہ سب مسکر ہین بعض کی تصریح نووی نے اور بعض کی
اوروں نے کی ہے مراد اسکار سے اس جگہہ یہ ہے کہ عقل کو چہپاوے لکن نہ ہمراہ شدت مطربہ
کے اسلئے کہ وہ خصوصیات سے مسکر مائع کے ہے اس تعریف اسکار سے معلوم ہوا کہ ان چیزون
کا مخدر نام رکہنا کچھہ منافی معانی اسکار کی نہین ہے سو جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ یہ سب اشیاء
مسکر یا مخدر ہین تو استعمال و اکل انکا کبیرہ و فسق ہے اور جو احادیث وعید شارب مسکر
مین آئی ہین وہ حق مین شخص مستعمل کے کسی شئے کے ان اشیاء مین سے بہی وارد ہوتی ہین
بسبب اشتراک کے ازالہ عقل مین کیونکہ مقصود شارع کا ابقاء عقل ہے اور عقل ایک آلہ ہے فہم
کا اللہ و رسول سے اسی عقل کے سبب سے انسان حیوان سے متمیز ہے اور یہ عقل ایک وسیلہ ہے طرف
ایثار کمالات کے نقائص پر تو حق مین اوس شخص کے جو تعاطی کسی شئے مزیل عقل کی کرتا ہے
وعید خبر صادق آتی ہے مسند احمد و سنن ابی داؤد مین آیا ہے کہ نہی فرمائی ہے رسول خدا صلعم
نے ہر مسکر و مفتر سے علما نے کہا ہے جو چیز مورث فتور و خدر کے اطراف مین ہے وہی مفتر مخدر
ہوتی ہے سو یہ ساری مذکورات مسکر و مخدر و مفتر ہین عراقی و شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے تحریم
حشیشہ پر اجماع نقل کیا ہے اور مستحل حشیشہ کو کافر ٹہیرایا ہے ائمہ اربعہ نے کلام اس شئے پر اسلئے
نہین کیا کہ حشیشہ اونکے زمانہ مین نہ تہا ظہور اسکا آخر صدی ششم و اول صدی ہفتم مین ہوا ہے جس وقت
کہ دولت تتار کا غلبہ ہوا ماوردی نے ذکر کیا ہے کہ جس نبات مین شدت مطربہ ہے اوسمین حد
واجب آتی ہے امام مجتہد ابن دقیق العید نے کہا ہے کہ جوزۃ الطیب یعنی جائفل مسکر ہے پہر
متاخرین شافعیہ و مالکیہ نے اس نقل پر اعتماد کیا ہے اسی قدر واسطے تحریم کے کافی ہے ابن العماد
نے مبالغہ کر کے حشیشہ کو جوزہ پر قیاس کیا ہے بعض فقہاء عصر نے کہا ہے کہ برگ سبز حشیشہ مین

Marfat.com

اسکار نہین ہوتا ہے بعد تحمیص کے وہ مسکر لاتا ہے اور سیر ابن العماد نے کہا کہ صواب یہ ہے کہ کچھہ فرق درمیان سبز و خشک کے نہین ہے بلکہ وہ تو ملحق بجوزۃ الطیب و زعفران و عنبر و افیون و بنج ہے اور منجملہ مسکرات مخدرات کے ہے ذکر ذالک ابن القسطلانی فی تکریم المعیشۃ انتہے صواب کہنا اسکو ابن العماد کا اور اجماع علماء کو تحریم پر اوسکے مقیس علی جوزۃ الطیب کرنے سے معلوم ہوا کہ تحریم جوزہ مین بسبب اسکار یا تخدیر کچھہ شک نہین ہے حنابلہ بھی اوسکے اسکار مین موافق مالکیہ و شافعیہ کے ہین امام متاخرین حنابلہ ابن تیمیہ نے نص کی ہے اسکار حشیشہ پر اور حنابلہ اسکے مسکر ہونے مین تابع اپنے امام کے ہین یہی قضیہ یعنے حکم کلام بعض ائمہ حنفیہ کا بھی ہے فتاوی مرغینانی مین کہا ہے المسکر من البنج ولبن الرماک ای اتان الخیل حرام ولا یحد شاربہ قالہ الفقیہ ابو حفص ونص علیہ شمس الائمۃ السرخسی انتہی کلام ابن دقیق وغیرہ سے معلوم ہو چکا ہے کہ جوزہ مثل بنج کے ہے سو جب حنفیہ قائل اسکار بنج کے ہین تو قول باسکار جوزہ بھی اونکو لازم آیا اس سے ثابت ہوا کہ حشیشہ نزدیک ائمہ اربعہ کے حرام ہے شافعیہ و مالکیہ و حنابلہ کے نزدیک نص سے اور حنفیہ کے نزدیک اقتضاء سے اسلئے کہ وہ مسکر یا مخدر ہے اصل اسکی وہی قیاس حشیشہ کا ہے جوزہ پر کہا مر شیخ ابو اسحق نے تذکرہ مین اور نووی نے شرح مہذب مین اور ابن دقیق العید نے کہا ہے کہ حشیشہ مسکر ہے زرکشی کہتے ہین کہ ہمارے نزدیک اسمین کچھہ خلاف نہین ہے اور سا اونکی حد مین وہ سکران یعنے مست بھی داخل ہے جسکا کلام منظوم مختل اور سر مکتوم منکشف ہے یا آسمان کو زمین سے اور طول کو عرض سے نہین پہچانتا ہے پھر قرافی سے نفی اسکار و اثبات افساد نقل کرکے رد اس خلاف کا کیا ہے اور تخطیہ و تغلیط قرافی مین طول دیا ہے علماء نبات و المبار نے بھی نص کی ہے اوسکی اسکار پر اس بارہ مین اونہین کی طرف مرجع ہے لکن حق اسمین خلاف اطلاقین ہے یعنی نہ مطلقاً اسکار کہہ سکتے ہین نہ مطلقاً افساد اسلئے کہ کبھی مراد اسکار سے مطلق تغطیہ عقل ہوتا ہے سو یہ اطلاق اعم ہے اور کبھی

مراد تغطیہ عقل کا ہمراہ انشاط و طرب کے ہوتا ہے سو وہ اطلاق اخص ہے اور جہاں کہین مطلق اسکا
بولا جاتا ہے اوس سے یہی اطلاق ثانی مراد ہوتا ہے سو اطلاق اول پر درمیان مسکر و مخدر
کے عموم مطلق ہے کیونکہ ہر مخدر مسکر ہوتا ہے اور ہر مسکر مخدر نہین ہوتا ہے پس اطلاق اسکا
پہ حشیشہ و جوزہ و نحوہا پر مراد تخدیر ہے اور جسنے اسکی نفی کی ہے مراد اوسکی معنی اخص ہین تحقیق اسکی
یہ ہے کہ شان سکر کی جیسے خمر ہے یہ ہے کہ اوس سے نشاۃ و نشاط و طرب و عربدہ و حمیت پیدا ہوتی
ہے اور شان سکر حشیشہ و جوزہ کی یہ ہے کہ اوس سے اضداد ان امور کی متولد ہوتی ہین جیسے
تخدیر و فتور بدن طول سکوت نوم و عدم حمیت اس تقریر سے رد زرکشی کا قرافی پر مردود
ہوجاتا ہے اور مخدر کہنا قرافی کا حشیشہ کو درست ٹہیرتا ہے اب بعد اس علم کے جو شخص حشیشہ
کو حلال کہے یا غیر مخدر و مسکر ٹہیرائیگا وہ لائق تعزیر بلیغ کے ہوگا بلکہ ابن تیمیہ رح اور اونکے
اہل مذہب کا اعتقاد یہ ہے کہ مستحل حشیشہ کافر ہوجاتا ہے انسان کو چاہیے کہ وقوع سے
اس ورطہ مین محترز رہے ابن تیمیہ نے کتاب السیاسہ مین کہا ہے کہ حشیشہ مین مثل خمر کے
حد واجب آتی ہے اور صحیح یہی ہے کہ وہ نجس ہے انتہی بلکہ کہلانا اوسکا حیوان کو بہی حرام
ہے ابن دقیق العید نے کہا ہے متلف حشیشہ پر مثل خمر کے کچہ ضمان نہین آتا بعد اسکے زواجر
مین اقوال اطبا کو بابت مضرت و نقصان نقل کر کے بعض علما کا قول نقل کیا ہے کہ اوسکے
اکل مین ایک سو بیس مضار دنیویہ و دینیہ ہین پہر اونکو گنا ہے پہر کہا ہے کہ ابو زرعہ
وغیرہ نے حشیشہ کو مثل خمر کے ٹہیرایا ہے اور ذہبی نے مبالغہ کر کے کہا ہے کہ نجاست
و حد مین مثل خمر کے ہے بلکہ خمر سے بہی اخبث تر ہے اسلئے کہ مفسد عقل و مزاج ہے مستعمل حشیشہ مین
تخنث آجاتا ہے یعنی ابنہ و دیاثت و توادت اور خمر و حشیشہ دونون مانع ہین ذکر خدا و نماز سے
ہان بعض علماء متاخرین نے حد مین توقف کیا ہے فقط تعزیر کرنا تجویز کیا ہے اسلئے کہ یہ
مغیر عقل بغیر طرب مثل بنج کے ہے بہرحال حشیشہ داخل خمر ہے لفظاً و معنیً اسلئے کہ حضرت
نے فرمایا ہے کل مسکر حرام و قال صلعم ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام اور کسی نوع

Marfat.com

مین کچھ فرق نہین فرمایا ماکول ہو یا مشروب انتہی کلام الذہبی ملخصا لکن یہ قول ذہبی کا کہ اوسمین نجاست و حدت ضعیف ہے انتہی کلام الزواجر صحیح یہ ہے کہ خمر بھی نجس نہین ہے اگرچہ قطعًا حرام ہے **ف** کتاب دلیل الطالب کے صفحہ یانصد و نہم مین ایک سوال جواب بابت استعمال زعفران و جوز ہندی و حشیشہ کے لکہا گیا ہے خلاصہ جواب کا یہ ہے کہ جس چیز پر مسکر صادق آتا ہے ادلہ اوسکی تحریم پر قائم ہین قال تعالی انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ یہ آیت شامل ہر مسکر ہے اور حدیث ابن عمر مین مرفوعًا آیا ہے کہ ہر مسکر خمر ہے اور ہر مسکر حرام ہے اخرجہ مسلم و احمد واہل السنن الا ابن ماجۃ دوسرا لفظ یہ ہے ہر مسکر خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے اخرجہ مسلم والدارقطنی ابوموسی کا لفظ مرفوع یہ ہے ہر مسکر حرام ہے اخرجہ الشیخان و احمد ابن عباس کا لفظ مرفوعًا یہ ہے ہر مخمر خمر ہے ہر مسکر حرام ہے اخرجہ ابوداؤد عائشہ کا لفظ یہ ہے ما اسکر الفرق منہ فملأ الکف منہ حرام اخرجہ احمد و ابوداؤد والترمذی وحسنہ دوسرا لفظ یہ ہے ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام اخرجہ احمد واہل السنن وابن حبان وحسنہ الترمذی و رجال اسنادہ ثقات سعد بن ابی وقاص کا لفظ یہ ہے کہ نہی رسول اللہ صلعم عن قلیل ما اسکر کثیرہ اس بارہ مین اور بہت احادیث آئی ہین سب مصرح ہین اس امر کی کہ جسکا کثیر سکر لائے اوسکا قلیل حرام ہوتا ہے شارع نے جملہ انواع سکر پر حکم تحریم کا لگایا ہے کسی نوع مین فرق نہین کیا بلکہ عموم حرمت قائم رکھی اور ہر مسکر کا نام خمر ٹھیرا دیا یہ بات کتاب و سنت دونون سے ثابت ہوگئی اطلاق اسم خمر کا ہر مسکر پر نقل ہوا ائمۂ لغت و اخبار نبویہ و آثار صحابہ و جمہور اہل علم سے پایا گیا کوئی وجہ اسکے مجاز کہنے کی نہین ہے اور اگر نزدیک بعض اہل لغت کے یہ اطلاق مجاز بہی ٹھیرے تو نزدیک شارع و اہل شرع کے تو ہرگز مجاز نہین ہے حقائق شرعیہ ہمیشہ حقائق لغویہ پر مقدم ہوتے ہین سارے ادلہ اس باب کے دلیل ہین تحریم ہر مسکر پر اس صورت مین ہر نوع جسکی خاصیت اسکا ر ہوگی محرم ٹھیریگی

بدون فرق مائع وجامد کے خواہ معالجہ سے ہو یا اصل خلقت مین جمہور صحابہ وتابعین واحمد
واسحق ومالک وشافعی اسی طرف گئے ہین حنفیہ وغیرہم نے جو اختلاف کیا ہے وہ بے دلیل ہے
جواب اونکا دلیل الطالب مین مرقوم ہے یہان سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر ذات سے زعفران
وجوز ہندی درقات حد سکر کی حق مین مستعمل کے پہنچ جائے تو قلیل بھی اوسکا حرام ہے مثل کثیر کے
بعض نے کہا ہے کہ یہ اشیاء مفتر ہین نہ مسکر سو جبکہ یہ تفتیر حد سکر کو پہنچیگی جسطرح کہ اکل وشرب
حشیش سے حاصل ہوتی ہے تب بھی محرم ٹھیرینگی اور اگر نری مفتر ہے تو حرمت مفتر مین بھی
حدیث آئی ہے ام سلمہ کہتی ہین نہی رسول اللہ صلعم عن کل مسکر ومفتر اخرجہ
ابوداؤد شوکانی رح نے کہا یہ حدیث صالح احتجاج ہے اسلئے کہ ابوداؤد نے اوس سے سکوت
کیا ہے ابن رسلان نے شرح سنن مین کہا ہے المفتر ہو کل شراب یورث الفتور والخدر
فی اطراف الاصابع وہو مقدمۃ السکر انتہی عطف مفتر کا مسکر پر مقتضی مغایرت
ہے ابن رسلان کہتے ہین حمل مسکر کا شدت مطربہ پر جسمین حد واجب ہوتی ہے اور حمل مفتر کا
نبات پر مثل حشیش کے جسکو سفلی برتاؤ مین لاتے ہین جائز ہے لکن زعفران مین حد نہین
آتی ہے استعمال اوسکا طعام وغیرہ مین حرام ہے بدلیل ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام خواہ غرض
ہو یا اختلاط بغیر اور خواہ اسکا کو بعد خلط کے قوت دے یا نہ دے اگرچہ حضرت نے یہ تفصیل نہین
فرمائی ہے کہ ما افتر کثیرہ فقلیلہ حرام کیونکہ حکم مفتر کا مثل مسکر کے رکھا ہے حاصل یہ ہے
کہ حشیشہ اور جو چیز مثل حشیشہ کے مسکر یا مفتر ہے وہ حرام ہے بعموم ادلۂ تحریم خدر رکھتے ہین
فتور زائد کو مخدر کوئی شئے سوای مفتر کے نہین ہے غرضکہ زعفران وجوز ہندی وافیون ونحوہا
لاحق مسکرات ہین ولو فی حال من الاحوال ہان اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ یہ اشیاء نہ مسکر
ہین اور نہ مخدر ومفتر اور کسی مستعمل کے مزاج مین یہ وصف انکا ثابت نہین ہوتا ہے تو البتہ
انکو حرام نکہا جاویگا پھر اگر ان منقولات اہل علم پر اکتفا نہو سکے تو حدیث المومنون وقافون
عند الشبہات الخ پر عمل کرے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ جوز ہندی وزعفران سے مقدار

Marfat.com

کثیر حرام ہے اسلئے کہ ضرر کرتا ہے نہ اسلئے کہ مسکر ہے اسی طرح حال قربط یعنی افیون کا ہے انتہا
قات کو صاحب زواجر حرام کہتے ہین اور ایک جماعت حلال بتاتی ہے قات یمن مین مثل پان کے
ہند مین ہوتا ہے اوسکو بے مصالح کے کہاتے ہین اور پان کو مصالح سے شوکانی رح نے کہا ہے
اگر بعض انواع اوسکے حد سکر و تفتیر کو پہنچین تو ہم حکم تحریم اوس نوع خاص کا دینگے یا مضر ہونا
اوسکا بعض طباع مین ثابت ہو گا تب بہی حرام کہینگے ورنہ اصل حل ہے بدلیل عمومات کتاب
وسنت کے رہا حکم بیع کا سو ظاہر ادلہ سے تحریم بیع ہر اوس چیز کی ثابت ہوتی ہے جسکی منفعت
منحصر ہو محرم مین اور مقصود اوس سے سوای اس محرم کے اور کچہ نہو خواہ انتفاع اوس سے
غالبًا محرم مین ہو یا نہو مگر بیع اوسکی بقصد انتفاع محرم واقع ہو کہ ان صورتون مین فروخت
کرنا اوسکا حرام ہو گا احادیث مین نہی آئی ہے بیع مردار و خمر و خوک سے اسلئے کہ انتفاع ان سے
محرم مین ہوتا ہے اور امر حلال مین نفع لینا ان سے متصور نہین ہے اسی قبیل سے حشیشہ ہے
کہ منفعت اوسکی منحصر ہے محرم مین حدیث ابو امامہ مین آیا ہے تم فروخت نکرو گانے بجانے
والیون کو اور خرید نکرو اونکو اور نہ سکہاؤ اونکو یہ کام خیر نہین ہے اونکی تجارت مین اور قیمت
اونکی حرام ہے اخرجہ الترمذی یہ مثال ہے صورت ثانیہ کی کیونکہ منفعت قینات کی کچہ
منحصر حرام مین نہین ہے لکن انتفاع اونسے غالبًا حرام مین ہوتا ہے اسلئے شارع نے حکم
اونکا تحریم بیع مین مالا ینتفع بہ فی غیر الحرام ٹہیرایا ہے تنزیلا للاکثر منزلۃ حکم الکل اسی قبیل سے
ہے بنج و جوز ہندی اور جو انکے مشابہ ہے تیسری صورت کی مثال حدیث زید ہے مرفوعًا جسنے روکا
انگور کو ایام قطاف مین تاکہ فروخت کرے اوسکو ہاتہ اوس شخص کے جو شراب بنائیگا تو وہ
گہسا آگ مین جان بوجہ کر اخرجہ الطبرانی باسناد حسنہ الحافظ ابن حجر اسمین شک نہین
ہے کہ غالب انتفاع انگور سے امور جائزہ مین ہوتا ہے لکن جب قصد یہ ٹہیرا کہ ایسے شخص کے ہاتہ
فروخت کرے کہ وہ استعمال اوسکا محرم مین کریگا تو بیع اوسکی حرام ٹہیری کیونکہ وسیلہ حرام کا
حرام ہوتا ہے اور اگر یہ قصد نہین ہے تو حرام بہی نہین ہے اسی قبیل سے ہے زعفران کہ فروخت

Marfat.com

کرنا اوسکا ہاتھہ اوس شخص کے جو بکانا جائز اوسکو لائیگا حرام ہے مثلاً جانتا ہے کہ وہ اوسکو آتنا
کہائیگا جس سے تفتیر یا اضرار ہوگا اور اگر کچہ قصد بہی نہین ہے تو بیع اوسکی جائز ہے اسی طرح بیچنا
دلیسی گدہون گا۔ :: واکل کے بقصد مذکور حرام ہے حدیث ابن عباس مین آیا ہے حضرت نے فرمایا
الله تعالی جب کسی شئے کا کہانا حرام کرتا ہے تو اوسکی قیمت بہی حرام ہوتی ہے رواہ الحاکم
والبیہقی باسناد صحیح ابن القیم کہتے ہین مراد اس حدیث سے دو امر ہین ایک وہ جو عین
حرام ہے اور انتفاع لینا اوس سے جبچہ جائز نہین ہے جیسے خمر مردار خون خوک آلات شرک کہ انکی
قیمت کہانا حرام ہے کسی طرح پر کیون نہو دوسری وہ جس سے انتفاع لینا غیر اکل مین مباح
ہے جیسے کہال مردار کی بعد دباغ کے اور جیسے دلیسی گدہے اور خچر و نحو ہما کہ انکا کہانا حرام ہے
اور انسے انتفاع لینا جائز رہا استعمال تماکو کا جسکو اکثر لوگ کہاتے پیتے ہین سو وہ نہ مسکر ہے نہ مفتر
نہ مخدر اسلئے اصل اباحت پر باقی ہے اور اگر بعض امزجہ وطباع مین وصف سکر و تفتیر کا مثلاً
ثابت ہو تو پہر نادرست ٹہیریگی والله اعلم **مسئلہ** مردار جانور کا کہانا حرام ہے اور اوسکے
چمڑے اور اعصاب سے قبل دبغ نفع لینا حرام ہے سوای ان دو امر کے بقیہ اجزاء میتہ سے
نفع لینا منع نہین ہے کیونکہ میتہ نجس نہین ہوتا ہے اور تحریم بیع کی مستلزم نجاست کو
نہین ہوتی ہے نہ شرعاً نہ عقلاً **مسئلہ** حبوب وغلات جنکو گدہے بیل وغیرہ پامال
کرتے ہین اور اونمین روث و بول اونکا گرتا ہے اصل اونمین طہارت ہے اور غالب یہ ہے
کہ کاشتکار لوگ روث کو جدا کردیتے ہین ایسی اشیاء مین تعمق شدید کرنا اور بال کی کہال
نکالنا ٹہیک نہین ہے اصل اس باب مین حدیث ابن عمر ہے کہ حضرت کا گذر بعض اسفار
مین ایک حوض آب پر ہوا وہان ایک آدمی بیٹہا تہا عمر ابن خطاب نے اوس سے پوچہا
کہ آجکی رات درندون نے تو اس حوض مین منہہ نہین ڈالا ہے حضرت نے اوس شخص
سے کہا اے شخص لا تخبرہ هذا متکلف لها ما حملت فی بطونها ولنا ما بقی شراب طہور
اخرجه الدارقطنی وغیرہ اس حدیث سے جسطرح پر استدلال کیا گیا ہے وجہ اسکی دلیل الطالب

Marfat.com

**مسئلہ** ذبائح سارے مسلمانون کے باوجود اختلاف مذاہب و تباین مشارب کے حلال ہین اسلئے کہ اللہ تعالی نے ہمکو فقط کھانے سے اوس ذبیحہ کے منع کیا ہے جسپر نام خدا کا نہین لیا گیا ہے سو ہر مسلمان اللہ کے نام پر ذبح کرتا ہے تحقیقاً یا تقدیراً گو کسی مذہب کا کیون نہو اور ذبائح اہل کتاب کے تابع تحلیل اطعمۂ اہل کتاب ہین اسلئے کہ اسم طعام اونپر صادق ہے یا ادام طعام ہین ایک یہودیہ نے خیبر سے حضرت صلعم کو ایک بکری بھیجی تھی پکاکر حضرت نے اوسکو کھایا حلت ذبیحہ مین اسقدر کافی ہے کہ انہار دم اور ذکر اسم اللہ ہو سو مسلمان کیسا ہی بدعتی کیون نہو اللہ کے نام پر ذبح کرتا ہے اور بصورت التباس کہ بسم اللہ کہی ہے یا نہین حل ذبیحہ پر حدیث عائشہ دلیل ہے جسکو بخاری و نسائی و ابوداؤد و ابن ماجہ نے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین مینے کہا اے رسول خدا ایک قوم تازہ عہد بجاہلیت ہمارے پاس گوشت لاتی ہے ہم نہین جانتے کہ اوسنے ذبیحہ پر نام اللہ کا لیا ہے یا نہین ہم اوس گوشت کو کھائین یا نہین فرمایا اذکروا اسم اللہ علیہا وکلوا امر باعادۂ تسمیہ مشعر ہے اسبات کو کہ ذبیحہ غیر مسمی خواہ مسلم کا ہو یا غیر مسلم کا حلال ہے رہی آیت شریف ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ سو محمول ہے عدم ذکر کلی پر وقت ذبح و وقت اکل کے اور یہی ظاہر ہے نفی ذکر اسم اللہ سے کیونکہ جب لحم پر آکل نے وقت اکل کے بسم اللہ کہی اور کافر نے وقت ذبح کے تسمیہ نہین کہا تھا تو اوسپر نام اللہ کا مذکور ہوگیا یہ بات واضح ہے اور خصوص سبب کا اعتبار نہین یعنی اس بات کا کہ عائشہ کا سوال اوس گوشت سے تھا جسکو نو مسلمان لوگ تازہ عہد بجاہلیت لاتے تھے بلکہ اعتبار اس جگہہ عموم لفظ کا ہے بقاعدۂ مقررۂ علم اصول اسیلئے شوکانی رح نے کہا ہے کہ حق یہ ہے کہ ذبیحہ کافر کا حلال ہے جبکہ اوسپر نام اللہ کا لیا گیا ہو اور اہلال لغیر اللہ نکیا ہو یعنی واسطے اوثان و اصنام کے ذبح نکیا ہو اور یہ بات نہین ہے کہ کوئی کافر نام اللہ کا نالیتا ہو اور حدیث عائشہ مین دلیل عدم اشتراط تسمیہ پر مطلقاً نہین ہے بلکہ عدم اشتراط تسمیہ پر وقت ذبح کے ہے حاصل یہ ہے کہ تسمیہ ذابح پر فرض ہے اور اعادہ اوسکا وقت

اکل کے متردد پر فرض ہے اور اقل تسمیہ یہ ہے کہ بسم اللہ کہے اور تقدیم تسمیہ کی مفر نہین
جبکہ قبل وقت کے اوسکو کہا ہے نہ منافی اسکی ہے کہ وہ تسمیہ واسطے ذبح کے کہا گیا ہے سیل جرار
مین کہا ہے کافر نے جب ذبح کیا اللہ کے نام پر اور غیر اللہ کے لئے ذبح نہین کیا اور رگہا ے
گردن سے خون جاری ہوا تو ادلہ مین کوئی دلیل تحریم اس ذبیحہ پر جو اس صفت پر واقع
ہوا ہے موجود نہین ہے ہان اگر کافر نے وہ ذبیحہ واسطے غیر اللہ کے کیا ہے تو وہ بیشک
حرام ہے اگرچہ کسی مسلمان ہی سے کیون نکیا ہو اب جو کوئی شخص قائل اشتراط اسلام ذابح کا
ہے دلیل لانا اوسکے ذمہ پر ہے نہ ہمارے ذمہ پر تمام کلام اس مسئلہ پر کتاب دلیل الطالب کے
صفحہ چار سو گیارہ سے تا صفحہ ۴۱۴ مرقوم ہے واللہ اعلم **مسئلہ** کہانا یا پینا کسی شئے
نجس یا حرام کا بطور تداوی حرام ہے اور جو کوئی اسکو حلال کہے وہ دلیل لاوے حدیث ابو الدرداء
مین مرفوعًا آیا ہے اللہ نے ہر درد کے لئے ایک دوا بنائی ہے سو تم دوا کرو لکن حرام چیز سے
دوا نکرو اخرجه ابو داؤد شرح منتقی مین کہا ہے کہ دوا کرنا نجاسات سے اور اون چیزون سے
جنکو اللہ نے حرام کیا ہے جائز نہین ہے ابو ہریرہ نے مرفوعًا کہا ہے نہی فرمائی ہے حضرت نے
دوا خبیث سے اخرجه احمد ومسلم وابن ماجة والترمذی اور یہ بات معلوم ہے کہ حرام
ونجس دونون خبیث ہوتے ہین قال تعالیٰ ویحرم علیهم الخبائث طارق بن سوید جعفی
نے پوچہا تہا کہ مین خمر واسطے دوا کے بناؤن فرمایا وہ دوا نہین ہے داء ہے رواہ مسلم وغیرہ
جمہور کا مذہب یہی ہے کہ جس طرح شرب خمر حرام ہے اسی طرح تداوی بخمر محرم ہے اور یہی حکم
اشیاء محرمہ ونجسہ کا ہے حضرت نے جو ابوال ابل کو بطور تداوی بتایا تہا وہ کچھ منافی اسکی
نہین ہے اسلئے کہ اونکی نجاست وحرمت مین خلاف معروف ہے اور بصورت نجس یا حرام
ہونیکے بناء عام خاص پر کیجاویگی بقاعدہ مقررہ اصول جسپر اجماع علماء فحول ہے غرضکہ
تداوی بہ نجس وحرام حرام ہے کوئی شئے بہی کیون نہو اور اصل نہی مین تحریم ہوتی ہے
مسکر کا حکم یہ ہے کہ مفردًا ومخلوطًا بالغیر حرام ہے احادیث صحیحہ مین تخلیل خمر سے نہی آئی ہے

ہان جو خمر خود بخود سرکہ ہو جاوے وہ حلال ہے مطہریت استحالہ کی معالجہ سے ماعدای مسکرات
مین ہے مسکرات عموم ادلۂ مطہریت استحالہ سے مخصوص ہین حنفیہ جو قائل حل خل خمر ہین دلیل انکی
یہی استحالۂ خمر ہے لکن اس استدلال مین غفلت عظیم ہے احادیث نہی تخلیل خمر سے بہر حال تداوی
بمسکرات خواہ عین ہو یا مستحیل بخل بمعالجہ اور خواہ بہت ہو یا کم اور خواہ منفرد ہو یا مخلوط بغیر
اور خواہ قوی ہو اسکار پر بعد خلط کے یا نہو حرام ہے کسی طرح جائز نہین اسلیئے کہ ہر مسکر
حکم خمر مین ہوتا ہے اور شارع نے خمر کو داء کہا ہے نہ دوا منجملہ طرائق خمر کے ایک تبدیل
اسم خمر ہے باسم دیگر پس جس چیز مین وجود خمر کا منفرداً یا مخلوطاً بالغیر ہوگا یہ حکم اوسکو شامل
رہیگا مثل غالب ادویہ انگریزی جنکو بشرکت خمر طیار کیا جاتا ہے خواہ خمر اونمین سے ہلاک و
مستحیل بشئے دیگر ہو یا نہو کہ یہ استعمال داخل شرب خمر ہے بہ تبدیل نام شراب بنام دیگر جو
مسکر جس دوا مین ملایا گیا شراب و اکل اوسکا حرام ہو جاتا ہے بسبب عموم ادلہ کے اکثیر او
قلیل مسکر حرام ہے اور ہر مسکر خمر ہے گو معالجہ سے مستحیل بشئے دیگر کیون نہو جاوے خلط
ومزج ایک شئے کا دوسری شئے مین اور چیز ہے اور استحالہ کسی شئے کا دوسری شئے مین
اور چیز ہے حدیث مین آیا ہے جسنے دوا کی خمر سے شفا ندیگا اوسکو اللہ استحالہ کو علما نے جو
مطہر و محلل کہا ہے مراد اوس سے ماورای مسکرات ہے کیونکہ مسکرات بہر حال مین جملہ محرمات سے
مخصوص ہین ساتھ تحریم زائد کے ہان اگر کسی دوا مین کوئی شئے محرمات مین سے جیسے مفتر
یا مخدر اس قدر مخلوط ہو جائے کہ حد تفتیر و تخدیر کو نہ پہنچے تو استعمال اوس دوا کا جائز
ہے اسلیئے کہ تحریم مفترات و مخدرات و مسمومات و نحوہا مین او مقدار تشدید و تخصیص نہین آئی
ہے جتنی کہ بمقدمۂ مسکرات آئی ہے یہ امارت ہے تفرقہ کی درمیان مسکرات و محرمات کے **مسئلہ**
منجملہ محرمات کے ایک نجاسات ہین جیسے بول غائط آدمی دم حیض و نفاس لعاب کلب لحم خنزیر
اسکے سوا جو اور امور ہین جیسے منی بنی آدم و دم مسفوح و میتہ و قے و لحم مقطوع حیوان حی سے
اور سوا اسکے اونمین جس چیز پر دلیل دال بہ نجاست آئی ہو حکم اوسکی نجاست کا دینا واجب ہے

بدون الحاق مثل روث کے ورنہ برات اصلیہ کافی ہے کیونکہ اصل جمیع اشیاء مین طہارت ہے
اور کسی چیز پر حکم نجاست کا لگانا ایک تکلیف عام البلوی ہے یہ حکم بدون قیام کسی حجت کی
نہین ہوسکتا ہے **مسئلہ** منجملہ محرمات کے ایک مستخبثات ہین مستخبث وہ حیوانات ہین
جنکو لوگ خبیث جانتے ہین نہ بسبب کسی علت یا عدم اعتیاد کے بلکہ بمجرد استخبات کے سو وہ
حرام ہین اور کریمہ ویحرم علیہم الخبائث مین مندرج ہین طیبات وہ ہین جو نزدیک
عرب کے مستطاب و مستلذ ہین بغیر اسکے کہ کوئی نص کتاب و سنت کی اونکی تحریم مین آئی ہو
مثلاً قنفذ خبیث ہے اسلئے حرام ہے مگر خطابی نے حدیث حرمت قنفذ کو ضعیف بتایا ہے سو اگر
وہ ضعف اس درجہ کا ہو جس سے حدیث پایۂ اعتبار سے ساقط ہوسکتی ہے تو خیر ورنہ حرمت
اوسکی ظاہر ہے منع اکل تراب پر کوئی دلیل نہین آئی ہے لکن بوجہ اضرار اوسکو حرام کہا ہے
**مسئلہ** مادروی کہتے ہین سموم چار طرح پر ہین ایک وہ جنکا کثیر و قلیل قاتل ہے اوسکا
کہانا واسطے تداوی کے حرام ہے **لقولہ تعالی ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ** دوسرا
وہ جسکا کثیر قاتل اور قلیل غیر قاتل ہے اسکا کثیر واسطے تداوی کے حرام ہے اور قلیل نافع
جائز تیسرا وہ جو غالباً قاتل ہے اگرچہ غیر قاتل ہونا اوسکا جائز ہو اسکا حکم بہی وہی پہلا حکم
ہے چوتہا وہ جو غالباً قتل نکرے اگرچہ قاتل ہونا اوسکا جائز ہو اسکی بابت شافعی نے
ایک جگہہ اباحت اکل کو ذکر کیا ہے اور دوسری جگہہ تحریم اکل بیان کی ہے شافعیہ نے
کہا جس جگہہ تداوی مین نافع ہو وہان جائز ہے اور جہان نافع نہو وہان ممنوع ہے یہ تفصیل
حسن ہے مطلب یہ ٹہیرا کہ تداوی بمسکرات عموماً اور بام الخبائث خصوصاً حرام ہے یہی حکم تداوی
کا ساتہہ متنجسات و خبائث و سمیات کے ہے حرمت استعمال عین مین لکن تجنس بعد استحالہ کے
اور مضر بقدر غیر مضر عفو ہے حدیث شریف مین اکل جلالہ و شرب لبن جلالہ سے نہی آئی ہے وہ بہی
منافی اسکی نہین ہے اسلئے کہ نجاست کچہہ فرع تحریم کی نہین ہوتی ہے اور نہ کوئی ملازمت
درمیان تحریم و نجاست کے ہے پس جبکہ استحالہ مطہر ٹہیرا تو وہ ادویہ انگریزی جو بلاد فرنگستان

Marfat.com

سے آتی ہین اونمین اگر کوئی شئے حرام سوای مسکر کے مخلوط ہوکر مستحیل ہوگئی ہو اس طرح پر
کہ اوس شئے کا نام ونشان اصلی باقی نرہا ہو تو اوسکا استعمال جائز ہوسکتا ہے اور مطلق جلب و
بلاد کفار سے مانع اکل نہین ہے اسلئے کہ حضرت نے پنیر بلاد نصاریٰ کو کھایا ہے اور شاۃ
مسمومہ یہودیہ کو بھی تناول کیا تھا اور طعام وذبائح ونسا اہل کتاب کو واسطے اہل اسلام کے
حلال فرمایا ہے ہان اگر وہ شئے حرام ادویہ مذکورہ مین اس طرح پر ممزوج ہے کہ اسم وصفت
اوسکا باقی ہے تو تداوی ساتھ اوسکے ناجائز ٹھیریگی لیکن تفصیل دربارہ استعمال محرمات
غیر مسکرہ کی ہے نہ دربارہ مسکرات محرمہ کے خواہ خمر ہو یا کوئی اور مسکر ہو خواہ قلیل ہو یا کثیر
اور خواہ قوت اسکار بعد خلط کے نکلے یا بغیر اوسکے بہرحال تداوی ساتھ اوسکے حرام ہوگی
یہی مذہب ہے جمہور کا اور اگر کوئی دوا ایسی ہے جسکی مسکر و حرمت مین اختلاف اہل علم کا ہے
یا وجود مسکر و حرام کا اوسمین معلوم نہین ہے تو اس صورت مین وقت تردد و اشتباہ کے
توقف کرنا لازم ہے غرضکہ تداوی بمحرمات سوای مسکرات کے اوسی صورت مین جائز ہے کہ
مستحیل ہو یا قدر قلیل غیر مضر اور مسکرات سے ہرگز جائز نہین ہے مستحیل ہو یا غیر مضر یا قدر
قلیل واللہ اعلم **ف** انتباذ دو جنس مختلط کا جائز نہین ہے حدیث جابر مین آیا ہے کہ
حضرت نے انتباذ تمر و زبیب سے نہی فرمائی ہے اسی طرح رطب وبسر سے رواہ الشیخان
وجہ نہی کی یہ ہے کہ بسبب خلط کے اسکار جلد آجاتا ہے بعض مالکیہ نے اس نہی کو واسطے
تحریم کے کہا ہے اسلئے کہ اصل نہی مین یہی تحریم ہوتی ہے اور نووی نے مذہب جمہور کا
نہی تنزیہ ذکر کیا ہے اول اولی ہے حدیث انس مین مطلقاً جمع دو شئے سے انتباذ مین منع
فرمایا ہے رواہ احمد والنسائی یعنی کچھ خصوصیت اشیاء مذکورہ کی نہین ہے مسوی کا
لفظ یہ ہے کہ ایک جماعت اسکو حرام کہتی ہے اگرچہ مسکر نہو مطابق ظاہر حدیث کے وہ قول
مالک واحمد اور اکثر کا یہ قول ہے کہ حرام ہے جبکہ یشتد و مسکر ہو جائے انتہی ہان پینا
عصیر و نبیذ کا قبل غلیان کے بدلیل حدیث ابی ہریرہ جائز ہے رواہ اہل السنن

ظنہ غلیان کا بعد تین دن کے ہوتا ہے جس طرح کہ حدیث ابن عباس میں آیا ہے رواہ مسلم
احمد کا لفظ ابن عمر سے حق میں عصیر کے یوں ہے اشربه مالم یاخذه شیطانه قیل و
فی کم یاخذه شیطانه قال فی ثلث نبیذ اسکو کہتے ہیں کہ کھجور یا منقے کو کچل پچل کر
پانی میں بھگو دیں جب اوسکی مٹھاس پانی میں آجاوے تو شیرہ اوسکا صاف کرکے تناول
کریں ایک دو دن تک تو اوسمیں کچھ نشہ نہیں پیدا ہوتا ہے تیسرے دن اندیشہ سکر کا
البتہ ہوتا ہے پھر اوسکو نہ پیئے واللہ اعلم **ف** منجملہ ماکل کے ایک صید ہے جو صلاح جارح
یا جوارح سے شکار کیا جاتا ہے وہ حلال ہے جبکہ اوسپر نام اللہ کا ذکر ہوا ہے اور جسکو کسی اور
چیز سے شکار کیا ہے اوسکا تذکیہ کرنا ضرور ہے اور شکار سگ معلم کا درست ہے لکن جبکہ
کوئی اور کتا اوسکا شریک ہوجائیگا تو وہ صید حلال نہ ہوگا اور اگر سگ معلم کچھ اوسمیں سے
کھالیگا تو بھی کھانا اوسکا درست نہوگا اسلیئے کہ اوس شکار کو کتے نے اپنے لیئے روکا ہے اور صید
زخمی اگر بعد تین دن کے ہاتھ آئے اور پانی میں پڑا ہوا نہ ملے تو حلال ہے جب تک کہ بوسیدہ و
بدبودار نہوا ہو اور کسی اور شخص کی تیر سے نہ مرا ہو بیان اون حیوانات وطیور کا جنکا اکل حلال ہے
کتب فروع و رسائل صید میں معروف ہے اسلیئے حاجت ذکر کی اسجگہ نہیں ہے وہ پارۂ گوشت
جو کسی جانور ماکول اللحم زندہ سے کاٹ لیا ہے حلال نہیں ہے اوسکا حکم مردار کا حکم ہے سمک
و جراد و کبد و طحال کا کھانا درست ہے بدلیل احادیث صحیحہ جو اس بارہ میں آئی ہیں جمہور
کے نزدیک میتہ بحر حلال ہے خواہ خود مرگیا ہے یا شکار سے مرا ہے ابن عباس نے کہا تو
کھا شکار دریا کا خواہ یہودی نے کیا ہو یا نصرانی نے یا مجوسی نے ظاہر کتاب و سنت
اباحت میتات بحر ہے مگر نزدیک امام ابوحنیفہ کے سارے حیوانات بحر حرام ہیں مگر مچھلی
اول اولیٰ ہے تفصیل اوسکی شرح درر بہیہ میں لکھی گئی ہے مضطر کو کھانا مردار کا حلال ہے
**لقوله تعالی الا ما اضطررتم الیه** اسی طرح طعام اہل کتاب حلال ہے مگر وہ چیز جو شرعاً
حرام ہے جیسے خمر و خوک وغیرہ +

# باب۵ بیان مین انواع اموال و حروف وغیرہا کے

اموال سلطنت کے جنکی اصل کتاب و سنت مین موجود ہے تین طرح پر ہین ایک غنائم دوسری فیئ تیسری زکوٰۃ غنیمت وہ مال ہے جو کفار سے لڑ بھڑ کر لیا ہے اسکا ذکر سورۂ انفال مین آیا ہے یہ سورت غزوۂ بدر مین اوتری ہے اسکو انفال اسلیئے کہتے ہین کہ یہ مال اموال مسلمین سے زیادہ ہے اس مال مین چھ قسمت ہین بموجب نص واعلموا انما غنمتم من شیٔ فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل الی قولہ فکلوا مما غنمتم حلالا طیبا اس مال کو اللہ پاک نے حلال طیب فرمایا ہے اگرچہ اصل اکتساب مین وجود محرمہ سے نزدیک کفار کے جمع ہوا تھا سو اس وقت مین بلکہ ایک مدت دراز سے حصول اس مال کا متعذر ہو گیا ہے اسلیئے کوئی ضرورت بیان مصرف مال مذکور کی اس جگہہ نہین ہے صاحب حسن المساعی نے تفصیل اوسکی لکھی ہے وہی واسطے دریافت مسائل کے کافی ہے دوسری قسم مال کی جسکو فیئ کہتے ہین اوسکا ذکر سورۂ حشر مین آیا ہے یہ سورہ غزوۂ بنی نضیر مین اوتری ہے بعد غزوۂ بدر کے اللہ نے فرمایا وما افاء اللہ علی رسولہ منہم فما اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب ولکن اللہ یسلط رسلہ علی من یشاء یعنی فیئ وہ مال ہوتا ہے جو بے لڑے بھڑے کسی سوار و پیادہ کے کفار سے حاصل ہوا اسکا مصرف بدا اسکے یون ارشاد کیا ہے وما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القری فللہ وللرسول ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم الآیات یعنی اس مال مین حقوق مذکورہ مین یہ مال کچھہ دولت نہین ہے جسکو اغنیاء لے لیتے ہین پھر بعد اس آیت کے ذکر مہاجرین و انصار کا کیا ہے اور جو لوگ کہ بعد اونکے آوینگے سو جو کوئی شخص ان صفات کا قیامت تک ہونیوالا ہے وہ اس قسم مین داخل ہے یہ مال بھی مثل مال غنائم کے حلال طیب ہے بیت المال مین جتنے اموال جمع ہوتے ہین

اون سب کا حکم مال فیئ کا ہے جیسے مال الادارث یا مال غصب یا مال عاریت یا مال ودیعت
مالک معلوم نہین ہین یا زمین یا جائداد منقول کہ یہ سب اموال حقوق مسلمین ہین زمانہ
صحابہ مین مال تین طرح پر تہے ایک وہ مال جسکا لینا امام کو پہنچتا ہے بنص کتاب و سنت و
اجماع دوسرا وہ مال جسکا لینا بالاجماع حرام ہے جیسے مال جنایات و عقوبات جسکو جرمانہ کہتے
ہین مسئلہ تادیب بمال کو شرح منتقی مین تفصیل سے لکہا ہے تحقیق یہ ہے کہ جس جگہہ لینا
جرمانہ کا شرع مطہر مین منصوص ہے اوسی جگہہ سے لے اور جس جگہہ لینا نہین آیا ہی وہان
قیاس نکرے تیسرا وہ مال کہ جسمین تنازع و اجتہاد ہے جیسے مال اوس شخص کا جسکا کوئی
ذی فرض و عصبہ موجود نہین ہے فقط ذی رحم موجود ہے تیسری قسم اموال سلطنت
کی زکوات ہے یعنی صدقات یہ حق ہے آٹہہ طرحکے لوگون کا جنکا نام اللہ پاک نے خود
قرآن شریف مین ذکر کر دیا ہے ایک فقرا دوسرے مساکین یہ دونون قدر کفایت حاجت
مین یکسان ہین اس سے معلوم ہوا کہ غنی اور قوی مکتسب کو صدقہ دینا حلال نہین ہے
تیسرے عامل صدقات یہ وہ لوگ ہین جو تحصیل اموال صدقات کی رعایا سے کرتے ہین اور
محافظ مال مذکور کیے ہوئے ہین انکی تنخواہ اوسی مال صدقہ سے دینا چاہیے چوتہے مولفۃ القلوب
یعنی نو مسلم لوگ پانچوین گردن چہوڑانے مین اس قسم مین اعانت مکاتبین و فدیہ اساری
و عتق رقاب داخل ہے قول اصح و اقوی پر چہٹے غارمین یعنے قرضدار لوگ جنپر کسی کا قرض آتا
اور اتنا مقدور نہین کہتے ہین کہ قرض ادا کرین انکو واسطے اداے قرض کے کچہہ دینا گو زیادہ ہو
جائز ہے مگر یہ کہ قرض مذکور معصیت الٰہی مین کیا ہو کہ اس صورت مین انکو دینا نہ چاہیے یہانتک
کہ توبہ کرین ساتوین راہ خدا مین یہ لفظ شامل جمیع سبل خدا ہے جیسے تجہیز غازی و حاجی
و طالب علم و بناو تعمیر مساجد و مدارس و رباط وغیرہ جو مصداق سبیل اللہ ہون شرعاً
آٹہوین مسافر جو اپنے وطن سے علیحدہ ہے گو وطن مین غنی ہو مگر یہان محتاج ہو گیا ہے
اور گہر سے طلب نہین کر سکتا ہے مراد صدقات سے اس جگہہ زکوۃ مفروضہ ہے

یا نہ مال نافلہ بہی کچھہ ہو مستحق اس مال کے یہی اقسام ہشتگانہ ہین انکو نہ دینا اور غیر کو دینا خلاف سنت ہے بلکہ اگر زکوۃ ادا نہو تو کچھہ دور نہین ہے یہ مال ان انواع ہشتگانہ کے نئے مال حلال ہے نہ مال حرام مگر اوسی صورت مین کہ ہمنہ ان اقسام کے نہو اور آپکو اس مصرف مین ظاہر کرکے دست برد کرے کہ اوسوقت یہ مال اوسکے حق مین حرام ٹھہر جائیگا اسلئے کہ اوسکو بلا وجہ شرعی حاصل کیا ہے **ف** زکوۃ مفروضہ کئی قسم کے مال پر لیجاتی ہے وجوب اس زکوۃ ذمہ پر مالک مکلف کے ہے نہ غیر مکلف پر ایک زکوۃ وہ ہے جو بکری گاو اونٹ پر واجب ہے اسکا بیان روضہ ندیہ مین مطابق سنت صحیحہ کے لکہا گیا ہے دوسری زکوۃ وہ ہے جو مال نقد پر لیجاتی ہے جیسے چاندی سونا بیس دینار اور دوسو درہم پر جب ایک سال کامل گزر جائیگا تو ربع عشر اوس مال سے نکالنا واجب ہوگا اس تعداد سے اگر زر و سیم کم ہے تو اوسپر کچھہ زکوۃ نہین ہے اسی طرح جواہر اگرچہ گران قیمت ہون اونپر وجوب زکوۃ کا نہین ہے اور نہ اموال تجارت پر جنکی درآمد برآمد لگی رہتی ہے لکن یہ قول اخیر بعض محققین اہل حدیث کا ہے نہ جمہور کا سعہذا اگر کوئی شخص بطور ورع وتورع کے اموال تجارت سے زکوۃ نکالی تو نزدیک قائل عدم وجوب کے بہی ناجائز نہین ہے اسی طرح جو مستغلات ہین یعنی گھر کرایہ کی یا سواری کرایہ کی اونپر بہی وجوب زکوۃ کا نہین ہوتا ہے تیسری قسم زکوۃ کی وہ ہے جو پیداوار زمین پر ہوتی ہے جیسے گیہون جو ذرہ تمر زبیب اونپر وجوب زکوۃ کا منصوص سنت مطہرہ ہے دسوان حصہ پیداوار کا مالک مال سے لینا چاہیئے پہر جس کشت کو پانی نہر یا باران سے ملتاہے اوسمین مقدار واجب عشر ہے اور جس کشت کو پانی چاہ سے دیتے ہین اوسمین واجب نصف عشر ہے اسلئے کہ محنت آبکشی کی زمین چاہی مین زیادہ ہوتی ہے لہذا تخفیف زکوۃ کی گئی اور جو کشت آب باران یا نہر یا دریا یا نالہ ندی سے ہوتی ہے اوسمین مزارعین کو تخفیف تصدیع رہتی ہے اسواسطے وہان عشر پیداوار پر مقرر ہے یہ نہایت درجہ کا عدل ہے طرف سے شارع کے والحمد للہ اور جو زمین مزروعہ نہین ہے فقط مملوک

Marfat.com

اوسپر عمل لینا ناجائز ہے یہ تین اقسام ہوئے زکوة کے انکے سوا جو اور اشیاء ہین جیسے اسپ وغلام وخچر وخر وبقولات وبطیخ وخیار وفواکہ غیر مکیل اونپر کوئی زکوة واجب نہین ہے مگر تمر وعنب وعسل سو شہد مین وہی دسوان حصہ ہے اور تمر وعنب مین کچھ فرق خشک وتر کا نہین ہے یہ صدہا وجوہ مکس جو اس زمانہ مین جاری ہین انکا لینا شرعا حرام ہے امام کو چاہئے کہ جب یہ زکوات اغنیاء سے لے تو فقراء اہل اسلام کو موجب قسمت وتحدید شرع کے دیتا رہے مالک مال نے جب یہ زکوة دیدی تو وہ بری الذمہ ہوگیا گو بادشاہ جابر کیون نہو یہ زکوة سارے مستحقین زکوة پر رزق حلال ومال طیب ہے مگر بنی ہاشم اور اونکی لونڈی غلام کو اونپر لینا زکوة کا اور انکو دینا زکوة کا حرام ہے اور انکو زکوة پر عامل کرنا بھی درست نہین ہے اور نہ ایک ہاشمی دوسرے ہاشمی کو زکوة دیسکتا ہے صحیحین مین آیا ہے کہ لا تحل لنا الصدقة دوسرا لفظ یہ ہے ان موالی القوم من انفسهم اخرجه احمد واهل السنن تیسرا لفظ یہ لا تحل لآل محمد الصدقة رواه احمد والطحاوی چوتھی حدیث مین آیا ہے لا تنبغی لمحمد ولا لآل محمد انما هی اوساخ الناس رواه مسلم علی مرتضی وعباس نے چاہا تھا کہ حضرت اونکو عامل مقرر کردین جسطرح اور صحابہ کو مقرر فرمایا کرتے تھے حضرت نے انکار کیا حنفیہ کا فتوی بابت جواز دفع زکوة طرف بنی ہاشم کے خلاف نصوص صحیحہ ومخالف سنت مطہرہ ہے اور جس طرح کہ یہ مال زکوة کا سادات بنی ہاشم پر حرام ہے اسی طرح اغنیاء واقویاء مکتسبین پر بھی حرام ہے **ف** صدقۂ فطر ولحم اضحیہ فقراء و مساکین کو لینا حلال ہے مال مہر واسطے زوجات کے حلال طیب ہے اور ادا کرنا مال مہر کا ازواج پر واجب ہے اور سب دیون پر یہ دین مقدم ہوتا ہے قلیل ہو یا کثیر اسی طرح نان نفقہ اہل نفقات کا خواہ اصول ہون یا فروع یا ممالیک واجب ہوتا ہے تفصیل اہل نفقات کی کتب فقہ سنت مین مذکور ہے خلاصہ مقال یہ ہے کہ زوج پر نفقہ زوجہ کا اور مطلقۂ رجعی کا نہ مطلقۂ بائن کا واجب ہے نہ اوسکا جو عدت وفات مین ہے ان دونوں کے لئے نہ سکنی ہے نہ نفقہ مگر جبکہ حاملہ ہون اسی طرح نفقہ

Marfat.com

دل بیسر کا والد موسر پر اور بالعکس اسکے واجب ہے اور نفقہ مملوک کا سید پر ہے اقربا سوا انکا نفقہ
واجب نہیں ہے مگر باب صلہ رحم سے ہے اور ایسے مسائل احکام میں دوسرا اجر ملتا ہے اور جس کسی کا
نفقہ جس کسی پر واجب ہے اوسکا مکان وکسوت بھی واجب ہوتا ہے **ف** کسب کرنا مال کا بذریعہ
اجارہ یعنی مزدوری و نوکری و چاکری کے ایسے عمل پر جس سے کوئی مانع شرعی نہو بنص کتاب و سنت جائز
ہے اور وہ مال مکتسب حلال طیب ہوتا ہے لیکن اجرت کا معلوم و معین ہونا چاہئے اور اگر معلوم
نہیں ہے تو بقدر عمل کے استحقاق اجرت کا ہوگا اور اگر باوجود علم کے کام کم کیا ہے اور مزدوری
پوری لے لی ہے تو وہ مال مشتبہ رہیگا اور اجیر عاصی ہوگا خصوصا جبکہ مستاجر عطاء اجرت زائد
سے خوشدل نہیں ہے کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ کسی مسلمان کا مال لینا حلال نہیں ہے مگر ساتھ
طیبت نفس کے اجیر کے ہاتھ سے جب کام بگڑ جائیگا یا اوس چیز کو تلف کر دیگا تو بدلیل حدیث
علی الید ما اخذت حتی تؤدیہ اخرجہ احمد واہل السنن وہ اوسکا ضامن ہوگا اسیطرح
وہ مال جو بذریعہ کسب حجامت و مہر بغی و حلوان کاہن و اجرت اذان و قفیز طحان و استیجار بر تلاوت
قرآن حاصل کیا جاتا ہے حرام ہے اسیطرح وہ مال جو کہ بواسطہ اخبار نویسی و اشاعت جواب
کسب کیا جاتا ہے حلت سے دور ہوتا ہے اسی طرح وہ مال جو سوال ناجائز سے حاصل کیا جاتا ہے
حرام ہے **ف** کرایہ پر دینا زمین مملوکہ کا اجرت معلومہ پر خواہ زمین ہو یا اور اعیان جائز
ہے شرح سنہ میں کہا ہے عامہ اہل علم کا مذہب یہی ہے کہ زمین کا دراہم و دنانیر وغیرہ انواع
اموال پر کرایہ دینا جائز ہے خواہ پیداوار زمین سے ہو یا نہو جیسے کہ اعیان یا اوصاف معلومہ [illegible]
جیسے اجارہ غیر زمین کا عبید و دواب وغیرہ ہاتھ سے حاصل ہوسکتا کہ اس غیر کی بیع [illegible]
اوسکا اجارہ پر دینا بھی درست ہے امام محمد نے کہا ہے کرایہ دینا زمین کا سونے چاندی پر
اور گندم پر جبکہ کیل و قسم اوسکی معلوم ہو لاباس ہے بشرطیکہ پیداوار زمین کو شرط نکرے اور اگر یہ
شرط کر لی ہے کہ جو کچھ زمین سے پیدا ہوا اوسمیں سے کیل معلوم پر کرایہ دے تو اسمیں کچھ خیر
نہیں ہے یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **ف** لیکن احادیث سے

ثابت ہے کہ حضرت نے اہل خیبر سے نصف پیداوار زمین پر معاملہ کیا تھا خواہ ثمر ہو یا زرع
اس مسئلہ مین مذاہب متنوعہ وادلہ مختلفہ آئی ہین حدیث رافع بن خدیج جو صحیحین مین آئی ہے
اوسکو ناسخ اس حکم کا بتاتے ہین وہ حدیث یہ ہے کہ رافع نے کہا ہم سب انصار مین زیادہ تر تھے
حقل یعنی مزرع مین زمین کو اس شرط پر دیتے تھے کہ اتنی پیداوار اوسکی ہمارے لئے ہو اور اتنی اونکے
لئے ہے پھر کبھی ایک زمین پیداوار دیتی اور دوسری نہ دیتی حضرت نے ہمکو اس کام سے منع فرمایا
ہا چاندی پر کرایہ دینا سو اوس سے منع نہین کیا مسلم کا لفظ یہ ہے کہ لیکن شئے معلوم مضمون سو
اوسکا کچھ ڈر نہین ہے حاصل یہ ٹھیرا کہ نقد پر زمین واسطے کھیتی کے دینا درست ہے اور غلہ پر
ناجائز مگر حجۃ البالغہ مین مخابرہ کو جائز کہا ہے اور احادیث نہی کو محمول قطعہ معینہ پر کیا ہے اور
نہی کو تنزیہی یا ارشادی ٹھیرایا ہے یہی قول ہے ابن عباس کا اور زید نے محمول مصلحت خاصہ
اوس عہد پر کیا ہے کہ اس طرح کے معاملہ میں اکثر منافقات واقع ہوتے تھے مزارعت یہ ہے
کہ زمین اور تخم ایک شخص کا ہو اور عمل دبقر دوسرے آدمی کا مخابرہ یہ ہے کہ زمین ایک شخص
کی ہو اور تخم و عمل وغیرہ دوسرے شخص کے تیسری قسم یہ ہے کہ عمل ایک کا ہو باقی دوسرے کا انتہی

**ف** حدیث جابر مین مرفوعاً آیا ہے جسنے آباد کیا زمین مردہ کو وہ زمین اوسکی ہے اخرجہ احمد
والنسائی وصححہ الترمذی یہ دلیل ہے اس بات پر کہ ایسے زمین کا مالک وہی شخص آبادان کار ہوتا ہے
اوسپر دست اندازی کسی کی نہین پہنچتی اور جو پیداوار اوس زمین کی ہے وہ حلال ہے واسطے اس
شخص کے اسی طرح وہ زمین جو امام نے کسی کو جاگیر مین کسی مصلحت سے دی ہے خواہ زمین مردہ ہو
یا معدن یا پانی اوسکا دینا لینا جائز ہے اور نفع اوسکا حلال ہے حدیث ابی خراش مین آیا ہے
لوگ شریک ہین تین چیزون مین پانی گھاس آگ رواہ احمد وابوداؤد حدیث عمر مین ذکر
نمک کا بھی آیا ہے رواہ الطبرانی بسند حسن ہان وہ پانی جو کسی دیوار سے روک رکھا گیا ہے
وہ اس عموم سے بدلیل اجماع مخصوص ہے آب زائد کا روکنا منع ہے اسی طرح ہمارا امام کو یہ
بات پہنچتی ہے کہ بعض مواضع کو واسطے دواب مسلمین کے روک لے **ف** اشتراک نقود و

تجارات وتقسیم بیع مین برضامندی یکدیگر جائز ہے اور مضاربت کرنا جب تک کہ غیر حلال پر مشتمل نہو درست ہے مضاربت یہ ہے کہ کسی کو اپنا مال واسطے تجارت کے نصف منافع پر دے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ دربارۂ مضاربت حضرت سے کوئی شئے ثابت نہین ہوئی ہے مگر ایک جماعت صحابہ نے جنکی گنتی نو شخص تک پہنچتی ہے مضاربت کی ہے یہ حدیث صہیب کہ برکت تین چیزون مین ہے ایک بیع مین تا مدت دوسری مقارضت یعنی مضاربت مین تیسرے اخلاط گندم وجو مین واسطے گھر کے رواہ ابن ماجۃ مرفوعًا سخت ضعیف ہے اسلئے کہ اسکی سند مین دو راوی مجہول ہین لشت کا مرکوب اور لبن کا مشروب ہونا عوض نفقۂ مرہون کے جائز ہے اغلاق رہن کا جائز نہین ہے یعنی اگر راہن نے اپنا مال فک رہن نکیا تو اس سے وہ مال مرہونہ مرتہن کا نہین ہوجاتا ہے ودیع ومستعیر پر ادا کرنا مال ودایعت وعاریت کا واجب ہے اگر ندیگا تو وہ مال اسکے حق مین حرام ہوگا ماعون سے منع کرنا جائز نہین ہے جیسے ڈول دیگ وغیرہ اشیاء غاصب عاصی ہوتا ہے اور کہانا مال مغصوب کا حلال نہین ہے بلکہ رزق حرام ہے مال کتابت کا کہانا درست ہے مراد کتابت سے یہ ہے کہ غلام کو لکھدے کہ جب تو اتنا مال کما کر دیگا تب تو آزاد ہوجائیگا سید کے لئے یہ مال مکسوب مملوک رزق حلال ہوتا نہ حرام راہ خدا مین کسی شئے کا وقف کرنا درست ہے اور جن لوگون کے لئے وہ زمین یا باغ وقف کیا گیا ہے اونکو اوس مال موقوف سے ساتھہ معروف کے کہانا حلال ہے بلکہ واقف بہی اوس مال سے مثل سائر مسلمین کے انتفاع واکل کر سکتا ہے بیع وقف کی درست نہین ہے

**ف** قبول کرنا ہدیہ کا اور مکافات کرنا اوسپر درست ہے خواہ مسلمان کا ہدیہ ہو یا کافر کا ہبہ وہ ہے جو بغیر عوض کے دیا جاوے اسکا کہانا موہوب لہ کو حلال ہے اور رجوع واہب کا نادرست مگر والد کا ہبہ ولد مین نذر ونیاز ماننا واسطے اللہ کے درست ہے اور اوسکا کہانا مساکین وفقراء کو حلال ہے اور جو نذر واسطے غیر اللہ کے ہو یا ذبح لغیر اللہ ہو وہ رزق حرام ہے اوسکا کہانا حلال نہین ہے جیسے نذور قبور واموات واعراس وغیرہا دیت مرد مسلمان



Marfat.com

کی سواونٹ یا دوسو گاؤ یا دوہزار بکری یا ہزار دینار یا بارہ ہزار درہم یا دوسو حلہ ہوتی ہے
حلہ کہتے ہین چادر وتہ بندکو یہ اموال دیت واسطے ورثہ مقتول کے حلال ہین ثلث مال سے
وصیت کرنا درست ہے جسکے لئے یہ وصیت کی ہو اوسکو کہانا اس مال موصی بہ کا حلال ہے
اسی طرح جو مال میراث سے مطابق سہام فرائض اللہ کے ہاتھہ آتا ہے اوسکا کہانا بہی درست
ہے اسی طرح سہام اموال غنائم بموجب تقسیم شرعی کے حلال الاکل ہوتے ہین نہ حرام **ف** اسیطرح
منجملہ ماکل حلال کے وہ رزق ہے جو میزبان مہمان کو کہلاتا ہے لکن مہمان کا اتنا نزدیک میزبان کے
نہ ٹہیرے کہ اوسکو گناہ مین ڈالے مہمانی تین دن ہے پہر صدقہ ہے چاہے کرے یا نکرے میزبان
اگر مہمانی نکرے تو مہمان بقدر اپنی مہمانی کے اوسکے مال مین سے لیکر کہا سکتا ہے یہ لینا حلال
ہے نہ حرام طعام غیر کا کہانا بغیر اذن مالک کے حرام ہے اسی طرح کسیکے جانور کا دودہ پی جانا
یا باغ کا میوہ کہا جانا یا کہیتی سے غلہ اوٹہا لینا منع ہے اگر بہوکا و محتاج ہو تو مالک کو آواز
دے اگر وہ منظور کرے بہتر ورنہ بقدر ضرورت کے کہا لے گو بہر کر نہ لیجائے **ف** مالکات
مین جب نجاست پڑ جائے تو اوسکا کہانا پینا حلال نہین ہے اور اگر وہ شئے جامد ہے تو اوسکے
ارد گرد کو دور کر کے کہالے کہانا طعام ولیمہ وعقیقہ و دعوت مسلمین کا حلال ہے جبکہ بطور
فخر و مباہات وریا و مبارات کے نہو انتفاع لینا شئے حقیر لقطہ سے جائز ہے اور حالت مخمصہ مین
بقدر سد رمق کہانا حرام بحت کا بہی جائز ہو جاتا ہے بنص کتاب و سنت **ف** باب اول مین
اس کتاب کے بحوالہ احادیث یہ بات گذر چکی ہے کہ بہتر رزق وہ ہے جو آدمی اپنے ہاتھ کے
کام سے کما کر کہائے سو سب سے بہتر کسب زراعت ہے پہر تجارت پہر دیگر صنائع قرآن پاک
مین باشارۃ النص اصول صنائع و آلات کا ذکر بہی فرمایا ہے صفحہ ہشتم ترجمان القرآن مین
تفصیل اون صنائع و آلات کی بحوالہ الفاظ مطہرہ کتاب عزیز مرقوم ہے جیسے خیاطت یعنی سلائی
حدادت یعنی آہنگری معماری درودگری غزل یعنے سوت کاتنا نسیج یعنے کپڑا بننا فلاحت یعنی کہیتی
باڑی کرنا صیادی یعنی شکار کرنا غواصی یعنے غوطہ زنی کرنا دریا مین صیاغت یعنی سنار کا کام کرنا



Marfat.com

زجاجت یعنی شیشہ آلات کا پیشہ کرنا فخارت یعنی خشت پزی کرنا ملاحت یعنی ملاحی کرنا کتابت
یعنی لکھنا قلم سے خبز وعجن وطبخ یعنی باورچی گری کرنا قصارت یعنی گاذری کرنا جزارت یعنی قصاب
پیشہ ہونا تجارت یعنی بیع وشرا کرنا صبغ یعنی رنگریزی کرنا حجارت یعنی سنگ تراشی کرنا کیالت
یعنی وزن کشی کرنا رمی یعنی تیر اندازی کرنا اسمین ڈہالنا توپ وبندوق کا اور جملہ فنون سپاہ گری
کا بھی داخل ہے یہ سب حرفتے قرآن پاک سے ثابت ہین اور انکے ذریعہ سے مال کمانا اور اوسکا کھانا
حلال طیب ہے انکے سوا اور حرف بھی ہین جیسے انطباع کتب یا آلات وسائق دواب ہونا مثل
شتربانی وارابہ رانی وفیلبانی وسیاست اسپ وعطر فروشی وروغن فروشی ونعلین فروشی
وبیضہ فروشی وغیرہا غرضکہ حرفہ ایک امر مستحب ہے انبیاء علیہم السلام نے بھی کیا ہے آدم
علیہ السلام حراث تھے ادریس علیہ السلام خیاط تھے ابراہیم علیہ السلام بزاز تھے نوح علیہ السلام
نجار تھے عیسی علیہ السلام ورود گر تھے موسی علیہ السلام شبان تھے ہماری حضرت نے
بھی بکریان اہل مکہ کی چند قیراط پر چرائی ہین اور طرفسے خدیجہ علیہا السلام کے شام کو واسطے
تجارت کے گئے تھے عیب لگانیوالا اہل حرفہ ہای مشروع پر سخت جاہل وآثم ہے اسلئے کہ
یہ طعن انبیاء علیہم السلام پر جاتی ہے جس سے بربادی ایمان کی یقینا حاصل ہوتی ہے
علاوہ اسکے دنیا مین کوئی بشر ایسا نہین ہے جو کہ کسی حرفہ سے خالی ہو حدیث
شریف مین امیر ووالی وسلطان کو راعی رعایا فرمایا ہے یہ امارت وولایت بھی ایک حرفہ ہے
نوکری چاکری کرنا خواہ متعلق ملک ہو یا مال یہ بھی ایک حرفہ ہے عورات آسودہ حال سے
نکاح کرکے استغنا حاصل کرنا یہ بھی ایک حرفہ ہے غرضکہ جتنے طرائق مکاسب مطاعم کے
اللہ نے مقرر فرمائے ہین وہ سب حرف ہین صرف اس قدر بات ہے کہ جو حرفہ اہل ذلت
کرتے ہین جیسے خاکروبی دباغی اوس سے اہل شرف ونفس احتراز رکھتے ہین ورنہ صحابہ
وروات احادیث واولیاء امت مین اکثر لوگ پیشہ ور اہل حرفہ گزرے ہین جیسے زیات
حناط نساج حلاج وغیرہم حال ان بزرگواران دین کا متتبع کتب آثار وسیر پر مخفی نہین ہے

Marfat.com

سب سے اشرف و اعلیٰ حرفہ تعلم و تعلیم کا ہے خصوصاً جبکہ خالصاً مخلصاً واسطے اللہ کے ہو اُنکا رزق بیت المال مین بادشاہ پر شرعیہ واجب ہے اس زمانہ کے شرفا جو غالباً فاقہ کش تہیدست محتاج فقیر مسکین ذلیل وخوار ہین وجہ اوسکی یہی ہے کہ وہ حرفہ سے عار رکھتے ہین اور ہر ہنر سے عاری ہین سو یہ اونکی سفاہت وجہالت ہے علوم شرعیہ اور حالات اسلاف سے ورنہ بصورت اکتساب اس درجہ کو نہ پہنچتے اور مذلت سوال سے محفوظ رہتے حالانکہ سوال کر نیسے ہیزم کشی کرنا اور آبرو بچانا بہتر ہے یہ مضمون حدیث صحیح مین آیا ہے اور قرآن پاک مین فرمایا ہے ولا تمنن تستکثر واللہ اعلم بالصواب ؞

## باب ۶ بیان مین تیسیر اکل حلال کے زمانے مین

بعض فقہا نے کہا تہا کہ اکل حلال متعذر ہے وجود اوسکا اس زمانہ مین ممکن نہین ہے کیونکہ وقعۂ مقام منصورہ مین غنائم تقسیم نہوئی اور اموال مذکور معاملات مین مختلط ہو گئی اور پر کسی شخص نے یہ کہا تہا کہ آدمی کسی عمل مباح پہ مزدوری کرتا ہے اور اپنی اجرت حلال طور سے لیتا ہے تو کہا کہ درہم تو فی نفسہ حرام ہے اوسکے جواب مین کہا گیا کہ درہم نے کس طرح اولاً تعیین کو قبول کیا جس کی وجہ سے وہ بسبب ممنوع حرام ہوا اور کس طرح پہر ثانیاً قبول نکیا جسکی وجہ سے وہ بسبب مشروع حلال ٹہیرا اور پر کسی شخص نے یہ سوال شیخ الاسلام ابن تیمیہ سے کیا تہا بجواب اوسکے اونہون نے اپنے فتوی مین لکہا کہ یہ قول کہ اکل حلال اس زمان مین مشکل ہے اور وجود اوسکا ناممکن خطا ہے باتفاق ائمۂ اسلام یہ وہ مقالہ ہے جسکو بعض اہل بدع وبعض اہل فقہ فاسد وبعض اہل شک کاسد نے کہا تھا اور پر ائمۂ علم نے انکار کیا یہانتک کہ امام احمد باوجود اوس تقوی و ورع کے ایسی بات سے منکر ہو گئے ایک عابد نے اسی قسم کا ذکر اون سے کیا تہا اونہون نے کہا اس خبیث کو دیکھو کہ اموال مسلمین کو حرام بتاتا ہے اور کہا مجکو یہ بات پہنچی ہے کہ بعض لوگ انمین سے

Marfat.com

یہ کہتے ہین کہ سارق کا ہاتھہ نہ کاٹو کیونکہ مال معصوم نہین ہے اسی طرحکی بات بعض علمانا قصر
لنے بہی کہی ہے اوسکی بنیاد بہی اسی شبہ فاسد پر ہے یعنی اموال پر حرمت غالب آگئی
ہے اور بسبب کثرت غصوب وعقود فاسدہ کے تمیز حرام کا حلال سے باقی نہین رہا یہ شبہ
ایک گروہ مصنفین فقہار کو بہی ہوا تہا اوسپر اونہون نے یہ فتوی دیا کہ انسان کو چاہئے
کہ مقدار ضرورت سے زیادہ تناول نکرے دوسری گروہ علمار نے جب دیکہا کہ یہ حرج
شدید سد باب ورع کرتا ہے تو وہ دو طرحپر ہوگئے ایک اباحیہ جو حلال حرام مین امتیاز نہین
کرتے ہین بلکہ حلال وہ ہے جو اونکے ہاتھہ لگا اور حرام وہ ہے جس سے وہ محروم رہے
اسلئے کہ اونکو اسی گمان فاسد نے گھیرا ہے وہ خیال کرتے ہین کہ ساری زمین حرام سے
بھر گئی ہے اور انسان کو روٹی کپڑے سے چارہ نہین ہے اسلئے جہان سے جو ممکن ہوا
اوسکو وہ لے لیتے ہین یہ جگہہ نظر کی ہے کیونکہ یہ ورع فاسد ہے اس سے اختلال
دین اسلام سے حاصل ہوتا ہے ان لوگون کے نزدیک اس ورع فاسد کی حکایات ہین
بعض بالکل دروغ اور بعض غلط کہتے ہین صالح بن امام احمد جب قاضی ہوئے تو امام احمد
اونکی آگ مین اپنی روٹی نہ پکاتے ایک دن گہر والون نے اونکی تنور مین روٹی سینکی تہی امام
صاحب نے نہ کہائی اور دجلہ مین ڈالدی پہر اوس دن سے صید دجلہ کو بہی نکہایا حالانکہ
یہ حکایت اعظم کذب وفریہ ہے امام رح پر ایسی بات کو وہی شخص قبول کریگا جو بڑا امکار ومحتا
اموال مردم پر ہوگا اللہ نے امام کو اس خرافات سے پاک صاف رکہا تہا صالح کا قاضی
ہونا اونکی حیات مین معلوم نہین ہوتا بلکہ وہ بعد موت امام کے متولی قضا ہوئے تہے
ہان خلیفہ متوکل نے اونکے گہر والون کا وظیفہ بیت المال سے مقرر کردیا تہا اوسپر امام
صاحب نے کہا تہا کہ تم پر جوائز سلطان نہ لو جب اونہون نے عذر حاجت کا پیش کیا تو
اوسکو سلطان سے قبول کیا امام نے خود کل اون اموال کا ترک کردیا اور اونکی آگ سے
انتفاع نہ لیا اسلئے کہ اونہون نے جوائز سلطان کو قبول کرلیا تہا معہذا جب

اونہون نے پوچہا کہ کیا یہ مال حرام ہے کہا نہین کہا ہم اس سے حج کرین کہا ہان اور یہ بات بیان کی کہ مین اسلیئے اس مال سے بچتا ہون کہ کہین مجکو مداخلت ارادۂ خلیفہ مین کرنا نہ پڑے جس طرح حضرت نے فرمایا ہے تو لے عطا جب تک کہ عطا ہو اور جبکہ بعوض کسیکے قرض کے ہو تو نہ لے اور دجلہ مین اگر خون ولحم خوک اور ہر حرام ڈالا جاتا تب بہی صید دجلہ حرام نہوتا بعض لوگون کو افراط ورع کے مقتضی بامر سمجہتا فیہ ہوتی ہے اوسکو ثواب القدر اوسکے حسن قصد کے ملتا ہی اگرچہ مشروع خلاف اوسکے فعل کے ہو مثلاً کوئی شخص وہ چیز نہ کہائے جو بازار مین ملتی ہے اور وہ چیز کہائے جو جنگلو نمین ہوتی ہے اور اموال مسلمین نہ کہائے اموال اہل حرب کہائے اور مثل اسکے جسمین فاعل کا قصد حسن ہو اور اوسکے فعل کی تاویل ہو لکن صواب شرع برخلاف اسکے ہے کیونکہ حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا اللہ نے حکم دیا ہے مومنون کو اوسی چیز کا جسکا حکم مرسلین کو دیا ہے یعنی اکل طیبات الحدیث رواہ مسلم اور اللہ نے خلق کو واسطے عبادت کے پیدا کیا ہے اور عمل صالح بدون اکل و شرب ولباس ومسکن ومرکب وسلاح وکراع وکتب علم وامثال ذالک کے ممکن نہین ہے سو ایسی چیز کہ جس بغیر واجب تمام نہو واجب ہوتی ہے پس جبکہ قیام بواجبات جمیع عباد پر فرض ٹہیرا اور وہ بدون ان اموال کے ناتمام رہتا ہے تو پہر کس طرح یہ بات کہہ سکتے ہین کہ حلال کا ملنا متعذر ہے بلکہ یہ بہی نہین کہہ سکتے کہ حلال قلیل ہے بلکہ کثیر غالب ہے اموال مردم پر اگرچہ حرام اغلب ہو اور جب دین کا قیام بدون حلال کے نہین ہو سکتا ہے تو دو امر مین سے ایک امر لازم ہے یا ترک واجبات اکثر خلق سے یا اباحت حرام واسطے اکثر خلق کے اور یہ دونون امر باطل ہین اور ورع منجملہ قواعد دین کے ہے حدیث نعمان بن بشیر مین حلال و حرام کا بین ہونا اور درمیان اونکے مشتبہات امور کا پایا جانا جنکو اکثر لوگ نہین جانتے ہین آیا ہے اور پہر مشتبہات سے احتراز کرنے کو فرمایا ہے اسی طرح دع مایریبك الی مالا یریبك ارشاد کیا ہے ایک تمرۂ ساقطہ کو دیکہکر فرمایا تہا اگر یہ ڈر نہوتا کہ صدقہ کا ہوگا تو مین اسکو کہاتا

Marfat.com

بیان اسکا یہ ہے کہ جسکو فقیہ معین حرام اعتقاد کرتا ہے کیا ضرور ہے کہ وہ حرام ہی ہوا سلئے کہ
حرام وہ ہے جسکی حرمت کتاب وسنت واجماع امت وقیاس صریح سے ثابت ہوئی ہے اور
جس شئے مین علما کا تنازع ہوا اوسکو طرف انہین اصول کے پہیرنا چاہیے بعضا آدمی ایک مذہب
امام معین پر نشو ونما پاتا ہے اور کسی فقیہ معین سے استفتا کرتا ہے اور بعض مشائخ کی کوئی
حکایت سنتا ہے پہر چاہتا ہے کہ سارے مسلمان اوسی طرح کرین اور سمجہین حالانکہ یہ غلط ہے
اسکے بہت نظائر ہین جیسے ایک مسئلہ غنیمت کا کہ سنت غنائم مین یہ ہے کہ جمع کر کے تخمیس
وتقسیم درمیان غانمین کے برابر طور پر کیجاوے اور اس بارہ مین کہ امام کو تنفیل اربع اخماس
سے جائز ہے دو قول ہین مذہب فقہاء ثغور وابو حنیفہ واہل حدیث کا یہ ہے کہ جائز ہے بدلیل
حدیث اہل سنن کہ حضرت نے بدایت مین تنفیل ربع کی بعد خمس کے فرمائی اور بعد رجعت کے
ثلث بعد خمس کے دیا سعید بن المسیب ومالک وشافعی کہتے ہین کہ یہ جائز نہین ہے بلکہ مالک کے
نزدیک تنفیل خمس سے چاہیے اور نزدیک شافعی کے خمس الخمس سے امام احمد کو ابن مسیب ومالک
دونون سے تعجب آتا تہا کہ باوجود وفور علم کے یہ سنت اونکو کیونکر نہ پہنچی صحیحین مین ابن عمر سے
آیا ہے بہیجا ہمکو حضرت نے ایک لشکر مین طرف نجد کے پس پہنچا سہام ہمارا بارہ اونٹ کو اور
محتمل ہنوا خمس الخمس اس بات کا کہ اوسمین سے ہر ایک کا حصہ نکلے یعنی یہ امر ممکن نہ تہا کہ ہم
بیس اونٹ کا ہو کیونکہ دو سہم بعد خمس کے اربع اخماس مال ہین سے ہوتی ہین سو جب اون
دو سہم پر بقدر ربع اون دونون کے زیادہ کیا جائیگا تو مال پورا ہو جائیگا پہر جبکہ دو سہم
بارہ جزو سہم ہنگے تو تقسیم پندرہ جزو ہو گی اس صورت مین نفل ثلث خمس ہوگا اگر غنیمت
پچیس جزو ہوتے یا خمس ہا پنج جزو ہوتا تو نفل مذکور کا اس دم خمس الخمس ہونا ممکن تہا اسلئے
اگر امام بعض غانمین کو بعض پر کسی مصلحت راجحہ سے زیادہ کرے جس طرح کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ ذی قرد مین سلمہ بن اکوع کو سہم سوار وپیادہ دونون
کا دیا تہا تو یہ تنفیل امام کی اصح اقوال علما مین جائز ہے اور بعض اسکو جائز نہین کہتے

Marfat.com

کما تقدم اسی طرح اگر امام نے یہ کہدیا کہ جسنے جو چیز لے لی ہے وہ اوسی کی ہے اور ہنوز تقسیم غنائم کی نہین ہوئی ہے تو یہ لینا ایک قول علما مین جائز ہے ظاہر مذہب احمد بہی یہی ہے اور دوسرے قول مین جائز نہین ہے مذہب مشہور شافعی یہی ہے اور کلام مذہبین مین خلاف ہے اسی اصل پر بنیاد اون غنائم کی ہے جو ازمنہ متاخرہ مین ہوئی جیسے وہ غنائم جو سلاجقہ اتراک نے سنہ ... اور اہل اسلام نے ثغور شام و مصر سے حاصل کئے اوسمین بعض فقہا نے جیسے ابو محمد جوینی نے یہ فتوی دیا کہ کسی مسلمان کو کسی چیز کا اوسمین سے خریدنا اور کسی شرمگاہ کا وطی کرنا اور کسی مال کا مالک ہونا حلال نہین ہے حالانکہ جو فساد اس قول مین ہے وہ اللہ ہی کو معلوم ہے آخر ابو محمد بن سباع شافعی نے اونکا معارضہ کر کے فتوی دیا کہ امام پر کسی حال مین قسمت و تخمیس غنائم واجب نہین ہے بلکہ اوسکو یہ بات پہنچتی ہے کہ پیادہ کو زیادہ دے اور بعض غانمین کو محروم رکھے یا خاص کرے اور یہ زعم کیا کہ سیرت نبوی اسی کو مقتضی ہے حالانکہ یہ بات خلاف اجماع ہے اور پہلا قول بہی باطل و منکر ہے دونون مین انحراف ہے صواب اس جگہ یہ ہے کہ جب امام نے یہ کہدیا کہ جسنے جو چیز لے لی وہ اوسکی ہے تو وہ اوسکی ہوگئی اور اونکو غنائم سے منع نہین کیا بلکہ مغانم مین سے اوس چیز کا ارادہ کیا جو بالاتفاق ناجائز ہے یا یہ کہا کہ اوسپر تقسیم کرنا مغانم کا عدل سے واجب اور اذن انتہاب یعنے غارتگری کا دینا جائز نہین ہے تو یہ مغانم مال مشترک ہے درمیان غانمین کے غیر کا اوسمین کچہ بہی حق نہین ہے تو پہر جو کوئی اوسمین سے بمقدار حق خود لے لیگا وہ اوسکو جائز ہوگا اور جب اوسمین شاک ہوگا تو یا تو احتیاط کریگا یا ورع مستحب اختیار کریگا یا وہ چیز لیگا جسپر ظن غالب ہوگا ولا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا **ف** اسی طرح اوس مزارعت مین جسکو بعض لوگ مخابرہ کہتے ہین فقہا کا تنازع ہے لکن سنت مطہرہ سے جواز اوسکا ثابت ہو چکا ہے حضرت نے اہل خیبر سے نصف پیداوار پر پہل ہو یا کہیتی معاملہ کیا تہا اس شرط پر کہ اپنے مال سے اوسکو آباد کرین اور جس مخابرہ سے نہی آئی ہے اوسکی تفسیر صحیح مین یون ہے

کہ مالک زرع ایک بقعۂ معینہ کو شرط کرلے اسی طرح کرایہ دینا زمین کا پیداوار زمین پر نزدیک ابو حنیفہ وشافعی واحمد کے جائز ہے اور مالک اور احمد ایک روایت مین اوس سے نہی کرتے ہین اسکے نظائر بھی بہت ہین یہ ایک اصل ہوئی **ف** دوسری اصل یہ ہے کہ مسلمان نے جب ایسا معاملہ کیا جسکے جواز کا وہ معتقد ہے اور مال قبضہ مین کیا تو اب دوسرے مسلمان کو بھی ویسا ہی معاملہ کرنا اس قسم کے مال مین جائز ہے اگرچہ یہ دوسرا مسلمان معتقد جواز اوس معاملہ کا نہو عمر بن خطاب کے سامنے یہ مرافعہ آیا تھا کہ بعض عمال اہل جزیہ سے بعوض جزیہ خمر لیتے ہین کہا قتل کرے اللہ اوس عامل کو اوسکو یہ نہین معلوم ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے قاتل اللہ الیھود حرمت علیھم الشحوم فجملوھا وباعوھا واکلوا اثمانھا پھر کہا کہ وہ خمر اونہین کو دے دو کہ وہ فروخت کرکے اوسکی قیمت داخل کرین یہ اسلئے کہا کہ وہ اپنے دین مین معتقد اسکے جواز کے تھے اسی جگہہ سے علماء نے کہا ہے کہ وہ معاملات کفار کے جنکو وہ باہم کرتے اور جائز سمجھتے ہین اور لین دین اموال کا باہم اونکے ہوتا ہے جب وہ مسلمان ہو جائین گے تو یہ اموال اونکے لئے حلال رہینگے اور جب ہماری طرف تحاکم لائینگے تو ہم بھی وہ مال اونہین کے ہاتھہ مین بدستور رہنے دینگے خواہ یہ تحاکم قبل اسلام کے کرین یا بعد اسلام کے اللہ نے فرمایا ہے یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ ذروا ما بقی من الربوا ان کنتم مومنین اس آیت مین یہ حکم دیا ہے کہ جو اونکے ذمہ پر باقی رکھا ہے وہ چھوڑ دو نہ لو یہ حکم نہین دیا کہ جو لے چکے ہو وہ بھی پھیر دو اسلئے کہ وہ اوس ربا کو حلال جانتے تھے اسی طرح جب کوئی مسلمان ایسے معاملات کریگا جنکے جواز کا معتقد ہے جیسے حیل ربویہ جسکا فتوی حنفیہ شافعیہ دیتے ہین اور ایسے معاملات مین لیگا یا کھیتی کریگا اس شرط پر کہ بیج کاشتکار کا ہو یا زمین کو پیداوار زمین پر کرایہ دیگا یا جنس خارج پر یا مثل اسکے یا مال لیگا تو دوسرے مسلمان کو بھی اس طرحکا معاملہ کرنا اوس سے اس مال مین بطریق اولی جائز ہوگا اگرچہ وہ معتقد اسکے جواز کا نہو اور اگر بعد مین اوسپر یہ بات کھل جاویگی کہ تحریم راجح تھی تو بھی اوسپر اخراج



Marfat.com

اوس مال مکسوب کا بتاویل سائغ لازم نہ آویگا کیونکہ یہ اولی تر ہے ساتھہ عفو یا عذر کے کفر
متاول سے اگرچہ بعض فقہا بعض اہل ورع پر اس بات مین اتفاق کرتے ہین کہ وہ ناچار کفار سے
معاملہ کرے اور معاملہ مسلمین کو ترک کردے اسلئے کہ یہ بات معلوم ہے کہ اللہ و رسول کسی
مسلمان کو یہ حکم نہ دینگے کہ وہ مال کفار کھائے اور مال مسلمین چھوڑ دے بلکہ اہل اسلام اولی تر
ہین ساتھہ ہر خیر کے اور کفار اولی تر ہین ساتھہ ہر شر کے **ف** تیسری اصل یہ ہے کہ حرام
دو طرح پر ہے ایک حرام بالوصف جیسے مردار و گوشت خوک سو اس طرح کا حرام جب کسی شئے
مائع مین مختلط ہو جائیگا اور اوسکی لون و طعم و ریح کو متغیر کر دیگا تو وہ شئے حرام ہو جائیگی اور
اگر متغیر نکریگا تو اوسمین نزاع ہے یہ جگہ اوسکے ذکر کی نہین ہے دوسرا حرام بالکسب جیسے
مال ماخوذ بغصب یا بعقد فاسد یہ اگر کسی مال حلال مین ملجائیگا تو اوسکو حرام نکریگا اس صورت
مین اگر ایک شخص نے روپیہ اشرفی آرد گندم خبز غصب کا لیکر اپنے مال مین ملا لیا تو وہ سارا
مال حرام نہوگا نہ اوسپر اور نہ اسپر بلکہ اگر دونون مال متماثل ہین اور تقسیم ممکن ہے تو وہ بقدر
اپنے حق کے اور یہ بقدر اپنے حق کے لے لے اور اگر کسی ایک کے پاس ان دونون مین سے
عین مال دیگر زیادہ ہوگا تو دوسرا مثل اوسکے لے لیگا رہی یہ بات کہ خلط مثل اتلاف کے
ہے یا نہین اسمین دو وجہ ہین مذہب شافعی و احمد وغیرہما مین ایک یہ کہ مثل اتلاف کے ہے
مثل اوسکے حق کے جہان سے چاہے اوسکو دے دوسرے یہ کہ اوسکا حق اسمین باقی ہے
مالک کو یہ بات پہنچتی ہے کہ اپنا حق اوس مختلط سے طلب کرے یہ اصل بہت نافع ہے اسلئے
کہ بہت سے لوگ یہ توہم کرتے ہین کہ دراہم محرمہ جب مختلط بحلال ہو جاتے ہین تو سارا
مال حرام ہو جاتا ہے حالانکہ یہ خطا ہے ہان بعض علماء نے قلیل مین تورع کیا ہے لیکن جبکہ
کثیر ہے تو اوسمین ہمین کسی کا نزاع معلوم نہین ہے **ف** چوتھی اصل یہ ہے کہ جب
شناخت مالک کی متعذر ہو تو اوس مال کو مصالح مسلمین مین نزدیک جماہیر علماء کے صرف
کرے جیسے مالک و ابو حنیفہ وغیرہما اگر ایک انسان کے ہاتھہ مین مال غصب یا عاریت یا ودیعت

یا رہن ہے اور وہ معرفت اصحاب اموال سے مایوس ہے تو وہ اون اموال کو مالکین کی طرف سے صدقہ کردے یا مصالح مسلمین مین صرف کرے یا امام عادل و قائم عدل کو سونپ دے کہ وہ اوسکو مصالح شرعیہ مین اوٹہا دے بعض فقہا نے کہا ہے بلکہ توقف کرے یہانتک کہ پتہ اصحاب اموال کا لگے لکن صواب قول اول ہے کیونکہ ہمیشہ مال کا حبس رکہنا کچہہ فائدہ نہین دیتا بلکہ وہ معرض ہلاک و استیلاء ظلمہ مین رہتا ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک کنیز خرید کی پہر گہر مین گئے کہ قیمت لائین باہر آکر بائع کو نہ پایا مسکینون کے گرد پہرنے اور اوس قیمت کو صدقہ کرتے اور کہنے لگے اللہم عن رب الجاریۃ یعنے یہ صدقہ طرفسے مالک کنیز کے ہے فان قبل فذاک وان لم یقبل فھو لی وعلی مثلہ الی یوم القیامۃ یعنی اگر اوس مالک کنیز نے اس صدقہ کو قبول کیا تو یہ اوسکی طرفسے ہوا اور اگر قبول نہ کیا تو یہ صدقہ میری طرفسے ہے اور مثل اوسکے مجہپر تاقیامت باقی ہے اسی طرح ایک شخص نے مال غنیمت مین سے کچہہ خیانت کرلی تہی اور بعد اونکے تفرق کے وہ مرگیا بعض تابعین نے فتوی دیا کہ اونکی طرفسے تصدق کردیا جائے اس فتوی پر سارے وہ صحابہ و تابعین جنکو یہ فتوی پہنچا راضی ہوئے جیسے معاویہ وغیرہ اہل شام اسکی بنیاد دو اصل پر ہے ایک وقف عقود و تصرف عن الغیر بغیر اوسکے اذن کے اسمین تین قول ہین ایک یہ کہ بیع کرے اور اوس بیع کو اجازت متصرف عنہ پر موقوف رکہے اگر اوسنے اجازت دیدی تو جائز ہوئی یہی مذہب ہے مالک و ابوحنیفہ و احمد کا ایک روایت مین اور ایک قول شافعی کا بہی دوسرے یہ کہ وہ بیع باطل ہے مذہب مشہور شافعی کا یہی ہے تیسرے یہ کہ جب استیذان مالک کا متعذر ہوا اور حاجت طرف تصرف کے ہے تو وہ بیع موقوفا واقع ہوگی اسی طرح جبکہ اوسکو ذمہ داری سے خرید کیا ہے اور عقد مین مسمے نہین کیا دوسری اصل یہ ہے کہ جب مالک مجہول ہوا تو حکم معدوم مین ٹہیریگا اسکا بیان اصل پنجم مین آتا ہے اوس سے کشف سر مسئلہ ہوگا **ف** پانچوین اصل یہ ہے کہ حکم مجہول کا شریعت مین مثل معدوم کے ہے اور مثل اوسکے معجوز عنہ بہی ہے قال تعالی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا و

Marfat.com

**قال تعالیٰ** فاتقوا اللہ ما استطعتم اور حضرت نے فرمایا ہے اذا امرتکم بامر فاتوا منہ
ما استطعتم سو اللہ کا ہر حکم مشروط بالقدرت و تمکن عمل ہوتا ہے ہم جب اوسکی معرفت و عمل
سے عاجز ہونگے تو وہ ہمسے ساقط ہوجائیگا اسی لئے حضرت نے لقطہ مین فرمایا ہے کہ جب
اوسکا صاحب یعنی مالک آئے تو اوسکو دیدو ورنہ وہ اللہ کا مال ہے جسے چاہے دے سو یہ
لقطہ ملک مالک معصوم تہا لکن جبکہ شناخت اوسکی متعذر ہوئی تو یہ فرمادیا ہی مال اللہ یوتیہ
من یشاء یہ دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ نے یہ چاہا کہ ملک مالک اول کی اوس سے زائل ہوجائے
اور وہ مال اس ملتقط کو ملجائے سو درمیان امت کے اس بارہ مین بعد تعریف
یکسان کے کچھہ نزاع نہین ہے کہ ملتقط اوسکو صدقہ کردے اور اگر خود فقیر محتاج ہو تو آپ اوس کا
مالک بنجائے رہی یہ بات کہ باوجود غنا کے بہی مالک ہوسکتا ہے یا نہین اسمین دو قول مشہور
ہین مذہب شافعی و احمد کا یہ ہے کہ تملک جائز ہے اور مذہب ابو حنیفہ رح کا یہ ہے کہ جائز نہین ہے
پہر اگر کوئی آدمی مرگیا ہے اور اوسکا وارث پیدا نہین ہے تو وہ مال مصالح مسلمین مین صرف
کیا جائیگا اگرچہ نفس الامر مین کوئی وارث غیر معروف کیون نہو ہان اگر وارث ظاہر ہوگا تو پہر
اوسکو وہ مال دیدیا جائیگا اگرچہ قبل ثبوت کے صرف کرنا اوس مال کا جائز اور لینا اوسکا غیر حرام تہا
لوگ کثرت سے مرتے ہین اور اونکے عصبات ہوتے ہین جو بعد ایک مدت کے پہچانے جاتے ہین
**ف** یہ بات ظاہر ہوگئی تو اب کہا جاتا ہے کہ جو اموال مغصوبہ و مقبوضہ بعقود غیر مباح القبض
موجود ہین اگر معلوم ہوجائے کہ فلان مسلمان کے ہین تو اون اموال سے اجتناب کرے کہ
کسی نے اوسکو چرایا یا خیانت کیا یا غصب کیا ہو معصوم سے کیونکہ یہ مال ناحق ہے اسکا
لینا درست نہین ہے نہ بطریق ہبہ نہ بطریق معاوضہ نہ بطور وعدہ نہ بطور قیمت مبیع نہ
بطریق وفاء قرض کیونکہ یہ شخص کچہہ اوس مظلوم کا مالک نہین ہے اور اگر اس مال کو کسی
تاویل جائز سے مطابق مذہب بعض ائمہ کے لیا ہے تو استیفا کرنا اوسکا بیع و اجرت
و قرض وغیرہ دیون سے جائز ہے اور اگر مجہول الحال ہے تو مجہول مثل معدوم کے

Marfat.com

ہوتا ہے اور اصل اوس چیز مین جو ہاتھہ مین کسی مسلمان کے ہے یہ ہے کہ وہ اوسیکی ملک ہے
اگر وہ دعوی اپنی ملکیت کا کرتا ہے یا اوسکا ولی ہے جیسے متولی و ناظر وقف و ولی یتیم و ولی
بیت المال یا وکیل بیت المال اور جس مال مین کوئی مسلمان یا ذمی بطریق ملک و ولایت و وکالت
تصرف کرتا ہے وہ تصرف جائز ہے اور جبکہ حال اوس مال کا جو اوسکے ہاتھہ مین ہے معلوم نہوگا تو
حکم اوس پر کیا جائیگا **ف** اگر ایک درہم نفس الامر مین مغصوب تھا اور ہمین نہین معلوم ہے اور
مجہول کو حکم معدوم کا ہے تو لینا ہمارا اوس درہم کو قیمت مبیع و اجرت عمل و بدل قرض مین
اخذ لقطہ سے کچھہ کم نہین ہے اسلئے کہ لقطہ کو بغیر عوض لیا تھا اور اوسکا مالک معلوم نہ تھا
اور اس مال کا مالک بھی معلوم نہین ہے اور اسکو عوض اپنے حق کے لیا ہے تو پھر حرام
نہوگا ہان جب یہ بات معلوم ہو جائے کہ اوس شخص کا مال حرام ہے تو براہ ورع اوس سے
ترک معاملہ کردے اور اگر اکثر مال اوسکا حرام ہے تو اوسمین درمیان علماء کے نزاع ہے
رہا مسلمان مستور الحال سو اوس سے معاملہ کرنے مین کوئی شبہ نہین ہے بلکہ جو کوئی
اوس سے معاملہ ترک کردیگا وہ مبتدع فی الدین ہوگا جسکے لئے اللہ نے کوئی حجت نازل نہین
فرمائی ہے اس بیان سے حکم سائر اموال کا واضح ہوجاتا ہے اس غلط سے جو یہ کہتا ہے کہ یہ
لحمان والبان ماکولہ شاید اصل مین منہوب و مغصوب ہون یہ کہنا چاہئے کہ مجہول کو حکم عدم
کا ہے سو جبکہ یقینا اسکا علم نہین ہے تو گویا سرے سے نہ غارتگری ہے نہ غصب ہے اسلئے
کہ اللہ پاک نے جن معاملات فاسدہ کو حرام کیا ہے اسلئے کیا ہے کہ اونمین ظلم ہے **قال تعالی**
لقد ارسلنا رسلنا بالبینات وانزلنا معہم الکتاب والمیزان لیقوم الناس بالقسط سو غصب
اور اوس کے انواع جیسے سرقہ و خیانت داخل ظلم ہین میسر و ربا اسی لئے حرام ہے
کہ اونمین ظلم ہے سو جب بات یون ٹھیری تو یہ مظلوم جسکا حق ناحق لیکر غیر کے ہاتھہ فروخت
کردیا گیا ہے اور خریدار اوسپر قابض ہے اور وہ نہین جانتا کہ یہ کیسا مال ہے پھر وہ مال
اوس خریدار کے پاس سے نزدیک غیر کے گیا اور اوس غیر کے پاس سے کسی اور کے پاس

Marfat.com

پہنچا تو معلوم ہوا کہ ان لوگون نے اوسپر کچھ ظلم نہین کیا ہے ظالم وہی شخص تھا جسنے اوسپر تعدی
کی تھی لیکن اتنی بات باقی رہی کہ اگر مظلوم کو یہ حال معلوم ہوجائے تو مطالبہ اوس مال کا اون
لوگون سے اوسکو پہنچتا ہی بسبب التزام ضمان کے یا نہین اسمین علما کے دو قول ہین اصح یہ ہے
کہ مطالبہ نہین پہنچتا اور جن لوگون کا یہ قول ہے کہ ضمان مقرر ہے غار پر نہ مغرور پر تھا ہوا صحیح
وہ باہم متنازع ہین اس امر مین کہ مالک کو مطالبہ کرنا مغرور سے یا ضمان کا غار سے پہنچتا ہی
یا نہین اسمین بھی دو قول ہین مذہب احمد وغیرہ مین اسکی مثال یون ہے کہ ایک ظالم
ودیعت رکھے پاس ایسے شخص کے جو نہین جانتا کہ وہ ظالم غاصب ہے پھر وہ ودیعت تلف
ہوگئی تو اب مالک مودوع سے مطالبہ کرے یا نکرے اس جگہہ دو قول ہین اصح یہ ہے کہ نکرے
اور اگر وہ مال کسی مہمان کو کھلا دیا ہے اور حال ظلم کا معلوم نہ تھا پھر مالک کو معلوم ہوا تو اب وہ
مطالبہ اوسکا مہمان سے کرے یا نکرے اسمین بھی دو قول ہین ایک یہ کہ نکرے اور جو قائل
ہے مطالبہ کا وہ یہ نہین کہتا ہے کہ وہ حرام ہے بلکہ یہ کہتا ہے کہ اوسپر بابت اوس اکل
کے کچھ گناہ نہین ہے اور نہ اوسپر تاوان آتا ہے بلکہ ادا ثمن لازم ہے اسلئے کہ وہ بمنزلہ
مشتری کے ہے اور یہ قائل یون کہتا ہے کہ کسی حال مین بھی اوسپر اکل مین نہ کچھ اثم ہے
اور نہ کچھ غرم ہے تو غاصب پر ہے جسنے براہ ظلم وستم مال اوسکا ناحق لیلیا ہے سو جب ہم
کوئی مال معین ہاتھہ مین کسی انسان کے دیکھین آگے اور ہمین یہ بات معلوم نہوگی کہ یہ
مال مغصوب ہے یا مقبوض ساتھہ ایسے قبض کے ہے جو مفید معاملہ مالک نہین ہے اور
ہم اوس مال کا استیفا یا ہبہ کر لینگے یا کسی اجرت یا بدل قرض مین لے لینگے تو ہمپر کچھہ
گناہ اس بابت بالاتفاق نہوگا اگرچہ نفس الامر مین وہ مال مسروق یا مغصوب ہے پھر جب بعد اوسکے
ہمنے جانا کہ وہ مسروق تھا تو اصح قولین پر ہمپر کچھہ واجب نہین ہے مگر وہی امر جسکا
التزام ہمنے عقد مین کرلیا تھا استقرار ضمان کا ہمپر نہوگا خواہ ہدیہ مین گیا یا ہبہ مین اور
ضمان زیادہ قیمت سے نہین ہوتا ہے اسی طرح اجرت وبدل قرض کا حال ہے جبکہ

Marfat.com

ہم اونمین تصرف کرینگے تو پہر ضمان مستقر نہوگا لکن فقہاء نے اس مسئلہ مین تنازع کیا ہے
وہ یہ ہے کہ مالک کو تضمین اس مغرور کی جسکے پاس وہ مال تلف ہوگیا ہے پہر رجوع غار پر
بعوض غرم مغرور کے پہنچتی ہے یا مطالبہ کرنا مغرور سے نہین پہنچتا مگر اوسی مین جسپر ضمان ہے
اسمین دو قول ہین اور وہ دونون دو روایت ہین احمد سے اسی کے مانند یہ شکل ہے کہ ایک
شخص نے ایک کنیز غصب کر لی اور ایک انسان نے اوس کنیز کو اس غاصب سے خرید کیا اوس
اولاد ہوئی یا اوسکو ہبہ کر دیا تو اس صورت مین صحابہ و ائمہ کا اتفاق ہے اس بات پر کہ وہ
ولد اوس مغرور کا حر ہوگا اسلیئے کہ واطی کو یہ بات معلوم نہ تہی کہ وہ کنیز کسی غیر کی مملوک ہے
بلکہ وہ تو اوسکو اپنی ملک سمجہا ہوا تہا حالانکہ اہل علم کا اس امر پر اتفاق ہے کہ ولد حریت
ورق مین تابع مادر اور نسب ولا مین تابع پدر ہوتا ہے معہذا اوس ولد کو آزاد ٹہیرایا کیونکہ
اوسکے والد کو یہ حال معلوم نہ تہا اور مجہول مثل معدوم کے ہوتا ہے ہان سید جاریہ کے لیئے
بدل ولد واجب بتاتے ہین اسلیئے کہ وہ اوسکا مستحق تہا اگر یہ غرور یعنے دہوکا نہوتا
سو جب اوس ولد کو ملک سید سے ناحق خارج کیا تو اب سید کو بدل اوسکا ملنا چاہیئے اور
مہر بہی ملے لکن اصح قولین مین یون کہا ہے کہ لزوم اس بدل کا ذمہ پر غار ظالم کے ہے
جسنے اوس جاریہ کو غصب کیا تہا پہر اوسکو فروخت کر ڈالا اور ذمہ پر مغرور مشتری کے
اوسی قدر لازم ہے جسکا التزام اوسنے عقد مین کیا تہا یعنی فقط ثمن اب رہی یہ بات کہ
صاحب جاریہ مطالبہ فداء ولد و مہر کا مغرور سے کرے اور مغرور مطالبہ اوسکا غار سے کرے یا
فقط مطالبہ صاحب جاریہ کا غار ظالم سے چاہیئے اسمین دو قول ہین وہ دونون دو روایت
ہین امام احمد سے درمیان امت کے اسمین نزاع نہین ہے کہ وہ وطی حرام نہ تہی اور وہ بچہ
ولد رشد ہے نہ ولد زنیہ تو حلال کا بچہ ہوا نہ حرام کا اسی طرح سائران صور مین تنازع نہین
کیا ہے کہ آکل و لابس و واطی عالم پر اثم نہین ہے بلکہ تنازع ضمان مین ہے کیونکہ ضمان
باب عدل سے ہے جو حق مین آدمیون کے واجب ہے اور عمد و خطا مین واجب آتا ہے

Marfat.com

وماکان لمومن ان یقتل مومنا الا خطأ ومن قتل مومنا خطأ فتحریر رقبة مومنة
ودیة مسلمة الی اهله الا ان یصدقوا معلوم ہوا کہ قاتل نفس براہ خطا نہ آثم ہے نہ
فاسق لیکن اوسپر دیت لازم آتی ہے اسی طرح جسنے کوئی مال مغصوب براہ خطا تلف کردیا ہی اوسپر
بدل اوسکا لازم ہے کوئی گناہ اوسپر نہین آتا یہان سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اثم منتفی ہوتا
ہے ہمراہ عدم علم کے اس صورت مین سارے اموال جو ہاتہہ مین اہل اسلام واہل کتاب کے ہین اور
کسی دلالت وامارت سے اونکا مغصوب یا مقبوض ہونا بقبض ناجائز معلوم نہین ہے جسکے سبب سے
قابض کے ساتھہ معاملہ کرنا روا نہو تو معاملہ کرنا ساتھہ اونکے اوس مال مین بلا ریب و نزاع امت
کے درست ہے اور یہ بات معلوم ہے کہ غالب اموال لوگون کے اسی طرح پر ہین اور وہ قبض
جو مفید ملک نہین ہوتا ہے ظلم محض ہے رہا وہ مال جو بعقد فاسد مقبوض ہے جیسے ربا و میسر یعنے
جوا وغیرہ سو وہ مفید ملک ہے یا نہین سو اسمین تین قول ہین ایک یہ کہ مفید ملک ہے ابو حنیفہ رح
اسی طرف گئے ہین دوسرا قول یہ ہے کہ مفید ملک نہین ہے شافعی و احمد کا مذہب معروف
یہی ہے تیسرا قول یہ ہے کہ اگر مرگیا تو مفید ملک ہے اور اگر ردّ کرنا اوسکا مالک کو ممکن ہے اور وصف
و نرخ مین متغیر نہین ہوا ہے تو افادہ ملک نہین کریگا مذہب مالک اسیطرح پر محکی ہے شیخ الاسلام
ابن تیمیہ رح کہتے ہین ہمنے ان امور و قواعد کا بسط اور جگہہ کیا ہے یہان تو فقط اون قواعد
شریفہ پر آگاہ کیا گیا ہے جو ناسخ باب اشتباہ ہین اس اصل مین جو کہ منجملہ ایک اصول اسلام
کے ہے جس طرح کہ امام احمد وغیرہ نے کہا ہے کہ دار مدار اصول اسلام کا تین حدیثون پر ہے
ایک الحلال بیّن والحرام بیّن الخ دوسری انما الاعمال بالنیات الخ تیسری من عمل عملا
لیس علیه امرنا فهو رد کیونکہ اعمال دو طرح پر ہوتے ہین ایک مامور دوسرے محظور سو حدیث
اول مین ذکر محظورات کا ہے مامور وہ ہے جسکا قصد قلب و نیت نے کیا ہے رہا عمل ظاہر
سو یہ وہ کام مشروع ہے جو موافق سنت کے ہو فضیل بن عیاض نے قوله لیبلوکم
ایکم احسن عملا مین کہا ہے یعنی اخلصه واصوبه پوچھا اے ابو علی اخلص و

اصوب عمل کیا ہے کہا عمل جب خالص ہوگا اور صواب نہوگا یا صواب ہوگا اور خالص نہوگا
تو قبول نہوگا جب تک کہ خالص و صواب دونون نہو خالص یہ کہ خاص اللہ کے لئے ہو صواب یہ کہ
موافق سنت کے ہو اب اس تقریر سے جو یہانتک ہمنے ذکر کی یہ بات روشن ہوگئی کہ قول
قائل کا کہ اکل حلال متعذر و دشوار ہے اور وجود اوسکا اس زمانہ مین ناممکن و محال ہے مخالف
اجماع ہے بلکہ اموال خلق پر حلال ہی غالب ہے اور بہ نسبت حرام کے سہل تر ہے منقول
اس قول کے بعض طوائف متفقہہ و متصوفہ ہین اور کبار مشائخ عراق سے جسنے یہ بات کہی ہے
ہم اوسکو جانتے پہچانتے ہین اور شاید یہ قول اونہین کے پاس سے نزدیک شیوخ مصر کے
منتقل ہوکر آیا ہے لکن قائل اس قول پر لازم ہے کہ دروازہ اکل کو مسدود کردے بلکہ یون
کہدے کہ اس عہد مین کوئی راہ طرف ورع کے نہین ہے پھر قائل مذکور نے یہ بھی ذکر کیا
ہے کہ جب یہ دشوار ہی ٹھیری تو اب کیا کرے کیا نکرے لکن اس دم اوسکا استحضار نہین ہے
عاقل کو تدبر کرنا چاہئے کہ جو کوئی شخص قانون نبوی محمدی شرعی سے جسپر کتاب و سنت و اجماع
سلف امت و ائمہ دلیل ہے باہر نکلے گا وہ ضرور اس امر کا محتاج ہوگا کہ کوئی اور قانون بدعی
متناقض نکالے جسکو عقل و دین دونون رد کرینگے لکن اگر مجتہد متحری طاعت خدا و رسول
ہوگا تو اللہ اوسکے اجتہاد پر اوسکو ثواب دیگا اور اگر خطا کریگا تو اللہ بخشنے والا ہے ربنا اغفر لنا
ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک
رءوف رحیم **ف** رہی یہ بات کہ وقعہ منصورہ مین جب تقسیم غنائم کی نہوئی تو اوسمین
شبہ داخل ہوگیا سو کلام اس مسئلہ پر دو طرح سے ہے ایک یہ بات کہ جو حرام محض اموال مردم
مین مختلط ہوگیا ہے جیسے مال غصب جسپر کہ ولاۃ و قطاع و اہل فتن قدرت رکھتے ہین اور
دخول خیانت معاملات مین جو اس اختلاط سے بھی بیشتر ہوتی ہے خصوصا اون بلاد مصریہ مین
کہ وہ بہ نسبت اقلیم شام و مغرب کے اکثر ہے ظلم مین بسبب اسکے کہ بعض لوگ بعض دیگر پر
براہ خیانت و جحد حق ظلم کرتے ہین اور طرف سے متولین ناحق کے کثرت سے ظلم ہوا کرتا ہے



Marfat.com

سو احالہ تحریم کا اس امر پر اولیٰ ہے احالہ تحریم سے مغانم پر دوسرے یہ کہ ہمنے بابت ان مغانم کے مذاہب فقہا کو ذکر کر دیا ہے اور بیان کر دیا کہ جب امام نے اذن اخذ کا بغیر قسم دیدیا تو یہ جائز ہوا اور اگر جائز نہین ہے تو بہی جس کسینے بقدر اپنے حق کے لے لیا ہے تو وہ جائز ہے اور اگر مقدار حق سے زیادہ ستانیکی ہے اور واپس کرنا اوسکا اصحاب مال پر بوجہ عدم علم متعذر ہوگیا ہے تو پہر اوسکو طرف سے اون اصحاب کے تصدق کر دے اور اگر تصدق نہین کیا ہے بلکہ اوسمین تصرف کر لیا ہے تو پہر اوس مال مین سے جسکے پاس کچھ پہنچا ہے اور اوسکو حال اوس مال کا معلوم نہین ہے تو یہ مال غذا اوسپر حرام ہے اور نہ کچھ اس بابت اوسپر گناہ ہے رہی یہ بات کہ یہ حکم سائر غصوب مذکورہ مین جاری ہو سکتا ہے یا نہین سو اسمین اختلاف ہے لکن بیان مذکور سے یہ بات تو مبین ہو چکی ہے کہ جسنے اپنی جان کو اجارہ مین دیا یا اپنا جانور کرایہ پر چلایا یا اپنی زمین دیکر قیمت یا اجرت لی تو یہ کچہ اوسپر حرام نہین ہے خواہ اوسکو یہ بات معلوم ہو کہ یہ قیمت و مزدوری حلال ہے واسطے مالک کے یا اوس کا حال معلوم نہین ہے بلکہ مستور ہے لکن اگر یہ بات معلوم ہوگئی ہے کہ مالک نے اوس مال کو غصب کیا ہے یا چورایا ہے یا بوجہ ناجائز و مباح قبض کیا ہے جسکا لینا ثمن و اجرت مین درست نہین ہے تو یہ جگہہ نزاع کی ہے فقہا و علما مین **ف** یہ قول قائل کا کہ درہم نے کس طرح تعیین کو قبول کیا جسکی وجہ سے سبب ممنوع حرام ہوگیا اور کس طرح تعیین کو قبول نکیا جسکی وجہ سے بسبب مشروع حلال ٹھیر گیا سو اسکی صورت یہ ہے کہ درہم قابل تعیین ہے حرام بالوصف اور محرم بالکسب مین اول کی مثال خمر ہے کہ جب تک عصیر تہا حلال طاہر تہا باتفاق علما جب خمر ہوا تو حرام ہوگیا پہر خمر سے بفعل خدا بغیر قصد سرکہ بنگیا تو حلال ٹھیرا باتفاق علما اختلاف اوسمین ہے جسکی تخمیر و تخلیل کا قصد کیا گیا ہے اسی طرح سائر نجاسات مین تنازع ہے جیسے خنزیر جبکہ نمک ہو جاوے اور نجاست جبکہ راکہہ بنجاوے بعض نے کہا پاک نہین ہوتا یہی قول ہے شافعی کا اور ایک قول مالک و احمد کا وہو اصح دوسرے کی مثال آب مغصوب ہے کہ وہ حرام ہے اسلئے

Marfat.com

کہ ظالم نے اوسپر براہ ظلم قبضہ کرلیا ہے پہر اگر حق سے قابض ہوگا تو مباح ہوجائیگا مثلاً مالک مال غاصب مذکور کو اذن اوسکا دیدے یا ہبہ کردے یا اوسکے ہاتہہ فروخت کردے یا خود مالک اوسکا یا ولی یا وکیل مالک کا اوسکو اپنے قبض مین لیلے پہر اگر غاصب نے وہ پانی ایسے شخص کو دیدیا ہے جسکو یہ بات معلوم نہین ہے کہ وہ پانی مغصوب ہے تو اسکا لینا قبض کرنا حق سے ہے نہ ناحق سے اسلئے کہ اللہ پاک نے اس شخص کو تکلیف امر نامعلوم کی نہین دی ہے اسی طرح حال اوس شخص کا ہے جسنے اِس قابض سے اوس پانی کو براہ حق لیا ہے انتہی کلام شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی واٰیانا برحمتہ السابقۃ علی غضبہ وجنبنا عن حرام المال وغضبہ بمنہ وکرمہ اٰمین **ف** حدیث نعمان بن بشیر مین نزدیک شیخین وغیرہما کے حلال وحرام کا بیّن ہونا فرماکر پہر ارشاد کیا ہے کہ ان دونون کے درمیان مین امور مشتبہ ہین پہر اون امور مشتبہ کے ترک کرنے کو فرمایا ہے سو تفسیر مشتبہات مین اہل علم کا اختلاف ہے کسی نے کہا مشتبہات وہ ہین جنمین تعارض دلیلون کا ہے کسینے کہا وہ ہین جنمین اختلاف علما کا ہے کسینے کہا مراد قسم مکروہ ہے کیونکہ فعل وترک دونون اوسکو اپنی طرف کہینچتے ہین کسینے کہا مراد مباح ہے یہ چار قول ہوئے مؤید قول اول وثانی لفظ بخاری ہے لا یعلمہا کثیر من الناس ترمذی کا لفظ یہ ہے لا یدری کثیر من الناس امن الحلال ہی ام من الحرام مفہوم لفظ کثیر کا یہ ہے کہ معرفت مشتبہات کی ممکن ہے لکن تہوڑے لوگ اوسکو جانتے ہین جیسے مجتہدین اس تقدیر پر وقوع شبہات کا حق مین غیر مجتہدین کے اس طرح پر ہوتا ہے کہ اونکو ترجیح ایک دلیل کی دو دلیلون مین سے ظاہر نہین ہوتی مؤید قول سوم وچہارم کی روایت ابن حبان ہے بلفظ اجعلوا بینکم وبین الحرام سترۃ من الحلال من فعل استبرأ لدینہ وعرضہ اس تقدیر پر حدیث متضمن ہے تقسیم احکام کو طرف تین چیزون کے اور یہ تقسیم صحیح ہے بعض مشائخ علم نے کہا ہے کہ استکثار مباح سے آدمی مکروہ مین اور استکثار مکروہ سے حرام مین پڑجاتا ہے

Marfat.com

فتح الباری مین وجہ اول کو ترجیح دی ہے پھر یہ بہی کہا ہے کہ سب وجوہ کا مراد ہونا بہی کچھہ
بعید نہین ہے یہ وجوہ باختلاف مردم مختلف ہوتی ہین انتہےٰ لکن تفسیر اول و دوم صحیح ہے وجہ
صحت کی دلیل الطالب مین ذکر کی گئی ہے مشتبہ مین توقف کرنا چاہیے مثلاً ایک عالم نے کہا
کہ لحم خیل وضبع کا حلال ہے دوسرے نے کہا کہ حرام ہے یا ایک نے شراب نبیذ و مثلث کو حلال
بتایا اور دوسرے نے حرام سمجہا یا ایک نے کہا بیع نسیہ حلال ہے اور دوسرے نے کہا کہ حرام
ہے تو اس جگہہ شان ایسا ندار کی یہ ہے کہ ان اشیاء کو ترک کر دے کیونکہ اس جگہہ یہ وقف ایسا
مسلک ہے کہ ہر ایک ان علما مین سے ساتہہ اوسکے راضی رہ سکتا ہے رضا قائل تحریم کی خود
ظاہر ہے اور رضا قائل تحلیل کی اس طرح ہو سکتی ہے کہ وہ یہ بات نہین کہتا ہے کہ ان چیزون
کا اکل یا تعامل واجب ہے بلکہ غایت قول اوسکا یہ ہے کہ یہ اشیاء حلال ہین اور فعل و ترک
اونکا جائز ہے اس صورت مین تارک نزدیک دونون عالم کے مصیب رہیگا پس ورع محمود
اس حالت مین یہی وقف ٹہیرا یہ ورع جسطرح کہ ترک مین ہوتا ہے اسی طرح فعل مین بہی
ہوتا ہے مثلاً ایک عالم نے کہا کہ غسل جمعہ واجب ہے اور دوسرے نے کہا کہ واجب نہین
ہے تو ورع اس جگہہ یہی ہے کہ غسل کرے کیونکہ عدم وجوب کچھہ مانع غسل سے نہین ہے
بلکہ غسل مین ترغیب آئی ہے گو واجب نہو اور جو اوسکو واجب نہین کہتا ہے وہ کچھہ قائل
عدم جواز کا نہین ہے بلکہ مسنون یا مندوب بتاتا ہے سو جس جگہہ تعارض ادلہ کا درمیان تحریم
وکراہت اور درمیان حلت و جواز کے ہو وہان ورع ترک مین ہوتا ہے اور جہان تعارض
درمیان وجوب و ندب اور درمیان اباحت و استحباب کے ہو وہان ورع فعل مین ہوتا ہے
ہان اگر تعارض ادلہ کا درمیان تحریم وکراہت اور درمیان وجوب یا ندب کے ہو تو وہ
جگہہ البتہ مقام ضنک و موطن صعب و عقبۂ کئود ہے جیسے کہ اوقات کراہت مین نہی آئی
ہے نماز سے اور امر آیا ہے نماز تحیت المسجد کا اس جگہہ بعض نے کہا ورع ترک مین ہے
لکن اصح یہ ہے کہ ایسی جگہہ مین موقع بچاکر مسجد مین آئے تفصیل اس قول کی دلیل الطالب

ہین جیسے **ف** حلال بین وہ ہے جسکی تحلیل پر نص وارد ہے حرام بین وہ ہے جسکی تحریم منصوص ہے پس جس چیز کے مباح ہونے پر شارع نے نص کی ہے وہ جنس حلال بین سے ہے یا جس چیز سے سکوت کیا ہے اور وہ چیز مخالف شرع ماقبل یا دلیل عقل کی نہین ہے تو وہ بھی داخل حلال بین ہے کیونکہ حدیث مین آیا ہے وما سکت عنہ فھو عفو وما کان ربك نسیا سو ایسا مباح جبکہ ذریعہ وقوع کا حرام مین ہو تو وہ بے شبہ شبہات مین مندرج ہوگا ہان جو مباح ذریعہ حرام ہو سکے اوس سے توقف کرنا داخل ورع ہے جیسے استمتاع زوجہ سے حالت حیض مین بجاعدا ہی لپس وپیش کیونکہ اکثر لوگ مالک نفس کے نہین ہوتے ہین اسی لئے یہ کہا ہے کہ ورع ترک کرنا مالا باس بہ کا ہے ڈر سے ما بہ باس کے اس باب مین سلف بڑے محتاط تھے بعض لوگون نے سالہا سال تک تبسم نکیا ابن سیرین نے تیل خرید کیا تھا تجارت کو ایک مشکیزہ مین ایک چوہا پایا گمان کیا کہ شاید عصیر مین پڑ گیا ہوگا سارا تیل پھینک دیا اوس سے نفع نلیا ایک بار ایک مال خرید کیا تھا اوسمین بارہ سو درہم کا نفع ہوا دل مین شک پڑا کہ فلانے مال پر اتنا نفع لینے چہ اوسکو چھوڑ دیا ہشام نے کہا واللہ یہ کچھ سود نہین ہے نووی دمشق کی کھجور نہ کہاتے تھے پوچھا تو کہا ایام قدیم مین یہ باغات ہاتھ مین ظالمون کے تھے معلوم نہین کہ دخل وخرج اونکا کس طرح پر تھا غرضکہ سلف کی مسالک ورع مین ایسے شبہے کہ خلف اوسپر سالک نہین ہو سکتے ہین شارع نے اسی طرف اشارہ کیا ہے دع ما یریبك الی مالا یریبك اسکو ترمذی نے حسن سبط سے روایت کیا ہے اور حاکم وابن حبان نے صحیح بتایا ہے دوسری حدیث مین آیا ہے استفت قلبك ولو افتاك المفتون رواہ احمد وابو یعلی والطبرانی من حدیث وابصۃ مرفوعًا اسی باب سے یہ حدیث بھی ہے الاثم ما حاك فی صدرك وکرھت ان یطلع علیہ الناس بلکہ اس بارہ مین خود یہی حدیث مشتبہات کفایت کرتی ہے اسی سلئے اہل علم نے اس حدیث کو ربع اربعہ اون احادیث کا ٹھیرایا ہے جنپر دار مدار احکام اسلام وقواعد دین وضوابط شرع کا ہے بلکہ ابن العربی نے

Marfat.com

کہا ہے کہ سارے احکام اسی ایک حدیث سے نکل سکتے ہین غرضکہ ورع اسکا نام نہین
ہے کہ سارے مباحات کو ترک کر دے بلکہ اوس مباح کی ترک کرنیکا نام ہے جسکی وقوع
حرام مین دخل ہو **ف** رہا مکروہ سو وہ بالکل شبہ ہے کیونکہ اوسکا حلال بیّن یا حرام بیّن
ہونا شارع سے نہین آیا ہے بلکہ یہ مکروہ ایک واسطہ ہے درمیان ان دونون کے
بلکہ اخف شئے جسپر نام مشتبہ کا جاری کرسکین یہی مکروہ ہے مجتہد کو شناخت مکروہ
کی ادلہ سے دریافت ہوسکتی ہے سو جو چیز کہ اوسکا مباح ہونا ظاہر نہین ہوا ہے داخل مشتبہات
ہے اسی طرح وہ چیز جس سے نہی کسی حدیث ضعیف مین آئی ہے گو درجۂ اعتبار کو نہ پہنچی ہو
اور وضعی ہونا اوسکا ظاہر نہوا ہو داخل مشتبہ ہے ایسے ہی مشتبہات کے بارہ مین
حضرتؐ نے فرمایا ہے **المومنون وقافون عند الشبھات** سو مشتبہات امور چند قسم
ٹھیرے ایک وہ جنمین تعارض ادلہ کا ہے دوسرے وہ جنمین اختلاف علما کا ہے تیسرے
وہ بعض مباح جو بعض احوال مین ذریعہ حرام یا وسیلۂ ترک واجب ہوتے ہین یا اکثار
اونکا مؤدی طرف ان دونون امر کے ہوتا ہے اگرچہ نادراً ہو چوتھے سارے مکروہات یہ
بحق مجتہد و بحق مقلد دونون کے مشتبہ ہین پانچوین وہ چیز جسکی اباحت وعدم اباحت
مین شک ہو چھٹے وہ شئے جسکی نہی مین کوئی حدیث ضعیف آئی ہے یہ دونون قسم اخیر حق مین
مجتہد و مقلد دونون کی شبہات ہوتی ہین **ف** منجملہ اونکے جو بمنزلہ حدیث ضعیف کے
ہین ایک قیاس ہے لکن جبکہ وہ قیاس ایسے مسلک سے ہو کہ بعض اہل علم اوسکے قائل
ہون اور نزاع اوسمین باعتبار صحت وبطلان و استدلال ورد کے بکثرت واقع ہوا ہو
پس وہ تحریم جو ایسے قیاس سے ثابت ہوگی منجملہ شبہات کے ٹھیریگی یہی حکم اوس تحلیل کا
ہے جو اس طرح کے قیاس سے ثابت ہوگی پس احتیاط کرنا اوسکے فعل و ترک مین داخل
ورع ہوگا اسمین شک نہین ہے کہ شبہ سارے اون افعال سے تعلق رکھتا ہے جنکا انسان
مباشر ہوتا ہے جیسے ماکولات مشروبات منکوحات مثال ماکول و مشروب کی اوپر گذر چکی جیسے لحم خیل

وشرب مثلث رہا نکاح اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی عورت کہے کہ مینے ان میان بی بی کو دودہ
پلایا ہے اور سوای اوس ایک عورت کے اور کوئی وجہ ثبوت رضاعت کی موجود نہو اور ادلہ
اس جگہہ متعارض ہون تو ایسی صورت مین یہ امر مشتبہ ہوگا اور ورع اوسکے ترک مین ٹہیریگا
حدیث شریف مین آیا ہے کیف وقد قیل یہی حکم ساری اشارات عقود فاسدہ اور معاملات
بیع کا ہے کہ وقت اشتباہ کے وقوف کرنا اونمین داخل ورع ہوتا ہے اور اقدام کرنا اونپر
اقدام کرنا ہے مشتبہات امور پر **حکایت** بعض علما سے مروی ہے کہ ایک جہت اسلام
مین جو اونکے شہر سے نزدیک تہی غارت گری ہوگئی اونہون نے سارے ماکولات لحم وحب وغیرہا
کو جو اونکے شہر مین آتا تہا ایک سال تک کہانا چہوڑکر گہاس کہانے پر قناعت کی اگرچہ اکثر علما
نے اس بارہ مین اونپر ملامت کی مگر اونہون نے کسیکی بات نسنی ذکرہ الحافظ ابن القیم
فی الکلم الطیب سواسمین کچہہ شک نہین ہے کہ ایسے امور منہو بہ مظنہ اختلاط کے ہوتے
ہین اجتناب اونسے باب اجتناب شبہات سے ہے اہل ورع ایسا کیا کرتے ہین لیکن جو کہ یہہ
اجتناب ہمراہ تجویز اختلاط کے ہے اسلئے قائل اوسکا لائق موقت کے نہین ہوسکتا ہے ہان اتنی
بات ہے کہ اکل عشب پر جم جانا ایک طرح کا غلو ہے دین مین یہ کیا ضرور ہے کہ اوس گاؤن
یا شہر مین کسیکے پاس بہی کوئی رزق حلال موجود نہو تلاش وتفحص سے میسر آنا اکل حلال کا
ممکن تہا اور نہ کسی اور جگہہ نقل مکان ہوسکتا تہا جہان رزق حلال میسر آسکتا ہے اگرچہ بقدر
سدرمق ہی کیون نہو جس طرح کہ امام نووی کے باپ اونکے وطن سے واسطے اونکے قوت بہیجتے
تہے ہان اگر کسی طرح پہ قدرت استخراج خالص کے شائبہ حرام سے اور طاقت استحصال حلال کی
غیر بلد سے بوجہ شدت اختلاط منکر کی ساتہہ معروف کے حاصل نہو سکے اور کوئی رستہ طرف
رزق حلال کے باقی نرہے اور یہ اشتباہ واختلاط نفس الامر مین مقتضای شرع پر واقع
ہو اور کسی وسوسہ سے پیدا نہوا ہو تو البتہ اس صورت مین عدول طرف اکل عشب کے ہوسکتا
لیکن اس شرط سے کہ ضرر نکرے اور سدرمق پر بہی قدرت نہو بلکہ ایسی صورت مین

توشارع نے تناول کرنا مال حرام بحت کا بقدر سد رمق مباح فرمادیا ہے پھر اوس چیز کا کیا ذکر ہے جو حرام بحت نہو بلکہ حلال مخلوط بحرام ہو **نکتہ** اتقاء شبہات کچھ خاص ساتھ ماکولات ومشروبات ہی کی نہین ہے بلکہ عام ہے سارے افعال واعتقادات وعبادات مین اسکی تفصیل دلیل الطالب مین لکھی گئی ہے اور حکم ہر شبہ کا کسی شئے مین ہو وہی وقوف ہے نزدیک اشتباہ کے اور مجتنب رہنا اوس سے تاکہ کہین محرمات مین نہ پڑ جاوے عیاذاً باللہ واللہ اعلم بالصواب

## خاتمہ اس بیان مین کہ کسب رزق کرنا واسطے اپنے اور اہل وعیال کے اور طلب کرنا آسودگی کا مال سے منع نہین ہے

بعض قاصرین کا یہ اعتقاد ہے کہ طلب کرنا غنا کا واسطے عیال کے اور داخل ہونا اسباب تحصیل مال حلال مین خارج ہی طریقۂ صلحاء سے بلکہ مخالف ہدی مرسلین وسبائن مسلک زاہدین ہے سو یہ اعتقاد اونکا وہم عظیم وجہل کبیر ہے کیونکہ یہ طلب خود سید المرسلین امام الزاہدین رئیس الصالحین صلعم سے ثابت ہوئی ہے حضرتؐ نے سوال غنا کا اپنے رب سے کیا ہے صحیحین وغیرہما مین آیا ہے اللھم انی اسئلك الھدی والتقی والعفاف والغنا اس بارہ مین بہت سی احادیث آئی ہین ع یہ طلب تو اپنے طرف سے ہے اور اودہر سے دیکھئے کیا ملے ۔ اور خود اللہ پاک نے حضرتؐ پر منت غنا کی رکھی ہے **قال سبحانہ وتعالی** ووجدك عائلا فاغنی اور شیخین وغیرہما نے روایت کیا ہے کہ حضرتؐ نے اپنے خادم انس رضی اللہ عنہ کو دعای غنا دی تہی یہ بہی صحیح مین وارد ہے کہ فرمایا اللھم انی اعوذبك من الجوع فانہ بئس الضجیع اور عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تہا ما جاءك من ھذا المال وانت غیر مستشرف ولا سائل فخذہ ومالا فلا تتبعہ نفسك یعنی جو مال تجکو بے مانگے

Marfat.com

سلے وہ تو لے لے اور جو نہ ملے تو اوسکی فکر نہ کر اور احادیث صحیحہ مین نہی آئی ہے مسئلہ بیٹے
سوال سے مگر بادشاہ سے مانگنا جائز ہے اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام سے حکایت کی ہے
رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر مراد خیر سے مال ہے اور یوسف علیہ السلام سے نقل
فرمایا ہے کہ اونہون نے عزیز مصر سے کہا تھا اجعلنی علی خزائن الارض ایوب علیہ السلام
نے جب دیکھا کہ اونکے پاس سونے کی تڈیان گرتی ہین لگے اونکو سمیٹنے اللہ نے فرمایا الم
اغنک عن ھذا کیا مینے تجکو اسکے لینے سے غنی نہین کیا ہے اونہون نے عرض کیا ولکن
لاغنی لی عن برکتک یہ قصہ حدیث صحیح مین آیا ہے عیسی علیہ السلام سے اللہ نے حکایت
کیا ہے کہ اونہون نے یون کہا وارزقنا وانت خیر الرازقین اسی جنس سے یہ سوال حسنہ
دنیا کا ہے اس آیت پاک مین ومنہم من یقول ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا
عذاب النار اولئک لہم نصیب مما کسبوا **وقولہ تعالی** واخری تحبونہا
نصر من اللہ وفتح قریب **الی قولہ** وارزقنا وانت خیر الرازقین حاصل یہ ٹھہرا
کہ طلب رزق ایسی چیز ہے جو غالب عباد انبیاء وعلماء وزاہدین وصلحاء سے ثابت و واقع
ہوئی ہے بلکہ اگر کوئی شخص یہ بات کہے کہ سارے عباد طالب رزق خدا ہین تو بھی کچھ بعید
نہین ہے اسلئے کہ وہ سب کے سب اللہ سے سوال امطار وصلاح ثمار وبرکت فی الارزاق
کا کرتے ہین یہ عین طلب رزق ہے جو سارے بنی آدم سے ظاہر ہوتی ہے انمین جو لوگ متورع
متقی پرہیزگار ہین اونکا سوال مقید بوجہ حلال ہوتا ہے دعا مانگنا خود ایک سعی ہے تحصیل
رزق مین اسی طرح سارے اسباب تحصیل رزق کے باوجود اختلاف انواع وتباین طرق کے
داخل سعی ہین چندین شکل ازبرای اکل اسکا منکر گویا منکر ایسی چیز کا ہے جو ہر فرد بشر کو افراد بنی
آدم مین سے معلوم ہے ذرا اوس حال کو تو دیکھو جسپر صحابہ ایام نبوت مین تھے ہر صحابی اونہین سے
تعلق رکھتا تھا ساتھ ایک طرح کے سبب کے اسباب رزق سے کوئی سا بھی سبب کیون نہو اور
جو اونمین ان اسباب سے عاجز تھا تو جو رزق ومال اوسکے پاس آتا وہ اوسکو قبول کر لیتا جیسے اہل صفہ

انکا وقوف صفہ پر یہ بہی باب طلب رزق سے تہا اسی طرح بعد ایام نبوت کے حال رہا کہ خلفاء راشدین اپنا نصیب وحصہ بقدر اپنی احتیاج واحتیاج اہل دہیال کے بروجہ عدل وطریقہ زہد لے لیتے تہے حالانکہ وہ ازہد عباد تہے دنیا مین اسی طرح جو صحابہ بعد انقضاء خلافت سی سالہ نبوت کے تہے لقولہ صلعم الخلافۃ بعدی ثلثون عاما او نکا بہی یہی حال تہا جب زمانہ خلافت کا گزر گیا اور ملک گزندہ آیا تب بہی صحابہ امراء مسلمین کا قصد کر کے جاتے اور اونسے اپنا حق بیت المال مین سے مانگتے اور جو کچہ وہ دیتے یہ قبول کر لیتے بدون کشف حقیقت حال کے سو یہ اگر طلب کرنا رزق کا نہ تہا تو پہر کیا تہا یہی حال بعد صحابہ کے تابعین کا رہا یہ دونون قرن خیر قرون مین سے تہے بنص احادیث صحیحہ پہر انمین ایسے لوگ بہی تہے جو قائمین بالامر کی طرف سے متولی اعمال ہوتے تہے جیسے قضا اور امارت بعض بلاد وامارت لشکر کوئی شخص اسکا انکار نہین کر سکتا ہے اور نہ کسی کا اسمین کچہ اختلاف ہے یہ بہی ایک نوع ہے انواع طلب رزق سے اگرچہ وہ عمل قربت ہوتا تہا جیسے قضا وامارت جیش غزو کیونکہ قربت مین ہونا اوس شخص کا کچہ منافی اخذ حاجت کو بیت المال مسلمین سے نہ تہا جب سے ملت اسلامیہ قائم ہوئی ہے تب سے ابتک یہی عمل درآمد سارے مسلمانون کا ساتہہ جملہ ملوک اسلام کے رہا ایک جماعت والی قضا ہوئی ایک جماعت نے منصب افتا کا حاصل کیا ایک جماعت والی بلاد ٹہیری ایک جماعت امیر لشکر بنی ایک جماعت نے تدریس مدارس اختیار کی غالب جرایات ووظائف انکے بیت المال سے تہے **ف** رہی یہ بات کہ ملوک مین بعض ظالم جائر ہوتے ہین سو یہ بات ٹہیک ہے لکن یہ شخص جو متصل کسی بادشاہ سے ہوا ہے اسنے یہ اتصال اسلئے نہین اختیار کیا ہے کہ اونکے ظلم پر مددگار رہے بلکہ اسلئے اختیار کیا ہے کہ درمیان لوگون کے موافق حکم خدا کے قضا یا افتا کرے یا جس مال کا لینا رعایا سے اللہ نے واجب کیا ہے اوسکو اونسے وصول کرے یا اگر امیر لشکر ہے تو جنکے ساتہہ حکم جنگ کا ہے اونکے ساتہہ جہاد کرے یا جس سے عداوت رکہنے کا حکم ہے اونکا دشمن بنا رہے سو جب بات یون ہوئی تو گو وہ بادشاہ اعلی سے اعلی

درجہ کا ظالم کیون نہو کوئی گناہ اوسکے ظلم وستم کا ان لوگون کے ذمہ پر نہ لگے گا جبکہ کسی ایک
شخص کو انمین سے کچھہ بھی دخل تخفیف ظلم مین ہوگا اگرچہ اقل قلیل واحقر حقیر ہی سہی
بلکہ وہ اپنے اس منصب مین ماجور باجر بالغ ٹھیرایگا کیونکہ وہ باوجود اس منصب کے حکم مین
اوس شخص کے ہے جو کہ طالب حق وکارہ باطل اور ساعی دفع ظلم مین بقدر بلوغ طاقت وحصول
قدرت ہے کچھہ معین اوسکا ظلم پر یا ساعی تقریر ظلم یا تحسین جور مین یا متصور د شبہ کا تجویز
ظلم مین نہین ہے ہان اگر وہ اپنی جان کو کسی شئے مین ان امور سے داخل کریگا تو طائفہ
ظلمہ وفریق جورہ مین شمار کیا جائیگا اور منجملہ خونہ کے ہوگا سو ہمارا کلام ایسے لوگون کے حق
مین نہین ہے بلکہ اون لوگون کے بارہ مین ہے جو اپنے امور مکروہ ومفوضہ دینیہ کے ساتھہ قائم
دائم رہتے ہین اور افعال ظلمہ مین مشتغل نہین ہوتے ہین بلکہ اشتغال اونکا ساتھہ امر معروف
یا نہی عن المنکر یا تخفیف ظلم یا تخویف سوء عاقبت ظلم یا وعظ فاعل کے رہتا ہے جس سے بعض
شر اون ظلمہ کا مندفع ہوتا ہے اور یہ گمان تو کسی جاہل علم یا عالم کے ساتھہ ہو نہین سکتا ہے کہ
وہ ظلم ظلمہ مین مداخلت کریگا حالانکہ اللہ تعالی نے اپنے بندون پر ظلم کرنیسے بیزاری ظاہر کی ہے وما
ظلمناهم ولكن كانوا انفسهم يظلمون وقال وما ربك بظلام للعبيد وقال ولا
يظلم ربك احدا وقال ان الله لا يظلم الناس شيئا وقال ان الله لا يظلم
مثقال ذرة وقال وما الله يريد ظلما للعباد وقال وما ظلمناهم ولكن
كانوا هم الظالمين اس طرح کی اور بہت آیات قرانیہ آئی ہین حدیث قدسی مین وارد ہے
يا عبادي اني حرمت الظلم على نفسي وجعلته بينكم محرما فلا تظالموا ابو موسی مرفوعا
کہتے ہین اللہ مہلت دیتا ہے ظالم کو پھر جب پکڑتا ہے تو نہین چھوڑتا پھر یہ آیت پڑھی وكذلك
اخذ ربك اذا اخذ القرى وهي ظالمة ان اخذه اليم شديد رواہ الشیخان احادیث
درباب تحریم ظلم وذم ظالم واستحقاق عقوبت ظلم کے بہت آئے ہین اور سارے مسلمانون کا
تحریم ظلم پر اجماع ہے کسینے اسمین خلاف نہین کیا ہے بلکہ عقلا مجمع ہین اسپر کہ سب سے

Marfat.com

بڑھکر بدتر نزدیک عقول کے یہی ظلم ہوتا ہے حضرت نے دربارۂ مداخلت ظلمہ قول فصل وحکم عدل فرمادیا ہے ترمذی مین دو جگہہ آیا ہے کہ جو شخص ابواب ظلمہ پر جاتا ہے اور تصدیق اونکے کذب کی اور اعانت اونکی ظلم پر کرتا ہے تو نہ وہ ہمارا ہے اور نہ ہم اوسکے ہین اور نہ وہ دن قیامت کے حوض پر آئیگا اور جو کوئی اونخین نہین گہستا ہے اور نہ مصدق اونکے کذب کا اور نہ معین اونکے ظلم پر ہوتا ہے وہ ہمارا ہے اور ہم اوسکے ہین وہ قیامت کو میرے پاس حوض پر آئیگا اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص پاس ظلمہ کے جاتا آتا ہے لکن تصدیق اونکے کذب کی یا اعانت اونکی ظلم پر نہین کرتا ہے اور نہ اوسکے ظلم سے راضی ہے اور نہ اوس ظلم مین اونکا تابع ہے تو وہ حضرت کا ہے اور حضرت اوسکے ہین یہ ایک مرتبۂ عالیہ اور فضیلت جلیلہ ہے خصوصاً جبکہ اسکے ساتھ یہ بھی ہو کہ خود ظلم نکرے بلکہ ساعی تخفیف ظلم یا موعظت حسنہ مین رہے **ف** ہر ذی عقل پر یہ بات روشن ہے کہ اگر اہل علم وفضل ودین مداخلت سے ملوک وسلاطین وامراء ورؤساء کے باز رہین تو شریعت مطہرہ بالکل معطل وبیکار ہو جائے اسلئے کہ قائم بشریعت معدوم الوجود ہے اور ساری مملکت اسلامیہ احکام شرعیہ مین جیسی دیانت ومعاملہ ہے مثل مملکت جاہلیت ہو جاوے اور جہل عالمگیر ہو جائے اور کہلم کہلا مخالفت احکام کتاب وسنت کی ہونے لگے خصوصاً پادشاہ اور اوسکے خواص واتباع تو پہر سب کچہ کرنے لگین اور دین اسلام مین خبط ہو کر سب امور موافق اونکے اغراض نفسانی کے ظاہر ہون استباحت اموال وفروج وتعطیل مساجد ومدارس وانتہاک حرم وقوع مین آئے شعار اسلام وشرائع خیر الانام جاتے رہین خصوصاً وہ ملوک جو یہ کام بخوف سلب مملکت وذہاب دولت ونہب اموال ریاست وہتک حرمت خود کرتے ہین اور اپنے زوال عزت سے ڈرتے ہین بلکہ اونکو تو ایک راہ طرف تخلص کے اکثر احکام اسلامیہ سے ملجائے اور اس بات کے کہنے کی گنجایش ہاتھ آئے کہ ہمنے کوئی معلم وناصر وناصح وواعظ وشفیق نہ پایا ہم سے تو اہل علم بہاگتے اور اہل دین دور دور رہتے تہے شیطان کو اور بہی زیادہ اس امر سے خوشی خاطر حاصل ہو بہر حال جوکہ

Marfat.com

لوگ دو طرح پر ہوتے ہین ایک زاہد بے علم و عابد بے فہم و صاحب ورع بغیر ادراک مصالح
شرعیہ و شعائر دینیہ اسلئے ایک جماعت نے صدارت مواعظ و ارشاد عباد کی اختیار کی اور
اس امر مین نہایت مبالغہ کیا انکا مقصد بے شبہ حسن اور انکا فعل بیشک جمیل ہے لکن بسبب عدم
علم و فہم و ادراک کے منجملہ اعوان ظلمہ کے ہوگئے عوام حضار مجالس نے اون مواعظ کو ظاہر
مین قبول کرلیا اس سے وہ جہل پیدا ہوا جس سے ساری دنیا بہر گئی حالانکہ اونکو یہ چاہئے تہا
کہ ان امور کو حوالہ علمار کتاب و سنت کرتے جو خلق کو طرف حق معلوم کے بلاتے ہین اور شرع صحیح
بتاتے سکہاتے ہین دوسرے وہ لوگ ہین جنکو علم و فضل حاصل ہے اور وہ چاہتے ہین کہ جو مناصب
سلطنت جو دوسرون کو حاصل ہین انکو ملتے اور نفع دنیا ہاتہہ آتا لکن جبکہ یہ حصول سے ان مناصب
مناصب کے عاجز ہوگئے تو بے رغبتی اپنی ظاہر کرکے ترک اختیاری جتلانے لگے اور اہل مناصب
دینیہ کو برا بہلا سخت سست سنانے لگے اور اونکی تنقیص کرنے لگے بلکہ یون کہتے ہین کہ ہمنے
ان مناصب کو اسلئے ترک کردیا ہے کہ انمین مداخلت ساتہہ ملوک کے اور اخذ مال بیت المال سے
ہوتا ہے اور یہ لوگ اعوان ظلمہ کے ہین اور حرام خواری کرتے ہین حالانکہ حامل اونکو ان امور
پر مجرد حسد و بغی و تحسر ہے کہ ہم اونکی طرح نہین ہین اسلئے اپنا تعفف و ورع ظاہر کرتے ہین اور نفس الامر
مین نیات انکے فاسد اور مقاصد انکے کاسد ہین اور خصال نفاق و ریا و غیبت محرمہ مین
بغیر سبب ناحق ناروا گرفتار ہین ہمنے بہت سے لوگ اس طرحکے دیکہے سُنے ہین انمین اگر
کوئی شخص کسی وقت مین کوئی منصب پالیتا ہے تو پہر وہ سب سے زیادہ بدتر نکلتا ہے اوسکا
فعل خلاف اوسکے قول کے ہوتا ہے سو ایسا شخص جو معین ظلم ہو ہاتہہ یا زبان سے اور ظالم
کے لئے اوسکا ظلم روا رکہے اور جو مدح و ثنا نہ چاہئے وہ اوس ظالم کی تعریف کرے تو وہ جنس
ظلمہ مین معدود ہے کیونکہ ظلم جس طرح ہاتہہ سے ہوتا ہے اسی طرح زبان و قلم سے بہی ہوتا ہے
بلکہ اوس سے بہی زیادہ شدید ہوتا ہے ہمارا کلام تو حق مین اون لوگون کے ہے جو متصل
ملوک کے ہین اور اعانت ظلم پر نہین کرتے اور نہ اونکے شریک حال رہتے ہین ہاتہہ و زبان

وقلم سے بلکہ مقصود اونکا اس اتصال سے یہی ہے کہ حتی الامکان استعانت انفاذ احکام شرع پر چاہین اور جہانتک ممکن ہو امر معروف و نہی منکر بجالاوین مثلاً ایک عالم منکرات رعایا کو دیکھتا ہے اور قدرت تغیر کی نہین رکھتا ہے مگر جبکہ اوسکی رسائی سلطان وقت تک ہو اور اوس سے دفع منکر پر مدد لی تو ایسے شخص کے لئے متصل ہونا ملوک سے خیر کثیر اجر عظیم ہے اسی طرح جبکہ اوسکو قدرت فصل خصومات و ارشاد الی الطاعات پر بغیر امداد بادشاہ نہو تو اوسکو متصل ہونا بادشاہ سے اس غرض صحیح کے لئے جائز ہے یا بادشاہ کے وزرا و امرا و اخوان و خواص ظلم کرتے ہین اور اسکو اوسکے دفع پر قدرت نہین ہے مگر جبکہ بادشاہ سے اتصال حاصل ہو تو یہ بھی ایک صورت جائزہ ہے یا بادشاہ بعض احوال مین اسکی نصیحت و موعظت کو سنتا ہے اور فعل منکرات سے باز رہتا ہے یا اوسمین تخفیف کرتا ہے تو یہ بھی مسوغ صحیح ہے **ف** بعض سلف نے خوب بات کہی ہے کہ لعض طاعات کثیرۃ و معاصی کبیرۃ سو منجملہ طاعات ملوک کے امن راہ امن ضعیف انصاف مظلوم از ظالم رفع مظلمہ دفع اہل کفر و بغی بجہاد حفظ حریت اقامت حدود شرعیہ اجرا قصاص و تعزیرات قیام بحقوق واجبۂ رعایا و برایا نصب قضاۃ واسطے فصل خصومات کے بطریق شرعیہ نصب اہل افتا بغرض امر معروف و نہی منکر احیاء مدارس و اہل افتا و امساک اہل جسارت و فساد و غیر ذلک ہین کیونکہ اکثر خلق کا یہی حال ہے کہ اگر ملوک نہون تو یہ افاعیل و مفاعیل کرین جنکا کچھہ حساب نہین ہے سارے واجبات ترک ہو جائین ساری منکرات عمل مین آئین اور ایسے لوگ جو اللہ پاک کی ڈر سے فاعل طاعات تارک منکرات ہون اقل قلیل بلکہ نادر الوجود دیکھے جاتے ہین رہے معاصی ملوک کے سو وہ بھی بہت سخت ہین جیسے خونریزی کرنا اموال محترمہ کا حلال کر لینا فروج محرمہ کا مباح سمجھہ لینا یا ایک آدمی کے قصور پر سارے اہل قریہ کا ہلاک کر دینا یا اموال رعایا مین طمع کرنا برخلاف قانون شریعت مطہرہ کے اور تحصیل مال کے لئے طرح طرح کے جال مکر و فریب کے بچھانا اور واسطے ایقاع ظلم کے ذرائع بہم پہنچانا انواع فسق و فجور مین مبتلا رہنا اموال

خدا کا لہو ولعب مین صرف کرنا الی غیر ذلک یہ کام اسلیئے ہوتے ہین کہ بادشاہ یہ جانتا ہے کہ مجھکو ہر طرحکی قدرت حاصل ہے مجھپر کسی کی حکومت نہین ہے اور ایسے ملوک جوان افعال فسوق ومظالم سے محفوظ رہین بہت کم ہوتے ہین الا ماشاء اللہ وعصمہ ورحمہ

**حکایت**

بعض سلاطین اسلام کی مجالس مین اہل لہو وفسوق جمع ہوتے تھے اوس شہر مین ایک مرد صالح تہا جس منکر کی اوسکو خبر لگتی یا ظرف خمر دیکہہ پاتا اوسپر انکار کرتا اوسکو مٹاتا ایک دن گذرا اوس شخص کا نیچے سے مکان سلطان کے ہوا بعض جلساء سلطان نے کہا یہ فلان شخص ہے کہ جب کسی آدمی کے ہاتہہ مین برتن شراب کا دیکہتا ہے تو اوسکو توڑ ڈالتا ہے اور جب کسی منکر کو دیکہہ لیتا ہے تو اوسکو مٹا دیتا ہے بادشاہ نے کہا اسکو یہان بلا لاؤ جب وہ آیا تو اوس سے کہا تو ہی وہ شخص ہے جو منکرات کو دیکہکر غریب لوگون پر انکار کرتا ہے اور اونکے برتن خمر وغیرہ توڑ ڈالتا ہے دیکہو ہمارے سامنے یہ برتن شراب کے رکہے ہین بہلا ہم جب جانین کہ تو انکو توڑ ڈالے اوسنے کہا مین ایک غریب ضعیف آدمی ہون جو کوئی میری طرح غریب ضعیف ہوتا ہے مین اونپر انکار منکر کا کرتا ہون اسلیئے کہ اونپر مجھکو قدرت پہنچتی ہے اور تم پادشاہ ہو سو تمہارا حال وہ ہے جو کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے ویسئلونک عن الجبال فقل ینسفہا ربی نسفا فیذرہا قاعا صفصفا لا تری فیہا عوجا ولا امتا پادشاہ رونے لگا اور کہا مجھپر بہی انکار کر اور اوٹہکر ان برتنون کو ان طاقات سے اوٹہا کر پہینکدے اوسنے یون ہی کیا اور بادشاہ نے توبہ کی پہر آیندہ وہ کام نکیا مطلب آیت کے پڑہنے کا یہ ہوا کہ تمہاری مثال ایسی ہے جیسے کوئی پہاڑ ہو سو پہاڑون کا خاک مین ملانا اور زمین کی طرح ہموار کر دینا کام اللہ کا ہے تمپر انکار کرنا اور تمہارا مٹانا اوس عزیز منتقم کا کام ہے نہ مجہہ سے ضعیف بیچارہ بے حقیقت غریب آدمی کا اسسے معلوم ہوا کہ اتصال سلاطین مین نری آفت ہی نہین ہوتی ہے بلکہ کبہی اراحت عباد و دفع فساد بہی ہوتا ہے ٥

| | |
|---|---|
| اگرچہ عشق مین صد آفت اور بلا بہی ہے | نرا برا نہین یہ شغل کچہہ بہلا بہی ہے |

Marfat.com

ف ۔ ہی یہ بات کہ جو بیوت اموال ہاتہہ مین ملوک کے ہین اونمین ظلم رعایا پر واقع ہوا ہے
اون اموال کا ملوک ورؤسا سے اہل مناصب کو قبول کرنا جائز ہے یا نہین سو جواب اسکا
یہ ہے کہ ہان جائز ہے بدلیل حدیث متقدم عمر رضی اللہ عنہ ما جاءك من هذا المال وانت
غیر مستشرف ولا سائل فخذه الحدیث علاوہ اسکے اور احادیث صحیحہ سے یہ بات ثابت
ہو چکی ہے کہ حضرت نے اہل کتاب پر جزیہ مقرر کیا تہا اور وہ جزیہ اطیب داخل اموال ٹہیرا
تہا حالانکہ اموال مین اہل کتاب کے اثمان خمر وخنزیر وربا سب تہے اور وہ ان امور کا
تعامل رکہتے تہے یہ بہی آیا ہے کہ حضرت نے ایک یہودی سے طعام قرض لیا تہا اور
اوسکے عوض اپنی زرہ رہن رکہی تہی اس وجہ سے جس کسی شخص کے لیے کچہہ وظیفہ یا درار
یا جرایت بیت المال سے مقرر ہے اور وہ اوسکو ملتا ہے تو اس شخص کو لینا اوسکا بدون
کشف حقیقت حال کے درست ہے ہان اگر یہ بات جان لی ہے کہ وہ مال بعینہ مال
حرام ہے اور بادشاہ نے رعیت سے بغیر وجہ شرعی جائز کے لیا ہے اور اوسکے واپس کرنیسے
طرف مالک کے مایوسی کلی حاصل ہو گئی ہے اور اوس مال کو بادشاہ نے اہل علم وفضل مین
صرف کیا ہے تو یہ صرف بہی اپنے موقع پر ہے اور مطابق محل کے واقع ہوا ہے اسلیے کہ
یہی لوگ مصرف اموال مظالم ہین بلکہ احسن مصارف یہی مصرف ہے طعن طاعن کی
حق مین اون اہل علم وفضل کے جو نزدیک سلاطین کے آمد وشد رکہتے ہین یا اہل مناصب
دینیہ ہین راجع طرف طعن ولعن ایک امت کثیر کی اہل اسلام سے ہوتی ہے اسلیے کہ
زمانہ خلافت سے ابتک کوئی سلطنت وسلطان خالی صحبت سے اہل علم کے نہین
رہا ہے اگرچہ ایک ہی شہر یا قطر کا حاکم یا والی کیون نہو یہ محض اس طاعن لاعن کا سوء ظن
واعتقاد باطل وخاطر زائف وتخیل فاسد وتصور کاسد ہے کہ وہ اتصال کو علماء وفضلاء
اہل دیانت وامانت کے ملوک وامراء سے ناجائز جانتا ہے اور نہین سمجہتا کہ بعض احوال مین بعض
منکرات انکے سبب سے دب جاتے ہین اور بعض منکرات سے چشم پوشی کرنا اس وجہ سے

ہوتا ہے کہ اگر بابت اوس منکر کے زیادہ انکار کرینگے تو اوس سے کوئی اعظم تر منکر واقع ہوگا
**حکایت** ایک پادشاہ نے ایک شخص کی گردن مارنا چاہا تہا ایک عالم صاحب منصب جو عدم
استحقاق اوسکا شرعاً واسطے قتل کے جانتے تہے ہمیشہ اوس سے مدافعت کرتے اور بادشاہ کو گردن
مارنیسے روکتے یہانتک کہ آخر کو یہ بات ٹہیری کہ قتل تو نکیا جاوے لکن مار پیٹ کرنا چاہیئے
اور وہی عالم اپنے ہاتھہ سے اوسکو مارین ناچار ایک مجمع مین اوس شخص کو لیجا کر چند ضربات
اونکے ہاتھہ سے لگائے گئے اہل مجمع نے متفرق ہوکر اوس عالم کو گالیان دینا
شروع کیا کیونکہ ظاہر مین یہ ایک امر منکر تہا جو اوسکے ہاتھہ سے ہوا حالانکہ اوس عالم کا کام
انکار منکر تہا نہ ارتکاب منکر یہ اسلئے کہ اون لوگون پر حقیقت امر منکشف نہوئی ورنہ اوس عالم
کو دعا دیتے اور نہایت درجہ اوسکی کاردانی سے رضامند ہوتے جاہل نے سمجہا کہ اسنے فساد کیا ہے
حالانکہ وہ عین صلاح تہا **حکایت** صاحب شقائق نے نقل کیا ہے کہ بادشاہ روم نے
حکم قتل ایک جماعت اہل اسواق کا دیا تہا اسلئے کہ اونہون نے بجا آوری حکم سلطان کی
بمقدمہ نرخ بعض بضائع نہین کی تہی پادشاہ باہر آئے اور واسطے قتل کے صف بندی
کی گئی بعض علما نے پاس بادشاہ کے جاکر کہا کہ انکا قتل کرنا شرعاً روا نہین ہے بادشاہ
سوار تہا یہ پیادہ تہے پادشاہ نے کہا انہون نے خلاف ہمارے حکم کے کیا ہے انکے قتل
مین کوئی جای عذر نہین ہے عالم نے کہا یہ لوگ یہ چرچا کرتے ہین کہ انکو عزم سلطان کی
خبر نہین پہنچی تہی بادشاہ نے غضب شدید مین اگر سواری اپنی روک لی اور یہ بات کہی کہ
یہ تمہارا عہدہ نہین ہے عالم نے کہا بلکہ میرا یہی عہدہ ہے اسلئے کہ اسمین حفظ تیرے دین کا
ہے اور بجانا دین کا میرے ذمہ پر واجب ہے اور عالم کا یہی کام ہوتا ہے پادشاہ نے اون
سب کو رہا کردیا وہ سب قتل سے بچگئے اس جگہہ نظر و بصر عالم کو دیکہنا چاہیے کہ اگر ابتداء کلام
مین وہ مثلاً یہ کہتا کہ مخالفت تمہارے حکم کی واسطے انکے موجب قتل کی نہین ہے تو وہ بیچارے
اس کہنے سے ہلاک ہو جاتے رہائی نپاتے اور اگر اس قول سلطان پر خاموش رہتا کہ یہ تیرا

Marfat.com

عہدہ نہین ہے تو وہ مقتول ہوجاتے لکن عالم نے ایک وسیلہ مقبولہ پیش کیا جسکا بڑا اثر بعض سلطان مین پیدا ہوا اب اگر کوئی شخص جسکو حقیقت اس حال کی معلوم نہین ہے اس ماجرے کو سُنے گا تو یہی کہیگا کہ مساعدت کرنا اوس عالم کی مخالفت امر سلطان مین اور عدول کرنا اوسکا طرف عدم بلوغ حکم سلطانی کے امر منکر ہے اور اوس عالم کو مداہن فی الدین سمجھیگا اگر عقل ہوتی تو معلوم کرلیتا کہ اس عالم نے کتنا بڑا عمدہ کام کیا کہ ایک جماعت مسلمین کو قتل سے بچالیا اس حکایت سے معلوم ہوا کہ بعض افعال مخالف شریعت بعض حالات مین اور اسی طرح بعض اقوال مخالفہ دین کبھی خلاف مقتضای ظاہر ہوتے ہین حالانکہ نفس الامر مین اعظم حسنات احسن طاعات ہین پھر جو کام محتمل ہے اوسکا کیا ذکر ہے اسیلئے کسی مسلمان کو نہ چاہیئے کہ انکار مین مسارعت کرے غیبت و بہتان مین بدون تحقیق حال کے پھنس جائے یہ شتاب کاری جہل صریح وحمق واضح ہوتی ہے بلکہ ایسا عالم فاضل دیندار جسکی وجہ سے پادشاہ کسی قدر راہ راست پر آوے لائق دعوات کے ہوتا ہے نہ مستحق انکار لکن حال اکثر خلق کا یہ ہے کہ اگر اچھی بات سنتے ہین تو اوسکو چھپا رکھتے ہین اور اگر بری بات معلوم کرتے ہین تو اوسکو پھیلاتے ہین کما قیل **ع**

| | | | |
|---|---|---|---|
| ان سمعوا الخیر یخفوہ وان سمعوا | | شرا اذاعوا وان لم یسمعوا کذبوا | |

یہ ترجمہ ہے بعض عبارات کتاب دلیل الطالب کا تمام تقریر اس مقام کی ہمنے کتاب مذکور مین لکھی ہے **حکایت** شوکانی رح نے ذکر کیا ہے کہ ایام طلب علم مین اجتماع ہمارا ساتھ ایک جماعت اہل علم کے ہوا تھا بعض علما نے ایک وزیر کی بیحد مذمت کی اور خوب ہی برا بھلا اوسکو کہا مینے متکلم مذکور سے کہا مین تجکو اللہ کی قسم دیتا ہون کہ تو میرے سوال کا سچا جواب دے کہا بہتر مینے کہا یہ تنے آبروئی و بدگوئی اوس وزیر کی جو تونے کی کسی وازع دینی کے سبب سے کی ہے جسکو تو اپنے جی مین پاتا ہے اسلئے کہ اوس وزیر نے جسکو تونے اسقدر برا بھلا کہا ارتکاب کسی منکر کا کیا ہے یا کسی مظلمہ پر جرأت کی ہے یا کوئی مظالم اوس سے وقوع مین آئے ہین یا یہ مجرائی اوسکی اسلیئے ہے کہ وہ دنیا مین خوش حال آسودہ خاطر صاحب عیش و نعمت ہے اوس

شخص نے تھوڑی دیر فکر کی کہا لیس ذلك الا لكون الفاعل ابن الفاعل یلبس الناعم من الثیاب ویرکب الفارہ من الدواب یعنے یہ بڑا بھلا کتنا میرا اوسکو اسلئے ہے کہ وہ حرام زادہ اچھے اچھے کپڑے پہنتا ہے اور عمدہ عمدہ جانوروں پر سوار ہوتا ہے اس طرحکے اور چند حالات اوسکے گن کر بتائے سارے حاضرین مجلس ہنس پڑے تب مینے اوس شخص سے کہا کہ یارا تبو تو ہی ظالم ہے اس مظلمہ کا مواخذہ کل تجھسے سامنے اللہ قادر کے ہوگا اور حشر تیرا ہمراہ اون ظالمون کے ہوگا جو ناحق کسی کی آبروریزی کرتے ہین کیونکہ ظلم آبروریزی کا اشد مظالم ہے مال کا مظلمہ آبروکے مظلمہ سے کم ہوتا ہے ؎

| | |
|---|---|
| یھون علینا ان تصاب جسومنا | وتسلم اعراض لنا وعقول |

مصداق اس حکایت کی اس زمانہ آخر مین نزدیک اہل بلد واہل عصر کے جو بالغ بمبلغ محسود نہین ہین بعض ہمسے غربا الدیار ہین جنکو کوئی واسطہ صوری و معنوی ساتھہ ان حساد اغواد کے نہین ہے ولنا نعم اللہم انا نعوذ بك من جہد البلاء ودرك الشقاء وسوء القضاء وشماتة الاعداء

| | | |
|---|---|---|
| توانم آنکہ نیازارم اندرون کسے | ؎ | حسود را چکنم کوز خود برنج درست |

میری گزارش خدمت مین ان حساد واعدا کے یہ ہے ؎

| | |
|---|---|
| تمنی رجال ان اموت وان امت | فتلك سبیل لست فیھا باوحد |

بہرحال اہل علم نے فرمایا ہے کہ ظلمہ اعراض بہ نسبت ظلمہ اموال کے جری تر ہوتے ہین اسلئے کہ ظالم مال کے لئے ظلم پر کوئی وازع ہوتا ہے کہ وہ یہی مال ہے جس سے قیام عیش و بقا حیات کا ہے اور وہ بسبب اس مظلمہ کے اپنی دنیا مین منتفع بھی ہوتا ہے گو سحت بحت و حرام صرف ہی کیون نہو بخلاف ظالم اعراض کے کہ اوسکو سوای خیبت و خسران کے کچھہ بھی ہاتھہ نہین آتا ہے اور نفوس شریفہ اوس سے نفرت کرتے ہین اور طبائع سلیمہ اوسکو ذلیل و خوار سمجھتے ہین وباللہ التوفیق

آج ۲۸ ربیع الاول ۱۳۰۸ ہجری روز شنبہ کو یہ رسالہ چھپ کر مین آغاز سے تا انجام پہنچا والحمد للہ اولا و آخرا

تمت

# فہرست رسالہ سعۃ المجال


**مقدمہ** بیان مین تاکید اکل حلال کے

**باب اوّل** اس بیان مین کہ بہتر رزق وہ ہے جسکو اپنے ہاتہہ سے کمایا ہے اور طلب رزق مین اجمال چاہیے نہ حرص علی المال۔

**باب دوم** بیان مین بیوع حرام وغیرہ کے

- بیع خمر
- بیع مردار
- بیع خوک
- بیع اصنام
- بیع سگ
- بیع گربہ
- بیع خون
- عسب فحل
- بیع شحم میتہ
- بیع عنب
- بیع زبیب
- بیع امرد
- بیع کنیز
- بیع چوب برائے آلات لہو
- بیع سلاح
- بیع مسکرات
- بیع شراب
- بیع آب زائد
- بیع پرندہ در ہوا
- بیع ماہی در دریا
- بیع ضالہ
- بیع غلام گریختہ
- بیع حبل الحبلہ
- بیع منابذہ
- بیع ملامسہ
- بیع شیر در پستان
- بیع مال غنیمت قبل قسمت
- بیع ثمر قبل صلاح
- بیع صوف برپشت
- بیع روغن در شیر
- بیع محاقلہ
- بیع مزابنہ
- بیع معاومہ
- بیع مخاضرہ
- بیع عربون
- محصول آبکاری
- بیع کالی بکالی
- بیع قبل قبض
- بیع قبل وزن
- استثناء مجہول در بیع
- تفریق در بیع والدہ وولد
- بیع حاضر للبادی
- تناجش
- شراء علی الشراء
- تلقی رکبان
- احتکار طعام
- تسعیر حاکم
- وضع جوائح
- سلف و بیع
- شرطین فی البیع
- دو بیع در یک بیع
- ربح مالم یضمن
- بیع شئے غیر موجود
- بیع صکوک

**باب سوم** بیان مین مکاسب محرمہ کے

- ربا یعنی سود خواری
- ربا فضل ربا ید
- ربا النساء
- ربا قرض
- بیع میوہ تر بخشک
- بیع جنس بجنس با عدم تساوی
- تعجیل در ربا
- فروخت لحم بحیوان
- بیع عینہ


Marfat.com

غش فی البیع
بیع حر
قمار
غصب
سرقہ
خیانت
شہادت زور
اخذ مال بحلف کذب
اخذ مال بلہو ولعب
شراء مال سرقہ
مکس
مال یتیم
جحد عاریت
اکل رشوت
نقص کیل
نقص وزن
سحر
نجوم
زنا
لوخہ
دلالی

بطالی
آکل حباب
موکل ربا
بیع شئی معیب
تصویر سازی
گدائی
نقص ذراع
اخذ قرض بہ نیت عدم وفا
شراء بہ نیت عدم ادائے ثمن
مال وقف ناجائز
لقطۂ ناجائز
مال وصیت
مال ودیعت
اجرت رقص
اجرت سرود
اجرت مسخرگی
اجرت دروغ
اجرت وکالت ناجائز
اجارہ ظالمانہ

## باب چہارم بیان میں مطاعم واشربہ محرمہ کے

مردار
خون
لحم خوک
ما اہل بہ لغیر اللہ
منخنقہ
موقوذہ
متردیہ
نطیحہ
بقیۂ اکل سبع
مذبوح علی النصب
ذبیحہ علی اسم غیر اللہ
ذبح للہو واللعب
اکل سوائب و بحائر وغیرہما
ذبح للسلطان
ذبح للشیطان
اجرت استقسام
اکل نجاست
اکل شئے حرام
اکل شئے مستقذر
اکل شئے مضر
اکل نبات ولبن مشتبہ

حشیشہ
افیون
بنج
عنبر
زعفران
جائفل
قات
تماکو
گوشت خر
دواء حرام
دواء مسکر
مستخبث
قنفذ
سم
اکل لحم جلالہ
شرب لبن جلالہ

## باب پنجم بیان میں انواع مکسب اموال و حرف وغیرہا کے

غنائم
فیئی
زکوات

Marfat.com

کرایہ مکانات
کرایہ دواب
صدقہ فطر
لحم اضحیہ
مال مہر
مزدوری
نوکری چاکری
کسب حجامت
مہر بغی
حلوان کاہن
اجرت اذان نماز
قفیز طحان
اجرت تلاوت قرآن
کرایہ زمین یہ حلال ہے
آمدنی جاگیر
احیاء اموات
مال کتابت غلام
ہدیہ
آمدنی نذر قبور واموات واعراس
آمدنی دیت قتل

مال موصی بہ
مال میراث
طعام میزبان
زراعت
تجارت
خیاطت
آہنگری
معماری
درودگری
غزل
نسج
فلاحت
صید
غواصی
سناری
شیشہ گری
خشت پزی
کتابت کتب
باورچیگری
گاذری
رنگریزی

سنگ تراشی
وزن کشی
تیراندازی
طبع کتب
نشتر بانی وغیرہ
عطر فروشی
بیضہ فروشی
روغن فروشی
نعلین فروشی
جامہ فروشی

باب ششم بیان مین تیسیر اکل حلال کے ہر زمانے مین

اصل اوّل
اصل دوم
اصل سوم
اصل چہارم
اصل پنجم
شرح حدیث شبہات
حلال بیّن
حرام بیّن

مراتب تنبیہ

خاتمہ بیان مین جواز کسب رزق کے واسطے اپنے اور اہل وعیال کے اور طلب تونگری

اتصال بملوک
اخذ مال از ملوک


تمت

Marfat.com

# صحت نامہ سعۃ المجال

| صفحہ | سطر | خطا | صواب |
|---|---|---|---|
| ۴ | ۶ | بذاتہا | تہا |
| ۶ | ۱۵ | بیمت | بہت |
| ۱۵ | 〃 | بیل | پہل |
| ۱۶ | ۱۴ | مزانبہ | مزابنہ |
| 〃 | ۱۵ | کاعوض | کوعوض |
| ۲۱ | ۱۱ | وقبل | قبل |
| ۲۴ | ۱۶ | فیھا | فیھما |
| ۲۵ | ۴ | دروا | ذروا |
| ۲۶ | ۱۰ | بنالیے | تبالتے |
| ۲۸ | ۱۱ | تلادہ | قلادہ |
| ۳۲ | ۱۳ | ابن | وابن |
| 〃 | ۱۹ | رکھا | نہ رکھا |
| ۳۰ | ۱۷ | پڑھیے | پڑھتے |
| ۳۷ | ۲ | التفاق | اتفاق |
| ۳۸ | ۱ | اسی | ایسی |
| ۴۰ | ۱۶ | بہ ذکاۃ | نہ ذکاۃ |
| 〃 | ۱۷ | لپٹتا | لپٹا |
| ۴۱ | ۱۴ | آیت | آیت کے |
| ۴۷ | ۱ | مکر | سکر |
| ۴۷ | ۱۸ | قرانی | قرآنی |
| ۴۸ | ۷ | 〃 | 〃 |
| 〃 | ۴ | خشیشہ | حشیشہ |
| ۵۲ | ۳ | ہات | ہاتھ |
| ۵۵ | ۱۰ | شراب | شرب |
| ۵۹ | ۲۰ | بہ سلتے | ہوسکتے |
| ۶۳ | ۲ | باب | باب سے |
| ۶۷ | ۹ | ادریس | ادریس |
| ۷۱ | ۱۸ | اسدم | اسوقت |
| 〃 | ۲۱ | رکوع | اکوع |
| ۷۲ | ۶ | جوینی نے | جوینی |
| ۷۷ | ۱۴ | لسحبان | لحمان |
| ۷۹ | ۱۴ | ہماریہ | بہاریہ |
| 〃 | ۱۸ | بچہ | [illegible] |
| 〃 | ۲۰ | کیاہے | ہے |
| ۸۴ | ۸ | بہ حکم | یہ حکم |
| 〃 | ۱۵ | سبب | بسبب |
| ۸۳ | ۲۱ | استکا | استکنا |
| ۹۴ | ۳ | الطالب | الطالب |

Marfat.com

# قطعه فارسی بطور تقریظ کتاب سعة المجال از تصنیف احمد خان صوفی مهتمم مطبع مفید عام آگره سلمه الله المتعال

میر صدیق حسن خان بهادر نواب
خامه‌ات لست که صد گوهر غلطان ریزد

از تصانیف تو صد نعمت الوان پیدا
هر کتاب تو شکر در دهن جان ریزد

رشحهٔ کلک تو بر صفحه فشاند گوهر
همچو آن قطره که از ابر بهاران ریزد

لب شیرین تو در خلق و جهان شور افگن
صد نمکدان بدل زخمی سحبان ریزد

گوش گل از سخن پاک تو چون کان گهر
پیش رنگ رخ تو رنگ گلستان ریزد

از نی کلک تو بهتر نتواند که زند
نغمه بر نغمه اگر مرغ خوش الحان ریزد

شاخ سرسبز قلم صد گل مضمون بخشد
همچو آن نخل که اثمار فراوان ریزد

قلمش حاصل صد کان بدهد وقت رقم
لب لعلش دُر و یاقوت درخشان ریزد

دل و جان باد فدا بر همه تصنیف جدید
که بلسی رنگ نصیحت به عزیزان ریزد

بر کتاب تو اگر حرف بگیرد ناکس
سطر سطرش بگلو کحل صفاهان ریزد

رنگ گیرد چو جبین کاغذ ابیض بکفت
از نی خشک قلم سنبل و ریحان ریزد

کرد تسخیر دل من به لسان العرفان
آنکه نوری بدل مرد مسلمان ریزد

گر دمی حقهٔ لعلش بتکلم آید
گوهری چند بهر جیب بداماں ریزد

آتش لعل کند از لب لعلین خاموش
آبروی گهر از گوهر دندان ریزد

خضر وقت است که از پند گران مایه خوش
در لب تشنه دو صد چشمهٔ حیوان ریزد

دور نواب بگوید که بخور خون و مخور
باده در جام اگر لاله بستان ریزد

صوفی از درد و غم کثرت عصیان شبها
لخت دل همره اشک از سر مژگان ریزد

تمت

Marfat.com